احمدیت کا شاندار مستقبل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے سلسلہ کی
پیشگوئیوں کی روشنی میں

مرتبہ

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

زیر اہتمام

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کمیٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

پیشگوئی کا لفظ جس کے معنی کسی بات یا واقعہ کی قبل از وقت خبر دینے کے ہیں مذہبی دنیا میں جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے انبیاء ورُسل کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا ہے اس وقت سے پیشگوئی کا لفظ خاص طور پر مستعمل ہے۔ انبیاء ورُسل اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آئندہ زمانہ میں ہونے والے واقعات کی اطلاع دیتے ہیں جن کے پورا ہونے سے مومنوں کے ایمان کو تقویت ملتی اور جِلا حاصل ہوتی ہے اور اس کے رسولوں پر ایمان نہ صرف مضبوط ہوتا ہے بلکہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اسی روحانی نظام کے تحت ایک طرف یہ انبیاء آئندہ آنے والے انبیاء اور رُسل کی خبر دے رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف یہی خدا کے فرستادے اللہ سے اطلاع پا کر اپنے بعد خلافت کے قیام اور اپنی جماعت کی حفاظت اور يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ کے جلو میں ترقیات کا مژدہ سنانے کے ساتھ ساتھ مخالفین کی ناکامی، نامرادی اور تباہی کی خبریں بھی دے رہے ہوتے ہیں۔ اسی ضمن میں جب ہم الٰہی نوشتوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو بائبل میں ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پیشگوئی کا ذکر ملتا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ

"اور اسمٰعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سنی۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور اسے برومند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا"

(پیدائش باب 17 آیت:20)

تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ اسماعیلؑ کے خاندان میں یہ برکت اور بزرگی کی پیشگوئی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ظہور سے پوری ہوئی۔ اس سے قبل اسماعیلؑ کی اولاد مکہ کی وادیوں میں گمنامی کی حالت میں تھی۔ ان کا پھلنا پھولنا اور ظاہری و باطنی برکتوں کا حاصل کرنا اور ایک بڑی قوم بننا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظیم شخصیت

کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ مکّہ کی سرزمین اور فاران کی پہاڑیوں پر دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ جلوہ گری اور طلوعِ اسلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ ہوا۔

فاران کی پہاڑیوں پر جلوہ گر ہونے والے اس عظیم الشان نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایران وعراق اور عرب کے دیگر علاقوں اور کل دنیا پر اسلام کے غلبہ کی نوید سنائی تو **اِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ** (بخاری کتاب الایمان والنذر) کی خبر دے کر مسلمانوں کے زخمی دلوں پر پھایا بھی رکھا۔

پھر آخری زمانہ میں جہاں امّت میں فتنوں کے جنم لینے۔ برائیوں، بدیوں کے گھر کر جانے۔ آفات ومصائب کے بادل چھا جانے۔ مسلمانوں کے تنزل اور ان کے ادبار کی روح فرسا خبریں دیں وہاں ان کے تکلیف دہ حالات میں سے مسلمانوں کو نجات دلانے کے لئے ایک ایسے شخص کے آنے کی بھی خبر دی جو دعاؤں اور اپنی قوت قدسیہ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت پیدا کرے گا جو صحابہؓ کے اُسوۂ کو اپناتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر قدم مارنے والی ہوگی اور آیۂ کریمہ **وَ آخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ** کی تفسیر میں حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر یہ بشارت دی کہ **لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِّنْ ھٰٓؤُلَاءِ** (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ) کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

اور اپنی امّت کے 73 فرقوں میں بٹ جانے اور ایک فرقہ کے جنّتی اور ناجی ہونے کی بھی بشارت دی۔

اور وہ ناجی فرقہ **مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ** (ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ) اور ایک روایت کے مطابق **وَھِیَ الْجَمَاعَۃَ** کا ذکر فرمایا حتیٰ کہ ایک موقعہ پر اس وضاحت کے ساتھ آنے والے مہدی کا نام احمد فرما دیا جیسا کہ کتاب النجم الثاقب میں ہے **عِصَابَۃٌ تَغْزُوا الْھِنْدَ وَھِیَ تَکُوْنُ مَعَ الْمَھْدِیْ اِسْمُہٗ اَحْمَدَ**

(النجم الثاقب حصہ دوم صفحہ 134 مطبع احمدی پٹنہ 1310ھ)

کہ ایک جماعت ہندوستان میں لڑے گی اور مہدی کے ساتھ ہوگی جس کا نام احمد ہوگا۔

یہ احمدؔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں آیا اور الٰہی نوشتوں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اپنی روحانی قوت قدسیہ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت پیدا کر گیا۔ جس کے ایمان اور اس پر ایمان لانے والوں کے اعمال کو دیکھ کر صحابہؓ کی یاد تازہ ہوتی ہے اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مبارک الفاظ میں ہدیہ تبریک پیش کرنے کو دل کرتا ہے۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا　　صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی　　فسبحان الذی اخزی الاعادی

تاریخ مذاہب عالم کو دہراتے ہوئے انبیاء کی سنت کے مطابق حضرت احمد علیہ السلام نے جہاں اپنے بعد خلافت کے جاری ہونے کی خوشخبری دی وہاں اپنی پیدا کردہ جماعت کی ترقیات اور فتوحات کی بھی نوید سنائی۔ جو پے در پے منصۂ شہود پر آ کر احباب جماعت کے ایمان کی مضبوطی کا باعث بنتی رہتی ہیں اور خالق حقیقی سے تعلق اور پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت اور وفا میں بڑھنے کا موجب ہوتی ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں۔

"میں وہ مسیح ہوں کہ کامیاب ہو کر دنیا سے جاؤں گا۔ جس سے تمام دنیا کی اقوام فائدہ اٹھائیں گی۔ پہلے مسیح کو تو لوگوں نے دکھ دیئے اور پھانسی تک چڑھانے کی سعی کی اور بعض نے اسے اپنے زعم میں مصلوب بنا کر معلون قرار دیا مگر میں کامیاب اور مظفر و منصور ہو کر دنیا سے جاؤں گا۔"

(اصحاب احمد جلد 7 صفحہ 107 سیرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب)

پھر فرمایا۔

"خدا کے مسیح کو فتح ہو گی اور شیطانی قوتیں ہلاک ہو جائیں گی اور ایک مدت تک خدا کا جلال اور عظمت اور پاکیزگی اور توحید زمین پر پھیلتی جائے گی۔"

(لیکچر لاہور از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 179)

پھر فرمایا۔

"دو گروہ یعنی دو جماعتیں تمہیں عطا کی جاویں گی ایک وہ جماعت ہے جو نزولِ آفات سے پہلے قبول کرے گی اور دوسری وہ جماعت ہے جو نشانوں کو دیکھ کر بکثرت جوق در جوق سلسلۂ بیعت میں داخل ہو گی"

(نزول المسیح از روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 518-519)

اپنے بعد خلافت کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا .... میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(رسالہ الوصیت از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

پھر اللہ تعالیٰ نے پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد سلسلۂ خلافت جاری فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ قدرت ثانیہ کے چار مظہر اپنے اپنے وقت میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور اقبال کے بڑھنے اور دشمن کی ناکامی و نامرادی کی پیشگوئیاں کرتے رہے اور دنیا اپنے اپنے وقت میں ان کا پورا ہونا مشاہدہ کرتی رہی ہے اور اب پانچویں مظہر سیدنا حضرت مسرور ایدہ اللہ آج کل اللہ تعالیٰ سے راہنمائی پا کر آئندہ زمانوں میں احمدیت کی ترقی اور فتوحات ملنے کا مژدہ سنا رہے ہیں۔ جو دکھی دلوں پر مرہم کا کام دے رہی ہیں۔ ابھی حال ہی میں عید الفطر کے خطبہ میں رمضان المبارک میں تین مخلصین کی شہادتوں کا ذکر کرتے ہوئے پیارے حضور نے یہ نوید سنائی کہ

"العُسر کے بعد یُسر کا زمانہ آنے والا ہے یہ یسر کوئی معمولی خبر نہیں فتح مبین کی خبر ہے۔ مخالفین نے جتنا زور لگانا ہے لگا لیں۔ اس تقدیر نے بہر حال غالب آنا ہے۔ یہی خدا کی تقدیر ہے۔ ہماری حقیقی عیدیں انشاء اللہ آنے والی ہیں۔" (خلاصہ بالفاظ حضور انور)

زیر نظر کتاب میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر احمدیت کے روشن اور تابناک مستقبل کے حوالے سے مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے بعد قدرت ثانیہ کے پانچوں مظاہر کی ان تمام پیشگوئیوں کو اکٹھا کر دیا گیا ہے جن میں قیامت تک جماعت احمدیہ کی عظیم الشان کامیابیوں اور بے نظیر، بے مثال فتوحات کے مژدے سنائے گئے ہیں جو وقتاً فوقتاً پورے ہو رہے ہیں اور ازدیاد ایمان کا باعث بن رہے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس سو سالہ دورِ خلافت میں جماعت احمدیہ پر مخالفت کی تند و تیز ہوائیں چلیں۔ فتنوں کے ہولناک اور بھیانک طوفان اٹھے۔ ابتلاؤں اور آزمائشوں کی چکیاں چلیں اور حوادث کے زلازل آئے۔ جماعت احمدیہ کو مٹانے اور اس میں قائم خدائی خلافت کو ختم کرنے کے لئے تبر چلائے گئے ایسی خوفناک تحریکوں نے جنم لیا جن کی پشت پناہی حکومتوں نے کی۔ ان پُر خطر تحریکوں میں ہر آنکھ ہمارے خلاف شعلۂ نفرت بن گئی۔ ہر زبان زہر اگلنے لگی اور سطحی نظر رکھنے والے دنیا داروں نے سمجھا کہ جماعت اب ختم ہو گئی۔ مگر ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ہماری نوجوان نسل اسے مشاہدہ کرتی چلی آ رہی ہے کہ باوجود ہر مخالفت اور باوجود ہر مخالف تحریک کے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیزی کے ساتھ پھیلتی چلی گئی اور اب بفضلہٖ تعالیٰ **193** ممالک میں مضبوطی سے قائم ہو چکی ہے اور جماعت کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ چکا ہے اور مخالف تحریکیں دم توڑ چکی ہیں۔ ہر کوشش ناکام و نامراد ہو گئی ہے اور اب یہ حقیقت آشکار ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ الحمد للہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے عالمگیر جماعت کے نام جو پیغام خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقعہ پر جاری فرمایا۔ اس کے آخر میں آپ فرماتے ہیں۔

" میرے جیسے کمزور اور کم علم انسان کے ہاتھ پر بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جمع کر دیا اور ہر دن اس تعلق میں مضبوطی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ دنیا سمجھتی تھی کہ یہ انسان شائد جماعت کو نہ سنبھال سکے اور ہم وہ نظارہ دیکھیں جس کے انتظار میں ہم سو سال سے بیٹھے ہیں لیکن یہ بھول گئے کہ یہ پودا خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لگایا ہوا ہے۔ جس میں کسی انسان کا کام نہیں بلکہ الٰہی وعدوں اور تائیدات کی وجہ سے ہر کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ الہام پورا فرما رہا ہے کہ " میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں "

پس یہ الٰہی تقدیر ہے۔ یہ اسی خدا کا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ پیارے جو آپ کے حکم کے ماتحت قدرت ثانیہ سے چمٹے ہوئے ہیں، انہوں نے دنیا پر غالب آنا ہے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آج اس قدرت کو سو سال ہو رہے ہیں اور ہر روز نئی شان سے ہم اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں، جیسا کہ میں نے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کر کے بتایا ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو قدرت ثانیہ سے چمٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آج ہم نے عیسائیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہودیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ہندوؤں کو بھی اور ہر مذہب کے ماننے والے کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ جڑ کر ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح و مہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔

پس اے احمدیو! جو دنیا کے کسی بھی خطۂ زمین میں یا ملک میں بستے ہو، اس اصل کو پکڑ لو اور جو کام تمہارے سپرد امام الزمان اور مسیح و مہدی نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کیا اسے پورا کرو، جیسا کہ آپ علیہ السلام نے " یہ وعدہ تمہاری نسبت ہے " کے الفاظ فرما کر یہ عظیم ذمہ داری ہمارے سپرد کر دی ہے۔ وعدے تبھی پورے ہوتے ہیں جب ان کی شرائط بھی پوری کی جائیں۔

پس اے مسیح محمدی کے ماننے والو! اے وہ لوگو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے اور آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہو، اٹھو اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو تا کہ مسیح محمدی اپنے آقا و مطاع کے جس پیغام کو لے کر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا، اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو۔ دنیا کے ہر فرد تک یہ پیغام پہنچا دو کہ تمہاری بقا خدائے واحد و یگانہ سے تعلق جوڑنے

میں ہے۔ دنیا کا امن اس مہدی و مسیح کی جماعت سے منسلک ہونے سے وابستہ ہے کیونکہ امن وسلامتی کی حقیقی اسلامی تعلیم کا یہی علمبردار ہے، جس کی کوئی مثال روئے زمین پر نہیں پائی جاتی۔ آج اس مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور اسی سے خدا والوں نے دنیا میں ایک انقلاب لانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مضبوطیٔ ایمان کے ساتھ اس خوبصورت حقیقت کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(سیدنا حضرت مصلح موعود نمبر بر موقعہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء صفحہ 10-9)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کمیٹی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جماعت احمدیہ کے سو سال پورا ہونے پر جو کتب بطور روحانی مائدہ پیش کرنے کے لئے نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے ذمہ لگائی تھیں۔ ان میں سے پانچوں خلافتوں کے قیام کے حوالہ سے رؤیا وکشوف اور خوابوں کا مجموعہ طبع ہو کر منظر عام پر آ چکا ہے اور احمدیت کے شاندار مستقبل کے بارے پیشگوئیوں کا مجموعہ اسی سلسلہ کی دوسری کاوش ہے۔ جسے اس مبارک موقع پر پیش کرنے کی نظارت کو سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ جس پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہیں جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے پانچوں خلفائے عظام کی پیشگوئیوں کو یکجا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ، مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب مکرم فرحت علی صاحب، مکرم محمد حسین شاہد صاحب، مکرم میاں مظفر الحق صاحب، مکرم عبد الوہاب احمد شاہد صاحب مکرم انوار احمد انوار صاحب نے کام کیا ہے اور اس کتاب کی کمپوزنگ میں مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری کا خصوصی تعاون شامل رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن جزا دے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور بہتوں کی رہنمائی اور روحانی، اخلاقی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین

خاکسار

سید محمود احمد
ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ

10-10-08

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام	1
1	غلبۂ رُسل	3
2	**لیظهره علی الدین کله**	4
3	دنیا میں ایک نذیر آیا...............	6
4	شیطان سے آخری جنگ اور مسیح کی فتح	7
5	فتح مبین	9
6	کامیابی کی پیشگوئیاں	15
7	پائے محمدؐیاں برمنار بلند تر محکم افتاد	17
8	**ثلة من الاولین و ثلة من الآخرین**	18
9	ایک ہی فرقہ رہ جائے گا	19
10	روحانی انقلاب	21
11	قادیان کی شہرت اور برکت	21
12	بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے	22
13	ملوک، ملکد ار ہر قسم کے معزز لوگ جماعت والے ہی ہوں گے	26
14	آسمانی بادشاہت اور ملک عظیم کی پیشگوئی	27
15	**یأتون من کل فج عمیق** اور **وسّع مکانک** کا حکم	31
16	مشرق اور ایشیا میں احمدیت زور سے پھیلے گی	33

17	ہندوؤں میں غلبہ......	34
18	زارروس کی ہلاکت اور رشیا میں جماعت کی ترقی	35
19	اہل مکہ وصلحائے عرب خدا کے گروہ میں داخل ہوکر درود بھیجیں گے	35
20	مغرب اور یورپ میں احمدیت کا غلبہ	37
21	آسمانی حربہ کے غلبہ اور صلیبی مذہب کے زوال کی پیشگوئی	38
22	دہریت والی سائنس کا زوال	41
23	عددی اکثریت	42
24	ذریّت کے دنیا میں پھیلنے کی بشارت	46
25	خدا خود متکفل ہوگا اور مالی امداد سے نصرت فرمائے گا	47
26	"پاکیزہ نان"	50
27	احمدیت ایک بیج ہے جو درخت بن جائے گا	51
28	جماعت ایک ایسا درخت ہے جو کبھی نہ کاٹا جائے گا	52
29	جماعت ایک باغ ہے جو سرسبز رہے گا	53
30	کامل متبعین کا غلبہ	54
31	مخالفین کی ناکامی	57
32	صدق کی چمک لوگوں پر پڑے گی	59
33	ابتلاء آزمائشوں پر صبر اور نصرت الٰہی	61
34	برکات اور نشانوں کی کثرت	63
35	حفاظت الٰہی کا وعدہ	64
36	میرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے	69
37	والله متم نوره ولو كره الكافرون	70
38	امن و آشتی کا قیام	71

39	دائمی خلافت کی پیشگوئی	72
40	پیشگوئیاں بر مشتمل منظوم کلام	74
	پیشگوئیاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل	81
	عالمگیر غلبہ............	83
1	دعا اور غلبہ......	83
2	لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے	83
3	افریقہ میں......	84
4	ظہور قدرت ثانیہ	85
	پیشگوئیاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	87
	عالمگیر غلبہ............	89
1	قیام توحید	89
2	قرآنی حکومت اور عظمت کا قیام	91
3	غلبہ...... بر ادیان باطلہ	93
4	جماعت احمدیہ اور غلبہ............	96
5	غلبۂ لوائے......اور احمدیت	102
6	غلبہ............بذریعہ قیام خلافت	103
7	متبعین کا غلبہ	110
8	توکل علی اللہ اور غلبہ............	112
9	اصلاح نفس اور غلبہ............	113
10	ابتلاء اور غلبہ............	120
11	مالی قربانیاں اور غلبہ............	126

12	خدمت دین اور غلبہ............	131
13	دعوت الی اللہ اور غلبہ............	133
14	دلائل و براہین اور غلبہ............	138
15	تعمیر مساجد اور غلبہ............	140
16	مرکز سلسلہ ربوہ اور غلبہ............	141
17	جسمانی صحت اور غلبہ............	146
18	مادّی غلبہ اور دنیاوی عظمت و شوکت	147
19	غلبہ............ کے بعد دشمنوں سے حسن سلوک	153
	تبلیغ زمین کے کناروں تک	156
20	متفرق ممالک میں غلبہ............	156
21	ہندوستان میں غلبہ............	160
22	بہاولپور، بلوچستان اور کابل میں احمدیت کا نفوذ	173
23	بلاد عرب میں احمدیت کا نفوذ	176
24	روس میں غلبہ......اور کمیونزم کی شکست	181
25	جاپان میں غلبہ............	186
26	یورپ میں غلبہ............	188
27	سپین میں غلبہ............	192
28	اٹلی میں غلبہ............	194
29	انگلستان میں غلبہ............	196
30	اسکاٹ لینڈ میں غلبہ............	200
31	امریکہ میں غلبہ............	201
32	افریقہ میں غلبہ............	202

	ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے	204
33	پیشگوئیوں کا پورا ہونا	204
34	جماعت ایک شجرۂ طیبہ	206
35	حفاظت الٰہی	211
36	امّت واحدہ کا قیام	214
37	نظامِ نَو	215
38	فتح و کامیابی	218
39	نصرت الٰہی اور تائیدات سماویہ	226
40	رحمانی اور شیطانی طاقتوں میں آخری جنگ	233
41	مخالفین کی ناکامی اور ان کا انجام	238
42	اہل پیغام کے بارہ میں پیشگوئی	247
43	صلیبی مذہب کا زوال	250
44	مغربی تہذیب و تمدّن کا خاتمہ	258
45	عددی غلبہ	263
46	امن عالم کا قیام	268
47	جلسوں اور اجتماعات میں لوگوں کی بکثرت شمولیت	270
48	لنگر حضرت مسیح موعودؑ کی وسعت	272
49	وسعت اموال	273
50	مجلس شوریٰ کا دائمی نظام	276
51	مخلصین سلسلہ کا ارفع مقام	277
52	پیشگوئیاں بر مشتمل منظوم کلام	286

	پیشگوئیاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ	297
	عالمگیر غلبہ............	299
1	غلبہ توحید	299
2	اشاعت انوار قرآنی	308
3	غلبہ............ بر ادیان باطلہ	311
4	فضل الٰہی اور غلبہ............	321
5	جماعت احمدیہ اور غلبہ............	323
6	دعا اور غلبہ............	330
7	اصلاح نفس اور غلبہ............	333
8	محبت‘ عاجزانہ راہیں اور غلبہ............	334
9	ابتلاء اور غلبہ............	346
10	قربانی اور غلبہ............	350
11	احساس ذمہ داری اور غلبہ............	360
12	مضبوط عزم و استقامت اور غلبہ............	362
13	واقفین زندگی اور غلبہ............	364
14	تعمیر مساجد اور غلبہ............	365
15	آئندہ بیس پچیس سال میں غلبہ............	367
16	دوسری صدی اور غلبہ............	368
	احمدیت زمین کے کناروں تک	379
17	مشرق و مغرب میں غلبہ............	379
18	عرب میں غلبہ............	382

19	اشتراکیت کا زوال اور روس میں غلبہ............	383
20	اسرائیل میں غلبہ............	390
21	یورپ میں غلبہ............	390
22	جرمنی میں غلبہ............	394
23	سپین میں غلبہ............	396
24	امریکہ میں غلبہ............	399
	ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے	403
25	پیشگوئیاں کا پورا ہونا	403
26	حفاظت الٰہی	405
27	خلافت کا دوام	408
28	امّت واحدہ کا قیام	410
29	عظیم روحانی انقلاب	413
30	فتح و کامیابی	427
31	مخالفین کی ناکامی	441
32	کسر صلیب	457
33	حق و باطل کی آخری جنگ اور فتح............	460
34	عددی غلبہ	463
35	امن و آشتی اور جنت ارضی کا قیام	470
36	نعماء و افضال الٰہی کا نزول	473
37	جلسہ ہائے سالانہ اور ہجوم خلائق	475

38	وسّع مکانک	476
39	احمدیوں کے لئے حج کھلنے کی پیشگوئی	478
40	احمدی آئندہ دنیا کے لیڈر اور استاد	480
	پیشگوئیاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ	489
	عالمگیر غلبہ............	491
1	غلبۂ توحید	491
2	کلمہ طیبہ اور غلبہ............	493
3	اشاعت علوم قرآنیہ اور جماعت احمدیہ	495
4	غلبہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	495
5	جماعت احمدیہ اور غلبہ............	498
6	دوسری صدی میں غلبہ............	506
7	فضل الٰہی اور غلبہ............	521
8	عبادات اور غلبہ............	526
9	مال، جان کی قربانی اور غلبہ............	529
10	ابتلاء اور غلبہ............	537
11	صبر اور غلبہ............	547
12	دعا اور غلبہ............	552
13	درود شریف اور غلبہ............	558
14	اعمال صالحہ اور غلبہ............	559
15	عجز و انکسار اور غلبہ............	561
16	دعوت الی اللہ اور غلبہ............	563

17	ایم ٹی اے اور غلبہ...........	565
	احمدیت زمین کے کناروں تک	573
18	ملک عظیم کا وعدہ	573
19	مشرق و مغرب میں غلبہ...........	574
20	قادیان کی عظمت اور ہندوستان میں غلبہ...........	576
21	پاکستان میں غلبہ...........	579
22	انڈونیشیا میں غلبہ...........	587
23	روس میں غلبہ...........	588
24	سری لنکا میں غلبہ...........	589
25	آسٹریلیا میں غلبہ...........	590
26	فجی میں غلبہ...........	593
27	یورپ میں غلبہ...........	594
28	سپین میں غلبہ...........	594
29	جرمنی میں غلبہ...........	597
30	فرنچ ممالک میں غلبہ...........	600
31	ڈنمارک میں غلبہ...........	601
32	کینیڈا میں غلبہ...........	601
33	برّ اعظم افریقہ میں غلبہ...........	602
	ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے	606
34	پیشگوئیوں کا پورا ہونا	606
35	جماعت خدا کے ہاتھ کا پودا، جو پھَلے گا اور پھُولے گا	610
36	حفاظت الٰہی	611

37	خلافت کا دوام	614
38	امّت واحدہ کا قیام	616
39	نئی اقوام متحدہ کا قیام	620
40	قیام نظام نَو	624
41	عظیم روحانی انقلاب	630
42	اقلیتوں کا اکثریت میں تبدیل ہونا	640
43	فتح و کامیابی	646
44	مخالفین کی ناکامی اور ان کا انجام	657
45	مباہلے کی برکات کا لامتناہی سلسلہ	669
46	حج بیت اللہ اور خانہ کعبہ کے بارے میں پیشگوئیاں	673
47	متعدد جامعات کھولے جانے کی پیشگوئی	677
48	جگہ جگہ جلسے اور لنگر کی پیشگوئی	677
49	**وسّع مکانک**	678
50	جماعت کے اموال ونفوس میں برکت	683
51	اعلیٰ وارفع مقام کی خوشخبری	685
52	پیشگوئیوں پر مشتمل حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بعض انتباہات	688
53	پیشگوئیاں بر مشتمل منظوم کلام	702
	پیشگوئیاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	713
	عالمگیر غلبہ............	715
1	غلبۂ لوائے............	715
2	قیام خلافت اور غلبہ............	716

3	دعا اور غلبہ............	719
4	دعوت الی اللہ اور غلبہ............	721
5	ابتلاء اور غلبہ............	722
6	قربانی اور غلبہ............	726
7	شہادتیں اور غلبہ............	728
	احمدیت زمین کے کناروں تک	730
8	عرب میں غلبہ............	730
9	سپین میں غلبہ............	732
10	ہالینڈ میں غلبہ............	732
	ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے	733
11	پیشگوئیاں کا پورا ہونا	733
12	ملک عظیم یعنی روحانی بادشاہت کا قیام	734
13	امّت واحدہ کا قیام	734
14	فتح و کامیابی	735
15	مخالفین کی ناکامی اور ان کا انجام	740
16	کسر صلیب	745
17	دنیا بھر میں جامعہ احمدیہ کا قیام	746
18	عددی اکثریت	746
19	امن و آشتی کا قیام	747
20	کتابیات	749

پیشگوئیاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیات الٰہیہ از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409-410)

...... غلبۂ رسل ......

خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے

"**خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنے قانون اور اپنا سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔** پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے، بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں **اس لئے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے، ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔**"

(نزول المسیح از روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 380-381)

خدا قوی نشانوں سے سچائی ظاہر کرے گا

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ

اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح **خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔**"

(الوصیت از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 303-304)

میں مظفر و منصور ہو کر دنیا سے جاؤں گا

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بیان کرتے ہیں۔

" کرم الدین سکنہ بھین کے مقدمہ میں حضور کو جہلم جانا پڑا اور ہزارہا لوگوں نے بیعت کی اور سٹیشن پر اس قدر جم غفیر تھا کہ پولیس کو انتظام کرنا مشکل ہو گیا ایک انگریز سٹیشن ماسٹر نے حضرت اقدس سے درخواست کر کے الگ تبادلہ خیالات کرنا چاہا اور اپنے دعاوی کے متعلق سوال کیا۔ حضور نے فرمایا کہ پہلے مسیح کو تو بعض لوگوں نے

ملعون اور دوزخی قرار دیا اور بعض افراد نے ناکام قرار دیا یعنی یہود اور نصاریٰ نے لیکن میں وہ مسیح ہوں کہ کامیاب ہو کر دنیا سے جاؤں گا جس سے تمام دنیا کی اقوام فائدہ اُٹھائیں گی۔ پہلے مسیح کو تو لوگوں نے دکھ دیئے اور پھانسی تک چڑھانے کی سعی کی اور بعض نے اسے اپنے زعم میں مصلوب بنا کر ملعون قرار دیا **مگر میں کامیاب اور مظفر و منصور ہو کر دنیا سے جاؤں گا۔**"

(اصحاب احمد جلد 7 صفحہ 107 سیرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب)

……لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ……

وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا اور اپنا غلبہ دکھائے گا

"خدا تعالیٰ نے ارادہ کرلیا ہے کہ تا قرآن کریم کے عجائبات مخفیہ اس دنیا کے متکبر فلسفیوں پر ظاہر کرے۔ اب نیم ملاں دشمن اسلام اس ارادہ کو روک نہیں سکتے۔ اگر اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے تو ہلاک کئے جائیں گے اور قہری طمانچہ حضرت قہار کا ایسا لگے گا کہ خاک میں مل جائیں گے۔ ان نادانوں کو حالت موجودہ پر بالکل نظر نہیں۔ چاہتے ہیں کہ قرآن کریم مغلوب اور کمزور اور ضعیف اور حقیر سا نظر آوے **لیکن اب وہ ایک جنگی بہادر کی طرح نکلے گا۔ ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا اور دنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائے گا اور اپنا غلبہ دکھائے گا** اور **لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ** کی پیشگوئی کو پوری کردے گا اور پیشگوئی **وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمْ** کو روحانی طور سے کمال تک پہنچائے گا۔ کیونکہ دین کا زمین پر بوجہ کمال قائم ہو جانا محض جبر و اکراہ سے ممکن نہیں۔ دین اس وقت زمین پر قائم ہوتا ہے کہ جب اس کے مقابل پر کوئی دین کھڑا نہ رہے اور تمام مخالف سپر ڈال دیں سو اب وہی وقت آگیا۔ اب وہ وقت نادان مولویوں کے روکنے سے رک نہیں سکتا۔ اب وہ ابن مریم جس کا روحانی باپ زمین پر بجز معلم حقیقی کے کوئی نہیں جو اس وجہ سے آدم سے بھی مشابہت رکھتا ہے بہت سا خزانہ قرآن کریم کا لوگوں میں تقسیم کرے گا یہاں تک کہ لوگ قبول کرتے کرتے تھک جائیں گے اور **لا یقبلہ احد** کا مصداق بن جائیں گے اور ہر یک طبیعت اپنے ظرف کے مطابق پُر ہو جائے گی۔"

(ازالہ اوہام از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 467)

آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا

"یہ میری گواہی بے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں ہے جب کہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے۔ **مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کُشتی میں آخر کار اسلام کو غلبہ ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔** زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ **سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔**"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم از روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 427)

اقبال کے دن نزدیک ہیں اور فتح کے نشان نمودار

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہئے کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ **یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔** حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار اُن کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ **اُس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔** یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اُس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دیوے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام از روحانی خزائن جلد 5 حاشیہ صفحہ 255-254)

……دنیا میں ایک نذیر آیا خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا……

" سو یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے اس سلسلہ کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ وہ خود فرماتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے کہ **" دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کرے گا۔"** جن لوگوں نے انکار کیا اور جو انکار کے لئے مستعد ہیں اُن کے لئے ذلت اور خواری مقدر ہے۔ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ اگر یہ انسان کا افتراء ہوتا تو کب کا ضائع ہو جاتا کیونکہ خدا تعالیٰ مفتری کا ایسا دشمن ہے کہ دنیا میں ایسا کسی کا دشمن نہیں وہ بیوقوف یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ کیا یہ استقامت اور جرأت کسی کذّاب میں ہو سکتی ہے۔ وہ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ جو شخص ایک غیبی پناہ سے بول رہا ہے وہی اس بات سے مخصوص ہے کہ اس کے کلام میں شوکت اور ہیبت ہو اور یہ اُسی کا جگر اور دل ہوتا ہے کہ ایک فرد تمام جہان کا مقابلہ کرنے کے لئے طیّار ہو جائے۔ **یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن روسیاہ ہوگا اور دوست نہایت ہی بشاش ہوں گے۔** کون ہے دوست؟ وہی جس نے نشان دیکھنے سے پہلے مجھے قبول کیا اور جس نے اپنی جان اور مال اور عزت کو ایسا فدا کر دیا ہے کہ گویا اُس نے ہزارہا نشان دیکھ لئے ہیں۔ سو یہی میری جماعت ہے اور میرے ہیں جنہوں نے مجھے اکیلا پایا اور میری مدد کی۔ اور مجھے غمگین دیکھا اور میرے غم خوار ہوئے اور ناشناسا ہو کر پھر آشناؤں کا سا ادب بجا لائے خدا تعالیٰ کی اُن پر رحمت ہو۔ اگر نشانوں کے دیکھنے کے بعد کوئی کھلی صداقت کو مان لے گا تو مجھے کیا اور اُس کو اجر کیا اور حضرت عزت میں اُس کی عزت کیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام از روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 349)

" دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو ان کی غلطی ان پر ظاہر کر دے گا۔ **" دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"** یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گی۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ

خدا تعالیٰ کی مدد اترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنھوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کرے گی اور یہودیت کی خصلت مٹادی جائے گی اور ہر ایک حق پوش، دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لیے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لیے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔"

(فتح اسلام از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ نمبر 9-11)

......شیطان سے آخری جنگ اور مسیح کی فتح......

خدا کے مسیح کو فتح ہوگی اور شیطانی قوتیں ہلاک ہوجائیں گی

"خدا نے اپنے پاک نبیوں کی معرفت یہ خبر دی ہے کہ جب آدم کے وقت سے چھ ہزار برس قریب الاختتام ہو جائیں گے تو زمین پر بڑی تاریکی پھیل جائے گی اور گناہوں کا سیلاب بڑے زور سے بہنے لگے گا۔ اور خدا کی محبت دلوں میں بہت کم اور کالعدم ہو جائے گی۔ تب خدا محض آسمان سے بغیر زمینی اسباب کے آدم کی طرح اپنی طرف سے روحانی طور پر ایک شخص میں سچائی اور محبت اور معرفت کی روح پھونکے گا اور وہ مسیح بھی کہلائے گا کیونکہ خدا اپنے ہاتھ سے اُس کی روح پر اپنی ذاتی محبت کا عطر ملے گا اور وہ وعدہ کا مسیح جس کو دوسرے لفظوں میں خدا کی کتابوں میں **مسیح موعود** بھی کہا گیا ہے شیطان کے مقابل پر کھڑا کیا جائے گا اور **شیطانی لشکر اور مسیح میں یہ آخری جنگ** ہوگا اور شیطان اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اور تمام ذریت

کے ساتھ اور تمام تدبیروں کے ساتھ اُس دن اس روحانی جنگ کے لئے تیار ہو کر آئے گا۔

اور دنیا میں شر اور خیر میں کبھی ایسی لڑائی نہیں ہوئی ہوگی جیسے کہ اس دن ہوگی کیونکہ اُس دن شیطان کے مکائد اور شیطانی علوم انتہا تک پہنچ جائیں گے اور جن تمام طریقوں سے شیطان گمراہ کر سکتا ہے وہ تمام طریق اُس دن مہیا ہو جائیں گے۔ تب سخت لڑائی کے بعد جو ایک روحانی لڑائی ہے **خدا کے مسیح کو فتح ہوگی اور شیطانی قوتیں ہلاک ہو جائیں گی اور ایک مدت تک خدا کا جلال اور عظمت اور پاکیزگی اور توحید زمین پر پھیلتی جائے گی** اور وہ مدت پورا ہزار برس ہے جو ساتواں دن کہلاتا ہے۔ بعد اس کے دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو وہ مسیح میں ہوں۔ اگر کوئی چاہے تو قبول کرے۔"

(لیکچر لاہور از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 178-179)

خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور تاریکی کا خاتمہ ہوگا

"اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے مکر و فریب کچھ کام کرتے تھے اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں **خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائے گی۔ اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔**"

(مقدمہ چشمہ مسیحی از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 336)

اسلام کی فتح کا نقارہ ہر ملک میں بجایا جائے گا

"شیطان اپنے تمام ذریات کے ساتھ ناخنوں تک زور لگا رہا ہے کہ اسلام کو نابود کر دیا جاوے اور چونکہ بلاشبہ سچائی کا جھوٹ کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے اس لئے یہ زمانہ بھی اس بات کا حق رکھتا تھا کہ اس کی اصلاح کے لئے کوئی خدا کا مامور آوے پس وہ **مسیح موعود** ہے جو موجود ہے۔ اور زمانہ حق رکھتا تھا کہ اس نازک وقت میں آسمانی نشانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی دنیا پر حجت پوری ہو۔ سو **آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔** اور آسمان جوش میں ہے کہ اس قدر آسمانی نشان ظاہر کرے کہ **اسلام کی فتح کا نقارہ ہر ایک ملک میں اور ہر ایک حصہ دنیا میں بج جائے۔ اے قادر خدا تو جلد وہ دن لا کہ جس فیصلہ کا تو نے ارادہ کیا ہے وہ ظاہر ہو جائے اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے دین اور تیرے رسول کی فتح ہو۔** آمین ثم آمین"

(چشمۂ معرفت از روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 95)

......فتح مبین......

30/ستمبر 1894ء

"اِنَّافَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا" (الہام)

ترجمہ: ہم نے تجھ کو کھلی کھلی فتح دی ہے۔

3/اکتوبر 1894ء

"قَدۡجَاءَ کُمُ الۡفَتۡحُ" (الہام)

ترجمہ از مرتب تذکرہ: فتح تمہارے پاس آگئی ہے۔

(تذکرہ صفحہ 220 جدید ایڈیشن)

حجت قائم ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہوگی

"خدا تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے اپنے انعامات سے مالا مال کروں گا اور بہت سے تیرے دشمن تیرے روبرو ہلاک کئے جاویں گے۔ اور اُن کے گھر ویران کر دیئے جائیں گے اور وہ حسرت اور نامرادی سے مریں گے اور جو تیری اہانت کے درپے ہے۔ میں اس کو ذلیل کروں گا کیونکہ میں نے یہی لکھ چھوڑا ہے کہ انجام کار میرے رسول غالب ہو جاتے ہیں اور میں تیرے گھر کے تمام لوگوں کو طاعون اور زلزلے کے صدمہ سے بچاؤں گا۔ اور تو دیکھے گا کہ میں مجرموں کے ساتھ کیا کرتا ہوں۔ میں وہ قضا و قدر نازل کروں گا جس سے تو راضی ہو جائے گا اور آخر کار **تجھے ہی فتح نصیب ہوگی اور میں بڑے بڑے حملوں کے ساتھ تیری سچائی ظاہر کروں گا۔** میں تیرے دشمنوں کے ساتھ آپ لڑوں گا۔ میں تیرے ساتھ کھڑا ہو جاؤں گا اور اس کو ملامت کروں گا جو تجھے ملامت کرتا ہے۔ یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اپنے گروہ کو غالب کرے گا۔ تو کچھ بھی خوف نہ کر **میں تجھے غلبہ دوں گا۔** ہم آسمان سے کئی بھید نازل کریں گے اور تیرے مخالفوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور فرعون اور ہامان۔ اور ان کے لشکر کو ہم وہ باتیں دکھلائیں گے جن سے وہ ڈرتے تھے۔ پس تو غم نہ کر خدا ان کی تاک میں ہے۔ خدا تجھے نہیں چھوڑے گا اور نہ تجھ سے علیحدہ ہوگا جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلائے۔ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں بھیجا گیا جس کے دشمنوں کو خدا نے رسوا نہ کیا۔ ہم تجھے دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے۔ **ہم تجھے غالب کریں گے اور میں عجیب طور پر دنیا میں تیری بزرگی ظاہر کروں گا۔** میں تجھے راحت

دوں گا اور تیری بیخ کنی نہیں کروں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ اور تیرے لئے میں بڑے بڑے نشان دکھاؤں گا۔ اور ان عمارتوں کو ڈھا دوں گا جو مخالفوں نے بنائیں یعنی ان کے منصوبوں کو پامال کر دوں گا۔ تُو وہ **بزرگ مسیح ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوسکتا۔** تیرے لئے آسمان پر درجہ ہے اور نیز ان کی نگہ میں جو دیکھتے ہیں۔ خدا تجھے مخالفوں کے شر سے بچائے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا اور خدا ان پر حملہ کرے گا جو تجھ پر حملہ کرتے ہیں کیونکہ وہ حد سے بڑھ گئے۔ خدا تلوار کھینچ کر اترے گا۔ تا دشمن اور اس کے اسباب کو کاٹ دے۔ خدائے رحیم سے تیرے پر سلام۔ وہ تجھ میں اور مجرموں میں امتیاز کر کے دکھلائے گا۔ ان کو کہہ دے کہ میں صادق ہوں پس تم میرے نشانوں کے منتظر رہو۔ **حجت قائم ہوجائے گی اور کھلی کھلی فتح ہوگی۔** ہم وہ بوجھ اتار دیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ اور ظالموں کی جڑھ کاٹ دی جائے گی وہ چاہتے ہیں کہ تیرا کام ناتمام رہے لیکن خدا نہیں چاہتا۔ مگر یہی کہ تیرا کام پورا کر کے چھوڑے۔ خدا تیرے آگے آگے چلے گا اور اس کو اپنا دشمن قرار دے گا جو تیرا دشمن ہے۔ جس پر تیرا غضب ہوگا میرا بھی اسی پر غضب ہوگا۔ اور جس سے تو پیار کرے گا۔ میں بھی اسی سے پیار کروں گا۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور انجام کار ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ میں چودہ 14 چار پایوں کو ہلاک کروں گا۔ (بابو الٰہی بخش صاحب گیارہ 11 چار پایوں کے ہلاک ہونے کے بعد طاعون کے ساتھ ہلاک کئے گئے جیسا کہ اس الہامی شعر میں ہے۔

برمقام فلک شدہ یارب + گر امیدے دہم مدار عجب

بعد گیاراں 11 اس سے معلوم ہوا کہ بابو صاحب کا بارہواں نمبر تھا اور ان کے بعد دو اور ہیں تا چودہ پورے ہوجاویں۔ منہ) کیونکہ وہ حد سے بڑھ گئے تھے۔ **میری فتح ہوگی اور میرا غلبہ ہوگا** مگر جو وجود لوگوں کے لئے مفید ہے میں اس کو دیر تک رکھوں گا۔ تجھے ایسا غلبہ دیا جائے گا جس کی تعریف ہوگی اور کاذب کا خدا دشمن ہے اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔ ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کر دوں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا۔ لیکن جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ میرا دشمن ہلاک ہوگیا اور اب معاملہ اس کا خدا سے جا پڑا یعنی ہلاک ہوجائے گا۔ اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے عنقریب خدا تجھے وہ انعام دے گا کہ تو راضی ہوجائے گا۔"

(حقیقۃ الوحی از روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 588-590)

آسمانی نشانوں سے دلوں کو فتح کیا جائے گا

"مجھے میرے خدا نے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔

اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیْ ' قُلْ لِّیَ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ. قُلْ لِّیْ سَلَامٌ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَمَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ. اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُحْسِنُوْنَ . یَاْتِیْ نَصْرُ اللّٰہِ . اِنَّاسَنُنْذِرُ الْعَالَمَ کُلَّہٗ. اِنَّا سَنَنْزِلُ. اَنَا اللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّا اَنَا.

یعنی آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے۔ کہہ میرے لئے سلامتی ہے۔ وہ سلامتی جو خدا قادر کی حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور جن کا اُصول یہ ہے کہ خلق اللہ سے نیکی کرتے رہیں۔ خدا کی مدد آتی ہے۔ ہم تمام دُنیا کو متنبہ کریں گے۔ ہم زمین پر اُتریں گے۔ میں ہی کامل اور سچا خدا ہوں میرے سوا اور کوئی نہیں۔

ان الہامات میں نصرت الٰہی کے پُر زور وعدے ہیں مگر یہ تمام مدد آسمانی نشانوں کے ساتھ ہوگی وہ لوگ ظالم اور ناسمجھ اور بیوقوف ہیں جو ایسا خیال کرتے ہیں کہ مسیح موعود اور مہدی موعود تلوار لے کر آئے گا۔ نبوت کے نوشتے پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں تلواروں سے نہیں بلکہ **آسمانی نشانوں سے دلوں کو فتح کیا جائے گا** اور پہلے بھی تلوار اُٹھانا خدا کا مقصد نہ تھا۔ بلکہ جنہوں نے تلواریں اُٹھائیں وہ تلواروں سے ہی مارے گئے۔ غرض یہ **آسمانی نشانوں کا زمانہ ہے**۔ خونریزیوں کا زمانہ نہیں۔ احمقوں نے بُری تاویلیں کر کے خدا کی پاک شریعت کو بُری شکلوں میں دکھایا ہے۔ **آسمانی قوتیں جس قدر اسلام میں ہیں، کسی دین میں نہیں ہوئیں اسلام تلوار کا محتاج ہرگز نہیں۔**"

(سراج منیر از روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 84-83)

اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں تب بھی میں فتح یاب ہوں گا

"اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ **خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر**

ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

؎ من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میان خاک وخوں بینی سرے "

(انوار الاسلام از روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23)

خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہو گی

غیر معمولی نشان روحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہو گا

"14؍ستمبر 1899ء کو یہ الہام ہوا۔ ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ **لَکَ خِطَابُ الْعِزَّۃِ**۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہو گا۔

یہ تمام خدائے پاک قدیر کا کلام ہے...... میں اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جھگڑے کے فیصلہ کرنے کے لئے جو کسی حد تک پُرانا ہو گیا ہے اور حد سے زیادہ تکذیب اور تکفیر ہو چکی ہے۔ کوئی ایسا برکت اور رحمت اور فضل اور صلحکاری کا نشان ظاہر کرے گا کہ وہ انسانی ہاتھوں سے برتر اور پاک تر ہو گا تب ایسی

کھلی کھلی سچائی کو دیکھ کر لوگوں کے خیالات میں ایک تبدیلی واقع ہوگی اور نیک طینت آدمیوں کے کینے یک دفعہ رفع ہو جائیں گے......

آج رات میں نے 18 / ستمبر 1899ء کو بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ میں نے شاید خواب میں یہ کہا کہ ہم تو ابھی دُعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو، سو ہو ہی گئی۔

میں نہیں جانتا کہ عنقریب بارش ہو جائے یا ہمارے الہام 13 / ستمبر 1899ء "ایک عزت کا خطاب' ایک عزت کا خطاب۔ **لَکَ خِطَابُ الْعِزَّةِ** ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا" کے متعلق **خدا کی رحمت اور فتح ونصرت کی بارش ہماری جماعت پر** ہوگی یا دونوں ہی ہو جائیں۔ ہماری خواب سچی ہے۔ اس کا ظہور ضرور ہوگا۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی۔ یعنی یا تو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے باران رحمت کا دروازہ آسمان سے کھلے گا یا **غیر معمولی کوئی نشان روحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہوگا** مگر نشان ہوگا نہ معمولی بات۔"

(تذکرہ جدید ایڈیشن صفحہ 283)

فتح کھلی کھلی ہوگی یہ سب بھاگ جائیں گے

"خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

تو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا اور انجام تیرے لئے ہوگا اور ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اتار لیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید' تیری عظمت' تیری کمالیت پھیلاوے۔ خدا تعالیٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا اور تیرے سایہ کو لمبا کر دے گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب اُسے ایک ملک عظیم دیا جائے گا......اور خزائن اس پر کھولے جائیں گے...... یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے اردگرد نشان دکھلاویں گے۔ **حجت قائم ہو جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی**۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اگرچہ لوگ تجھے چھوڑ دیں گے پر میں نہیں چھوڑوں گا اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا۔ میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا۔ اے ابراہیم تجھ پر سلام۔ ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ چن لیا۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ تو مجھ سے

ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید۔ خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ خبیث کو طیب سے جدا نہ کرے۔"

(تذکرہ صفحہ 148 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو غلبہ اور قوت دے

"میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فَعَّا لٌ لِّمَا یُرِیْد (ھود:108) ہے۔ مسلمانو! یادرکھو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دے دی ہے اور میں نے اپنا پیام پہنچا دیا ہے۔ اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 562)

فتح بارے دیگر الہامات

26؍نومبر 1903ء

لَکَ الْفَتْحُ وَلَکَ الْغَلَبَۃُ

ترجمہ: تیرے لئے فتح ہے اور تیرے لئے غلبہ

نومبر 1903ء

ہماری فتح، ہمارا غلبہ

(تذکرہ صفحہ 415 جدید ایڈیشن)

22؍اپریل 1905ء

جَآءَ کَ الْفَتْحُ "ترجمہ۔ تیرے پاس فتح آئی۔"

28؍اپریل 1905ء

"رؤیا میں دیکھا کہ ایک سفید کپڑا ہے۔ اس پر کسی نے ایک انگشتری رکھ دی ہے اس کے بعد الہامات ذیل ہوئے۔

فتح نمایاں۔ ہماری فتح۔ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا' اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً.

ترجمہ: سچا کیا میں نے خواب کو۔ میں اپنے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔

(تذکرہ صفحہ 457 جدید ایڈیشن)

"حَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُرْفَعَ بَیْنَ النَّاسِ."

ترجمہ: وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جاوے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائے گا۔

(تذکرہ صفحہ 624 جدید ایڈیشن)

...... کامیابی کی پیشگوئیاں ......

جماعتی کامیابی کی بشارت

26ر ستمبر 1898ء

"چنانچہ رات میں نے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا۔ اس کی حلاوت اس قدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی۔ بایں ہمہ میں اس کو پئے جاتا ہوں اور میرے دل میں یہ خیال بھی گذرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے۔ اتنا میٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں، مگر اس پر بھی میں اس پیالے کو پی گیا۔ شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے اور **یہ اسلام اور ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے**۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 181 جدید ایڈیشن)

یہ سلسلہ خدا نے جاری کیا ہے ضرور کامیاب ہوگا

"انبیاء کی زندگی وہی ہوتی ہے جو ابتلاء بھی ساتھ ہو۔ چپ چاپ کی زندگی جو امن کے ساتھ کھاتے پیتے گزر جائے وہ عمدہ زندگی نہیں ہوتی۔ محنتوں اور مشقتوں کے بعد سرٹیفکیٹ ملا کرتے ہیں۔ **یہ سلسلہ جو خدا نے جاری کیا ہے یہ اب ضرور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا** خواہ ہماری محنتوں سے یہ کام پورا ہو خواہ قضاء وقدر سے ایسے امور پیدا ہو جائیں جو اس کام کو پورا کر دیں۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 279)

سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا

"مجھ کو اپنی نسبت یہ الہام ہوا۔

خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ **آسمان سے کئی تخت اُترے مگر سب سے اُونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی۔**"

(تذکرہ صفحہ 282 جدید ایڈیشن)

خدا ان نشانوں کو قوموں میں پھیلائے گا

"شریر اور مفسد اور ناپاک طبع چاہتے ہیں کہ خدا کے ان نشانوں کو خاک میں ملاویں۔ **مگر خدا ان نشانوں کو قوموں میں پھیلائے گا**۔ اور اُن کے ساتھ اور نشان ملائے گا۔ وہ وقت آتا ہے بلکہ آچکا کہ جو لوگ آسمانی نشانوں سے جو خدا تعالیٰ اپنے بندے کی معرفت ظاہر کر رہا ہے منکر ہیں۔ بہت شرمندہ ہوں گے۔ اور تمام تاویلیں اُن کی ختم ہو جائیں گی۔ اُن کو کوئی گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تب وہ جو سعادت سے کوئی مخفی حصہ رکھتے ہیں وہ حصہ جوش میں آئے گا۔ وہ سوچیں گے کہ یہ کیا سبب ہے کہ ہر ایک بات میں ہم مغلوب ہیں۔ نصوص کے ساتھ ہم مقابلہ نہیں کر سکے عقل ہماری کچھ مدد نہیں کرتی۔ آسمانی تائید ہمارے شامل حال نہیں۔ تب وہ پوشیدہ طور پر دُعا کریں گے اور خدا تعالیٰ کی رحمت اُن کو ضائع ہونے سے بچا لے گی۔ قبل اس کے جو وہ زمانہ آوے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دے دی ہے کہ بہت سے اس جماعت میں سے ہیں جو ابھی اس جماعت سے باہر اور خدا کے علم میں اس جماعت میں داخل ہیں۔ بار بار ان لوگوں کی نسبت یہ الہام ہوا ہے۔

یَخِرُّ وْنَ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ

یعنی سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمیں بخش کیونکہ ہم خطا پر تھے۔

اب میں اس کتاب کو اس دُعا پر ختم کرتا ہوں۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِا لْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ آمین"

(ایام الصلح از روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 426-425)

……پائے محمدؐیاں برمنار بلندتر محکم افتاد……

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے الہامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"بخرام☆ کہ وقت تو نزدیک رسید وپائے محمدیاں برمنار بلندتر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔ جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں۔ دی ڈیز شیل کم وہن گاڈ شیل ہیلپ یو۔ گلوری بی ٹو دِس لارڈ گوڈ میکر اوف ارتھ اینڈ ہیون۔ وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے ذوالجلال آفرینندۂ زمین وآسمان"

(تذکرہ صفحہ 77 جدید ایڈیشن)

☆ (ترجمہ) "اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آگیا اور اب وہ وقت آرہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر اُن کا قدم پڑے گا۔"

(ترجمہ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اور پھر فرمایا۔

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید وپائے محمدیاں برمنار بلندتر محکم افتاد۔

(یہ فقرہ بطور حکایت میری طرف سے خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے)

اس فقرہ سے مراد کہ محمدیوں کا پیر اُونچے منار پر جا پڑا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں جو آخرالزمان کے مسیح موعود کے لئے تھیں جن کی نسبت یہود کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا اور عیسائیوں کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا مگر وہ مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اس لئے بلند مینار عزت کا محمدیوں کے حصہ میں آیا۔ اس جگہ محمدی کہا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اب تک صرف ظاہری قوت اور شوکت اسلام دیکھ رہے تھے جس کا اسم محمد مظہر ہے اب وہ لوگ بکثرت آسمانی نشان پائیں گے جو اسم احمد کے مظہر کو لازم حال ہے کیونکہ اسم احمد انکسار اور فروتنی اور کمال درجہ کی محویت کو چاہتا ہے جو لازم حال حقیقت احمدیّت اور حامدیّت اور عاشقیّت اور محبیّت ہے اور حامدیّت اور عاشقیّت کے لازم حال صدور آیات تائیدیہ ہے۔"

(اربعین نمبر 3 از روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 429)

……ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ……

اُس دن مومن خوش ہوں گے پہلا گروہ بھی اور پچھلا گروہ بھی

"خداتعالیٰ نے…… مجھے فرمایا۔

وَلَا تَعْجَبُوْا وَلَاتَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ. وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی. وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّمَکْرُاُولٰٓئِکَ هُوَیَبُوْرُ. اِنَّا نَکْشِفُ السِّرَّعَنْ سَاقِهٖ. یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ. ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ. وَهٰذِهٖ تَذْکِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا۔

کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو (یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے (یہ اس عاجز کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے۔ یعنی ان کو ذلت پہنچے گی اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا۔ اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتح یاب ہو نہ دشمن۔ اور خداتعالیٰ بس نہیں کرے گا اور نہ باز آئے گا جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور اُن کے مکر کو ہلاک نہ کر دے۔ یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اس کو توڑ ڈالے گا اور اس کو مردہ کر کے پھینک دے گا اور اس کی لاش لوگوں کو دکھا دے گا۔ اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اس کی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھا دیں گے یعنی حقیقت کو کھول دیں گے اور فتح کے دلائلِ بیّنہ ظاہر کریں گے اور اس دن مومن خوش ہوں گے۔ پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی۔ اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سنت ہے جس کو ہم نے ذکر کر دیا اب جو چاہے وہ راہ اختیار کر لے۔ جو اُس کے رب کی طرف جاتی ہے اس میں بدظنی کرنے والوں پر زجر اور ملامت ہے اور نیز اس میں یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادت مند لوگ ہیں، اور جو خدا ہی کو چاہتے ہیں اور کسی بخل اور تعصب یا جلد بازی یا سوءِ فہم کے اندھیرے میں مبتلا نہیں وہ اس بیان کو قبول کریں گے اور تعلیم الٰہی کے موافق اس کو پائیں گے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضد کے پیرو یا حقیقت شناس نہیں وہ بے باکی اور نفسانی ظلمت کی وجہ سے اُس کو قبول نہیں کریں گے۔

(ب) "اس ہماری تحریر سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جو ہونا تھا وہ سب ہو چکا اور آگے کچھ نہیں کیونکہ آئندہ کے لئے الہام میں یہ بشارتیں ہیں۔

وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَآءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ .يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ. ثُلَّةٌمِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ.

یعنی مخالف فاش شکستوں سے پارہ پارہ ہو جائیں گے۔ **اوراس دن مومن خوش ہوں گے۔ پہلا گروہ بھی اور پچھلا گروہ بھی۔** پس یقیناً سمجھو کہ وہ دن آنے والے ہیں کہ وہ سب باتیں پوری ہوں گی جو الہام الٰہی میں آ چکیں۔ دشمن شرمندہ ہوگا اور مخالف ذلت اُٹھائے گا اور ہر ایک پہلو سے فتح ظاہر ہو جائے گی اور یقیناً سمجھئے کہ یہ بھی ایک فتح ہے اور آنے والی فتح کا ایک مقدمہ ہے۔

(ج) بعض وقت ایک باریک پیشگوئی لوگوں کے امتحان کے لئے ہوتی ہے تا خدا تعالیٰ انہیں دکھلاوے کہ ان کی عقلیں کہاں تک ہیں۔ اور ہم لکھ چکے ہیں کہ حدیث نبویؐ کی رُو سے اس پیشگوئی میں کج دل لوگوں کا امتحان بھی منظور تھا اس لئے باریک طور پر پوری ہوئی۔ مگر اس کے اور بھی لوازم ہیں جو بعد میں ظاہر ہوں گے جیسا کہ کشفِ ساق کی پیشگوئی اس کی طرف اشارہ کرتی ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 213-211 جدید ایڈیشن)

دو جماعتیں عطا کی جاویں گی

"دو گروہ یعنی دو جماعتیں تمہیں عطا کی جاویں گی ایک وہ جماعت ہے جو نزول آفات سے پہلے قبول کرلے گی اور دوسری وہ جماعت ہے جو نشانوں کو دیکھ کر بکثرت جوق جوق سلسلہ بیعت میں داخل ہوگی۔"

(نزول المسیح از روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 519-518)

......ایک ہی فرقہ رہ جائے گا......

تمام فرقے نابود ہو کر ایک ہی فرقہ رہ جائے گا

"لیکن مسیح موعود کا زمانہ جس سے مراد چودھویں صدی مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰی آخِرِهٖ ہے اور نیز کچھ اور حصہ زمانہ کا جو خیر القرون سے برابر اور فیج اعوج کے زمانہ سے بالاتر ہے یہ ایک ایسا مبارک زمانہ ہے کہ فضل اور جود الٰہی نے مقدر کر رکھا ہے کہ یہ زمانہ پھر لوگوں کو صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا اور آسمان سے کچھ ایسی ہوا چلے گی کہ یہ تہتر فرقے مسلمانوں کے جن میں سے بجز ایک کے سب عار اسلام اور بدنام کنندہ اس پاک چشمہ کے ہیں خود بخود کم ہوتے

جائیں گے اور تمام ناپاک فرقے جو اسلام میں مگر اسلام کی حقیقت کے منافی ہیں صفحۂ زمین سے نابود ہو کر ایک ہی فرقہ رہ جائے گا جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے رنگ پر ہوگا۔"

(تحفہ گولڑویہ از روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 227)

اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو غلبہ دے

"اب صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کامل اور زندہ مذہب ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت شوکت ظاہر ہو۔ اور اسی مقصد کو لے کر میں آیا ہوں............

میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے۔ اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ہے۔"

(لیکچر لدھیانہ از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 290)

ہمارا مذہب سب پر غالب آ جائے گا

" آج کل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دنیا میں مذہب عیسوی پھیل جائے گا، برہمو کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں برہموؤں کا مذہب پھیل جائے گا اور آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آ جائے گا۔ مگر یہ سب جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان میں کسی کے ساتھ نہیں۔ **اب دنیا میں اسلام پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے۔"**

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 541)

تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر جمع کیا جائے گا

"اور پھر فرمایا کہ ذوالقرنین کے زمانہ میں جو مسیح موعود ہے ہر ایک قوم اپنے مذہب کی حمایت میں اُٹھے گی۔ اور جس طرح ایک موج دوسری موج پر پڑتی ہے ایک دوسرے پر حملہ کریں گے اتنے میں آسمان پر قرناء پھونکی جائے گی یعنی آسمان کا خدا مسیح موعود کو مبعوث فرما کر ایک تیسری قوم پیدا کر دے گا اور ان کی مدد کے لئے بڑے بڑے نشان دکھلائے گا یہاں تک کہ **تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر یعنی اسلام پر جمع کر دے گا اور وہ مسیح کی**

آواز سنیں گے اور اس کی طرف دوڑیں گے۔ تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہوگا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم از روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 126)

۞ ...... روحانی انقلاب ...... ۞

ایک روحانی انقلاب پیدا ہوگا

"یقیناً سمجھو کہ خدا اس زمین کو یعنی اس زمین کے رہنے والوں کو جو مر چکے ہیں پھر زندہ کرے گا۔ یعنی بہت سے لوگ ہدایت پائیں گے اور **ایک روحانی انقلاب پیدا ہوگا اور بہت سے لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔**"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم از روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 83)

روحانی سلسلہ کے قیام کی پیشگوئی

"اور آدم کے لفظ سے بھی وہ آدم جو ابوالبشر ہے مراد نہیں بلکہ ایسا شخص مراد ہے جس سے سلسلۂ ارشاد اور ہدایت کا قائم ہو کر روحانی پیدائش کی بنیاد ڈالی جائے گویا وہ روحانی زندگی کے رُو سے حق کے طالبوں کا باپ ہے۔ اور یہ **ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس میں روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔** ایسے وقت میں جب کہ اس سلسلہ کا نام ونشان نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ اوّل از روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 586-585 حاشیہ درحاشیہ نمبر 3)

۞ ...... قادیان کی شہرت اور برکت ...... ۞

دنیا قادیان کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائے گی

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب بی اے آنرز نے حضرت بابا محمد حسن صاحب کے حوالہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضورؑ نے فرمایا۔

"مجھے لوگ کہتے ہیں کہ میں واپس آجاؤں۔ دیکھو سسی ایک عورت تھی وہ پنوں پر عاشق ہوگئی۔ اسے معلوم تھا کہ اگر میں آگے بڑھی تو ریت میں جل کر مر جاؤں گی اور اگر واپس لوٹوں تو عشق بدنام ہوگا اور سب عاشقوں کا گناہ میری گردن پر ہوگا پس وہ واپس نہ لوٹی اور آخر ریت میں ہی جل کر ہلاک ہوگئی۔ میں خدا کا عاشق ہوں۔ میں

کس طرح لوٹ سکتا ہوں آج لوگ مجھے تکالیف اور اذیتیں پہنچاتے ہیں۔ **مگر وہ وقت قریب آرہا ہے جب دنیا اس زمین قادیان کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائے گی۔"**

(الفضل لاہور 28 ستمبر 1950ء)

قادیان کی برکت

حضرت مولوی حکیم بابا اللہ بخش صاحب دربان دار المسیح بیان کرتے ہیں کہ

"ایک دفعہ آپؑ نے فرمایا۔

اللہ بخش تم دیکھتے ہو کہ اس وقت غیر ممالک میں قادیان کو کوئی جانتا نہیں کہ کہیں کوئی گاؤں قادیان بھی ہے اور یہ بھی کوئی نہیں جانتا کہ قادیان میں کوئی غلام احمد بھی ہے۔ ایک دن آئے گا کہ تو دیکھے گا کہ قادیان میں کہاں کہاں سے لوگ آتے ہیں اور قادیان کا نور کہاں کہاں تک مشہور ہوتا ہے اور تو دیکھے گا کہ غلام احمد کی روشنی کی چمک کہاں تک چمکتی ہے۔ پس جیسے حضور نے فرمایا تھا ویسے ہی ہوا **اور دور دراز کے ملکوں میں قادیان کا نام شہرت پا گیا۔ بلکہ قادیان کی برکت سے لاہور امرتسر بٹالہ بھی مشہور ہو گئے۔"**

(ماہنامہ انصار اللہ جنوری 1994ء)

...... بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ......

مختلف ممالک کے بادشاہ ایمان لائیں گے

" اِنِّیْ رَئَیْتُ فِیْ مُبَشَّرَةٍ اُرِیْتُهَا جَمَاعَةً مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُخْلِصِیْنَ وَالْمُلُوْکَ الْعَادِلِیْنَ الصَّالِحِیْنَ. بَعْضُهُمْ مِنْ هٰذَاالْمُلْکِ وَبَعْضُهُمْ مِنَ الْعَرَبِ وَبَعْضُهُمْ مِنْ فَارِسٍ وَبَعْضُهُمْ مِنْ بِلَادِ الشَّامِ وَبَعْضُهُمْ مِنْ اَرْضِ الرُّوْمِ وَبَعْضُهُمْ مِنْ بِلَادٍلَااَعْرِفُهَا ثُمَّ قِیْلَ لِیْ مِنْ حَضْرَةِ الْغَیْبِ اَنَّ هٰؤُلَاءِ یُصَدِّقُوْنَکَ وَیُؤْمِنُوْنَ بِکَ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ وَیَدْعُوْنَ لَکَ وَاُعْطِیْ لَکَ بَرَکَاتٍ حَتّٰی یَتَبَرَّکَ الْمُلُوْکُ بِثِیَابِکَ وَاُدْخِلُهُمْ فِی الْمُخْلِصِیْنَ . هٰذَارَئَیْتُ فِی الْمَنَامِ وَاُلْهِمْتُ مِنَ اللّٰهِ الْعَلَّامِ۔"

(لجة النور از روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 340-339)

اس رؤیا کا ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ 6 جنوری 1984ء میں ارشاد فرمایا جو

درج ذیل ہے۔ فرمایا۔

"میں نے ایک مبشر خواب میں مومنوں اور عادل اور نیکوکار بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی جن میں سے بعض اسی ملک (ہند) کے تھے اور بعض عرب کے، بعض فارس کے اور بعض شام کے، بعض روم کے اور بعض دوسرے بلاد کے تھے جن کو میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد مجھے خداتعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دُعائیں کریں گے اور میں **تجھے برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں ان کو مخلصوں میں داخل کروں گا۔** یہ وہ خواب ہے جو میں نے دیکھی اور وہ الہام ہے جو خدائے علام کی طرف سے مجھ پر ہوا۔"

(خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 9)

بادشاہ گھوڑوں پر سوار بیعت میں داخل ہوں گے

"براہین احمدیہ کے زمانہ پر غور کیا جاوے۔ جب وہ چھپ رہی تھی۔ اب تو نہیں بنائی گئی۔ اس وقت کے الہامات اس میں درج ہیں جو انگریزی میں بھی ہیں اور عربی میں بھی۔

اِذَاجَآءَ نَصۡرُاللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ وَانۡتَھٰی اَمۡرُالزَّمَانِ اِلَیۡنَا اَلَیۡسَ ھٰذَابِالۡحَقِّ.

ایک مخلوق ہماری طرف رجوع کرے گی تو کہا جائے گا اَلَیۡسَ ھٰذَابِالۡحَقِّ. وَانۡتَھٰی اَمۡرُالزَّمَانِ اِلَیۡنَا. عربی میں بڑا عجیب فقرہ کہ زمانہ کا رجوع ہماری طرف ہوگا۔ اور آخری فیصلہ ہمارے ہی حق میں ہوگا۔ غرض بڑی بڑی پیشگوئیاں ہیں۔ جیسے یہ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ملوک کو بھی اس طرف توجہ ہوگی اور ان میں بھی اس سلسلہ کی اشاعت ہوگی۔ ملوک اور رؤساء کے کان حق کے سننے سے بہرے ہوتے ہیں۔ نہ خود ان کو عادت ہوتی ہے اور نہ ان کے پاس والے ایسے ہوتے ہیں۔ ان کے مصاحب اور پاس رہنے والے بدوضع لوگ ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی سد دنیا کا باعث سمجھتے ہیں۔ اگر وہ دین کی طرف توجہ کریں۔ **مگر خداتعالیٰ نے مجھے فرمایا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے۔ اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی۔**

پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور چھ سات سے کم نہ تھے۔

اصل یہ ہے کہ خدا کے کام تدریجی ہوتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظّمہ کی گلیوں میں تکلیف

اُٹھاتے پھرتے تھے۔ اس وقت کون خیال کر سکتا تھا اس شخص کا مذہب دنیا میں پھیل جائے گا۔ علم خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم کا دائرہ بھی اشاعت اسلام کے متعلق اتنا نہ تھا جتنا اب ہے۔ وہ تو یقین کرتے تھے کہ ہم فتح پائیں گے۔ میرا مذہب تو یہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہی علیم و خبیر ہے۔ ضروری نہیں کہ پیغمبروں پر بھی تفصیلی حالات ظاہر کئے جائیں۔ وہ جتنا علم چاہتا ہے دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس وقت آئیں تو اسلام کی اس قدر وسیع اشاعت اور ترقی کو دیکھ کر حیران ہو جائیں۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 341-340)

بادشاہوں اور امیروں کے دل میں برکت ڈالے گا

"وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو۔ تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے تیار ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 97 جدید ایڈیشن)

میں تجھے عزت دوں گا

"یہ لوگ یاد رکھیں کہ ان کی عداوت سے اسلام کو کچھ ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے مگر اسلام کا نور دن بدن ترقی کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلاوے۔ اسلام کی برکتیں اب ان مکس طینت مولویوں کی بَک بَک سے رک نہیں سکتیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔

اَنَا الْفَتَّاحُ اَفْتَحُ لَکَ. تَرٰی نَصْرًا عَجِیْبًا وَیَخِرُّوْنَ عَلَی الْمَسَاجِدِ. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ . جَلَابِیْبَ الصِّدْقِ. فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ . اَلْخَوَارِقُ تَحْتَ مُنْتَھٰی صِدْقِ الْاَقْدَامِ. کُنْ

لِلّٰهِ جَمِیْعًا وَمَعَ اللّٰهِ جَمِیْعًا. عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا.

یعنی میں فتاح ہوں۔ تجھے فتح دوں گا۔ ایک عجیب مدد تو دیکھے گا اور منکر یعنی بعض اُن کے جن کی قسمت میں ہدایت مقدر ہے اپنے سجدہ گاہوں پر گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش۔ ہم خطا پر تھے۔ یہ صدق کے جلابیب ہیں جو ظاہر ہوں گے۔ سو جیسا کہ تجھے حکم کیا گیا ہے استقامت اختیار کر۔ خوارق یعنی کرامات اس محل پر ظاہر ہوتی ہیں جو انتہائی درجہ صدق اقدام کا ہے۔ تو سارا خدا کے لئے ہو جا۔ تو سارا خدا کے ساتھ ہو جا۔ خدا تجھے اس مقام پر اُٹھائے گا جس میں تو تعریف کیا جائے گا۔ اور ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلاف کے ساتھ فرمایا کہ **میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اب اے مولویو! اے بخل کی سرشت والو! اگر طاقت ہے تو خدا تعالیٰ کی ان پیشگوئیوں کو ٹال کر دکھلاؤ۔ ہر یک قسم کے فریب کام میں لاؤ۔ اور کوئی فریب اُٹھا نہ رکھو۔** پھر دیکھو کہ آخر خدا تعالیٰ کا ہاتھ غالب رہتا ہے یا تمہارا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 255 جدید ایڈیشن)

اس قدر عروج ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

"جب یہ لوگ میری تکفیر اور تکذیب کے لئے کھڑے ہوئے اور خود بخود پیشگوئیاں کیں کہ جلد تر ہم اس شخص کو نابود کر دیں گے۔ اُس وقت میرے ساتھ کوئی بڑی جماعت نہ تھی بلکہ صرف چند آدمی تھے جن کو انگلیوں پر گن سکتے تھے۔ بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں جب براہین احمدیہ چھپ رہی تھی میں صرف اکیلا تھا۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ اس وقت میرے ساتھ کوئی ایک بھی تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب کہ خدائے تعالیٰ نے پچاس سے زیادہ پیشگوئیوں میں مجھے خبر دی تھی کہ اگرچہ تو اس وقت اکیلا ہے **مگر وہ وقت آتا ہے کہ تیرے ساتھ ایک دنیا ہوگی اور پھر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر عروج ہوگا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کیونکہ تو برکت دیا جائے گا۔ خدا پاک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائے گا اور انہیں برکت دے گا اور بڑھائے گا اور ان کی عزت زمین پر قائم کرے گا** جب تک کہ وہ اس کے عہد پر قائم ہوں گے اب دیکھو کہ براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیوں کا جن کا ترجمہ لکھا گیا وہ زمانہ تھا جب کہ میرے ساتھ دُنیا میں ایک بھی نہیں تھا جب کہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا

وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوَارِثِیۡنَ . یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ یہ دُعا الہامی براہین میں درج ہے۔ غرض اس وقت کے لئے تو براہین احمدیہ خود گواہی دے رہی ہے کہ میں اس وقت ایک گمنام آدمی تھا۔ مگر آج باوجود مخالفانہ کوششوں کے ایک لاکھ سے بھی زیادہ میری جماعت مختلف مقامات میں موجود ہے۔ پس کیا یہ معجزہ ہے یا نہیں کہ میری مخالفت اور میرے گرانے میں ہر قسم کے فریب خرچ کئے۔ منصوبے کئے۔ مگر یہ سب مولوی اور ان کے رفیق چھوٹے بڑے سب کے سب نامراد رہے۔ اگر یہ معجزہ نہیں تو پھر معجزہ کی تعریف ندوہ کے جُبّہ پوش خود ہی کریں کہ کس چیز کا نام ہے۔ اگر میں صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں۔"

(تحفۃ الندوہ از روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 97)

"وَیَاۡتِیۡ زَمَانٌ یَتَبَرَّکُ الۡمُلُوۡکُ بِاَثۡوَابِیۡ. وَذَالِکَ الزَّمَانُ زَمَانٌ قَرِیۡبٌ وَلَیۡسَ مِنَ الۡقَادِرِ بِعَجِیۡبٍ.

ترجمہ: اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور یہ زمانہ اب قریب ہی ہے اور خدائے قادر سے یہ بات عجیب نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 420-416 جدید ایڈیشن)

……ملوک‘ ملکدار ہر قسم کے معزز لوگ جماعت والے ہی ہوں گے……

"اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدہ دیا ہے۔

وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ. (اٰل عمران:56)

کہ میں تیری جماعت اور تیرے گروہ کو منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا اور اُن میں ترقی اور عروج دوں گا۔

میں اس بات کا کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں بخوبی جانتا ہوں کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ ملوک‘ ملکدار‘ تاجر اور ہر قسم کے معزز لوگ یہی ہوں گے۔ لوگوں کے نزدیک یہ انہونی بات ہے مگر میں یقیناً جانتا ہوں

کہ یہی ہوگا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے بلکہ مجھے وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے ہیں جو گھوڑوں پر سوار تھے۔

یہ خوشی قسمتی کی بات ہے کہ جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اب اس وقت کوئی اس کو باور نہیں کرسکتا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ ایسا ہوگا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ دین و دنیا ان میں ہی آجائیں گے اس وقت کسی کو خیال ہوسکتا تھا کیونکہ اتنے آدمی صرف آپ کے ساتھ تھے جو ایک چھوٹے حجرہ میں آجاتے تھے اور لوگ ایسی باتوں کو سن کر اور گھر جا کر استہزاء کرتے تھے کہ گھر سے نکلنے کا موقعہ نہیں ملتا اور یہ دعوے ہیں۔ آخر سب کو معلوم ہوگیا کہ جو فرمایا تھا وہ سچ تھا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 536-537)

قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں میں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں

"میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے۔ اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کرسکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔"

(ازالہ اوہام از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

……آسمانی بادشاہت اور ملک عظیم کی پیشگوئی……

گورنر جنرل کا خطاب

"مجھے الہام ہوا ہے۔ گورنر جنرل کی دعاؤں کی قبولیت کا وقت آگیا۔"

فرمایا۔

" گورنر جنرل سے مراد "روحانی عہدہ" ہے۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 306)

1899ء

"**مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔**"

فرمایا۔

"ہمارا نام حکم عام بھی ہے جس کا اگر انگریزی ترجمہ کیا جائے تو گورنر جنرل ہوتا ہے۔"

(تذکرہ صفحہ 285 جدید ایڈیشن)

اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے

وَقَالُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ط قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ يَنْصُرُكُمَ اللّٰهُ فِىْ وَقْتٍ عَزِيْزٍ ط حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ. يُؤْتٰى لَهُ الْمُلْكَ الْعَظِيْم ط وَتُفْتَحُ عَلٰى يَدِهِ الْخَزَائِنُ ط ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَفِىْ اَعْيُنِكُمْ عَجِيْبٌ ط قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكُفَّارُ اِنِّىْ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ط فَانْتَظِرُوْا اٰيَاتِىْ حَتّٰى حِيْنٍ ط سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْ اَنْفُسِهِمْ ط حُجَّةٌ قَائِمَةٌ وَفَتْحٌ مُّبِيْنٌ ط اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّاب۔

ترجمہ: اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کرے گا۔ خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ اور خزینے اُس کے لئے کھولے جائیں گے۔ (کسی آئندہ زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروق کے ذریعہ سے ہوا۔ خدا جب اپنے ہاتھ سے ایک قوم بناتا ہے تو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ ان کو لوگ پاؤں کے نیچے کچلتے رہیں آخر بعض بادشاہ ان کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر وہ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پاتے ہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے

ہوا۔منہ) یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ کہہ اے منکرو! میں صادقوں میں سے ہوں۔ پس تم میرے نشانوں کا ایک وقت تک انتظار کرو۔ ہم عنقریب ان کو اپنے نشان ان کے اردگرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے اس دن حجت قائم ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہوجائے گی خدا اُس دن تم میں فیصلہ کر دے گا۔ خدا اُس شخص کو کامیاب نہیں کرتا جو حد سے نکلا ہوا اور کذاب ہے۔"

(حقیقۃ الوحی از روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 95-94)

بادشاہت سے مراد محبت کے ملک کی بادشاہت ہے

" پھر ان دنوں کے بعد جب لوگ مسیح موعود کے دعویٰ سے سخت ابتلاء میں پڑ گئے یہ الہامات ہوئے۔

الـذين تابوا واصلحوا اولٰئک اتوب عليهم وانا التواب الرحيم .امم يسر نا لهـم الهـدٰى وامـم حـق عـليهـم الـعـذاب ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين ولكيد الله اكبر وان يتخذونک الاهزوا اهذا الذى بعث الله قل ايهـا الـكفار انى من الصادقين ط فـانـتـظـروا اياتى حتى حين سنريهم اٰيتنا فى الاٰفـاق .وفـى انفسهم حجة قائمة وفتح مبين .ان الله يفصل بينكم ان الله لايهدى من هو مسرفٌ كذاب ـيـريـدون ان يطفئوا نور الله بافواههم والله متـم نـوره ولـو كـره الـكـفرون. نريد ان ننزل عليک اسراراً من السمآء ونـمـزق الاعـداء كـل مـمـزق ونـرى فـرعـون وهـامـان وجنودهـمـا مـا كـانـوا يحذرون سلّطنا كلابا عليک وغيّظنا سباعاً من قولک وفتناک فتـونـاً فـلا تحزن على الذى قالوا ان ربک لبالمرصاد .حكم الله الرحمن لـخـلـيـفة الـلـه الـسـلطان يوتى له الملک العظيم ويفتح علىٰ يده الخزائن وتشرق الارض بنور ربها ذالک فضل الله وفى اعينكم عجيب۔ ط

یعنی جو لوگ توبہ کریں گے اور اپنی حالت کو درست کر لیں گے تب میں بھی ان کی طرف رجوع کروں گا اور میں توّاب اور رحیم ہوں۔ بعض گروہ وہ ہیں جن کے لئے ہم نے ہدایت کو آسان کر دیا اور بعض وہ ہیں جن پر عذاب ثابت ہوا۔ وہ مکر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی مکر کر رہا ہے اور وہ خیر الماکرین ہے اور

اس کا مکر بہت بڑا ہے۔ اور تجھے ٹھٹھوں میں اڑاتے ہیں۔ کیا یہی ہے جو مبعوث ہو کر آیا ہے اور ان کو کہہ دے کہ اے منکرو! میں صادقوں میں سے ہوں اور کچھ عرصے کے بعد تم میرے نشان دیکھو گے۔ ہم انہیں کے ارد گرد اور خود انہیں میں اپنے نشان دکھائیں گے۔ حجت قائم کی جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہوگی۔ خدا تم میں فیصلہ کر دے گا۔ وہ کسی جھوٹے حد سے بڑھنے والے کا رہنما نہیں ہوتا۔ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر خدا اسے پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ کچھ اسرار تیرے پر آسمان سے نازل کریں اور دشمنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو وہ باتیں دکھا دیں جن سے وہ ڈرتے ہیں۔ ہم نے کتوں کو تیرے پر مسلط کیا۔ اور درندوں کو تیری بات سے غصہ دلایا اور سخت آزمائش میں تجھے ڈال دیا۔ سو تو اُن کی باتوں سے کچھ غم نہ کر۔ تیرا رب گھات میں ہے وہ خدا جو رحمٰن ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ اس جگہ بادشاہت سے مراد دنیا کی بادشاہت نہیں اور نہ خلافت سے مراد دنیا کی خلافت۔ بلکہ جو مجھے دیا گیا ہے وہ محبت کے ملک کی بادشاہت اور معارف الٰہی کے خزانے ہیں جن کو بفضلہٖ تعالیٰ اس قدر دوں گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے۔"

(ازالہ اوہام از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 566-565)

آسمانی بادشاہت سے مراد سلسلہ کے برگزیدہ لوگوں کا دنیا میں پھیلنا

"میں نے دیکھا کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک اور شخص میرے پاس ہے تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں تب میں نے اُن ستاروں کو دیکھ کر اور انہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا" آسمانی بادشاہت"

پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے جب میں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میراں بخش ہے۔ اُس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور اندر آ گیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے مگر اُس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا۔

اس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن

کو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔ اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر، مغرور، متمول یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے۔ خدا اس کو توفیق بیعت دے گا۔"

(تذکرہ صفحہ 575 جدید ایڈیشن)

......یاُتون من کل فجٍ عمیق اور وسّع مکانک کا حکم......

سلسلہ رجوع خلائق کا کبھی بند نہیں ہوگا

فرمایا۔

"لَاتَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ . اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ. یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ. یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ . لَامُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ.

دیکھو صفحہ 241 براہین احمدیہ مطبوعہ 1880ء، 1882ء سفیر ہند پریس امرتسر

ترجمہ: خدا کے فضل سے نومید مت ہو یعنی یہ خیال مت کر کہ کوئی میری طرف التفات نہیں کرتا اور نہ کوئی میری نصرت کرتا ہے یہ بات سن رکھ کہ خدا کا فضل قریب ہے خبردار ہو کہ خدائی مدد قریب ہے۔ وہ مدد ہر ایک ایسی راہ سے تجھے پہنچے گی کہ کبھی بند نہیں ہوگا اور لوگ ہر یک راہ سے آتے رہیں گے جو بند نہیں ہوگا بلکہ لوگوں کے چلنے سے عمیق ہوتا رہے گا یعنی لوگ ہر ایک راہ سے بکثرت تیرے پاس آئیں گے یہاں تک کہ راہیں عمیق ہو جائیں گی۔ یہ استعارہ اس منشاء کے ادا کرنے کے لئے ہے کہ سلسلہ رجوع خلائق کا کبھی بند نہیں ہوگا اور یہ اُس زمانہ کی پیشگوئی ہے جبکہ مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا مگر شاذو نادر جو صرف چند ابتدائی زمانہ کے تعارف والے تھے۔"

(نزول المسیح از روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 497)

مکانوں کو وسیع کرو کہ یہ تیاری آسمان پر ہو رہی ہے

"ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے تئیس برس پہلے براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے کہ لوگ کوشش کریں گے کہ اس سلسلہ کو مٹا دیں اور ہر ایک مکر کام میں لائیں گے **مگر میں اس سلسلہ کو بڑھاؤں گا اور کامل کروں گا اور وہ ایک فوج ہو جائے گی اور قیامت تک اُن کا غلبہ رہے گا اور میں تیرے نام کو دُنیا کے کناروں**

تک شہرت دوں گا اور جوق در جوق لوگ دور سے آئیں گے اور ہر ایک طرف سے مالی مدد آئے گی۔ مکانوں کو وسیع کرو کہ یہ تیاری آسمان پر ہو رہی ہے۔ اب دیکھو کس زمانہ کی یہ پیشگوئی ہے جو آج پوری ہوئی۔ یہ خدا کے نشان ہیں جو آنکھوں والے ان کو دیکھ رہے ہیں مگر جو اندھے ہیں اُن کے نزدیک ابھی تک کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔"

(نزول المسیح از روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 385-384)

پھر فرمایا۔

وَیَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ.

یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آویں گے۔ اس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی۔ کیونکہ آیت یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. خانہ کعبہ کے حق میں ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 719 جدید ایڈیشن)

ایک قوم ملنے کی خوشخبری

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر سب لوگ جو اس وقت موجود ہیں اور اس سلسلہ میں داخل ہیں یہ سمجھ کر کہ آئے دن ہم پر بوجھ پڑتا ہے وہ دست بردار ہو جائیں اور بخل سے یہ کہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ ایک اور قوم پیدا کر دے گا جو ان سب اخراجات کا بوجھ خوشی سے اٹھائے اور پھر بھی سلسلہ کا احسان مانے۔

اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ کو بڑھائے پس کون ہے جو اُسے روک لے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ بادشاہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ پھر وہ زمین و آسمان کا بادشاہ ہے کب تھک سکتا ہے۔ آج سے پچیس برس بلکہ اس سے بھی بہت پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ایسے وقت میں کہ ایک شخص بھی میرے پاس نہ تھا اور کبھی سال بھر میں بھی کوئی خط نہ آتا تھا۔ اس گمنامی کی حالت میں میں نے جو دعوے کئے ہیں وہ براہین احمدیہ میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ اور یہ کتاب مخالفوں موافقوں کے پاس موجود ہے بلکہ ہندوؤں عیسائیوں تک کے پاس بھی ہے۔ مکہ مدینہ اور قسطنطنیہ تک بھی پہنچی۔ اسے کھول کر دیکھو کہ اس وقت خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

یعنی تیرے پاس دور دراز جگہوں سے لوگ آئیں گے اور جن راستوں سے آئیں گے وہ راہ عمیق ہو جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ جو کثرت سے آئیں گے تو اُن سے تھکنا نہیں اور اُن سے کسی قسم کی بداخلاقی نہ کرنا۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 651)

۞......مشرق اور ایشیا میں احمدیت زور سے پھیلے گی......۞

مشرق سے بہت سے لوگ اس خوان نعمت سے حصہ پائیں گے

"سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری زندگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کے راست بازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا............

اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو! تم پر افسوس کہ تم آسمانی دروازوں کا کھلنا چاہتے ہی نہیں بلکہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ بند ہی رہیں اور تم پیر مغاں بنے رہو اپنے دلوں میں نظر ڈالو اور اپنے اندر کو ٹٹولو کیا تمہاری زندگی دنیا پرستی سے منزّہ ہے کیا تمہارے دلوں پر وہ زنگار نہیں جس کی وجہ سے تم ایک تاریکی میں پڑے ہو کیا تم ان فقیہوں اور فریسیوں سے کچھ کم ہو جو حضرت مسیح کے وقت میں دن رات نفس پرستی میں لگے ہوئے تھے۔ پھر کیا یہ سچ نہیں کہ تم مثیل مسیح کے لئے مسیحی مشابہت کا ایک گونہ سامان اپنے ہاتھ سے ہی پیش کر رہے ہو۔ تا خدائے تعالیٰ کی حجت ہر یک طور سے تم پر وارد ہو۔ **میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک کافر کا مومن ہو جانا تمہارے ایمان لانے سے زیادہ تر آسان ہے۔ بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آئیں گے اور اس خوان نعمت سے حصہ لیں گے لیکن تم اسی زنگ کی حالت میں ہی مرو گے کاش تم نے کچھ سوچا ہوتا۔"**

(ازالہ اوہام از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 105)

"**خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔** اب سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔"

(الوصیت از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-306)

...... ہندوؤں میں غلبۂ اسلام ......

ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے یہ بھی صاف لفظوں میں فرمایا گیا ہے کہ پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔ "

(تذکرہ صفحہ 247 جدید ایڈیشن)

ہندو شرح صدر اور زور سے اسلام میں داخل ہوں گے

" آریوں کی زبان درازیاں ہمیں کیا نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ ان کے مذہب کی حالت تو افاقة الموت ہی معلوم ہوتی ہے۔ طبیبوں نے مانا ہے کہ ایسا ہوا کرتا ہے کہ جب ایک شخص مرنے کے قریب ہوتا ہے تو بعض اوقات اُٹھ کر بیٹھ جایا کرتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تندرست ہے مگر معاً موت آ دباتی ہے۔ سوان کا شوروشر بھی ایسا ہی ہے۔ جس مذہب میں روحانیت اور خدا سے صافی تعلق نہیں ہوتا وہ بہت جلد تباہ ہو جاتا ہے۔ آریوں کی شوخی اور اس جوش وخروش سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی زبان درازیوں اور شوخیوں کا بہت جلد خاتمہ ہوگا۔ جب موسم بہار ہوتا ہے تو بہت سے کیڑے پیدا ہوتے ہیں پھر جب اُن کو پر لگتے ہیں تو وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اب کے خدا کے فضل سے اسلام کے لئے موسم بہار ہے ضرور ہے کہ ایسے کیڑے پیدا ہوں۔ اب اُن کو پر لگ گئے ہیں پس یہ تھوڑی مدت کے مہمان ہیں۔ اور اگر ذرا اور غور سے دیکھا جاوے اور ان کے سب وشتم کو الگ کر دیا جاوے تو ایک طرح سے انہوں نے خدمت اسلام کی ہے کیونکہ زمانہ فیج اعوج تھا اور مولویوں وغیرہ سے کب یہ بات ہونی تھی کہ اس قدر ہندوؤں سے بت پرستی وغیرہ ترک کرواتے۔ ان لوگوں نے جو ہزاروں دیویوں اور بتوں کو ترک کیا ہے یہ خدمت اسلام ہی ہے۔ ذرا روحانیت ان میں آئی تو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے۔ **پہلے زمانوں میں جب ہندو مسلمان ہوتے تھے وہ درحقیقت انتشار روحانیت کا زمانہ نہ تھا۔ اس لئے گمراہ رہے۔ اب جب روحانیت ان میں پیدا ہوئی اور حق کو انہوں نے شناخت کر لیا تو بڑی شرح صدر اور زور سے اسلام میں داخل ہوں گے۔** یاد رکھو ایسے لوگوں سے ہرگز ڈرنا نہ چاہئے۔ ڈرنا ایسے شخص سے چاہئے کہ جس میں روحانیت ہو اس لئے کہ اس کا حملہ خدا کا حملہ ہوتا ہے۔ "

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 481-480)

……زار روس کی ہلاکت اور رشیا میں جماعت کی ترقی……

زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں

"میں نے دیکھا کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے۔ پھر میں نے غور سے دیکھا تو وہ بندوق ہے اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بندوق ہے بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں گویا بظاہر سونٹا معلوم ہوتا ہے اور وہ بندوق بھی ہے۔

اور پھر دیکھا خوارزم بادشاہ جو بوعلی سینا کے وقت میں تھا اس کی تیر کمان میرے ہاتھ میں ہے۔ بوعلی سینا بھی پاس ہی کھڑا ہے اور اس تیر کمان سے میں نے ایک شیر کو بھی شکار کیا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 46)

فرمایا۔

"میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔"

(تذکرہ صفحہ 691 جدید ایڈیشن)

……اہل مکہ وصلحائے عرب خدا کے گروہ میں داخل ہو کر درود بھیجیں گے……

اہل مکہ فوج درفوج داخل ہوں گے

"وَاِنِّیْ اَرٰی اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجاً فِیْ حِزْبِ اللّٰہِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ وَھٰذَا مِنْ رَّبِّ السَّمَآءِ وَعَجِیْبٌ فِیْ اَعْیُنِ اَھْلِ الْاَرْضِیْنَ.

اور میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج درفوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں عجیب ہے۔"

(نور الحق حصہ دوم از روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 197)

صلحاء عرب اور ابدال الشام درود بھیجیں گے

اگست 1888ء

"اللہ جلّ شانہٗ نے مجھے خبر دی ہے کہ

يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ صُلَحَآءُ الْعَرَبِ وَاَبْدَالُ الشَّامِ. وَتُصَلِّيْ عَلَيْكَ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ. وَيَحْمَدُكَ اللّٰهُ عَنْ عَرْشِهٖ۔"

ترجمہ از مرتب تذکرہ: **تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے** ۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔

1888ء

"بارہا غوث اور قطبِ وقت میرے پر مکشوف کئے گئے جو میری عظمت مرتبت پر ایمان لائے ہیں اور لائیں گے۔"

(تذکرہ صفحہ 129 جدید ایڈیشن)

عرب ممالک اس نور آسمانی سے حصہ لیں گے

"خدا نے اس ویرانہ کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنا دیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ یہاں آ کر جمع ہوتے ہیں اور وہ کام دکھلائے کہ کوئی عقل نہیں کہہ سکتی تھی کہ ایسا ظہور میں آ جائے گا۔ لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا اور نہ صرف اس قدر بلکہ **ملک عرب اور شام اور مصر اور روم اور فارس اور امریکہ اور یورپ وغیرہ ممالک میں یہ تخم بویا گیا اور کئی لوگ ان ممالک سے اس سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور امید کی جاتی ہے کہ وہ وقت آتا جاتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ان مذکورہ بالا ممالک کے لوگ بھی اس نور آسمانی سے پورا حصہ لیں گے۔** نادان دشمن جو مولوی کہلاتے تھے اُن کی کمریں ٹوٹ گئیں اور وہ آسمانی ارادہ کو اپنے فریبوں اور مکروں اور منصوبوں سے روک نہ سکے اور وہ اس بات سے نا امید ہو گئے کہ وہ اس سلسلہ کو معدوم کر سکیں اور جن کاموں کو وہ بگاڑنا چاہتے تھے وہ سب کام درست ہو گئے۔ **فالحمد للّٰہ علی ذالک** "

(براہین احمدیہ حصہ پنجم از روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 95-96)

......مغرب اور یورپ میں احمدیت کا غلبہ......

ممالک مغربی آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے

"طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے کہ **ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ظلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور اُن کو اسلام سے حصہ ملے گا۔**"

(ازالہ اوہام از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 377-376)

اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہے جو مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا

"**دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دُنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔**"

(تحفہ گولڑویہ از روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182-181)

یورپ اور امریکہ کے دلوں پر فرشتوں کی فوجوں کا نزول

"چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے۔ **اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔** یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا کہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آگئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔"

(فتح اسلام از روحانی خزائن جلد 3 حاشیہ صفحہ 14-13)

لندن میں انگریز صداقت کا شکار ہوں گے

"میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔

سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ **اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔**"

(ازالہ اوہام از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 377)

......آسمانی حربہ کے غلبہ اور صلیبی مذہب کے زوال کی پیشگوئی......

نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا اور سب ملتیں ہلاک ہوں گی

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اور اس سے بڑھ کر اور کون سا درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مشت خاک کو رب العالمین سمجھا گیا ہے میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اُس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونو کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے۔ سو اب دونو مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا۔ اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ **نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا** اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ **قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر**

اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔ "

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 8-7 جدید ایڈیشن)

صلیبی مذہب پر موت وارد ہوگی

"چنانچہ بالاتفاق یہ امر قرآن مجید اور احادیث کی بناء پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں جب عیسائیت کا غلبہ ہوگا اس وقت **مسیح موعود کے ہاتھ پر اسلام کا غلبہ ہوگا اور وہ کل ادیان اور ملتوں پر اسلام کو غالب کر کے دکھلا دے گا** اور دجال کو قتل کرے گا اور صلیب کو توڑ دے گا۔ اور وہ زمانہ آخری زمانہ ہوگا۔ نواب صدیق حسن خان اور دوسرے بزرگوں نے جنہوں نے آخری زمانہ کے متعلق کتابیں لکھی ہیں انہوں نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے بھی تو کوئی سبب اور ذریعہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ وہ اسباب سے کام لیتا ہے۔ دواؤں سے شفا دیتا ہے اور اغذیہ اور پانی سے بھوک پیاس دور کرتا ہے۔ اس طرح پر اب جبکہ عیسائی مذہب کا غلبہ ہو گیا ہے اور ہر طبقہ کے مسلمان اس گروہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ **اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے موافق غالب کرے اس کے لئے بہرحال کوئی ذریعہ اور سبب ہوگا اور وہ یہی موت مسیح کا حربہ ہے۔ اس حربہ سے صلیبی مذہب پر موت وارد ہوگی اور ان کی کمریں ٹوٹ جاویں گی۔** "

(لیکچر لدھیانہ از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 266-265)

موت، صلیبی مذہب کو آنے کو ہے

"عیسائیوں کے حملے اسلام پر اس صدی میں بہت تیزی کے ساتھ ہوئے ہیں۔ اُن کی زبان درازی اور چھیڑ چھاڑ بہت بڑھ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تو ایک دم میں ان کی مخالفانہ کارروائیوں کا فیصلہ کر دیتا مگر وہ اپنا فیصلہ روز روشن کی طرح دکھانا چاہتا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اس مذہب کی حقیقت دنیا پر کھل جاوے۔ شیطان کی آدم

کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے۔ ملائکۃ اللہ آدم کے ساتھ ہیں اور اب شیطان ہمیشہ کے لئے ہلاک کر دیا جائے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر میری طرف سے اس مردہ پرستی کے دور کرنے کے لئے کوئی تحریک نہ بھی ہوتی اور خدا تعالیٰ مجھے نہ بھی بھیجتا۔ تب بھی اس مذہب کی حالت ایسی ہو چکی تھی کہ یہ خود بخود نمک کی طرح پگھل جاتا۔ **میں خدا تعالیٰ کی تائیدوں اور نصرتوں کو دیکھ رہا ہوں جو وہ اسلام کے لئے ظاہر کر رہا ہے اور میں اس نظارہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو موت کا اس صلیبی مذہب پر آنے کو ہے۔** اس مذہب کی بنیاد محض ایک لعنتی لکڑی پر ہے جس کو دیمک کھا چکی ہے اور یہ بوسیدہ لکڑی اسلام کے زبردست دلائل کے سامنے اب ٹھہر نہیں سکتی۔ اس عمارت کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ **اب وقت آتا ہے کہ یکدم یورپ اور امریکہ کے لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ ہوگی اور وہ اس مردہ پرستی کے مذہب سے بیزار ہو کر حقیقی مذہب اسلام کو اپنی نجات کا ذریعہ یقین کریں گے۔**"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 463)

یکسر الصلیب کا نظارہ

"اور اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ مجھے صاف طور پر اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے الہام سے فرمادیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا جس طرح اور انسان ہیں مگر خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور اس کا مرسل اور برگزیدہ ہے اور مجھ کو یہ بھی فرمایا کہ جو مسیح کو دیا گیا وہ بمتابعت نبی علیہ السلام تجھ کو دیا گیا ہے اور تو **مسیح موعود ہے اور تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے جو ظلمت کو پاش پاش کرے گا اور یکسر الصلیب کا مصداق ہوگا۔**"

(حجۃ الاسلام از روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 49)

جھوٹی خدائی جلد ختم ہو گی اور عیسائیوں کے سعادت مند لڑکے سچے خدا کو پہچان لیں گے

"اور کون خدا کے ساتھ جنگ کر سکتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے حی قیوم صرف وہ اکیلا خدا ہے جو تجسّم اور تحیّز سے پاک اور ازلی ابدی ہے اور جھوٹے خدا کے لئے اتنا ہی غنیمت ہے کہ اُس نے ایک ہزار نو سو برس تک اپنی خدائی کا سکہ قلب چلالیا۔ **آگے یاد رکھو کہ یہ جھوٹی خدائی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ وہ دن آتے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادت مند لڑکے سچے خدا کو پہچان لیں گے اور پرانے بچھڑے ہوئے وحدہٗ لاشریک کو روتے ہوئے آملیں گے۔** یہ میں نہیں کہتا بلکہ وہ روح کہتی ہے جو میرے اندر ہے جس قدر کوئی سچائی سے لڑ سکتا ہے

لڑے۔ جس قدر کوئی مکر کر سکتا ہے کرے بیشک کرے لیکن آخر ایسا ہی ہوگا۔ یہ سہل بات ہے کہ زمین و آسمان مبدّل ہو جائیں یہ آسان ہے کہ پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں لیکن یہ وعدے مبدّل نہیں ہوں گے۔"

(سراج منیر از روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 66)

میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا

"یاد رکھو کہ میرے آنے کی دو غرضیں ہیں۔ ایک یہ کہ جو غلبہ اس وقت اسلام پر دوسرے مذاہب کا ہوا ہے گویا وہ اسلام کو کھاتے جاتے ہیں اور اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچے کی طرح ہو گیا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تا میں ادیان باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پرزور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار اور برکات سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ اس وقت اگر تم پادریوں کی رپورٹیں پڑھو تو معلوم ہو جائے گا کہ وہ اسلام کی مخالفت کے لئے کیا سامان کر رہے ہیں اور ان کا ایک ایک پرچہ کتنی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ضروری تھا کہ اسلام کا بول بالا کیا جاتا۔ پس اس غرض کے لئے مجھے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور **میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں۔ ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں۔**"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 564)

......دہریت والی سائنس کا زوال......

اسلام طاقتور ہے، غالب آئے گا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ایک اخبار ولایت کا پیش کیا جس میں عیسویت پر کچھ لے دے کی ہوئی تھی اس پر فرمایا۔

"عیسائیت تو خود بخود گھٹتی جاتی ہے **لیکن بڑا فتنہ اس زمانہ کا دہریت والی سائنس ہے** خدانخواستہ اگر اس کو دیر یا مہلت مل گئی تو پھر ساری دنیا دہریہ ہونے کو آمادہ ہو جائے گی۔ **سائنس کا اور مذہب کا اس وقت مقابلہ ہے۔ عیسویت ایک کمزور مذہب ہے اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر گیا ہے لیکن اسلام طاقتور ہے۔ یہ اس پر غالب آئے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ**"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 300)

……عددی اکثریت……

تین صدیوں تک دنیا احمدیت سے سمندر کے قطرات کی طرح پُر ہوگی

حضرت مرزا یعقوب بیگ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"اگر کوئی مر کر واپس آ سکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ ساری دنیا احمدی قوم سے اس طرح پُر ہے جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے۔"

(رسالہ تشحیذ الاذہان جلد 8 نمبر 1 صفحہ 39)

ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی .... یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰؑ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰؑ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور **ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔** سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور **کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"**

(تذکرۃ الشہادتین از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67-66)

ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی

"اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ. یعنی ہم تجھے بہت سے ارادتمند عطا کریں گے اور **ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی**۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گذر گئے اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہوگئی اور اُن دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔"

(نزول المسیح از روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 509)

ایک عالم میرے دامن سے وابستہ ہوگا

"وَسَیَاْتِیْ زَمَانٌ یَتَعَلَّقُ عَالَمٌ بِاَهْدَابِیْ. وَیَتَبَرَّکُ الْمُلُوْکُ بِمَسَاسِ اَثْوَابِیْ. ذَالِکَ قَدَرُ اللّٰہِ وَلَارَآدَّلِقَدْرِہٖ وَمَاقُلْتُ هَذَاالْقَوْلَ مِنَ الْهَوٰی . اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی . وَاَوْحٰی اِلَیَّ رَبِّیْ وَوَعَدَنِیْ اَنَّہٗ سَیَنْصُرُنِیْ حَتّٰی یَبْلُغُ اَمْرِیْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا. تَتَمَوَّجُ بُحُوْرُالْحَقِّ حَتّٰی یُعْجِبُ النَّاسُ حُبَابَ غَوَارِبِهَا."

(لجّة النور از روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 408)

ترجمہ: اور عنقریب وہ زمانہ آتا ہے کہ **ایک عالَم میرے دامن سے وابستہ ہوگا**۔ اور بادشاہ میرے کپڑوں کو چھوکر برکت حاصل کریں گے۔ یہ اللہ کی تقدیر ہے جسے کوئی ٹلا نہیں سکتا اور یہ بات میں نے اپنی ہوائے نفس سے نہیں کہی بلکہ یہ بلند آسمانوں کے رب کی وحی ہے اور میرے پروردگار نے مجھ پر وحی کی اور مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ عنقریب میری مدد کرے گا۔ یہاں تک کہ میرا پیغام زمین کے مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا۔ حق و راستی کا سمندر اپنی جولانیاں دکھائے گا یہاں تک کہ لوگ اس سے تعجب کریں گے۔

جماعت ریت کے ذرّوں کی طرح

"مخالف ہماری تبلیغ کو روکنا چاہتے ہیں **مجھے تو اللہ تعالیٰ نے میری جماعت ریت کے ذرّوں کی طرح دکھائی ہے**۔"

(تذکرہ صفحہ 690 جدید ایڈیشن)

اس جماعت کے لوگ اپنی تعداد اور قوت مذاہب کے رُو سے سب پر غالب ہو جائیں گے

"جیسا کہ اس وحی الٰہی میں جو براہین احمدیہ میں مندرج ہے صریح طور پر فرمایا ہے۔
یَاعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔
یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیری بریّت ظاہر کروں گا اور وہ جو **تیرے پیرو ہیں میں قیامت تک ان کو تیرے منکروں پر غالب رکھوں گا** اس جگہ اس وحی الٰہی میں عیسیٰ سے مراد میں ہوں اور تابعین یعنی پیروؤں سے مراد میری جماعت ہے۔ قرآن شریف میں یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت ہے اور مغلوب قوم سے مراد یہودی ہیں جو دن بدن کم ہوتے گئے۔ پس اس آیت کو دوبارہ میرے لئے اور میری جماعت کے لئے نازل کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مقدر یوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہوتے جائیں گے اور **تمام فرقے مسلمانوں کے جو اس سلسلہ سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائیں گے یا نابود ہوتے جائیں گے جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے۔ ایسا ہی اس جماعت کے مخالفوں کا انجام ہوگا اور اس جماعت کے لوگ اپنی تعداد اور قوت مذہب کے رو سے سب پر غالب ہو جائیں گے** یہ پیشگوئی فوق العادت کے طور پر پوری ہو رہی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم از روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 95-94)

میں سچ کہتا ہوں کہ یہ جماعت بڑھے گی

"اسلام اس وقت یتیم ہو گیا ہے اور کوئی اس کا سرپرست نہیں اور خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو اختیار کیا اور پسند فرمایا کہ وہ اس کی سرپرست ہو اور وہ ہر طرح سے ثابت کر کے دکھائے کہ اسلام کی سچی غمگسار اور ہمدرد ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ یہی قوم ہوگی جو بعد میں آنے والوں کے لئے نمونہ ٹھہرے گی۔ اس کے ثمرات برکات آنے والوں کے لئے ہوں گے اور زمانہ پر محیط ہو جائیں گے۔ **میں سچ کہتا ہوں کہ یہ جماعت بڑھے گی لیکن وہ لوگ جو بعد میں آئیں گے ان مدارج اور مراتب کو نہ پائیں گے جو اس وقت والوں کو ملیں گے۔** خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا کہ وہ اس جماعت کو بڑھائے اور وہ دین اسلام اور توحید کی اشاعت کا باعث بنے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 618-617)

یہ سلسلہ ضرور بڑھے گا اور خدا کی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے

"یقیناً یاد رکھو۔ یہ سلسلہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو دنیا میں نصرانیت پھیل جاتی اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی توحید قائم نہ رہتی۔ یا یہ مسلمان ہوتے جو اپنے ناپاک اور جھوٹے عقیدوں کے ساتھ نصرانیت کو مدد دیتے ہیں اور اُن کے معبود اور خدا بنائے ہوئے مسیح کے لئے میدان خالی کرتے ہیں۔ **یہ سلسلہ اب کسی ہاتھ اور طاقت سے نابود نہ ہوگا۔ یہ ضرور بڑھے گا اور پھولے گا اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے** جب تمہیں خدا کے زندہ اور مبارک وعدہ ہر روز ملتے ہیں اور وہ تسلی دیتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہاری دعوت زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ پھر ہم کسی کی تحقیر اور گالی گلوچ پر کیوں مضطرب ہوں۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 213)

ایک زمانہ کے بعد دنیا اس طرف رجوع کرے گی

"مجھے بڑے ہی کشف صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ ملوک بھی اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ ملوک مجھے دکھائے بھی گئے ہیں۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تجھے یہاں تک برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایک زمانہ کے بعد ہماری جماعت میں ایسے لوگوں کو داخل کرے گا اور پھر اُن کے ساتھ **ایک دنیا اس طرف رجوع کرے گی**۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 83)

خلق اللہ تیری طرف رجوع کرے گی

(الہام) "لَاتُصَعِّرْلِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاسِ. دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 242

ترجمہ: خلق اللہ تیری طرف رجوع کرے گی سو تجھے چاہئے کہ تو اُن سے منہ نہ پھیرے اور نہ ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک جائے۔ اس الہام میں یہ بشارت دی گئی تھی کہ لوگ فوج در فوج تیرے پاس آئیں گے اور اس قدر آئیں گے کہ انسان بمقتضائے بشریت ان کی متواتر ملاقاتوں سے ملول ہوسکتا ہے اور اُن کے ہجوم سے تھک سکتا ہے کیونکہ بہت کثرت ہوگی۔ سو تو ایسا مت کرنا اور کثرت مخلوقات سے گھبرانا مت۔"

(نزول المسیح از روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 501)

اللہ لوگوں کے سر پکڑ کر میری طرف بھیج دے گا

(روایت حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

"1888ء میں یہ میٹرک میں تعلیم پاتے تھے۔ کہتے ہیں کہ الیگزینڈر رسل ویب کا خط پڑھا جس میں حضرت مسیح موعود کی تصدیق کی گئی تھی۔ 1892ء میں مولوی تفضّل حسین اٹاری سے ملاقات کی۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود کے مرید تھے۔

1904ء میں پہلی بار سفر قادیان اختیار کیا۔ اس وقت میرٹھ میں تھے۔ بٹالے آ کر معلوم ہوا حضرت مسیح موعود مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں گورداسپور گئے ہوئے ہیں۔ وہیں سے گورداسپور روانہ ہو گئے۔ وہاں بہت زیادہ لوگ حضور کے دیدار کے لئے کچہری میں جمع تھے۔ ایک صاحب نے لوگوں کی کثرت کی طرف حضور کو متوجہ فرمایا تو حضور نے فرمایا **مولوی صاحب مجھے کیا پرواہ ہے۔ کوئی بیعت کرے یا نہ کرے۔ لوگوں کے سر پکڑ کر اللہ میری طرف بھیج دے گا۔**

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا آج اللہ نے ایک کروڑ کو پکڑ کر بھیج دیا ہے۔ الحمد للہ"

(الفضل 25/ اگست 1999ء)

......ذریّت کے دنیا میں پھیلنے کی بشارت......

تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی

"پھر خدائے کریم جلّشانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ **تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔** مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا اُن پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور اُن کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے **تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے**

گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ **خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔** میں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بُکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 96-97 جدید ایڈیشن)

آئندہ ذرّیت بھی ہماری ہی ہوگی

21/ اکتوبر 1900ء کو صبح کی سیر میں علماء سوء کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ

" کوئی ایسا آدمی ہو جو اُن کو جا کر سمجھا دے اور کہے کہ تم کوئی نشان مل کر صدق دل سے دیکھو۔" پھر فرمایا

"یہ لوگ کم ہی امید ہے کہ رجوع کریں مگر جو آئندہ ذرّیت ہوگی وہ ہماری ہی ہوگی۔"

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 390)

......خدا خود متکفل ہوگا اور مالی امداد سے نصرت فرمائے گا......

اللہ تعالیٰ مجھے مالا مال کردے گا

"ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ اللہ بخش آؤ آج آپ کو الف لیلٰہ کی ایک حکایت سنائیں۔

ایک مرد صالح جو بڑا متقی اور پرہیزگار تھا۔ دین اور علم طب میں کامل تھا اور بڑا دولت مند تھا اور روزمرہ جو نعمتیں اسے میسر آتی تھیں۔ ان کا کوئی حد وحساب نہ تھا۔

اس کے ہمسایہ میں ایک میاں بیوی رہتے تھے۔ جن کو سخت حسد تھا۔ وہ نیک مرد بہت کوشش کرتا کہ کسی طرح ان کو حسد کی آگ سے بچائے۔ مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ آخر اس نے اس شہر کو چھوڑ کر ایک دوسرے شہر میں قیام کرلیا۔ اس شہر کے لوگ ایک عرصہ سے دعا کرتے تھے کہ اے خدا ہم کو کوئی ایسا بزرگ دے جو علم دین اور طب کا عالم ہو۔ جب ان کو اس شخص کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اس کی بڑی عزت وتوقیر کی اور ہر قسم کی نعمتیں اس کی خدمت

میں پیش کیں اور اس قدر مال و دولت پیش کیا کہ وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالدار ہو گیا۔

اس حاسد کو بھی معلوم ہو گیا تو وہ اور بھی جلنے لگا۔ اس نے اپنی بیوی سے بھی ذکر کیا کہ ہمارا خیال تھا کہ وہ مر گیا ہو گا مگر وہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں ہے۔

تب اس کی بیوی نے کہا کہ جاؤ اور اگر موقع ملے تو اسے قتل کر دو۔ چنانچہ حاسد اس کے پاس گیا۔ وہ مردِ صالح اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اس سے آنے کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا کہ حضور کا پتہ لگا تھا۔ اس لئے زیارت کو دل چاہا۔ اب جاتا ہوں۔ اس نیک آدمی نے کہا سنت نبوی کے مطابق تین دن تو ٹھہرو۔ تین دن کے بعد چند صد ریال دے کر رخصت کر دیا۔

اس نے واپس آ کر بیوی کو مال دیا۔ وہ مال لے کر تو خوش ہوئی مگر اس کی ثروت کا ذکر سن کر کہا کہ پھر جاؤ اور جس طرح ہو سکے اس کو مار کر آؤ۔ چنانچہ وہ حاسد پھر واپس گیا اور آ کر کہنے لگا کہ حضور کے باغ وغیرہ کی اچھی طرح سیر نہ کی تھی اس لئے پھر آ گیا۔ اس نیک مرد نے کہا کہ جس شخص نے مجھے یہ باغ دیا ہے اس نے کہا ہے کہ اس کی چوتھی سمت نہ جانا۔ وہاں ایک اندھا کنواں ہے اور اس میں جنات رہتے ہیں۔ خوف ہے کہ وہ جان سے ہلاک نہ کر دیں۔ حاسد اصرار کر کے اس طرف لے گیا اور نیچی نظر کر کے کہنے لگا کہ آپ دیکھ لیں اس میں کوئی جن نہیں۔ اس آدمی نے جب نیچے کی طرف دیکھا تو حاسد نے اسے دھکیل دیا اور کنوئیں میں پھینک دیا اور نہایت خوشی سے گھر آیا۔

اس کنوئیں میں واقعی جن تھے۔ ابھی وہ نیچے نہیں پہنچا تھا کہ ایک جن نے اسے نکال کر محفوظ جگہ پہنچا دیا۔ چند دنوں میں ایک بادشاہ اپنی لڑکی کو جو بیمار تھی علاج کے لئے لایا جو اس کے علاج سے اچھی ہو گئی۔ اس کے اچھے ہونے کے بعد اسی نیک مرد سے اس کی شادی کر دی گئی اور جب بادشاہ مر گیا تو وہی شخص بادشاہ ہو گیا۔

یہ حکایت سنا کر حضورؑ نے فرمایا کہ اللہ بخش یہ حکایت میرے حسب حال ہے۔ **اللہ تعالیٰ مجھے مالا مال کر دے گا اور صاحب اقبال کر دے گا۔ حاسد حسد کی آگ میں جلیں گے اور میرے مال و اقبال کا زوال چاہیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ اپنی دی ہوئی نعمتوں کو کمال تک پہنچا دے گا۔ میں خدا تعالیٰ کا چراغ ہوں۔ دشمن منہ کی پھونکوں سے مجھے بجھانے کی کوشش کریں گے۔ جیسے جیسے پھونکیں لگائیں گے۔ خدا تعالیٰ میرے نور کو دور دور تک پھیلائے گا بلکہ تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔ میرے دشمن ذلیل اور مقہور ہوں گے۔**

یہ باتیں جیسے حضورؑ نے فرمائیں ویسے ہی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ان کے عینی شاہد ہیں۔"

(ماہنامہ انصار اللہ جنوری 1994ء)

نفوس واموال میں برکت دوں گا

"میں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلالوں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلّت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ **میں تیرے خالص اور دلی محبّوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس واموال میں برکت دوں گا** اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے۔ جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں **اور وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔**"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 97 جدید ایڈیشن)

مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیوں کر ہوں گے

"خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے **امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے** اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اُن کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجالاویں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نومسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جائے۔

یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ **مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے**

مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں۔"

(الوصیت از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 319)

مالی نصرتیں ظہور میں آئیں گی

"تم دیکھتے ہو کہ باوجود تمہاری سخت مخالفت اور مخالفانہ دعاؤں کے اس نے مجھے نہیں چھوڑا اور ہر میدان میں وہ میرا حامی رہا اور ہر ایک پتھر جو میرے پر چلایا گیا اس نے اپنے ہاتھوں پر لیا۔ ہر ایک تیر جو مجھے مارا گیا اس نے وہی تیر دشمنوں کی طرف لوٹا دیا۔ میں بے کس تھا اس نے مجھے پناہ دی۔ میں اکیلا تھا اس نے مجھے اپنے دامن میں لے لیا۔ میں کچھ بھی چیز نہ تھا مجھے اس نے عزت کے ساتھ شہرت دی اور لاکھوں انسانوں کو میرا ارادت مند کر دیا۔ پھر وہ اسی مقدس وحی میں فرماتا ہے جب میری مدد تمہیں پہنچے گی اور میرے منہ کی باتیں پوری ہو جائیں گی **یعنی خلق اللہ کا رجوع ہو جائے گا اور مالی نصرتیں ظہور میں آئیں گی** تب منکروں کو کہا جائے گا کہ دیکھو کیا وہ باتیں پوری نہیں ہو گئیں جن کے بارہ میں تم جلدی کرتے تھے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم از روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 79)

......"پاکیزہ نان"......

"عرصہ قریباً اٹھائیس برس کا گذرا ہے کہ میں نے خواب میں ایک فرشتہ ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا جو ایک اُونچے چبوترے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ نان اُس نے مجھے دیا اور کہا کہ **یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔** یہ اُس زمانہ کی خواب ہے جب کہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعویٰ رکھتا تھا اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر ہمیشہ کے لئے میری ہمسائیگی میں آباد ہوئے ہیں اور نان سے میں نے یہ تعبیر کی تھی کہ **خدا ہمارا اور ہماری جماعت کا آپ متکفل ہوگا اور رزق کی پریشانگی ہم کو پراگندہ نہیں کرے گی۔** چنانچہ سالہائے دراز سے ایسا ہی ظہور

میں آرہا ہے۔"

(نزول المسیح از روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 585-584)

خدا تیرے سارے کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا

" خدا تیرے سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا اور تیری برکتیں پھیلاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 280-279)

......احمدیت ایک بیج ہے جو درخت بن جائے گا......

خدا کے ہاتھ کا ایک بیج جو ایک بڑا درخت ہو جائے گا

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کردے گا۔ **تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔** پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اُن پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی **وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔"**

(الوصیت از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

تخم نشوونما پا کر درخت بن جائے گا

" مسیح موعود صرف اس جنگ روحانی کی تحریک کے لئے آیا ضرور نہیں کہ اس کے روبرو ہی اس کی تکمیل بھی ہو۔ بلکہ یہ تخم جو زمین میں بویا گیا آہستہ آہستہ نشوونما پائے گا۔ یہاں تک کہ خدا کے پاک وعدوں کے موافق

ایک دن یہ ایک بڑا درخت ہو جائے گا اور تمام سچائی کے بھوکے اور پیاسے اس کے سایہ کے نیچے آرام کریں گے۔ دلوں سے باطل کی محبت اُٹھ جائے گی گویا باطل مر جائے گا۔ اور ہر ایک سینہ میں سچائی کی روح پیدا ہوگی۔ اس روز وہ سب نوشتے پورے ہو جائیں گے جن میں لکھا ہے کہ زمین سمندر کی طرح سچائی سے بھر جائے گی۔ (شاید وہ ست جگ جس کی ہندو انتظار کرتے ہیں وہ بھی اسی زمانہ کی طرف اشارہ ہے۔ منہ) مگر یہ سب کچھ جیسا کہ سنت اللہ ہے تدریجاً ہوگا۔ اس تدریجی ترقی کے لئے مسیح موعود کا زندہ ہونا ضروری نہیں بلکہ خدا کا زندہ ہونا کافی ہوگا۔ یہی خدا تعالیٰ کی قدیم سنت ہے اور الٰہی سنتوں میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ پس ایسا آدمی سخت جاہل ہوگا کہ جو مسیح موعود کی وفات کے وقت اعتراض کرے کہ وہ کیا کر گیا۔ کیونکہ اگرچہ یک دفعہ نہیں مگر انجام کار وہ تمام بیج جو مسیح موعود نے بویا تدریجی طور پر بڑھنا شروع کرے گا اور دلوں کو اپنی طرف کھینچے گا یہاں تک کہ ایک دائرہ کی طرح دنیا میں پھیل جائے گا۔ وہ وقت اور گھڑی خدا تعالیٰ کے علم میں ہے۔ جب یہ اکمل اور اتم تبدیلی ظہور میں آئے گی۔ جس طرح تم دیکھتے ہو کہ دجّالیت بھی یک دفعہ زمین پر نہیں پھیلی بلکہ اس کا بیج آہستہ آہستہ بڑھتا اور پھولتا گیا۔ ایسا ہی آہستہ آہستہ سچائی کی طرف دنیا اپنی کروٹ بدلے گی۔ تماشا بینوں کی طرح یہ خیال نہیں رکھنا چاہئے کہ یک دفعہ دنیا اُلٹ پلٹ ہو جائے گی بلکہ جس طرح پر کھیت اور درخت بڑھتے ہیں ایسا ہی ہوگا۔"

(ایام الصلح از روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 295-296)

……جماعت ایک ایسا درخت ہے جو کبھی نہ کاٹا جائے گا……

وہ درخت جس کو خدا کبھی نہیں کاٹے گا

"اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ اے غافلو! اُٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دُعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام وکمال دیکھ لو اور نیز اُس نور کو بھی جو رحمت الٰہیہ نے اس ظلمت کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے پچھلی راتوں کو اُٹھو۔ اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو اور ناحق حقانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بددُعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بیوقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا اور **اپنے بندہ کا مددگار ہوگا اور اُس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اُس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے** کیا کوئی تم میں سے اپنے اُس پودہ کو کاٹ سکتا ہے جس کے پھل لانے

کی اس کو توقع ہے۔ پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودہ کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔ جبکہ تم انسان ہو کر ایسا کام کرنا نہیں چاہتے پھر وہ جو عالم الغیب ہے جو ہر ایک دل کی تہ تک پہنچا ہوا ہے کیوں ایسا کام کرے گا۔ پس تم خوب یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلواریں مار رہے ہو سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو ایسا نہ ہو کہ وہ آگ بھڑکے اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے۔ یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کام انسان کا ہوتا تو بہتیرے اس کے نابود کرنے والے پیدا ہو جاتے اور نیز یہ اس اپنی عمر تک بھی ہرگز نہ پہنچتا جو بارہ برس کی مدت اور بلوغ کی عمر ہے۔ کیا تمہاری نظر میں کبھی کوئی ایسا مُفتری گذرا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ پر ایسا افترا کر کے کہ وہ مجھ سے ہم کلام ہے۔ پھر اس مدّت مدید کے سلامتی کو پالیا ہو۔ افسوس کہ تم کچھ بھی نہیں سوچتے۔"

(آئینہ کمالات از اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 53-54)

پودا جسے خدا ہرگز ضائع نہیں کرے گا

"اب اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو! یہ نزاع ہم میں اور تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فئہ قلیلہ ہے اور شاید اس وقت تک چار ہزار پانچ ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا۔ جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچاوے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 604 جدید ایڈیشن)

...... جماعت ایک باغ ہے جو سرسبز رہے گا ......

اب باغ جلد سرسبز ہو جاوے گا

8؍فروری 1906ء

"خواب میں دیکھا گیا تھا کہ ہمارے باغ کے قریب ایک نہر رواں ہے میں کہتا ہوں کہ **اب باغ جلد چند روز میں پرورش پا جائے گا اور اگر پانی بھی نہ ملے گا تب بھی سرسبز ہو جاوے گا۔** میرے نزدیک اس کی تعبیر یہ ہے کہ باغ سے مراد اپنی جماعت ہے اور نہر سے مراد نصرت اور تائید الٰہی ہے جو شاخوں کے رنگ میں ظاہر ہوگی۔"

تذکرہ صفحہ 503 جدید ایڈیشن)

یہ باغ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں

7/اپریل 1893ء

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"یہ باغ اسلام ہم تم کو دیتے ہیں۔" (کشف)

پھر الہام ہوا۔

"شد ترا ایں برگ و بار و شیخ و شاب"

ترجمہ از مرتب: یہ پھل پھول اور بوڑھے اور جوان سب آپ کے ہی ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"اور تفہیم ہوئی۔ ایک جماعت اس سلسلہ میں داخل ہوگی۔"

(جیبی بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ صفحہ 158)

(تذکرہ صفحہ 653 جدید ایڈیشن)

……کامل متبعین کا غلبہ……

خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہے اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا

"ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے کیونکہ یہ مذہب آریا کا زمین سے ہے نہ آسمان سے اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی۔ **پس تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔** خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل اُن کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے اور وہ ان

کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 68)

خدا غلبہ بخشے گا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا

"یہ آیت کہ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ بار بار الہام ہوئی اور اس قدر متواتر ہوئی۔ کہ جس کا شمار خدا ہی کو معلوم ہے اور اس قدر زور سے ہوئی۔ کہ میخ فولادی کی طرح دل کے اندر داخل ہو گئی۔ اس سے یقیناً معلوم ہوا کہ **خداوند کریم اُن سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں۔ بہت سی برکتیں دے گا اور اُن کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا۔** اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا۔ اور اس عاجز کے بعد کوئی مقبول ایسا آنے والا نہیں کہ جو اس طریق کے مخالف قدم مارے اور جو مخالف قدم مارے گا۔ اُس کو خدا تباہ کرے گا اور اس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے۔ جو ہرگز تخلف نہیں کرے گا۔"

(مکتوبات احمد جلد 1 صفحہ 24 مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب)

میرے متبعین منکرین پر غالب ہوں گے

"اسی طرح پر آج ہماری مخالفت کی جاتی ہے۔ یہ ہمارے مخالف طبعاً یقین کرتے ہیں کہ ان کے غلط عقائد کا استیصال ہمارے ہی ہاتھ سے ہوگا۔ اس لئے وہ فطرتاً ہماری مخالفت کرتے ہیں اور ہم کو دکھ دینے میں کوئی کمی نہیں کرتے مگر اُن کے یہ دکھ اور ایذائیں ہمیں اپنے کام سے نہیں روک سکتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ آج کل ہم بہت ہی غریب ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کوئی بھی نہیں اور وہی ہمیں بس ہے۔ ہمیشہ ہمارے خلاف یہ کوشش کی جاتی ہے کہ جب اور جس طرح کسی کا بس چلے اس تھوڑی سی قوم کو نابود کر دیا جاوے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہے کہ وہ ہماری حفاظت کرتا ہے ورنہ مخالفت کی تو یہ حالت ہے کہ اگر کوئی بیرونی مخالف مقدمہ کرے تو اندرونی مخالف اس سے سازش کرتے ہیں اور اس کو ہر قسم کی مدد دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی اندرونی مخالف حملہ کرے تو بیرونی دشمن اس سے آملتے ہیں اور پھر سب ایک ہو کر مخالفت میں اُٹھتے ہیں۔

ان ساری مخالفتوں، عداوتوں کو میں دیکھتا ہوں اور برداشت کرتا ہوں اور مجھے یہ سب بے حقیقت نظر آتی ہیں جب خدا تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں۔

چنانچہ اس کا ایک وعدہ یہ ہے جو پچیس برس ہوئے اشاعت پا چکا ہے۔ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے۔

یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ. (آل عمران:56)

یہ وعدہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے منکروں کو میرے متبعین پر غالب نہیں کرے گا بلکہ وہ مغلوب ہی رہیں گے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر لوگ اس فرقہ حقہ کے مخالف ہیں خواہ وہ اندرونی ہوں یا بیرونی مغلوب رہیں گے۔

پس اس وعدہ الٰہی کو دیکھ کر ساری مخالفتیں اور عداوتیں ہیچ نظر آتی ہیں۔ اگرچہ ہم مطمئن ہیں کہ یہ وعدے پورے ہوں گے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے وعدے سچے ہیں وہ پورے ہو کر رہتے ہیں۔ کوئی انسان ان کو روک نہیں سکتا۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 590)

اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی اور وہ قیامت تک ہر مذہب پر غالب آتے رہیں گے

"سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا۔ اور دھوپ میں جلنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں سے مجھے قبول نہیں کیا اور کیچڑ کے چشمے اور تاریکی میں بیٹھنے والے عیسائی ہیں جنہوں نے آفتاب کو نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اور وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی وہ میری جماعت ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہی ہیں جن کا دین دشمنوں کے دست برد سے بچے گا ہر ایک بنیاد جو سست ہے اس کو شرک اور دہریت کھاتی جائے گی۔ **مگر اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی اور شیطان اُن پر غالب نہیں آئے گا اور شیطانی گروہ اُن پر غلبہ نہیں کرے گا ان کی حجت تلوار سے زیادہ تیز اور نیزہ سے زیادہ اندر گھسنے والی ہوگی اور وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے۔"**

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم از روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 314)

......مخالفین کی ناکامی......

اسلام کی سچائی کا نور منکروں کے منہ پر طمانچے مارے گا

"سو دیکھو! میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ روشن مذہب اسلام ہے جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شامل ہیں۔ کیا ہی بزرگ قدر وہ رسول ہے جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں۔ اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے۔ تب ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں۔ زندہ خدا کا مزہ ہم اسی راہ میں دیکھتے ہیں۔ باقی سب مردہ پرستیاں ہیں۔

کہاں ہیں مردہ پرست کیا وہ بول سکتے ہیں؟ کہاں ہیں مخلوق پرست' کیا وہ ہمارے آگے ٹھیر سکتے ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو شرارت سے کہتے تھے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیش گوئی نہیں ہوئی اور نہ کوئی نشان ظاہر ہوا؟ دیکھو! میں کہتا ہوں کہ وہ شرمندہ ہوں گے اور عنقریب وہ چھپتے پھریں گے اور وہ وقت آتا ہے بلکہ آ گیا ہے کہ **اسلام کی سچائی کا نور منکروں کے منہ پر طمانچے مارے گا اور انہیں نہیں دکھائی دے گا کہ کہاں چھپیں۔**"

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 88 جدید ایڈیشن)

شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے

"ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ **شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے**۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دیکھ کر دکھ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ سب خود ہی چپ ہو جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دکھ نہ دیتے اور دکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص دکھ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 543)

یہ خدا کا کاروبار ہے کسی کی طاقت نہیں کہ تباہ کر سکے

"ہمارا کام اللہ کے لئے ہے اور اگر اللہ تعالیٰ کا یہ کاروبار ہے اور اسی کا ہے تو کسی انسان کی طاقت میں نہیں کہ اس کو تباہ کر سکے اور کوئی ہتھیار اس پر چل نہیں سکتا۔ لیکن اگر انسان کا ہے تو پھر خود ہی تباہ ہو سکتا ہے۔ انسان کو زور لگانے کی بھی کیا حاجت ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 90)

خدا تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہے

الہام اِنَّ فِرْعَوْنَ.... الخ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔

"فرعون اور اس کے ساتھی تو یہ یقین کرتے تھے کہ بنی اسرائیل ایک تباہ ہو جانے والی قوم ہے اور اس کو ہم جلد فنا کر دیں گے۔ پر خدا نے فرمایا کہ وہ ایسا خیال کرنے میں خطا کار تھے۔ **ایسے ہی اس جماعت کے متعلق مخالفین و معاندین کہتے ہیں کہ یہ جماعت تباہ ہو جائے گی۔ مگر خدا تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہے۔"**

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 261)

اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام حملوں سے بچائے گا

"جس طرح پر ایک طوفان قریب آتا ہو تو انسان کو فکر ہوتا ہے کہ یہ طوفان تباہ کر دے گا اسی طرح پر اسلام پر طوفان آ رہے ہیں۔ مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام تباہ ہو جاوے **لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہنچا دے گا۔"**

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 375)

مخالفین کا اصحاب الفیل جیسا انجام

"خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کرے گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصّب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے۔ وہ جڑ سے کاٹے

جاویں گے اور ان کا نام ونشان نہیں رہے گا۔ اس بارے میں ان دنوں میں جو کچھ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اس جگہ لکھتا ہوں۔ چاہئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھیں اور اس کو اپنے گھروں کے نظارہ گاہ جگہوں پر چسپاں کریں اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اس سے اطلاع دیں اور جہاں تک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقف کاروں کو اس امر پر مطلع کریں کیونکہ یہ دن آنے والے ہیں اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم میں اور ہمارے اُن مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کرے گا۔ وہ حلیم ہے مگر اس کا غضب بھی سب سے بڑھ کر ہے اور وہ سزا دینے میں دھیما ہے مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اس سے کانپتے ہیں اور اس پیشگوئی میں ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیاں دینے اور بدزبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض نے ان میں سے میرے قتل کے فتوے دیئے اور وہ سب لوگ چاہتے ہیں کہ میں قتل کیا جاؤں اور زمین سے نابود کیا جاؤں اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کرے گا جو اس کے علم کے موافق ہے۔ اس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَ صْحَابِ الْفِیْلِ. اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ.
اِنَّکَ بِمَنْزِلَۃِ وَحْیِ الْاِسْلَامِ. اٰثَرْتُکَ وَاخْتَرْتُکَ.

ترجمہ: تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھے گا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہیں اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہیں اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہیں اُن کا انجام کیا ہوگا؟ یعنی ان کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 719-718 جدید ایڈیشن)

......صدق کی چمک لوگوں پر پڑے گی......

"ایک خواب...... ابھی 21/ اکتوبر 1899ء کو میں نے دیکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں محبی اخویم مفتی محمد صادق کو دیکھا...... کہ نہایت روشن اور چمکتا ہوا ان کا چہرہ ہے اور ایک لباس فاخرہ جو سفید ہے پہنے ہوئے ہیں اور ہم دونوں ایک بگھی میں سوار ہیں اور وہ لیٹے ہوئے ہیں اور ان کی کمر پر میں نے ہاتھ رکھا ہوا ہے۔

یہ خواب ہے اور اس کی تعبیر جو خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے یہ ہے کہ صدق جس سے میں محبت

رکھتا ہوں ایک چمک کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جیسا کہ میں نے صادق کو دیکھا ہے کہ اس کا چہرہ چمکتا ہے **اسی طرح وہ وقت قریب ہے کہ میں صادق سمجھا جاؤں گا اور صدق کی چمک لوگوں پر پڑے گی۔** "

(ضمیمہ تریاق القلوب از روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 505-504)

خدا کے دن چمکیں گے اور مفسدوں کے فتنے فنا ہوں گے

"وانی علّمت مذبورکت قدمی. وايد لسٰنی وقلمی. ان الذين اتخذوا العناد شرعة . وكلم الخبث نجعة . انهم سيخذلون . ويغلبون ويخسأون . ولايلقون بغيتهم ولاينصرون. وتحرقهم جذوتهم فهم من جذوتهم يعدمون. واماالذين سعدوامنهم فسيهدون بعد ضلالهم ويتداركهم رحم ربهم قبل نكالهم. فيستيقظون مسترجعين. ويتركون حقداولددا. ويخرون على الاذقان سجدا. ربنا اغفرلنا انا كنا خاطئين. فيغفرالله لهم وهوارحم الراحمين. فيومئذٍينعكس الامركله ويتجلى الله للناظرين. وترىٰ الناس يأ تونـنا افواجا. وترىٰ الرحمة امواجا. وتتم كلمة ربنا صدقاوعدلا وترىٰ كيف ينير سراجا. فحينئذٍ تشرق ايام الله وتفنىٰ فتن المفسدين. ويقضى الامر باتمام الحجة والافحام . وتهلك الملل كلها غير الاسلام. وترى القترة رهقت وجوه الكافرين. فما لكم الى ماتكذبون اتجعلون رزقكم انكم تكفرون. اغرتكم كثرة علماء كم وتظاهر آراء كم وقدرئيتم مبلغ علمكم وعلم فضلاء كم . وشاهدتم نقص فهمكم ودهائكم. وانستم كيف وليتم مدبرين.

ترجمہ: اور مجھے اس روز سے جو میرا قدم مبارک کیا گیا۔ اور میری قلم اور زبان کو مدد دی گئی۔ اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ جن لوگوں نے عناد کو اپنا طریقہ پکڑا ہے اور ناپاک کلموں کو غذا ٹھہرایا ہے عنقریب وہ ناکام رہیں گے اور مغلوب کئے جائیں گے اور رد کئے جائیں گے اور اپنی مراد کو نہیں پائیں گے اور مدد نہیں دیئے جائیں گے اور ان کا شعلہ انہیں کو جلائے گا۔ اور معدوم کئے جائیں گے۔ مگر وہ جو سعید ہیں۔ وہ گمراہی کے بعد ہدایت یاب کئے

جائیں گے۔ اور وبال سے پہلے خدا کا رحم ان کو سنبھال لے گا۔ پس انا للّٰہ کہہ کر جاگ اُٹھیں گے۔ اور کینے اور جھگڑے چھوڑ دیں گے اور سجدہ کرتے ہوئے ٹھوڑیوں پر گریں گے کہ خدایا ہمیں بخش کہ ہم خطا پر تھے۔ پس خدا ان کو بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔ پس اُس وقت تمام باتیں الٹ جائیں گی اور خدا نظر کرنے والوں کے لئے ظاہر ہو جائے گا **اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ فوج در فوج ہمارے پاس آتے ہیں اور تو رحمت کو دیکھے گا کہ موجزن ہو رہی ہے اور صدق اور عدل سے ہمارے رب کا کلمہ پورا ہو جائے گا اور تو اُسے دیکھے گا کہ کس طرح چراغ کو روشن کرتا ہے۔ پس اس وقت خدا کے دن چمکیں گے اور مفسدوں کے فتنے فنا کئے جائیں گے اور اتمام حجت سے امر پورا کیا جائے گا اور بجز اسلام ہر یک ملت ہلاک ہو جائے گی** اور تو جھوٹوں کے منہ پر غبار پائے گا۔ پس تمہیں کیا ہو گیا اور کب تک تم تکذیب کرو گے۔ کیا اس الٰہی سلسلہ سے تمہارا یہی حصہ ہے کہ تم تکفیر کرو۔ کیا تمہارے علماء کی کثرت اور تمہاری راؤں کے اتفاق نے تمہیں مغرور کیا ہے اور تم نے اپنے علم اور اپنے فاضلوں کے علم کا اندازہ بھی دیکھ لیا اور تم نے اپنے نقص عقل اور فہم کا مشاہدہ بھی کر لیا۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ کس طرح تم نے شکست کھائی۔"

(حجۃ اللہ از روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 195-194)

......ابتلاء، آزمائشوں پر صبر اور نصرت الٰہی......

مخالفتوں اور ابتلاؤں کے بعد بالآخر جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی

"یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن اس لئے نہیں کہ جلائے جائیں بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور لعنت کی جاتی ہے اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے اور دکھ دیئے جاتے اور طرح طرح کی بولیاں ان کی نسبت بولی جاتی ہیں۔ اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بہتوں کے خیال وگمان میں بھی نہیں ہوتا کہ وہ سچے ہیں بلکہ جو شخص ان کو دکھ دیتا اور لعنتیں بھیجتا ہے وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہے۔ پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچھ قبض طاری ہو تو خدا تعالیٰ اس کو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ پس وہ صبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ امر مقدر اپنے مدت مقررہ تک پہنچ جاتا

ہے۔ تب غیرت الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ سو اوّل نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور اخیر میں اس کی نوبت آتی ہے۔ اسی طرح خداوند کریم نے بار ہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہی پیشگوئیوں کو بتلا رہا ہے اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں تب میں نے اس کو کہا کہ تم کہاں سے آئے تو اس نے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ جئت من حضرۃ الوتر یعنی میں اس کی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے تب میں اس کو ایک طرف خلوت میں لے گیا اور میں نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اس نے کہا کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ تب میں اس حالت سے منتقل ہوگیا۔ لیکن یہ سب امور درمیانی ہیں اور جو خاتمہ امر پر منعقد ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب کی طرح روشن ہیں **خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دوں گا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا اور یاد رہے کہ یہ الہامات اس واسطے نہیں لکھے گئے کہ ابھی کوئی ان کو قبول کر لے بلکہ اس واسطے کہ ہر یک چیز کے لئے ایک موسم اور وقت ہے۔ پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئے گا۔ تو اس وقت یہ تحریر مستعد دلوں کے لئے زیادہ تر ایمان اور تسلی اور یقین کا موجب ہوگی۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔**"

(نور الاسلام از روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 53-54)

سب ابتلاء دُور ہو جائیں گے

حضرت منشی محمد یوسف صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

" آپ دلگیر نہ ہوں آپ ایک دینی جہاد میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اس سلسلہ کو ایسا پھیلا دے گا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے اور آج کل کے موجودہ ابتلاء سب دور ہو جائیں گے خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو۔ کوئی درخت اتنی جلدی پھل نہیں لاتا جس قدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی

ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا نشان۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 493-492)

ابتلاؤں میں کامیابی کا اجر خدا دے گا

"یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اُس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے **اب تھوڑا زمانہ ہے ابھی ثواب ملے گا لیکن عنقریب وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر دکھائے گا۔ وہ وقت ہوگا کہ ایمان ثواب کا موجب نہ ہوگا اور توبہ کا** دروازہ بند ہونے کے مصداق ہوگا۔ اس وقت میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ بعض اوقات اس کو برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔ اس کے دنیاوی کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائے گی اس کو گالیاں سننی پڑیں گی۔ لعنتیں سنے گا مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ملے گا۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 16)

...... برکات اور نشانوں کی کثرت ......

"وَاعْلَمُوْا اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ . وَفِیْ بَرَکَاتٍ اَسِیْحُ . وَکُلَّ یَوْمٍ یَزِیْدُ الْبَرَکَاتُ وَیَزْدَادُالْاٰیَاتُ. وَالنُّوْرُیَبْرُقُ عَلٰی بَابِیْ. وَیَاْتِیْ زَمَانٌ یَتَبَرَّکُ الْمُلُوْکُ فِیْہِ اَثْوَابِیْ. وَذَالِکَ الزَّمَانُ زَمَانٌ قَرِیْبٌ. وَلَیْسَ مِنَ الْقَادِرِ بِعَجِیْبٍ."

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ از روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 84)

ترجمہ: **اور جان لو کہ میں ہی مسیح ہوں اور برکات میں سیر کرتا ہوں اور ہر دن یہ برکات بڑھ رہی ہیں اور نشانوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور نور میرے دروازے پر چمک رہا ہے اور وہ زمانہ آتا ہے کہ بادشاہ** میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور یہ زمانہ سمجھو کہ اب بہت ہی قریب ہے اور خدائے قادر سے یہ کوئی عجیب نہیں۔

تمام برکات کا دروازہ تیرے پر کھولوں گا

"اور خدا نے متواتر بشارتیں مجھے دیں اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں دنیا میں تجھے ایک بڑی عزت دوں گا۔ تجھے ایک بڑی جماعت بناؤں گا اور بڑے بڑے نشان تیرے لئے دکھلاؤں گا اور **تمام برکات کا تیرے پر دروازہ کھولوں گا۔**"

(حقیقۃ الوحی از روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 253)

……حفاظت الٰہی کا وعدہ……

(روایت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

"یہ روایت غالباً 1906ء کے جلسے کی ہے۔ حضور نے اپنی وفات کا ذکر فرمایا اور فرمایا میری موت اب قریب ہے فرمایا جماعت کی حالت دیکھ کر اس ماں کی طرح غم محسوس ہوتا ہے جس کا دو تین دن کا بچہ ہو۔ فرمایا اللہ **پر کامل یقین ہے کہ وہ میری جماعت کی حفاظت کرے گا۔**"

(الفضل 26/اگست 1999ء)

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بیان کرتے ہیں کہ

"یہ روایت میں نے حضرت علامہ جناب حافظ روشن علی صاحب مرحوم و مغفور سے سنی تھی۔ آپ نے بیان کیا کہ میں اور چند اور اصحاب حضور کی خدمت میں موجود تھے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسی حالت میں تم سے گذر جاؤں گا جب کہ جماعت کی حالت ایسی ہوگی جیسی کہ ایک ماں جو سات دن کا بچہ چھوڑ کر فوت ہو جاتی ہے۔ جیسی حالت اس کمزور اور ناتوان بچے کی ہوتی ہے ایسی حالت میری وفات کے وقت میری جماعت کی ہوگی۔ مگر خدا تعالیٰ خود اس جماعت کی پرورش کرے گا اور اس کو ترقی دے گا۔ یہ جماعت بڑھے گی اور پھیلے گی۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا محافظ ہوگا کیونکہ یہ اس کی جماعت اور اس کا سلسلہ ہے۔"

(اصحاب احمد جلد 7 سیرت ماسٹر عبدالرحمٰن صفحہ 107)

ایک عظیم پیشگوئی جو بار بار پوری ہوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک رؤیا جو جماعت کے دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رہنے کے بارہ میں

ہے۔ یہ رؤیا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے 1947ء کے موقع پر قادیان کے حالات پر چسپاں کی تھی۔ لیکن 1974ء اور 1984ء ربوہ اور ساری جماعت کے حالات پر بھی چسپاں ہوتی ہے اور آئندہ زمانے کے متعلق پیشگوئی کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔

"ورایت فی المنام کأنی اسرجت جوادی. لبعض مرادی. ومادری این تاھبّی وایّ امر مطلبی . وکنت احس فی قلبی اننی لامر من المشغوفین. فامتطیت اجردی باستصحاب بعض السلاح. متوکلاعلی الله کسنة اھل الصلاح. ولم اکن کالمتباطئین. ثم وجدتنی کانی عثرت علی خیل تصدومتسلحین داری لاھلا کی وتباری. وکانھم یجئیون لاضراری منخرطین. وکنت وحیداومعذٰلک رایتنی انی لاالبس من خوذ. غیر عددوجد تھامن الله کعرذ. وقدانفتُ ان اکون من القاعدین والمتخلفین الخائفین. فانطلقت مجداالٰی جھة من الجھات . مستقریًااربی الذی کنت احسبه من اکبر المھمات. واعظم المثوبات. فی الدنیا والدین. اذرایت الوفامن الناس. فارسین علی الافراس. یاتون الیّ متسارعین. ففرحت برویتھم کالخبّاس. ووجدت فی قلبی حولاللحجاس. وکنت اتلوھم کتلوالصیادین. ثم اطلقت الفرس علیٰ آثار ھم. لادرک من فص اخبار ھم. وکنت اتیقن اننی لمن المظفرین. فدنوت منھم فاذاھم قوم دروس البزّة کریه الھیئة میسمھم کمیسم المشرکین. ولباسھم لباس الفاسقین . ورایتھم مطلقین افراسھم کالمغیرین. وکنت اقیّدلحظی باشباحھم کالرائین وکنت اسارع الیھم کالکماة. وکان فرسی کانه یزجیه قائد الغیب کازجاء الحمولاتبالحداة. وکنت علٰی طلاوة اقدامه کالمستطرفین. فما لبثواان رجعوامتدھدھًاالٰی خمیلتی.لیزاحمواحولی وحیلتی . ولیتلفواثماری ویزعجوااشجاری. ولیشنواعلیھاالغارات کالمفسدین. فاوحشنی دخولھم فی بساتنی وادھشت باغراقھم وولوجھم فیھافضجرت ضجراشدیداوقلق جنانی وشھد تو سمی انھم یریدون ابادة اثماری وکسر اغصانی فبادرت الیھم وظننت ان الوقت من محاشی اللاواء. وصارت ارضی موطن الاعداء. واوجست فی نفسی خیفة کالضعیفین المزء ودین. فقصدت الحدیقة. لافتش الحقیقة. فلمادخلت حدیقتی.واستشرفت بتحدیق حدقتی. واستطلعت طلع مقامھم رایتھم من مکان بعید فی

بحبوحة بستانی ساقطین. مصروعین کالمیتین. فافرج کربی. و آمن سربی. وبادرت الیهم جذلًا وباقدام الفرحین. فلما دنوت منهم وجدتهم اصبحوا فرسی کموت نفس واحد میتین ذلیلین مقهورین. سلخت جلودهم . وشجت رءوسهم وذعطت حلوقهم وقطعت ایدیهم وارجلهم وصرعوا کالممزقین. واغتیلوا کالذین سقط علیهم صاعقة فکانوا من المحرقین. فقمت علٰی مصارعهم عند التلاقی. وعبراتی یتحدرن من مآقی. وقلت یارب روحی فداء سبیلک لقدتبت علی ونصرت عبدک بنصرةٍ لا یوجدمثله فی العالمین. رب قتلتهم بایدیک قبل ان قاتل صرعان . وحارب حتنان. وبارزقتلان. تفعل ماتشاء ولیس مثلک فی الناصرین . انت انقذتنی ونجیتنی وماکنت ان انجی من هذه البلایا لولارحمتک یاارحم الراحمین .ثم استیقظت وکنت من الشاکرین المنیبین. فالحمد لله رب العٰلیمن."

(آئینہ کمالات اسلام از روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 580-578)

اس رؤیا کا ترجمہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے 3؍ستمبر 1947ء کے الفضل قادیان میں شائع کیا تھا جو درج ذیل ہے۔

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنے کسی کام کے لئے اپنے گھوڑے پر زین کسا ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ میری یہ تیاری کہاں کے لئے ہے اور میرا مقصود کیا ہے ہاں میں اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں کہ اس وقت مجھے کسی خاص امر کے لئے شغف اور شوق ہے۔ سو میں اپنے تیز رفتار گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو گیا اور میں نے اپنے ہمراہ بعض ہتھیار بھی لئے ہیں۔ میں اس وقت اہل تقویٰ وصلاح کی سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھتا ہوں۔ لیکن میں سست اور کاہل لوگوں کی طرح نہ تھا۔

بعد ازاں میں نے محسوس کیا کہ مجھے کچھ گھوڑے سواروں کا پتہ لگا ہے جو ہتھیار بند ہو کر مجھے ہلاک و برباد کرنے کے لئے میرے گھر اور مکانات کا قصد کر رہے ہیں۔ وہ گویا مجھے ضرر دینے کے لئے اکٹھے ہو کر آ رہے ہیں اور میں تنہا ہوں۔ بایں ہمہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے بجز اس تیاری کے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور تعویذ مجھے ملی تھی اور کوئی خود وغیرہ نہیں پہنا ہوا تھا۔ البتہ مجھے اس امر سے نفرت تھی کہ میں خوفزدہ لوگوں کی طرح پیچھے رہنے والوں میں رہوں۔ پس میں تیزی کے ساتھ ایک جہت کی طرف گیا تا اپنے مقصد کو تلاش کروں۔ جو میرے خیال میں دینی اور دنیوی لحاظ سے ایک نہایت اہم اور بڑے ثواب کا کام تھا۔ تب میں نے اچانک ہزار ہا سوار گھوڑوں

پر دیکھے جو جلد جلد میری طرف بڑھ رہے تھے۔

میں انہیں دیکھ کر شیر کی طرح خوش ہوا اور میں نے ان کے مقابلہ اور مزاحمت کے لئے اپنے دل میں طاقت محسوس کی اور میں شکاریوں کی طرح ان کا پیچھا کرنے لگ گیا۔ پھر میں نے تیزی سے ان کے پیچھے اپنے گھوڑے کو ڈالا تا ان کی حقیقت حال معلوم کرسکوں۔ اور مجھے پختہ یقین تھا کہ میں ضرور کامیاب ہوں گا۔ سو میں ان لوگوں کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ میلے کچیلے (دیہاتی) کپڑوں والے اور کریہہ المنظر لوگ ہیں اور ان کی شکل وہیئت مشرکوں کی طرح ہے اور ان کے لباس قانون شکنی کرنے والے فسادیوں کی طرح کے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ لوگ حملہ آوروں کی طرح گھوڑے دوڑا رہے ہیں اور مجھے ان کی شکلیں اسی طرح دکھائی دیں جس طرح بیداری میں دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔

میں مسلح سپاہیوں کی طرح جلد جلد ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ گویا میرے گھوڑے کو آسمانی قائد اس طرح چلا رہا تھا۔ جس طرح حدی خواں اپنے اونٹوں کو چلاتے ہیں۔ اور میں اپنے گھوڑے کی خوبصورتی اور چوکسی سے آگے بڑھنے پر تعجب کر رہا تھا۔ بعد ازاں جلد ہی وہ لوگ سرعت سے ہجوم کرتے ہوئے میرے باغ کی طرف بڑھے تا میری طاقت اور تدبیر کا مقابلہ کریں۔ اور میرے پھلوں کو تباہ اور میرے درختوں کو برباد کر دیں۔ اور مفسدوں کی طرح میرے باغ پر ڈاکہ ڈالیں۔ ان لوگوں کا اس طرح میرے باغ میں داخل ہو جانا اور اس میں گھس جانا مجھے وحشت ناک اور دہشت ناک معلوم ہوا۔ اور میں سخت بے چین ہو گیا اور میرا دل مضطرب ہو گیا اور میرے قیاس نے اندازہ لگایا کہ وہ لوگ میرے پھلوں کو برباد کرنے اور میری شاخوں کو توڑنے پھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں اس وقت خیال کرتا تھا کہ یہ وقت مصائب کے ہولناک وقتوں میں سے ایک وقت ہے اور میری زمین دشمنوں کا کیمپ بن رہی ہے۔ میں نے اپنے دل میں خوف زدہ اور بے سامان لوگوں کی طرح ڈر محسوس کیا اور میں جلدی جلدی ان لوگوں کی طرف باغ میں گیا تا اصلیت کا پتہ لگاؤں۔ جب میں اپنے باغ میں داخل ہوا اور میں نے ادھر ادھر اپنی نگاہ دوڑا کر دیکھا اور ان لوگوں کی اصل حالت اور مقام کا پتہ لگانا چاہا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے فاصلہ پر میرے باغ کے وسط میں مردہ لوگوں کی طرح گرے پڑے ہیں۔ تب میری بے چینی دور ہوئی۔ اور مجھے پورا اطمینان قلب حاصل ہوا۔ پھر میں جلد اور خوشی خوشی ان کی طرف بڑھا جب ان کے بالکل قریب پہنچ گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ گویا یک دفعہ ہی موت کا شکار ہو کر ذلت اور مقہوریت کی موت مر چکے ہیں۔ ان کی کھالیں اتاری جا چکی تھیں اور ان کے سر زخمی کئے گئے تھے۔ اور ان کے گلوں پر چھری پھر چکی تھی۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں

کاٹے گئے تھے اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرے ہوئے تھے۔ وہ لوگ اس طرح اچانک لقمۂ اجل بن گئے کہ گویا ان پر بجلی گری ہے اور وہ بالکل بھسم ہو گئے ہیں۔

میں موقعہ پر پہنچ کر ان لوگوں کے گرنے کی جگہ پر کھڑا ہوا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور میں کہہ رہا تھا کہ اے میرے رب! تیری راہ میں میری جان قربان ہو۔ تو مجھ پر رجوع برحمت ہوا اور تو نے اپنے بندے کی ایسی نصرت فرمائی ہے جس کی نظیر کسی جگہ پائی نہیں جاتی۔ اے میرے رب! تو نے خود اپنے ہاتھ سے ان لوگوں کو قتل کر دیا۔ پیشتر اس کے کہ دو مقابلہ کرنے والے گروہ مقابلہ کرتے یا دو فریق جنگ لڑتے۔ یا دو جانباز دستے نبرد آزما ہوتے۔ اے خدا! تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور تیرے جیسا کوئی ناصر و مددگار نہیں ہے۔ تو نے خود مجھے بچایا اور نجات دی۔ اے ارحم الراحمین خدا! اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو میں ان بلاؤں سے نجات نہ پا سکتا۔

اس کے بعد میں بیدار ہوا۔ اور میں شکر گزاری اور انابت الی اللہ کے جذبات سے لبریز تھا۔ **فالحمد للّٰہ ربّ العالمین** "

اس رؤیا کی تعبیر بھی ساتھ ہی عربی زبان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرما دی تھی اس کا ترجمہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے الفضل 10 ستمبر 1947ء میں شائع کیا تھا جو درج ذیل ہے۔

"میں نے اس رؤیا کی تعبیر یہ کی کہ بغیر انسانی ہاتھوں اور اسباب کے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح مندی حاصل ہوگی۔ تا خدا تعالیٰ مجھ پر اپنی نعمتوں کو مکمل فرمائے اور مجھے اپنے خاص منعم علیہ گروہ میں شامل فرماوے۔ اب میں اس رؤیا کی تعبیر تفصیل سے بیان کرتا ہوں تا آپ لوگ علیٰ وجہ البصیرت اسے سمجھ سکیں۔ سو یاد رہے کہ سروں کے توڑنے اور زخمی کرنے اور گلوں کے کاٹنے کی تعبیر یہ ہے کہ دشمنوں کے کبر کو توڑا جائے گا اور ان کی بڑائی کو خاک میں ملایا جائے گا اور انہیں شکستہ حال بنا دیا جائے گا اور ہاتھوں کے کاٹے جانے کی تعبیر یہ ہے کہ دشمن کی مقابلہ کرنے اور لڑائی کرنے کی طاقت کو زائل کر دیا جائے گا اور انہیں عاجز بنا دیا جائے گا اور انہیں مومنوں پر ہاتھ ڈالنے اور ان کے خلاف لڑائی کی تدبیریں کرنے کے ناقابل بنا دیا جائے گا اور ان سے لڑائی کے ہتھیار چھین لئے جاویں گے اور انہیں مخذول اور مطرود بنا دیا جائے گا اور انہیں بے دست و پا کر دیا جائے گا اور رؤیا میں پاؤں کا کاٹا جانا یہ معنے رکھتا ہے کہ ان پر حجت قائم ہو جائے گی اور ان پر فرار کا راستہ بند کر دیا جائے گا اور ان پر الزام پورے طور پر قائم ہو جائے گا اور وہ گویا قیدیوں کی طرح ہو جائیں گے۔

یہ سب کچھ اس خدا کے ہاتھوں ہوگا۔ جسے تمام طاقتیں حاصل ہیں وہ جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور

جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے جسے چاہتا ہے شکست دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے فتح عطا کرتا ہے اور کوئی شخص اسے عاجز نہیں کرسکتا۔

وہ لوگ جنہوں نے خدا کے رسولوں کی تکذیب کی اور اس کے بندوں کو اذیت پہنچائی اور اس کی آیات اور جزا و سزا کا انکار کیا۔ وہی لوگ ہیں جو اس کی رحمت سے مایوس ہوں گے اور ان کے خیالات ان کی تباہی کا موجب بنیں گے اور ان کا تکبر انہیں ہلاک کر دے گا اور ان کے سارے اعمال اور کوششیں اہل حق اور صداقت کے مقابلہ پر رائیگاں جائیں گی اور وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہوں گے۔

اے ایماندارو! تم خدا کا تقویٰ اختیار کرو اور خدا کی طرف بلانے والے کی آواز کو قبول کرو اور صادقوں کے ساتھ مل جاؤ۔ میں نے آپ لوگوں تک اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا ہے اور میں تمہارا دلی خیر خواہ ہوں۔ مگر میں ان لوگوں کی حالت پر جو کہ اپنے خیر خواہوں سے دشمنی رکھتے ہیں اور ان سے محبت نہیں کرتے کیونکر افسوس اور غم کروں۔"

(آئینہ کمالات اسلام از روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 580-579)

......میرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے......

"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ **اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔** بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوأ اٹھائیں گے اور خدا انہیں برکت دے گا۔ منہ)

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیات الٰہیہ از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 410-409)

......وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ......

نور کی نمایاں فتح اور تاریکی کو کھلی شکست ہوگی

" یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰہِ بِأَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ.

اِذَاجَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَانْتَھٰی اَمْرُالزَّمَانِ اِلَیْنَا اَلَیْسَ ھٰذَابِالْحَقِّ.

ترجمہ: یہ لوگ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پورا کرے گا۔ اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔ جب خدا کی مدد آئے گی اور اس کی فتح نازل ہوگی اور دلوں کا سلسلہ ہماری طرف رجوع کرے گا اور ہماری طرف آٹھہرے گا۔ تب کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہیں تھا۔ اس تمام الہام میں یہ پیشگوئی ہے کہ ضروری ہے کہ قوم مخالفت کرے۔ اور اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے پوری کوشش کرے اور ہرگز نہ چاہے کہ یہ سلسلہ قائم رہ سکے **لیکن خدا اس سلسلہ کو ترقی دے گا یہاں تک کہ زمانہ اسی طرف اُلٹ آئے گا** اور بعد اس کے کہ لوگوں نے اکیلا چھوڑ دیا ہوگا پھر اس طرف رجوع کریں گے۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی سے پوری ہوئی۔ براہین احمدیہ کے زمانہ میں علماء کا کچھ شور و غوغا نہ تھا بلکہ **جو تکفیر کے فتنہ کا بانی ہے** اُس نے کمال ثناء وصفت سے براہین احمدیہ کا ریویو لکھا تھا۔ پھر ایک مدت دراز کے بعد **تکفیر کا طوفان اُٹھا** اور ایک مدت تک اپنا زور دکھلاتا رہا اور اب **پھر الہام کے موافق** وہ سیلاب کچھ کم ہوتا جاتا ہے اور **وہ وقت آتا ہے کہ نور کی نمایاں فتح اور تاریکی کی کھلی شکست ہو**۔"

(سراج منیر از روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 71)

خدا تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرے گا

"یہ بات بہت درست ہے کہ اسلام اپنی ذات میں کامل' بے عیب اور پاک مذہب ہے۔ لیکن نادان دوست اچھا نہیں ہوتا۔ اس دابۃ الارض نے نادان دوست بن کر اسلام کو جو صدمہ اور نقصان پہنچایا ہے۔ اس کی تلافی بہت ہی مشکل ہے' لیکن اب خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نور ظاہر ہو اور دنیا کو معلوم ہو جاوے

کہ سچا اور کامل مذہب جو انسان کی نجات کا متکفل ہے۔ وہ صرف اسلام ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم اُفتاد

لیکن ان ناعاقبت اندیش نادان دوستوں نے خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کی قدر نہیں کی بلکہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہ نور نہ چمکے۔ یہ اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، مگر وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے۔

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (الصّف:9)

یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن میں اُن کی گالیوں کی پروا نہیں کرتا اور نہ اُن پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں۔ کفر کے فتوے لگائیں، جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افتراء اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 131-132)

......امن و آشتی کا قیام......

آشتی اور صلح پھیلے گی

"خدا نے مجھے ....خبر دی کہ تیرے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی۔ ایک درندہ بکری کے ساتھ صلح کرے گا اور ایک سانپ بچوں کے ساتھ کھیلے گا۔ یہ خدا کا ارادہ ہے گو لوگ تعجب کی راہ سے دیکھیں۔"

(تذکرہ صفحہ 285 جدید ایڈیشن)

امن اور صلاحیت اور ہمدردی پھیل جائے گی

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت

دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔" "وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔" "وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔" "اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔

فالحمد لهٗ اولا و اخرا و ظاهرا و باطنا. اسلمنا لهٗ هو مولنا فی الدنیا و الاخرة.

نعم المولی و نعم النصیر"

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 166-165 جدید ایڈیشن)

……دائمی خلافت کی پیشگوئی……

تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ **تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے** اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا

وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور **میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔** اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔"

(الوصیت از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

پیشگوئیاں بر مشتمل منظوم کلام

❖

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے اُن کو ساقی نے پلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
ظہور عون و نصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیے اونچے منارے
مقابل پر مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تُو نے ہی مارے

شریروں پر پڑے اُن کے شرارے
نہ اُن سے رک سکے مقصد ہمارے
انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
حریفوں کو لگے ہر سمت سے تیر
گرفتار آگئے جیسے کہ نخچیر
ہوا آخر وہی جو تیری تقدیر
بھلا چلتی ہے تیرے آگے تدبیر
خدا نے اُن کی عظمت سب اُڑادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
مری اس نے ہر اک عزت بنا دی
مخالف کی ہر اک شیخی مٹادی
مجھے ہر قسم سے اُس نے عطا دی
سعادت دی، ارادت دی، وفا دی

⁂

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تری اک روز اے گستاخ! شامت آنے والی ہے
ترے مکروں سے اے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے
اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنے والی ہے
خدا رسوا کرے گا تم کو۔ میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے
خدا ظاہر کرے گا اک نشاں پُرُعب و پُرہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پرہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

⁂

طالبو! تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں
اُس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسٰیؑ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجّال کہلانے کے دن
دوستو اُس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مُدّت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دل کے اندھو! دیں کے گُن گانے کے دن

*

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار
آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر ازجاں نثار
باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار
آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار
ہر طرف ہر ملک میں ہے بت پرستی کازوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عزّو وقار
آسماں سے ہے چلی توحیدِ خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَاءَ الْمَسِیْح جَاءَ الْمَسِیْح

نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار
مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا
میری مرہم سے شفا پائے گا ہر ملک و دیار

اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں۔

فتح و نصرت خادم ما چوں غلام
اللّٰہ یعلینا ولا نعلی مدام

ترجمہ: فتح و نصرت غلاموں کی طرح ہماری خادم ہیں اللہ ہم کو غالب کرے گا اور ہم کبھی بھی مغلوب نہ ہوں گے۔

لوائے ماپنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں نشان ما باشد

ترجمہ از خلیفۃ المسیح الرابعؒ:

"یہ ہمارا جھنڈا ہوگا جو ہر سعید فطرت کے لئے پناہ کا موجب بننے والا ہے اور کوئی جھنڈا نہیں ہے دنیا میں۔ ہمارا نمایاں نشان تو یہ ہے کہ فتح نمایاں کی آواز جب اٹھے گی ہماری سمت سے اٹھے گی۔ جب یہ نعرہ بلند ہوگا کہ نمایاں فتح نصیب ہوئی تو یاد رکھنا ہمیشہ ہماری سمت سے آواز اٹھے گی۔"

(خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 267)

پیشگوئیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ

"ہمارا بھروسہ صرف ان دعاؤں پر ہے

جو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں کرتے ہیں

خداوند تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور وہ

خود ہی ایسے سامان مہیا کرے گا کہ کفر

ذلیل ہو جائے گا اور اسلام کے واسطے غلبہ

اور عزت کے دن آ جائیں گے۔"

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 582)

عالمگیر غلبۂ اسلام

......دعا اور غلبۂ اسلام......

ہمارا بھروسہ صرف دعاؤں پر ہے اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور اسلام کے واسطے غلبہ اور عزت کے دن آ جائیں گے

"اس سورۃ شریفہ (سورۃ النّاس) میں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آخری زمانہ کا فتنہ محض دعا کے ذریعہ سے دور ہوگا۔ چنانچہ اس کی تائید میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ کفار مسیح موعود کے دم سے مریں گے اور حضرت مرزا صاحب سے میں نے بارہا سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے ہیں کہ اس قدر فتنہ کا مٹانا ظاہری اسباب کے ذریعہ سے نہیں ہوسکتا۔ **ہمارا بھروسہ صرف ان دعاؤں پر ہے جو کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں کرتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور وہ خود ہی ایسے سامان مہیا کرے گا کہ کفر ذلیل ہو جائے گا اور اسلام کے واسطے غلبہ اور عزت کے دن آ جائیں گے۔**"

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 582)

......لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے......

ملائکہ کا لشکر ہزاروں ہزار کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لا رہا ہے

"اہل اسلام کی خاطر ہمیشہ فرشتے آیا کرتے ہیں اور آیا کریں گے۔ اگر فرشتے اسلام کی خاطر نہ آیا کریں اور نہ آیا کرتے تو جس قدر اسلام کے نابود کرنے کے لئے ہمیشہ دشمنانِ حق زور لگاتے تھے اور لگاتے ہیں۔ اب تک اسلام نابود ہو جاتا۔ ہمیشہ اسلام کے مقابلہ میں کافر ذلیل و خوار ہی رہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کے مقابلہ میں تمام عرب و عجم نے کیا کیا زور لگائے۔ مگر کیا اس ایک انسان کا کام تھا کہ کامیاب ہوتا۔ کیا اس سے صاف ثابت نہیں

ہوتا کہ حقیقی دیوتا اور اس کے مظاہر قدرت دیوتے اس کے ساتھ تھے۔ جب ہی تو دنیا کو حیران کرنے والی فتوحات انہیں نصیب ہوئیں۔ آج بھی ہمارے زمانہ میں ہم میں ایک حامیٔ اسلام اور سچا مسلمان موجود ہے۔ اس کے استیصال کے لئے بیرونی دنیا میں تمام عیسائیوں تمہارے نئے بھائیوں سکھوں وغیرہ نے اور اندرونی طور پر شیعہ سجادہ نشین مولویوں وغیرہم نے کیسے کیسے زور لگائے۔ **آخر وہ ملائکہ کا ہی لشکر ہے جو سب مخالفوں کے حملوں کا دفاع کرتا اور ان کی آرزوؤں کے خلاف ہزاروں ہزار کو اس کے جھنڈے کے نیچے لا رہا ہے۔"**

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 284-285)

اسلام کے واسطے فتح ونصرت کا وقت پھر آ گیا ہے

"یہ اللہ تعالیٰ کی فتح ونصرت کا وعدہ اور قوموں کے فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے کی پیشگوئی جو اس سورۂ شریف (سورۃ النصر) میں کی گئی ہے۔ اگرچہ اس کے پورا ہونے کا ابتداء آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہوا۔ تاہم چونکہ مذہب اسلام ہمیشہ کے واسطے ہے۔ اس واسطے ظلّی طور پر جب کبھی ضرورت ہو یہ وعدہ پورا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی جبکہ اسلام بہت ضعیف ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک فرستادہ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری دوبارہ سنائی ہے۔ کہ اس کی طرف سے **اسلام کے واسطے فتح ونصرت کا وقت پھر آ گیا ہے اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے** اور پھر اسلامیوں میں وہی روحانیت پھونکی جائے گی۔ مبارک ہیں وہ جو تکبّر نہ کریں اور خدا کے کام کی عزت کریں تاکہ ان کے واسطے بھی عزّت ہو۔ اے خدا ہمارے گناہوں کو بخش اور اپنے وعدوں کو پورا کر۔ کہ تو سچے وعدوں والا ہے۔ اسلام کی عزّت کو دنیا میں قائم کر دے اور اسلام کے دشمنوں کو ذلیل اور پست اور ہلاک کر دے خواہ وہ اندرونی ہوں یا بیرونی۔ کیونکہ اب تیری قدرت نمائی کا وقت ہے اور تو بڑی طاقتوں والا خدا ہے۔ آمین ثم آمین"

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 532-533)

۞ …… افریقہ میں اسلام …… ۞

پانچ لاکھ عیسائی افریقہ میں احمدی ہوں گے

اپنی آخری بیماری کے دوران 8 فروری 1914ء کو آپ نے فرمایا۔

"خدا تعالیٰ نے اس بیماری میں مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ عیسائی افریقہ میں (احمدی) ہوں گے۔

پھر فرمایا۔ **مغربی افریقہ میں تعلیم یافتہ ہوں گے۔**"

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 536)

......ظہور قدرت ثانیہ......

آج سے تیس سال بعد مظہر قدرت ثانیہ ظاہر ہوگا

مکرم ماسٹر نواب دین صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے قرآن کریم کا درس باقاعدگی کے ساتھ نوٹ کیا کرتے تھے۔ درج ذیل اقتباس حضرت صاحب کے درس فرمودہ یکم دسمبر 1912ء سے لیا گیا ہے۔

فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی اللہ تعالیٰ نے وعدے کئے ہیں اور ضروری ہے کہ وہ پورے ہوں لیکن افسوس ہے کہ تم لوگوں کی گستاخیوں کی وجہ سے ان میں التوا ہو رہا ہے اور جس طرح پہلے ان وعدوں کے پورا ہونے کا زمانہ چالیس برس پیچھے ڈال دیا گیا۔ اسی طرح تمہاری گستاخیوں کی وجہ سے احمدیت کی فتوحات کا زمانہ بھی پیچھے ڈال دیا گیا ہے۔ **لیکن آج سے تیس سال بعد مظہر قدرت ثانیہ ظاہر ہوگا اور اس طرح اللہ تعالیٰ اس بندہ کے ذریعہ اس بند کئے ہوئے دروازہ کو کھولنے کے سامان کر دے گا۔**"

(حیات نور صفحہ 402-403)

پیشگوئیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ

"آسمان ٹل سکتا ہے زمین ٹل سکتی ہے مگر اس
سلسلہ کی دنیا میں اشاعت کے متعلق جو
پیشگوئیاں ہیں وہ نہیں ٹل سکتیں۔ "

(خطبہ جمعہ یکم فروری 1952ء از الفضل 13رفروری 1952ء)

عالمگیر غلبۂ اسلام

...... قیام توحید ......

آسمان پر ستاروں سے لکھا کلمہ توحید

"میں نے حج کے دنوں میں (بحالت رؤیا) آسمان پر ستاروں سے لکھا ہوا لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دیکھا تھا۔ تب میں نے اِسی حالت میں اپنے نانا صاحب کو کہ وہ بھی میرے ہمراہ حج میں تھے کہا کہ وہ دیکھو اور پھر کہا آنے والے آئیں گے۔ پس یہ خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں۔"

(موازنہ مذاہب از انوار العلوم جلد 6 صفحہ 28)

زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں مگر توحید کا قیام رک نہیں سکتا

"مومن کے دل میں ایک جوش ہوتا ہے ایک جنون ہوتا ہے ایک تڑپ ہوتی ہے کہ میں ساری دنیا کو خدا تعالیٰ کے آستانہ کی طرف کھینچ لاؤں اور اس جوش اور جنون کی حالت میں جب بھی خدا کی آواز اس کے کان میں آتی ہے کہ کوئی ہے جو میری آواز کو سنے؟ تو وہ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے اس کی طرف دوڑ پڑتا ہے اسی کام کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو کھڑا کیا ہے۔ اسی کام کے لئے محمد ﷺ آئے۔ اسی کام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور اسی کام کے لئے میرے کمزور کندھوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بوجھ رکھا گیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آسمان یا زمین سے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو کھڑا کرے گا جو میری آواز پر لبیک کہنے والے ہوں گے جو اپنی جان اور اپنی عزت اور اپنی دولت اور اپنا وطن اور اپنی ہر چیز اس راستہ میں خوشی سے قربان کر دیں گے۔ کیونکہ وہ مجھ کمزور اور ناتواں انسان کی آواز نہیں سنیں گے۔ بلکہ اس آواز کے پیچھے انہیں خدا کی آواز بلند ہوتی نظر آئے گی۔ پس مجھے یہ فکر نہیں کہ یہ کام کس طرح ہو گا۔ جب خدا نے ایک کام میرے سپرد کیا ہے تو یقیناً وہ کام ہو کر رہے گا۔ خواہ وہ میری زندگی میں ہو اور خواہ میری موت کے بعد ہو۔ خواہ تمہارے ذریعہ سے ہو۔ خواہ تمہاری نسلوں کے ذریعے سے ہو۔ بہرحال یہ ناممکن اور بالکل ناممکن ہے کہ جو کام خدا نے میرے سپرد کیا ہے وہ نہ

ہو۔ **زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر توحید کا قیام۔ خدائے واحد کے کلمہ کا اعلاء اور اس کے دین کا دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلنا کبھی رک نہیں سکتا۔ یورپ کا فلسفہ، یورپ کی سیاست اور یورپ کا تمدن اب اس کے رستہ میں حائل نہیں رہ سکتا۔** خدا کے فرشتے اس کی دیواروں پر اپنی توپیں داغنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور قریب ہے کہ خدا کا حکم جاری ہو جائے پھر وہ عمارتیں اسلام اور احمدیت کے مقابلہ میں اس طرح منہدم ہو جائیں گی جس طرح ایک چھوٹی سے چھوٹی اور کمزور سے کمزور دیواروں والی عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1944ء صفحہ 19-18)

خدائے واحد کا نام دنیا پر قائم ہوگا اور ہر طرف احمدیت ہی احمدیت ہوگی

" مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کے اعزاز میں تحریک جدید کی طرف سے عصرانہ دیا گیا۔ 4رمئی 1947ء ساڑھے پانچ بجے شام مکرم مولانا جلال الدّین صاحب شمس کے ایڈریس اور مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب کے جواب ایڈریس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بشیر احمد آرچرڈ صاحب کو مخاطب کر کے تقریر میں فرمایا۔

"بے شک وہ مقصد جس کے لئے آپ کھڑے ہوئے ہیں بہت عظیم الشّان ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ اس وقت تمہیں تمہارے ملک کے لوگ بھی نہیں جانتے۔ چہ جائیکہ دوسری دنیا **لیکن وہ وقت آئے گا کہ جب خدائے واحد کا نام دنیا پر قائم ہو چکا ہوگا اور ہر طرف احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔** تو اس وقت تمہارے ملک کے لوگ تاریخ کی کتابوں کی چھان بین کریں گے اور وہ تلاش کرنے لگیں گے کہ کیا ابتدائی دور میں کوئی انگریز احمدی ہوا جب وہ دیکھیں گے کہ ہاں ایک شخص مسٹر بشیر احمد آرچرڈ تھا جس نے ابتداء میں احمدیت کو قبول کیا اور غیر معمولی قربانیاں کیں یہ دیکھ کر ان کے دل خوشی سے بھر جائیں گے اور ان کے قلوب اطمینان سے پُر ہو جائیں گے اور نہایت مسرت سے کہیں گے کہ انگریز قوم نے اپنا حق خدمت ادا کر دیا اس وقت بیشک تم نامعلوم اور غیر معروف ہو لیکن وہ زمانہ آئے گا اور جلد آئے گا جب قومیں تمہارے نام پر فخر کریں گی اور تمہارے کارناموں کو سراہیں گی۔ پس تم اپنی حرکات وسکنات کو معمولی نہ سمجھو اور یہ نہ سمجھو کہ یہ حرکات صرف میری ہیں بلکہ یہ ساری انگریز قوم کی ہیں وہ لوگ جو بعد میں آئیں گے وہ تمہاری ہر حرکت کی نقل کریں گے اور تمہارے ہر لفظ کی پیروی کریں گے......

اس زمانہ میں جب احمدیت دنیا پر غالب آئے گی اور ضرور غالب آ کر رہے گی اور کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی اس وقت لوگوں کے دلوں میں تمہاری عظمت بہت بڑھ جائے گی حتیٰ کہ بڑے سے بڑے وزیر اعظم سے بھی زیادہ ہوگی۔"

(الفضل 6رمئی 1947ء)

دنیا کے کونہ کونہ سے خدا کی توحید کے نعرے بلند کئے جائیں گے

"اسماعیلؑ توحید کے لئے زندگی وقف کر کے دنیا کا محسن بن گیا اور جس جس جگہ پر اس نے یہ قربانی پیش کی تھی وہ ہمیشہ کے لئے توحید کا مرکز بن گئی۔ پس خدا تعالیٰ کی برکتوں کا مستحق ہے اسماعیلؑ اور خدا تعالیٰ کی برکتوں کا مستحق ہے مکّہ جہاں اس نے قربانی پیش کی۔ قیامت تک خدا کی توحید کا جھنڈا وہاں کھڑا رہے گا۔ قومیں قوموں پر چڑھائی کریں گی۔ ایک قوم کے بعد دوسری قوم کا جھنڈا زمین پر گرے گا۔ مگر مکّہ میں اسماعیلؑ کے ہاتھ سے گاڑا ہوا توحید کا جھنڈا قیامت تک کھڑا رہے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو توڑ سکے۔ کوئی نہیں جو اس کو گرا سکے۔ وہ کونے کا پتھر ہے جو اس پر گرے گا۔ وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا اور جس پر وہ گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ **یہ خدائی فیصلہ ہے جس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ ایک ایک کر کے دنیا اس توحید کے جھنڈے کے نیچے آئے گی یہاں تک کہ ساری دنیا وہاں جمع ہو جائے گی اور آخر ایک دن آئے گا کہ جس طرح آج کی عید کے دن مکہ میں خدا کی توحید کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ دنیا کے کونہ کونہ سے توحید کے نعرے بلند کئے جائیں گے اور خدائے واحد کی تکبیر کہی جائے گی اور جس طرح دنیا سے تمام جھوٹے معبود مٹا کر ایک خدا کی حکومت قائم کی گئی ہے اسی طرح دنیا سے مختلف قومیتیں مٹا کر انسانیت کی حکومت قائم کی جائے گی** اور آسمان پر بھی ایک خدا ہو گا اور زمین پر بھی ایک ہی نسل ہو گی۔ سب جھوٹی قومیتیں مٹا دی جائیں گی جس طرح سب جھوٹے خدا مٹائے جا چکے ہیں۔"

(خطبہ عید الاضحیٰ 31/ جولائی 1955ء از خطبات محمود جلد 2 صفحہ 387-386)

✺ ......قرآنی حکومت اور عظمت کا قیام...... ✺

قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی

"ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے، مخالفت میں کتنی ہی بڑھ جائے، گو دنیا کے ذرائع ہماری نسبت کروڑوں کروڑ گنے زیادہ ہیں **لیکن یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ سورج ٹل سکتا ہے ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے ہیں۔ زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے، لیکن محمد رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی فتح میں اب کوئی شخص روک نہیں بن سکتا۔ قرآن کی حکومت دوبارہ**

قائم کی جائے گی۔ پھر دنیا اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں یا انسانوں کی پوجا کو چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی اور باوجود اس کے کہ دنیا کی حالت اس قرآنی تعلیم کو قبول کرنے کے خلاف ہے اسلام کی حکومت پھر قائم کر دی جائے گی ایسی طرح کہ پھر اس کی جڑوں کو ہلانا انسان کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔ اس شیطان کے برباد کردہ دنیا کے جنگل میں خدا نے پھر ایک بیج بویا ہے میں ایک ہوشیار کرنے والے کی صورت میں دنیا کو ہوشیار کرتا ہوں کہ یہ بیج بڑھے گا، ترقی کرے گا، پھیلے گا اور پھلے گا اور وہ روحیں جو بلند پروازی کا اشتیاق رکھتی ہیں، جن کے دلوں کے مخفی گوشوں میں خدا تعالیٰ کے ساتھ ملنے کی تڑپ ہے وہ ایک دن اپنی مادی خوابوں سے بیدار ہوں گی اور بیتاب ہو کر اس درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھنے کے لئے دوڑیں گی تب اس دنیا کے فساد دور ہو جائیں گے۔ اس کی تکلیفیں مٹا دی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت پھر اس دنیا میں قائم کر دی جائے گی اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کے لئے سب سے قیمتی متاع قرار پائے گی اور دنیا کی یہ تبدیلی فساد اور بدامنی کے دور کرنے کا ذریعہ ثابت ہو گی۔ اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے دنیا کا فساد اور بدامنی دور کی جا سکتی ہے اس کے سوا سب کوششیں بیکار ہو جائیں گی۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 324)

قرآن کی عظمت قائم ہوگی اور قرآن کی اشاعت کرنے والے بڑی عزتیں پائیں گے

"میں نے اس آیت کے یہ معنے کئے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ اسلام کا نور پھیلانے کے سامان پیدا فرمائے۔ تم قرآن کریم کی اشاعت کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔ تب تم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے صحت اور رحمت ملے گی اور محمد رسول اللہ ﷺ کو مقام محمود ملے گا۔ چنانچہ دیکھ لو یہ نظارہ ایسا ہے جو اس دنیا میں نظر آ رہا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا۔

ے آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ بڑے بڑے عیسائی جو عیسائیت پر جان دیا کرتے تھے۔ اب اسلام کی تعریف میں کلمات کہہ رہے ہیں اور وہی عیسائی مصنف جو رسول کریم ﷺ کی زندگی پر کئی قسم کے الزامات لگایا کرتے تھے۔ اب ان کو غلط قرار دے کر ان کی تردید کر رہے ہیں۔ یہی وہ امر ہے جس کی طرف ان آیات میں توجہ دلائی گئی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم قُرْآنَ الْفَجْرِ کو لازم پکڑو یعنی جب پھر اسلام کا نور پھیلنے لگے اور اسلام پر فجر کا زمانہ آجائے تو تم قرآن کریم کو پھیلانے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

مشہود کے معنے صرف یہی نہیں ہوتے کہ کوئی آ کر دیکھے کہ کیا ہو رہا ہے جیسے مسلمانوں نے کہہ دیا۔ کہ اگر صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ تو فرشتے آ کر سنتے ہیں۔ بلکہ مشہود کے معنے عزت والی چیز کے بھی ہوتے ہیں۔ دنیا میں لوگ اسی چیز کو دیکھنے کے لئے جایا کرتے ہیں۔ جس کی عزت اور شہرت قائم ہو ......یہی مفہوم اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا کا ہے کہ وہ شخص جو ایسے نور کے وقت میں قرآن کریم کی اشاعت کرے گا اور اس کے علوم کو پھیلائے گا اور اس کے احکام کو رائج کرے گا۔ اس کی اس کوشش اور جہد و جہد کے نتیجہ میں **جہاں قرآن کی عظمت قائم ہوگی وہاں ساتھ ہی اس کی عزت بھی قائم کر دی جائے گی۔** اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ صبح کے وقت تلاوت کی جائے تو فرشتے اس تلاوت کو سننے کے لئے آتے ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ صبح کا قرآن بڑی بزرگی والا ہے یعنی جو صبح کا قرآن پڑھتا ہے اسے روحانی بزرگی عطا کی جاتی ہے۔ اس جگہ صبح سے ظاہری صبح مراد نہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ **جب قرآن کریم کی اشاعت کا زمانہ آئے گا تو وہ لوگ جو اس کی اشاعت میں حصہ لیں گے بڑی عزّتیں پائیں گے۔** چنانچہ دیکھ لو ہمارے مبلّغ غیر ممالک میں اکیلے اکیلے جاتے ہیں۔ پھر ان کا گھٹیا کھانا اور گھٹیا لباس ہوتا ہے۔ مگر بڑے بڑے وزراء اور لیڈر اُن کی عزّت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص انہیں تحقیر سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ خود ان کی عزّت کے سامان پیدا کر دیتا ہے......

غرض اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا کے یہی معنے ہیں۔ کہ جب ترقی اسلام کا زمانہ آئے گا تو جو لوگ قرآن کی اشاعت کرنے والے ہوں گے۔ تو خواہ وہ کتنے بھی غریب ہوں گے اور کیسے ہی حقیر ہوں بڑی عزّتیں پائیں گے۔ باقی لوگ مال و دولت کے ذریعہ سے عزت حاصل کرتے ہیں مگر وہ لوگ اشاعت قرآن کے ذریعہ سے ترقی کریں گے اور اشاعت قرآن کے ذریعہ سے ہی عزت حاصل کریں گے۔"

(خطبہ جمعہ 23؍اگست 1957ء از الفضل 7؍ستمبر 1957ء)

......غلبۂ اسلام بر ادیان باطلہ ......

دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا

"اسلام ہی دنیا کا آئندہ مذہب ہوگا اور کوئی طاقت اور کوئی قوت اسے ہرگز نہیں مٹا سکتی۔ اسلام ایک

نہایت مضبوط چٹان پر کھڑا ہے اس لئے ناممکن ہے کہ مٹ سکے وہ پھیلے گا اور ضرور پھیلے گا۔"

(دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا از انوار العلوم جلد 5 صفحہ 141)

خدا تعالیٰ احمدیت کے ذریعہ رسول کریمؐ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرے گا

"اس وقت بھی خدا تعالیٰ کا ایک خاص ارادہ ظاہر ہوا ہے اور اس نے **فیصلہ کیا ہے کہ وہ احمدیت کے ذریعہ رسول کریم ﷺ کی حکومت کو پھر دنیا میں قائم کرے** پس آج اسلام کے مٹے ہوئے نقشوں کو پھر تازہ کرنے کا خدا تعالیٰ نے تہیہ کر لیا ہے پھر اس کی گری ہوئی دیواروں کو فرشتے نئے سرے سے کھڑا کر رہے ہیں۔ چنانچہ یا تو یہ حالت تھی کہ دشمن کا ہر حملہ جو اسلام کی دیواروں پر ہوتا تھا کامیاب ہوتا نظر آتا تھا اور خیال کیا جاتا تھا کہ اگر وہ ایک طرف سے دھکا دے گا تو دیوار کی دوسری طرف کو بھی نقصان پہنچ جائے گا اور یا یہ حالت ہے **کہ اب اسلام کی دیواریں پھر مضبوط ہو رہی ہیں اور پھر اس میں ایسی طاقت پیدا ہوگئی ہے کہ دنیا کے سر اس سے ٹکرا ٹکرا کر ٹوٹ جائیں گے مگر اس کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔**

بے شک اس وقت اس کی نشو و نما ایک کونپل کی طرح ہے۔ مگر وہ چٹان بھی جس کو توڑنے کے لئے انجن لگا دیئے جائیں خطرہ میں ہوتی ہے اور وہ کونپل جس کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے پہرہ دے رہے ہوں خطرہ میں نہیں ہوتی پس بے شک اسلام اس وقت ایک کونپل کی شکل میں ہے اور دشمن کی طاقت چٹانوں کی طرح مضبوط ہے۔ مگر ان چٹانوں کو فرشتے توڑ رہے ہیں اور اس کونپل کی وہ ننگی تلواروں سے حفاظت کر رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 28/نومبر 1941ء از الفضل 7/دسمبر 1941ء)

دہریت کے خاتمہ اور جماعت کے غلبہ کی خوشخبری

"اس وقت ہماری بھی یہی حالت ہے کہ زمین کے حالات ہمارے مخالف ہیں مگر آسمان کا فیصلہ ہمارے حق میں ہے۔ ظاہری سامانوں کے لحاظ سے ایک طرف دہریت اپنا منہ کھولے کھڑی ہے ایک طرف فیسزم دنیا پر غالب آنا چاہتی ہے ایک طرف موجودہ فلسفہ اسلام اور احمدیت کے خلاف لوگوں کے دلوں میں زہر پیدا کر رہا ہے اور اگر ہمارے کان ہوں اور ہم زمانہ کی عملی آواز کو سن سکتے ہوں تو وہ ہمیں ہر وقت یہی کہتا نظر آ رہا ہے کہ اسلام ختم ہوا۔ احمدیت برباد ہوئی۔ مگر اس کے ساتھ ہی دوسری طرف آسمان سے **ایک اور آواز ہمارے دوسرے کان میں**

آ رہی ہے کہ دہریت ختم ہوئی۔ اسلام قائم کیا گیا۔ احمدیت غالب کی گئی اور خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اس کی مدد کے لئے اتر رہے ہیں پس ہمارا ایک کان اگر ایک آواز سنتا ہے تو ہمارا دوسرا کان دوسری آواز سنتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 12ر فروری 1943ء از الفضل 6ر اپریل 1943ء)

اسلام کی فتح کے نقارے دنیا میں بجنے لگ جائیں گے اور دوسرے ادیان اسلام کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت ہو جائیں گے

"پھر انسان کہتا ہے کہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ کہ الٰہی ہمیں یہودیوں جیسا نہ بنائیو۔ ہمیں عیسائیوں جیسا نہ بنائیو۔ بلکہ ہمیشہ ان لوگوں میں شامل رکھیو جو تیری رضا حاصل کر چکے ہیں۔ اگر ہم اخلاص سے یہ دعا مانگیں تو یقیناً ہمیں خدا تعالیٰ قیامت تک عیسائیوں اور یہودیوں کے نقش قدم پر چلنے سے بچائے گا اور **اسلام کی فتح کے نقارے دنیا میں بجنے لگ جائیں گے** اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اب احمدیوں کے ہاتھ سے کوئی اکّا دکّا مسلمان ہوتا ہے اور غیر احمدی اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس سے اسلام کا غلبہ نہیں ہوتا۔ غلبہ کے تو یہ معنے ہیں کہ اسلام اتنا پھیل جائے کہ دوسرے تمام مذاہب دب جائیں۔ لیکن ابھی وہ بات پیدا نہیں ہوئی اور یہ نقص صرف اس لئے ہے کہ ہم سورۃ فاتحہ پورے اخلاص سے نہیں پڑھتے۔ اگر ہم سورۂ فاتحہ پورے اخلاص سے پڑھیں تو **یقیناً اللہ تعالیٰ اسلام کو ایسا غلبہ عطا کر دے گا کہ دوسرے ادیان اس کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت ہو جائیں گے اور جس طرح خدا تعالیٰ کی بادشاہت آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر بھی اس کی بادشاہت آ جائے گی۔** اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نشانات کے لحاظ سے ہمارے لئے زمین پر بھی خدا تعالیٰ کی بادشاہت ہے۔ مگر ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ ظاہری بادشاہت بھی خدا تعالیٰ کی ہو۔ اور ظاہری بادشاہت اسی وقت نظر آ سکتی ہے جب روس بھی مسلمان ہو جائے، امریکہ بھی مسلمان ہو جائے۔ برطانیہ بھی مسلمان ہو جائے۔ جرمنی بھی مسلمان ہو جائے۔ ہندوستان بھی مسلمان ہو جائے۔ اور اس طرح ظاہری اور باطنی دونوں بادشاہتیں مل کر کفر کو دنیا سے مٹا ڈالیں۔"

(خطبہ جمعہ 5ر دسمبر 1958ء از الفضل 11ر جنوری 1959ء)

تمام مذاہب اسلام سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں گے اور اسلام زیادہ شان اور عظمت کے ساتھ غالب آئے گا

"پس اب اسلام روز بروز بڑھتا چلا جائے گا اور کیا عیسائیت اور کیا یہودیت اور کیا ہندومت اور کیا بدھ مت سب اس سے ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں گے اور روحانی طور پر پھر اس کے نفوذ کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جائے گا اور پھر تمام ادیان پر یہ دین غالب آئے گا اور پہلے سے زیادہ شان اور زیادہ عظمت کے ساتھ غالب آئے گا۔ کیونکہ یہی وہ زمانہ ہے جس کی نسبت قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ. یعنی خدا نے محمد ﷺ کو اس لئے مبعوث کیا ہے تا اس کے لائے ہوئے دین کو تمام دنیا کے مذاہب پر غالب کرے اور دلائل و براہین کے رو سے اسلام کی برتری اور فوقیت تمام مذاہب پر ثابت کر دے۔"

(خطبہ جمعہ 28/نومبر 1941ء از الفضل 7/دسمبر 1941ء)

...... جماعت احمدیہ اور غلبۂ اسلام ......

خدا کے فضل سے وہ دن بھی آ جائے گا جب ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو گا

"یاد رکھو چندے تبھی بڑھیں گے۔ جب آدمیوں کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ اور آدمیوں کی تعداد تبھی زیادہ ہوگی۔ جب واقفین کی تعداد بڑھے۔ اور ان کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ لوگ سلسلہ میں داخل ہوں جب زیادہ سے زیادہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے تو وہ چندے بھی دیں گے اور اس طرح اسلام کی اشاعت کا کام بڑھتا چلا جائے گا۔ اور آخر خدا تعالیٰ کے **فضل سے وہ دن بھی آ جائے گا۔ جب ساری دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو گا۔**"

(خطبہ جمعہ 7/اکتوبر 1955ء از الفضل 20/نومبر 1955ء)

اللہ تعالیٰ اسلام کو دنیا میں کامل طور پر غالب کرے گا

اپریل 1958ء

"میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مجلس ہے اور بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں ان میں بڑھتا چلا جاتا

ہوں چلتے چلتے میں نے دیکھا کہ آگے قاضی ظہورالدین صاحب اکمل بیٹھے ہوئے ہیں اور میں ان کے پاس سے ہو کر گزر رہا ہوں میں نے اس کی یہ تشریح کی کہ الدّین سے مراد اسلام ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامَ پس اس لحاظ سے ظہورالدین اکمل کے معنی ہوں گے کہ ظہورالاسلام اکمل یعنی **خداتعالیٰ نے ارادہ کرلیا ہے کہ وہ اسلام کو دنیا میں کامل طور پر غالب کرے۔**

یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے۔"

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 586)

دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہوگا جہاں حضرت مسیح موعودؑ کا نام نہیں پہنچے گا

"سورۃ فاتحہ کی ابتداء اللہ تعالیٰ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے فرمائی ہے یعنی اس آیت کے بعد جو بطور کُنجی ہر سورۃ کے پہلے خداتعالیٰ نے نازل کی اور جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہے، تفصیلی آیات جو اس کے بعد شروع ہوتی ہیں ان میں سے پہلے آیت یہی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایسی بات بیان فرمائی ہے جو ہماری جماعت کے لئے اپنے اندر بہت بڑا سبق بھی رکھتی ہے اور ہمارے ایمانوں کی تازگی کا بھی موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کے منہ سے کہلاتا ہے کہ میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں کہ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ **اس میں پیشگوئی کی گئی تھی اور کی گئی ہے اور یہ ہمیشہ جاری رہے گی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آواز قرآن کریم کے ذریعہ اٹھائی گئی ہے، اس سے کوئی قوم، کوئی جماعت کوئی ملک محروم نہیں رہے گا۔** رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ کے معنی ہیں خداتعالیٰ تمام عالموں کا رب ہے اور جہاں عالموں سے مراد تمام مخلوق ہے، وہاں تمام انسانی قومیں بھی اس میں شامل ہیں۔ دنیا میں سوائے اسلام کے اور کوئی ایسا مذہب نہیں جس کی طرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہو کہ تمام اقوام عالم اسے قبول کرلیں گی............ اسلام نہ صرف یہ کہتا ہے کہ یہ تمام بنی آدم اور ساری دنیا کی طرف خدا کا پیغام ہے بلکہ پیشگوئی کرتا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ دنیا کے ہر گوشہ اور ہر ملک میں اس کو قبول کرنے والے پیدا ہوں گے۔

پس اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں نہ صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اذن دیا گیا ہے کہ ساری دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچاؤ بلکہ اس میں یہ پیشگوئی بھی کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ آپؐ کو کامیاب کرے گا اور اسلام کو ساری دنیا میں پھیلائے گا۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 25/دسمبر 1935ء از انوار العلوم جلد 14 صفحہ 91-95)

اگر ہندوستان سے احمدیت کو مٹا دیا جائے تب بھی مسیح موعود کی صداقت دنیا سے مٹ نہیں سکتی

"اگر ہندوستان سے احمدیت کو مٹا دیا جائے تب بھی یہ ایک حقیقت اور سچائی ہے کہ وہ صداقت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے اب دنیا سے مٹ نہیں سکتی اور خدا نے اس کے لئے ظاہری سامان بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ آج دنیا کے ہر خطّہ اور ہر علاقہ میں احمدی موجود ہیں۔ افغانستان میں بھی موجود ہیں ایران میں بھی موجود ہیں۔ عرب میں بھی موجود ہیں مصر میں بھی موجود ہیں۔ ایبے سینیا میں بھی موجود ہیں ایسٹ افریقہ میں بھی موجود ہیں۔ ویسٹ افریقہ میں بھی موجود ہیں انگلستان میں بھی ہیں۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں بھی موجود ہیں ارجنٹائن میں بھی موجود ہیں۔ انڈونیشیا میں بھی موجود ہیں۔ ملایا میں بھی موجود ہیں۔ سیلون میں بھی موجود ہیں۔ برما میں بھی موجود ہیں۔ چائنا میں بھی کچھ آدمی موجود ہیں اسی طرح ماریشس وغیرہ جزائر میں بھی موجود ہیں غرض دنیا کے ہر خطہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور آپ کے ماننے والے لوگ موجود ہیں۔ **یہ تو ہمارا کوئی دشمن بھی خیال نہیں کر سکتا کہ وہ ساری دنیا کو ایک دم فتح کر کے احمدیت کو تباہ کر سکتا ہے اگر دس ملکوں میں سے بھی احمدیت کو مٹا دے گا تو گیارھواں بارھواں اور تیرھواں ملک ایسا ہوگا جس میں احمدیت موجود ہو** گی اور سلسلہ کا لٹریچر موجود ہوگا اور وہ لوگ پھر نئے سرے سے احمدیت کو پھیلانے کے لئے ایک نئی جدوجہد کا آغاز کر سکیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 21/نومبر 1947ء از الفضل 9/دسمبر 1947ء)

احمدیت غالب آ کر رہے گی کیونکہ احمدیت کے غلبہ کے ساتھ اسلام کا غلبہ ہے

"حقیقت یہ ہے کہ دنیا نے ہر قسم کا زور لگا کر دیکھ لیا ہے لیکن **یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ احمدیت غالب آ کر رہے گی۔ کیونکہ احمدیت کے غلبہ کے ساتھ اسلام کا غلبہ ہے۔ میری زندگی کے ساتھ محمد (ﷺ) کی زندگی ہے اور خدا مجھے اس وقت تک نہیں مرنے دے گا جب تک محمدؐ کا نام دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جو** احمدیت پر ہاتھ اٹھائے گا وہ احمدیت پر ہاتھ نہیں اٹھائے گا بلکہ خدا پر ہاتھ اٹھائے گا۔"

(خطاب بر موقع افتتاح ربوہ 20/ستمبر 1948ء از الفضل 24/ستمبر 1948ء)

آئندہ دنیا کی زندگی اور ترقیات جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہیں

"برادران۔ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ وقت ہندوستان اور پاکستان کے لوگوں کے لئے بڑا نازک ہے۔ اور جماعت کے لئے خصوصاً نازک ہے۔ مگر ہم ایک ایسے خدا کے بندے ہیں اور اس پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔ جس کے ایک اشارے سے دنیائیں پیدا ہوتی اور مٹتی ہیں۔ اور قومیں ابھرتی اور گرتی ہیں۔ اور حکومتیں قائم ہوتی اور تباہ ہوتی ہیں۔ پس ہمارے حوصلے دوسرے لوگوں کے حوصلوں کی طرح نہیں ہونے چاہئیں۔ جن کا کام خدا نے کرنا ہے۔ انہیں ایسے حالات کی طرف نگاہ کرنا جائز ہی نہیں ہوسکتا۔ **آپ لوگ خدا کا ہتھیار ہیں۔ آپ لوگ خدا کی تدبیر ہیں۔ آپ لوگ وہ نیا بیج ہیں جو خدا تعالیٰ نے دنیا میں بکھیرا ہے۔** نہ خدا کا ہتھیار کُند ہوسکتا ہے۔ نہ خدا کی تدبیر ضائع ہوسکتی ہے۔ نہ خدا کے پھینکے ہوئے بیجوں کو اکھیڑا جاسکتا ہے۔ پس اپنی نظریں آسمان کی طرف رکھو۔ اور زمین کی طرف مت دیکھو۔ یہ نہ دیکھو کہ تمہارے دائیں بائیں کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھو کہ تمہارے سر پر کس کا سایہ ہے **محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اور فرشتوں کی فوجیں تمہارے پیچھے ہیں سچائی اور حق اور انصاف کو تم نے قائم کرنا ہے۔ نیکی اور تقوی کو تم نے پھیلانا ہے آئندہ دنیا کی زندگی اور اس کی ترقی تمہارے ساتھ وابستہ ہے۔ اور کائنات کی حرکت تمہارے اشاروں پر تیز یا سست ہونے والی ہے۔ پس اپنی ذمہ واریوں کو سمجھو۔ تبلیغ کو وسیع کرو۔ زیادہ سے زیادہ یک رنگی اور اتحاد پیدا کرو۔ اپنے مرکز کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرو** اور ایسا کبھی نہ ہونے دو کہ تمہیں قادیان آنے کی فرصت حاصل ہو اور تم اس سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

دنیا تم پر ہنس رہی ہے اس لئے کہ تم پارہ پارہ ہوچکے ہو۔ **لیکن خدا کے فرشتے آسمان پر تمہارے لئے ہنس رہے ہیں۔ اس لئے کہ تم فاتح کامیاب اور کامران ہو۔** اندھا جو کچھ بیان کرتا ہے۔ وہ قابل اعتبار نہیں۔ بینا جو کچھ دیکھتا ہے وہ صحیح ہے۔ پس خدا کی باتوں پر یقین رکھو۔ اور لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھرو۔ ہوگا وہی جو خدا چاہتا ہے۔ خواہ اس امر کے رستہ میں مشکلات کے پہاڑ ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ اور تم کو ایسے طریق پر کام کرنے کی توفیق دے کہ خدا کے فضلوں کی بارش تم پر ہو۔ اور ہمیشہ ہوتی رہے۔ آمین"

(پیغام امام بنام جماعت احمدیہ ہندوستان از الفضل 15/مارچ 1952ء)

مسیح موعودؑ کے ماننے والے بڑھنے شروع ہوں گے اور وہ تمام دنیا میں پھیل جائیں گے

"حقیقت یہ ہے کہ جب بھی دنیا میں سچائی آتی ہے تو وہ ہمیشہ ایک بیج کی طرح آتی ہے۔ جب میں نوجوانی

کو پہنچا تو اس وقت میں نے اپنا ایک اخبار "الفضل" نامی جاری کیا تھا بلکہ اس سے بھی پہلے جب میں صرف چودہ سال کی عمر کا تھا۔ تو میں نے ایک ماہوار رسالہ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے نکالا تھا۔ اور پہلا مضمون جو میں نے اس میں لکھا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ تم یہ نہ دیکھو کہ اس وقت کتنے احمدی ہیں۔ بلکہ تم قدرت کے کام کی طرف دیکھو...... جب میری عمر انیس سال کی تھی۔ تو احمدیوں کی تعداد صرف چند سو تھی۔ اس وقت میں نے کہا کہ اگرچہ اس وقت ہم صرف چند سو ہیں۔ لیکن ایک وقت آئے گا۔ جبکہ ہم ہزاروں پھر لاکھوں پھر کروڑوں کی تعداد میں ہو جائیں گے۔ اب تم اس زمانہ پر جس وقت میں نے یہ مضمون لکھا نظر ڈالو اور جماعت کی موجودہ حالت کو دیکھو تمہیں پتہ لگے گا۔ کہ ہماری جماعت نے کیسی حیرت انگیز ترقی کی ہے۔

ایک جلسہ سالانہ میں جبکہ قادیان میں احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آئے۔ ان کی تعداد صرف سات سو تھی۔ لیکن اب ہر سال جلسہ سالانہ پر پچاس ہزار لوگ صرف اس کے شاگرد اور خلیفہ کے پاس جمع ہوتے ہیں۔ یہ چیز ظاہر کرتی ہے۔ کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے۔ اس زمانہ میں ان سات سو میں کوئی ایک بھی غیر ملکی نہیں تھا۔ لیکن اب اس زمانہ میں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر افریقہ۔ امریکہ۔ یورپ اور کئی دوسرے ممالک کے لوگ موجود ہوتے ہیں......

بہرحال ایک دن میں حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کی کتاب (تذکرہ) پڑھ رہا تھا۔ کہ ایک جگہ مجھے آپؑ کی یہ تحریر نظر آئی۔ کہ **اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ میرے ماننے والے بڑھنے شروع ہوں گے۔ اور وہ تمام دنیا میں پھیل جائیں گے۔ اور وہ اس قدر ترقی کریں گے کہ دوسرے مذاہب یعنی عیسائیت ہندومت اور بدھ مت وغیرہ کے ماننے والے میری جماعت کے مقابلہ میں چھوٹے چھوٹے گروہ بن کر رہ جائیں گے۔**

پس یہ پچاس ساٹھ ہزار لوگ جو ہر سال میری زیارت اور میری باتیں سننے کے لئے مرکز میں آتے ہیں ان لوگوں کے مقابلہ میں جو آئندہ ہمارے مرکز میں باقی جماعت احمدیہ سے عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے آئیں گے کچھ بھی نہیں۔ "

(خطبہ جمعہ یکم جولائی 1955ء بمقام ہیگ ہالینڈ از الفضل 19/اگست 1955ء)

یہی نو دس سال کے بچے ایسے طاقتور پہاڑ بنیں گے کہ اگر دنیا ان سے ٹکرائے گی تو دنیا کا سر پاش پاش ہو جائے گا اور یہ احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا کر رہیں گے

"ابراہیمؑ کی نسل میں بھی ان کے ایک بیٹے سے بارہ امام بنے تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ سے بھی بارہ امام پیدا ہوئے۔ مگر کتنا افسوس ہے کہ بعض مخلص لوگ فوت ہوتے ہیں۔ تو ان کے بیٹے ہی خراب ہو جاتے ہیں۔ اور بعض کا پوتا خراب ہو جاتا ہے۔ مگر علیؓ کے اندر کیسا ابراہیمی ایمان تھا۔ اور ابراہیمؑ کے اندر کیسا ایمان تھا کہ بارہ نسلوں تک برابر ان میں یہ ذمہ داری کا احساس چلتا چلا گیا کہ ہم نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ اگر تمہارے بچے بھی یہ ارادہ کر لیں۔ تو پھر کوئی فکر نہیں...... **یہی نو دس سال کے بچے ایسے طاقتور پہاڑ بنیں گے کہ اگر دنیا ان سے ٹکرائے گی تو دنیا کا سر پاش پاش ہو جائے گا مگر یہ اپنے مقام سے نہیں ہٹیں گے اور احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا کے رہیں گے۔ لیکن یہ سارے کام دعاؤں سے ہو سکتے ہیں۔**"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26 ر دسمبر 1955ء از الفضل 10 ر فروری 1956ء)

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو باقی سب ادیان باطلہ پر علمی غلبہ حاصل ہوگا

"ہمارا یقین ہے کہ باوجود اس کے کہ دنیا کے سب مذاہب احمدیت کی مخالفت پر آمادہ ہیں اور دنیا کی سب طاقتیں اسلام کو مٹانے کے لئے کوشاں ہیں **لیکن پُرامن ذرائع سے اور معجزانہ حالات کے ماتحت سلسلہ احمدیہ دنیا میں پھیل جائے گا اور اس کے ذریعہ سے اسلام کو باقی سب ادیان پر علمی غلبہ حاصل ہوگا۔**"

(تحفہ لارڈ اُردن از انوار العلوم جلد 12 صفحہ 50-49)

علمی غلبہ اور وسعت

اوائل اگست 45ء

"ایک اور نظارہ **تمثیلی زبان میں دیکھا جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو وسعت بخشے گا اور علوم وفنون کا سَوتا اس کے ذریعہ پھاڑے گا۔**"

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 274)

……غلبۂ لوائے اسلام اور احمدیت……

دنیا میں آخری جھنڈا محمد رسول اللہ ﷺ کا گاڑا جائے گا

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ تین سو سال کے عرصہ میں ہماری جماعت ترقی کرتے کرتے ایک ایسے مقام پر پہنچ جائے گی کہ دنیا کے تمام مذاہب پر غالب آ جائے گی اور وہ اقوام جو احمدیت میں شامل نہیں ہوں گی وہ ایسی ہی بے حیثیت رہ جائیں گی جیسے اچھوت اقوام اس وقت بے دست و پا اور حقیر ہیں اگر ایٹم بم اور اسی قسم کی ایجادوں نے دنیا کو پندرہ بیس سال میں تباہ کر دینا ہے تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوسکتی اور اگر اس پیشگوئی نے پورا ہونا ہے تو سائنسدانوں کے تمام خیالات غلط ثابت ہوں گے اور خدا کوئی نہ کوئی ایسی صورت پیدا کر دے گا جس کے نتیجہ میں جس طرح ان کی امیدیں غلط ثابت ہوتی ہیں اسی طرح ان کے خطرے بھی غلط ثابت ہوں گے۔ دنیا نے ابھی قائم رہنا ہے اور دنیا میں پھر اسلام نے سر اٹھانا ہے۔ عیسائیت نے سر اٹھایا اور ایک لمبے عرصہ تک اس نے حکومت کی مگر اب عیسائیت کی حکومت اور اس کے غلبہ کا خاتمہ ہے وہ چاہتے ہیں کہ عیسائیت کے خاتمہ کے ساتھ ہی دنیا کا بھی خاتمہ ہو جائے تا وہ کہہ سکیں کہ دنیا پر جو آخری جھنڈا لہرایا وہ عیسائیت کا تھا مگر ہمارا خدا اس امر کو برداشت نہیں کرسکتا۔ ہمارا خدا یہ پسند نہیں کرتا کہ دنیا پر آخری جھنڈا عیسائیت کا لہرایا جائے۔ **دنیا میں آخری جھنڈا محمد رسول اللہ ﷺ کا گاڑا جائے گا اور یقیناً یہ دنیا تباہ نہیں ہوگی جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ساری دنیا پر اپنی پوری شان کے ساتھ نہیں لہرائے گا۔** انہوں نے اپنی کوششوں اور تدبیروں کے ساتھ موت کے ذریعہ کو معلوم کر لیا ہے۔ مگر اسلام کو قائم کرنے والا وہ خدا ہے جس کے ہاتھ میں موت بھی ہے اور حیات بھی ہے یہ موت کے ذریعہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا پر حاکم ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اصل حاکم وہ ہے جس کے قبضہ میں موت اور حیات دونوں ہیں اگر یہ ساری دنیا کو مار بھی دیں گے تب بھی وہ خدا جس کے قبضہ میں حیات ہے۔ اسی طرح اپنی مخلوق کو دوبارہ زندہ کر دے گا جس طرح آدمؑ کے ذریعہ اس نے نسل انسانی کو قائم کیا۔ **بہرحال دنیا پر قیامت کا دن نہیں آ سکتا جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ساری دنیا پر نہیں لہرایا جاتا۔**"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26؍دسمبر 1946ء از الفضل 27؍دسمبر 1946ء)

ساری دنیا پر احمدیت کا جھنڈا لہرائے گا

"ہماری موجودہ حالت وہی ہے جو آج سے تیرہ سو سال قبل مسلمانوں کی حالت اس فرانسیسی مصنف کو یا اس جیسے لوگوں کو نظر آتی تھی جس نے دیکھا تھا کہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے چند لوگ ایک کچے مکان میں بیٹھے دنیا کے فتح کرنے کی سرگوشیاں کر رہے تھے۔ آج بھی وہی سرگوشیاں ہو رہی ہیں مگر آج ہمیں کچا مکان بھی نصیب نہیں بلکہ ہم بڑ کے درخت کے نیچے یہ مشورے کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں کہ دنیا کو کس طرح فتح کیا جائے۔ مگر جس طرح ان سرگوشیوں کا خدا تعالیٰ نے عظیم الشان نتیجہ ظاہر کیا اسی طرح اب بھی کرے گا اور جس طرح اس وقت لوگ اس نتیجہ کا انکار کرتے تھے اسی طرح اب بھی کرتے ہیں مگر یاد رکھیں آج جو سرگوشیاں ہو رہی ہیں ان کا ایسا نتیجہ نکلے گا کہ **ساری دنیا پر احمدیت کا جھنڈا لہرائے گا۔** لیکن آج کے منظر کی تصویر اگر لے لی جائے اور اسے کوئی آج سے چھ سات سو سال بعد شائع کرے تو اس وقت کے لوگ انکار کریں گے کہ یہ ہمارے بڑوں کی حالت کی تصویر ہے۔ وہ کہیں گے ہم نہیں مان سکتے کہ وہ ایسے کمزور تھے۔ اس پر یقین کرنے کے لئے ایک تیز قوت واہمہ کی ضرورت ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ 6/اپریل 1928ء از خطبات محمود جلد 11 صفحہ 352)

...... غلبۂ اسلام بذریعہ قیام خلافت ......

اب وقت آ گیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ خدا کی سنت (قدرت ثانیہ) کے مطابق ترقی کرے

"سنت اللہ یہی ہے کہ ایک تو نبی کے وقت قدرت دکھائی جاتی ہے اور ایک اس کے بعد جس سے وہ سلسلہ جو قائم ہوتا ہے تمام دنیا میں پھیل جاتا ہے **پس اب وقت آ گیا ہے کہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ سنت کے مطابق ترقی کرے (انشاء اللہ)۔"**

(صادقوں کی روشنی از انوار العلوم جلد 1 صفحہ 135)

خلافت کی اہمیت کو نہ بھولو اور اسے پکڑے رہو پھر تمہیں کوئی نہیں مٹا سکتا

"یاد رکھو کہ ہمارا سلسلہ کوئی ایک دو دن کا نہیں بلکہ یہ ایک لمبی چیز ہے۔ ساری دنیا کی باگیں ایک دن ہمارے

ہاتھ میں آئی ہیں اس لئے ہمارے مدنظر ہر وقت یہ بات ہونی چاہئے کہ ہمارا مقصود ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ ہمیں آدمیوں کا خیال نہیں کرنا چاہئے کہ ان میں سے کوئی زندہ رہتا ہے یا مرتا ہے...... ہمارا سلسلہ انسانوں کا نہیں کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ کسی شخص کی وفات کے بعد یہ ختم ہو جائے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مخالف خیال کیا کرتے تھے کہ آپ کی زندگی کے ساتھ ہی یہ سلسلہ بھی ختم ہو جائے گا۔ لیکن پھر حضرت خلیفہ اوّل کے زمانہ میں یہ کہا جانے لگا کہ مرزا صاحب تو جاہل تھے سارا کام مولوی صاحب ہی کرتے تھے ان کی آنکھیں بند ہونے کی دیر ہے تو بس یہ سلسلہ ختم۔ پھر ان کی آنکھیں بند ہوئیں اور لوگوں نے خیال کیا کہ اصل کام انگریزی خوان لوگ کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی نکال کر باہر کیا اور جماعت کی باگ ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دے دی جس کے متعلق پیغامی کہتے تھے کہ ہم خلافت کے دشمن نہیں ہیں بلکہ ہماری مخالفت کی بناء یہ ہے کہ اگر جماعت کی باگ ایک بچے کے ہاتھ میں آ گئی تو سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ مگر دیکھو کہ اس بچے کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کی گاڑی ایسی چلائی کہ وہ ترقی کر کے کہیں سے کہیں جا پہنچی اور اب اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہے کہ ان لوگوں کے وقت میں جتنے لوگ جلسہ سالانہ پر شامل ہوتے تھے اس سے بہت زیادہ آج میرے جمعہ میں ہیں۔ سوائے افغانستان کے باقی تمام بیرونی ممالک کی جماعتیں میرے ہی زمانہ میں قائم ہوئی ہیں اور یہ ساری باتیں بتاتی ہیں کہ یہ سلسلہ خدا کے ہاتھوں میں ہے اس لئے دشمن کی باتوں سے نہ گھبراؤ۔ وہ کسی کو مار بھی دیں تو بھی یہ سلسلہ ترقی کرے گا۔ **تمہیں چاہئے کہ تم اپنے اصول کو قائم رکھو' حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنے ایمان کو قائم رکھو اور آپ کی آمد کے مقصد کو یاد رکھو' خلافت کی اہمیت کو نہ بھولو اور اسے پکڑے رہو پھر تمہیں کوئی نہیں مٹا سکتا۔**"

(خطبہ جمعہ 4/جنوری 1935ء از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 13-14)

قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ' رابعہ' خامسہ' سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ دنیا کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا

"اور جب یہ اس کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ تو یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ کہ میری موت کا وقت آ جائے۔ اور دنیا یہ کہے۔ کہ مجھے اپنے کام میں کامیابی نہیں ہوئی۔ میری وفات خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اس دن ہوگی۔ جس دن میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو ختم کر لوں گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی۔ جن میں میرے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کے غلبہ کی خبر دی گئی ہے۔ اور وہ شخص بالکل عدم علم اور

جہالت کا شکار ہے جو ڈرتا ہے کہ میرے مرنے سے کیا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ میں تو جاتا ہوں۔ لیکن خدا تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدر ثانیہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی۔ اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا۔ اس وقت تک **قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدر ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی۔ اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی۔ اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی۔ اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔ اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔ جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا۔** رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ دین جب خطرہ میں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ والسلام ان میں ایک فرد تھے۔ اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔ پس ہمارا مقابلہ کرنے والا ہمارا مقابلہ نہیں کرتا خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 8 رمئی 1950ء از الفضل لاہور 22 ستمبر 1950ء)

تمہارے اندر خلافت دائمی طور پر رہے گی اور وہ عیسائیت کی خلافت سے بھی لمبی چلے گی

"اب یہ لوگ سلسلہ احمدیہ کو ہی تباہ کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ **مگر سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جسے کوئی تباہ نہیں کرسکتا۔** یہ سلسلہ ایک چٹان ہے جو اس پر گرے گا وہ پاش پاش ہوجائے گا۔ اور جو اس کو مٹانا چاہے گا۔ وہ خود مٹ جائے گا اور کوئی شخص بھی خواہ اس کی پشت پناہ احراری ہوں یا پیغامی ہوں۔ اس کو نقصان پہنچانے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ اس کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرنے والے ذلیل اور خوار ہوں گے اور قیامت تک ذلّت اور رسوائی میں مبتلا رہیں گے۔ اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عزّت اور رفعت دیتا چلا جائے گا۔ اور تمام دنیا میں آپ کا نام رسول کریم ﷺ کے نام کے ساتھ پھیلتا چلا جائے گا اور جب آپ کے ذریعہ ہی اسلام بڑھے گا۔ تو لازمی طور پر جو لوگ آپ کے ذریعہ اسلام قبول کریں گے۔ اور

محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائیں گے۔ وہ آپ پر بھی ایمان لائیں گے۔ **لیکن اس سلسلہ کی تباہی کا ارادہ کرنے والے ابھی زندہ ہی ہوں گے کہ ان کی عزتیں ان کی آنکھوں کے سامنے خاک میں مل جائیں گی۔** اور پیغامیوں نے جوان سے مدد کا وعدہ کیا ہے وہ وعدہ بھی خاک میں مل جائے گا.......... اگر تمہارے اطفال اور خدام ٹھیک ہو جائیں اور پھر تم بھی دعائیں کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلو۔ تو پھر تمہارے لئے عرش سے نیچے کوئی جگہ نہیں اور جو عرش پر چلا جائے وہ بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ دنیا حملہ کرنے کی کوشش کرے۔ تو وہ زیادہ سے زیادہ سودو سوفٹ پر حملہ کرسکتی ہے۔ پس اگر تم اپنی اصلاح کرلو گے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو گے۔ تو تمہارا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جائے گا۔ **اور اگر تم حقیقی انصار اللہ بن جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلو تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی اور وہ عیسائیت کی خلافت سے بھی لمبی چلے گی۔** عیسائیوں کی تعداد تو تمام کوششوں کے بعد مسلمانوں سے قریباً دگنی ہوئی ہے۔ مگر تمہارے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تعداد کو اتنا بڑھا دے گا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ دوسرے تمام مذاہب ہندوازم۔ بدھ مت۔ عیسائیت اور شنٹوازم وغیرہ کے پیرو تمہارے مقابلہ میں بالکل ادنیٰ اقوام کی طرح رہ جائیں گے۔ یعنی ان کی تعداد تمہارے مقابلہ میں ویسی ہی بے حقیقت ہوگی۔ جیسے آجکل ادنیٰ اقوام کی دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں ہے۔ **وہ دن جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ یقیناً آئے گا۔ لیکن جب آئے گا۔ تو اس ذریعہ سے آئے گا کہ خلافت کو قائم رکھا جائے۔**"

(افتتاحی خطاب اجتماع انصار اللہ 26/ اکتوبر 1956ء از الفضل 24‘ 21 مارچ 1957ء)

سلسلہ احمدیہ میں خلافت لمبے عرصہ تک چلے گی

"ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جیسے موسیٰؑ کے بعد ان کی خلافت عارضی رہی۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی خلافت کسی نہ کسی شکل میں ہزاروں سال تک قائم رہی۔ اسی طرح گو رسول کریم ﷺ کے بعد خلافت محمدیہ تواتر کے رنگ میں عارضی رہی۔ لیکن مسیح محمدیؐ کی خلافت مسیح موسوی کی طرح ایک غیر معین عرصہ تک چلتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ پر بار بار زور دیا ہے کہ مسیح محمدیؐ کو مسیح موسوی کے ساتھ ان تمام امور میں مشابہت حاصل ہے۔ جو امور کہ تکمیل اور خوبی پر دلالت کرتے ہیں سوائے ان امور کے کہ جن سے بعض ابتلا ملے ہوتے ہیں۔ ان میں علاقہ محمدیت علاقہ موسویت پر غالب آ جاتا ہے اور نیک تبدیلی پیدا کر دیتا ہے

جیسا کہ مسیح اوّل صلیب پر لٹکایا گیا۔ لیکن مسیح ثانی صلیب پر نہیں لٹکایا گیا کیونکہ مسیح اوّل کے پیچھے موسوی طاقت تھی اور مسیح ثانی کے پیچھے محمدؐی طاقت تھی۔ خلافت چونکہ ایک انعام ہے ابتلاء نہیں اس لئے اس سے بہتر چیز تو احمدیت میں آ سکتی ہے جو کہ مسیح اوّل کو ملی لیکن وہ ان نعمتوں سے محروم نہیں رہ سکتی جو کہ مسیح اوّل کی امت کو ملیں۔ کیونکہ مسیح اوّل کی پشت پر موسوی برکات تھیں اور مسیح ثانی کی پشت پر محمدؐی برکات ہیں۔

پس جہاں میرے نزدیک یہ بحث نہ صرف یہ کہ بیکار ہے بلکہ خطرناک ہے کہ ہم خلافت کے عرصہ کے متعلق بحثیں شروع کر دیں۔ وہاں یہ امر ظاہر ہے کہ **سلسلہ احمدیہ میں خلافت ایک بہت لمبے عرصہ تک چلے گی۔** جس کا قیاس بھی اس وقت نہیں کیا جا سکتا اور اگر خدانخواستہ بیچ میں کوئی وقفہ پڑے بھی تو وہ حقیقی وقفہ نہیں ہوگا بلکہ ایسا ہی وقفہ ہوگا جیسے دریا بعض دفعہ زمین کے نیچے گھس جاتے ہیں اور پھر باہر نکل آتے ہیں کیونکہ جو کچھ اسلام کے قرونِ اولیٰ میں ہوا۔ وہ ان حالات سے مخصوص تھا وہ ہر زمانہ کے لئے قاعدہ نہیں تھا۔"

(الفضل 3/ اپریل 1952ء)

خلافت کے بابرکت نظام سے انشاءاللہ وہ دن جلد آ جائے گا
جب مسیح محمدؐی کے ذریعہ عیسائیت کو شکست فاش ہوگی

"اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایک لمبے عرصہ تک خلافت کے بابرکت نظام کو قائم رکھنے کی توفیق دے۔ تو انشاءاللہ وہ دن جلد آ جائے گا۔ جب مسیح محمدؐی کے ذریعہ عیسائیت کو شکست فاش ہوگی۔ اور اسے بھاگنے کو کوئی راستہ نہ ملے گا۔ اور ساری دنیا میں اسلام غلبہ حاصل کر لے گا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ سب اپنے عہد پر قائم رہیں۔ دعاؤں پر زور دیں۔ اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کریں۔ اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی ایسا ہی کرنے کی تلقین کرتے رہیں......

میرا خدا اگر 53ء میں مدد کے لئے دوڑ کر آ سکتا تھا تو یقیناً آج بھی آ سکتا ہے۔ ہاں شرط یہ ہے کہ جماعت اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔ **اگر تم اپنے عہد پر قائم رہو گے تو پھر بہت جلد اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ خلافت کے خلاف فتنہ کھڑا کرنے والوں کو اور ان کی مدد کرنے والوں کو ذلیل و رسوا** کرتا ہے۔ پس اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے قلوب میں خدا کی محبت پیدا کرو۔ پھر وہ بھی تمہارے ساتھ محبت کرنے لگے گا۔ اور جب وہ تمہارے ساتھ محبت کرے گا۔ تو پھر یقیناً وہ آپ تمہاری حفاظت بھی کرے گا۔ دشمن

ابھی گھر سے بھی نہ نکلے گا۔ کہ خدا عرش پر سے تمہاری مدد کے لئے اتر آئے گا۔ تمہاری طرف اگر کوئی ترچھی نظر سے بھی دیکھے گا۔ تو خدا کے فرشتے اتر کر تمہاری حفاظت کریں گے۔ (انشاء اللہ)...... جب بھی کوئی شخص احمدیت کو کچلنے کے لئے آگے آئے گا۔ میرا خدا دوڑتا ہوا آ جائے گا۔ اور جو شخص احمدیت کو مٹانے کے لئے نیزہ مارنے کی کوشش کرے گا۔ میرا خدا اپنی چھاتی اس کے سامنے کر دے گا۔ اور تم یہ جانتے ہی ہو۔ کہ میرے خدا کو نیزہ نہیں لگتا۔ جو شخص میرے خدا کے سینہ میں نیزہ مارنے کی کوشش کرے گا۔ وہ نیزہ الٹ کر خود اس کے اپنے سینہ میں جا لگے گا۔ اور جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان کی وجہ سے محفوظ رہتی چلی جائے گی۔

............اور یاد رکھو کہ کوئی شخص اپنے محبوب کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کے محبوب ہو جاؤ گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ بلکہ ابھی دشمن اپنے گھر سے نہیں نکلا ہوگا کہ تم دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ عرش سے بھی نیچے اتر آیا ہے اور وہ خود تمہارے گھروں کا پہرہ دے گا۔ دیکھو رسول کریم ﷺ نے ہجرت کی۔ بعض دشمن منصوبہ کر کے ننگی تلواریں لئے کھڑے تھے۔ مگر آپ سامنے سے نکل گئے۔ بعد میں لوگوں نے ان سے کہا کہ تم بڑے بہادر بنے پھرتے ہو۔ مگر تمہارے سامنے سے محمد رسول اللہ (ﷺ) گزر گئے اور تم سے کچھ نہ ہو سکا۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم وہ ہمیں نظر ہی نہیں آیا۔ پس اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا تو دشمن تمہارے گھر پر آئے گا تو تم ان کو نظر نہیں آؤ گے............ تو جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق رہے گا۔ خدا تعالیٰ کا تعلق بھی ہمارے ساتھ رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی غیرت ہمارے لئے دکھاتا رہے گا۔ اور کسی کی مجال نہیں ہوگی کہ ہماری طرف ترچھی آنکھوں سے دیکھے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فرشتے فوراً آگے بڑھیں گے اور ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہو جائیں گے **اور وہ مدد ہمیں حاصل ہوگی جس کو دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ بھی ترستے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور تمہاری مدد کرے۔"**

(خطاب برموقع اجتماع انصار اللہ 27/اکتوبر 1956ء از الفضل 31/اکتوبر 1956ء۔ از الفضل 27/مارچ 1957ء)

میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا

"اس سال کے شروع میں 5 اور 6/جنوری کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام کے ذریعہ بتا دیا کہ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا تھا اور میرے ذریعہ ہی دور دراز ملکوں میں خدائے واحد کی آواز پہنچے گی میرے ذریعہ ہی شرک کو مٹایا جائے گا اور میرے ذریعہ ہی محمد رسول اللہ ﷺ

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ خصوصاً مغربی ممالک جہاں توحید کا نام مٹ چکا ہے وہاں میرے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ توحید کو بلند کرے گا اور شرک اور کفر کو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا جائے گا تب جب کہ خدا نے مجھے یہ خبر دے دی میں نے اس کا دنیا میں اعلان کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آج میں اس جلسہ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں 13 ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی...... جہاں آج خدائے واحد کا نام بھی نہیں لیا جاتا وہاں تھوڑے دنوں تک ہی تم دیکھو گے کہ ان علاقوں کے کونے کونے سے یہ آواز اٹھتی سنائی دے گی کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ...... قوموں نے ہماری مخالفت کی، ملکوں نے ہماری مخالفت کی، حکومتوں نے ہماری مخالفت کی۔ مگر خدا نے ہمارا ساتھ دیا اور جس کے ساتھ خدا ہوا سے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ بادشاہتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ پس اے اہل لاہور میں تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا ہوں میں تمہیں اس ازلی ابدی خدا کی طرف بلاتا ہوں جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ تم مت سمجھو کہ اس وقت میں بول رہا ہوں۔ اس وقت میں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے میرے سامنے دین اسلام کے خلاف جو شخص بھی اپنی آواز بلند کرے گا اس کی آواز کو دبا دیا جائے گا۔ جو شخص میرے مقابلہ میں کھڑا ہوگا وہ ذلیل کیا جائے گا وہ رسوا کیا جائے گا وہ تباہ اور برباد کیا جائے گا۔ مگر خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشّان بنیاد قائم کر دے گا۔ میں ایک انسان ہوں میں آج بھی مر سکتا ہوں اور کل بھی مر سکتا ہوں لیکن یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ میں اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اے محمود میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے متبع ہوں گے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے یہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بے شک دو دن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہوسکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہوگیا اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب

آ گئے تو بے شک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا لیکن اگر یہ خبر سچی نکلی تو تم خود سوچ لو تمہارا کیا انجام ہو گا کہ تم نے خدا کی آواز میری زبان سے سنی اور پھر بھی اسے قبول نہ کیا۔"

(تقریر بر موقع جلسہ یوم مصلح موعود 12/ مارچ 1944ء از الفضل 18/ فروری 1958ء)

۞ ...... متبعین کا غلبہ ...... ۞

خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے اتباع کو دنیا کے چاروں کناروں پر غلبہ حاصل ہوگا

"میرے لئے یہ بس ہے کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہے میرے مخالفین کے ناپاک حملوں نے نہ پہلے میرا کچھ بگاڑا اور نہ اب بگاڑ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مرضی پوری ہوئی اور ہو گی اور اسی کے **فضل** سے **دنیا کے چاروں کناروں پر مجھے اور میرے اتباع کو غلبہ حاصل ہوگا** اور وہ لوگ جو دشمنی کی آگ میں جل رہے یا منافقانہ طور پر میرے ساتھ ہو کر پھر ان دشمنوں کے ساتھ شامل ہیں آہستہ آہستہ ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھیں گے۔ ذلّت ان کے استقبال کے لئے ہاتھ بڑھائے کھڑی ہے اور رسوائی ان کو بغل گیر کرنے کے لئے ہاتھ پھیلائے کھڑی ہے ابھی کچھ ہی دن ہوئے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ تمثیلی طور پر تشریف فرما ہوئے اور آپ نے مجھے فرمایا ہم تیری مشکلات کو دیکھتے ہیں اور ان کو دور کر سکتے ہیں لیکن ایک دو (یا دو تین کہا) سال تک صبر کی آزمائش کرتے ہیں محمد ﷺ کی روح میری مدد کے لئے جوش مار رہی ہے۔"

(پیغام صلح کے چند الزامات کی تردید از انوار العلوم جلد 3 صفحہ 398)

اللہ کے مسیح کو ماننے والے غالب آئیں گے

"پس ہمارے لئے گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں۔ ایک چیز ہے جو مقدر ہے۔ اور ان مقدرات سے ہے جن میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ فرمایا لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ جس طرح ماں کے پیٹ کے بچہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ انسان بنے خواہ چھوٹا یا بڑا بہر حال وہ انسانیت کے رستے پر چلے گا۔ اگر وہ ضائع بھی ہو جائے تب بھی انسانیت کے رستہ پر ہی ہوگا۔ اس کے لئے ایک رستہ مقرر ہے جس میں کوئی ردّ و بدل نہیں ہو سکتا۔ **اسی طرح ہمارے لئے مقدر ہے کہ بہر حال اللہ تعالیٰ کے مسیح کے ماننے والے غالب آئیں گے۔**..... **پس حقیقت میں ہماری لڑائی غیر سے نہیں بلکہ آپس میں مقابلہ ہے۔** یہ سوال نہیں کہ ثناء اللہ جیتے گا یا احمدی بلکہ یہ ہے کہ گجرات کی

جماعت زیادہ حصہ حاصل کرے گی یا سیالکوٹ کی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے فتح مقدر کر دی ہے۔ لیکن اس میں سے حصہ پانے کا معاملہ ہم پر چھوڑ دیا ہے کہ یہ باہم طے کر لو۔"

(خطبہ جمعہ 14/ اپریل 1933ء از خطبات جلد 14 صفحہ 94)

میرے ماننے والے ہمیشہ میرے نہ ماننے والوں پر غالب رہیں گے

"**میں اسی خدا کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا اور گو میں مرجاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا کہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا اور ہر شخص جو میرے مقابلہ میں کھڑا ہو گا وہ خدا کے فضل سے ناکام رہے گا** دنیا میں جھوٹ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو دنیا نے آپ پر اعتراضات کئے اور کہا کہ یہ جھوٹا ہے۔ فریبی ہے۔ مکّار ہے۔ ضالّ ہے۔ دجالّ ہے اور اس نے کوشش کی کہ آپ کے نام کو مٹا دے مگر آج ستّر اسّی سال کے بعد اس نے دیکھ لیا کہ جس کے نام کو مٹانے کے لئے اس نے اپنی انتہائی کوششیں صرف کر دی تھیں اس کا نام اکناف عالم میں پھیل گیا اور ہر دن جو چڑھتا ہے وہ آپ کے نام کو اور زیادہ روشن کر دیتا ہے۔ اسی طرح میں کہتا ہوں میں بھی ایک انسان ہوں مگر بعض انسان ایسے مقام پر کھڑے کر دیئے جاتے ہیں کہ گو ان کی لیڈری کی عمر تھوڑی ہو۔ گو ان کی جسمانی زندگی چند سال کی ہو مگر ان کے نام کی زندگی ہزاروں سال کی ہوتی ہے اور دنیا کے لوگ اگر کوشش کرتے کرتے مر بھی جائیں تب بھی وہ ان کے نام کو مٹا نہیں سکتے۔ اس کی مثالیں ہمیں روحانی پیشواؤں میں بھی دکھائی دیتی ہیں اور دنیوی بادشاہوں میں بھی نظر آتی ہیں۔ سکندر جس کے ذکر سے آج تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں بیس سال کی عمر میں بادشاہ ہوا تھا اور بتیس سال کی عمر میں مر گیا۔ گویا صرف بارہ سال اسے بادشاہت کے لئے ملے مگر تئیس سو سال گزر گئے ہیں اور آج بھی ساری دنیا سکندر کو جانتی اور بچہ بچہ کی زبان پر اس کا نام آتا ہے اسی طرح خدا نے مجھے اس مقام پر کھڑا کیا ہے کہ خواہ مخالف مجھے کتنی بھی گالیاں دیں مجھے کتنا بھی برا سمجھیں **بہر حال دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت کے بھی اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام اسلام کی تاریخ کے صفحات سے مٹا سکے۔ آج نہیں۔ آج سے چالیس پچاس بلکہ سو سال کے بعد تاریخ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ میں نے جو کچھ کہا تھا یہ صحیح کہا تھا یا غلط۔ میں بے شک اس وقت موجود نہیں ہوں گا مگر جب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائے گی تو مسلمان مؤرّخ اس بات پر**

مجبور ہوگا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے۔ اگر وہ میرے نام کو اس تاریخ میں سے کاٹ ڈالے گا تو احمدیت کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ کٹ جائے گا۔ ایک بہت بڑا خلاء واقع ہو جائے گا جس کو پُر کرنے والا اسے کوئی نہیں ملے گا۔ پس مجھے ان کے اعتراضات کی کوئی پرواہ نہیں اور نہ گالیوں اور بدزبانیوں سے میں ڈرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دشمن کہا کرتے تھے کہ تم کابل چلو تو تمہیں پتہ لگے کہ تم سے کیا سلوک ہوتا ہے۔ مگر ان باتوں سے کیا بن گیا اگر بندوں پر ہی میری نگاہ ہوتی تو بے شک مجھے گھبراہٹ ہو سکتی تھی۔ مگر جس نے خدا تعالیٰ کے جلال اور جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو اور جس نے اس کے سینکڑوں نشانات کا مشاہدہ کیا ہو وہ دنیا پر نگاہ ہی کب رکھ سکتا ہے مجھے تو میرے خدا نے اس وقت جبکہ خلافت کا سوال تک بھی نہیں تھا اور جبکہ میں قریباً پندرہ سولہ سال کا تھا الہام کے ذریعہ یہ بتا دیا تھا کہ

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

یعنی "وہ لوگ جو تیرے متبع ہیں وہ تیرے نہ ماننے والوں پر قیامت تک غالب رہیں گے"

پس یہ صرف آج کی بات نہیں بلکہ جو شخص بھی میری بیعت کا سچا اقرار کرے گا وہ خدا کے فضل سے قیامت تک میرے نہ ماننے والوں پر غالب رہے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی اور ہوتی رہے گی۔ زمانہ بدل جائے گا۔ حالات بدل جائیں گے۔ حکومتیں بدل جائیں گی اور میں بھی اپنے وقت پر وفات پا کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو جاؤں گا۔ مگر خدا تعالیٰ کی یہ بتلائی ہوئی بات کبھی نہیں بدلے گی کہ میرے ماننے والے ہمیشہ میرے نہ ماننے والوں پر غالب رہیں گے۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ 28؍دسمبر 1961ء از الفضل 3؍جنوری 1962ء)

......توکّل علی اللہ اور غلبۂ اسلام......

اگر تم توکّل پر قائم رہو اور اپنی نسلوں کو بھی اس پر قائم رکھو گے تو ہمیشہ دوسروں پر غالب رہو گے

"توکّل کا مفہوم یہ ہے کہ خدا نے تمہیں جو طاقتیں عطا کی ہیں ایک دنیادار سے بڑھ کر انہیں کام میں لاؤ اور پھر ایک صوفی سے بڑھ کر خدا پر بھروسہ رکھو کہ جو کمی ہوگی اسے خدا خود پورا کر دے گا۔ اگر تم اس توکّل پر قائم رہو۔ اور اپنی نسلوں کو اس پر قائم کرتے چلے جاؤ تو قیامت تک کوئی تم پر غالب نہیں آ سکے گا۔ اور تم ہی ہمیشہ دوسروں پر غالب رہو گے۔"

(اختتامی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 21؍نومبر 1955ء از الفضل 22؍نومبر 1955ء)

......اصلاح نفس اور غلبۂ اسلام......

صالحین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دے گا

"اس وقت بھی دنیا میں عظیم الشان تغیرات پیدا ہو رہے ہیں اور تغیرات یقیناً احمدیت کے لئے مفید ہیں۔ آج ہماری جماعت میں سے **جن لوگوں کو خدا تعالیٰ یہ توفیق دے گا وہ سچے طور پر اپنی اصلاح کر کے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کر دیں اور اپنے آپ کو ایک تیز تلوار بنا کر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دے دیں۔ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ایک ایسا انقلاب پیدا کر دے گا۔ جسے دیکھ کر اگلے لوگ حیران رہ جائیں گے** اور خواہ کتنی عظیم الشان روکیں درمیان میں حائل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دور کر کے اسلام کو کمال تک پہنچائے گا اور ہمیشہ آسمان سے ان کے لئے برکتیں نازل ہوں گی۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1940ء صفحہ 129)

اگر ہم اپنا فرض ادا کریں گے تو دنیا کی نجات کا ذریعہ بن جائیں گے

" آپ لوگوں کو یہ بات خوب اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے۔ کہ ہم ایک ایسے مقام پر کھڑے ہیں کہ گو دنیا کو ہم اہم نظر نہیں آتے۔ مگر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہماری بہت بڑی اہمیت ہے۔ **اور دنیا کی آئندہ تبدیلی ہمارے ساتھ وابستہ ہے آئندہ انقلاب ہمارے ذریعہ ہونے والا ہے۔** اس لئے بہت زیادہ فکر اور اندیشہ سے دعاؤں میں، نمازوں میں، اذکار میں خدا تعالیٰ سے تقویٰ اور صلاحیت حاصل کرنیکی کوشش کرنی چاہئے۔ اور اپنے اندر خود بھی تقویٰ قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ جو منہ سے مانگتا ہے مگر اس کے لئے عملی طور پر کوشش نہیں کرتا وہ جھوٹا اور فریبی سمجھا جاتا ہے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ زمانہ دنیا کے لئے نہایت خطرناک زمانہ آ رہا ہے ان خطرات کے مقابلہ میں اگر کوئی جماعت دنیا کے لئے مفید نتیجہ پیدا کر سکتی ہے تو وہ احمدی جماعت ہی ہے۔ کیونکہ دوسری تمام کی تمام جماعتیں ایسی ہیں۔ کہ ان کے مدنظر ذاتی اغراض اور نفسانی فوائد ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ کی ہر ایک قربانی و ایثار، ہر ایک سعی اور جدوجہد خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنا ہے ایسے وقت میں اگر ہم اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کریں گے۔ تو یہ دنیا کی تباہی کا باعث ہوگا اور اس کا وبال ہم

پر بھی پڑے گا۔ لیکن اگر ہم اپنا فرض عمدگی کے ساتھ ادا کریں گے اور جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اسے سرانجام دینے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں گے۔ تو دنیا کی نجات کا ذریعہ بن جائیں گے اور خدا تعالیٰ سے غیر محدود اجر اور ثواب حاصل کریں گے۔ پس خوب یاد رکھیں۔ اس وقت ہم ایسے مقام پر کھڑے ہیں کہ اگر ہم نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں سستی اور کوتاہی سے کام لیا تو ہم روئے زمین کی بدترین مخلوق بن جائیں گے اور اگر ہم نے اچھی طرح اپنے فرائض ادا کئے۔ تو خدا تعالیٰ کی بہترین مخلوق بن سکتے ہیں۔"

(خطاب بر موقع مجلس شوریٰ 21/اپریل 1946ء از الفضل 23/اپریل 1946ء)

اپنی اصلاح کرو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد تمہیں حاصل ہو جائے گی

"اس وقت تم مظلوم ہو۔ اور دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ ہمیشہ مظلومیت ہی جیتا کرتی ہے پس مظلومیت سے مت گھبراؤ۔ بلکہ اسے ظاہر کرو۔ انسان کی فطرت اللہ تعالیٰ نے نیک بنائی ہے۔ اگر تم اپنی مظلومیت کو لوگوں پر ظاہر کرو گے۔ تو خود ظلم کرنے والوں کے بھائی بند ان کو ملامت کرنے لگ جائیں گے۔ پس ظلم ہونے دو۔ اگر تمہارے پاس اس ظلم کا ازالہ کرنے کی طاقت نہیں۔ تو نہ سہی۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کر لو۔ پس اپنی مظلومیت کو ظاہر کرو۔ جو اعتراض کرے اس کا جواب دے کر اس کی غلط فہمی کو دور کرو۔ مرکز کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ رکھو۔ اپنی اصلاح کرو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو۔ خدمت خلق میں حصہ لو۔ اور اتنا نمایاں حصہ لو کہ دنیا اپنے لئے تمہیں ایک مفید اور نافع الناس وجود تسلیم کر لے اور ساتھ ہی ساتھ دعاؤں پر زور دو۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہاری کوتاہیوں اور کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو استعدادیں عطا فرمائی ہیں اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھتے ہوئے انہیں عقل اور فہم و فراست کے ساتھ استعمال کرو گے۔ تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کی مدد تمہیں حاصل ہو جائے گی اور جب اس کی مدد اور تائید تمہیں حاصل ہو۔ تو پھر دنیا تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔"

(خطاب بر موقع مجلس شوریٰ 18/اپریل 1954ء از الفضل 27/اپریل 1954ء)

اگر تم اپنی اصلاح کر لو تو قلیل عرصہ میں تم دنیا میں پھیل جاؤ گے

"میں اپنے دوستوں کو نصیحت کروں گا کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں تا کہ ہماری ترقی سرعت سے ہو۔

اور دشمن جو آج ہم پر ہنستا ہے۔ اس وقت ہم اس پر ہنسیں گے تو نہیں۔ البتہ ان کو معلوم کرا دیں گے کہ وہ جس پودے کو کچلنا چاہتے تھے۔ وہ بڑھ گیا اور باقی سب درخت خشک ہو گئے اور ان کی سب عمارتیں منہدم ہو گئیں۔ یہ بڑی بات نہیں۔ **اگر تم اپنی اصلاح کر لو تو قلیل عرصہ میں تم دنیا میں پھیل جاؤ گے** اور دشمن جو تم پر حملہ کرنے آتا ہے۔ اس کو اپنے بچاؤ کی فکر ہو گی۔ اور یہ مردے کی طرح ہوں گے اور ان کو موقعہ نہ ہوگا کہ تم پر ہنسیں۔"

(خطبہ جمعہ 25/ مارچ 1921ء از خطبات محمود جلد 7 صفحہ 44)

وقت آ گیا ہے کہ تمہیں ترقیات ملیں مگر ضرورت ہے کہ آپ لوگ اپنی اصلاح کریں

" قلیل عرصہ میں آپ دنیا پر غالب آ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً کتنے ہی چھوٹے چھوٹے گروہ ہوتے ہیں مگر بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے اگر مجھے چالیس کامل مومن مل جائیں تو میں دنیا پر غالب آ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج اس نے لاکھوں ایسے اشخاص پیدا کر دیئے ہیں جو آپ کی نہیں بلکہ آپ کے خدام کی آواز پر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پس صحیح طریق پر اپنی کوششوں سے کام لو اور یقین رکھو کہ دنیا کی بادشاہتیں بھی تمہارے ارادوں میں روک نہیں بن سکیں گی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا چاہئے ......

پس محنت سے کام کرو، اپنی ہمتوں کو بلند کرو۔ اور یقین رکھو کہ اب دنیا کی نجات تم سے وابستہ ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ تمہیں فاقے آتے ہیں، یہ مت خیال کرو کہ تم غریب ہو، بلکہ یاد رکھو کہ آئندہ بادشاہ بھی تمہارے ذریعہ نجات پانے والے ہیں۔ پس ہوشیاری سے کام لو اور اس یقین اور توکّل کے ماتحت کام کرو کہ دنیا کی نجات آپ لوگوں سے وابستہ ہے۔ اگر آپ لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے خود اتر کر لوگوں کے دلوں میں تمہاری محبت پیدا کر دیں گے۔ وقت آ گیا ہے کہ تمہیں ترقیات ملیں مگر ضرورت ہے کہ آپ لوگ اپنی اصلاح کریں اور صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ پر توکّل اختیار کریں۔"

(خطبہ جمعہ 19/ فروری 1932ء از خطبات محمود جلد 13 صفحہ 389)

ہم نے دنیا کو جھوٹ سے نہیں بلکہ اخلاق سے فتح کرنا ہے

"ہمیشہ سچی بات کہو۔ ہم نے دنیا کو جھوٹ سے نہیں۔ بلکہ اخلاق سے فتح کرنا ہے۔ پس تم اپنی

ترقیوں کی بنیاد سچائی اور تقویٰ پر رکھو اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور یاد رکھو کہ وہ ہمیشہ متقیوں کا ہی ساتھ دیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ فتح ہماری ہے اور جس طرح ہائی کورٹ سے ڈگری حاصل ہو جانے کے بعد کوئی نہیں گھبراتا۔ اسی طرح تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ شہید گنج ایجی ٹیشن شروع ہوئی تو حکومت نے کہہ دیا کہ ہائی کورٹ نے سکھوں کے حق میں فیصلہ کیا ہوا ہے تم اس فیصلہ کو بدلوا لو۔ ہم تمہیں دلا دیں گے۔

پس کیا تمہیں خدا کے فیصلہ پر اتنا بھی اعتماد نہیں۔ جتنا ہائی کورٹ کے فیصلہ پر ہوتا ہے **اور یہ خدا کا فیصلہ ہے کہ دنیا ہمارے ہاتھ پر فتح ہوگی۔** پس کوئی خواہ چیں کرے یا پیں، دنیا اسلام کے نام پر ہمارے ہاتھوں سے فتح ہوگی اور جو لوگ آج مخالف ہیں۔ کل اسلام اور احمدیت کی صداقت کے قائل ہو کر اسلام اور احمدیت کی شان کے بڑھانے والے ہوں گے۔ وَاللّٰہِ عَلٰی مَا اَقُوْلُ شَھِیْدٌ۔"

(خطبہ جمعہ 17 جنوری 1936ء از الفضل 23 جنوری 1936ء)

اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلو تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا گاڑ دیں

"اے میرے دوستو! میں اپنے لئے کسی عزت کا خواہاں نہیں۔ نہ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار۔ ہاں خدا تعالیٰ کے فضل کا میں امیدوار ہوں اور میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گزشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصہ ہوگا..........

میں اس موقعہ پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر یہ تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کو تیار ہو جائیں۔ بیشک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا۔ بلکہ میں کہتا ہوں آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی پس میں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا۔ میں تمہیں اچھلنے اور کودنے سے نہیں روکتا۔ بیشک تم خوشیاں مناؤ اور بیشک خوشی سے اچھلو اور کودو لیکن میں کہتا

ہوں۔ اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور انتہائی تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دوڑتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو سستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو۔ **اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو۔ تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتی۔"**

(خطاب بر موقع جلسہ سالانہ 1944ء از الفضل 19 رفروری 1960ء)

تم اپنے اندر تغیر پیدا کرلو خدا تعالیٰ کی بادشاہت کا دروازہ کھلنے والا ہے

"پس مت سمجھو کہ سلسلہ کی ترقی یا تمہاری ترقی دوسروں کی امداد اور سفارشوں پر منحصر ہے **تمہاری ترقی محض خدا تعالیٰ کے ساتھ وابستہ ہے اگر تم اپنے اندر یہ تغیر پیدا کرلو** تو امراء بھی محسوس کریں گے کہ صرف امارت کی وجہ سے ان کا اس جماعت میں کوئی ٹھکانہ نہیں اس کے بعد دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور پیدا ہوگی یا تو وہ اس سلسلہ کو چھوڑ دیں گے اور اگر وہ اس سلسلہ کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے تو اس میں بھی ہمارے لئے خوشی ہے ہم کہیں گے الحمد للہ ان وجودوں سے اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو نجات دی اور یا پھر وہ اپنی امارت کو بھول کر دین کی سچی غلامی اختیار کر لیں گے اور سمجھ لیں گے کہ اس درگاہ میں بندگی کے بغیر چارہ نہیں اور اس صورت میں بھی ہمارے لئے خوشی ہے کیونکہ اس کے بعد وہ سچے مومن بن جائیں گے اور جماعت کا ایک مفید جزو اور ہمارے بھائی اور معاون ہو جائیں گے۔ لیکن اگر تم ان کو خدا بناتے چلے گئے تو تم اپنے ایمان کو بھی ضائع کرو گے اور ان کے ایمان کو بھی ضائع کرو گے **یہ بھی تباہ ہوں گے اور تم بھی تباہ ہو گے نہ ان سے دین کو کوئی فائدہ ہوگا اور نہ تم سے دین کو**

کوئی فائدہ ہوگا۔ خدا نے اپنے دین اور سلسلہ کو تو بہر حال ترقی دینی ہے اور اس کے فضل سے یہ جماعت بڑھے گی اور ترقی کرے گی مگر پھر تم لوگ وہ نہیں ہو گے جن کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ کی بادشاہت کا دروازہ کھلنے والا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت کا دروازہ کھولنے والے کوئی اور لوگ ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ 17 ستمبر 1948ء بمقام لاہور از الفضل 26 نومبر 1948ء)

جب تم خدا کے لئے بدلو گے تو خدا تمہارے لئے ساری دنیا کو بدل دے گا

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے ایک تھے۔ پھر ایک سے دو ہوئے دو سے چار ہوئے اور چار سے آٹھ ہوئے۔ آٹھ سے سولہ ہوئے سولہ سے بتیس ہوئے۔ بتیس سے چونسٹھ ہوئے چونسٹھ سے ایک سو اٹھائیس ہوئے اور اسی طرح ہم بڑھتے چلے گئے کب وہ وقت آیا کہ ہمارا دشمن کمزور تھا۔ اور ہم طاقتور تھے ہماری تاریخ میں کوئی وقت ہم پر ایسا نہیں آیا کہ دشمن کمزور ہوں اور ہم طاقتور ہوں۔ یا کب وہ وقت آیا کہ ہمارے پاس سامان تھے اور دشمن کے پاس سامان نہیں تھے۔ ہمیشہ ہمارے دشمن کے پاس ہی سامان تھے۔ اور ہمارے پاس کوئی سامان نہیں تھے۔ یا کب وہ وقت آیا کہ دشمن نے ہم کو امن دینے کا ارادہ کیا ہو۔ اور اس کے اس ارادے کی وجہ سے ہم بچے ہوں ہمیشہ ہی دشمن نے ہمارے قتل کے فتوے دیئے۔ لیکن ہمیشہ ہی خدا نے ہم کو بچایا اور خدا نے ہم کو بڑھایا۔ پس وہ کونسی نئی چیز ہے جس سے تم گھبراتے ہو یا کونسی نئی بات ہے۔ جو ہمیں تشویش میں ڈالتی ہے۔ کیا کوئی نبی دنیا میں ایسا آیا ہے۔ جس کی جماعت نے پھولوں کی سیج پر سے گزر کر کامیابی حاصل کی ہو پتھر اور کنکر اور کانٹے ہی ہیں جن پر نبیوں کی جماعتوں کو گزرنا پڑا۔ اور انہیں پر سے تم کو بھی گزرنا پڑے گا۔ جس طرح ایک بکری کے بچہ کے پیر میں جب کانٹا چبھ جاتا ہے تو گلہ بان اس کو اپنی گود میں اٹھا لیتا ہے۔ **اسی طرح خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرتے ہوئے اگر تمہارے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے گا۔ تو غریب آجڑی نہیں ایک کمزور گلہ بان نہیں۔ بلکہ زمین و آسمان پیدا کرنے والا خدا تم کو اپنی گود میں اٹھا لے گا لیکن اگر تم ڈرتے ہو۔ تو تم اپنے ایمان میں کمزور ہو۔ اور تم ان نتائج کے دیکھنے کے اہل نہیں۔ جو انبیاء کی جماعتیں دیکھتی چلی آئی ہیں۔ تم اپنی سستیوں اور غفلتوں کو دور کرو۔ مایوسیوں کو اپنے قریب بھی نہ آنے دو۔ تمہیں خدا تعالیٰ نے شیر بنایا ہے۔ تم کیوں یہ سمجھتے ہو۔ کہ تم بکریاں ہو۔ جدھر تمہاری باگیں اٹھیں گی۔ ادھر سے ہی اسلام کے دشمن بھاگنے شروع ہو جائیں گے۔ اور جدھر تمہاری نظریں اٹھیں گی ادھر ہی صداقت کے دشمن گرنے شروع ہو جائیں گے۔ بے شک خدا تعالیٰ کے دین کے قیام کے لئے تم ماریں بھی کھاؤ گے۔ تم قتل بھی کئے جاؤ گے۔ تمہارے گھر**

بھی جلائے جائیں گے۔ مگر تمہارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اور کوئی طاقت تمہاری ترقی کو روک نہیں سکے گی۔ الٰہی سنت یہی ہے کہ اس کی جماعتیں مرتی بھی ہیں۔ اس کی جماعتیں کچلی بھی جاتی ہیں۔ اور اس کی جماعتیں بظاہر دنیوی نقصان بھی اٹھاتی ہیں۔ مگر ان کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف بڑھتا ہے۔ اور یہی وہ معجزہ ہوتا ہے۔ جو سنگدل سے سنگدل دشمن کو بھی ان کے آگے جھکا دیتا ہے۔ اور انہیں فتح اور کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ **پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ نمازوں پر زور دو۔ دعاؤں پر زور دو۔ شب بیداری پر زور دو۔ دعاؤں پر زور دو۔ صدقہ وخیرات پر زور دو۔ دین کی خدمت پر زور دو۔ تبلیغ پر زور دو اور اپنے اندر تم تبدیلی پیدا کرو۔ جب تم خدا کے لئے اپنے آپ کو بدل لوگے تو خدا تمہارے لئے ساری دنیا کو بدل دے گا۔"**

(خطبہ جمعہ 6/ اکتوبر 1950ء از الفضل 8/ مارچ 1952ء)

اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرو تم دیکھو گے کہ خدا کی نصرت اور معجزانہ تائید تمہاری طرف دوڑتی چلی آئے گی

"میری خلافت کے ابتدائی زمانہ کا واقعہ ہے کہ میں نے ایک دفعہ کشفی طور پر دیکھا کہ ایک شخص جس کا نام مجھے عبدالصمد بتایا گیا کھڑا ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے کہ

"مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت تم پر خلافت کی برکتیں یا رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔"

یہ الہام گو عمومی رنگ میں ہماری ساری جماعت پر ہی چسپاں ہو سکتا ہے۔ مگر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جہاں تک موجودہ حالات کا تعلق ہے صرف آپ کی جماعت ہی وہ غریب جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے درویشانہ رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی اور نامساعد حالات میں بھی آپ لوگ خدائے واحد کا نام بلند کرتے رہے۔ پس آپ لوگ یقیناً خوش قسمت ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس خدمت کے لئے چن لیا اور پھر **مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس بات کی بھی بشارت دے دی کہ وہ اس درویشانہ خدمت کے نتیجہ میں آپ لوگوں کو خلافت کی برکات سے خاص طور پر حصہ عطا فرمائے گا۔** میں سمجھتا ہوں کہ جہاں یہ الہام آپ لوگوں کے لئے بڑی بھاری بشارت کا حامل ہے۔ وہاں اس سے آپ لوگوں کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے جن سے عہدہ برآمد ہونے کی صرف وہی صورت ہے جس کی طرف عبدالصمد نام میں اشارہ کیا گیا ہے......

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت آپ لوگوں کے سپرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان کام سپرد کیا گیا ہے وہ اسی صورت میں سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت شامل حال ہو۔ ورنہ اس کے انجام پانے کی اور کوئی صورت نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بڑھاؤ اور دعاؤں اور ذکر الٰہی پر خصوصیت سے زور دو۔ **خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اسلام اور احمدیت کو ساری دنیا میں پھیلائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں بڑی شان اور عظمت سے لہرائے** اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ ایک دن ایسا ہی ہو گا۔ بے شک دنیا ان باتوں کو ناممکن سمجھتی ہے۔ لیکن ہم نے خدا تعالیٰ کے نشانات کو بارش کی طرح برستے دیکھا ہے اور ہم نے اس کی قدرتوں اور جلال کو بارہا مشاہدہ کیا ہے۔ اس لئے ہمیں یہ یقین ہے کہ احمدیت اور اسلام بڑھیں گے اور پھیلیں گے اور پھولیں گے اور ایک دفعہ پھر ساری دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بڑی شان کے ساتھ گاڑا جائے گا یہ آسمانی فیصلہ ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا۔ **آسمان پر خدا تعالیٰ کی انگلی اسلام اور احمدیت کی کامیابی کی بشارت لکھ چکی ہے اور جو فیصلہ آسمان پر ہو جائے زمین اسے بدلنے کی طاقت نہیں رکھتی۔**

پس اس مقصد کے حصول کے لئے پہلے سے بھی زیادہ ہمت اور زیادہ استقلال اور زیادہ چستی کے ساتھ دین اسلام کی خدمت میں لگ جاؤ اور اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کرو۔ نمازوں میں خشوع وخضوع کی عادت ڈالو۔ دعاؤں اوذکر الٰہی پر زور دو۔ صدقہ وخیرات کی طرف توجہ رکھو۔ سچائی سے کام لو۔ دیانت اور امانت میں اپنا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ اور عدل وانصاف اپنا شیوہ بناؤ۔ یہ اوصاف اپنے اندر پیدا کر لو تو تم دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور اس کی معجزانہ تائید تمہاری طرف دوڑتی چلی آئے گی اور خدا تعالیٰ ایک دن ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دے گا۔"

(پیغام بر موقع جلسہ سالانہ قادیان 1962ء از الفضل 10ر جنوری 1963ء)

......ابتلاء اور غلبۂ اسلام......

آزمائشیں آئیں گی مگر انجام تمہارے لئے بہتر ہو گا

"فتنے ہیں اور ضرور ہیں مگر تم جو اپنے آپ کو اتحاد کی رسی میں جکڑ چکے ہو خوش ہو جاؤ کہ انجام تمہارے لئے بہتر ہو گا۔ تم خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہو گے اور اس کے فضل کی بارشیں انشاء اللہ تم پر اس زور سے برسیں گی کہ تم حیران رہ جاؤ گے۔ میں جب اس فتنہ سے گھبرایا اور اپنے رب کے حضور گرا تو اس نے میرے

قلب پر یہ مصرعہ نازل فرمایا کہ "شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بدل" اتنے میں مجھے ایک شخص نے جگا دیا اور میں اٹھ کر بیٹھ گیا مگر پھر مجھے غنودگی آئی اور میں اس غنودگی میں اپنے آپ کو کہتا ہوں کہ دوسرا مصرعہ یہ ہے کہ " کیا ہوا گر قوم کا دل سنگ خارا ہو گیا" مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ دوسرا مصرعہ الہامی تھا یا بطور تفہیم تھا پھر کل بھی میں نے اپنے رب کے حضور نہایت گھبرا کر شکایت کی کہ مولا میں ان غلط بیانیوں کا کیا جواب دوں جو میرے برخلاف کی جاتی ہیں اور عرض کی کہ ہر ایک بات حضور ہی کے اختیار میں ہے اگر آپ چاہیں تو اس فتنہ کو دور کر سکتے ہیں تو مجھے ایک جماعت کی نسبت بتایا گیا کہ لَیُمَزِّ قَنَّھُمْ یعنی اللہ تعالیٰ ضرور ضرور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء ہیں لیکن انجام بخیر ہو گا مگر یہ شرط ہے کہ تم اپنی دعاؤں میں کوتاہی نہ کرو۔"

(کون ہے جو خدا کے کام روک سکے از انوار العلوم جلد 2 صفحہ 19)

امتحان ضروری ہے مگر اللہ تعالیٰ ہم کو ضرور فتح دے گا

"ابتلاؤں اور امتحانوں کے دن قریب آ رہے ہیں جماعت کو پوری توجہ سے احمدیت کی تعلیم پر کاربند ہونا چاہئے اور جماعتی نظام کا پوری طرح خیال رکھنا چاہئے۔ شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے احمدیت کے جامہ کو پھاڑ دے تمہیں امتحان میں ناکام کر دے اور تمہیں ایمان سے محروم کر دے...... آج جو لوگ روپے پیسے سے منہ پھیرتے ہوئے احمدیت کے لئے قربانی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھوکا نہیں رکھے گا۔ بلکہ دنیا کی تمام دولت ان کے ہاتھوں میں دے دے گا۔ **لیکن امتحان ضروری ہے۔ اگر کچھ لوگوں کے دلوں میں کمزوری یا منافقت پائی جاتی ہے تو ان کی وجہ سے ہماری فتح رک نہیں سکتی اللہ تعالیٰ اس بات کا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے۔ کہ وہ ہم کو ضرور فتح دے گا اور جو لوگ بوجہ کمزوری یا منافقت احمدیت کو کمزور کرنا چاہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اسی طرح باہر نکال کر پھینک دے گا۔** جس طرح کتے کی لاش شہر سے نکال کر باہر پھینک دی جاتی ہے۔ ہمیں ان لوگوں سے ہمدردی ہے اس وقت تک جب تک ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا علاج ہو سکتا ہے اور یہ لوگ تقویٰ حاصل کر سکتے ہیں اور اپنے ایمان اور انجام کو درست کر سکتے ہیں...... پس ان کمزور اور منافق لوگوں کی وجہ سے ہماری فتح رک نہیں سکتی۔ البتہ وہ اپنا انجام ضرور خراب کر لیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 17/مئی 1946ء از الفضل 22/مئی 1946ء)

یقیناً ہم آئندہ ابتلاؤں میں کامیاب ہوں گے

"اگر یہ صحیح ہے کہ اس دنیا کا پیدا کرنے والا کوئی خدا ہے اور اگر یہ صحیح ہے کہ رسول کریم ﷺ کا دین سچا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ دین ہے اور اگر یہ درست ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کے دین میں کمزوری پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تا کہ آپ دوبارہ اس دین کو قائم کریں۔ تو پھر یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ **سورج ڈوبے اور پھر نہ چڑھے اور ہم اس کے چڑھنے کا انتظار کرتے رہیں یا سورج چڑھے اور وہ نہ ڈوبے اور ہم اس کے ڈوبنے کا انتظار کرتے رہیں مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ بڑی سے بڑی آفت بھی اسلام کو کوئی نقصان پہنچا سکے۔** رسول کریم ﷺ کے متعلق پرانی کتابوں میں آتا ہے کہ وہ کونے کا پتھر ہے جس پر وہ گرے گا اسے چکنا چور کر دے گا اور جو اس پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہوگا **سو یقیناً ہم آئندہ ابتلاؤں میں کامیاب ہوں گے۔** لیکن یہ خوشی انہی کے لئے ہوگی جو اس وقت ہلاکت کے سمندر میں اپنے آپ کو یہ کہتے ہوئے ڈال دیں گے کہ

ع ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم "

(خطبہ جمعہ 5؍ستمبر 1947ء از الفضل 17؍ستمبر 1947ء)

خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی فتح ہو

"دنیا کی نجات اس مذہب اور اسی کتاب کی تعلیم پر عمل کرنے میں ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اس زمانہ میں محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کی خدمت کیلئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اور خدا نے اپنے ہاتھ سے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔ خدا اپنے لگائے ہوئے پودے کو دشمن کے لئے کبھی تباہ نہیں ہونے دے گا۔ خدا محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا اس ملک میں کبھی نیچا نہیں ہونے دے گا۔ خدا قرآن کو اس ملک میں کبھی ذلیل نہیں ہونے دے گا وہ ضرور ان کو پھر عزت بخشے گا اور ان کو فتح و کامرانی عطا کرے گا۔ ہاں اگر ہماری کوتاہیوں کی وجہ سے یہ ابتلاء لمبا ہو جائے تو اور بات ہے ورنہ **خدا تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ اسلام کی فتح ہو۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی فتح ہو۔** قرآن کی فتح ہو۔ **حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فتح ہو احمدیت کی فتح ہو اور پھر اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرائے۔** مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی فوج میں شامل ہوتا اور اس عید اور فتح کا دن لانے میں اپنی قربانی پیش کرتا ہے کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نام عزت کے ساتھ لئے جائیں

گے اور خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے ہمیشہ وارث ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ 12؍ستمبر 1947ء از الفضل 30؍ستمبر 1947ء)

جس طرح خدا تعالیٰ نے گزشتہ سالوں میں جماعت کو مخالفتوں کے باوجود بڑھایا ہے اسی طرح اب بھی بڑھائے گا

"جس طرح خدا تعالیٰ نے گزشتہ ساٹھ سالوں میں **جماعت کو مخالفتوں کے باوجود بڑھایا ہے اسی طرح اب بھی وہ بڑھائے گا۔ بلکہ یہ تو ممکن ہے کہ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل آئے مگر یہ ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا سلسلہ درہم برہم ہو جائے۔** خدا تعالیٰ کی باتیں ضرور پوری ہو کر رہیں گی اور اس طرح پوری ہوں گی کہ دشمن حیرت کے ساتھ کہے گا کہ یہ بھی کوئی ابتلاء تھا جو اس جماعت پر آیا ایسے معمولی ابتلاؤں میں سے تو لوگ بچ کر نکلا ہی کرتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 16؍جنوری 1948ء از الفضل 12؍فروری 1948ء)

یہ مصائب کے بادل فضل کی ہواؤں سے بکھر جائیں گے اور انشاء اللہ تم امن میں آ جاؤ گے

"بہترین وقت خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا وہی ہوتا ہے۔ جب تم مشکلات اور مصائب میں پڑے ہوئے ہوتے ہو۔ مشکلات اور مصائب کے وقت تمہارا ایمان بڑھنا چاہئے۔ اور تمہیں خوش ہونا چاہئے۔ کہ خدا تعالیٰ تمہاری دعائیں سنے گا تمہیں خوش ہونا چاہئے کہ وہ تمہارے زیادہ قریب آ گیا ہے۔ تمہیں خوش ہونا چاہئے۔ کہ اس کے وصال کا وقت آ گیا ہے۔ جب ایک عورت کو اس کا گمشدہ بچہ مل جاتا ہے۔ تو وہ خوشی میں دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتی ہے۔ تو جب تمہیں خدا تعالیٰ مل جائے۔ تو تمہارا دشمن نظر ہی کیوں آئے۔ جب تمہیں خدا تعالیٰ مل جائے گا۔ تو تم محسوس ہی نہیں کرو گے۔ کہ کوئی شخص تم سے دشمنی کرتا ہے۔ کیونکہ تم خدا تعالیٰ کی گود میں ہو گے...... پھر کتنی شرم کی بات ہے کہ تم خدا تعالیٰ کی گود میں جاؤ۔ اور پھر دشمن سے ڈرو۔ **کون ہے جو تمہارا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔** یا کون سی قوم ہے جو تمہارے مقابلہ میں کھڑی ہو سکتی ہے؟ دنیا کی سب قومیں۔ دنیا کی سب طاقتیں۔ دنیا کی سب حکومتیں خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔ وہ جس کا بھی چاہے دل بدل سکتا ہے۔ اور تمہارے دشمن خواہ کتنا ہی جتھا رکھتے ہوں۔ تمہارے مقابل میں ہیچ ہیں۔ **کیونکہ تم خدا تعالیٰ کی گود میں ہو۔** اور جو تلوار لے کر

تمہارے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ تم پر حملہ نہیں کرتا خدا تعالیٰ پر حملہ کرتا ہے۔ **خدا تعالیٰ لوگوں کے دل تمہاری تائید میں پھرا دے گا۔ اور سچائی کو لوگوں پر ظاہر کر دے گا۔ اور یہ مصائب کے بادل فضل کی ہواؤں سے بکھر جائیں گے۔ اور انشاء اللہ تم امن میں آ جاؤ گے۔** "

(خطبہ جمعہ یکم اگست 1952ء از الفضل 8/اگست 1952ء)

الٰہی جماعتیں مخالفتوں کے طوفان میں ترقی کر جاتی ہیں

"ہماری جماعت قسم قسم کے خطرات میں سے گذر رہی ہے بعض خطرات ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور بعض خطرات ہمیں نظر نہیں آتے۔ بعض رپورٹیں ایسی آ رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جگہوں پر لوگ پھر فساد پیدا کرنے اور فتنہ کی آگ بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں اور پھر بعض ایسی اندرونی باتیں بھی پیدا ہو رہی ہیں جن کی وجہ سے یہ نظر آتا ہے کہ شائد جماعت کے لئے کسی نہ کسی شکل میں کوئی ناپسندیدہ بات ظاہر ہو۔ ایسے حالات میں مومن کو سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنا چاہئے۔ اور اسی سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ جو کام انسانی ہاتھ نہیں کر سکتا۔ وہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ کر سکتا ہے۔ الٰہی جماعتیں تو ہمیشہ ہی ایسی شکل میں ترقی کیا کرتی ہیں۔ جیسے انسان کا بچہ کسی بھیڑیے یا شیر کی کچھار میں پرورش پاتا ہو۔ بے شک شیروں کی کچھار میں انسان کے بچے کا پرورش پانا ایک معجزہ ہوتا ہے۔ **لیکن اس سے بھی بڑا معجزہ یہ ہوتا ہے کہ الٰہی جماعتیں مخالفتوں کے طوفان میں ترقی کر جاتی ہیں** آج تک کوئی الٰہی جماعت ایسی قائم نہیں ہوئی جس کو معجزانہ زندگی نہ ملی ہو بڑا نشان یہ ہوتا ہے کہ الٰہی جماعتیں مصائب اور آفات کے طوفانوں میں سے سلامتی کے ساتھ گزر کر اپنی کامیابی کی منزل کو حاصل کر لیتی ہیں............

پس تم خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو۔ دعاؤں میں بڑی تاثیر ہوتی ہے۔ تم خدا تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔ کیونکہ جب خدا تعالیٰ کا فضل آئے گا۔ تو کوئی انسان تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔ "

(خطبہ جمعہ 26/فروری 1954ء از المصلح کراچی 14/مارچ 1954ء)

خدا ہر مخالفت کے بعد سلسلہ کو ترقی دیتا چلا جائے گا

"ابھی ہم نے ترقی کرنی ہے اس سلسلہ کو مٹانے کی بہتوں نے کوشش کی۔ اور ابھی کچھ اور کوشش کرنے والے پیدا ہوں گے مگر وہ سارے کے سارے تھک جائیں گے اور اس سلسلہ کو نقصان پہنچانے کی بجائے اس کی عزت اور ترقی کا ذریعہ بنیں گے۔ جس طرح پہاڑ پر چڑھتے وقت پہلے چھوٹی پہاڑیاں آتی ہیں۔ پھر اس سے بڑی پہاڑیاں آتی ہیں۔ پھر اس سے بڑی پہاڑیاں آتی ہیں۔ یہاں تک کہ انسان پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے **اسی طرح خدا ہر مخالفت کے بعد اس سلسلہ کو ترقی دیتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ وقت آ جائے گا۔ جب خدا اپنے وعدوں کے مطابق اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا دے گا۔**"

(خطبہ جمعہ 9/جولائی 1954ء از الفضل 10/اگست 1960ء)

بے شک لوگ ہمیں مظالم کا نشانہ بنا سکتے ہیں لیکن وہ ہمارے سلسلہ کو نہیں مٹا سکتے

"پس مشکلات کو دیکھ کر کبھی گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی فتح مقدر کر رکھی ہے...... **بے شک لوگ ہمیں پیغام حق پہنچانے کی وجہ سے تنگ کر سکتے ہیں ہمیں گالیاں دے سکتے ہیں ہمیں اپنے مظالم کا نشانہ بنا سکتے ہیں لیکن وہ ہمارے سلسلہ کو نہیں مٹا سکتے۔ کیونکہ خدا اس کی دائمی زندگی کا عرش سے فیصلہ کر چکا ہے** اور جو چیز خدا نے ہمیں دے دی اسے کوئی انسان ہم سے چھیننے کی طاقت نہیں رکھتا۔"

(افتتاحی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ 26/دسمبر 1962ء از الفضل یکم جنوری 1963ء)

1922ء کی ایک رؤیا

"عرصہ ہوا میں نے ایک رؤیا دیکھی تھی۔ دیکھا کہ میں جرنیلوں کی چال چل رہا ہوں اور میرے پیچھے فوج چلی آ رہی ہے۔ ساتھ ہی توپ خانہ بھی ہے ایک شہر کا ہم نے محاصرہ کیا ہے اور میں کسی کمزور مقام کی تلاش میں ہوں آخر میں نے ایک جگہ کمزور پائی اور فوج کو اور توپ خانہ کو حملے کا اشارہ کیا۔ جونہی کہ میں نے اشارہ کیا۔ گولہ باری شروع ہوگئی فصیل بہت چوڑی ہے۔ اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور اس کے اندر مکانات عالیشان اور سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہیں میرے ساتھ مفتی محمد صادق صاحب اور مرحوم عبدالحئی بھی ہیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ یہ جگہ تو اس قابل ہے کہ اس میں بیٹھ کر دعا کی جائے چنانچہ وہ ایک محل میں دعا کرنے لگے میں ان کو بھی دیکھتا ہوں اور فوج

کو بھی گولہ باری کرتے ہوئے دیکھتا ہوں اتنے میں میں نے دیکھا کہ ہماری جماعت کے آدمی مال غنیمت نکال رہے ہیں ایک بڑا سا بستر عبدالحئی مرحوم نے بھی اٹھایا ہوا ہے میں نے اس کے سر سے اتار لیا اور کہا کہ اور لوگ اٹھا لائیں گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ **احمدیت کسی سختی کے بعد مانی جائے گی۔**"

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 72-71)

❁......مالی قربانیاں اور غلبۂ اسلام......❁

ایک وقت ایسا آئے گا کہ احمدی لاکھوں روپے کا نام لیتے ہوئے بھی شرمائیں گے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 10-1909ء میں جب جلسہ ہوا تو سلسلہ کو کچھ مالی مشکلات درپیش تھیں۔ جن کے لئے چندہ کی اپیل کی گئی تھی۔ اس جلسہ میں لاہور والے مستری محمد موسیٰ صاحب مرحوم کھڑے ہوئے اور کہا میں ایک ہزار روپیہ دیتا ہوں۔ ایک ہزار کا نام سن کر ساری مجلس پر اس طرح حیرت طاری ہو گئی کہ لوگوں نے سمجھا کہ خدا تعالیٰ نے عرش سے خزانہ پھینکا ہے حالانکہ وہ معمولی آدمی تھے اور ٹھیکے وغیرہ کا کام کرتے تھے انہوں نے جوش اخلاص میں قربانی پیش کی تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے ان کو آگے کر کر کے لوگوں کو دکھانا شروع کیا کہ دیکھو یہ دوست ہیں جنہوں نے قربانی کی ہے مگر اب ایک ہزار روپیہ کی ہماری نظروں میں کچھ بھی حقیقت نہیں اب ہماری نظر لاکھوں پر ہے **بلکہ ایک وقت احمدیت پر ایسا آئے گا کہ احمدی لاکھوں کا نام لیتے ہوئے بھی شرمائیں گے۔** وہ کہیں گے ہم میں سے ہر احمدی کروڑوں روپیہ اسلام کی راہ میں دے سکتا ہے۔ لاکھوں کا کیا ذکر ہے۔"

(مجلس عرفان 9 رمئی 1947ء از الفضل 17 راگست 1961ء)

فوج در فوج لوگ اسلام اور احمدیت کو قبول کریں گے

پس اس زمانہ کی مناسبت سے اپنی قربانیوں کو بھی بڑھا دو

"اے عزیزو! فتح کا زمانہ آ گیا۔ کامیابی دروازے پر ہے خوشی کی گھڑیاں ناچتی ہوئی چلی آتی ہیں اور تمہارے قدموں کے چومنے کی مشتاق ہیں۔ وہ دن قریب ہیں جب فوج در فوج لوگ اسلام اور

احمدیت کو قبول کریں گے۔ پس اس زمانہ کی مناسبت سے اپنی قربانیوں کو بھی بڑھا دو کہ لوگ روزمرہ کی نسبت شادیوں کے موقع پر زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اب تک تمہاری قربانیاں ایسی تھیں جیسے کہ انسان روزمرّہ کے خرچ برداشت کرتا ہے۔ اب عید کا دن آنے والا ہے اس کا باریک ہلال مجھے نظر آ رہا ہے۔ اے کاش ہم جس طرح رمضان میں ثابت قدم رہے اس سے بڑھ کر عید کے دن ہمیں صراط مستقیم پر رہنے کی توفیق ملے۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے دن چاند کے حساب پر ہیں۔ پس دن خواہ عید کا ہی ہو اس سے پہلے رات آنی ضروری ہے۔ میں نے کہا ہے کہ عید کا چاند نظر آ رہا ہے۔ مگر اے عزیزو! پیشتر اس کے کہ دن چڑھے عید کی رات کا ختم ہونا ضروری ہے۔ پس دعا کرو کہ اس رات کے بعد دن کا دیکھنا ہمیں نصیب ہو اور یہ رات ہمارے لئے بابرکت ثابت ہو۔ یہ فتح کی ابتدائی گھڑیاں سخت قربانی کی گھڑیاں ہوں گی۔ مگر یہ رات ایک خالص خوشی کا دن چڑھائے گی اور یہ اندھیرا ایک روشن سورج پیدا کرے گا اور ہر ایک جو اسلام کی عظمت کا خیال لے کر اس رات میں لیٹے گا وہ اسلام کی فتح کا جھنڈا لے کر دن کو کھڑا ہوگا۔ مبارک وہ جو آخر تک مستقل رہیں اور کامیابی کا منہ دیکھیں۔ اور خدا کرے کہ سب احمدی ایسے ہی ثابت ہوں۔"

(تائید دین کا وقت ہے از انوار العلوم جلد 8 صفحہ 7)

جلد سے جلد عظیم الشّان قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ

"اسی طرح جب خدا نے مجھے خبر دی کہ زمین میرے پاؤں کے نیچے سمٹتی چلی جا رہی ہے۔ اور میں تیزی کے ساتھ بھاگتا جا رہا ہوں۔ تو اس کے معنے بھی درحقیقت یہی تھے کہ جب میں تیزی کے ساتھ بھاگوں گا اور زمین میرے قدموں کے نیچے سمٹنی شروع ہو گی تو اللہ تعالیٰ ان سچے مخلصوں کو بھی جنہیں میرے ساتھ وابستگی حاصل ہو گی۔ اس امر کی توفیق عطا فرما دے گا۔ کہ وہ زمین کو جلد جلد طے کریں۔ اور آناً فاناً دور دراز فاصلوں کو طے کرتے ہوئے دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیں۔ پس اپنے اندر ایک غیر معمولی تغیر پیدا کرو۔ اور جلد سے جلد عظیم الشّان قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اب تم زیادہ انتظار مت کرو...... وہ شخص جو ان مہمات میں میرا ساتھ نہیں دے گا۔ وہ شخص جو جلد جلد اپنے قدم کو نہیں بڑھائے گا۔ اس کے دل پر زنگ لگ جائے گا۔ اور وہ اس خطرہ میں ہو گا۔ کہ اپنے پہلے ایمان کو بھی کھو بیٹھے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1944ء صفحہ 179)

چندہ وصیت کا معیار بھی بڑھا دیا جائے گا

"اگر مجھے حضرت مسیح موعود کے منشاء کے خلاف کا خیال نہ ہوتا اور پھر مختلف طبائع کا خیال نہ ہوتا تو میں اس وقت کی ضروریات کے مطابق یہی فیصلہ کرتا کہ 1/3 حصہ کی وصیت کی جائے۔ اب میں ایسا تو نہیں کر سکتا۔ لیکن میرا عقیدہ یہی ہے کہ یہ بھی جائز ہے۔ جب احمدیت ترقی کرے گی۔ ہماری جماعت کے لوگوں کی آمدنیاں زیادہ ہوں گی۔ ہمارے ہاتھ میں حکومت آ جائے گی۔ احمدی امراء اور بادشاہ ہوں گے۔ تو اس وقت 1/10 حصہ کی وصیت کی کافی نہ ہوگی۔ اس وقت سلسلہ کی باگ جس کے ہاتھ میں ہوگی وہ اگر وصیت کے لئے 1/3 حصہ ضروری قرار دے دے تو یہ جائز ہوگا۔ مگر ابھی وہی زمانہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت تھا۔ اس لئے ابھی یہ حکم نہیں دیا جا سکتا گو دل یہی چاہتا ہے کہ زیادہ روپیہ آئے اور 1/3 حصہ کی وصیت کی جائے۔ مگر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے............ اس وقت حکومت احمدیت کی ہوگی۔ آمدنی زیادہ ہوگی۔ مال و اموال کی کثرت ہوگی۔ اور 1/10 حصہ داخل کرنا کوئی بات ہی نہ ہوگی۔ مگر اب تھوڑی جماعت ہے۔ جس نے بہت بوجھ اٹھانا ہے۔ احمدیت کی وجہ سے ہمارے آدمیوں کی ملازمتیں رکی ہوئی ہیں۔ ترقیاں رکی ہوئی ہیں۔ تجارتیں رکی ہوئی ہیں۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے 60 یا 65 فیصدی جو چندہ دیتے ہیں وہی بڑا سمجھا جاتا ہے۔ **لیکن جب تجارت اور حکومت ہمارے قبضہ میں ہوگی اس وقت اس قسم کی تکلیفیں نہ ہوں گی۔ ایسے زمانہ میں اگر وصیت کے چندہ کو انتہائی حد تک بڑھا دیا جائے تو یہ بھی جائز ہوگا۔ کیونکہ اصل غرض اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مالی قربانی کا موقعہ دینا ہے۔ اور مال زیادہ ہو تو زیادہ دینے سے ہی قربانی ہو سکتی ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 14/ مئی 1926ء از خطبات محمود جلد 10 صفحہ 177)

قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی عطا کی جائے گی

"اس موقعہ پر میں یہ کہنے میں بھی فخر محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے جو شکوہ پیدا ہوا تھا کہ اس سال تحریک کے وعدے پورے نہیں آ رہے۔ خدا تعالیٰ نے جماعت کو اس شکوہ کے دور کرنے کی توفیق بخش دی ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آج کی تاریخ تک قریباً چھ ہزار کے وعدے زائد آ چکے ہیں۔ اور موجودہ رفتار پر قیاس رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ معیاد کے آخر تک اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے چالیس پچاس ہزار روپے کے وعدے بڑھ جائیں گے۔ دنیا کی نظروں میں یہ بات عجیب ہے۔ مگر خدائے عجیب کی نظر میں یہ بات عجیب

نہیں۔ کیونکہ اس کے مخلص بندوں کے ہاتھوں سے ایسے معجزے ہمیشہ ہی ظاہر ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور قیامت تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے۔ پہلے بھی خدا تعالیٰ ایسے ہی بندوں کے چہروں سے نظر آتا رہا ہے۔ اور اب ہمارے زمانہ میں بھی ایسے ہی انسانوں کے چہروں سے خدا نظر آئے گا۔ اور ان کے دلوں اور ایمانوں سے ایسے معجزے ظاہر نہیں ہوں گے۔ بلکہ برسیں گے۔ منکر انکار کرتے چلے جائیں گے۔ جبرائیل کا قافلہ بڑھتا جائے گا۔ اور آخر عرش تک پہنچ کر دم لے گا۔ عرش کا راستہ محمد رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات اپنی امّت کے لئے کھول دیا ہوا ہے۔ اب کوئی ماں ایسا بیٹا نہیں جنے گی۔ جو محمد رسول اللہ ﷺ کا کھولا ہوا راستہ بند کر سکے۔ شیطان حسد سے مر جائے گا۔ مگر خدا تعالیٰ کی مدد محمد رسول اللہ ﷺ کو شیطانی حسد کی آگ سے بچا لے گی۔ دوزخ چاہے گندھک کی آگ کی بنی ہوئی ہو یا حسد کی آگ سے صاحب الفلق رسولؐ اس سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ دوزخ کے شرارے محمد رسول ﷺ کے دشمنوں کے لئے ہیں۔ اس کے دوستوں کے لئے کوثر کا خوشگوار پانی اور جنت کے ٹھنڈے سائے ہیں...... سو دوستو بڑھو کہ تمہیں ترقی دی جائے گی۔ قربانی کرو کہ تمہیں دائمی زندگی عطا کی جائے گی۔ اپنے فرض کو پہچانو کہ خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر اپنے فرض کو پہچانے گا۔ اور جب وہ وقت آئے گا۔ تو نہ صرف تمہارے گھر برکتوں سے بھر جائیں گے۔ بلکہ ہر وہ گوشت کا لوتھڑا جو تمہارے جسم سے نکلے گا۔ اس کو بھی برکتوں کی چادر میں لپیٹ کر بھیجا جائے گا اور جو تمہارے ہمسائے میں رہے گا۔ اس پر بھی برکتیں نازل ہوں گی۔ جو تم سے محبت کرے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ محبت کرے گا۔ اور جو تم سے دشمنی کرے گا۔ اس سے خدا تعالیٰ دشمنی کرے گا۔"

(11/مارچ 1955ء کو یورپ روانگی سے قبل احباب کے نام پیغام از الفضل 11/مئی 1955ء)

اپنے چندوں کو بڑھاؤ سلسلہ کے لئے خرچ کرو تا کہ ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے

"پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار" عیسائیت کو 1959ء سال ہو گئے' مسیح محمدیؐ کا زمانہ اس سے بڑا ہو گا۔ آپؑ کی جماعت میں انشاء اللہ کئی گناہ زیادہ آدمی ہو گا اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس وقت تک زندگی دے گا۔ جب تک احمدیت دنیا کے چپہ چپہ پر پھیل چکی ہو گی اور دنیا کے تمام اموال احمدیت پر قربان ہو رہے ہوں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعا ہزاروں گنا زیادہ شان و شوکت سے پوری ہو گی کہ پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار۔ پس اپنے چندوں کو بڑھاؤ اور خدا کی رحمت کو کھینچو کیونکہ جتنا تم چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنے زیادہ تمہیں ملے گا اور دنیا کی ساری دولت کھینچ کر تمہارے قدموں میں

ڈال دی جائے گی۔ جس کے متعلق تمہارا فرض ہوگا کہ سلسلہ احمدیہ کے لئے خرچ کرو۔ تا کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مبلّغ بھیجے جا سکیں اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے اور دنیا کی ساری حکومتیں اسلام میں داخل ہو جائیں۔ آپ کو یہ بات بڑی معلوم ہوتی ہوگی مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑی نہیں۔"

(پیغام بر موقع اجتماع انصار اللہ یکم نومبر 1958ء از الفضل 3 / نومبر 1959ء)

اپریل 1958ء

"میں نے دیکھا کہ میں ایک مجلس میں بیٹھا تقریر کر رہا ہوں ذہن میں تو نہیں مگر وہ ایسا ہی مجمع ہے جیسے عید کا مجمع ہوتا ہے اور میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ دیکھو گو اس وقت تلوار کا جہاد نہیں ہے مگر تبلیغ کا جہاد ہے جو تلوار کے جہاد سے زیادہ آسان ہے تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو دیکھو کہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد ایسا اخلاص دکھایا کہ یا تو وہ اتنے بتوں کو پوجتے تھے کہ ہر دن میں ایک ایک بت آجاتا تھا اور یا پھر وہ توحید کا جھنڈا اٹھا کر دنیا میں نکل گئے اور اس کے کناروں تک پھیل گئے انہوں نے ایران فتح کیا عرب فتح کیا افغانستان فتح کیا اور پھر سندھ کے ذریعہ ہندوستان فتح کیا پھر مصر فتح کیا پھر تیونس اور مراکش فتح کیا پھر ہسپانیہ فتح کیا پھر تاریخوں سے ثابت ہے اور بعض آثار قدیمہ بھی ایسے ملے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ پھر مسلمانوں میں سے بعض جہازوں پر بیٹھ کر امریکہ چلے گئے جہاں اب تک بھی ایک پرانی مسجد باقی ہے اور کولمبس نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ میں نے جو امریکہ دریافت کیا ہے اس کی اصل تحریک تو مجھے ایک مسلمان بزرگ کی تحریر سے ہوئی ہے اس کا اشارہ حضرت محی الدین ابن عربی کی طرف تھا انہوں نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں لکھا ہے کہ میں نے مغرب کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ اس سمندر کے پرے ایک اور ملک بھی ہے چنانچہ جب لوگوں نے کولمبس پر اعتراض کیا اور بادشاہ نے اس کو روپیہ دینے سے انکار کر دیا اور کہا تجھے وہم ہو گیا ہے اور تو پاگل ہے تو اس نے کہا نہیں میں نے یہ بات ایسے لوگوں سے سنی ہے جو کبھی جھوٹ نہیں بولتے یعنی مسلمانوں سے اور پھر انہوں نے بھی یہ بات اپنے ایک بہت بڑے بزرگ کے حوالہ سے کہی ہے اس لئے میں ضرور کامیاب ہوں گا اگر ناکام واپس آیا تو آپ کا اختیار ہے جو چاہیں سزا دیں آخر ملکہ نے اپنے زیور بیچ کر اس کے لئے روپیہ مہیا کیا پادری اس وقت اتنے احمق تھے کہ ایک پادری نے دربار میں تقریر کی کہ یہ تو پاگل ہو گیا ہے عیسائیت کے خلاف تقریریں کرتا ہے اس وقت پادریوں کا خیال تھا کہ زمین چپٹی ہے گول نہیں اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر زمین گول ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی علاقہ ایسا بھی ہے جہاں انسانوں کا سر نیچے ہوتا ہے اور ٹانگیں اوپر اور بارش بھی اوپر سے نیچے نہیں ہوتی بلکہ نیچے سے اوپر

ہوتی ہے اولے بھی نیچے سے اوپر گرتے ہیں اور ساری یہ حماقت کی باتیں ہیں لیکن آخر وہی کامیاب ہوا۔

غرض میں نے لوگوں سے کہا کہ دیکھو رسول کریم ﷺ کے صحابہ یا تو اتنے کمزور اور ناطاقت تھے کہ سارے عرب میں دس ایرانیوں یا دس رومیوں کا مقابلہ کرنے کی بھی طاقت نہیں تھی اور یا وہ دن آیا کہ وہ اسلام کے سیاہ جھنڈے ہاتھوں میں لے کر نکلے اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے اور رسول کریم ﷺ کی وفات پر بھی پندرہ سال کا ہی عرصہ گزرا تھا کہ مسلمان ہندوستان اور چین تک جا پہنچے تم کو بھی چاہیئے کہ وہ چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈے بنالو اور **وقف جدید کے جو مجاہد ہیں وہ دنیا میں پھیل جائیں اور اسلام کا جھنڈا ہر جگہ گاڑ دیں یہاں تک کہ ساری دنیا میں اسلام کی حکومت قائم** ہو جائے اور گو یہ حکومت سیاسی نہیں ہوگی بلکہ دینی اور مذہبی ہوگی کیونکہ یہ لوگ دوسروں کو پڑھائیں گے ااور علاج معالجہ کریں گے اور دین سکھائیں گے مگر پھر بھی ان کے ذریعہ اسلام کا ایک نشان قائم رہے گا۔"

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 587-586)

...... خدمت دین اور غلبۂ اسلام ......

دنیا کی کوئی طاقت آپ لوگوں پر غالب نہ آ سکے گی

"میں اپنی آنکھوں کے سامنے ایسے خطرناک فتن دیکھتا ہوں کہ اگر جماعت جلد بیدار نہ ہوئی اور ایسی قربانیوں کے لئے آمادہ نہ ہوئی کہ موت وحیات اس کی نظر میں یکساں ہو۔ تو اس کے لئے نہایت تاریک ایام اور خطرناک گھڑیاں آنے والی ہیں لیکن اگر آپ لوگ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دیں۔ اسلام کی تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا ہوں جیسا کہ جلسہ سالانہ پر آپ لوگوں نے عہد کیا تھا اور انفرادی قربانیوں کے لئے ہر وقت آمادہ رہیں اور ان ذمہ واریوں کو سمجھیں گے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ پر ڈالی گئی ہیں اور قطع نظر اس کے کہ **آپ جیتے ہیں یا مرتے ہیں خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت میں لگ جائیں گے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت بھی آپ لوگوں پر غالب نہ آ سکے گی۔** اس وقت آپ سے مقابلہ کرنے والے آپ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے مقابلہ کرنے والے ہوں گے اور خدا تعالیٰ خود ان کو تباہ کر دے گا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1938ء صفحہ 8-7)

وہ وقت آنے والا ہے جب یہی غریب واقفین دنیا کے بادشاہ ہوں گے

"دین کی خدمت میں مشغول ہوجائیں ساری دنیا ابھی اسلام سے بیگانہ ہے اور اڑھائی ارب کی آبادی کو ہم نے اسلام کی طرف لانا ہے۔ پس اڑھائی ارب کی آبادی کو اسلام کی طرف لانے کی تیاری کریں اور شروع دن سے ہی اپنا یہ مقصد بنالیں اور اپنی اولاد کو بھی تاکید کریں۔ کہ ان کا کام ساری دنیا کو کلمہ پڑھانا ہے۔ جب تم لوگ ساری دنیا کو کلمہ پڑھالو گے تو تمہاری دنیا اور عاقبت دونوں سنور جائیں گی۔ ایک پاگل سے پاگل انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب ساری دنیا کلمہ پڑھ لے گی تو انگریز کیا دنیا کی ساری قومیں تمہاری غلامی کریں گی۔ کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ اگر امریکہ کے سب لوگ مسلمان ہوجائیں۔ تو آج ہمارا جو مبلّغ وہاں کے مزدوروں سے بھی کم گزارہ لے کر کام کر رہا ہے اسی حالت میں رہے گا۔ اور کیا وہ لوگ اپنی دولتیں اس کی طرف نہیں پھینکیں گے۔ پس بے شک آپ لوگوں کو دنیا بھی ملے گی۔ لیکن میں اس پر زور اس لئے نہیں دیتا۔ کہ تا تمہارا نظریہ دنیوی نہ ہوجائے ورنہ یہ حقیقت ہے کہ آج جو دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرے گا اور دنیا کی پرواہ نہیں کرے گا۔ ایک وقت آئے گا کہ دنیا اس کی طرف دوڑتی ہوئی آئے گی۔ لیکن اس وقت تم صرف دین کو سامنے رکھو............ تم اس وقت اپنی غربت کی طرف نہ دیکھو تم خدا تعالیٰ کی طرف دیکھو اور یاد رکھو کہ وہ وقت آنے والا ہے۔ جب یہی غریب دنیا کے بادشاہ ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ 30 ستمبر 1955ء از الفضل 29 اکتوبر 1955ء)

ہماری جماعت میں دین کی خدمت کرنے والے جب تک رہیں گے کوئی شخص احمدیت کی طرف بری نگاہ سے نہیں دیکھ سکے گا

"ہمارے اندر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے جوشیلے لوگ موجود ہیں جو نہ روپیہ کی پرواہ کرتے ہیں نہ سفر کی پرواہ کرتے ہیں۔ نہ جان کی پرواہ کرتے ہیں نہ عزّت کی پرواہ کرتے ہیں۔ نہ آبرو کی پرواہ کرتے ہیں۔ بلکہ ہر طرح دین کی خدمت کرنے اور اس کا جھنڈا اونچا رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ جب تک رہیں گے اور خدا کرے کہ قیامت تک رہیں احمدیت کا سر اونچا رکھیں گے اور ان کے ہوتے ہوئے کوئی شخص احمدیت کی طرف بری نگاہ سے نہیں دیکھ سکے گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ زمانہ آجائے گا

جب دنیا میں چاروں طرف احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ بے شک وہ زمانہ بظاہر دور نظر آتا ہے۔ لیکن کئی کام ہوتے ہیں جو انسان کی نظر میں تو عجیب ہوتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نظر میں عجیب نہیں ہوتے خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ دنیا خواہ کتنی مخالفت کرے۔ اور خواہ کتنی روکیں پیدا کرے۔ وہ ہر روک کے مقابلہ میں کسی بظاہر بچہ نظر آنے والے وجود کو کھڑا کر دے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اتر کر اس کی مدد کریں گے۔ اور وہ غالب آجائے گا۔ اس کی نالائقی اور اس کی جہالت اور اس کی ناتجربہ کاری اور اس کا بچہ ہونا سب غائب ہو جائے گا۔ اور اس کا ایمان اور اس کی غیرت غالب آجائیں گے نہ اس کی ناتجربہ کاری روک بنے گی نہ اس کا جاہل ہونا روک بنے گا اور نہ اس کا بچہ ہونا روک بنے گا بلکہ اس کا ایمان اور اس کی غیرت ان سب چیزوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گی۔ اور فتح کا جھنڈا اس کے ہاتھ میں دے دی گی۔ پس اپنے ایمانوں کو بڑھاؤ۔ اپنے تفرقے دور کرو اور ذکر الٰہی کی کثرت کرو۔"

(خطبہ جمعہ 11/اپریل 1958ء از الفضل 25/اپریل 1958ء)

......دعوت الی اللہ اور غلبۂ اسلام......

استقلال کے ساتھ متواتر تبلیغ کرو یقیناً خدا تعالیٰ کی نصرت نازل ہوگی

"خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا ہے اور آپ کی کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے یہ خیال کہ لوگ نہیں مانیں گے، بالکل غلط ہے۔ لوگ مانیں گے اور ضرور مانیں گے۔ **شیطان کی روکاٹیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔ وہ کچلا اور پیس ڈالا جائے گا۔** جو لوگ مایوس ہو جاتے ہیں وہ شیطان کے ساتھی ہیں۔ **پس استقلال کے ساتھ متواتر تبلیغ کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی نصرت نازل ہوگی اور چند سالوں بلکہ چند مہینوں میں ترقی کے نمایاں آثار نظر آنے لگیں گے۔**"

(احمدیت کی کامیابی پر یقین رکھو از انوار العلوم جلد 12 صفحہ 478-479)

سارا سال تبلیغ کرو میرا دل محسوس کرتا ہے کہ افواجاً، افواجاً داخل ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے

"یاد رکھو میں یہ تو نہیں کہتا کہ دو تین چار مہینے خصوصیت سے تبلیغ کرو۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ **سارا سال تبلیغ کرو۔** مجھے آثار نظر آ رہے ہیں اور وہ دن قریب ہیں کہ جو لوگ ہم پر ہنستے تھے وہ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (النصر: 2-3) کا نظارہ دیکھ لیں گے۔ **قلوب میں ایسا تغیر ہوتا** معلوم ہو رہا ہے کہ **میرا دل محسوس کرتا ہے کہ افواجاً' افواجاً داخل ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔** پچھلے دو تین سال ایسے گزرے ہیں کہ بعض لوگوں کے دلوں میں مایوسی پیدا ہو گئی تھی کہ کیا ہو گا۔ لیکن جس طرح دریا کے پانی کے آگے روک آ جانے سے اگر پانی رک جائے تو ایک دن یک لخت پانی اس روک کو ہٹا کر پھینک دیتا ہے اور سیلاب آ جاتا ہے۔ وہی حالت تبلیغ کی اب نظر آتی ہے۔ اب تم ضرب پر ضرب مارو۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جو چیز تم بنانا چاہتے ہو بن جائے گی۔ پس ان دنوں کو رائیگاں نہ جانے دو۔ ایسے مواقع بہت کم ملتے ہیں اور جب ملتے ہیں تو ان میں کام کرنے سے عظیم الشّان تغیر پیدا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو جب خدا نبی کو بھیجتا ہے تو اس لئے نہیں کہ لوگ کفر کریں اور اس کا انکار کریں بلکہ اس لئے کہ لوگ مانیں۔ پس خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگ احمدیت قبول کریں۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے لوگوں کے قبول کرنے میں جو دیر لگی ہے وہ خدا کی حکمت کے ماتحت ہے۔ اور اس لئے کہ جو پہلے ایمان لائے ہیں ان کے ذریعہ قبول کریں اور اس طرح ہمارے لئے ثواب کے سامان بہم پہنچائے۔ پس ہمارے ثواب کے لئے خدا ایسا کر رہا ہے ورنہ خدا تعالیٰ تو دیوار سے بھی ہدایت دے سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 26/جنوری 1923ء از خطبات محمود جلد 8 صفحہ 15)

ہر طرف احمدیت ہی احمدیت پھیلے گی۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنی طاقتیں تبلیغ کے لئے صرف کریں

"دنیا فتح ہو گی۔ **اسلام کا غلبہ ہو گا ہر طرف احمدیت ہی احمدیت پھیلے گی۔** میرا اس پر ایمان ہے۔ اور پورا پورا یقین ہے کیونکہ خدا کے نبی نے فرمایا ہے مگر ہمیں اس سے کیا؟ اگر دوسروں کے ذریعے ایسا ہوا۔ مثل مشہور ہے۔ جان ہے تو جہان ہے اگر خدانخواستہ ہم ناکاموں اور نامرادوں کی صف میں کھڑے کئے جائیں تو دوسروں کی فتوحات ہمیں کیا نفع دے سکتی ہیں۔ **پس ضرورت ہے کہ ہم اپنی ساری طاقتیں تبلیغ کے لئے صرف کریں۔"**

(خطبہ جمعہ 16/مئی 1924ء از خطبات محمود جلد 8 صفحہ 408-409)

تبلیغ کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر لوگوں کے دل سخت ہوں گے تو فرشتے ان کو اپنے ہاتھ سے ملیں گے یہاں تک کہ وہ نرم ہو جائیں گے

"ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہی ہے کہ لوگ اس دین کو اختیار کریں تو پھر چاہے لوگ ہمیں ماریں پیٹیں گالیاں دیں ہم مجبور ہیں کہ ان کو اسلام کی تبلیغ کرتے چلے جائیں۔ کسی کا بچہ کنوئیں میں گر رہا ہو تو دوسرا شخص اسے دیکھ کر چپ نہیں رہ سکتا کسی جگہ آگ لگ رہی ہو تو کوئی شخص اس آگ کو دیکھ کر آرام سے بیٹھ نہیں سکتا پھر جبکہ ہم کو بھی ان سے ویسی ہی محبت ہے جیسے ایک باپ کو اپنے بیٹوں سے ہوتی ہے یا بھائی کو اپنے بھائی سے ہوتی ہے اور جبکہ ہم سمجھتے ہیں کہ جو لوگ اسلام میں داخل نہیں وہ ایک آگ میں گرے ہوئے ہیں تو پھر ہم پورا زور لگائیں گے کہ وہ اس آگ سے بچ جائیں خواہ اس جدوجہد میں ہماری اپنی جان بھی کیوں نہ چلی جائے۔ **پس تبلیغ کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے اور ہم اپنے اس فرض کو ہمیشہ ادا کرتے رہیں گے۔ لیکن آپ لوگ مت سمجھیں کہ آپ خدا کی تقدیر کو پورا ہونے سے روک سکتے ہیں۔ خدا کی تقدیر ایک دن پوری ہو کر رہے گی اور یہ سلسلہ تمام زمین پر پھیل جائے گا کوئی نہیں جو اس سلسلہ کو پھیلنے سے روک سکے میں آسمان کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ میں زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں میں ہوشیار پور کی ایک ایک اینٹ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ دنیا میں پھیل کر رہے گا اگر لوگوں کے دل سخت ہوں گے تو فرشتے ان کو اپنے ہاتھ سے ملیں گے یہاں تک کہ وہ نرم ہو جائیں گے اور ان کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا۔**"

(تقریر بر موقع جلسہ یوم مصلح موعود 20؍فروری 1944ء بمقام ہوشیار پور از الفضل 19؍فروری 1960ء)

اپنے تبلیغ کے کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کریں ان تغیرات کے رونما ہونے کا وقت آ چکا ہے جو احمدیت کو دنیا میں قائم کر دیں گے

"میں آج جماعت کے دوستوں کو ان کے اس ضروری فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ **اپنے تبلیغ کے کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کریں۔** وہ وقت قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ جب دنیوی نقطۂ نگاہ سے یا تو احمدیت کو اپنی فوقیت ثابت کرنی ہوگی۔ اور یا اس جدوجہد میں فنا ہونا پڑے گا۔ اور دینی نقطہ نگاہ سے اور روحانی نقطہ نگاہ سے **خدا تعالیٰ کی طرف سے ان تغیرات کے رونما ہونے کا وقت آ چکا ہے اور آ رہا ہے جو کہ احمدیت کو ایک لمبے**

عرصہ تک لئے دنیا میں قائم کردیں گے۔ اور اس کا غلبہ اُس کے دوستوں اور اس کے مخالفوں سے منوا لیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 15؍ستمبر 1950ء بمقام کراچی از الفضل لاہور 29؍ستمبر 1950ء)

یہ لوگ یقیناً اسلام میں داخل ہوں گے پس جب تم کسی کو تبلیغ کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ اسلام میں ضرور داخل ہوگا

"ہمارے مبلّغوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو تمام دنیا کے لئے بھیجا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں خبر دی ہے۔ کہ وہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کر دے گا۔ اگر ہمیں خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر کامل یقین ہو۔ تو خواہ ہمیں اسلام کی اشاعت کا کام کتنا ہی مشکل دکھائی دیتا ہو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی آنکھوں کو جھوٹا کہیں۔ اپنے خیالات کو غلط قرار دیں۔ **اور خدا تعالیٰ کی اس بات پر سچا اور کامل یقین رکھیں۔ کہ خواہ کفر کی کتنی بڑی طاقت ہو۔ پھر بھی اسلام غالب آ کر رہے گا** کیونکہ خدا تعالیٰ کی بات تو کبھی جھوٹی نہیں ہوسکتی .... پس اگر تمہاری آنکھ یہ کہتی ہو کہ یہ لوگ اسلام قبول نہیں کر سکتے۔ تو تم کہو کہ ہماری آنکھ جھوٹی ہے۔ یہ لوگ یقیناً ایک دن اسلام کو قبول کریں گے۔ کیونکہ ہمارے خدا نے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا وعدہ فرمایا ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ لوگ پورے یقین کے ساتھ ان لوگوں کو تبلیغ کریں گے۔ تو ان کو اسلام میں داخل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن اگر تمہیں یہ یقین حاصل نہیں تو تمہاری تمام کوششیں ناکام رہ جائیں گی۔ اگر تبلیغ کرتے وقت تمہارے اندر یہ یقین پیدا نہیں ہوتا۔ کہ وہ لوگ اسلام میں داخل ہوں گے۔ تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے تم محروم رہو گے۔ اور فرشتے تمہاری تائید کے لئے آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ پس جب تم تبلیغ کرو تو اس یقین اور ایمان کے ساتھ کرو۔ کہ یہ لوگ یقیناً ایک دن اسلام میں داخل ہونے والے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ ایک دن اسلام باقی تمام ادیان پر غالب ہوگا۔ **اور اگر تبلیغ کے باوجود تمہیں اچھے نتائج نظر نہ آئیں۔ تو تم سمجھ لو کہ یا تمہارے کام میں نقص ہے۔ اور یا تمہارے یقین اور ایمان میں کمی ہے۔ یہ لوگ یقیناً اسلام میں داخل ہوں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ قول بہر حال سچا ہے کہ وہ اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گا پس جب تم کسی کو تبلیغ کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ اسلام میں ضرور داخل ہوگا۔**"

(خطبہ جمعہ 26؍اگست 1955ء بمقام لندن از الفضل 9؍دسمبر 1955ء)

اگر تم خدا کے لئے نکلو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں دنیا کا امام اور بادشاہ بنا دے گا

"اپنے روحانی مرکز سے جدا ہوئے اتنی دیر ہو گئی ہے کہ اب طبیعت بہت گھبراتی ہے مگر ہم خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں کہ خدتعالیٰ ایک دن ہمیں اپنا روحانی مرکز دلوا دے گا۔ مگر ہمیں خود بھی جدّ وجہد کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا کفر کے اندھیروں میں پڑی ہوئی ہے اور ہمیں خدا کا نور ملا ہے ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ دنیا کو خدا کے نور کی طرف لائیں اور جو خدا نے ہم کو دیا ہے اسے دنیا تک پہنچائیں۔ دنیا خدا سے دور ہوتی جا رہی ہے اور پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میری مدد کے لئے آؤ۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کے اچھے خادموں کی طرح اس کی آواز کو سنیں اور اس تک خدا کا پیغام پہنچائیں۔

سو آگے آؤ اور لوگوں کو دین کی طرف لاؤ کہ اس سے بہتر موقعہ پھر کبھی نہیں ملے گا۔ مسیح نے جو تعلیم دی تھی اسلام کی تعلیم کے آگے عُشرِ عشیر بھی نہ تھی مگر عیسائیوں نے اپنی جدّ وجہد سے اسے دنیا میں پھیلا دیا۔ اگر ہم اس سے ہزاروں حصہ بھی کوشش کریں تو دنیا میں چپہ چپہ پر اسلام کا چشمہ پھوٹ پڑے اور اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے مقابلہ میں بلٰی کی آوازیں آنے لگیں۔ سو اُٹھو اور کمر ہمت کس لو۔ عیسائی جھوٹ کے لئے اتنا زور لگا رہے ہیں کیا تم سچائی کے لئے زور نہیں لگا سکتے؟ خدا تعالیٰ اپنی نصرت کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ ضرورت یہ ہے کہ تم بھی سچے خادموں کی طرح آگے آؤ اور اپنے ایمان کو اپنے عمل سے ثابت کرو۔ دنیا ہزاروں سال سے پیاسی بیٹھی ہے اور اس کے پیاس بجھانے والے چشمہ کی نگرانی تمہارے سپرد ہے۔ کیا تم آگے نہیں بڑھو گے اور دنیا کی پیاس نہیں بجھاؤ گے؟ اُٹھو اور آگے آؤ اور خدا تعالیٰ کے ثواب کے مستحق بنو۔ دنیا میں پھیل جاؤ اور اسلام کی تعلیم کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دو۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور دنیا کی آنکھیں کھولے اور انہیں اسلام کی طرف لائے۔ اسلام ہی سارے نوروں کا جامع اور ساری صداقتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس سرچشمہ کے پاس خاموش نہ بیٹھو بلکہ دنیا میں اس کا پانی تقسیم کرو۔ جس کے پاس چھوٹی سی چیز بھی ہوتی ہے وہ اسے دنیا کو دکھاتا پھرتا ہے۔ تمہارے پاس تو ایک خزانہ ہے۔ ایک بڑھیا کے متعلق مشہور ہے کہ اس کے پاس ایک انگوٹھی تھی اس لے کر کھڑی ہو جاتی اور ہر ایک کو دکھاتی۔ تمہارے پاس تو خدا کا نور ہے تم کیوں نہیں اسے ساری دنیا کو دکھاتے اور دنیا کے سامنے پیش کرتے۔ جاؤ اور دنیا کو اسلام کی طرف پھیر کے لاؤ اور اسلام کی صداقت کو دنیا پر ظاہر کرو۔ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور ہر میدان میں

تمہیں فتح دے۔ **اگر تم خدا کے لئے نکلو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں دنیا کا بادشاہ اور امام بنا دے گا** یہ خدا کا کام ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ تم خدا کے کمزور بندے ہو کر اس کا کام نہ کرو اور وہ قادر مطلق ہو کر اپنا کام نہ کرے۔ **پس خدا کا نام لے کر کھڑے ہو جاؤ اور دنیا کو خدا کے نور سے منور کر دو یقیناً وہ تمہاری مدد کرے گا اور دنیا کو تمہارے قدموں میں لا کر ڈال دے گا۔** تم تو مفت کا ثواب کماؤ گے اور کام سارا خدا کرے گا۔"

(اپنی بیماری کے دوران احباب کے نام پیغام 28/نومبر 1961ء از الفضل 30/دسمبر 1961ء)

۞......دلائل و براہین اور غلبۂ اسلام......۞

اسلام اپنے بے نظیر حسن کے ذریعہ لوگوں کے قلوب کو فتح کرے گا

"خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ. (الصّف:10) مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض ہی یہی ہے کہ اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کر دے اور جو مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض ہے وہی اس کی جماعت کے قیام کی غرض ہے کیونکہ مقتدی اپنے امام سے جدا نہیں ہو سکتا۔ پس جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاف الفاظ میں فرماتا ہے۔ **اس جماعت کا سب سے اہم فرض یہی ہے کہ وہ دیگر ادیان پر اسلام کو دلائل و براہین کے ذریعہ سے غالب کرے۔** کیونکہ تلوار کا غلبہ کوئی چیز نہیں۔ تلوار سے ایک انسان کے ظاہر کو تو بدلا جا سکتا ہے دل نہیں بدلا جا سکتا۔ دل پر قبضہ دلائل کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اور جب تک دل نہ بدلے اس وقت تک منہ کا اقرار کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ پس نہ تو عقل اس بات کو قبول کرتی ہے اور نہ قرآن کریم اس بات کو جائز قرار دیتا ہے جیسا کہ بعض نادان خیال کرتے ہیں کہ لوگوں کو زبردستی اسلام پر قائم کیا جاوے **اسلام پہلے بھی اپنے بے نظیر حسن کے ذریعہ سے لوگوں کے دلوں کا فاتح ہوا تھا اور اب بھی اسی طرح لوگوں کے قلوب کو فتح کرے گا۔** اس لئے ہمارا فرض ہے کہ **جہاں تک ہو سکے اسلام کو اس کی اصلی خوبصورتی کے ساتھ دنیا پر ظاہر کریں۔**"

(ترقیٔ اسلام کے بارہ میں ارشاد از انوار العلوم جلد 3 صفحہ 582)

دلائل اور صداقت کے ساتھ بڑی بڑی طاقتیں آئیں گی اور تمہارے پاؤں پر گریں گی

"پس ہم خدا کی راہ میں کسی چیز کی پرواہ نہ کریں گے اور انشاء اللہ ہم ناکام نہ ہوں گے بلکہ کامیاب ہوں گے۔

پس تم خوب یاد رکھو۔ مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۔ اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہی کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا سہارا اتنا مضبوط ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کو توڑ نہیں سکتی...... پس گو ہم کمزور ہیں، لیکن چونکہ مسیح موعودؑ خدا کی طرف سے تھے اور خدا آپ اور آپ کے ساتھ والوں کے ساتھ ہے۔ اس لئے ہمارا مقابلہ ہمارا نہیں۔ خدا کا ہے جو شخص ہتھیار پر وار کرتا ہے۔ وہ ہتھیار کو توڑنا نہیں چاہتا بلکہ شمشیر زن پر حملہ کرتا ہے۔ مگر تلوار والا تلوار کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح خدا ہماری حفاظت کر رہا ہے۔ اس لئے ہمیں خطرہ نہیں.............. پس خوب یاد رکھو۔ اللہ تعالیٰ کی طاقت کا مقابلہ کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ کب صداقت دنیا میں آئی کہ اس کا مقابلہ نہیں کیا گیا۔ اور مقابلہ کرنے والے ناکام نہیں رہے...... اگر حضرت مسیح موعود خدا کی طرف سے ہیں اور یقیناً خدا کی طرف سے ہیں۔ تو ساری دنیا کی مخالفتوں کا ہمیں کیا خوف ہو سکتا ہے۔ ہمارے مقابلہ میں تمام دنیاوی طاقتوں کی حیثیت ایک مچھر جتنی بھی نہیں۔ بے شک ہمارے پاس تلوار نہیں۔ ہم فوجیں نہیں رکھتے۔ ہمارے پاس مال نہیں۔ ہم تھوڑے ہیں۔ اور ہمارے مخالفوں کے پاس سب کچھ ہے۔ مگر ہم نے کب کہا ہے کہ ہمارے پاس تلوار ہے۔ اور ہم اس کے ذریعہ کامیاب ہوں گے۔ ہم تو کہتے ہیں۔ ہمارے پاس صداقت ہے اور صداقت پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ بلکہ صداقت ہی ہر قسم کی بطالت پر غالب آیا کرتی ہے۔ پس گو ہم کمزور ہیں۔ ناطاقت ہیں۔ تھوڑے ہیں۔ مگر چونکہ اپنے پاس صداقت رکھتے ہیں۔ اور اسی ہستی کا سہارا ہمیں حاصل ہے جو تمام طاقتوں اور قوتوں کی جامع ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی ناکامی کا ہرگز خیال نہیں آ سکتا............

پس مت ڈرو کہ تمام دنیا تمہارے مقابلہ میں ہے۔ اور ہراساں مت ہو کہ تم کمزور ہو۔ کیونکہ تم اپنی طاقت پر مخالفوں کے مقابلہ پر نہیں کھڑے ہوئے **بلکہ خدا تمہاری مدد پر ہے۔ خدا کی طاقت تمہارے دشمنوں اور مخالفوں کا مقابلہ کرے گی۔ یہ بڑی بڑی طاقتیں آئیں گی اور تمہارے پاؤں پر گریں گی۔**

مجھے ایک فرانسیسی مصنف کے قول کا بڑا مزا آتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ مجھے ایک بات تعجب میں ڈال دیتی ہے

کہ ایک کچے مکان میں چند غرباء آدھے ننگے جسموں کے ساتھ بیٹھے ہیں اور تجویزیں یہ کر رہے ہیں کہ اب قیصر کی سلطنت فتح کرنا ہے اور اب کسریٰ کی حکومت کو فتح کریں گے اور ہر ایک کے چہرے سے یقین ٹپکتا ہے اور پھر اسی کے مطابق وہ کر کے بھی دکھا دیتے ہیں۔ جب ایمان ہو تو کسی کا ڈر نہیں ہوتا۔ اگر ہمیں مسیح موعود پر سچا ایمان ہو۔ تو ہمیں کوئی مادی طاقت مرعوب نہیں کر سکتی۔ اور نہ حکومت میں کوئی تغیر خوف زدہ کر سکتا ہے۔ ہم کسی حکومت کی اطاعت اس کے خوف کی وجہ سے نہیں کرتے۔ بلکہ خدا کے حکم کی وجہ سے کرتے ہیں......

پس یاد رکھو۔ کہ یہ تمام حکومتیں تمہارے آگے مغلوب ہو جائیں گی۔ مگر تلوار سے نہیں دلائل کے ساتھ اور صداقت کے ساتھ تم غالب ہو گے۔ اس لئے خدا سے تائید یافتہ بے خوف ہوتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 26 نومبر 1920ء از خطبات محمود جلد 6 صفحہ 560-558)

......تعمیر مساجد اور غلبۂ اسلام......

اب احمدیت پر بھی سورج غروب نہیں ہوتا لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اذانوں پر بھی سورج غروب نہ ہو

"حضرت یعقوب علیہ السلام کو لوگوں نے کہا تھا کہ اپنے بیٹے یوسف کے غم میں پاگل ہو گیا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو تو اپنے بیٹے کا غم تھا اور مجھے اسلام کا غم ہے............ اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میں پچاس مساجد یورپ میں بنواؤں گا تا کہ وہاں ہر بڑے شہر میں مسجد موجود ہو۔ باوا نانکؒ تو ایک دنیا دار ملّاں کے پیچھے کھڑے ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ اس کا ساتھ نہ دے سکے لیکن تم ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہوئے ہو جس کو یورپ میں اسلام پھیلانے اور مساجد تعمیر کرنے کا شوق ہے بلکہ پچاس مساجد بھی کم سے کم اندازہ ہے۔ میرا خیال تو اس سے بھی بلند جایا کرتا ہے...... اور اگر ہم ہر سال پچاس مساجد تعمیر کر سکیں تو پانچ سال کے عرصہ میں اڑھائی سو مساجد بن سکتی ہیں۔ اگر اڑھائی سو مساجد یورپ میں تعمیر ہو جائیں تو اس کے چپہ چپہ پر خدا تعالیٰ کی تکبیر کی صدا بلند ہو سکتی ہے۔ اب کوئی مبلغ باہر سے آتا ہے یا یہاں سے جاتا ہے تو تم اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہو۔ لیکن ان نعروں میں وہ زور نہیں پایا جاتا جو اس اللہ اکبر کی آواز میں ہو گا جو یورپ کی مساجد سے بلند ہو گی اور سب عیسائی بھی زور سے کہیں گے کہ اللہ اکبر۔ جب ان مساجد سے مؤذن اللہ اکبر کہیں گے تو بیک وقت سارا یورپ اللہ اکبر کی

آوازوں سے گونج اٹھے گا اور عیسائی اپنی زبان سے کہیں گے کہ اب عیسائیت کمزور ہوگئی ہے۔ اور یہ بات تو میں نے پانچ مساجد کے متعلق بیان کی ہے لیکن جب یورپ میں اڑھائی سو مساجد تعمیر ہو جائیں گی تو یورپ کے سارے کناروں تک نعرہ ہائے تکبیر کی صدائیں بلند ہوں گی اور وہ نعرہ ہائے تکبیر ایسے ہوں گے کہ ایک مسجد کی آواز دوسری مسجد تک پہنچے گی اور پھر قریب کے علاقہ میں پھیلتی جائے گی اور یورپ والے کہیں گے کہ اب اسلام غالب آ گیا ہے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں اپنے ہتھیار پھینک دیں گے۔ ان کا سارا غرور جاتا رہے گا اور وہ خود اقرار کریں گے کہ اب اسلام غالب آ چکا ہے تب وہ زمانہ آ جائے گا۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ قومیں اسلام میں داخل ہوں گی پھر ہم امریکہ کی طرف متوجہ ہوں گے اور وہاں ہزار دو ہزار مساجد بنائیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ آواز در آواز پھیلتی چلی جائے گی۔ تم دیکھ لو۔ ربوہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے لیکن یہاں جب مسجد مبارک میں مؤذن کی آواز بلند ہوتی ہے تو وہ سارے شہر میں پھیلتی ہے اور جب دوسری مساجد سے بھی اذان کی آوازیں اٹھتی ہیں تو پورے شہر کے اندر زندگی اور بیداری کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ **اسی طرح جب یورپ اور امریکہ کی ہزاروں مساجد میں اذانیں ہوں گی تو عیسائی سمجھ لیں گے کہ اب عیسائیت مرگئی۔** اور پھر یہ نور آہستہ آہستہ تمام دنیا میں پھیلا تو چکر کھا کر جاپان۔ فلپائن اور انڈونیشیا سے ہوتا ہوا پاکستان آئے گا پہلے لوگ کہتے تھے کہ انگریزی سلطنت پر سورج نہیں ڈوبتا۔ لیکن اب یہ بات عملاً احمدیت پر بھی صادق آتی ہے۔ **اب احمدیت پر بھی سورج غروب نہیں ہوتا لیکن ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اذانوں پر بھی سورج غروب نہ ہو۔**"

(اجتماع خدام الاحمدیہ 13؍ اکتوبر 1957ء از الفضل 26؍ دسمبر 1952ء)

...... مرکز سلسلہ ربوہ اور غلبۂ اسلام ......

ہمارا ارادہ یہی ہے کہ ہم مرکز بنا کر اسلام کے غلبہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کی اشاعت کی کوشش کریں

"حقیقت یہ ہے کہ دنیا نے اپنا سارا زور ہماری مخالفت میں لگا لیا اور ابھی اور لگائے گی لیکن یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ احمدیت دنیا میں غالب آ کر رہے گی کیونکہ احمدیت کے بغیر محمد رسول اللہ ﷺ غالب نہیں آ سکتے اس کے ساتھ ہی میں اپنی ذات کے متعلق بھی یہ بات جانتا ہوں کہ میری زندگی کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ اور اسلام کی زندگی وابستہ ہے اس لئے خدا بھی دشمن کے ہاتھوں سے نہیں مرنے دے گا اور وہ میرے بچاؤ کا کوئی نہ

کوئی راستہ ضرور نکال لے گا بہرحال اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ساتھ اسلام کی ترقی کو وابستہ کر دیا ہے جو شخص احمدیت پر ہاتھ اٹھاتا ہے وہ اسلام پر ہاتھ اٹھاتا ہے جو شخص احمدیت کو برباد کرنا چاہتا ہے وہ اسلام کو برباد کرنا چاہتا ہے لیکن ہمارا بھی فرض ہے کہ جب خدا نے ہم پر اتنا بڑا احسان کیا ہے اور ہم کمزوروں اور ناتوانوں کے ساتھ اسلام کی آئندہ ترقی کو وابستہ کر دیا ہے تو ہم اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں اسی لئے باوجود اس کے کہ شہروں میں ہمیں مکان مل سکتے تھے مگر ہم نے نہیں لئے ....

ہمارا ارادہ اور ہماری نیت یہی ہے کہ ہم پھر ایک مرکز بنا کر اسلام کے غلبہ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کی اشاعت کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام میں ہمارا حامی و مددگار ہو ہم نے اس وادی غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ کو جس میں فصل اور سبزیاں نہیں ہوتیں اس لئے چنا ہے کہ ہم یہاں بسیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کریں مگر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ساری فصلیں اور سبزیاں اور ثمرات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں پس اوّل تو ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیتوں کو صاف کرے اور ہمارے ارادوں کو پاک کرے اور پھر ہم اسی سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ مکّہ مکرمہ کے ظلّ کے طور پر اور مکّہ مکرمہ کے موعود کے طفیل ہم کو بھی اس وادی میں ہر قسم کے ثمرات پہنچا دے گا۔ ہماری روزیاں کسی بندے کے سپرد نہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اپنے پاس سے ہم کو کھلائے گا اور **ہم اس سے دعا کرتے ہیں کہ وہ یہاں کے رہنے والوں میں دین کا اتنا جوش پیدا کر دے۔ دین کی اتنی محبت پیدا کر دے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا اتنا عشق پیدا کر دے کہ وہ پاگلوں کی طرح دنیا میں نکل جائیں اور اس وقت تک گھر نہ لوٹیں جب تک دنیا کے کونے کونے میں محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت قائم نہ کر دیں۔** بے شک دنیا کہے گی کہ یہ لوگ پاگل ہیں مگر ایک دن آئے گا اور یقیناً آئے گا یہ آسمان ٹل سکتا ہے یہ زمین ٹل سکتی ہے مگر یہ وعدہ نہیں ٹل سکتا کہ خدا ہمارے ہاتھ سے محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت دنیا میں قائم کر دے گا اور وہ لوگ جو آج ہمیں پاگل کہتے ہیں شرمندہ ہو کر کہیں گے کہ اس چیز نے تو ہو کر ہی رہنا تھا آثار ہی ایسے نظر آ رہے تھے جن سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ چیز ضرور وقوع میں آ کر رہے گی جیسے محمد رسول اللہ ﷺ کو سب لوگ پاگل کہتے تھے مگر اب عیسائی یہ کہتے ہیں کہ اس وقت دنیا کے حالات ہی اس قسم کے تھے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو فتح ہوتی اور باقی مذاہب شکست کھاتے جس طرح پہلے عقلمند کہلانے والے لوگ پاگل ثابت ہوئے اسی طرح اب بھی عقلمند کہلانے والے لوگ ہی پاگل ثابت ہوں گے اور دنیا پر اسلام غالب آ کر رہے گا۔"

(خطاب بر موقع افتتاح ربوہ 20 ستمبر 1948ء از الفضل 26 دسمبر 1964ء جلسہ سالانہ نمبر)

اب نئے مرکز کے قیام سے اسلام کے غالب ہونے کی باری ہے۔ یہ یقینی اور قطعی بات ہے

"حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں وضاحتاً قادیان سے نکلنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ خود مجھے اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت گزشتہ سال کے واقعات کی تفصیلاً اطلاع دی جو 42ء میں شائع بھی ہو چکی ہے اور وہ لفظ بہ لفظ پوری ہوئی۔ اس اطلاع میں نئے مرکز کے قیام اور قادیان کی واپسی کی خبر بھی موجود ہے **جب خدا نے انذار والے پہلو پورے کئے۔ تو ہم کس طرح گمان کر سکتے ہیں کہ وہ تبشیر کے پہلو پورے نہ کرے گا۔ اب اسلام کے غلبہ کی باری ہے۔**

اس موقعہ پر کسی صاحب نے رُقعے کے ذریعہ دریافت کیا کہ کیا حضور کو پاکستان کے استحکام کے متعلق بھی کوئی اطلاع خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے۔ حضور نے فرمایا اسلام کی ترقی خدائی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے یہ قطعی اور یقینی بات ہے کہ اسلام اب آگے ہی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ **اب اسلام ہی کے غالب ہونے کی باری ہے اب کفر کے غالب ہونے کی باری ختم ہو چکی ہے۔**"

(تقریر جلسہ سالانہ لاہور 26/دسمبر 1948ء از الفضل 28/دسمبر 1948ء)

ربوہ میں سے وہ لوگ نکلیں گے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کو سربلند کر دے گا

" میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جو بھی واقعہ ہوا حملہ کرنے والے کی نیت بہر حال مجھے مارنے کی تھی۔ خود عدالت میں اس نے اقرار کیا ہے کہ میں اسی نیت سے آیا تھا۔ کہ ان کو ماروں مگر یہ سیدھی بات ہے کہ جس نے بھی مجھے مارنا چاہا تھا اس نے مجھے نہیں مارنا چاہا تھا بلکہ اپنے خیال میں احمدیت کو مارنا چاہا تھا اور یہ چیز ایسی ہے جس کے متعلق میرا مذہبی فرض ہے کہ میں دنیا کو بتا دوں کہ احمدیت کا میری زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوئے تو دنیا نے یہ سمجھا تھا کہ احمدیت ختم ہو گئی۔ مگر پھر احمدیت اس سے بھی آگے نکل گئی۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو انہوں نے سمجھا۔ بس یہ بڈھا ان میں ایک عقلمند تھا اب یہ ختم ہیں۔ پھر جب میں خلیفہ ہوا تو لوگوں نے کہا ایک بچے کے ہاتھ میں خلافت آ گئی ہے۔ مگر وہ بچہ آج بوڑھا ہے اور احمدیت آج جوانی کی طرف جا رہی ہے نہ اس کے بچپن نے احمدیت کو نقصان پہنچایا اور نہ اس کا بڑھاپا احمدیت کو کوئی

نقصان پہنچائے گا **دنیا کتنی بھی کوشش کر لے احمدیت کا پودا بڑھے گا۔ بڑھتا جائے گا۔ ترقی کرتا جائے گا۔ آسمان تک جا پہنچے گا** یہاں تک کہ زمین اور آسمان کو پھر اسی طرح ملا دے گا۔ جس طرح رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ہوا تھا......

اب ہمارا تبلیغی نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے رنگ میں قائم ہو گیا ہے کہ اگر ہم نے چند ایک اور مشن قائم کر لئے تو ان کے ذریعے بیک وقت پوری دنیا تک ہم اپنی آواز پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ اس کے بعد صرف اس امر کی ضرورت رہ جائے گی کہ ہم اپنے مشنوں کو لٹریچر مہیا کریں اور اہم ممالک میں مساجد تعمیر کر دیں اگر ہم اس کام میں کامیاب ہو جائیں تو پھر دنیا کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اب اسلام سنجیدگی کے ساتھ عیسائیت کے مقابل پر آ گیا ہے **اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ اسلام کو سربلند کرے گا۔**

ایک زمانہ وہ تھا۔ جب دنیا میں اسلام کی آواز کو پھیلانے والا اور اس کی اشاعت کرنے والا کوئی بھی نہ تھا۔ **اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور صرف تمہارے ذریعہ سے اسلام کو دوبارہ دنیا میں سربلند کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے** اور تم ہی وہ جماعت ہو جو ان برکات کی حامل ہو گی۔ جو اسلام کی خدمت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ عطا فرمایا کرتا ہے۔ اس وقت جس رنگ میں تمہاری کوششوں اور قربانی کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا سامان ہو رہا ہے۔ وہ صاف بتا رہا ہے کہ روز بروز تم کامیابی سے قریب اور قریب سے قریب تر ہوتے جا رہے ہو...... یہ درست ہے کہ آج دوست اور دشمن کوئی بھی یہ قیاس نہیں کر سکتا۔ کہ دنیا میں اسلام غالب آ سکتا ہے۔ یا یہ کہ ربوہ سے وہ لوگ نکل سکتے ہیں۔ جو نیویارک اور لنڈن میں جا کر باطل کی اینٹ سے اینٹ بجانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ اور علیٰ وجہ البصیرت جانتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر یہ قابلیت اور لیاقت رکھی ہے۔ کہ تم اس عظیم الشّان کام کو سرانجام دے سکو۔ اور اب تو خود وہ لوگ بھی اس امر کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ جن کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ٹوئن بی (Toynbee) اس زمانہ کا ایک مشہور برطانوی مورخ ہے۔ اس کی قابلیت اور شہرت اتنی ہے۔ کہ اب اسے گبن کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ اس نے اپنی تاریخ کی ایک کتاب میں جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ یہ لکھا ہے۔ کہ تاریخ عالم کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بسا اوقات انقلاب ایسی جگہ سے رونما ہوا کرتا ہے۔ جس کا پہلے وہم و گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے بعد اس نے احمدیت کا ذکر کیا ہے...... اور اس امکان کا اظہار کیا ہے۔ کہ کوئی عجب نہیں کہ آئندہ چل کر احمدیت ہی ساری دنیا پر غالب آ جائے۔

پس آج نہ صرف ہمیں بلکہ غیروں کو بھی تمہاری کامیابی کا امکان نظر آنے لگ پڑا ہے۔ اور اگر تم محبت اور استقلال کے ساتھ اسلام کی خدمت کرتے چلے جاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ضرور تمہیں باطل کو

شکست دینے کی توفیق دے گا۔

پھر فرمایا۔

نوجوانوں کو میں خصوصاً توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خدام کے ذریعہ سے تم نے بڑے بڑے اچھے کام کرنے شروع کئے ہیں۔ خدمت خلق کا تم نے ایسا عمدہ لاہور میں مظاہرہ کیا ہے۔ کہ اس کے اوپر غیر بھی عش عش کرتا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ تم روزانہ اپنی زندگیوں کو اس طرح سنوارتے چلے جاؤ گے۔ کہ تمہارا خدمت خلق کا کام بڑھتا چلا جائے۔ لیکن یہ کام سب سے مقدم ہے۔ کیونکہ اسلام کی خدمت کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو۔ اور اسلام کی تبلیغ کا دنیا میں پھیلانا یہ ناممکن کام اگر تم کردو گے۔ تو دیکھو کہ آئندہ آنے والی نسلیں تمہاری اس خدمت کو دیکھ کر کس طرح تم پر اپنی جانیں نچھاور کریں گی۔ کیا آج تم میں سے کوئی شخص خیال کرسکتا ہے۔ کیا آج ایشیاء میں سے کوئی شخص خیال کرسکتا ہے۔ کیا آج افریقہ کا کوئی شخص خیال کرسکتا ہے۔ کیا آج امریکہ کا کوئی شخص خیال کرسکتا ہے۔ کیا آج چین اور جاپان کا کوئی شخص خیال کرسکتا ہے یا شمالی علاقوں کا کوئی شخص خیال کرسکتا ہے کہ اسلام غالب آجائے گا۔ اور عیسائیت شکست کھا جائے گی۔ **کیا کوئی شخص یہ خیال کرسکتا ہے۔ کہ ربوہ جو ایک کُوردِہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا ایک شور زمین والا جس میں اچھی طرح فصل بھی نہیں ہوتی۔ جس میں پانی بھی کوئی نہیں اس ربوہ میں سے وہ لوگ نکلیں گے جو واشنگٹن اور نیویارک اور لنڈن اور پیرس کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔** تو یہ تمہاری حیثیت ہے کہ کوئی شخص نہ دشمن نہ دوست یہ قیاس بھی نہیں کرسکتا۔ کہ تم دنیا میں یہ کام کرسکتے ہو۔ مگر تمہارے اندر خدا تعالیٰ نے یہ قابلیت پیدا کردی ہے۔ تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے یہ وعدے کردیئے ہیں۔ بشرطیکہ تم استقلال کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ اسلام کی خدمت کے لئے تیار رہو۔ اگر تم اپنے وعدوں پر پورے رہو۔ اگر تم اپنی بیعت پر قائم رہو۔ **تو خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کردیا ہے۔ کہ رسول کریم ﷺ کا تاج تم چھین کے لاؤ گے۔ اور تم پھر محمد رسول اللہ ﷺ کے سر پر رکھو گے۔** تم تو چند پیسوں کے اوپر ہچکچاتے ہو۔ مگر خدا کی قسم اگر اپنے ہاتھوں سے اپنی اولادوں اور اپنی بیویوں کو ذبح کرنا پڑے تو یہ کام پھر بھی سستا ہے۔

میں نوجوانوں سے کہتا ہوں۔ کہ اب وہ آگے بڑھیں اور اپنی قربانیوں سے یہ ثابت کردیں۔ کہ آج کی نسل پہلی نسل سے پیچھے نہیں بلکہ آگے ہے۔ جس قوم کا قدم آگے کی طرف بڑھتا ہے۔ وہ قوم ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتی ہے۔ اور جس قوم کی اگلی نسل پیچھے ہٹتی ہے۔ وہ قوم بھی پیچھے ہٹنی شروع ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ تک تمہارے بوجھ بڑھتے چلے جائیں گے۔ کچھ عرصہ تک تمہاری مصیبتیں بھیانک ہوتی چلی جائیں گی۔ کچھ عرصہ تک تمہارے لئے ناکامیاں ہر قسم کی شکلیں بنا بنا کر تمہارے سامنے آئیں گی۔ لیکن پھر وہ وقت آئے گا۔ **جب آسمان کے فرشتے**

اتریں گے۔ اور وہ کہیں گے۔ بس ہم نے ان کا دل جتنا دیکھنا تھا دیکھ لیا۔ جتنا امتحان لینا تھا لے لیا۔ خدا کی مرضی تو پہلے سے یہی تھی۔ کہ ان کو فتح دے دی جائے۔ جاؤ ان کو فتح دے دو۔ اور تم فاتحانہ طور پر اسلام کی خدمت کرنے والے اور اس کے نشان کو پھر دنیا میں قائم کرنے والے قرار پاؤ گے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ 27/دسمبر 1954ء از الفضل 4/جنوری 1955ء۔ الفضل 27/اکتوبر 1955ء۔ الفضل 28/اکتوبر 1955ء)

(نوٹ: یہ تقریر الفضل میں کئی قسطوں میں شائع ہوئی۔ اس لئے مختلف اخبارات کے حوالے درج ہیں)

...... جسمانی صحت اور غلبۂ اسلام ......

اگلی نسل تک جماعت کروڑوں تک پہنچ جائے گی مگر ہمیں جسمانی صحت کا بھی خیال رکھنا چاہئے

نومبر 1925ء

"ابھی چند دن ہوئے شاید دس بارہ دن ہوئے ہوں گے میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھی۔ میں خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جامع مسجد بہت وسیع ہے اتنی وسیع تو نہیں کہ جہاں تک نظر جاتی ہے مگر بہت وسیع ہے دور تک پھیلی ہوئی ہے نمازی بھی بہت کثیر ہیں جن کو میں نے تین نصیحتیں کی ہیں پہلی تو میں بھول گیا ہوں دوسری یہ ہے کہ جماعت کے لوگوں کو چاہئے مرکزی کاموں میں زیادہ دلچسپی لیں اور تیسری یہ کہ ہمارے لئے ضروری ہے کہ اپنی آئندہ نسلوں کی صحت کا خیال رکھیں اور نصیحت کرتے ہوئے میں نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ ہماری آئندہ نسلوں کے لئے ہماری نسبت ہزار گنا زیادہ کام درپیش ہے جس کے اٹھانے کے لئے ان کے کندھے اتنے ہی چوڑے ہونے چاہئیں۔

یہ خواب ایک بہت بڑی بشارت بھی اپنے اندر رکھتی ہے اور وہ یہ کہ جب **ہماری اگلی پود کام کرنے کے قابل ہوگی تو اس وقت جماعت لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں تک پہنچ جائے گی مگر اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہمیں جسمانی صحت کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔**"

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 88-87)

...... مادّی غلبہ اور دنیاوی عظمت وشوکت ......

بادشاہ اس مذہب کو قبول کریں گے اور سلطنتیں اپنے سر احمدیت کے آگے جھکائیں گی

"اس خطرناک مصیبت میں اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کام پر مقرر کیا ہے۔ کہ دین اسلام کی حفاظت کرو اور اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرو۔ پس اپنے فرض کو پہچانو اور غفلت کو ترک کر دو۔ مال پھر بھی مل سکتا ہے لیکن یہ وقت پھر نہ ملے گا۔ بے شک آپ لوگوں پر چندوں کا بہت بوجھ ہے لیکن جو ثواب آپ جمع کر سکتے ہیں وہ ایسی بیش بہا چیز ہے۔ کہ آنے والی نسلیں اس پر رشک کریں گی اور بہت ہوں گے جو اپنی بادشاہتوں کو ترک کرنا بخوشی قبول کریں گے بشرطیکہ ان کو آپ کے ثوابوں میں سے ایک ہزارواں حصہ بھی دے دیا جائے۔ **مجھے یقین ہے کہ بادشاہ اس مذہب کو قبول کریں گے اور سلطنتیں اپنے سر احمدیت کے آگے جھکائیں گی۔ لیکن جو رتبہ اور مرتبہ آپ کے حصہ میں آیا ہے وہ ان کو نصیب نہ ہوگا۔** کیا یہ سچ نہیں کہ بڑے بڑے زبردست بادشاہ ابوبکرؓ اور عمرؓ بلکہ ابوہریرہؓ کا نام لے کر بھی رضی اللہ عنہ کہہ اٹھتے رہے ہیں اور چاہتے رہے ہیں کاش ان کی خدمت کا ہی ہمیں موقعہ ملتا۔ پھر کون ہے جو کہہ سکے کہ ابوبکر اور عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے غربت کی زندگی بسر کر کے کچھ نقصان اٹھایا۔ بے شک انہوں نے دنیاوی لحاظ سے اپنے اوپر ایک موت قبول کر لی۔ لیکن وہ موت ان کی حیات ثابت ہوئی اور اب کوئی طاقت ان کو مار نہیں سکتی۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ پس تمہارے لئے بھی وہ دروازے کھولے گئے ہیں۔ اخلاص اور ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے دین کی تائید میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لو۔ کیونکہ جو جس قدر موت اپنے لئے قبول کرے گا اسی قدر زندگی اس کو دی جائے گی۔ خدا کے قرب کے دروازے کھلے ہیں اور کوئی قوم نہیں جو ان کے اندر داخل ہونے کی خواہشمند ہو۔ ایک تم ہی تم ہو۔ پس ایک جست کرو اور اندر داخل ہو جاؤ......

......اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کا حامی ہے اور وہ خود ہماری سب ضروریات کا کفیل ہوگا۔ ہمارے بعض دوست ہم سے الگ ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کوئی روپیہ نہ دیں گے مگر وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نئے آدمی دے گا جو **یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ** والی جماعت ہوگی اور وہ اس باغ میں ایک درخت کے بدلے ہزار درخت لگائے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ جن کے پھل ان مقطوعہ درختوں کے پھلوں سے بہت زیادہ شیریں ہوں گے۔"

(شکریہ اور اعلان ضروری از انوار العلوم جلد 2 صفحہ 77-72)

وہ دن آتے ہیں کہ زبردست بادشاہ اس خدا کے سلسلہ میں داخل ہوں گے

"یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہم کو اس مبارک زمانہ میں پیدا کیا ورنہ لاکھوں بزرگ اور علماء اور امراء اس بات کی حسرت کرتے ہوئے مر گئے کہ کسی طرح ان کو مسیح موعود کا زمانہ ملے۔ گو مسیح موعود فوت ہو چکے ہیں مگر ان کے دیکھنے والے موجود ہیں۔ پس یہ زمانہ غنیمت ہے **وہ دن آتے ہیں جبکہ زبردست بادشاہ اس خدا کے مرسل کے سلسلہ میں داخل ہوں گے** لیکن مبارک ہے وہ جو سب سے پہلے اس نعمت کو حاصل کرتا ہے **کیونکہ کوئی زمانہ آئے گا جب کہ اپنی بادشاہتیں دے کر خواہش کریں گے کہ ہمیں بھی وہ فضیلت حاصل ہو جائے جو مسیح موعود کے قریب کے لوگوں کو حاصل تھی۔**"

(تحفۃ الملوک از انوار العلوم جلد 2 صفحہ 142-141)

ہم صفائی کے ساتھ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ جس رستہ پر ہم چل رہے ہیں حکومت اسی رستہ پر چل کر ملے گی

"**پس ہم صفائی کے ساتھ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ جس رستہ پر ہم چل رہے ہیں حکومت اسی رستہ پر چل کر ملے گی۔ اس وقت جو حاکم ہیں خدا ان کی عقلوں کو کھول دے گا۔ اور صداقت اسلام کے قائل بنا دے گا** اور ایک دن آئے گا جبکہ یہ لوگ سمجھیں گے کہ انسان کو خدا بنانا بہت بڑی غلطی تھی۔ پھر وہ دن آئے گا جب ان کو معلوم ہوگا کہ ہم نے حقیقی وفاداروں کو چھوڑ کر دوسروں کی خاطر انہیں دکھ دیئے۔ اس وقت وہ خود شرمندہ ہو کر آئیں گے اور ہم سے معافی مانگیں گے اور ہمارے آگے ادب کے زانو تہ کر کے کہیں گے ہم کو اسلام میں داخل کرو کیونکہ اس کی صداقت ہم پر کھل گئی ہے ہماری ان بدسلوکیوں کو معاف کرو جو ہم تم سے کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری آنکھوں پر سے پردہ اٹھا دیا ہے اور تمہاری اصل شکل ہمیں نظر آنے لگی ہے۔ تم کہو یہ کب ہوگا اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نہ ہم کو بتایا گیا ہے کہ اور نہ ہمارے ہادی کو۔ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بتایا گیا تھا ہاں یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح پہلے نبیوں کے وقت میں ہوا اسی طرح اب بھی ہوگا۔ یہ ہم نہیں جانتے کہ کب ہوگا۔ ہاں یہ جانتے ہیں کہ ضرور ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ 24/اگست 1923ء از خطبات محمود جلد 8 صفحہ 176-175)

جماعت احمدیہ کی حکومت کا اتنا لمبا دور ہوگا کہ اس سے بڑھ کر دور اور کسی حکومت کا نہ ہوگا

"محمد ﷺ کا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ ترین غلام جس سے ادنیٰ ہونا ناممکن ہو، اسے بھی ہم گاندھی جی سے ہزاروں درجے افضل سمجھتے ہیں۔ پس اگر کانگریس کے دلدادہ اور کانگریس کے تنخواہ دار ایجنٹ چاہتے ہیں کہ ہم ان کے لیڈروں کا ادب کریں تو وہ انہیں ہمارے بزرگوں کے مقابل کھڑا نہ کریں۔ دونوں کے مقاصد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک دنیا کے لئے لڑ رہا ہے اور چاہتا ہے کہ دنیا کو دنیا دے اور ایک بھولی بھٹکی دنیا کو خدا سے ملانا چاہتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ جو اس کے لئے دنیا چھوڑ دے اسے دنیا بھی مل کر رہتی ہے اور **زمانہ دیکھے گا کہ وہی مسیح موعودؑ جو دنیا کو روحانی بادشاہت کے لئے بلا رہا ہے آخر دنیا بھی اس کے قدموں میں لا ڈالی جائے گی اور دنیا کے بادشاہ آپ کے غلاموں میں داخل ہو کر آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ آج نہیں کل، کل نہیں پرسوں، اس سال نہیں اگلے سال، اس سے زیادہ بڑھا لو پچاس سال، سو یا دو سو سال بعد یقیناً یہ باتیں جو لکھی جائیں گی پوری ہوں گی اور دنیا دیکھے گی کہ ساری حکومتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں میں لا ڈالی جائیں گی** اور دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ محمد ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم ایسی اعلیٰ اور ارفع اور مکمل ہے کہ اس پر چلنے سے انسان کو دین بھی ملتا ہے اور دنیا بھی مل جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک دنیا کی ترقی محض محمد ﷺ کی اتباع میں ہے بادشاہوں اور جرنیلوں کی اتباع میں نہیں اور محمد ﷺ کا ادنیٰ سے ادنیٰ شاگرد دنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ سے افضل ہے۔ **دنیا کے بادشاہ اور دنیا کی حکومتیں اور سلطنتیں کبھی بھی امن اور راحت اور چین حاصل نہیں کر سکیں گی جب تک وہ خدا کے مامور کی جماعت میں شامل نہ ہوں گی**......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اللہ تعالیٰ حکومت دے گا مگر اپنے وقت پر۔ دیر آمدہ زراہ دور آمدہ یہ الہام ہے تو ایک شخص کے متعلق مگر اس میں جو حقیقت بیان کی گئی ہے وہ یہی ہے کہ جو چیز دیر سے ملتی ہے وہ دیرپا بھی ہوتی ہے۔ زراہ دور آمدہ کا منشاء یہی ہے کہ خدا نے اس کو بہت دور سے بھیجا ہے اور وہ بہت دیرپا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رسول کریم ﷺ کا جو یہ دوسرا ظہور ہوا ہے اس میں **جب احمدیہ جماعت کو حکومت ملی تو اس کا بڑا لمبا دور ہوگا۔ اتنا لمبا کہ ممکن ہے قیامت ہی آ جائے اور ممکن ہے اسی دور سے ایک دوسرا دور شروع ہو جائے۔ بہرحال وہ حکومت کا اتنا لمبا دور ہوگا کہ اس سے بڑھ کر لمبا دور اور کسی حکومت کا نہ ہوگا۔**"

(خطبہ جمعہ 19/ جون 1931ء از خطبات محمود جلد 13 صفحہ 199-200)

تم ہی دنیا کے بادشاہ ہوگے حکومتیں تمہاری ہوں گی ساری دنیا تمہاری مٹھی میں ہوگی جس طرح وہ خدا تعالیٰ کی مٹھی میں ہے

"پس جس دن وہ روح تمہارے اندر پیدا ہوگئی۔ جو میں پیدا کرنی چاہتا ہوں۔ اس دن نہ کوئی طاقت تمہیں مار سکتی ہے اور نہ کوئی قوم تمہارے ارادوں میں مزاحم ہوسکتی ہے۔ **تب تم ہی تم دنیا کے بادشاہ ہوگے۔ حکومتیں تمہاری ہوں گی۔ تجارتیں تمہاری ہوں گی۔ زراعتیں تمہاری ہوں گی اور تم اسی طرح دنیا پر حاوی ہوگے۔ جس طرح آسمان زمین پر حاوی ہے۔** یاد رکھو مومن کا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہوتا ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ تعالیٰ کی کرسی نے زمین و آسمان کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی کرسی زمین و آسمان پر احاطہ کئے ہوئے ہے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ عرش کی کس قدر وسعت ہوگی۔

پس اگر واقعہ میں مومن کا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہوتا ہے تو **جب تم سچے مومن بن جاؤ گے۔ یقیناً ساری دنیا اسی طرح تمہاری مٹھی میں ہوگی جس طرح وہ خدا تعالیٰ کی مٹھی میں ہے کیونکہ اس وقت تم خدا کے ہوگے اور خدا تمہارا۔**"

(خطبہ جمعہ 6/دسمبر 1935ء از الفضل 12/دسمبر 1935ء)

اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما چکا ہے کہ احمدی جماعت کو دنیا میں بلندی، طاقت اور شوکت عطا فرمائے

" کچھ عرصہ کی بات ہے ایک ہندو دوست میرے ہم سفر تھے باتوں باتوں میں وہ مجھ سے کہنے لگے آپ تو قادیان کے بادشاہ ہوئے۔ میں نے کہا میں تو کوئی بادشاہ نہیں۔ بادشاہ تو انگریز ہیں وہ کہنے لگا ہاں مگر پھر بھی آپ کو وہاں ایک قسم کی بادشاہت حاصل ہے میں نے کہا **تو پھر اس میں قادیان کی کیا شرط ہے اس قسم کی بادشاہت تو مجھے ساری دنیا کی حاصل ہے۔**

اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما چکا ہے کہ احمدی جماعت کو دنیا میں بلندی طاقت اور شوکت عطا فرمائے وہ جب بھی حاصل ہو۔ ہو کر رہے گی۔ اس کی ابتدا چھوٹی نظر آتی ہوگی۔ اور سنت اللہ کے مطابق ایسا ہی ہونا چاہئے۔ مگر وہ چھوٹی چیز بڑی چیز کا ایسا ہی پیش خیمہ ہے جیسے ایک بیج ڈالا ہوا۔ آئندہ بہت سے دانوں کے اُگنے کا موجب ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 29/جنوری 1937ء از الفضل 2، 1/فروری 1937ء)

دنیا کی بادشاہتیں ان کے ہاتھ چومیں گی اور دنیا کی حکومتیں ان کے آگے گریں گے

"ہم دوسرے انسانوں سے الگ قسم کے انسان نہیں تھے مگر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے ذریعے سے خبر دی کہ مسیح موعود شاہی خاندان میں پیدا ہوگا اور اس کے ذریعہ سے پھر اسلامی بادشاہت قائم ہوگی اس کی وجہ سے باوجود نہایت نالائق ہونے کے ہم نے ایک لمبی سکھ کی زندگی بسر کی اور اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق شاہی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ہماری اس میں کوئی خوبی نہیں تھی ہم ذلیل تھے اس نے ہمیں دین کا بادشاہ بنا دیا ہم کمزور تھے ہمیں اس نے طاقتور کر دیا اور اسلام کی آئندہ ترقیوں کو ہم سے وابستہ کر دیا۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی جوتیوں کے طفیل ہمیں اس قابل بنایا ہم خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائیں یہ وہ مشکل کام تھا جس کو بڑے بڑے بادشاہ نہ کر سکے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہم غریبوں اور بے بسوں کے ذریعہ سے یہ کام کروا دیا اور اس بات کو سچا کر دکھایا کہ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ (یعنی پاک ہے وہ خدا جس نے اسلام کے دشمنوں کو ذلیل کر دیا) مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک اسلام کو برتری بخشتا رہے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ میری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہمیشہ اسلام کے جھنڈے کو اونچا کرتی رہے گی اور اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی قربانی کے ذریعے سے اسلام کے جھنڈے کو ہمیشہ اونچا رکھے گی۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گی۔ میں اس دعا میں ہر احمدی کو شامل کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اس مشن کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ وہ کمزور ہیں لیکن ان کا خدا ان کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ خدا ہو اسے انسانوں کی طاقت کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ **دنیا کی بادشاہتیں ان کے ہاتھ چومیں گی اور دنیا کی حکومتیں ان کے آگے گریں گی۔** بشرطیکہ نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کے حقوق یہ لوگ نہ بھولیں اور اسلام کے جھنڈے کو اونچا رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ہمیشہ ان کی مدد کرتا رہے اور ہمیشہ ان کو سچا راستہ دکھاتا رہے۔ بے شک وہ کمزور ہیں تعداد کے لحاظ سے بھی اور روپے کے لحاظ سے بھی اور علم کے لحاظ سے بھی لیکن اگر وہ خدائے جبّار کا دامن مضبوطی سے پکڑیں گے تو خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں ان کے حق میں پوری ہوں گی۔ اور دینِ اسلام کے غلبہ کے ساتھ ان کو بھی غلبہ ملے گا اس دنیا میں بھی اور اگلی دنیا میں بھی۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے اور قیامت کے دن نہ وہ شرمندہ ہوں نہ ان کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ یا رسول اللہ ﷺ شرمندہ ہوں۔ نہ خدا تعالیٰ شرمندہ ہو کہ اس نے ایسی نالائق جماعت کو کیوں چنا۔ **یہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا آخری پودا ہے جو اس پودے کی آبیاری کرے گا خدا تعالیٰ قیامت تک اس کے بیج بڑھاتا جائے گا اور وہ دونوں جہان**

میں عزت پائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

(احباب جماعت کے نام ضروری پیغام 7 رمئی 1959ء از الفضل 20 رمئی 1959ء)

اسلامی حکومتیں دنیا میں قائم کی جائیں گی

اپریل 1936ء

"اسلامی حکومت کے قیام کے سب سے زیادہ خواب ہمیں ہی آتے ہیں اور خواب آنا تو لوگ وہم سمجھتے ہیں **ہمیں تو الہام ہوتے ہیں کہ اسلامی حکومتیں دنیا میں قائم کی جائیں گی۔"**

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 120)

رعایا بھی احمدی اور بادشاہ بھی احمدی

"پس تبلیغ کرو اور احمدیت کی اشاعت میں منہمک رہو تا کہ تمہاری زندگی میں اسلام اور احمدیت کی شوکت کا زمانہ آجائے جبکہ سب لوگ احمدی ہو جائیں گے **تو پھر رعایا بھی احمدی ہوگی اور بادشاہ بھی احمدی**۔ میں نے بچپن میں ایک رؤیا دیکھا تھا بارہ تیرہ سال کی عمر تھی کہ کبڈی ہو رہی ہے۔ ایک طرف احمدی ہیں اور دوسری طرف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے ساتھی جو شخص کبڈی کہتا ہوا مولوی محمد حسین صاحب کی طرف سے آتا ہے اسے ہم مار لیتے ہیں۔ اور اس میں یہ قاعدہ ہے کہ جو مر جائے وہ دوسری پارٹی کا ہو جائے اس قاعدہ کی رُو سے مولوی صاحب کا جو ساتھی مارا جاتا وہ ہمارا ہو جاتا۔ مولوی صاحب کے سب ساتھی اس طرح ہماری طرف آ گئے تو وہ اکیلے رہ گئے اس پر انہوں نے پاس کی دیوار کی طرف منہ کر کے آہستہ آہستہ لکیر کی طرف بڑھنا شروع کیا اور لکیر کے پاس پہنچ کر کہا میں بھی اس طرف آجاتا ہوں اور وہ بھی آ گئے۔

مولوی محمد حسین صاحب سے مراد آئمہ کفر ہیں اور اس طرح بتایا گیا ہے کہ جب عام لوگ احمدی ہو جائیں گے تو وہ بھی احمدی ہو جائیں گے اور جب رعایا احمدی ہو جائے گی تو بادشاہ بھی ہو جائیں گے **پس تبلیغ کرو، احمدیت کو پھیلاؤ اور دعاؤں میں لگے رہو**۔ دل میں درد پیدا کرو عاجزی، فروتنی اور دیانتداری اختیار کرو اور ہر طرح خدا کے مخلص بندے بننے کی کوشش کرو۔"

(خلافت راشدہ از انوار العلوم جلد 15 صفحہ 594)

……غلبہ اسلام کے بعد دشمنوں سے حسن سلوک……

جو سلوک فتح مکہ کے دن آنحضرت ﷺ نے اپنے دشمنوں سے کیا تھا وہی حالت ایک دن اسلام کے دشمنوں پر آنے والی ہے

"یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات ہے جس نے ہمارے دل میں ایک نئی امنگ پیدا کر دی ہے آج وہ کرن دور ہے اور شعائیں فاصلہ پر نظر آتی ہیں مگر بہرحال کھڑکی کھلی نظر آتی ہے اور پتہ لگتا ہے کہ ہم کسی نہ کسی دن اس مقام پر پہنچیں گے جس طرح اسلام کے دشمنوں نے اسلام کو گھٹنوں کے بل گرانے کی کوشش کی اور ناک رگڑوانا چاہا ہم انشاء اللہ ان کو گھٹنوں کے بل گرائیں گے اور ناک رگڑوائیں گے مگر ناک رگڑوانے سے مراد یہ نہیں کہ ہم ظاہری رنگ میں ایسا کریں گے بلکہ معنوی رنگ میں ہم ان سے ایسا سلوک کریں گے جو گھٹنے ٹیکنے اور ناک رگڑنے کا مترادف ہوگا۔ دیکھو جب مکہ فتح ہوا تو اس وقت ظاہری طور پر کسی نے ناک نہیں رگڑوائے بلکہ رسول کریم ﷺ نے سب کو یہی کہا کہ تم ہمارے بھائی ہو ہم تمہیں معاف کرتے ہیں مگر معنوی طور پر ان کے ناک رگڑے گئے ……بظاہر ان کی بے عزتی نہیں کی گئی اور بظاہر ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی گئی۔ بظاہر ان سے ناک نہیں رگڑوائے گئے مگر معنوی طور پر ان کے ناک رگڑے گئے اور ان کے سر جھکائے گئے اور وہ زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہو گئے……

پس کیا حال ہوا ہوگا ان بڑے بڑے آدمیوں کا جو میدانوں میں نکل نکل کر کہتے تھے ہم محمد رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کی اولاد کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے جو کہا کرتے تھے کہ یہ نوجوان تیرے چند روزہ ساتھی ہیں یہ تیرا ساتھ چھوڑ دیں گے جنہیں وہ بھاگ جانے والے کہتے تھے اور جن کے سامنے وہ میدان میں گھوڑے دوڑاتے ہوئے کہتے تھے کہ آؤ مقابل پر اور جنہیں وہ کمینہ آدمی سمجھتے تھے جب وہ ان کے سامنے تلوار نہ اٹھا سکے اور مغلوب ہوئے تو ان کی کیا حالت ہوئی ہوگی وہ اس وقت کتنے ذلیل اور شرمندہ ہوئے ہوں گے اور کس طرح ان کے ناک رگڑے گئے ہوں گے۔ جب ان سے ہار کر انہوں نے خود استدعا کی کہ ہم سے یوسف کے بھائیوں کا سا سلوک کیا جائے اور پھر اس وقت کیا حالت ہوئی ہوگی جب واقعہ میں محمد رسول اللہ ﷺ نے جواب میں یہ فرمایا کہ ہاں ہاں تم سے یوسف کے بھائیوں کا سا سلوک کیا جائے گا۔ جاؤ اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھو ہم تم سے کچھ نہ کہیں گے۔

یہی حالت اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ایک دن اسلام کے دشمنوں پر آنے والی ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ 27/دسمبر 1945ء از الفضل 18/اپریل 1946ء)

میرا عقیدہ جیتنے والا عقیدہ ہے وہ یقیناً ایک دن جیتے گا۔ اس وقت میں ہوں یا میرا قائمقام، تم سے بہرحال یوسفؑ والا سلوک کیا جائے گا

"اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تبلیغی مشنوں میں اضافہ ہوا ہے جس کے نتیجہ میں ہماری تبلیغ میں وسعت پیدا ہوئی ہے اور جماعت نے ترقی کی ہے جس مقام پر ہم آج ہیں یقیناً گزشتہ سال وہ مقام ہمیں حاصل نہ تھا اور جس قسم کے تغیرات اس وقت رونما ہو رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جس مقام پر ہم آج ہیں آئندہ سال انشاء اللہ ہم اس سے یقیناً آگے ہوں گے یہ تغیرات نہ تمہارے اختیار میں ہیں نہ میرے یہ خدا تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہیں بس انسانی تدابیر کو نہ دیکھو **بلکہ خدائی تقدیر کی انگلی کو دیکھو جو یہ بتا رہی ہے کہ حالات خواہ اچھے ہوں یا برے احمدیت کی گاڑی بہرحال چلتی چلی جائے گی۔ انشاء اللہ**............ گو ہماری ہر جگہ مخالفت کی جاتی ہے لیکن ذرا غور کرو احمدیت کی ضرورت کتنی واضح ہو جاتی ہے۔ اس تمسخر کو دیکھ کر جو آج خود مسلمان اسلام سے کر رہے ہیں۔ ہر طبقہ اور ہر فرقہ اپنے خیال اور اپنی خواہش کو اسلام کی طرف اور قرآن کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ اور اپنی اکثریت کے زعم میں دوسروں سے بہ جبر اپنے مسلک کو منوانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسا کرنے میں آج وہ اخبار بھی شامل ہے جس نے حال ہی میں حکومت کو میرے خلاف کارروائی کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ میں ایسے اخبار نویسوں کو کہتا ہوں کہ تمہاری یہ دھمکیاں اس لئے ہیں نا کہ تم زیادہ ہو اور ہم تھوڑے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ تم اس قسم کی باتیں انگریزوں اور ہندوؤں کے متعلق نہیں کہتے؟ یہ محض اکثریت میں ہونے کا نتیجہ ہے کہ تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ لیکن غور کرو کیا ابوجہل کی بھی یہی دلیل نہیں تھی۔ کہ محمد (ﷺ) کو کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے ملک کی ننانوے فیصدی آبادی کے خیالات کے خلاف کوئی بات کہے۔ آخر آج جو دلیل تم دیتے ہو۔ کیا وہی دلائل ابوجہل نہیں دیا کرتا تھا۔ تمہارے کہنے پر حکومت بے شک مجھے پکڑ سکتی ہے قید کر سکتی ہے۔ مار سکتی ہے لیکن میرے عقیدہ کو وہ دبا نہیں سکتی۔ اس لئے کہ **میرا عقیدہ جیتنے والا عقیدہ ہے وہ یقیناً ایک دن جیتے گا**۔ تب ایسا تکبر کرنے والے لوگ پشیمان ہونے کی حالت میں آئیں گے اور انہیں کہا جائے گا بتاؤ کیا تمہارا فتویٰ اب تم پر عائد کیا جائے؟ جب محمد رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا اور اکثریت کا گھمنڈ کرنے والے لوگ آپؐ کے سامنے پیش ہوئے تو آپؐ نے

انہیں فرمایا بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ آپؐ کا مقصد یہ کہنے سے یہی تھا کہ وہ اپنی اکثریت کے زعم میں جو کچھ کہا کرتے تھے وہ انہیں یاد دلایا جائے۔ کفار نے کہا بے شک ہم نے بہت ظلم کئے لیکن ہم آپؐ سے یوسفؑ والے سلوک ہی کی امید کرتے ہیں۔

میں بھی کہتا ہوں اس دن جب تمہارا اکثریت میں ہونے کا غرور ٹوٹ جائے گا............**تو خواہ اس وقت میں ہوں یا میرا قائمقام تم سے بھی بہرحال یوسفؑ والا سلوک ہی کیا جائے گا۔"**

(تقریر جلسہ سالانہ 27؍دسمبر 1951ء از الفضل 3‘ 2؍جنوری 1952ء)

تبلیغ زمین کے کناروں تک

......متفرق ممالک میں غلبۂ اسلام......

موافق ہوائیں چل پڑی ہیں ملکوں کے ملک احمدیت میں داخل ہوں گے

"مغربی افریقہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی فضا پیدا ہو رہی ہے جیسا کہ ابھی میں نے آپ لوگوں کے سامنے ایک عیسائی کی رائے بیان کی ہے وہ کہتا ہے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم ان علاقوں میں یونہی اپنا روپیہ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ضائع نہ کرو آخر تمہیں شکست ہی ہوگی۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم جماعت احمدیہ کے لئے یہ میدان چھوڑ دو کیونکہ آخری جیت تو انہی کی ہوگی یہ شہادت کوئی معمولی شہادت نہیں اس شہادت کے سننے کے بعد ہماری آنکھیں اپنے مشنوں کی طرف زیادہ توجہ کے ساتھ مرکوز ہو جانی چاہئیں اور ہمیں ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہئے موجودہ نتائج بے شک ایسے عظیم الشان نظر نہ آتے ہوں۔ لیکن **موافق ہوائیں چل پڑی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جلد یا بدیر چاہے ایک سال میں، چاہے دس سال میں لیکن ہماری زندگیوں میں ہی اور ہم میں سے بہت زندہ ہوں گے کہ وہ دیکھیں گے کہ ملکوں کے ملک احمدیت میں داخل ہوں گے اور وہ سب احمدیت کے علمبردار بن کر یہ گواہی دیں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جو وعدے آپ سے کئے وہ سب سچے ہیں۔** پس ان دنوں کے لانے کے لئے جلد جلد قدم اٹھاؤ تا کہ یہ نظارے تم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو۔"

(خطبہ جمعہ 25؍اپریل 1947ء از الفضل 7؍مئی 1947ء)

سب ممالک فتح ہوں گے ہماری فتح درحقیقت محمدؐ کی ہی فتح ہوگی

"رسول کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ماہ کی مسافت تک ہمارا رعب قائم کر دیا۔ اُس زمانہ کے لحاظ سے ایک ماہ کی مسافت 270 میل بنتی ہے اور اِس زمانہ کے لحاظ سے ساری دنیا ہی بن جاتی ہے۔ دراصل انبیاء کی پیشگوئیوں کی شکل ہر زمانہ میں بدلتی رہتی ہے۔

رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے لحاظ سے اس کا مطلب یہ تھا کہ رسول کریم ﷺ مدینہ میں رہتے تھے مگر آپؐ کا رعب مکہ کے لوگوں پر بھی تھا جو مدینہ سے قریباً اتنے ہی فاصلہ پر ہے۔ یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے لحاظ سے اس کا یہ مطلب ہے کہ ساری دنیا میں رسول کریم ﷺ کا رعب قائم کر دیا جائے گا اور ساری دنیا آپؐ کے رعب کی وجہ سے کانپے گی اور آپؐ کے انہی غلاموں کے ہاتھ پر جن کو لوگ اس وقت چڑیا سمجھ رہے ہیں **کیا انگلستان اور کیا امریکہ۔ کیا روس اور کیا جرمنی۔ کیا افریقہ اور کیا چین اور کیا جاپان سب ممالک فتح ہوں گے** اور یہ تمام ممالک ان سے اس طرح کانپیں گے جیسے گھاس ہوا سے کانپتا ہے چونکہ شاگرد کی چیز استاد کی ہی ہوتی ہے اس لئے ہماری **فتح** درحقیقت **محمد رسول اللہ ﷺ کی ہی فتح ہوگی**۔ آج تو یہ حالت ہے کہ لوگ اسلام پر حملہ کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں **لیکن ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے اور عنقریب آنے والا ہے بلکہ ابھی آپ لوگوں میں سے کئی زندہ ہوں گے جبکہ آپ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے آثار دیکھ لیں گے**۔"

(مجلس عرفان 20 مئی 1947ء از الفضل 26 مئی 1947ء)

اس سلسلہ کی تمام ممالک میں اشاعت ہوگی

"خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ غیّور ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کی کسی انسان میں طاقت نہیں۔ مسیح موعودؑ کی صداقت کے ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے لاکھوں نشانات دکھائے ہیں جن کو پڑھ کر دشمن بھی اقراری ہیں اور احرار یورپ بھی ان کی صداقت کا اقرار کر رہے ہیں۔ پس کیوں اپنے آپ کو ایسا بدقسمت بناتے ہو کہ دور دراز کے علاقوں کے لوگ تو اس نعمت الٰہی کو قبول کریں اور تم محروم رہو۔ اے مسلمان کہلانے والو! اور رسول کریم ﷺ کی محبت کے دم بھرنے والو! خدا کا خوف کرو اور رسول کریم ﷺ کے خلیفہ اور نائب کا مقابلہ کرنے سے باز آؤ۔ کیا روز قیامت اس پاک رسولؐ کو منہ بھی دکھانا ہے یا نہیں؟ کیا اسلام کی عظمت تمہارا مدّعا نہیں؟ کیا اس کی فتح تمہیں مقصود نہیں؟ اگر ہے تو خدارا سوچو کہ کیوں تم اسلام کی فتح اور اس کی عظمت کے اظہار کے وقت صرف اس لئے جوش میں آجاتے ہو کہ اس میں حضرت مرزا صاحب کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کہ تم ان کی مخالفت میں رسول کریم ﷺ اور اسلام کی ہتک برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو۔ یاد رکھو کہ خدا کے وعدے پورے ہو کر رہتے ہیں۔ سورج نکل آیا ہے اور اب تاریکی سوائے بند مکانوں اور غاروں اور تنگ سوراخوں

کے اور کہیں باقی نہیں رہ سکتی۔ پس یہ مت سمجھو کہ کسی کی کوشش سے یہ سلسلہ ہلاک یا تباہ ہو جائے گا۔ اس کی سچائی پھیلے گی اور ضرور پھیلے گی اور تمام ممالک میں اس کی اشاعت ہوگی۔ پس وقت کو پہچانو اور اسلام پر رحم کرو۔ نہیں بلکہ اپنی جانوں پر رحم کرو اور دوڑ کر اس حق کو قبول کرو جو تمہیں عزت دینے اور اسلام کو دیگر ادیان پر دلائل و براہین سے غالب کرنے کے لئے ظاہر ہوا ہے۔"

(خدا کے قہری نشان از انوار العلوم جلد 3 صفحہ 577)

دنیا کے چپہ چپہ پر کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئے گی جہاں احمدیت اور اسلام کا کام نہ لیا جاتا ہو

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک ایک سال میں تیس تیس ہزار احمدی ہوتا تھا اب تو 30-30، 40-40 لاکھ سالانہ احمدی ہونے چاہئیں۔ حضرت مسیح ناصری کی امّت نے 1900 سال کی عمر پائی۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو **19000** سال سے بھی زیادہ عمر دے گا۔ اور دنیا کے چپہ چپہ پر کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئے گی جہاں احمدیت اور اسلام کا نام نہ لیا جاتا ہو............ پس دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو ترقی دے اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تکلیف آئے۔ تو وہ ہماری تباہی کا موجب نہ ہو۔ ہم اس کے سلسلہ کے لئے عزت کا باعث ہوں۔ بدنامی اور رسوائی کا باعث نہ ہوں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1960ء صفحہ 60)

ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی

"حضرت صاحب نے آئندہ کے لئے پیشگوئی فرمائی ہے کہ آئندہ آپ ہی کا سلسلہ رہ جائے گا اور باقی فرقے بالکل کم تعداد اور کم حیثیت رہ جائیں گے اور ہم اس کے آثار دیکھ رہے ہیں اور اس کا کچھ اور حصہ ہم اپنی زندگی میں دیکھیں گے۔ ان کو اپنی کثرت پر گھمنڈ ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ ان کی کثرت کو قلت سے بدل دیا جائے گا اور ان کی کثرت چھین کر خدا کے پیارے کو دی جائے گی اور وہ قلت جو آج ہمارے لئے قابل ذلّت خیال کی جاتی ہے کل ان کو ذلیل کرے گی۔ ہم تھوڑے ہیں لیکن وہ یاد رکھیں زمانہ ختم نہیں ہوگا اور قیامت نہیں آئے گی جب تک حضرت مرزا صاحب کے ماننے والے ساری دنیا پر نہ پھیل جائیں۔ یورپ میں احمدیت ہوگی، امریکہ

میں احمدیت ہوگی، چین و جاپان، عرب و ایران و شام غرض ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ ان سب ممالک کو خدا کا کلام سنایا جائے گا اور ایک دن وہ ہوگا کہ خدا کا سورج احمدیوں ہی احمدیوں پر چڑھے گا۔ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہوں گی۔"

(معیار صداقت از انوار العلوم جلد 6 صفحہ 64)

اسلام کی طرف ہندوستان، امریکہ اور یورپ میں توجہ پیدا ہوگی

"غرض ہمارا جہاد آج بھی لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کر رہا ہے۔ **ہندوستان میں بھی۔ امریکہ میں بھی۔ یورپ میں بھی اس کے ذریعہ سینکڑوں لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے اور وہ توجہ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ تمام دنیا میں اسلام پھیل جائے گا۔** آج اسلام کی حیثیت بیشک ظاہری طور پر کم نظر آتی ہے۔ لیکن ایک وقت آئے گا کہ اس کے مقابلہ میں غیر مذہب کی حیثیت بہت ہی کم ہو جائے گی۔ کیونکہ اسلام کے لئے فتح مقدر ہے۔ اور اس کے دشمنوں کے لئے شکست مقدر ہے۔"

(خطبہ جمعہ 21/نومبر 1958ء از الفضل 26/دسمبر 1958ء)

خدا تعالیٰ کے فرشتے یورپ، امریکہ اور ایشیا میں بھی اُتر رہے ہیں

"پس ہم جانتے ہیں کہ جس راستہ کو ہم نے اختیار کیا ہے وہ ضرور ہمیں کامیابی تک پہنچانے والا ہے کسی خیال کے ماتحت نہیں کسی وہم اور گمان کے ماتحت نہیں بلکہ اس علیم و خبیر ہستی کے بتانے کی وجہ سے یہ یقین ہمیں حاصل ہوا ہے جو کبھی جھوٹ نہیں بولتی...... مگر جس دریا کو خدا نے چلایا ہے جس کی حفاظت کے لئے اس نے اپنے فرشتوں کو آپ مقرر کیا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس کے بہاؤ کو روک نہیں سکتی۔ خواہ وہ یورپ کی ہو۔ خواہ وہ امریکہ کی ہو۔ خواہ وہ ایشیا کی ہو اور خواہ وہ دنیا کے کسی اور ملک کی ہو۔ **ہمیں نظر آ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے یورپ میں بھی اتر رہے ہیں۔ امریکہ میں بھی اتر رہے ہیں۔ ایشیاء میں بھی اتر رہے ہیں اور ہر شخص جو اس مشن کا مقابلہ کرتا ہے۔ ہر شخص جو خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغام کو رد کرتا ہے وہ اپنی ہلاکت کے آپ سامان کرتا ہے۔ آج اور کل اور پرسوں اور ترسوں دن گزرتے چلے جائیں گے زمانہ بدلتا چلا جائے گا۔ انقلاب بڑھتا چلا جائے گا اور تغیر وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔ روز بروز اس سلسلہ کی راہ سے روکیں دور ہوتی جائیں**

گی۔ روز بروز یہ دریا زیادہ سے زیادہ فراخ ہوتا چلا جائے گا...... ابھی ہم دریا کے دہانے کے قریب ہیں ایک زمانہ ایسا گزرا ہے جب لوگ ہماری جماعت کے متعلق سمجھتے تھے کہ یہ ایک نالے کی طرح ہے جو شخص چاہے اس پر سے کود کر گزر جائے مگر اب ہم ایک نہر کی طرح بن چکے ہیں لیکن ایک دن آئے گا جب دنیا کے بڑے سے بڑے دریا کی وسعت بھی اس کے مقابلہ میں حقیر ہو جائے گی جب اس کا پھیلاؤ اتنا وسیع ہو جائے گا جب اس کا بہاؤ اتنی شدت کا ہوگا کہ دنیا کی کوئی عمارت اور دنیا کا کوئی قلعہ اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکے گا۔ پس ہمارے پروفیسروں کے سپرد وہ کام ہیں جو خدا اور اس کے فرشتے کر رہے ہیں۔ اگر وہ دیانت داری کے ساتھ کام کریں گے تو یقیناً کامیاب ہوں گے اور اگر وہ کوئی غلطی کریں گے تو ہم یہی دعا کریں گے کہ خدا انہیں توبہ کی توفیق دے اور انہیں محنت سے کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے لیکن اگر وہ اپنی اصلاح نہیں کریں گے تو وہ اس سلسلہ کی ترقی میں ہرگز روک نہیں بن سکیں گے۔ جس طرح ایک مچھر بیل کے سینگ پر بیٹھ کر اسے تھکا نہیں سکتا۔ اسی طرح ایسے کمزور انسان احمدیت کو کسی قسم کی تھکاوٹ اور ضعف نہیں پہنچا سکیں گے۔"

(تقریر برموقع افتتاح تعلیم الاسلام کالج قادیان 4؍جون 1944ء از الفضل 15؍فروری 1961ء)

...... ہندوستان میں غلبۂ اسلام ......

ہندوستان جلد یا بدیر آج نہیں تو کل ضرور مسیح موعودؑ کی غلامی میں آنے والا ہے

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بلا وجہ ہندوستان میں نہیں بھیجا۔ بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اس ملک سے بڑے بڑے کام لینا چاہتا ہے۔ بیشک یہ ملک ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی غلامی سے محروم ہے اور مذہبی طور پر ہمارے مخالف اس میں کثرت سے ہیں۔ **مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا وجہ اس ملک میں نہیں بھیجا۔ یہ ملک جلد یا بدیر آج نہیں تو کل ضرور آپ کی غلامی میں آنے والا ہے۔ اس ملک کے لوگ خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان یا کسی اور قوم و مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف آنے والے ہیں اور ضرور آ کر رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جدا نہیں رکھ سکے گی۔**

یہ ملک ایک عظیم الشّان مرتبہ کو پہنچنے والا ہے اور اسے ایسی عزت ملنے والی ہے۔ جو ہندوستانیوں کو خواب میں بھی اس سے پہلے نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ ملک ایسی ترقیات حاصل کرنے والا ہے۔ جسے کسی اور قوم نے

خواب میں بھی نہیں دیکھا دنیا کی آئندہ ترقیات اس ملک کے ساتھ وابستہ ہیں۔

(خطبہ جمعہ 12/جنوری 1945ء از الفضل 17/جنوری 1945ء)

لازماً ہندو لوگ احمدیت قبول کریں گے اور بجائے دشمن ہونے کے قادیان کو آباد کرنے کی کوششیں کریں گے

"پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کے خوبصورت اصول پیش کر کے ہندوؤں اور سکھوں کو بھی اپنا جزو بنانے کی کوشش کریں۔ جب تک ہندوؤں میں تبلیغ نہیں کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرشن ثابت نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس طرح مسیح اور مہدی قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ آپ کی جماعت کو مسیحیوں پر بھی غلبہ ملے گا اور مسلمانوں کو بھی آپ کے ذریعہ ہدایت حاصل ہوگی۔ اس طرح آپ کو کرشن قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ہندوؤں میں بھی آپ کی تعلیم کی قبولیت پھیلے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ایک دفعہ الہام ہوا کہ

"پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا۔" (تذکرہ: صفحہ 302)

اور یہ ظاہر ہے کہ جب ان کا اسلام کی طرف رجوع ہوگا۔ تو چونکہ احمدیت اسلام سے جدا نہیں۔ اس لئے **لازماً وہ لوگ احمدیت کو قبول کریں گے اور بجائے دشمن ہونے کے قادیان کو آباد کرنے کی کوشش کریں گے۔** ہماری عمریں تو محدود ہیں۔ ہماری اصل تمنا یہی ہے کہ اسلام اور احمدیت دنیا میں پھیلے اور ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں سے یہ امید ہے کہ ہماری عمروں میں ہی اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا گیا تھا کہ مصلح موعود کے زمانہ میں اسلام بہت ترقی کرے گا......

اسی طرح آپؑ نے فرمایا۔ "دو دفعہ ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے ہندو ہمارے آگے سجدہ کرنے کی طرح جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اوتار ہیں اور کرشن ہیں اور ہمارے آگے نظریں رکھتے ہیں۔ "

(تذکرہ صفحہ 434)

اس سے پتہ لگتا ہے کہ ہندوؤں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت قائم ہو جائے گی اور سارا ہندوستان آپ کے کرشن ہونے کے لحاظ سے اور ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہونے کے لحاظ سے آپ کے تابع ہو جائے گی۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک طرف تو یورپ اور امریکہ والوں کو بتائیں کہ اسلام سچا

مذہب ہے اور اس کے قبول کرنے میں ہی تمہاری نجات ہے۔ اور دوسری طرف ہندوؤں میں تبلیغ اسلام پر زور دیں اور انہیں اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کریں اور اس وقت تک صبر نہ کریں جب تک ساری دنیا کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر نہ ڈال دیں......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی تھی کہ

ع " پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار "

اور اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی طرف لوگوں کی توجہ پھیرنی شروع کر دی اور ہمیں یقین ہے کہ اس دعا کے مطابق ایک دن ساری دنیا احمدیت میں داخل ہو جائے گی۔ دنیا کی آبادی اس وقت دو ارب سے زیادہ ہے اور اگلے بیس پچیس سال میں وہ تین ارب ہو جائے گی اور پھر تعجب نہیں کہ کئی سال میں وہ اس سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔ مگر دنیا کی آبادی خواہ کتنی بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے کہ وہ احمدیت کو ترقی دے گا اور اسے بڑھائے گا۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے گی۔ بشرطیکہ جماعت اپنی تبلیغی سرگرمیاں ہندوستان میں بھی اور یورپ میں بھی جاری رکھے......

اگر آپ تبلیغ اسلام کرتے چلے جائیں تو یقیناً ایک دن دنیا کے چپہ چپہ پر احمدیت پھیل جائے گی اور ساری دنیا کے لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔"

(خطاب جلسہ سالانہ 24/جنوری 1960ء از الفضل 17/فروری 1960ء)

اللہ تعالیٰ احمدیت کو نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں پھیلائے گا

1935ء

"پس تقویٰ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ پر امید نہ چھوڑو اور یقیناً یاد رکھو کہ بے شک ہمارے سامنے مشکلات ہیں مگر ان کا انجام اچھا ہے۔ مجھے خود بعض رؤیا اور الہام ایسے ہوئے ہیں جو کامیابی اور فتح کی خبر دیتے ہیں اور بعض الہام تو بہت ہی مبارک ہیں مگر میں انہیں بیان نہیں کرتا۔ کیونکہ ان کے مخفی رکھنے میں بعض مصالح ہیں۔ صرف ایک رؤیا بیان کر دیتا ہوں جو انہی دنوں میں نے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میں بھوپال میں ہوں اور وہاں ٹھہرنے کے لئے سرائے میں اترنے کا ارادہ ہے۔ ایک سرائے وہاں ہے جو بہت اچھی اور عمدہ ہے مگر ایک اور سرائے جو بظاہر خراب اور خستہ ہے اور وہاں میرے ساتھی اسباب لے گئے ہیں۔ ایک ہمارے ہم جماعت ہوا کرتے تھے اللہ تعالیٰ

مغفرت کرے' ان کا نام حافظ عبدالرحیم تھا میں نے دیکھا وہ اسی جگہ ہیں اور حکیم دین محمد صاحب کہ وہ بھی میرے ہم جماعت ہیں وہیں ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حافظ عبدالرحیم صاحب مرحوم اس بظاہر شکستہ سرائے میں ہمیں لے گئے ہیں میں اسے دیکھ کر کہتا ہوں کہ یہاں ٹھہرنے میں تو خطرات ہوں گے سرائے بھی خراب سی ہے' دوسری اچھی سرائے جو ہے وہاں کیوں نہیں ٹھہرے۔ وہ کہنے لگے یہیں ٹھہرنا اچھا ہے' پھر وہ میرے لئے بستر بچھاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بستر بھی نہایت گندہ اور میلا سا ہے میں اسے دیکھ کر کہتا ہوں کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ بستر ایسا گندہ ملے گا تو میں اپنا بستر لے آتا...... اس کے بعد میں بستر پر لیٹ جاتا ہوں مگر لیٹتے ہی میں دیکھتا ہوں کہ بستر نہایت اعلیٰ درجہ کا ہو جاتا ہے اور جگہ بھی تبدیل ہو کر پہلے سے بہت خوشنما ہو جاتی ہے۔ لحاف اور کمبل بھی جو بستر پر ہیں نہایت عمدہ قسم کے ہو جاتے ہیں اور تکیہ بھی میں دیکھتا ہوں کہ بہت اعلیٰ ہے اور باقی ساتھیوں کے بستر بھی صاف ستھرے ہو جاتے ہیں۔ بستر پر لیٹتے وقت میرے دل میں خیال تھا کہ مجھے اپنے پاس کوئی ہتھیار رکھنا چاہئے۔ کیونکہ خواب میں ہم باہر صحن میں ہیں اور گلابی جاڑے کا موسم ہے جب کہ لوگ باہر سوتے لیکن اوپر کچھ نہ کچھ اوڑھتے ہیں پس خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ کوئی چور اُچکا نہ آ جائے۔ میں اسی سوچ میں ہوں کہ میں خیال کرتا ہوں میری جیب میں ایک پستول پڑا ہے اسے دیکھوں کہ وہ موجود ہے کہ نہیں۔ چنانچہ کہنی کے بل میں اٹھتا ہوں اور جیب پر ہاتھ مار کر دیکھتا ہوں تو مجھے نہایت اچھی قسم کا عمدہ سا پستول نظر آ جاتا ہے۔ اس پر دل میں اطمینان پیدا ہو جاتا ہے۔ اس رؤیا کا اثر اتنا گہرا تھا کہ فوراً آنکھ کھل گئی اور میں نے دیکھا کہ میں واقعہ میں اپنے کرتہ پر صدری کی جیب کی جگہ پر ہاتھ مار رہا تھا جیسے کوئی کچھ تلاش کرتا ہے۔ یہ رؤیا تو خیر تعبیر طلب ہے مگر اور بھی بہت سے واضح رؤیا ہوئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ابتلاؤں میں ہمیں فتح دے گا اور یہ کہ اس کا نشان یہ ہے کہ وہ **احمدیت کو ان ابتلاؤں کے ذریعہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں پھیلائے گا اور کوئی بڑی سے بڑی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکے گی۔**"

(خطبہ جمعہ 8 ر فروری 1935ء از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 115-113)

سکھ ضرور اسلام کی طرف آئیں گے

اوائل اگست 45ء

"میں صبح کے وقت بعد از نماز سویا ہوا تھا کہ مجھے آواز دے کر اندر سے کسی نے جگایا میں اٹھ کر بیٹھ گیا بیٹھتے

ہی کشف کی حالت طاری ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک احمدیہ جماعت کا مجمع ہے سامنے ایک سکھ جو دراصل مسلمان ہے تقریر کر رہا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے قریباً پچاس سال سے جماعت احمدیہ نے سکھوں میں تبلیغ شروع کی تھی لیکن چونکہ فوراً نتیجہ نہ نکلا ان میں کچھ سستی اور مایوسی پیدا ہوگئی مگر یہ سستی اور مایوسی ان میں پیدا نہیں ہونی چاہئے تھی اس آخری فقرہ پر کشف کی حالت جاتی رہی۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس کشف میں ہمیں اپنے فرض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ **سکھ ضرور اسلام کی طرف آئیں گے** اس لئے اس کام کی طرف خاص توجہ چاہئے۔"

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 276-275)

قادیان کے لئے ایک بڑا بھاری اور عظیم الشان مستقبل مقدر ہے

5/6 جنوری 1941ء

"5/6 جنوری کی درمیانی شب خدا تعالیٰ نے مجھ پر انکشاف فرمایا تھا افسوس ہے کہ پوری طرح یاد نہیں رہا......لیکن جو کچھ بھی یاد ہے وہ اپنی ذات میں اتنا اہم اور اتنی زبردست پیشگوئی اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہماری شامت اعمال کی وجہ سے اس میں کوئی تبدیلی پیدا نہ فرمادے تو وہ جماعت کے ایسے زبردست مستقبل پر دلالت کرتی ہے جو بالکل غیر معمولی اور بے مثال ہے۔

میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی چیز میں ہوں جو جہاز کی طرح نظر آتی ہے میں جہاز کی طرح اس لئے کہتا ہوں کہ مجھے اس کے کمرے وغیرہ نظر نہیں آتے وہ چیز ایسی ہے جیسے ٹب کی شکل ہوتی ہے یعنی جہاز کی شکل کی چاردیواری اس میں موجود ہے وہ زمین سے اُونچی ہے اور جس طرح پانی میں جہاز کھڑے ہوتے ہیں اسی طرح پانی میں وہ کھڑی ہے اور اس کا رنگ سبز ہے اور اس کی دیواریں جو میں نے دیکھیں وہ بھی گہرے سبز رنگ کی ہیں جس میں کچھ نیلاہٹ کی ملاوٹ معلوم ہوتی ہے گویا وہ اتنا تیز سبز رنگ ہے کہ اس میں کچھ نیلاہٹ کا شبہ بھی پیدا ہونے لگا ہے پانی بھی ہے مگر چھوٹا چھوٹا............مگر جہاں اس جہاز سے اُترتے ہیں وہاں ٹخنوں ٹخنوں تک پانی ہے چند گز تک تو پانی چلتا چلا جاتا ہے مگر آگے ایک بڑی سی دری بچھی ہے اور وہ دری بھی سبز کچھ نیلاہٹ رکھتی ہوئی ہے جیسے نہایت گہرا سبز رنگ ہوتا ہے اور اس پر ایک نوجوان بیٹھا ہے............جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ ملک غلام فرید صاحب ہیں یا ڈاکٹر غلام احمد صاحب ہیں دونوں میں سے کسی ایک کا مجھے شبہ پڑتا ہے وہاں پہنچ کر مجھے

اس نوجوان کے چہرے پر بڑی افسردگی نظر آتی ہے جب میں نے اسے افسردہ دیکھا تو مجھ میں ایک جلال سا پیدا ہو گیا ہے اور میں اس نوجوان سے کہتا ہوں کہ تم افسردہ کیوں ہو اس وقت میری طبیعت پر اثر یہ ہے کہ قادیان سے کچھ لوگ چلے گئے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ اس سے میری کیا مراد تھی کیونکہ رؤیا میں میرا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ "چلے گئے" سے یہ مراد ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں یا یہ مراد ہے کہ کچھ مرتد ہو گئے ہیں رؤیا کے وقت قلب میں اس کے متعلق وضاحت نہیں ہوئی......

اس کے علاوہ مجھے کوئی شخص نظر نہیں آتا جب میں اس کے چہرہ پر افسردگی دیکھتا ہوں تو میں بڑے جلال میں اس نوجوان سے کہتا ہوں تم افسردہ کیوں ہو اس کے بعد میں بڑے جوش سے کہتا ہوں دیکھو خدا تعالیٰ کی طرف سے **ہماری جماعت کے لئے خصوصاً قادیان کے لئے ایک بڑا بھاری اور عظیم الشّان مستقبل مقدر ہے**۔ اس لئے افسردگی کی کوئی وجہ نہیں گویا خواب میں جو میں اس نوجوان کو اس وجہ سے افسردہ دیکھتا ہوں کہ قادیان سے کچھ لوگ چلے گئے ہیں تو میں اس کی افسردگی کو دور کرنے کے لئے کہتا ہوں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری جماعت کے لئے خصوصاً قادیان کے لئے ایک بڑا بھاری مستقبل مقدر ہے جب میں نے یہ الفاظ کہے تو وہ نوجوان اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور میں اس کو اپنے ساتھ لے کر ایک طرف چل پڑا۔ میں نے دیکھا کہ دری کے دوسرے کنارے پر ایک بہت بڑا مکان ہے اور اس مکان میں ایک بہت بڑا ہال ہے میں اس ہال میں ٹہلنے لگ گیا اور میں نے ٹہلتے ٹہلتے پھر بڑے زور شور سے اس نوجوان کو یہ کہنا شروع کر دیا کہ تمہارے لئے افسردگی کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی **کیونکہ ایک بڑا بھاری مستقبل ہماری جماعت کے لئے مقدر ہے** اس کے بعد میں نے ایک بڑی لمبی تقریر کی جس میں کئی کئی قسم کی پیشگوئیاں بیان کرتا ہوں......

میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں......کہ خدا تو ان لوگوں پر اس رنگ میں نزول برکات کرنے والا ہے کہ ان کے دلوں میں خدا کا نور نازل ہوگا پھر وہ نور بڑھے گا اور بڑھتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ نور دلوں کے کناروں تک آئے گا اور پھر کناروں سے بھی بہنا شروع ہو جائے گا۔ رؤیا میں جب میں کہتا ہوں کہ خدا کا نور ان کے دلوں کے کناروں سے بہنا شروع ہو جائے گا تو اس وقت مجھے مومن کے قلب کی شکل دکھائی دیتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ایک تنور ہے بچپن میں ہم دیکھا کرتے تھے کہ بھٹیارنیں روٹی پکانے کے لئے جب تنور گرم کرتیں تو پتے اور لکڑیاں وغیرہ ڈال کر اور انہیں آگ لگا کر بعد میں تنور کے منہ پر مٹی کا کوئی کونڈا رکھ دیتیں تا کہ تنور کی گرمی زیادہ ہو جائے ایسی ہی شکل مجھے مومن کے قلب کی دکھائی گئی تنور کی طرح اس کی شکل ہے اور اس پر مٹی کا ایک کونڈا ڈھکا ہوا نظر آتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ قلب کے سرے ہیں گویا ایک تنور کی صورت میں میں مومن کے دل کے

کنارے دیکھتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ان کناروں کے اوپر سے خدا تعالیٰ کا نور نکلے گا اور اس کا عرفان اور فیضان اس میں سے نکل کر دنیا میں بہے گا پھر میں اور زیادہ زور دیتا ہوں اور کہتا ہوں خدا کا نور ان کناروں سے بہے گا اور بہہ کر تمام دنیا میں جائے گا یہاں تک کہ دنیا کا ایک انچ حصہ بھی ایسا باقی نہیں رہے گا جہاں خدا کا یہ نور نہ پہنچے............ چنانچہ میں ان الفاظ کے کہنے سے نہیں رکتا اور وہ پہلا سوال دل میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ یہ الفاظ کہنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ ایک انچ زمین بھی ایسی نہیں رہے گی جہاں خدا کا نور اور اس کا فیضان دلوں کے کناروں سے بہہ کر نہ پہنچے اور میں خیال کرتا ہوں کہ گو دنیا کا کچھ حصہ اس نور سے محروم رہ جائے گا مگر اس کا بہاؤ اتنی شدت کا ہوگا اور اس فیضان کا دائرہ اتنا وسیع ہوگا کہ اگر اس کے اظہار کے لئے کوئی الفاظ بولے جاسکتے ہیں تو وہ یہی ہے کہ دنیا میں ایک انچ زمین بھی ایسی باقی نہیں رہے گی جہاں خدا کا یہ نور نہیں پہنچے گا چنانچہ خواب میں میں پھر بڑے زور سے ان الفاظ کو دہراتا ہوں اور کہتا ہوں ایک انچ بھی ایسا باقی نہیں رہے گا جہاں خدا کا یہ نور نہیں پہنچے گا اس وقت مجھے یوں معلوم ہوا کہ ایک سفید پانی کی شکل میں خدا تعالیٰ کا نور اس کونڈے کے کناروں سے نکل کر دنیا میں پھیلنا شروع ہوا اور وہ دنیا کے گوشے گوشے اور اس کے کونے کونے تک پہنچ گیا۔

اس کے بعد مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ مجھے مستقبل کی بعض اور خبریں دے رہا ہے اسی دوران میں میں بڑے زور سے بعض الفاظ کہتا ہوں وہ الفاظ بالکل ایسے ہی ہوں جیسے بائبل کے الہاموں کے ہیں اور وہ مجھے پوری طرح یاد رہے ہیں ممکن ہے کسی ایک یا آدھ لفظ کی بجائے اس کا ہم معنی کوئی اور لفظ استعمال ہو گیا ہو میں کہتا ہوں کہ احمدیوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتے ہوئے ایک زمانہ وہ آئے گا کہ انسان یہ نہیں کہے گا کہ اے میرے رب۔ اے میرے رب۔ تُو نے مجھے کیوں پیاسا چھوڑ دیا بلکہ وہ کہے گا اے میرے رب۔ اے میرے رب تو نے مجھے سیراب کر دیا یہاں تک کہ تیرے فیضان کا پانی میرے دل کے کناروں سے اُچھل کر بہنے لگا اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔"

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 157-153)

ہندو مذہب ہندوستان میں عارضی ہے آخر اسلام ہی پھیلے گا

3 رنومبر 46ء

"میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اس مسجد میں ہوں (مسجد مبارک میں) اور وسط مسجد میں بیٹھا ہوں کچھ اور دوست بھی بیٹھے ہیں ہندوستان کی آزادی کے متعلق باتیں ہو رہی ہیں (تفصیل اس وقت یاد نہیں) اور معلوم

ہوتا ہے کہ میں ہندوستان کی آزادی کی جدّ وجہد میں کچھ حصہ لے رہا ہوں انگریزی حکومت اسے ناپسند کرتی ہے۔ دوست مجھے کہہ رہے ہیں کہ اس کے متعلق کوئی تدبیر اختیار کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ حکومت آپ کے خلاف کوئی اقدام کرے جو مضر اور نقصان دہ ثابت ہو۔ دوستوں کی یہ بات سن کر میں ان کو تسلی دیتا ہوں۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب وائسرائے کے نمائندے ہیں جب دوستوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ ہمیں اس کے متعلق کچھ کرنا چاہئے تو میں ان سے کہتا ہوں کہ میں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے جو وائسرائے کے نمائندے ہیں اس کے متعلق بات چیت کروں گا تا گورنمنٹ کا عندیہ معلوم ہو جائے جب میں وہاں سے اٹھ کر اس غرض کے لئے چلا کہ میں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کو بلاؤں اور میں ان دوستونوں سے پرے پہنچا ہوں...... تو وہاں میں دیکھتا ہوں کہ کوئی پادری کھڑا ہے اس کا قد بہت لمبا ہے کوئی آٹھ نو فٹ ہے وہ بڑے موٹے آدمی سے بھی دگنا موٹا ہے اور ایک دیو کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ ایک جبّہ اس نے اپنے کندھوں پر ڈالا ہوا ہے ایسا جبہ جو علماء یا پادری عام طور پر استعمال کرتے ہیں اس پادری نے مجھ سے مصافحہ کیا اور بڑے جوش سے میری طرف جھک گیا وہ مجھ سے آہستہ آہستہ باتیں کرنے لگا اور کہنے لگا کہ آپ کو اپنا موجودہ رویہ بدل لینا چاہئے اور یہ طریق اختیار نہیں کرنا چاہیے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھ پر اس بارے میں زور دیتا ہے کہ آپ آزادی کی جدّ وجہد میں حصہ نہ لیں میں ان کو ٹلاتا ہوں کہ میں اس سے کیوں بات کروں میں دل میں کہتا ہوں کہ میں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے بات کروں گا جو ایک ذمّہ دار شخص ہیں۔ (جن کو میں خواب میں وائسرائے کا نمائندہ سمجھتا ہوں)۔ مگر وہ پادری وحشی کی طرح مجھ پر جھکتا چلا آتا ہے اور مجھ پر دباؤ ڈالتا ہے میں اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ اس کو ہٹاؤ جب اس کو ہٹا دیا گیا تو میر محمد اسماعیل صاحب نظر آئے وہ مسجد کے پرانے حصہ میں کھڑے تھے میں نے ان سے کہا کہ میں آپ سے کچھ بات چیت کرنی چاہتا ہوں...... میں نے کہا چلئے (مسجد میں بات کرتے ہیں مسجد ساتھ کا شمالی حجرہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام عبادت وتحریر کا کام کیا کرتے تھے) میں مسجد میں بیٹھ گیا اور میر محمد اسماعیل صاحب میرے سامنے بیٹھ گئے............

میں نے ان کے بیٹھ جانے کے بعد میر محمد اسماعیل صاحب سے کہا کہ لوگ اس اس طرح کہہ رہے ہیں میں آپ سے بات کر کے اس کے متعلق فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر آپ نے آزادی کی جدّ وجہد میں حصہ لیا تو گورنمنٹ آپ کو گرفتار کر کے سزا دے گی مگر میں جو کچھ کر رہا ہوں بالکل ٹھیک کر رہا ہوں اور میں اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہوں اور جو کام اللہ تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے وہ میں نے بہر حال کرنا ہے اس کے بعد میں نے جوش میں آکر کہا گورنمنٹ زیادہ سے زیادہ یہی کرے گی کہ مجھے قید کرے گی یا اور کوئی سزا دے گی اگر خدا تعالیٰ کا منشا

اسی طرح ہے کہ میں قید ہو جاؤں یا مارا جاؤں تو میں کیا کر سکتا ہوں اور مجھے اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ کا منشاء اس طرح نہیں تو وہ خود میری حفاظت کرے گا اور پہلی ہی رات جس جیل میں مجھے رکھا جائے گا اس میں ہندوستان کے بڑے افسر بھی مرجائیں گے اور انگلستان کے بڑے افسر بھی مرجائیں گے .... پھر جب میں نے کہا کہ قید ہونے سے پہلی ہی رات جو مجھے جیل میں آئے گی اسی رات (اس ظلم کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت) ہندوستان کے ذمہ دار بڑے افسر بھی مرجائیں گے اور انگلستان کے چوٹی کے افسر بھی مرجائیں گے تو اماں جان نے کہا درست ہے میں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کسی بزرگ نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ بڑے بڑے بادشاہوں کو جب وہ ظلم کریں یوں مٹا دیتا ہے اور یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دی جس طرح مٹی کو ہموار کرنے کے لئے ہاتھ ہلاتے ہیں۔ یہ سن کر معاً مجھے خیال آیا کہ اس قول کو ایک شاعر نے بھی باندھا ہے اور اسکے بعد یہ مصرعہ میرے ذہن میں آیا کہ

ع بنے ہیں زمیں آسماں کیسے کیسے

یعنی کیسے کیسے بلند شان والے بادشاہ جو آسمان کی طرح بلند شان تھے خدا تعالیٰ نے زمین کی طرح ہموار کر دئے اور آسمان ہونے کے بعد انہیں زمین کی طرح کر دیا...... وہ عیدالاضحیٰ کا دن معلوم ہوتا ہے۔ میں نماز کے لئے اٹھا ہوں اور اس کمرے میں گیا ہوں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھا کرتے تھے وہاں میاں بشیر احمد صاحب بھی موجود ہیں......

جب میری آنکھ کھلی اور میں خواب کے اس حصہ پر غور کرنے لگا کہ اگر مجھے قید کیا گیا تو جیل میں پہلی رات جو مجھے آئے گی اس میں خدائی قہر سے ہندوستان کے بڑے افسر بھی مرجائیں گے اور انگلستان کے بڑے افسر بھی مرجائیں گے تو ابھی اس پر ایک منٹ بھی پورا نہ گزرا تھا کہ یکدم زلزلہ کے دو جھٹکے آئے (عین اس وقت بارہ بجے کا وقت تھا) میں نے گھر والوں کو جگا کر بتایا تو پہلے تو انہوں نے کہا کہ یہ وہم ہی نہ ہو مگر میں نے کہا وہم نہیں۔ بلکہ میں جاگ رہا تھا جب زلزلے کے جھٹکے آئے پہلے شمال کی طرف والا دروازہ ہلا پھر جنوب کی طرف والا دروازہ ہلا تب انہوں نے کہا۔ ٹھیک ہے کیونکہ بجلی کا لیمپ جو سر پر لٹک رہا ہے زور زور سے ہل رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ نے دو نشان دکھائے ہیں۔ ادھر خواب میں بھی دو ملکوں کے بڑے افسروں کے مرجانے کا ذکر تھا اور ادھر زلزلے کے بھی دو جھٹکے آئے گویا اللہ تعالیٰ نے یہ یقین دلایا ہے کہ اگر ایسا ظلم ہوگا تو انگلستان اور ہندوستان دونوں جگہوں کے ظالموں پر تباہی آئے گی۔

......اس رؤیا میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ ہندو مسلمان کی صلح ہونی چاہئے اور ایک دوسرے کی حفاظت انہیں کرنی چاہئے اور اسلام کی ترقی کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ یہ کہنا کہ گاندھی جی تو ہمارے مہمان ہیں اس کا یہی مطلب ہوسکتا ہے کہ **کتنے بھی انقلابات آئیں آخر اسلام ہی جیتے گا** کیونکہ مہمان کا لفظ عارضی طور پر آنے والے کے لئے بولا جاتا ہے پس اس فقرہ سے یہ مطلب ہے کہ ہندو مذہب ہندوستان میں عارضی ہے۔ آخر اسلام ہی پھیلے گا............ اب متواتر اس قسم کی خوابوں رؤیا اور کشوف سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہندو مسلم صلح کے لئے یا ہندوستان کی آزادی کیلئے کسی اقدام کے لئے دھکیل رہا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ کس رنگ میں ہوگا آیا صرف دعاؤں کے ذریعہ سے یا نصیحت کے ذریعہ سے یا اس سے زیادہ کسی عملی اقدام کے ذریعہ سے۔ جب وقت آئے گا خود یہ بات ظاہر ہو جائے گی بہر حال **ہماری جماعت میں ہر شخص کو یہ سمجھ لینا چاہئے اور پختہ عزم کر لینا چاہیے کہ کچھ بھی ہو وہ تبلیغ اسلام سے پیچھے نہ ہٹے گا۔ آئندہ قریب کے زمانے میں بڑے بڑے تغیّرات رونما ہونے والے ہیں** اور وہ باتیں بھی آنے والی ہیں جو وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتیں۔ ہماری جماعت کو دن رات دعاؤں میں لگے رہنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ موجودہ بے چینی اور بدامنی کو دور فرمائے۔ آمین۔"

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 345-349)

اللہ تعالیٰ پھر ہندوستان میں روحانی حکومت قائم کر دے گا

28/ مارچ 48ء

"میں نے دیکھا کہ گویا میں قادیان میں ہوں۔ وہ چوک جو مسجد مبارک کے سامنے ہے میں نے دیکھا اس میں کچھ سکھ سوار ہیں اور ان کے پاس رائفلیں بھی ہیں ....اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو قادیان کے مشرق یعنی دارالانوار کی طرف جاتے دیکھا............ میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ مرے ایک ساتھی نے مجھے اشارہ کیا کہ دیکھیں کھیت میں کچھ تلیر اترے ہیں۔ پچاس ساٹھ یا سو کے قریب تلیر ہیں گویا ان کی ایک ڈار وہاں آکر اتری ہے اور اس خواہش سے اس نے مجھے اشارہ کیا ہے کہ مجھے ان کا شکار کرنا چاہئے۔ میں نے اسے کہا کہ اچھا بندوق منگواؤ خواب میں میں ایسا سمجھتا ہوں کہ بندوق ساتھ ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ساتھ نہیں۔ چنانچہ تھوڑی دیر انتظار کے بعد جب میں نے پوچھا کہ کیا بات ہے تو مجھے بتایا گیا کہ بندوق لینے کے لئے آدمی گئے ہیں۔ اس وقت میں خواب میں سمجھتا ہوں کہ شیخ نور الحق صاحب جو ہماری زمینوں کے دفتر کے انچارج ہیں اور مولوی نور الحق صاحب مبلغ یہ دونوں نور الحق نامی بندوق لینے کے لئے گئے ہیں۔ میں ان کی آمد کا انتظار کر رہا تھا

............میں انتظار کی حالت میں ایک عمارت کے برآمدہ میں ٹہلنے لگا اسی دوران میں ایک شخص میرے پاس آیا اس کی داڑھی ایسی ہے جیسے مسلمان کی داڑھی ہوتی ہے یعنی تراشی ہوئی ہے اور مونچھیں بھی شریعت کے مطابق ہیں میں اس کی شکل وصورت سے خیال کرتا ہوں کہ غالبًا یہ مسلمان ہے۔ اس نے مجھے آکر کہا آپ میری امداد کریں وہ لوگ مجھے دِق کرتے ہیں کچھ بوتلیں اس کے گھر رکھ جاتے ہیں۔ میں خواب میں سوچتا ہوں کہ وہ بوتلیں شاید تیزابی مادہ کی ہوتی ہوں گی یا شراب کی بوتلیں ہوں گی جو لوگ اس کے گھر میں رکھ جاتے ہیں تاکہ ناجائز شراب رکھنے کے الزام میں اسے پکڑ وادیں مجھے خیال تھا کہ چونکہ اس کی شکل مسلمانوں والی ہے اس لئے وہ مسلمان ہی ہوگا مگر جب میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے مجھے اپنا نام ہندوانہ بتایا تب میں نے اسے کہا یہ معاملہ پولیس سے تعلق رکھتا ہے میں تو صرف نصیحت کرسکتا ہوں .... پھر میں نے اس شخص سے کہا دیکھو تم ہندو ہو اور تم میرے پاس امداد کے لئے آئے ہو مگر تمہارے جیسی بے مروّت قوم میں نے آج تک نہیں دیکھی۔ میرے پاس سینکڑوں خطوط ہندوؤں کے موجود ہیں جن میں انہوں نے اقرار کیا ہوا ہے کہ مصیبتوں اور تباہیوں کے وقت صرف احمدیوں نے ان کی جانیں بچائیں اور ہر جگہ اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر ان کی حفاظت کی (میں صرف خواب میں ہی ایسا نہیں کہہ رہا بلکہ واقعہ میں ایسے سینکڑوں خطوط ہندوؤں کے ہمارے پاس موجود ہیں)۔ پھر میں اس سے کہتا ہوں اس وقت میری جیب میں بھی ایک خط پڑا ہوا ہے جس میں ایک ہندو نے اقرار کیا ہے کہ آپ کی جماعت نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر ہماری جانیں بچائیں (اور واقعہ بھی یہ ہے کہ اس وقت میرے کوٹ کی جیب میں ایسا خط پڑا ہوا تھا) مگر باوجود اس کے کہ ہر جگہ ہم نے تمہاری جانوں کی حفاظت کی۔ تمہارے مالوں کی حفاظت کی۔ تمہاری عزت وآبرو کی حفاظت کی۔ تمہارا جس جگہ بھی بس چلا اور جس جگہ بھی تمہارا زور چلا تم نے ہمارے آدمیوں کو مارا پس تمہارے جیسی بے مروّت قوم دنیا میں اور کوئی نہیں۔ پھر میں نے اسے کہا تم اپنی موجودہ حالت پر خوش نہ ہو۔ ایک زمانہ آنے والا ہے جب ہندوستان میں کوئی ہندو نظر نہیں آئے گا جب میں نے یہ کہا تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی بالا طاقت مجھ سے یہ الفاظ کہلوا رہی ہے۔ اس پر خود میرے نفس نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہندوستان میں کوئی ایک ہندو بھی باقی نہ رہے۔ تب خواب میں ہی میں اس کا یہ جواب دیتا ہوں کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اسلام کی زور شور سے تبلیغ کریں گے تو پھر سارے ہندو مسلمان ہوجائیں گے۔ اس وقت ہندو اور مسلمان کی کوئی تمیز باقی نہیں رہے گی اس کے بعد اس شخص نے کہا لیکھرام نے خواہش کی تھی کہ اسے قادیان آنے کا موقع دیا جائے میں اس وقت خواب میں سمجھتا ہوں کہ لیکھرام قادیان کے مشرق کی طرف کی جگہ پر ہے اس کے بعد اس نے کہا کہ گورنمنٹ سوچ رہی ہے کہ اسے قادیان میں آنے کا موقع دے یا نہ دے اس وقت اس نے کہا یا میرے دل میں خیال گذرا کہ لیکھرام ایک دفعہ قادیان آیا تھا اور اس نے مشرق قادیان میں ایک تقریر

بھی کی تھی جب اس نے کہا کہ لیکھرام قادیان آنے کی خواہش رکھتا ہے تو میں نے اسے جواب میں کہا کہ یہ معاملہ حکومت وقت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ جو چاہے کرے لیکن معاً مجھے خیال آیا کہ اسے تو مرے ہوئے پچاس سال گذر چکے ہیں تب میں اسے کہتا ہوں دیکھو پچاس سال ہو چکے ہیں جب وہ مارا گیا تھا اور تم اس کا اب ذکر کر رہے ہو۔ اور پھر میں نے اسے کہا کہ جس لیکھرام کا تم ذکر کر رہے ہو اس کی عمر کیا ہے۔ کیا پچاس سال سے اوپر ہے یا پچاس سے نیچے ہے۔ اس نے کہا پچاس کے قریب ہے جب اس نے کہا کہ لیکھرام کی عمر اس وقت پچاس سال کے قریب ہے تب میں کہتا ہوں اگر ہندو قوم یہ بھی کہہ دے کہ لیکھرام مارا نہیں گیا تھا بلکہ حملہ سے بچ گیا تھا تب بھی اس وقت اس کی عمر نوّے سال سے اوپر ہونی چاہئے اور تم کہتے ہو کہ اس کی عمر پچاس سال سے نیچے ہے معلوم ہوتا ہے دنیا کو دھوکہ دے کر کوئی اور آدمی کھڑا کر دیا گیا ہے جس کا نام لیکھرام رکھ دیا گیا ہے یہ کیا چالاکی ہے معلوم ہوتا ہے ہندو قوم سمجھتی ہے ہم اس طرح ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا لیکھرام کھڑا کر دیں گے اور دنیا کو بتائیں گے کہ لیکھرام زندہ ہے ورنہ خدا کی پیش گوئی کے مطابق تو وہ مارا جا چکا ہے اور یہ صرف مصنوعی نام ہے اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک گاڑی آ رہی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر وہ لوگ سوار ہیں جن کو بندوق لینے کے لئے بھیجا گیا تھا وہ تانگا کی شکل کی ہے مگر دراصل رتھ ہے جب سواریاں اتریں تو میں نے دیکھا کہ اترنے والے شیخ نور الحق صاحب، مولوی نور الحق صاحب مبلّغ اور میاں بشیر احمد صاحب تھے اور ان کے ہاتھ میں کوئی بندوق تھی اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے سمجھا کہ نور الحق روشنی کے معنوں میں ہے اور شیخ کے لفظ سے میں اب سمجھتا ہوں کہ نَومسلموں کے لئے عام طور پر شیخ کا لفظ ہی بولا جاتا ہے خود تو وہ نَومسلم نہیں ہیں پرانے زمانہ میں ان کے آباؤ اجداد میں سے کوئی نَومسلم ہوا ہو تو اور بات ہے بہر حال شیخ نور الحق صاحب مولوی نور الحق صاحب اور میاں بشیر احمد صاحب تینوں نام ایسے ہیں کہ خواب کے ساتھ گہرا تعلق رکھتے ہیں ان ناموں سے ہندوؤں سے مسلمان ہونے والے اور بیرونی ممالک میں سے مسلمان ہونے والے لوگ مراد ہیں اس کے ساتھ ہی اسلام اور احمدیت کی ترقی کی بھی بشارت ہے۔

یہ خوابیں بتا رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا مستقبل تاریک نہیں جیسے لوگ سمجھتے ہیں یقیناً خدا ہم کو ان مشکلات پر غالب آنے کی توفیق بخشے گا اور یقیناً ہم کو نہ صرف ان مشکلات پر غالب آنے کی توفیق بخشے گا **بلکہ ہمارے ذریعہ اللہ تعالیٰ پھر ہندوستان میں اسلام کی روحانی حکومت قائم کر دے گا اور روحانی حکومت کے قیام کے بعد جسمانی حکومت اس کے تابع ہوا کرتی ہے۔"**

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 396-393)

اللہ تعالیٰ ہندوؤں میں بھی دعوت الی اللہ کے راستے کھول دے گا

11رنومبر 1956ء

"میں نے ایک رؤیا دیکھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ رؤیا ہندوؤں میں تبلیغ کے متعلق ہے اس لئے میں اسے بھی بیان کر دیتا ہوں میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک چار پائی پر کھڑا ہوں ایک طرف میں ہوں اور دوسری طرف چوہدری اسداللہ خاں صاحب ہیں اور سامنے ایک چار پائی پر ایک ہندو بیٹھا ہوا ہے چوہدری اسداللہ خاں صاحب کے ہاتھ میں ایک کتاب ہے جو وہ پڑھ کر سنا رہے ہیں اس کتاب کا سائز خطبہ الہامیہ جتنا ہے یعنی وہ بڑے سائز کی کتاب ہے چوہدری اسداللہ خاں صاحب نے اس کتاب میں سے ایک فقرہ یہ پڑھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گورداسپور میں ایسا ایسا بیان کیا ہے اس پر وہ ہندو کہتا ہے کہ اس کی معین مثالیں بھی تو دیں تا یہ بات ہماری سمجھ میں آجائے چوہدری اسداللہ خاں صاحب وہ کتاب اس طرح پڑھ رہے ہیں کہ اصل بات تو آجاتی ہے لیکن مثالیں غائب ہیں اسی لئے اس ہندو نے کہا کہ آپ مثالیں بھی تو دیں تا کہ یہ بات ہماری سمجھ میں آجائے اس پر میں کھڑا ہو گیا اور اس کی بات کا جواب دینے لگا میں سمجھتا ہوں یہ سارا مضمون کشفی ہے کیونکہ میرے ہاتھ میں اس وقت کوئی کتاب نہیں تھی میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ہندوؤں میں اپنے پرانے بزرگوں کی جو شکلیں بنائی جاتی ہیں اور ان کے کئی کئی ناک کئی کئی ہاتھ اور کئی کئی آنکھیں دکھائی جاتی ہیں ان کو ظاہر پر معمول کرنا درست نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مامور تو اس لئے آتے ہیں کہ لوگ ان سے سبق سیکھیں لیکن ہندوؤں کی تصویروں میں جو بزرگوں کی شکلیں دی جاتی ہیں ان کے کئی کئی ناک ہاتھ آنکھیں اور سر دکھائے جاتے ہیں اور وہ سخت بھیانک شکلیں ہوتی ہیں ایسی شکل والے سے تو انسان بھاگتا ہے نہ کہ محبت کرتا ہے پس اگر وہ لوگ واقعی ایسے تھے کہ تو پھر دنیا کو تعلیم نہیں دے سکتے تھے کیونکہ ان کے زمانہ کے لوگ ان کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہوں گے حالانکہ خدا تعالیٰ کے مامور لوگوں کو سبق سکھانے کے لئے دنیا میں مبعوث ہوتے ہیں اس کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے یہ ملتی ہے کہ آپ فرماتے ہیں دنیا میں جو بھی مصلح آتا ہے وہ کسی اچھی قوم سے آتا ہے تا کہ لوگ اس سے نفرت نہ کریں اور جب خدا تعالیٰ نے ہر مصلح کے لئے اچھی قوم میں سے ہونے کی شرط رکھی ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس کے کئی کئی ناک ہوں کئی کئی ہاتھ ہوں اور کئی کئی سر اور کئی کئی آنکھیں ہوں اس سے تو لوگ ڈر جائیں گے اور ایسے مصلح کو دیکھتے ہی بھاگ جائیں گے اس سے فائدہ کیا اٹھائیں گے اگر اس کے کئی بڑے بڑے ناک ہوں گے تو وہ خیال کریں گے کہ یہ انسان نہیں بلکہ

ہاتھی کی طرح کوئی جانور ہے اگر اس کے کئی سر ہوں تو وہ کہیں گے یہ انسان نہیں بلکہ کوئی عجیب الخلقت حیوان ہے اور اگر کئی کئی آنکھیں ہوں گی تو وہ کہیں گے کہ یہ انسان نہیں بلکہ کوئی نئی قسم کا سانپ ہے وہ اس سے ڈر کر بھاگ جائیں گے پھر میں بتاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی کئی ناک کان اور آنکھیں ہونے کی فلاسفی بھی بیان فرمائی ہے اور بتایا کہ اس سے مراد یہ نہیں ان کے مصلحین کی فی الواقعہ اس قسم کی شکلیں تھیں بلکہ اگر تصویر میں یہ دکھایا گیا ہے کہ مصلح کے کئی ناک تھے تو اس کا یہ مطلب تھا کہ ان میں اس قدر قوت شامہ پائی جاتی تھی کہ وہ دور سے عیب روحانی کو سونگھ لیتے تھے اور جب ان کے بڑے بڑے کان دکھائے جاتے تھے تو اس کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ دور سے فریادیوں کی فریاد سن لیتے تھے اور ان کی ضرورت کو پہچان لیتے تھے اور جب ان کی کئی آنکھیں دکھائی جاتی تھیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ وہ حقیقت کو بہت جلد پہچان لیتے تھے اسی طرح تصویری زبان میں کئی کئی ہاتھ بنانے کا یہ مطلب تھا کہ اس مصلح کے پاس ایسے دلائل و براہین تھے کہ ان سے دشمن مبہوت ہو جاتا تھا جیسے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ہی قرآن کریم میں آتا ہے کہ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ۔ کافر ان کے دلائل و براہین سے مبہوت ہو گیا غرض خواب میں ہندو کو یہ مثالیں دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب تو صرف خلاصہ بیان کر رہے تھے اس لئے انہوں نے مثالیں بیان نہیں کیں اس پر وہ خاموش ہو گیا۔

اس رؤیا سے سمجھتا ہوں کہ کسی زمانہ میں خدا تعالیٰ ہندوؤں میں بھی تبلیغ اسلام کا راستہ کھول دے گا وہ لوگ اس قسم کے دیوتاؤں کے قائل ہیں جن کے کئی کئی ہاتھ، کئی کئی ناک اور کئی کئی آنکھیں ہوتی تھیں لیکن ایک وقت آئے گا کہ خدا تعالیٰ ان پر حقیقت کھول دے گا کہ وہ دیوتا بھی ہمارے جیسے انسان ہی تھے صرف ان کی روحانی طاقتوں کو تصویری زبان میں اس طرح دکھایا گیا ہے کہ گویا ان کے کئی کئی ہاتھ تھے کئی کئی سر تھے کئی کئی آنکھیں اور کئی کئی ناک تھے اور یہ روحانی طاقتیں سب بزرگوں کو دی گئی ہیں۔"

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 572-570)

...... بہاولپور، بلوچستان اور کابل میں احمدیت کا نفوذ ......

بہاولپور پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں گی

25 نومبر 1959ء

"میں نے کشف میں دیکھا کہ نواب صاحب بہاولپور مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہیں اور بڑی دیر تک

میرے پاس بیٹھے رہے ہیں کوئی گھنٹہ بھر بیٹھنے کے بعد وہ اٹھ کر چلے گئے۔

بہاولپور کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں چاچڑاں شریف ہے جس میں نواب صاحب کے پیر حضرت غلام فرید صاحب رہتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم مصدّقین میں سے تھے اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہاولپور میں لوگوں کا رجحان احمدیت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ نواب صاحب کے بعض عزیز بھی جماعت میں شامل ہوگئے ہیں۔ غالبًا یہ کشف بھی خدا تعالیٰ نے اسی لئے دکھایا ہے۔ نواب صاحب گھنٹہ بھر میرے پاس بیٹھ کر چلے گئے انگریزی حکومت کے زمانہ میں نواب صاحب بہاولپور شملہ میں مجھے ملا کرتے تھے اور چونکہ ان کے پیر حضرت مسیح موعود کے معتقد تھے اس لئے وہ میرا بڑا لحاظ کرتے تھے بعض دفعہ انہیں مشاعرہ میں بلایا جاتا تو میری موجودگی میں مجھ سے پہلے نہیں بیٹھتے تھے بلکہ منتظمین سے کہتے تھے کہ پہلے ان کو بٹھاؤ پھر میں بیٹھوں گا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے علاقہ کو ترقی عطا فرمائے اور نواب صاحب کو تمام مشکلات سے نجات دے یہ خاندان رسول ﷺ کے محبوب چچا کی اولاد میں سے ہے اور خلفاء بنوعباس سے اس کا تعلق ہے......

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ ہمیں سنایا کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آتھم کے متعلق پیش گوئی کی اور وہ پیش گوئی کی شرط کے مطابق توبہ کرنے اور عذاب سے ڈر جانے کی وجہ سے پیشگوئی کی میعاد میں نہ مرا تو ایک دن مجلس میں نواب صاحب بہاولپور نے مذاقًا کہا کہ مرزا نے جو پیشگوئی کی تھی وہ پوری نہ ہوئی اس پر خواجہ غلام فرید صاحب جوش میں آگئے اور کہنے لگے تم اسلام کے پہلوان کو جھوٹا کہتے ہو اور ایک عیسائی کی تائید کرتے ہو۔ مجھے تو آتھم کی لاش نظر آرہی ہے چنانچہ مولوی غلام احمد صاحب اختر نے جو ریاست بہاولپور کے رہنے والے تھے بعد میں ان کی جو ڈائریاں شائع کیں ان میں حضرت مسیح موعود کی تصدیق موجود ہے بہاولپور میں برابر احمدیت کی ترقی ہوتی چلی گئی چنانچہ موجودہ نواب صاحب جن کو آج میں نے کشف میں دیکھا ہے انہوں نے بھی ہمیشہ مجھ سے تعلق رکھا ان کا مجھے کشف میں دکھایا جانا اور گھنٹہ بھر ان کا میرے پاس بیٹھنا بتاتا ہے کہ **اللہ تعالیٰ جلد اس علاقے کے لئے بھلائی کی کوئی صورت پیدا کرے گا** کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی لغو کام نہیں کرتا۔ ان کا کشفی حالت میں مجھے دکھایا جانا اور پھر گھنٹہ بھر ان کا میرے ساتھ بیٹھنا بتاتا ہے کہ ضرور اس میں بہاولپور کی بھلائی ہے کیونکہ میرا نام محمود ہے اور فارسی زبان کا ایک فقرہ ہے "الٰہی عاقبت محمود باد" یعنی اے خدا اس کا انجام بخیر ہو میرے سسرال کے کئی لوگ وہاں کام کرتے رہے ہیں چنانچہ میرے بڑے بھائی بھی وہاں وزیر مال رہ چکے ہیں اور پچھلے چند سال میں تو اس علاقہ میں احمدیت کے حق میں بڑی حرکت رہی ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ کو خیر اور برکت کے لئے چن لیا ہے اور مجھے اس کشف کا دکھایا جانا ظاہر کرتا ہے کہ **اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس**

علاقہ پر اور اس علاقہ کے رئیس اور اس کے خاندان پر انشاء اللہ نازل ہوں گی۔"

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 594-593)

اب صوبہ بلوچستان ہمارے ہاتھوں سے نکل نہیں سکتا
ساری قومیں مل کر بھی ہم سے یہ علاقہ چھین نہیں سکتیں

" پس یہاں کے لوگوں نے ایک احمدی کو شہید کر کے بلوچستان میں احمدیت کا بیج بو دیا ہے اب اس کا مٹانا ان کے اختیار میں نہیں رہا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔ یہ بیج بڑھے گا اور ترقی کرے گا اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ ایک تن آور درخت بن جائے گا اور تمام علاقہ پر چھا جائے گا۔ اب سارے مولوی بھی زور لگا لیں وہ اسے مٹا نہیں سکتے۔ خدا کی طاقتوں کا مقابلہ کرنا کس کے اختیار میں ہے خدا تعالیٰ کی تدبیریں جداگانہ ہوتی ہیں وہ اپنے کاموں میں نرالا ہے وہ اپنی حکمتوں میں عجیب ہے اس کے کنہ کو پہنچنا انسانی عقل کے اختیار میں نہیں...... میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت کے دن اب قریب ہیں میں خدا تعالیٰ کی انگلی کو اٹھا ہوا دیکھتا ہوں۔ میں اس کے اشارے کو نمایاں ہوتا ہوا پاتا ہوں میں خدا تعالیٰ کے منشاء کو اس کے فضل سے پڑھ رہا ہوں اور سن رہا ہوں اور میں یہ جانتا ہوں کہ اب یہ صوبہ ہمارے ہاتھوں سے نکل نہیں سکتا۔ یہ ہمارا ہی شکار ہوگا دنیا کی ساری قومیں مل کر بھی ہم سے اب یہ علاقہ چھین نہیں سکتیں یہی صوبہ نہیں بلکہ ہمیں سارے ملک ہی ملنے والے ہیں۔ دنیا ہمیں حقارت کی نظروں سے دیکھتی ہے مگر دنیا نے خدا تعالیٰ کے ماموروں اور ان کی جماعتوں کو کب عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے وہ ہمیشہ ہی انہیں حقیر اور ذلیل سمجھتی ہے مگر وہ پتھر جسے حقیر سمجھ کر معماروں نے پھینک دیا تھا خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ وہی کونے کا پتھر ہو اور اس عمارت کے لئے سہارے اور روشنی کا موجب ہو۔ ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے اب بھی یہی ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ 3/ستمبر 1948ء از الفضل 23/اکتوبر 1948ء)

کابل میں احمدیت کی ترقی

4/جنوری 1945ء

" کل ہی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں کابل گیا ہوں جس کے یہی معنے ہو سکتے ہیں کہ وہاں بھی

انشاءاللہ احمدیت کی اشاعت کی کوئی صورت پیدا ہوگی۔ میں نے دیکھا کہ میں وہاں گیا ہوں اور وہاں بادشاہ، وزراء اور بڑے سرکاری حکّام اور بڑے بڑے آدمیوں سے مل چکا ہوں مجھے وہاں گئے دو تین روز ہو چکے ہیں۔"
(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 253)

✿...... بلاد عرب میں احمدیت کا نفوذ...... ✿

عرب ممالک میں فتوحات

"ہماری طرف سے اس وقت تک شام فلسطین اور مصر میں تو تبلیغ جاری ہے۔ لیکن میں سوچ رہا تھا عراق میں ابھی تک ہماری طرف سے تبلیغ شروع نہیں کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ (تذکرہ صفحہ 131) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شام کی طرف ہماری جماعت کی ترقی کی کوئی صورت پیدا کرنے والا ہے۔ لیکن آج مجھے خیال آیا کہ عراق کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہامی نام اللہ تعالیٰ نے عبدالقادر رکھا ہے (تذکرہ صفحہ 91-507-657) اور سید عبدالقادر صاحب جیلانی بغداد میں رہتے تھے۔ گویا اگر شام کے متعلق الہام ہے کہ یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ شام کے ابدال تیرے لئے دعائیں کرتے ہیں تو عراق کے متعلق یہ الہام ہے تم ابدال العراق میں سے ہو یعنی جو کام عبدالقادر جیلانی نے کیا تھا وہی کام اس علاقہ میں ہم تم سے لیں گے۔ کیونکہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی ساری دنیا کے لئے نہیں تھے بلکہ ایک مخصوص علاقہ کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے اس طرح **اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبدالقادر قرار دے کر اس امر کی طرف اشارہ فرما دیا کہ جیسے عبدالقادر صاحب عراق کے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ ہوئے تھے۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ عراق کے لوگ احمدیت کو قبول کریں گے۔**

پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہندوستان میں پیدا کیا ہے اور ہندوستان میں جہاں مغلوں کی جسمانی حکومت رہ چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ پھر ایک روحانی حکومت مغلوں کی قائم کر دی ہے۔ دنیوی بادشاہ جب دین سے غافل ہو جاتے ہیں تو کئی قسم کے مظالم پر اتر آتے ہیں۔ لیکن مغلوں کو یہ ایک بہت بڑی خوبی نصیب رہی ہے کہ انہوں نے فاتح ہو کر بڑی جلدی اسلام قبول کر لیا اور اس کی اشاعت میں مشغول ہو گئے۔ جب کسی قوم میں کوئی نیکی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اسے

بدلہ دے دیتا ہے ہندوستان میں عام طور پر یہ بحثیں ہوتی رہتی ہے کہ مغل بادشاہوں میں سے کون سا بادشاہ زیادہ عادل اور منصف تھا۔ لیکن بہر حال دنیوی بادشاہ کچھ نہ کچھ ظلم کر ہی لیتے ہیں پھر بھی اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مغلوں نے اسلام کو بہت جلد قبول کیا اور پھر ان کے ذریعہ اسلام بڑی سرعت سے دنیا میں پھیلنا شروع ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ شائد ان کی اس نیکی کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنا مامور مغلوں میں سے بھیجا ہے اور تاریخ سے یہ امر ثابت ہے کہ مغلوں کا پہلا خروج بغداد پر ہوا۔ جس کو انہوں نے تباہ و برباد کر دیا تھا پس جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے کہ پہلا آدم آیا اور اسے جنت سے نکالا گیا۔ مگر یہ دوسرا آدم اس لئے آیا ہے تا کہ شیطان کو جنت سے نکال دے اور خود اس میں داخل ہو جائے۔ پہلا مسیح آیا اور اسے دشمنوں نے صلیب پر لٹکا دیا۔ لیکن یہ دوسرا مسیح اس لئے آیا ہے تا کہ صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ پہلا یوسف آیا اور اسے لوگوں نے زندان میں ڈالا۔ لیکن یہ دوسرا یوسف اس لئے آیا ہے کہ لوگوں کو زندان میں سے نکالے۔ اسی طرح ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں مغلوں کو (گو وہ مسلمان نہیں تھے) اللہ تعالیٰ نے اس بات پر مامور کیا۔ کہ وہ سزا کے طور پر بغداد میں داخل ہوں۔ مگر اس زمانہ میں مغلوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ وہ انعام کے طور پر بغداد میں داخل ہوں اور اس کے لئے ایک نئی زندگی کا موجب ہوں۔

ان دونوں نسبتوں سے میں نے یہ سمجھا۔ کہ عراق بھی خدائی سکیم سے باہر نہیں بلکہ اس میں شامل ہے اگر ہمیں شام کے متعلق بعض الہامات نظر آتے ہیں تو عراق کے متعلق بھی ایسے الہامات پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت کا وہاں پھیلنا مقدر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عرب پر غلبہ حاصل کرنے کی پہلی سیڑھی عراق ہے اور ضروری ہے کہ اس علاقہ میں احمدیت کی اشاعت کی طرف توجہ کی جائے۔ اگر عراق میں احمدیت کا غلبہ ہو جائے۔ تو بحرین کے جزائر جو اس کے قرب میں ہی ہیں وہاں اثر پہنچ سکتا ہے اور پھر وہاں سے آہستہ آہستہ سارے عرب میں احمدیت پھیل سکتی ہے پھر اگر عراق میں احمدیت پھیل جائے تو افغانستان اور ایران دونوں گھر جاتے ہیں اور ان دونوں ممالک پر ایک طرف ہندوستان سے اور دوسری طرف عراق سے ایسا تبلیغی اثر ڈالا جا سکتا ہے کہ ان ممالک کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ ہی نہ رہے۔ ہٹلر کے متعلق مشہور ہے کہ اس کی بڑی کوشش یہی رہی ہے کہ دوسرا فرنٹ قائم نہ ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں گھر جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے عراق میں احمدیت مضبوط ہو جائے تو پنجاب سے افغانستان کی طرف اور عراق سے ایران کی طرف قدم بڑھایا جا سکتا ہے اور اس طرح دونوں ممالک احمدیت کے اثر کے نیچے آ سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی کہ جب دونوں طرف سے دباؤ بڑھ

جائے تو مقابلہ مشکل ہو جاتا ہے اور اس لحاظ سے بھی کہ ایرانی اور افغانی دونوں متحد ہیں۔ ایران میں فارسی زبان بولی جاتی ہے اور گو وہ زیادہ تر شیعہ ہیں مگر فارسی زبان چونکہ ان کی مادری زبان ہے اس لئے افغانستان سے انہیں خاص تعلق ہے کیونکہ افغانستان کے اوپر کے علاقہ میں جو افغان قبائل رہتے ہیں وہ بھی فارسی النسل ہیں اور گو افغانستان کے مشرق میں پشتو زبان بولی جاتی ہے مگر شمال مغربی علاقہ میں فارسی زبان ہی بولی جاتی ہے اور یوں بھی اکثر افغان فارسی جانتے ہیں۔ اس لحاظ سے ایران اور افغانستان آپس میں اتحاد رکھتے ہیں پس ادھر پنجاب سے احمدیت کا زور بڑھتا جائے اور ادھر عراق میں احمدیت پھیلنی شروع ہو جائے تو افغانستان اور ایران دونوں کا احمدیت کو قبول کرنا بہت زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ پھر ان دونوں ممالک کے اتّصال کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ عراق میں بھی کُردی قبائل ہیں اور ایران میں بھی کُردی قبائل ہیں اگر عراق کے کُردی قبائل احمدیت کی آغوش میں آجائیں تو نسلی اتحاد کی وجہ سے ایران کے کُردی قبائل کے لئے احمدیت قبول کرنا کوئی مشکل امر نہیں رہے گا۔ پس عراق اور ایران دونوں میں نسلی اتحاد ایسا پایا جاتا ہے۔ کہ اگر ایک نسل میں احمدیت پھیل جائے تو قریب کی دوسری نسل کا بھی اس سے متاثر ہونا ایک یقینی امر بن جاتا ہے۔ اسی طرح اگر صوبہ سرحد میں احمدیت پھیل جائے تو چونکہ ان لوگوں کی رشتہ داریاں افغانستان میں ہیں۔ اس لئے افغانستان بھی احمدیت کے اثر کے نیچے آجائے گا۔ اس طرح ہمیں احمدیت کی اشاعت کے لئے ایک بہت بڑا مرکز مل سکتا ہے **اور عراق میں احمدیت کا پھیلنا ایران اور افغانستان دونوں کے لئے ہدایت کا موجب بن سکتا ہے۔** پس ضروری ہے کہ عراق کی طرف بھی توجہ کی جائے اس وقت تک عراق میں احمدیت کی اشاعت کے متعلق کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ حالانکہ شام اور فلسطین کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ وہاں سال ڈیڑھ سال کام کرنے کے نتیجہ میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی جماعت قائم ہو گئی تھی۔ اگر عراق میں بھی مبلّغ بھیجے جائیں تو وہاں جلد ہی ایک مضبوط جماعت قائم ہو سکتی ہے۔ اب عراق میں احمدی تو ہیں مگر وہ ہندی ہیں اور ان کا عراق والوں پر اتنا اثر نہیں ہو سکتا۔ جتنا خود اہل ملک کا اثر ہوتا ہے۔ اگر وہاں کے کچھ باشندے احمدی ہو جائیں تو وہ اپنے اثر کی وجہ سے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی احمدیت کی طرف کھینچنا شروع کر دیں گے اور اس طرح احمدیت کی ترقی کے لئے وہاں ہمیں ایک نیا میدان حاصل ہو جائے گا۔"

(مجلس عرفان 7؍مئی 1944ء از الفضل 15؍جنوری 1945ء)

بلادِ عرب میں احمدیت کی ترقی کے دروازے کھلنے والے ہیں

ایسا موقع نہ سینکڑوں سال پہلے کسی جماعت کو ملا ہے اور نہ آئندہ ملے گا۔ اس وقت اسلام کا جھنڈا بلند کرنا

ہماری جماعت کے سپرد کر دیا گیا ہے اور اسلام کا جھنڈا تمام دنیا میں بلند نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک دوبارہ اس کے سپاہیوں میں وہی روح پیدا نہ ہو جائے **جو قرون اولیٰ کے مسلمانوں میں پائی جاتی تھی اور جس کی مثالیں میں اوپر بیان کر چکا ہوں** .... **کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری نصرت کے سامان پیدا ہو رہے ہیں** اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی اشاعت کے غیر معمولی سامان پیدا فرمائے گا۔ تین چار دن ہوئے میں ایک رؤیا دیکھا کہ میں عربی بلاد میں ہوں اور ایک موٹر میں سوار ہوں ساتھ ہی ایک اور موٹر ہے جو غالباً میاں شریف احمد صاحب اور اس میں کچھ ٹیلے سے ہیں جیسے پہلگام کشمیر یا پالم پور میں ہوتے ہیں۔ ایک جگہ جا کر دوسری موٹر جو میں سمجھتا ہوں میاں شریف احمد صاحب کی ہے کسی اور طرف چلی گئی ہے اور میری موٹر اور طرف۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری موٹر ڈاک بنگلے کی طرف جا رہی ہے۔ بنگلہ کے پاس جب میں موٹر سے اترا۔ تو میں نے دیکھا کہ بہت سے عرب جن میں کچھ سیاہ رنگ کے ہیں اور کچھ سفید رنگ کے میرے پاس آئے ہیں۔ میں اس وقت اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرف جانا چاہتا ہوں لیکن ان عربوں کے آجانے کی وجہ سے ٹھہر گیا ہوں انہوں نے آتے ہی کہا السلام علیکم یا سیدی! میں ان سے پوچھتا ہوں **مِنْ اَیْنَ جِئْتُمْ** کہ آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں وہ جواب دیتے ہیں کہ **جِئْنَا مِنْ بِلَادِ الْعَرْبِ وَذَھَبْنَا اِلٰی قَادِیَانَ وَعَلِمْنَا أَنَّکَ سَافَرْتَ فَاتَّبَعْنَاکَ حَتّٰی عَلِمْنَا أَنَّکَ جِئْتَ اِلٰی ھٰذَا الْمَقَامِ** ۔ یعنی ہم قادیان گئے اور وہاں معلوم ہوا کہ آپ باہر گئے ہیں اور ہم آپ کے پیچھے چلے۔ یہاں تک کہ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ یہاں ہیں اس پر میں نے ان سے پوچھا کہ **لِاَیِّ مَقْصِدٍ جِئْتُمْ** کس غرض سے آپ تشریف لائے ہیں۔ تو ان میں سے لیڈر نے جواب دیا۔ کہ **جِئْنَا لِنَسْتَشِیْرَکَ فِی الْاُمُوْرِ الْاِقْتِصَادِیَّۃِ وَالتَّعْلِیْمِیَّۃِ** اور غالباً سیاسی اور ایک اور لفظ بھی کہا۔ اس پر میں ڈاک بنگلہ کی طرف مڑا اور ان سے کہا کہ اس مکان میں آجائیے۔ وہاں مشورہ کریں گے جب میں کمرہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ میز پر کھانا چنا ہوا ہے اور کرسیاں لگی ہوئی ہیں اور میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی انگریز مسافر ہوں ان کیلئے یہ انتظام ہو اور میں آگے دوسرے کمرہ کی طرف بڑھا وہاں فرش پر کچھ پھل اور مٹھائیاں رکھی ہیں۔ اور اردگرد اسی طرح بیٹھنے کی جگہ ہے جیسے کہ عرب گھروں میں ہوتی ہے میں نے ان کو وہاں بیٹھنے کو کہا اور دل میں سمجھا کہ یہ انتظام ہمارے لئے ہے ان لوگوں نے وہاں بیٹھ کر پھلوں کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اس رؤیا سے میں سمجھتا ہوں کہ **اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلاد عرب میں احمدیت کی ترقی کے دروازے کھلنے والے ہیں**۔ اسی طرح میں نے ایک اور رؤیا دیکھا کہ میر قاسم علی صاحب مرحوم آئے ہیں انہوں نے گرم کوٹ اور گرم پاجامہ پہنا ہوا ہے اور وہ مضبوط جوان معلوم ہوتے ہیں قاسم علی میں بھی عرب کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے قاسم کے معنے تقسیم کرنے والے کے ہیں اور

علی کے معنے بڑی شان والے کے۔ پھر میر قاسم علی صاحب سید بھی تھے **پس وہ وقت آ گیا ہے کہ لوگ کثرت سے احمدیت کی طرف رجوع کریں گے** اور ان کے رجوع کرنے کے سامان خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز زیادہ سے زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کہاں کہاں پہلے احمدیت کے پھیلنے کے رستے کھلیں گے۔ ابھی افریقہ سے ایک علاقہ کے مبلغوں کی اطلاع آئی ہے کہ اگر ہمیں بارہ مبلّغ مل جائیں تو ہم دس سال کے اندر اندر اس سارے علاقے کو احمدی بنا سکتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کی ترقی کے رستے کھل رہے ہیں صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے قدم کو تیز تر کر دیں اور ہر قسم کی قربانیوں میں خوشی سے حصہ لیں۔

(خطبہ جمعہ 23/نومبر 1945ء از الفضل 17/دسمبر 1945ء)

بلاد عرب میں اکثریت کا قبول احمدیت

"(نومبر 45ء کو) میں نے ایک اور رؤیا دیکھا کہ میر قاسم علی صاحب مرحوم آئے ہیں انہوں نے گرم کوٹ اور گرم پاجامہ پہنا ہوا ہے اور وہ مضبوط جوان معلوم ہوتے ہیں۔ قاسم علی میں بھی عرب کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ قاسم کے معنے تقسیم کرنے والے ہیں اور علی کے معنے بڑے شان والے کے۔ پھر میر قاسم علی سید بھی تھے **پس وقت آ گیا ہے کہ لوگ کثرت سے احمدیت کی طرف رجوع کریں گے** اور ان کے رجوع کرنے کے سامان خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔"

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 289)

ملک شام ترقیات سلسلہ کا اعلیٰ ذریعہ ثابت ہوگا

"**انشاء اللہ ملک شام ترقیات سلسلہ کے لئے ایک اعلیٰ ذریعہ ثابت ہوگا** کیونکہ پہلی پیشگوئیوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ملک سلسلہ کی ترقیات میں خاص دخل رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ابدال شام مسیح موعودؑ کے لئے دعا کر رہے ہیں اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ **مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ ملک شام کی طرف بھی ہوگی اور وہ سلسلہ میں داخل ہو کر مسیح موعود کے لئے دعائیں کریں گے اور اس کی تبلیغ کو زیادہ وسعت دیں گے۔**"

(من انصاری الی اللہ از انوار العلوم جلد 9 صفحہ 28)

اللہ تعالیٰ فلسطین میں جماعت کو کامیابی عطا کرے گا

"(11/جون 1944ء کو) میں نے دیکھا کہ میں تقریر کر رہا ہوں اور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو مجھے مثیل مسیح موعود قرار دیا ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ہاتھوں سے دلوں کی اصلاح کرے گا اتنا ہی کہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔

ان دو خوابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کچھ زمینی اور آسمانی نشانات دکھانا چاہتا ہے کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پناہ کا ذکر قرآن کریم میں زمین کے ساتھ بتایا گیا ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں فرماتا ہے رَافِعُکَ۔ پس ایک کو زمین پر پناہ دی گئی ہے اور دوسرے کو استعارۃً آسمان پر پناہ دی گئی ہے پس ساتھ ساتھ ان دو خوابوں کا وجود کہ ایک میں موسیٰ علیہ السلام کی جائے پناہ پر جانے کا ذکر ہے اور دوسرے میں مثیل مسیح موعود ہونے کا بتاتا ہے کہ موسوی اور مسیحی سنتوں کا اللہ تعالیٰ پھر احیاء کرے گا اور زمینی و آسمانی نشانوں سے میری اور جماعت کی تائید فرمائے گا خدا کرے جلد ایسا ہو یہ جو غلام مرزا نام بتایا گیا ہے شاید غلام مرزا سے مراد امّ طاہر مرحومہ ہوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ تک خدمت کا موقعہ دیا یا شاید شاہ صاحب کے خاندان کا کوئی اور فرد مراد ہو جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دین کی خدمت کا موقع ملے واللہ اعلم بالصواب۔ موسیٰ کی جائے پناہ سے اس طرف بھی اشارہ ہوسکتا ہے کہ **اللہ تعالیٰ فلسطین میں جماعت کو خاص کامیابی بخشے گا**۔ واللہ اعلم بالصواب"

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 228)

……روس میں غلبۂ اسلام اور کمیونزم کی شکست……

روس کی حکومت عنقریب احمدی ہوگی دنیا اپنی آنکھوں سے خدا کے مقدس کی صداقت کو دیکھ لے گی

"ایک ملک کے متعلق ایک خاص پیشگوئی بھی ہے جو میں سناتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ زار روس کا عصا مجھے دیا گیا اور امیر بخارا کی کمان آپ کو ملی......

پس ہم امید کرتے ہیں کہ روس کی حکومت عنقریب احمدی ہوگی۔ زار کی سلطنت مٹ چکی ہے عصاء زار روس سے چھینا جا چکا ہے اور آدھا حصہ پیشگوئی کا پورا ہو چکا ہے مگر اب دوسرا حصہ بھی انشاء اللہ پورا ہوگا اور دنیا اپنی آنکھوں سے خدا کے مقدّس کی صداقت کو دیکھ لے گی۔ "

(معیار صداقت از انوار العلوم جلد 6 صفحہ 64)

روس میں تبلیغ اسلام کا رستہ کھلنے والا ہے

"(27/اپریل 1945ء کو) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ترکوں کے علاقے میں ہوں اور ایک بڑی بھاری عمارت ہے اس میں ٹھہرا ہوں کسی نے میری دعوت کی ہے اور میں اس دعوت میں گیا ہوں جب میں دعوت سے واپس آیا ہوں تو اس وقت میں اکیلا ہوں ساتھ والے دوست جو ہیں ان میں سے کوئی بھی اس وقت ساتھ معلوم نہیں ہوتا۔ عمارت جس میں ہم ٹھہرے ہوئے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ صرف امّ طاہر میرے ساتھ ہیں اور وہ اوپر کے کمرہ میں سو رہی ہیں جب میں اس عمارت کے پہلے کمرے میں داخل ہوا ہوں تو مجھے پیچھے سے آہٹ سنائی دی اور مجھے شبہ ہوا کہ کوئی شخص کمرے کے اندر آنا چاہتا ہے میں نے روشندان میں سے باہر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ ایک شخص فوجی وردی پہنے ہوئے کمرے کے اندر جھانک رہا ہے میں نے کھڑکی کے پاس سے آکر باہر کی طرف جھانکا تو مجھے معلوم ہوا کہ چند فوجی افسر باہر کھڑے آپس میں باتیں کر رہے ہیں ان کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ حملہ کر کے عمارت کے اندر گھس جائیں پہرے دار اور دوسرے ساتھی اس وقت تک نہیں پہنچے میں نے جلدی جلدی اوپر چڑھنا شروع کر دیا تا کہ امّ طاہر کو بیدار کر دوں بہت اُونچا جا کر عمارت ایسی ہے کہ ایک طرف شیڈ سا بنا ہوا ہے اور ساتھ صحن ہے۔ وہاں امّ طاہر سو رہی ہیں اور ایک بچہ ان کے پاس سو رہا ہے میں نے امّ طاہر کو جگانا شروع کیا لیکن وہ میرے جگانے پر جلدی نہ اُٹھیں میں کہتا ہوں خطرہ ہے اٹھو اور بچہ کو لے لو مگر انہوں نے اٹھنے میں دیر کی تو میں نے وہ بچہ اُٹھا لیا اس وقت وہ بچہ لڑکا بن گیا ممکن ہے.......... بہرحال میں نے بچہ کو اٹھا لیا اور میں نے کہا کہ میں بچہ لے کر چلتا ہوں تم جلدی جلدی میرے پیچھے آؤ وہاں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مٹی ڈال کر کسی اُونچی جگہ پر رستہ بنا دیا جاتا ہے جیسے پہاڑوں پر مکان ہوتے ہیں اور ایک منزل نیچے اور ایک اوپر ہوتی ہے اور اوپر کی منزل کے ساتھ بھی گو وہ اونچی ہوتی ہے پہاڑ پر رستہ مل جاتا ہے اسی طرح اس مکان کی بھی دوسری یا تیسری منزل ہے اور وہاں سے بھی ایک سڑک نیچے کی طرف جاتی ہے اس پر میں تیز تیز چلتا ہوں اور پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا جاتا ہوں

اور امّ طاہر کو اشارہ کرتا چلا جاتا ہوں کہ جلدی جلدی چلو دور جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ کچھ جھونپڑیاں ہیں جن کی پھونس کی دیواریں اور پھونس کی چھتیں ہیں وہاں ایک کٹہرے کے ساتھ جو سڑک پر بنا ہوا ہے مجھے ایک عورت نظر آئی میں نے اسے کہا کہ کیا یہاں کوئی ٹھہرنے کی جگہ مل سکتی ہے اس نے کہا۔ ہاں مل سکتی ہے اتنے میں امّ طاہر بھی قریب آ گئیں اور میں نے اس عورت کہا کہ بتاؤ کونسی جگہ ہے وہ ہمیں گاؤں میں لے گئی جیسے گاؤں میں جگہیں ہوتی ہیں کہیں اُپلے پڑے ہیں اور کہیں کوڑا کرکٹ پڑا ہے ایسی جگہوں سے چلتے چلتے ایک چھوٹی سے پھونس کی دیواروں والی جھونپڑی آئی۔ وہ ہمیں وہاں لے گئی کچھ لوگ وہاں جمع ہو گئے میں نے ان سے حالات پوچھنے شروع کئے حالات پوچھتے ہوئے مذہب کی باتیں شروع ہو گئی ہیں اس وقت میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ تمہارا مذہب کیا ہے تو ان میں سے ایک مرد پہلے تو ہچکچاتا ہے اس کے بعد اس نے کہا۔ ہم ایک نئے مذہب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کونسا فرقہ ہے تو پھر وہ ایسے رنگ میں جیسے کوئی شخص خیال کرتا ہے کہ مخاطب اس کے متعلق نہیں جانتا اس لئے وہ سمجھتا ہے کہ اس کو بتانا فضول ہے کہتا ہے کہ ہندوستان کا ایک فرقہ ہے میں نے کہا ہندوستان کا کونسا فرقہ ہے تو اس نے جواب دیا کہ ہندوستان میں ایک شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے ہم اس کے مرید ہیں پھر وہ کچھ خلافت کا بھی ذکر کرتا ہے کہ وہاں ہمارا خلیفہ ہے مجھے اس پر خواب میں خوشی ہوتی ہے اور میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ جس کے متعلق تم کہتے ہو وہ خلیفہ میں ہی ہوں وہ میری بات فوراً سمجھ کر اشارہ کرتا ہے کہ آپ بولیں نہیں اور اس کے بعد اس نے الگ یا کان میں مجھے بتایا کہ ہم چند لوگ احمدی ہیں اور باقی لوگ دہریہ ہیں۔ میں پوچھتا ہوں یہ کونسا علاقہ ہے تو وہ کہتا ہے یہ روس کا علاقہ ہے اور کہتا ہے کہ میں مناسب نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کو آپ کا پتہ لگ جائے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

یہ رؤیا بھی اس امر کی خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو روس میں احمدیت کی تبلیغ کے ذرائع کھول دے۔ ممکن ہے ترکی کے علاقے کی طرف یا ایران کے علاقہ کی طرف اللہ تعالیٰ روس میں تبلیغ اسلام کا رستہ کھول دے۔"

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 267-266)

روس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی آئندہ منشاء

"میں نے 26 اور 27 راگست کی درمیانی رات ایک عجیب رؤیا کمیونسٹ روس کے متعلق دیکھا ہے جس میں روس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے آئندہ منشاء کی ایک جھلک پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اسلام اور

سلسلہ کے لئے مفید بنائے۔

میں نے دیکھا کہ میں ایک کمرہ میں ہوں گھر کی بعض مستورات بھی وہاں ہیں۔ ایک عورت سفید رنگ کی ادھیڑ عمر کی کھڑی ہے اور مجھے کسی نے کہا کہ یہ موسیو سٹالن ہیں اور اس وقت میں قطعاً موسیو سٹالن کے مرد ہونے کا خیال نہیں کرتا بلکہ میں اس میں کوئی تعجب محسوس نہیں کرتا کہ موسیو سٹالن عورت کیونکر ہو گئے جس نے مجھ سے اس خاتون کو انٹروڈیوس کرایا ہے اس نے یہ بھی کہا کہ روس کی ملکہ ہیں اس پر میں نے ان سے باتیں کرنی شروع کر دی کچھ روس ہی کے متعلق باتیں تھیں جو یاد نہیں رہیں بات کرتے کرتے میرے دل میں یہ خیال آیا کہ کامل دہریت کا وجود عقلمندوں میں کم ہی ملتا ہے آدھی تعلیم والے یا کم عقل والے لوگوں میں ہی یہ خیال پایا جاتا ہے اور کمیونسٹ روس کی ابتدائی تحریک میں اچھے سمجھدار لوگ بھی تھے مثلاً خود موسیو سٹالن۔ لینن وغیرہ۔ ان میں آخر کوئی تو پختہ عقل کا آدمی ہوگا اگر اللہ تعالیٰ پر یقین نہ ہوگا تو دل میں کبھی کبھی دھڑکن تو پیدا ہوتی ہوگی اس خیال کے آنے پر میں نے چاہا کہ میں سٹالن یا یوں کہو ملکہ سے اس بارہ میں دریافت کروں اسی وقت میں نے دیکھا کہ موسیو سٹالن یا ملکہ کی عمر چھوٹی ہوگئی ہے اور جس طرح چھوٹے بچوں سے پیار سے بات کرتے ہیں میں نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اور پیار دے کر پوچھا ہے میں تم سے ایک بات پوچھوں تم ٹھیک ٹھیک جواب دو گی۔ آگے اس لڑکی نے لڑکیوں کے انداز میں کہا کہ آپ پہلے بتائیں کہ کیا بات ہے میں پھر اصرار کرتا ہوں کہ نہیں۔ پہلے یقین دلاؤ کہ تم ٹھیک ٹھاک جواب دو گی اس وقت مجھے یہ خیال ہے کہ چونکہ کمیونسٹ تحریک کی بنیاد دہریت پر ہے اس لئے اپنی نسبت یا کسی دوسرے لیڈر کی نسبت یہ تسلیم کرنا کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین تھا یا اس بارہ میں تردد کرتا رہا تھا اس کے لئے مشکل ہوگا اس لئے میں اس سے وعدہ لے لوں مگر اس نے مجھے جواب نہیں دیا اور اصرار کرتی رہی کہ آپ پہلے یہ بتائیں کہ کیا سوال کرنا چاہتے ہیں اس پر میں نے اس خیال سے کہ اس وقت مناسب نہیں پھر سوال کروں گا اس بات کو چھوڑ دیا اس کے بعد یوں معلوم ہوا کہ رات کا وقت ہے اور ہم سونے لگے ہیں کمرہ میں ایک ہی چارپائی ہے میں نے اس پر اسے سونے کے لئے کہا اور زمین پر میں اور میری ایک بیوی اور کچھ اور لوگ ہیں لیٹ گئے ہیں میرے پاؤں اس چارپائی کی طرف ہیں خواب میں میں سو گیا ہوں لیکن تھوڑی دیر کے بعد مجھے کسی نے گھبرا کر جگایا اور کہا کہ موسیو سٹالن کو جسے روس کی ملکہ ہی خیال کرتے ہیں اور اس وقت تک عورت ہی کی شکل ہے خون کی قے آئی ہے اور حالت خراب ہے میں گھبرا کر اٹھا تو دیکھا کہ ملکہ سٹالن نڈھال ہو کر بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہے اور اس کے سرہانے اور پائنتی ہمارے گھر کی عورتیں بیٹھی ہیں اور ملکہ کا سانس اکھڑا ہوا ہے اور حالت خطرے والی معلوم ہوتی ہے۔ میں اس فکر میں کہ کیا علاج کیا جائے کمرے کے ایک طرف گیا ہوں کہ یوں معلوم ہوا کہ مسٹر گاندھی

کمرے میں آئے ہیں اور ہمارے ساتھیوں سے کہا کہ اس کی حالت خراب ہے اور یہ مر جائے گی روسی قوم سخت غضب میں آجائے گی کہ ہماری ملکہ کو زہر دے کر مار دیا اس لئے بہتر ہے کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں تا کہ آپ لوگوں کے نام یہ واقعہ نہ لگ جائے اس پر میرے ایک ساتھی نے مجھ سے یہ بات آ کر کہی اور میں نے اس پر عمل کرنے کا ارادہ کر لیا اور میں نے جلد جلد کوٹ اور پگڑی نکالی تا کہ پہن کر ہم وہاں سے چلے جائیں میں اس کمرہ سے باہر نکل کر کوٹ اور پگڑی پہننے لگ گیا پگڑی رات کو اتارنے کی وجہ سے کچھ پچک گئی ہے اسے مشکل سے درست کیا اور پھر اس کمرہ میں آ گیا وہاں پہنچ کر مجھے خیال آیا کہ ملکہ تو ابھی زندہ ہے اسے اسی حالت میں چھوڑ کر اپنے بچاؤ کی خاطر چلے جانا تو اخلاق کے خلاف ہے اور میں نے کہا کہ جو کچھ بھی ہو اس کی حالت کی درستی یا موت تک یہاں ٹھہروں گا اس عرصہ میں اس نے آنکھیں کھول لیں اور نہایت نقاہت سے مجھے کہا کہ میرے لیے دودھ منگوا دیں۔ میں نے اسے کہا۔ بہت اچھا اور ارادہ کرتا ہوں کہ کسی کو دودھ منگوانے کے لئے بھجواؤں کہ آنکھ کھل گئی۔

فرمایا۔ اس خواب میں بہت سے گذشتہ اور آئندہ امور پر روشنی پڑتی ہے۔"

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 279-277)

کمیونزم خواہ کتنی ہی طاقت پکڑے مگر وہ میرے ہاتھ سے شکست کھا کر رہے گا

"دیکھو جو کچھ خدا نے کہا تھا وہ پورا کر دیا یہ خدا کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے وعدے کے مطابق اس عظیم الشّان ابتلاء میں مجھے جماعت کی حفاظت کرنے اور اسے پھر اکٹھا کرنے کی توفیق دی۔ تمہیں چاہئے کہ اپنے رب کا شکریہ ادا کرو اور سچے مسلمان بنو اور اپنے خدا کے فضل کی تلاش میں لگے رہو۔ یاد رکھو تم وہ قوم ہو جو آج اسلام کی ترقی کے لئے بمنزلہ بیج کے ہو تم وہ درخت ہو جس کے نیچے دنیا نے پناہ لینی ہے تم وہ آواز ہو جس کے ذریعہ محمد رسول اللہ ﷺ اپنا پیغام دنیا کو سنائیں گے۔ تم وہ اولاد ہو جس پر محمد رسول اللہ ﷺ فخر کریں گے اور اپنے خدا کے حضور کہیں گے کہ اے میرے رب جب میری قوم نے قرآن پھینک دیا تھا اور تیرے نشانات کی قدر کرنے سے منہ موڑ لیا تھا تو یہی وہ چھوٹی سی جماعت تھی جس نے اسلام کے جھنڈے کو تھامے رکھا اسے مارا گیا اسے بدنام کیا گیا اسے گھروں سے بے گھر کیا گیا اور اسے مصیبت کی چکیوں میں پیسا گیا۔ مگر اس نے تیرے نام کو اونچا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی **میں آسمان کو اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ خدا نے جو کچھ کہا تھا وہ پورا ہوا وہ سچے وعدوں والا خدا ہے جو آج بھی اپنی ہستی کے زندہ نشان ظاہر کر رہا ہے۔ دنیا کی اندھی آنکھیں دیکھیں یا نہ دیکھیں اور بہرے کان سنیں یا نہ سنیں لیکن یہ امر اٹل ہے کہ خدا کا دین پھیل کر رہے گا۔ کمیونزم خواہ کتنی ہی**

طاقت پکڑ جائے مگر وہ میرے ہاتھ سے شکست کھا کر رہے گا اس لئے نہیں کہ میرے ہاتھ میں کوئی طاقت ہے بلکہ اس لئے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا خادم ہوں۔

خدا نے جو وعدے کئے وہ کچھ تو پورے ہو چکے اور باقی آئندہ پورے ہوں گے آئندہ جو کچھ ظاہر ہو گا ہمیں اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے جن کندھوں پر آئندہ سلسلہ کے کاموں کا بوجھ پڑنے والا ہے۔ چاہیئے کہ ہمت کے ساتھ اس بوجھ کو اٹھائیں۔ یہاں تک کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بادشاہت پھر دنیا میں قائم ہو جائے۔"

(خطاب بر موقع جلسہ سالانہ 17/اپریل 1949ء از الفضل 21/اپریل 1949ء)

……جاپان میں غلبۂ اسلام ……

جاپان میں غلبۂ اسلام کے اشارے

"میں نے خواب (اکتوبر 45ء) میں دیکھا کہ میں ایک بڑے فراخ کمرے میں ہوں......اس کمرہ میں ایک طرف ایک چارپائی بچھی ہے اور سامنے والی دیوار کے پاس ایک میز رکھی ہے میز کے سامنے دو کرسیاں بچھی ہیں ان پر میری بیوی امّ متین اور حضرت امّ المومنین بیٹھی ہیں کرسیوں اور چارپائیوں کے درمیان جو راستہ ہے میں اس میں ٹہل رہا ہوں۔ میز پر کچھ ناشتہ کی چیزیں رکھی ہیں اور ساتھ ہی اس پر ایک طرف کو کچھ گھاس اُگی ہوئی ہے اور کچھ کیچڑ اور دلدل ہے جیسا کہ میوزم میں اکثر دکھانے کے لئے کچھ چھوٹی چھوٹی سی کیاریاں اور گھاس لگائے ہوتے ہیں میں ٹہل رہا ہوں کہ اتنے میں اس کمرہ کا مغربی دروازہ کھلا اور اس میں سے ایک شخص داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں ایک بٹیر ہے جو نہایت کمزور ہے جسم پر جو پر ہیں وہ تیتر کی مانند زیادہ سیاہی مائل ہیں اور ان کی رنگت بھورے رنگ کی ہے۔ بٹیر لمبائی میں تو قریب بٹیر کے ہی ہے مگر چوڑائی میں محض پدی کے برابر ہے اور بھوک اور کمزوری کی وجہ سے نہایت مضمحل ہو رہا ہے وہ شخص بٹیر مجھے دے کر کہتا ہے کہ یہ آپ کا بٹیر ہے جو کچھ دنوں سے گم ہو گیا تھا۔ یہ آپ لے لیں۔ میں بھی یہ سمجھ رہا ہوں کہ جیسے یہ بٹیر ہمارا ہے یا ہمارے خاندان میں سے کسی کا ہے یا ہماری جماعت کا ہے۔ بہر حال ہے ہمارا۔ چنانچہ میں اس کے ہاتھ سے لے لیتا ہوں اور امّ متین کو دیکھ کر کہتا ہوں کہ اس کو کچھ کھلاؤ بھوک کی وجہ سے یہ کمزور ہو گیا ہے شاید یہ بچ جائے مگر یہ سوچ کر کہ شاید ایک دم زیادہ کھلا دینے سے یہ نہ مرجائے۔ یہ کہتا ہوں کہ احتیاط سے کھلانا۔ پہلے تھوڑا سا کھانا اسے دو پھر آہستہ آہستہ جیسے قوت آتی جائے اس کو کھانے کو دیتے جاؤ یہ کہہ کر میں نے پھر ٹہلنا شروع کر دیا اور انہوں نے بٹیر کو دلدل کے کنارے کھڑا کر دیا

تا کہ یہ اپنی خواہش کے مطابق خوارک لے لے چنانچہ اس نے اس دلدل میں سے ایک چونچ بھری اور جیسے ہی وہ اس کے گلے کے نیچے گئی بٹیر ایک دم سے بے ہوش ہوکر دلدل کے کنارے گر گیا میں نے امّ متین سے کہا کہ میں نے کہا نہیں تھا اسے احتیاط سے کھلانا۔ دیکھو ضعف کی وجہ سے اس سے برداشت نہیں ہوسکا اور اب یہ مر گیا ہے انہوں نے کہا میں نے اسے زیادہ تو نہیں کھلایا۔ میں نے تو اسی لئے اسے دلدل میں کھڑا کر دیا تھا تا کہ یہ خود اپنی ضرورت کے مطابق خوراک لے لے اتنے میں وہ بٹیر ہوش میں آ گیا اور کھڑا ہو گیا اور ایسا معلوم ہوا جیسے غذا کے اندر جانے کی وجہ سے اسے SHOCK ہوا تھا مگر جب وہ غذا ہضم ہو گئی تو اسے ہوش اور طاقت آ گئی اور وہ کھڑا ہو گیا اور جب وہ کھڑا ہوا تو پہلے سے کچھ بڑا معلوم ہوتا تھا۔

اس کے بعد میں نے پھر ٹہلنا شروع کر دیا اتنے میں وہ بٹیر اپنی جگہ سے چل کر میز کے دوسرے کنارے پر آ گیا۔ میری اس طرف پیٹھ تھی کہ امّ متین نے آواز دی کہ وہ آپ کی طرف آ رہا ہے۔ میں مڑا تو دیکھا کہ وہ اڑ کر میرے پاس آنا چاہتا ہے مگر اس کا اڑنا ایسا نہیں جیسے پرندوں کا ہوتا ہے کہ پر پھیلے ہوئے ہوں اور ٹانگیں زمین کی طرف وہ اس طرح اڑا ہے جیسے گھوڑا اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہوتا ہے اور اگلی ٹانگوں کے سم سامنے کی طرف کر لیتا ہے وہ اڑا ہے مگر کمزوری کی وجہ سے مجھ تک نہیں پہنچ سکتا اور زمین پر گرنے لگتا ہے کہ میں اس کے آگے اپنا ہاتھ کر دیتا ہوں اور وہ میرے انگوٹھے پر اس طرح بیٹھ جاتا ہے جس طرح لوگ شکرے کو بٹھاتے ہیں۔ جب میں دیوار تک پہنچ کر واپس لوٹا اور میز کے قریب پہنچا تو وہ پھر اڑ کر میز پر چلا گیا اور کچھ اور کھایا اب وہ پہلے سے زیادہ بڑا معلوم ہونے لگا۔ جب میں ٹہلتا ہوا پھر دیوار کی طرف گیا تو پھر وہ اڑ کر میز پر چلا گیا اور کچھ اور کھایا۔ اب وہ پہلے سے زیادہ بڑا معلوم ہونے لگا۔ جب میں ٹہلتا ہوا پھر دیوار کی طرف گیا تو پھر وہ اڑ کر میری طرف آیا۔ امّ متین نے پھر آواز دی کہ وہ آپ کی طرف آ رہا ہے میں نے پھر اس کو اپنے انگوٹھے پر لے لیا مگر اب کی مرتبہ دقت نہیں ہوئی اور میں نے اپنا انگوٹھا اس طرح اس کے سامنے کر دیا جس طرح باز اور شکرہ کے شکاری کرتے ہیں اور وہ میرے ہاتھ پر بیٹھ گیا جب میں پھر دیوار سے لوٹ آیا تو وہ اڑ کر میز پر آ گیا چنانچہ تین چار مرتبہ اسی طرح ہوا حتیٰ کہ آخری مرتبہ جب وہ اڑ کر میری طرف آیا تو زمین پر گرنے لگا مگر میں نے اپنا انگوٹھا آگے کر کے اس کو اس پر لے لیا اور وہ گرتے گرتے بچ گیا اس کے بعد جب پھر میں ٹہلتا ہوا دیوار کے پاس سے لوٹ کر آ رہا تھا تو وہ اڑ کر میری میز کی طرف گیا مگر میں نے دیکھا کہ اس کی پرواز نیچی ہوتی جاتی ہے اس پر میں نے امّ متین کو آواز دے کر کہا معلوم ہوتا ہے کہ اب یہ تھک گیا ہے اس کو پکڑ کر میز پر رکھ دو مگر وہ ان کے قریب جا کر زمین پر گر گیا اس وقت میں نے دیکھا کہ وہ بٹیر انسان کی صورت میں بدل گیا مگر نہایت نحیف کمزور اور قد میں بھی نہایت چھوٹا جیسے بونا ہوتا ہے اس نے

ایک چھوٹا سا تہ بند پہنا ہوا تھا اور نہایت کمزور معلوم ہوتا تھا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی فرمایا۔ خواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ جاپانی قوم جو اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں **احمدیت کی طرف رغبت پیدا کرے گا اور وہ آہستہ آہستہ پھر طاقت اور قوت حاصل کرے گی اور میری آواز کی طرف اسی طرح لبیّک کہے گی جس طرح پرندوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیّک کہا تھا۔"**

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 285-287)

...... یورپ میں غلبۂ اسلام ......

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغربی ممالک کے لئے ایک نیک ارادہ مقرر ہے

1924ء

"میں نے دیکھا کہ میں انگلستان کے ساحل سمندر پر کھڑا ہوں جس طرح کہ کوئی شخص تازہ وارد ہوتا ہے اور میرا لباس جنگی ہے میں ایک جرنیل کی حیثیت میں ہوں اور میرے پاس ایک اور شخص کھڑا ہے اس وقت میں یہ خیال کرتا ہوں کہ کوئی جنگ ہوئی ہے اس میں فتح ہوئی ہے اور میں اس کے بعد میدان کو ایک مدبّر جرنیل کی طرح اس نظر سے دیکھ رہا ہوں کہ اب مجھے اس فتح سے زیادہ سے زیادہ فائدہ کس طرح حاصل کرنا چاہئے۔ ایک لکڑی کا موٹا شہتیر زمین پر کٹا ہوا پڑا ہے ایک پاؤں میں نے اس پر رکھا ہوا ہے اور ایک پاؤں زمین پر ہے جس طرح کوئی شخص کسی دور کی چیز کو دیکھنا چاہے تو ایک پاؤں کسی اُونچی چیز پر رکھ کر اُونچا ہو کر دیکھتا ہے اسی طرح میری حالت ہے اور جسم میں عجیب چستی اور سبکی پاتا ہوں جس طرح کہ غیر معمولی کامیابی کے وقت ہوا کرتا ہے اور چاروں طرف نگاہ ڈالتا ہوں کہ کیا کوئی جگہ ایسی ہے جس طرف مجھے توجہ کرنی چاہئے کہ اتنے میں ایک آواز آئی جو ایک ایسے شخص کے منہ سے نکل رہی ہے جو مجھے نظر نہیں آتا مگر میں اسے پاس ہی کھڑا ہوا سمجھتا ہوں اور یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ یہ میری ہی روح ہے گویا میں اور وہ ایک ہی وجود ہیں اور وہ آواز کہتی ہے **ولیم دی کنکرر یعنی ولیم فاتح** ولیم ایک پرانا بادشاہ جس نے انگلستان کو فتح کیا تھا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

جب میں نے دوستوں کو یہ خواب سنائی تو مفتی صاحب نے ولیم کے معنی انگریزی سے دیکھے اور معلوم ہوا کہ اس کے معنے ہیں۔ پختہ رائے والا۔ پکے ارادے والا یا دوسرے لفظوں میں اولوالعزم پس گویا ترجمہ یہ ہوا اولوالعزم فاتح۔

ان خوابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغربی ممالک کے لئے ایک نیک ارادہ مقدر ہے اور یہ کہ غالباً وہ کسی میرے سفر کے ساتھ وابستہ ہے غالباً اس لئے کہ بعض دفعہ خواب میں جس شخص کو دیکھا جائے اس کے قائم مقام مراد ہوتے ہیں مگر باوجود ان خوابوں کے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ نتائج اس سفر کے ساتھ وابستہ ہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ بیج سفر میں بویا جائے۔ نتیجہ بعد میں نکلے۔"

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 81-80)

عیسائی سلطنتیں خود بخود اسلام کی طرف رجوع کریں گی
اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گھر ہے اسلام کا مرکز ہوگا

"**اب یہ عیسائی سلطنتیں خود بخود اسلام کی طرف رجوع کریں گی اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گھر ہے اسلام کا مرکز ہوگا۔** عیسائیوں میں خود بخود شرک کے برخلاف خیال پیدا ہوگئے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے حضرت عیسیٰ کے خدا ہونے کے منکر ہوگئے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو نعوذ باللہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ولد الزنا تھے۔ پس زمانہ خود بخود شرک کو چھوڑنے والا ہے اور قریب ہے کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرے۔ یہ احمدی جماعت جو کہ اس وقت مورِدِ انعامات الٰہیہ اور اس وقت بہت ہی کمزور حالت میں ہے۔ ایک دن آنے والا ہے کہ تمام دنیا میں پھیل جاوے گی۔ خدا ہمارے امام کو فرماتا ہے اور وعدہ دیتا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور اس وقت جو ایک کمزوری کی سی حالت ہے یہ ہماری اپنی کمزوری کی وجہ سے ہے ہم اس وقت یتیم کی طرح ہیں جس کو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ ایک یتیم تو وہ ہوتا ہے جس کا صرف باپ ہی مرجاتا ہے مگر ہم سے سب دنیا نے قطع تعلق کرلیا ہے۔ اگر ترقی چاہتے ہو تو ایک دل ہوکر دعائیں مانگو۔ کیونکہ خدا وحدت کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ خود واحد ہے۔ پس جبکہ ایک یتیم کی آواز عرش عظیم کو ہلا دیتی تو کیا چار لاکھ یتیموں کی آواز کچھ بھی اثر نہ کرے گی؟ "

(چشمہ توحید از انوار العلوم جلد 1 صفحہ 11)

یورپ اسلام قبول کرلے گا۔ یہ جو تم پر حاکم ہیں ایک وقت تمہارے شاگرد ہوں گے

"پس اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو تا کاٹے نہ جاؤ۔ اور اخلاص پیدا کرو تا بڑھائے جاؤ۔ دنیا کی نظروں میں تم قلیل ہو۔ لوگوں کی نظروں میں تم عزت، حکومت اور مال کے لحاظ سے حقیر ہو۔ مگر باوجود اس کے

تمہارے پاس وہ کچھ ہے جو اور کسی کے پاس نہیں ہے۔ تمہارا وہ خدا ہے جس کے قبضہ میں لوگوں کے دل ہیں۔ دلوں کی حکمرانی کے مقابلہ میں تلوار کی بادشاہت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ تم اگر نیکی اور تقویٰ اختیار کرو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ شامل ہو جائے گی۔ کیا خدا تعالیٰ کے اختیار میں یہ بات نہیں ہے کہ جو قوم تم پر حکمران ہے اسی کو مسلمان کر دے یہ میرا خیال ہے اور مسیح ناصری کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ حاکم قوم نے اس کا مذہب اختیار کر لیا تھا اب بھی ایسا ہی **معلوم ہوتا ہے کہ یورپ اسلام قبول کر لے گا۔ اور وہی قوم جو تم پر حاکم ہے ایک وقت تمہاری شاگرد ہو کر تم سے دین سیکھے گی۔**"

(خطبہ جمعہ 6/نومبر 1914ء از خطبات محمود جلد 1 صفحہ 196)

وہ زمانہ اب دور نہیں سورج نکل چکا ہے

" وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ کے الفاظ میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اسلام کے لئے **پہلے مشرق میں پھیلنا مقدر ہے اور پھر آخری زمانہ کے موعود کی بعثت کے بعد وہ مغرب میں بھی پھیل جائے گا۔ سو مغرب کو اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔** کیونکہ وہ زمانہ اب دور نہیں۔ سورج نکل چکا ہے اور اس کی شعاعیں انہیں بیدار کر رہی ہیں۔

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اس آیت کا قبلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ بڑی وسعت والا ہے۔ وہ جسے چاہے دولت میں بڑھا دے اور پھر وہ علیم بھی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کن لوگوں کے پاس لوگ سکھ اور آرام پا سکتے ہیں۔ جس کے پاس رہ کر لوگوں کو آرام ملتا ہے اسی کو حکومت ملا کرتی ہے۔ یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری جماعت کے متعلق بھی پیشگوئیاں ہیں کہ اسے دنیوی ترقیات حاصل ہوں گی۔ **مگر اللہ تعالیٰ دنیوی حکومتیں اسی کو دیتا ہے جس سے لوگ زیادہ سے زیادہ آرام حاصل کر سکیں۔ پس تم بھی اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ نافع الناس وجود بناؤ اگر تمہاری بھی وہی حالت ہو کہ خدا کے بندے تم سے دکھ پائیں تو پھر کوئی وجہ نہیں ہو گی کہ دنیا کی باگ ڈور تمہارے ہاتھ میں دی جائے۔ اور ایک ظالم کو بدل کر دوسرا ظالم کھڑا کر دیا جائے۔**"

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 137-136)

احرار یورپ آہستہ آہستہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے اور دنیا حیران ہو گی

"بہرحال جرمنی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت اور اسلام کی ترقی کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ گیارہ سال ہوئے 45ء کی بات ہے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہٹلر ہمارے گھر میں آیا ہے۔ پہلے مجھے پتہ لگا کہ ہٹلر قادیان میں آیا ہوا ہے اور مسجد اقصیٰ میں گیا ہے۔ میں نے اس کی طرف ایک آدمی دوڑایا اور کہا کہ اسے بلا لاؤ۔ چنانچہ وہ اسے بلا لایا۔ میں نے اسے ایک چارپائی پر بٹھا دیا اور اس کے سامنے میں خود بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بے تکلف وہاں بیٹھا تھا۔ اور ہمارے گھر کی مستورات بھی اس کے سامنے بیٹھی تھیں۔ میں حیران تھا کہ ہماری مستورات نے اس سے پردہ کیوں نہیں کیا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ ہٹلر چونکہ احمدی ہو گیا ہے اور میرا بیٹا بن گیا ہے اس لئے ہمارے گھر کی مستورات اس سے پردہ نہیں کرتیں۔ پھر میں نے اسے دعا دی اور کہا اے خدا تو اس کی حفاظت کر اور اسے ترقی دے۔ پھر میں نے کہا وقت ہو گیا ہے میں اسے چھوڑ آؤں۔ چنانچہ میں اسے چھوڑنے کے لئے گیا۔ میں اس کے ساتھ جا رہا تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ میں نے تو اس کی ترقی کے لئے دعا کی ہے اور ہم انگریزوں کے ماتحت ہیں اور ان کے ساتھ اس کی لڑائی ہے۔ یہ میں نے کیا کیا ہے۔ لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ وہ ہٹلر عیسائی ہے اور یہ ہٹلر احمدی ہو چکا ہے اس لئے اس کے لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں یہ رؤیا بھی بتاتی ہے کہ نا‌ٹسی قوم اسلام کی طرف توجہ کرے گی اور ایک ہی ہفتہ میں اس بات کا پتہ لگنا کہ ایک بڑے نا‌ٹسی لیڈر کا لڑکا اسلام کی طرف مائل ہے اور اس میں دلچسپی لے رہا ہے۔ اور پھر پروفیسر ٹلٹاک کا بتانا کہ وہ خود بھی نا‌ٹسیوں کے بڑے لیڈر تھے۔ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک رَو چلا رہا ہے اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے جو یہ بات نکلوائی تھی کہ

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار

وہ پوری ہو رہی ہے۔ **احرار یورپ آہستہ آہستہ ایک ایک دو دو تین تین چار چار پانچ پانچ کرکے اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اور دنیا حیران ہو گی کہ وہ قوم جو اسلام کی شدید دشمن تھی۔ اس کی حمایت کیوں کرنے لگی ہے۔ اور وہ قوم جو اسلامی حکومتوں کو نقصان پہنچایا کرتی تھی۔ وہ اب ایک ایک دو دو کرکے اسلامی حکومتوں کو قائم کیوں کرنے لگی ہے۔** غرض یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں ہیں۔ جو پوری ہو رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فوت ہو گئے۔ آپؑ نے اپنی زندگی میں یہ نظارے نہیں دیکھے۔ لیکن دنیا میں یہی ہوتا ہے کہ باپ درخت لگاتا ہے اور بیٹے اس کے پھل کھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک درخت لگایا اور اب آپؑ کے روحانی بیٹے یعنی احمدی اس کے پھل کھائیں گے دوسرے لوگ آپ کو کافر کہتے ہیں۔ لیکن جب یورپ احمدی ہو گیا تو اس درخت کا پھل کھانے کے لئے وہ بھی آ جائیں گے جیسے کوئی شخص پھل دار درخت لگاتا ہے۔ تو جس وقت اس کا پھل پکتا ہے۔ تو وہ خود پھل کھائے یا نہ کھائے منگتے پہلے ہی آ جاتے ہیں۔ اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہو گی اور احرار یورپ اسلام قبول کر لیں گے تو جو مولوی اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دے رہے ہیں وہ بھی اپنا ٹھوٹھا لے کر آ جائیں گے۔ اور کہیں گے ہمیں بھی کچھ دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

؎ اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کہ آخر کنند دعویٰ حب پیمبرم

اس وقت حضرت صاحبؑ کا یہ شعر یاد کرا کے وہ کہیں گے کہ آپ کے سلسلہ کے بانی نے خود کہا ہوا ہے کہ ان لوگوں کا بھی خیال رکھو آخر یہ بھی تو رسول کریم ﷺ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پھر تمہارا دل چاہے نہ چاہے بہر حال تمہیں کچھ نہ کچھ انہیں دینا پڑے گا۔ اگر تم انہیں نہیں دو گے تو دوسرے لفظوں میں تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھوٹا قرار دو گے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپؑ کے الہامات کو سچا ثابت کرنے کے لئے چاہے تمہیں ان کی گالیاں کتنی بھی یاد آئیں۔ تم کہو گے کہ اپنا ٹھوٹھا لاؤ۔ تا کہ ہم اس میں تمہارا حصہ ڈال دیں بلکہ تمہیں کہنا پڑے گا کہ پہلے تم کھاؤ پھر ہم کھائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 11/جنوری 1957ء از الفضل 8/فروری 1957ء)

...... سپین میں غلبۂ اسلام ......

سپین محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے آئے گا

"غرض اس آخری لمحہ میں جب ہسپانوی اسلامی حکومت کا صرف آخری شہر باقی تھا اور دشمن نے اس کا چاروں طرف سے محاصرہ کیا ہوا تھا اور عیسائی بادشاہ نے مسلمان بادشاہ کو آخری نوٹس دے دیا تھا۔ کہ یا تو ہم اس

شہر کو فتح کر کے تم سب کو قتل کر دیں گے یا پھر آخری موقعہ ہم تمہیں یہ دیتے ہیں کہ تم اپنا بوریا بستر باندھ کر یہاں سے چلے جاؤ ہم تمہیں جانے کی اجازت دے دیں گے اور تم میں سے کسی کو قتل نہیں کریں گے چنانچہ انہوں نے دو تین جہاز بھی مقرر کر دیئے اور کہہ دیا کہ جتنا سامان ان جہازوں پر آ سکے اتنا سامان لادلیا جائے اور باقی سب شہر میں ہی رہنے دیا جائے۔

مسلمانوں کی مجلس اس الٹی میٹم پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی اور مشورہ ہونے لگا کہ اب انہیں کیا کرنا چاہئے بعض مورخین کا خیال ہے کہ اگر وہ ایمانی جرأت سے کام لیتے اور عیسائی لشکر سے لڑائی کے لئے تیار ہو جاتے تو شائد وہ کامیاب ہی ہو جاتے۔ کیونکہ وہ اتنے کمزور نہیں تھے کہ عیسائی لشکر کا مقابلہ نہ کر سکتے مگر چونکہ سب کے دلوں پر یہ رعب تھا کہ اسلامی حکومت کے ہاتھ سے ایک ایک کر کے تمام شہر نکل گئے ہیں اور اب صرف یہی ایک شہر باقی رہ گیا ہے اس لئے انہوں نے سمجھا کہ اب ہمارا مقابلہ کرنا فضول ہے چنانچہ ایک کے بعد دوسرے اور دوسرے کے بعد تیسرے رئیس کے سامنے یہ سوال پیش ہوا اور ہر ایک نے پُرنم آنکھوں سے کہا کہ جواب تو ظاہر ہی ہے۔ ہم میں اب مقابلہ کی کوئی طاقت نہیں جس وقت بڑے بڑے روساء اور لیڈر یہ جواب دے رہے تھے۔ ایک نوجوان فوجی افسر کھڑا ہوا اور اس نے کہا میرے نزدیک اسلامی غیرت ہمیں یہ جواب دینے کی اجازت نہیں دیتی۔ میرے نزدیک ہمیں عیسائیوں کا اپنی پوری قوت سے مقابلہ کرنا چاہئے اگر ہم مارے گئے تو شہید ہوں گے اور اگر جیت گئے تو دنیا میں عزت کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ اس کے اس جواب کو تمام درباریوں نے تعجب کی نگاہ سے دیکھا اور کہا تم یہ کیا کہتے ہو کیا ہمارے دلوں میں جوش نہیں۔ کیا ہمارے قلوب میں ایمان نہیں؟ جوش اور ایمان ہمارے دلوں میں بھی ہے مگر ہم جانتے ہیں کہ ہم میں اب لڑنے کی طاقت نہیں۔ جب تمام درباریوں اور تمام چھوٹوں اور بڑوں نے جواب دیا تو اس اکیلے نوجوان نے جب کہ عیسائیوں کی ایک لاکھ فوج شہر کا محاصرہ کئے پڑی تھی۔ تلوار اپنی میان سے نکال لی اور یہ کہتے ہوئے مجلس سے نکل گیا کہ اگر آپ لوگ اس ذلّت کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں تو آپ کی مرضی ہے لیکن میری اسلامی غیرت تو اس کی اجازت نہیں دیتی اور وہ وہاں سے سیدھا عیسائی لشکر کی طرف گیا اور اکیلے ہی دشمن کے لشکر پر حملہ کر دیا اور لڑتے لڑتے مارا گیا۔ مگر تم سمجھتے کہ جو کچھ مارا گیا وہ اس کا جسم تھا۔ اس کی روح نہیں ماری گئی اس کی روح اب تک ہمارے دلوں اور ہمارے دماغوں میں زندہ ہے۔ آج بھی کوئی مسلمان جب تاریخ کے اندھیرے کونے سے اس واقعہ کو نکالے گا۔ اس کے دل سے نوجوان کے لئے بے اختیار دعا نکلے گی اور وہ کہے گا یہ آخری مسلمان تھا جو سپین میں موجود تھا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ نے اسلام کو حیات تازہ بخشی۔ اس نشأۃ ثانیہ میں ایسے لوگوں کی روحیں پھر ظاہر ہوں گی۔ پھر ہسپانیہ محمد رسول اللہ کے

جھنڈے کے نیچے آئے گا اور اس دفعہ اس طرح آئے گا کہ پھر نہیں نکل سکے گا۔"

(خطبہ جمعہ 8/ستمبر 1939ء از الفضل 14/ستمبر 1939ء)

......اٹلی میں غلبۂ اسلام......

اٹلی میں احمدیت کو خاص ترقی حاصل ہوگی

جون 46ء

حضور کو دکھایا گیا کہ آپ اٹلی تشریف لے گئے ہیں وہاں جماعت احمدیہ کا کوئی آدمی قید ہے مگر قید ایسی ہے جیسے شہزادوں کی ہوتی ہے۔ حضور کے ساتھ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس بھی ہیں وہاں کے لوگوں کے دلوں میں حضور کی ایسی عظمت ڈالی گئی کہ وہ قیدی سے ملنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتے۔ حضور قیدی سے ملتے اور دریافت فرماتے ہیں کہ حکومت آپ سے کسی قسم کی باتیں معلوم کرنا چاہتی ہے وہاں حضور سے پوپ بھی ملا جو یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ ملنے پر قیدی نے کیا راز بتائے ہیں آگے غیر مبائعین کا بھی ذکر آتا ہے۔ (الفضل 29/جون 1946ء)

"اس کے بعد میں وہاں سے آگیا ہوں کہہ نہیں سکتا کہ اٹلی سے ہی آگیا ہوں یا روم سے بہرحال ایک میدان میں کھڑا ہوں جو چار پانچ فٹ اونچا ہے۔ اس کے سامنے ایک گلی ہے۔ اتنے میں کوئی شخص آکر کہتا ہے کہ ایک آدمی آپ سے ملنا چاہتا ہے یہ سن کر میں میدان کے سرے پر آگیا دیکھا تو شیخ مولا بخش صاحب لائل پوری معلوم ہوتے ہیں جو غیر مبائع ہیں ان کے ساتھ ایک دوسرا شخص ہے گورا رنگ جوان آدمی 30/35 سال کی عمر کا معلوم ہوتا ہے۔ داڑھی منڈھی ہوئی ہے اور اس نے ڈنر سوٹ پہنا ہوا ہے اس کا رنگ انگریزوں جیسا سفید تو نہیں لیکن ایسا ضرور ہے جیسے ہمارے ملک میں عام طور پر کھلے رنگ کے لوگ ہوتے ہیں۔ شیخ مولا بخش صاحب کہتے ہیں یہ میرے والد صاحب ہیں جو آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں عجیب بات ہے کہ شیخ صاحب اس وقت اپنی موجودہ عمر کے ہی معلوم ہوتے ہیں وہ صاحب جن کو والد کہتے ہیں ان سے جوان ہیں۔

یہ کہہ کر شیخ مولا بخش صاحب خود پیچھے ہٹ گئے ہیں میں نے کہا آپ دونوں آجائیں میں ان کو لے کر ایک کمرہ کی طرف گیا جو میدان کے کنارہ کے پاس ہی بنا ہوا ہے۔ اس کمرہ میں ایک کوچ ایک کھڑکی کے ساتھ جو فرنچ ونڈو کی طرز کی ہے یعنی جس کا عرض اس کی اونچائی کے برابر یا اس سے چھوٹا ہے اس کے ساتھ بیٹھنے کی جگہ بنی ہوئی ہے وہ اس پر بیٹھنے لگے مگر میں نے ان سے کہا کہ آپ کوچ پر بیٹھ جائیں وہاں انہیں بٹھا کر میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا

اور شیخ صاحب کے والد مرحوم سے جو مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں پوچھا کہ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ روم جو گئے تھے تو کیا آپ اس قیدی سے بھی ملے تھے۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ ملا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے متعلق بھی اس نے کوئی راز آپ کو بتایا میں نے کہا۔ ہاں بتایا تھا اس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کی ایک چیز روم میں رہ گئی تھی وہ اس نے آپ کو تلاش کر کے دے دی تھی۔ خواب میں وہ چیز بھی معلوم تھی مگر جاگنے پر یاد نہیں رہی۔ اس وقت میں خیال کرتا ہوں کہ گو وہ قیدی مبائع تھا مگر اس نے یہ خیال کر کے کہ ان لوگوں کو نقصان پہنچا تو ہم پر بھی اثر انداز ہوگا۔ غیر مبائعین کی مدد کردی۔ یہ خبر بتا کر میں نے ان سے کہا کہ **اَوَّلُ اَمْرٍ اِتَّحَدَتْ فِیْهِ جَمَاعَتُ الْاَحْمَدِیَّةِ الْمُبَائِعُوْنَ وَ غَیْرَ الْمُبَائِعِیْن** یعنی یہ پہلا امر ہے جس میں جماعت احمدیہ کسی معاملہ میں متحد ہوئی ہے خواہ مبائعین سے رکھنے والے لوگ ہوں یا غیر مبائعین سے۔

(تعبیر) غیر مبائعین کی ہمارے ساتھ مخالفت ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے کہ بیرون جات کی تبلیغ کے سلسلہ میں کبھی کوئی ایسا موقع آجائے جبکہ ہمارے مبلّغ ان کے کسی مبلّغ کو بچانے اور اس کی مدد کرنے کا موجب بن جائیں تا کہ اس فتنہ کی وجہ سے اسلام کو کوئی نقصان نہ پہنچے نیز اس الہام کی عبارت سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتفاقی اتحاد ہے جب کہ ان کا نقصان ہمارا نقصان سمجھا جائے ورنہ کسی باقاعدہ اتحاد کی طرف اشارہ نہیں۔ اگر مستقل اتحاد کی طرف اشارہ ہوتا تو اتّخذت کے الفاظ ہوتے اتّحدت کے الفاظ بتاتے ہیں کہ اتحاد ضمنی اور عارضی وجوہ سے ہوا ہے۔ میں اس خواب سے سمجھتا ہوں کہ **اٹلی میں خدا تعالیٰ احمدیت کی کامیابی کا ضرور ایسا راستہ کھول دے گا** کہ **وہاں احمدیت کو خاص اہمیت اور ترقی** حاصل ہوگی اور وہ ترقی حکومت کی نظر میں اتنی اہم ہوگی کہ سمجھا جائے گا کہ اب ان کو آزاد رکھنا مضر ہے اور ان کے بڑے آدمیوں کو نظر بند کئے بغیر چارہ نہیں پھر پوپ وغیرہ جو ملے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی میں بعض ایسے لوگ احمدیت میں داخل ہو جائیں گے جو ان کے خاندانوں میں سے ہوں گے اور جن کے احمدی ہونے سے وہ گھبرا جائیں گے۔"

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 312-314)

......انگلستان میں غلبۂ اسلام......

آسمان پر انگلستان کی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی ہے

اور اپنے وقت پر اس کا اعلان زمین پر بھی ہو جائے گا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لندن سے ستمبر 1924ء کو ایک خط میں تحریر فرمایا۔

" گو دشمن ہنسے گا اور تمسخر اڑائے گا۔ مگر میں اس کی ہنسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس بات کے اظہار سے نہیں رک سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے انگلستان کی روحانی فتح شروع ہو چکی ہے............

آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس بادشاہ نے جس کے قبضہ میں تمام عالم کی باگ ہے۔ مجھے رؤیا میں بتایا تھا کہ میں انگلستان گیا ہوں اور ایک فاتح جرنیل کی طرح اس میں داخل ہوا ہوں اور اس وقت میرا نام ولیم فاتح رکھا گیا۔ میں جب شام میں بیمار ہوا اور بیماری بڑھتی گئی تو مجھے سب سے زیادہ خوف یہ تھا کہ کہیں میری شامت اعمال کی وجہ سے ایسے سامان نہ پیدا ہو جاویں کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ کسی اور صورت میں بدل جائے اور میں انگلستان میں پہنچ ہی نہ سکوں اور اس خوف کی وجہ یہ تھی کہ میں اس خواب کی بناء پر یقین رکھتا تھا کہ **انگلستان کی روحانی فتح صرف میرے انگلستان جانے کے ساتھ وابستہ ہے لیکن آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں انگلستان پہنچ گیا ہوں اور اب میرے نزدیک انگلستان کی فتح کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ آسمان پر اس کی فتح بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اور اپنے وقت پر اس کا اعلان زمین پر بھی ہو جائے گا** دشمن ہنسے گا اور کہے گا۔ یہ بے ثبوت دعویٰ تو ہر اک کر سکتا ہے۔ مگر اس کو ہنسنے دو۔ کیونکہ وہ اندھا ہے۔ اور حقیقت کو نہیں دیکھ سکتا۔ آتھم کے متعلق جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی۔ اور وہ مصلحت الٰہی کے ماتحت اور رنگ میں پوری ہوئی۔ تو سب ہندوستان میں اس پر تمسخر کیا گیا۔ اس وقت کے نواب صاحب بہاولپور کے دربار میں بھی اس کا ذکر ہوا۔ اور انہوں نے بھی اس کے غلط ہونے کی تائید میں رائے دی۔ ان کے پیر خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ چاچڑانوالے اس وقت دربار میں موجود تھے۔ اس بات کو سن کر جوش میں آ گئے۔ اور فرمایا کہ جو کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ وہ غلط کہتا ہے۔ آتھم مر چکا مجھے وہ مردہ نظر آ رہا ہے۔ دنیا کے کیڑوں کو وہ زندہ نظر آتا ہے۔

میں بھی کہتا ہوں۔ انگلستان فتح ہو چکا۔ خدا کا وعدہ پورا ہو گیا۔ اس کی فتح کی شرط آسمان پر یہ مقرر تھی۔ کہ

میں انگلستان آؤں۔ سو میں خدا کے فضل سے انگلستان پہنچ گیا ہوں اب اس کارروائی کی ابتداء انشاء اللہ شروع ہو جائے گی۔ اور اپنے وقت پر دوسرے لوگ بھی انشاء اللہ دیکھ لیں گے۔ کہ جو کچھ میں نے لکھا تھا وہ سچ ہے۔ نادان لوگ نہیں جانتے کہ بعض امور کا تعلق بعض خاص شخصوں کی ذات سے وابستہ ہوتا ہے۔ اور انگلستان میں ترقیٔ اسلام کا سوال خدا تعالیٰ کی قضاء میں میرے انگلستان آنے کے ساتھ متعلق تھا۔ مسیح موعود علیہ السلام کو جو رؤیا دکھائی گئی۔ اس میں بھی یہی بتایا گیا تھا۔ کہ آپؑ کے ولایت جانے پر یہ فتح شروع ہوگی۔ اور مجھے بھی یہی دکھایا گیا۔ اور چونکہ نبیوں کے خلیفہ ان کے ہی وجود سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے دونوں خوابوں کا مطلب ایک ہی تھا۔ حضرت مسیح موعود کی رؤیا سے مراد بھی ان کے جانشین کے انگلستان جانے سے تھی۔ اور میری رؤیا سے مراد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ولایت جانے سے تھا اب جبکہ مسیح موعودؑ اپنے روحانی جانشین کے ذریعہ سے انگلستان پہنچ گئے۔ تو اب انشاء اللہ اس فتح کا دروازہ بھی کھول دیا جائے گا۔ جو کہ ہمیشہ سے مقدر ہے۔ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ جب کسی پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آتا ہے۔ تو وہ پھر اس کی طرف توجہ دلا دیا کرتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے جو خواب میں دیکھا کہ میں انگلستان میں گیا ہوں۔ اس سے مراد یہی تھی۔ کہ مسیح موعود کی ازالۂ اوہام والی رؤیا کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔ **فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرَانَا مَاوَعَدَنَا عَلٰی لِسَانِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ عَلَیْہِ السَّلَامِ۔**"

(الفضل 4؍ اکتوبر 1924ء)

آج نہیں تو کل انگلستان مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کی طرف لوٹے گا

"اے لوگو! اس بات سے مت ڈرو۔ کہ لوگ تم پر ہنسیں گے یا تم کو پاگل سمجھیں گے۔ کبھی کسی نے سچائی کو ابتدا میں قبول نہیں کیا۔ کہ اسے لوگوں نے پاگل نہیں سمجھا۔ کیا موسیٰ کے ماننے والے اور مسیح پر ایمان لانے والے پاگل نہیں سمجھے گئے۔ مگر کیا آخر وہی پاگل دنیا کے راہنما نہیں بنے۔ میں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جس پر جھوٹ بولنے والے کے متعلق تمام آسمانی کتب متفق ہیں کہ وہ ہلاک کیا جاتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے دکھایا ہے کہ انگلستان کے ساحل سمندر پر کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ پر انگلستان کی روحانی فتح ہوئی ہے۔ **پس آج نہیں تو کل انگلستان مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کی طرف لوٹے گا۔ مگر مبارک وہ ہے۔ جو اس کام میں سب سے پہلے قدم اٹھاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص حق کے قبول کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔** دوسرے لوگ جو اس کے پیچھے آتے ہیں۔ اس کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے دوہرا اجر

ہے۔ ایمان لانے کا بھی اور دوسروں کے لئے محرک بننے کا بھی۔ پس کیا اے اہل پورٹ سمتھ! جو ساحل سمندر پر بستے ہو۔ اس اجر کو جو انگلستان کے شہروں میں سے کسی نہ کسی کے قبضہ میں آنے والا ہے۔ لینے کے لئے تم آگے نہیں بڑھو گے۔ بے شک سچائی کو لوگ آہستہ آہستہ قبول کرتے ہیں۔ مگر وہ آخر غالب آ کر رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جس طرح مسیح اوّل کے بعد تین سو سال میں مسیحیت نے غلبہ حاصل کر لیا تھا۔ اسی طرح تین سو سال کے اندر آپ کے سلسلہ کو غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ مگر وہ غلبہ پہلے غلبہ سے زیادہ مکمل ہوگا۔ کیونکہ اس وقت تو مسیحیت روم کا سرکاری مذہب بنی تھی۔ لیکن اس وقت احمدیت تمام دنیا کے قلوب پر تصرّف حاصل کر لے گی۔

یہ بے شک غیب کی خبریں ہیں۔ مگر دنیا آپ کی ہزاروں پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھ چکی ہے۔ اور ماضی مستقبل پر گواہ ہے۔ کیا یہ عجب نہیں ہے۔ کہ آج سے چونتیس سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت جب کہ اکیلے تھے۔ یہ پیشگوئی اپنی کتاب کے ذریعہ شائع کی تھی۔ کہ آپ کی تعلیم انگلستان جلد ہی پہنچنے والی ہے۔ اور وہاں کے کئی لوگ اسے عنقریب قبول کرنے والے ہیں۔ اور آج تم دیکھتے ہو۔ کہ اس کے متبعین کی ایک جماعت تمام انگلستان میں صداقت کا اعلان کرتی پھرتی ہے۔ اور کئی لوگ اس وقت تک سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ پس خدا کے کاموں کو عجیب نہ سمجھو اس کی قدرت کے آگے سب کچھ آسان ہے۔

اے سچائی کے طالبو! اور اے خدا تعالیٰ سے لقاء کی سچی تڑپ رکھنے والو! میں اپنے تجربہ کی بناء پر آپ لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ خدا سے لقاء کا ذریعہ سوائے مسیح کی اتباع کے اور کوئی نہیں۔ آج سب دروازے بند ہیں۔ سوائے اس کے دروازے کے اور سب چراغ بجھے ہوئے ہیں سوائے اس کے چراغ کے۔

پس اس دروازہ سے داخل ہو۔ جسے خدا تعالیٰ نے کھولا ہے۔ اور اس چراغ سے روشنی لو۔ جسے اس نے جلایا ہے۔ اور خدا کے جلال کو اپنی آنکھوں سے دیکھو۔ اور اس کے قرب کو اپنے دلوں سے محسوس کرو......

دیکھو خدا نے یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے مطابق مشرق سے ایک راستباز کو برپا کیا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے وہ اپنی مرضی کو تمہارے تک لایا ہے۔ کیا میں امید کروں۔ کہ تم اس کو دلی شوق سے قبول کرو گے۔ اور اس کے پیغام کے لئے مغربی ممالک میں پہلے جھنڈے بردار ہو گے۔ اور میں تم کو اس علم کے ماتحت جو خدا نے مجھے دیا ہے۔ یقین دلاتا ہوں۔ کہ سب قومیں تم سے برکت پائیں گی اور آئندہ آنے والی نسلیں تم پر برکت بھیجیں گی۔ اور تم خدا میں ہو کر غیر فانی ہو جاؤ گے۔"

(لیکچر 14ر ستمبر 1924ء بمقام پورٹ سمتھ از الفضل 18ر اکتوبر 1924ء)

اللہ تعالیٰ نے انگلستان سے ایک بہت بڑا کام لینا ہے اور اسے سچا مذہب اختیار کرنے کی توفیق دے گا

"دوسروں کے جذبات اور احساسات کو مدنظر رکھتے ہوئے میں انگلستان کو یہ نصیحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں............ کہ اے انگلستان تیرا فائدہ ہندوستان سے صلح کرنے میں ہے۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ تم دونوں مل کر کام کرو اور دونوں مل کر دنیا میں امن قائم کرو۔ دونوں مل کر دنیا میں صحیح آزادی کو قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بلاوجہ ہندوستان میں نہیں بھیجا۔ بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ وہ اس ملک سے بڑے بڑے کام لینا چاہتا ہے۔ بیشک یہ ملک ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی غلامی سے محروم ہے اور مذہبی طور پر ہمارے مخالف اس میں کثرت سے ہیں۔ **مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلاوجہ اس ملک میں نہیں بھیجا۔ یہ ملک جلد یا بدیر آج نہیں تو کل ضرور آپ کی غلامی میں آنے والا ہے۔ اس ملک کے لوگ خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان یا کسی اور قوم و مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف آنے والے ہیں اور ضرور آ کر رہیں گے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جدا نہیں رکھ سکے گی۔**

یہ ملک ایک عظیم الشان مرتبہ کو پہنچنے والا ہے اور اسے ایسی عزت ملنے والی ہے۔ جو ہندوستانیوں کو خواب میں بھی اس سے پہلے نصیب نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ ملک ایسی ترقیات حاصل کرنے والا ہے۔ جسے کسی اور قوم نے خواب میں بھی نہیں دیکھا دنیا کی آئندہ ترقیات اس ملک کے ساتھ وابستہ ہیں............ **اللہ تعالیٰ نے انگلستان سے ایک بہت بڑا کام لینا ہے جب تک یہ اس کام کو نہ کر لے گا خدا تعالیٰ اسے کمزور نہ ہونے دے گا۔** الٰہی نوشتوں نے ازل سے اس کے ذمّہ ایک اتنا بڑا کام لگایا ہے کہ جتنا بڑا کام آج تک اس نے نہیں کیا اور جب تک وہ اس کام کو نہ کر لے گا کوئی طاقت اسے تباہ نہیں کر سکتی۔ اور کام کے کر لینے کے بعد امید ہے کہ **اللہ تعالیٰ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں کی ہیں اور آپ کی پیشگوئیاں بھی ہیں اسے سچا مذہب اختیار کرنے کی توفیق دے دے گا** اور پھر آئندہ صدیوں تک اس طرح اسے ایک نئی زندگی مل جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ 12/جنوری 1945ء از الفضل 17/جنوری 1945ء)

......اسکاٹ لینڈ میں غلبۂ اسلام......

اسکاٹ لینڈ میں جماعتی ترقی

17 ستمبر 45ء

"آج رات یعنی 16-17 ستمبر 45ء کی درمیانی رات کو قریباً دو تین بجے میں نے دیکھا کہ میں ہوائی جہاز پر سوار ہوں اور انگلستان جا رہا ہوں ہم انگلستان کے ایک پہاڑی علاقہ میں اترے ہیں اور اترنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ ناشتہ وغیرہ کر لیں تو پھر جہاز روانہ ہو۔ یہ علاقہ جہاں جہاز اترا لندن سے شمال کی طرف معلوم ہوتا ہے گویا ہم پرواز کرتے ہوئے آگے گزر چکے ہیں جہاز کے دوسرے مسافر ناشتہ کے لئے چلے گئے اور میں غسل خانہ میں ہاتھ دھونے کے لئے چلا گیا اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری جیبوں میں کچھ روپے ہیں جو مجھے بعض لوگوں نے ہدیہ دیئے ہیں میرے دل میں خیال آتا ہے کہ ان کو نکال کر ایک جیب میں ڈال لوں جب میں نے ان کو نکال کر جمع کرنا شروع کیا تو وہ میرے اندازہ سے بہت زیادہ نکلے ہر جیب میں سے کچھ نہ کچھ روپے نکلتے چلے آئے اور اس کے بعد معلوم ہوا کہ میرے ساتھ ایک اٹیچی کیس ہے اس میں بھی روپے ہیں میں نے یہ عجیب بات دیکھی کہ وہ روپے سفید چاندی کے ہیں اور بہت سے روپے عام روپے کے سائز سے بڑے ہیں اور بعض ایسی شکل کے ہیں کہ وہ موجودہ سکے سے کوئی مناسبت ہی نہیں رکھتے چنانچہ بعض ان میں سے بجائے گول کے چوگوشہ ہیں...... میں اس بات سے حیران ہوتا ہوں کہ روپیہ رکھوں کہاں۔ پھر میں نے معلوم نہیں کہ ان روپوں کو کیا کیا لیکن میں باہر آیا اور مجھے اس وقت خیال آیا کہ ساتھی لوگ تو ناشتہ کر چکے ہوں گے اور شاید میرا پیچھے جانا معیوب ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں قریباً پون گھنٹہ لیٹ ہو گیا ہوں لیکن میں پھر چلا گیا میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ جہاز کہاں جا کر اترے گا تو اس نے کہا اسکاٹ لینڈ میں۔ پھر میں نے اس سے پوچھا کہ اسکاٹ لینڈ کے کون سے شہر میں۔ تو اس نے جواب دیا گلاسکو میں......

میں سمجھتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ سکاٹ لینڈ میں احمدیت کی اشاعت کے سامان کرے اور شاید کوئی ایسی تحریک پیدا ہو جو گلاسکو سے دو سو میل جنوب کی طرف سے شروع ہو کر گلاسکو تک جاری ہو کیونکہ گلاسکو سے دو سو میل ورے ہوائی جہاز ٹھہرا ہے اور یہ جو جواب دینے والے نے کہا کہ ایک طرف سے پندرہ سو میل اگر بات کہنے والے کی غلط نہیں۔ تو پھر اس کے یہ معنے بنتے ہیں کہ یہ مقام شمال مغربی انگلینڈ کے قریب واقع ہے وہاں سے اگر مغرب کی طرف سے بجائے خشکی کے راستے سے جانے کے جہاز کے رستے جائیں تو غالباً ہزار پندرہ سو میل کا فاصلہ طے

کرنا پڑتا ہے۔

گلاسکو اور اس کے نواحی کا علاقہ ایک اور لحاظ سے بھی اہمیت رکھتا ہے جس کا میری بعض سابق خوابوں کے ساتھ تعلق ہے مگر سمجھنے والے سمجھ جائیں شاید موجودہ وقت اس کے اظہار کی اجازت نہ دیتا ہو۔"

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 281-280)

......امریکہ میں غلبۂ اسلام......

امریکہ میں لا الٰہ الا اللہ کی صدا گونجے گی

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلّغ حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحبؓ 15 ؍فروری 1920ء کو فلاڈلفیا (امریکہ) کی بندرگاہ پر اُترے لیکن حکومت نے آپ کو اسلام کے مذہبی مبلّغ کے طور پر امریکہ میں داخلہ کی اجازت نہ دی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر امریکی حکومت کے اس رویہ پر افسوس کا اظہار اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کے عزم صمیم کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"ہم نے اپنے ایک مبلّغ کو امریکہ بھی بھیج دیا ہے جسے تا حال تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور اسے روک دیا گیا ہے لیکن ہم امریکہ کی رکاوٹ سے رک نہیں جائیں گے۔

امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ وہ ہمیں ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ **امریکہ میں ایک دن لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔**"

(الفضل 15 ؍اپریل 1920ء)

......افریقہ میں غلبۂ اسلام......

افریقہ کی سرزمین کا اسلام کی ترقی کے ساتھ نہایت گہرا تعلق ہے

ہمارا مستقبل افریقہ سے وابستہ ہے

مکرم مولانا نذیر صاحب مبلّغ سیرالیون کے اعزاز میں ایک دعوت چائے کے موقع پر جو (جامعہ احمدیہ کی طرف سے دی گئی تھی) حضرت مصلح موعودؓ نے مورخہ 18رفروری 1945ء کو ایک لطیف تقریر فرمائی تھی جس کا متعلقہ حصہ پیش خدمت ہے۔

"یادرکھو جب کوئی ایک ملک بھی ایسا پیدا ہو گیا جس کے متعلق دنیا کو معلوم ہو گیا کہ وہاں اسلام غالب ہے اوراس ملک کی اکثریت احمدیت میں داخل ہو چکی ہے تو پھر دنیا کا نقشہ بدل جائے گا کیونکہ کوئی ملک نہیں جسے دنیا نظرانداز کر سکے تجارتی لحاظ سے بھی اور قومی لحاظ سے بھی دنیا ہر ملک کی محتاج ہوتی ہے خواہ وہ کتنا ہی چھوٹے سے چھوٹا ملک کیوں نہ ہو جب دنیا کو معلوم ہو گیا کہ کسی ایک ملک میں بھی احمدیت کی اکثریت ہے اس کی نگاہیں ہماری طرف اٹھنی شروع ہو جائیں گی اور وہ اس بات پر مجبور ہو گی کہ احمدیت پر غور کرے۔ **غرض خدا نے ان افریقن ممالک کو احمدیت کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے اور اسلام کی ترقی کے ساتھ ان کا نہایت گہرا تعلق ہے۔**

ہمارا مستقبل افریقہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ افریقن ممالک میں دس پندرہ کروڑ کی آبادی ہے جو انہی حالات میں سے گزر رہی ہے جن میں سے رسول کریم ﷺ کی بعثت کے وقت عرب گزر رہا تھا وہ خشک لکڑیاں ہیں یا سوکھے پتوں کے ڈھیر ہیں جو میلوں میل مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں مگر ضرورت ان ہاتھوں کی ہے جو دیا سلائی لیں اوران خشک لکڑیوں اور پتوں کے ڈھیروں کو جلا کر راکھ کر دیں ایسی راکھ جو دنیا کی نظر میں تو راکھ ہو گی لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں تریاق جو ایسے کیمیاوی مادے اپنے اندر رکھتا ہو گا کہ نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا باعث ہو گا بلکہ ساری دنیا کو زندہ کرنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ دراصل خدا تعالیٰ نے عین وقت پر مجھے اس طرف توجہ دلائی اور پھر اس نے محض اپنے فضل سے غیر معمولی ترقی کے دروازے اس ملک میں ہمارے لئے کھول دیئے......

خدا تعالیٰ نے یہ راز مجھ پر کھول دیا کہ یہ وہ ملک ہے جس میں ہمارے لئے غیر معمولی طور پر ترقی کے راستے کھلے ہیں اور جن کو کسی صورت میں بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اس کے بعد دوسرا مبلّغ بھیجا گیا اور پھر تیسرا

اور پھر چوتھا۔ اب تک وہاں کئی مبلّغ بھجوائے جا چکے ہیں اور تین چار اور جانے کے لئے تیار ہیں جن کو جلد ہی وہاں تبلیغ کے دائرہ کو وسیع کرنے کیلئے انشاء اللہ بھجوا دیا جائے گا۔ یاد رکھو اب یہ ایک ہی کھیت ہے جو ہمارے لئے خالی پڑا ہے اس کے سوا دنیا میں اور کوئی کھیت خالی نہیں......

اگر ہمارے نوجوان جلد جلد اس ملک میں تبلیغ کے لئے نہیں جائیں گے اور قلیل سے قلیل عرصہ میں سارے علاقہ کو فتح کرنے کی کوشش نہیں کریں گے تو ہمارے لئے ترقی کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی۔ خدا نے یہ علاقہ ہمارے لئے ہی رکھا ہے مگر ہو سکتا ہے کہ ڈاکو آئیں اور اس علاقہ کو ہم سے چھین کر لے جائیں اگر ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں ہو اور ڈاکو اس بچے کو چھیننے کے لئے آ جائیں تو اس وقت نہ صرف ماں ان ڈاکوؤں کا مقابلہ کرے گی بلکہ بچہ بھی اپنی ماں کی مدد کرے گا اور وہ نہیں چاہے گا کہ ڈاکو اس پر قبضہ کر لیں اسی طرح اگر ہم کچھ بھی کوشش کریں **تو چونکہ حق ہمارے ساتھ ہے اس لئے نہ صرف حق کے لحاظ سے ہمیں غلبہ حاصل ہوگا بلکہ افریقن فطرت بھی ہماری تائید کرے گی** اور یہ حریف پر ہمیں فضیلت حاصل ہوگی کہ وہ تو طاقت کے زور سے چھیننا چاہے گا مگر ہمیں سچائی کی طاقت حاصل ہوگی اور افریقن فطرت بھی ہماری تائید کرے گی اس لئے **وہ قومیں بہرحال ہماری طرف آئیں گی** ان کی طرف نہیں جائیں گی۔ دوسرا اگر کوئی انہیں لے جائے گا تو زبردستی لے جائے گا رضامندی سے نہیں۔ پس اس وقت اگر ہم کچھ بھی طاقت اور زور بڑھائیں گے **تو ہماری فتح زیادہ اغلب اور زیادہ یقینی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی جدوجہد کو اتنا بڑھائیں کہ افریقن فطرت اور ہماری طاقت مل کر حریف کا مقابلہ کرنے لگ جائے اور وہ اپنے ارادوں میں ناکام ہو جائے۔** پس ہمارے لئے یہ بہت بڑی ہوشیاری اور بیداری کا وقت ہے انتہائی سرعت اور تیزی کے ساتھ کام کرنے کا وقت ہے دنوں اور مہینوں کے اندر اندر ہمیں تمام افریقہ پر چھا جانا چاہئے۔ تا ایسا نہ ہو کہ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد عیسائی پادریوں کا سیلاب اس ملک کی طرف امڈ آئے اور ہمارے لئے اسلام کا پھیلانا مشکل ہو جائے۔ ہمیں اس دن سے پہلے پہلے سارے ملک کو فتح کر لینا چاہئے اور تثلیث کی بجائے خدائے واحد کی بادشاہت اس ملک میں ہمیشہ کے لئے قائم کر دینی چاہئے۔"

(الفضل 8 فروری 1961ء)

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

۞ ...... پیشگوئیوں کا پورا ہونا ...... ۞

اسلام کی فتح کی تمام پیشگوئیوں کو خدا ضرور پوری کر کے چھوڑے گا

"اسی طرح اور بیسیوں پیشگوئیاں ہیں جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں جو اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں جیسا کہ سورہ کہف کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ قرآن کریم میں آخری زمانہ میں عیسائیوں کے غلبہ کی بھی خبر دی گئی ہے۔ دنیا میں ان کے پھیل جانے کی بھی خبر دی گئی ہے۔ ان کی سمندری طاقت کی بھی خبر دی گئی ہے۔ ان کی باہمی لڑائیوں کی بھی خبر دی گئی ہے اور آخر میں اسلام کی فتح اور کامیابی کی بھی خبر دی گئی ہے۔ **باقی سب پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں اب اسلام کی فتح کی پیشگوئی پوری ہونی باقی ہے۔ یورپ کا عیسائی یا یورپ کا دہریہ اسلام کی کمزور حالت کو دیکھ کر ہنستا ہے تو بیشک ہنستا رہے مگر جس خدا نے وہ پیشگوئیاں پوری کی ہیں وہی خدا یہ آخری پیشگوئی بھی ضرور پوری کر کے چھوڑے گا۔** اسلام کی فتح کے دن آرہے ہیں تمام تاریکیوں اور تمام ظلمتوں میں سے میں اسلام کے سورج کو جھانکتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی فوجیں آسمان سے اُتر رہی ہیں بیشک شیطانی فوجوں کا اس وقت دنیا پر غلبہ ہے **لیکن وہ دن قریب سے قریب تر آرہے ہیں جب خدا کی فوجیں شیطان کی فوجوں کو شکست دے دیں گی۔** جب خدا کی توحید دنیا میں پھر قائم ہوگی۔ جب پھر دنیا یہ تسلیم کرلے گی کہ قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو خدا اور بندے میں صلح کراتی ہے اور خدا کی بادشاہت کو اس دنیا میں قائم کرتی ہے اور بنی نوع انسان میں انصاف اور عدل کو قائم کرتی ہے۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 285-284)

احمدیت اور حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق خدا تعالیٰ کے وعدوں کی اشاعت ہمارے ایمان کی علامت ہے

"انکسار کے یہ معنے نہیں کہ اللہ تعالیٰ جو کہتا ہے اسے بھی چھپائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ ۔ ہم نے فرض کر لیا ہے کہ ہم اور ہمارے رسول غالب ہوں گے اب اگر کوئی یہ کہے کہ ہم تمہیں پیس دیں گے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر تو میری طاقت کا سوال ہے تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اگر یہ الفاظ احمدیت کے متعلق کہے گئے ہیں۔ تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

احمدیت ضرور غالب ہو کر رہے گی خواہ میرے ہاتھوں سے یا کسی اور کے ہاتھوں سے۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ہمیں اتنا یقین ہے کہ جتنا اپنی جان پر بھی نہیں۔ جو بات ہم اپنی طرف منسوب کریں اس میں انکسار اور عاجزی ہونی چاہئے۔ کیونکہ ہم کیا چیز ہیں نہ ہمارے پاس دولت ہے نہ مال ہے نہ جائیدادیں ہیں نہ علم ہے نہ جتھے ہیں نہ فوج ہے...... نہ ہمارے پاس حکومت ہے نہ ترقی کے دنیوی سامان ہیں۔ اس لئے ہم کیا کر سکتے ہیں **لیکن احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق چونکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ ان کو ہم برابر دوہراتے جائیں گے۔ بلکہ اگر ان کے اعلان میں ہماری طرف سے کمی آئے تو یہ بے ایمانی کی علامت ہوگی۔"**

(خطبہ جمعہ 14/جون 1935ء از الفضل 17/جون 1935ء)

آسمان ٹل سکتا ہے زمین ٹل سکتی ہے مگر اس سلسلہ کی دنیا میں اشاعت کی پیشگوئیاں نہیں ٹل سکتیں

"خدا تعالیٰ کا بدلہ دینا بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جو کچھ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی خاطر کیا تھا اور آپ کی نیت نیک تھی۔ ورنہ وجہ کیا ہے کہ سارے مولوی اپنا پورا زور احمدیت کے خلاف لگا رہے ہیں لیکن وہ احمدیت کا کچھ بگاڑ نہیں سکے خود آفاق کے نمائندے نے جلسہ سالانہ کی ڈائری لکھتے ہوئے کہا۔ ہمارے بڑے بڑے مولوی احمدیت کی مخالفت کرتے آئے ہیں لیکن ہم ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکے۔ یہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ صاف بات ہے کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کی مدد کر رہا ہے۔ جب دشمن دیکھتا ہے کہ وہ تبلیغ کے

ساتھ احمدیت پر غالب نہیں آ سکتا تو وہ اشتعال انگیزی شروع کر دیتا ہے لیکن اس سے بنتا کیا ہے۔ دشمن کی اشتعال انگیزی سے ہمیں عارضی جسمانی نقصان تو پہنچ سکتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے باوجود یہ **سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا اور بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ آسمان ٹل سکتا ہے زمین ٹل سکتی ہے مگر اس سلسلہ کی دنیا میں اشاعت کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ نہیں ٹل سکتیں خواہ تمام دنیا کی طاغوتی طاقتیں مل کر بھی اس کے راستہ میں کیوں نہ کھڑی ہو جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وبفضلہٖ ورحمتہٖ۔"**

(خطبہ جمعہ یکم فروری 1952ء از الفضل 13؍فروری 1952ء)

……جماعت ایک شجرہ طیبہ……

یہ درخت وہ نہیں جسے عداوت کی آندھیاں اُکھاڑ سکیں

"پھر میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا ہمارا وہ خدا جس نے اس سے پیشتر ہر موقعہ پر ہم پر ظلم کرنے والوں کو سزائیں دیں۔ کیا نعوذ باللہ اب وہ مر چکا ہے؟ وہ ہمارا خدا اب بھی زندہ ہے اور اپنی ساری طاقتوں کے ساتھ اب بھی موجود ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر ہم انصاف کا پہلو اختیار کریں گے اور اس کے باوجود ہم پر ظلم کیا جائے گا تو وہ ظالموں کا وہی حشر کرے گا جو امان اللہ کا ہوا تھا۔ اگر ہم پہلے خدا پر یقین رکھتے تھے تو کیا اب چھوڑ دیں گے؟ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہے وہ انصاف کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے اور ظالموں کو سزا دیتا ہے وہ اب بھی اسی طرح کرے گا جس طرح اس سے پیشتر وہ ہر موقعہ پر ہماری نصرت اور اعانت فرماتا رہا۔ اس کی پکڑ اس کی گرفت اور اس کی بَطَشُ اب بھی شدید ہے جس طرح کہ پہلے شدید تھی۔ کیا ہم اب نعوذ باللہ یہ سمجھ لیں گے کہ ہمارے انصاف پر قائم ہو جانے سے وہ ہمارا ساتھ چھوڑ دے گا۔ ہرگز نہیں۔

پودا یہ احمدیت کا کوئی معمولی پودا نہیں۔ یہ اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور وہ خود اس کی حفاظت کرے گا اور مخالف حالات کے باوجود کرے گا۔ دشمن پہلے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے مگر یہ پودا ان کی حسرت بھری نگاہوں کے سامنے بڑھتا رہا۔ تاریکی کے فرزندوں نے پہلے بھی حق کو دبانے کی کوشش کی۔ مگر حق ہمیشہ ہی ابھرتا رہا۔ اور اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی طرح ہوگا۔ **یہ چراغ وہ نہیں جسے دشمن کی پھونکیں بجھا سکیں۔ یہ درخت وہ نہیں جسے عداوت کی آندھیاں اکھاڑ سکیں۔** مخالف ہوائیں چلیں گی۔ طوفان آئیں گے۔ مخالفت کا سمندر ٹھاٹھیں مارے گا۔ اور لہریں اچھالے گا مگر یہ جہاز جس کا ناخدا خود خدا ہے پار لگ کر ہی رہے گا۔"

(مجلس عرفان 16؍مئی 1947ء از الفضل 21؍مئی 1947ء)

مسیح موعودؑ کے لگائے ہوئے پودے کی جڑیں مضبوط ہو جائیں گی اور دنیا کے حوادث کی آندھیاں اسے اپنی جگہ سے نہ ہلا سکیں گی

"قرآن کریم میں مسیح موعود کے متعلق جو خبر دی گئی ہے بلکہ زیادہ صحیح یہ ہوگا کہ میں کہوں مسیح موعود کی جماعت کے متعلق جو خبر دی گئی ہے، وہ یہ ہے کہ کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡئَہٗ فَاٰذَرَہٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِہٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ ۔ وہ جماعت اس سبزے کی طرح ہوگی جو زمین میں سے نکلتا ہے اور نہایت ہی کمزور اور ناطاقت ہوتا ہے جدھر سے بھی ہوا چلے گی اس سے وہ جھک جائے گا یعنی ان کی کمزوری ایسی ہوگی کہ جدھر سے بھی مخالفت کی ہوا آ جائے ان بے چاروں کو جھکنا پڑے گا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ابتدائی ایام مسیح موعود میں جماعت احمدیہ دنیا کی اور قوموں کے مقابلہ میں ایسی ہوگی جیسے بتیس دانتوں میں زبان ہوتی ہے......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مسیح موعود کا جو لگا ہوا پودا ہوگا دنیا اسے جھکا تو سکے گی یہ تو سنت الٰہی کے مطابق ایک کام ہوگا کہ اس پر حوادث آئیں دائیں طرف کی ہوائیں بھی اسے جھکا لیں گی اور بائیں طرف کی ہوائیں بھی مگر اس پودے کو جڑ سے نہیں اُکھاڑ سکیں گی بلکہ وہ بڑھتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ مضبوط ہو جائے گا اور دنیا کی مخالفانہ ہواؤں کا کچھ نہ کچھ مقابلہ کرنا شروع کر دے گا۔

اس وقت زور زور کی آندھیاں چلیں گی اور اسے جڑ سے اکھاڑنا چاہیں گی گویا وہ پودا جتنا بڑھتا جائے گا اتنی ہی اس کی مخالفت ترقی کرتی جائے گی مگر آخر وہ وقت آئے گا **جبکہ اس کی جڑیں مضبوط ہو جائیں گی اور دنیا کے حوادث اور مخالفت کی آندھیاں اسے اپنی جگہ سے کبھی ہلا نہ سکیں گی۔** خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ جس طرح کسان اس درخت کو دیکھ کر جو زور کی آندھیاں چلنے کے باوجود اپنے مقام سے نہیں ہل سکتا خوش ہو کر کہتا ہے کہ اب یہ کتنا مضبوط درخت بن گیا۔ اسی طرح جب مسیح موعود کی جماعت ترقی کرے گی اور اکناف عالم تک اپنی شاخوں کو پھیلا دے گی تو اس وقت خدا تعالیٰ خوش ہو کر کہے گا بتاؤ تو کوئی شخص ہے جو اسے ہلا سکتا ہو۔ تب وہی آندھیاں جو پہلے اسے جھکا دیتیں، ہلا دیتیں اور خطرات میں مبتلاء کر دیتی تھیں، آئیں گی اور یوں گزر جائیں گی کہ پتہ بھی نہیں لگے گا۔ گویا اس کی مثال اس بیل کی سی ہوگی جس کے متعلق لوگوں نے یہ بات بنائی ہوئی ہے کہ اس کے سینگ پر ایک دفعہ کوئی مچھر بیٹھا تو تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد کہنے لگا اگر تم تھک گئے ہو تو میں اڑ جاؤں۔ بیل نے کہا مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ تم بیٹھے کب تھے، اُڑنے کے متعلق میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ احمدیت کو ایک دن ایسا مضبوط کرے گا کہ حوادث زمانہ کا اسے پتہ ہی نہیں لگے گا۔ بے شک وہ ترقی کا

زمانہ ہوگا' بے شک وہ دنیوی کامیابی کا زمانہ ہوگا' بے شک وہ آراموں اور سکھوں کا زمانہ ہوگا **مگر اے عزیزو! میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ آج کے دکھوں سے بڑھ کر وہ برکت والا زمانہ نہیں ہوگا۔** اگر آج ایک مومن کو کھڑا کر کے دکھایا جائے کہ ان مصائب کے بدلہ میں جنت میں اس کے لئے کتنے بلند مدارج مقرر کئے گئے ہیں' کتنی عظیم الشان اخروی ترقیات کا ابدی انعام اسے دیا جانے والا ہے' کتنی عزت اور رفعت کا اسے مالک بنایا جانے والا ہے اور پھر اسے دکھایا جائے کہ دنیا میں احمدیت کس طرح ترقی کرے گی اسے نظر آئے کہ کس طرح حکومتیں احمدی ہیں' بادشاہ احمدی ہیں اور لوگ ہاتھ جوڑ جوڑ کر انہیں سلام کر رہے ہیں۔ کس طرح احمدیت لوگوں کے قلوب کو فتح کر چکی ہے۔

غرض اس زمانہ کے لوگوں کی دنیوی شان دکھا کر اگر وہ اخروی جزا دکھائی جائے جو موجودہ زمانہ کے مصائب کا نتیجہ ہے اور پھر پوچھا جائے تم دنیا میں حکومت کے تخت پر بیٹھو گے یا حضرت مسیح موعود کے لئے ماریں اور گالیاں کھاؤ گے؟ **تو یقیناً وہ حقارت کے ساتھ دنیا کی حکومتوں کو ٹھکرا دے گا اور کہے گا۔ اے میرے خدا! مجھے ماریں کھانا اور تیری عزت اور جلال کے لئے تکالیف برداشت کرنا دنیوی انعاموں سے بہت زیادہ محبوب ہے۔** پس اگلے جہان کے انعاموں کے مقابلہ میں ان دنیوی انعامات کی تو کوئی ہستی ہی نہیں۔"

(جماعت احمدیہ اکناف عالم تک پھیل کر رہے گی از انوار العلوم جلد 13 صفحہ 581-579)

تم خدا کا لگایا ہوا پودا ہو۔ تم بڑھتے اور پھیلتے چلے جاؤ گے

"یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ اور یہ فضل اور احسان جب تک آپ لوگوں کے دلوں میں ایمان قائم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا چلا جائے گا۔ **تم خدا کا لگایا ہوا پودا ہو۔ تم بڑھتے چلے جاؤ گے۔ اور پھیلتے چلے جاؤ گے۔** اور جیسا کہ وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ تمہاری جڑیں زمین میں مضبوط ہوتی جائیں گی۔ اور تمہاری شاخیں آسمان میں پھیلتی چلی جائیں گی۔ یہاں تک کہ تم میں لگنے والے پھلوں کو جبریل آسمان پر بیٹھا ہوا کھائے گا۔ اور اس کے ماتحت فرشتے بھی آسمان پر سے کھائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ عرش پر تعریف کرے گا کہ میرا لگایا ہوا پودا کتنا شاندار نکلا ہے۔ ادھر زمین میں اس کی جڑیں پھیل گئی ہیں۔ اور ادھر آسمان میں میرے عرش کے پاس اس کی شاخیں ہل رہی ہیں۔ **اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ**۔ اس کی جڑیں زمین میں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ اور اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ تو ادھر تو تم خدا تعالیٰ کے فضل سے زمین میں اس طرح پھیلو گے۔

جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ ایک دن وہ آئے گا۔ کہ دنیا میں میرے ماننے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے گی۔ اور دوسرے لوگ جس طرح چھوٹی قومیں تھوڑی ہوتی ہیں۔ اسی طرح وہ بھی چھوٹی قومیں بن کر رہ جائیں گے اور **فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ** کے معنے یہ ہیں۔ کہ **تم صرف زمین میں پھیلو گے ہی نہیں بلکہ ذکر الٰہی اتنا بلند کرو گے کہ آسمان کے فرشتے اس کو سن کر ناچنے لگ جائیں گے۔** اور خوش ہوں گے۔ کہ ہمارے خدا کا ذکر زمین پر بھی اسی طرح ہونے لگ گیا ہے۔ جس طرح کہ ہم آسمان پر کرتے ہیں۔ **تب آسمان پر بھی فرشتے ہوں گے۔ اور زمین پر بھی فرشتے ہوں گے۔ آسمان کے فرشتوں کا نام جبریل اور اسرافیل وغیرہ ہو گا۔ اور زمین کے فرشتوں کا نام احمدی ہو گا۔ کیونکہ وہ زمین کو بھی خدا کے ذکر سے بھر دیں گے۔ جس طرح کہ آسمان کو فرشتوں نے خدا کے ذکر سے بھرا ہوا ہے۔ پس یہ تو ہونے والا ہے۔ اور ہو کر رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ** صرف ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اپنے ایمانوں کو سلامت رکھیں اور اپنی اولادوں کے دلوں میں ایمان پختہ کرتے چلے جائیں۔ اگر اس تربیت کے کام کو ہم جاری رکھیں۔ تو یقیناً دنیا میں اسلام اور احمدیت کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ **یہ عیسائی حکومتیں جو آج ناز اور نخرے کے ساتھ اپنے سر اٹھا اٹھا کر چل رہی ہیں۔ اور چھاتیاں نکال نکال کر چل رہی ہیں۔ یہ اسلام کے آگے سر جھکائیں گی۔ اور یہی لنگوٹی پوش احمدی اور دھوتی پوش احمدی جو یہاں بیٹھے ہیں۔ ان کے آگے امریکہ کے کروڑ پتی آ کر سر جھکائیں گے اور** کہیں گے۔ کہ ہم ادب سے تم کو سلام کرتے ہیں۔ کہ تم ہمارے روحانی باپ ہو۔ محمد رسول اللہ ﷺ جو نہ صرف ہمارا باپ تھا۔ بلکہ ہمارے خدا کے بیٹے مسیحؑ کا بھی باپ تھا۔ تم اس کے فرزند ہو اور ہم تمہارے بیٹے ہیں۔ پس تم نے ہمیں اپنے باپ اور ہمارے خدا کے بیٹے کے باپ سے روشناس کرایا ہے۔ اس لئے تم ہم کو خاندان الوہیت میں واپس لانے والے ہو۔ تم ہم آوارہ گردوں کو پھر گھر پہنچانے والے ہو۔ اس لئے ہم تمہارے آگے سر جھکاتے ہیں اور تم سے برکتیں چاہتے ہیں۔ کیونکہ تمہارے ذریعہ سے اسلام ہم تک پہنچا ہے۔ سو یہ دن آنے والے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26/دسمبر 1956ء از الفضل 17/مارچ 1957ء)

یہ بیج ایک دن تناور درخت بننے والا ہے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھنے پر مجبور ہوں گے

" کیا یہ عجیب بات نہیں کہ محمد ﷺ کے زمانہ میں تو آپ کے دعویٰ کو پاگل پن اور جنون سمجھا جاتا تھا مگر آج

یہ کہا جاتا ہے کہ اگر اس دعویٰ کو لوگوں نے تسلیم کر لیا تو اس میں کونسی عجیب بات ہے زمانہ کے حالات اس دعویٰ کے مطابق تھے اور لوگوں کی طبائع آپ کے عقائد کو تسلیم کرنے کے لئے پہلے ہی تیار ہو چکی تھیں۔ یہی احمدیت کا حال ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا لوگ کہتے تھے کہ ناممکن ہے کہ یہ شخص دنیا پر فتح حاصل کر سکے یہ اپنی آئی آپ مر جائے گا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تک نے یہ کہہ دیا کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا تھا اور اب میں ہی اس شخص کو گراؤں گا۔ (اشاعت السنّہ جلد 13 نمبر 1، 1890ء) مگر آپ کے سلسلہ کو دن بدن ترقی ہوتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ شخص جسے قادیان میں بھی لوگ اچھی طرح نہیں جانتے تھے اس کی جماعت پہلے پنجاب کے مختلف حلقوں میں پھیلنی شروع ہوئی پھر پنجاب سے بڑھی اور افغانستان میں گئی۔ بنگال میں گئی۔ بمبئی میں گئی۔ مدراس میں گئی۔ یوپی میں گئی۔ سندھ میں گئی۔ بہار میں گئی۔ اڑیسہ میں گئی۔ سی پی میں گئی۔ آسام میں گئی اور پھر اس سے آگے بڑھ کر بیرونی ممالک میں پھیلنی شروع ہوئی...... غرض دنیا کے کناروں تک احمدیت پہنچی اور پھیلی اور لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ دنیا میں کچھ پاگل لوگ بھی ہوتے ہیں اگر چند پاگلوں نے احمدیت کو مان لیا ہے تو یہ کوئی عجب بات نہیں مگر ابھی زیادہ زمانہ نہیں گزرے گا کہ دنیا میں احمدیت کی ایسی مضبوط بنیاد قائم ہو جائے گی کہ یہ نہیں کہا جائے گا کہ احمدیت کی فتح کی امید ایک مجنونانہ خیال ہے بلکہ کہا جائے گا کہ احمدیت کو مار دینے کا خیال ایک مجنونانہ خیال ہے وہ دن دور نہیں کہ وہی لوگ جو آج احمدیت کی ترقی کو ایک ناممکن چیز قرار دے رہے ہیں جب اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ احمدیت ترقی کر گئی ہے احمدیت ساری دنیا پر چھا گئی ہے احمدیت نے روحانی لحاظ سے ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے تو وہی لوگ کہیں گے احمدیت کی کامیابی اور اس کی فتح کوئی معجزہ نہیں۔ اگر احمدیت فتح یاب نہ ہوتی تو کیا ہوتا اس وقت یورپ اتنا مضمحل ہو چکا تھا۔ اس وقت انسانی دماغ اتنا پراگندہ ہو چکا تھا اس وقت سائنس اپنی حد بندیوں کو توڑ کر اس طرح کا ایک فلسفہ بن چکی تھی کہ اگر احمدیت نے فتح پالی تو یہ کوئی معجزہ نہیں۔ اس وقت کے حالات ہی اس فتح کو پیدا کر رہے تھے۔

پس یہ بیج جو ہم بو رہے ہیں ہم جانتے ہیں کہ یہ دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ ہمیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ بیج پھیل جائے گا۔ ہمیں یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ یہ بیج کبھی ضائع نہیں ہوگا۔ ہم خدا کی طرف جانتے ہیں اور اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ **یہ بیج ایسا ہے جس میں سے ایک دن ایسا تناور درخت پیدا ہونے والا ہے جس کے سایہ میں بیٹھنے کے لئے لوگ مجبور ہوں گے** اور اگر وہ نہیں بیٹھیں گے تو تپتی دھوپ میں وہ اپنے دماغوں کو جھلسائیں گے اور انہیں دنیا میں کہیں آرام کی جگہ نہیں ملے گی۔"

(تقریر برموقع افتتاح تعلیم الاسلام کالج قادیان 4 ؍جون 1944ء از الفضل 15 ؍فروری 1961ء)

......حفاظت الٰہی......

ہماری سپر ہمارا خدا ہے ہماری ناؤ کا ناخدا' خدا ہے

"ہم بحیثیت جماعت کسی کے مٹانے سے مٹ نہیں سکتے چاہے ہمیں مٹانے کے لئے بادشاہ آجائیں حکومتیں آجائیں یا ساری دنیا ہمارے مٹانے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ خدا تعالیٰ پیشتر اس کے کہ وہ اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہوں۔ ان کی قوتیں سلب کر لے گا۔ ان کے بازو جو ہم پر اٹھیں گے مفلوج ہو جائیں گے ان کے تیر اور توپیں خود اپنی فوج پر پڑیں گے۔ گورنمنٹ جب ہماری جماعت کی مخالفت کرتی تھی تو میں نے گورنمنٹ سے اس وقت بھی یہی کہا تھا کہ میرے پاس بے شک توپیں نہیں ہیں لیکن میرے قادر خدا کے پاس توپیں ہیں اور وہ ایسے اسباب پیدا کر دے گا کہ دنیا میں ہی تمہارے دشمن پیدا ہو جائیں اور تمہاری توپوں کا مقابلہ توپوں ہی سے کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ انگریز جو کسی دوسری حکومت کو پَرِ پشّہ سے بھی زیادہ نہ سمجھتا تھا کئی مورچوں پر سخت ہزیمت اٹھا کر بھاگا۔ **پس ہماری سپر ہمارا خدا ہے۔ ہماری پشت پناہ ہمارا خدا ہے۔ ہماری ناؤ کا ناخدا' خدا ہے۔** ہم طوفانوں کی موجوں سے کیوں ڈریں گے۔ وہ خدا جس نے اُحد کی جنگ میں جبکہ بظاہر مسلمانوں کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ مسلمانوں کی نصرت فرمائی۔ وہ خدا جس نے کشتی اسلام کو آج تک ہر خوفناک بھنور سے بچائے رکھا وہ اب بھی زندہ خدا ہے۔ وہ خود ہماری حفاظت کرے گا اور ہمیں مٹانے والے خود مٹ جائیں گے۔"

(مجلس عرفان 19/اپریل 1947ء از الفضل 21/جون 1947ء)

اس جماعت کی حفاظت کے لئے ایک ایسی ہستی کھڑی ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا

"ہماری کمزوری اور ناطاقتی سے ہم سے زیادہ واقف کوئی نہیں ہو سکتا۔ دشمن ہمیں کمزور دیکھ کر کہتا ہے۔ کچل کر رکھ دوں گا۔ مگر وہ جتنا کمزور ہمیں سمجھتا ہے ہم اس سے بھی بہت زیادہ کمزور ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ایک شخص نے کہا جسے غرور تھا کہ پنجاب میں ان کی رَو چلی ہوئی ہے کہ ہم احمدی جماعت کو کچل ڈالیں گے۔ اگر میرا نفس بھی موٹا ہوتا تو میں اسے یہ جواب دیتا کہ تم ہمیں کیا کچلو گے۔ ہم تمہیں کچل کر رکھ دیں گے۔ مگر میں اس کی بات سن کر مسکرا پڑا۔ میرے نفس نے کہا جس جماعت کی کمزوری اور ناتوانی کو دیکھتے ہوئے یہ کہہ رہا ہے کہ اسے کچل دیا جائے گا۔ ہم جانتے ہیں یہ جماعت اس سے بھی زیادہ کمزور ہے جس قدر اسے کمزور سمجھا جا رہا ہے۔ پھر میں اس پر بھی مسکرایا

کہ اسے معلوم نہیں کہ ہم کس کی گود میں بیٹھے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو پہلوان سمجھتا ہے اور ہماری جماعت کو بچہ کی طرح کمزور قرار دیتا ہے یہ اس بچہ پر ہاتھ اٹھاتا ہے اور اس کی بات پر فخر کا اظہار کرتا ہے کہ ہم اسے کچل کر اور مسل کر رکھ دیں گے...... بیشک ظاہری سامان ایسے ہی ہیں کہ کچل دیں مگر **اس جماعت کی حفاظت کے لئے ایک ایسی ہستی کھڑی ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اور وہ ایک لمحہ میں بڑے سے بڑے دشمن کو ملیا میٹ کر سکتا ہے**...... لیکن اگر خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے تو پھر ہمیں کسی بات کی فکر نہیں ہو سکتی اور کوئی اس سلسلہ کو مٹا نہیں سکتا۔ ہمیں دوسروں کی طاقت اور اپنی کمزوری کو دیکھ کر نہیں ڈرنا چاہئے۔ **خدا کے فرشتے ہماری مدد کر رہے ہیں۔ بیشک ہم کمزور ہیں اور ہمارے مخالف طاقتور۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فرشتے آئیں گے اور ہماری مدد کریں گے اور اس وقت تک کرتے چلے آ رہے ہیں۔"**

(رپورٹ مجلس مشاورت 1932ء صفحہ 13-10)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سلسلہ کی حفاظت کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا

"یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آخری جنگ ہے جو اسلام کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ افترا کی جتنی صورتیں انسانی ذہن میں آ سکتی ہیں فریب اور دغا کے جتنے طریق انسانی دماغ ایجاد کر سکتا ہے اور گمراہ کرنے اور ورغلانے کے لئے شیطان جتنی تدابیر اختیار کر سکتا ہے وہ سب احمدیت کے خلاف اختیار کی گئیں اور اختیار کی جا رہی ہیں مگر باوجود اس کے **اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس سلسلہ کی حفاظت کا وعدہ ہے** اور نہ ہمارے ضعف یا کمزوری سے اس کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی ترقی کے وعدے کئے تو یہ جانتے ہوئے کئے تھے کہ جماعت کتنی کمزور ہے اور اس علم کے ساتھ کئے تھے کہ ہمارے دشمن کتنے طاقتور ہیں وہ عالم الغیب خدا جانتا تھا کہ اس جماعت پر کتنے حملے ہونے والے ہیں اور کہ وہ ان کے دفاع کی کس قدر طاقت رکھتی ہے مگر اس نے باوجود یہ جاننے کے کہ جماعت میں کتنی طاقت ہے اور یہ کہ دشمن اسے نقصان پہنچانے کے لئے ہر وہ طریق اختیار کرے گا جو پہلے انبیاء کے سلسلوں کے مقابل پر اختیار کئے گئے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے جو پورا ہو کر رہے گا اور خدا کی نصرت تمام تاریکیوں کو پھاڑ کر اور اس کا نور ہزارہا بادلوں کو چیرتا ہوا ظاہر ہوگا۔ دشمن کی تخویف ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی اور اس کے تمام مکر وفریب ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو پورا ہو کر رہے گا یہ کلام اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل کیا۔ پھر ہزاروں احمدیوں اور غیر احمدیوں پر اس کی تصدیق کے لئے اس کا کلام نازل ہوا۔ ہم اگر دعا کرتے

ہیں تو اس لئے نہیں کہ ہمیں خدا کی نصرت پر شبہ ہے بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت جلد آئے تا اس میں ہمارا بھی ہاتھ ہو اور اللہ تعالیٰ اس میں شامل ہونے کا موقعہ ہمیں بھی عطا کر دے۔

ہماری یہ دعائیں اس خوف سے نہیں کہ دشمن ہمیں نقصان پہنچائے گا اور اس شبہ سے نہیں کہ سلسلے کی ترقی کس طرح ہوگی بلکہ اس یقین کے ساتھ ہیں کہ ترقی ضرور ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ 11/ جون 1937ء از الفضل 19/ جون 1937ء)

یہ تو اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے اور وہ خود اس کا محافظ و نگران ہے

"میں تو یقین رکھتا ہوں کہ یہ دشمن کیا اگر انگریز اور جرمن اور چین اور جاپان اور روس اور اٹلی وغیرہ تمام حکومتیں بھی مل جائیں تب بھی وہ ہمیں تباہ نہیں کر سکتیں اور اگر تباہ کر دیں تو یقیناً ہمارا سلسلہ جھوٹا ہے۔ بنی نوع انسان تمام کے تمام مل جائیں امراء، غرباء، علماء و ادباء، بڑے اور چھوٹے، عالم اور جاہل، مرد اور عورتیں اجتماعی حیثیت میں بھی ہمارے سلسلہ کو مٹا دیں۔ تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہوگا اور یہ بات یقینی ہوگی کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نعوذ باللہ جھوٹا اور ہم بھی اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں۔ مشرق اور مغرب کے لوگ، شمال اور جنوب کے باشندے بھی اگر مل جائیں تو وہ ایک تنکا کے برابر بھی ہمیں اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہیں کر سکتے۔ **یہ تو اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہے اور وہ خود اس کا محافظ اور نگران ہے۔** تمہارا کام ہے کہ تم محبت اور پیار سے لوگوں کو سمجھاؤ......

اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرو کہ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ اور یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو گے تو اس کی نصرت اور تائید ایسے رنگ میں ظاہر ہوگی کہ انسانی تدابیر اس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی۔ باقی حکومت ہر جگہ ساتھ نہیں دے سکتی وہ جنگلوں اور پہاڑوں میں ہمارے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ چین، جاپان، افغانستان، مصر اور شام وغیرہ میں اس حکومت کی تائید ہمارا کچھ نہیں بنا سکتی۔ پس ساری دنیا میں پھیلنے کا عزم رکھنے والی قوم کو کسی ایک جگہ کے آدمیوں کی دوستی پر انحصار نہیں کرنا چاہئے بلکہ ایسی ہستی سے دوستی پیدا کرنی چاہئے جو ہر جگہ موجود ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہے۔"

(خطبہ جمعہ 17/ مارچ 1933ء از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 72-71)

……امّت واحدہ کا قیام……

تمام قوموں کے ایک مرکز پر جمع ہونے کا کامل طور پر زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ ہی ہے

"**یہ صرف خانہ کعبہ ہی ہے جسے یہ خصوصیت حاصل ہے کہ تمام قوموں کو ایک مرکز پر جمع کرنے والا** ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے یہ دعویٰ فرمایا کہ آپؐ ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور پھر آپؐ نے یہ بھی دعویٰ فرمایا کہ **تمام متفرق قوموں اور جماعتوں کو میرے ذریعے دین واحد پر اکٹھا کر دیا جائے گا۔** دیکھو کس عجیب رنگ میں اور کس شان و شوکت سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ آخر مختلف اقوام عالم کے ایک جگہ جمع کر دینے کی خبر سوائے خدا کے اور کون دے سکتا تھا اور آئندہ جو کچھ مقدر ہے وہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہ دعویٰ فرمایا ہے کہ **خدا تعالیٰ میرے ذریعے سب قوموں کو اکٹھا کر دے گا اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ اشرار چوہڑوں اور چماروں کی طرح رہ جائیں گے**......

میرے نزدیک اس پیشگوئی کے کامل طور پر پورے ہونے کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہی ہے کیونکہ بنو اسحٰق اور بنو اسماعیل دونوں کی شاخیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں آکر مل گئی ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تیرہ سو سال کے بعد یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور یورپ، امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا، ہندوستان اور دیگر ممالک کے باشندے یعنی چینی، جاوی، سماٹری، ایرانی، عیسائی، ہندو، مغل، پٹھان، راجپوت غرضیکہ **ہر مذہب و ملت کے لوگ اسلام اور احمدیت کو قبول کر رہے ہیں اور یہ پیشگوئی سچی ثابت ہو رہی ہے کہ بیت اللہ کو ہم نے متفرق لوگوں کو ایک جگہ پر جمع کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔**"

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 166-165)

دنیا ایک ہو جائے گی اور سب بھائی بھائی کی طرح ہو جائیں گے

اخبار سٹار کے قائمقام ایڈیٹر کو 28/ اگست 1924ء کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا آئندہ امن اسی تعلیم کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ جو قرآن کریم بیان کرتا ہے۔ مگر ساتھ ہی میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس وقت قرآن کریم کی تعلیم کے متعلق نہ صرف اس کے نہ ماننے والوں میں غلط فہمیاں ہیں۔ بلکہ اس کے ماننے والوں میں بھی بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔ **مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سب**

غلط فہمیاں دُور ہو کر دنیا ایک ہو جائے گی۔ اور سب لوگ بھائی بھائی کی طرح ہو جائیں گے۔"

(الفضل 27 ستمبر 1924ء)

......نظامِ نَو......

وہ وقت ضرور آئے گا کہ دنیا کے تمام نظام تہ و بالا ہو جائیں گے اور ان کی جگہ احمدیت کا جھنڈا لہرائے گا

"آج مخالف کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) کے زمانہ میں حالات ہی ایسے تھے کہ آپ کا غالب آنا یقینی تھا مگر ہم کہتے ہیں کم بختو! آج تیرہ سو سال بعد تمہیں وہ حالات نظر آتے ہیں جن کی وجہ سے مسلمانوں کا غالب آنا لازمی تھا۔ مگر ان لوگوں کو وہ حالات کیوں نہ نظر آتے تھے جن کے ساتھ وہ حالات گزر رہے تھے اسی طرح آج جہاں مولوی یہ کہہ رہے ہیں کہ مذہباً عیسائیت ابھی غالب ہے وہاں سیاست دان یہ کہہ رہے ہیں کہ احمدیت نے دنیا کے تغیرات کے لئے کیا کیا ہے لیکن وقت آئے گا کہ جب لوگ کہیں گے کہ اس زمانہ کے حالات ہی ایسے تھے کہ احمدیت کا غالب آجانا لازمی تھا اس زمانہ میں سیاسی تغیرات ایسے ہو رہے ہے تمدنی حالات ایسے تھے کہ احمدیت جیت جاتی مذہبی خرابی اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ اس کا ردّ عمل احمدیت کی تائید میں ہونا ضروری تھا مگر وہ حالات آج کہاں ہیں اگر کوئی حالات ایسے ہیں تو دشمن کو چاہئے کہ اب ان کا اعلان کرے اب تو سب یہی کہتے ہیں کہ حالات ایسے نہیں ہیں کہ احمدیت جیت سکے۔ اس کے غلبہ کے کوئی آثار نظر نہیں آتے اور واقعہ بھی یہی ہے حالات بظاہر ایسے نہیں ہیں کہ احمدیت غالب آسکے۔ دن بدن مخالفت بڑھتی جاتی ہے ہماری مخالفت ادنیٰ طبقہ سے اٹھی اور آہستہ آہستہ بڑے بڑے لوگوں تک جا پہنچی۔ پہلے صرف مذہبی مخالفت تھی مگر اب اقتصادی اور سیاسی مخالفت بھی شروع ہو چکی ہے پہلے صرف رعایا تک محدود تھی مگر اب بادشاہ بھی مخالف ہو چکے ہیں اور مخالفت پہلے سے بہت زیادہ ہو چکی ہے ترقی کی طرف ہمارا قدم اتنا نہیں اٹھتا جتنی مخالفت میں ترقی ہو رہی ہے اور حالات ایسے ہیں کہ ہر شخص یہی سمجھ رہا ہے کہ اس جماعت کے بانی کا اور جماعت کا یہ عویٰ کہ احمدیت ترقی کر جائے گی ایک خام خیال ہے لیکن **وہ وقت ضرور آئے گا۔ کہ دنیا کے تمام نظام تہ و بالا ہو جائیں گے اور مٹ جائیں گے اور ان کی جگہ احمدیت کا جھنڈا لہرائے گا** اور اس وقت سب یہی کہیں گے کہ ایسا ہونا لازمی تھا حالات ہی

ایسے تھے کہ جن کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ نکل سکتا تھا۔"

(خطبہ جمعہ یکم جنوری 1943ء از الفضل 14؍فروری 1943ء)

زمین تمہارے لئے بدل جائے گی آسمان تمہارے لئے بدل جائے گا

"پس اپنے اندر عزم پیدا کرو اور سوچو کہ تمہیں بھیجا کیوں گیا ہے؟ ہمیں انہی چیزوں کو دیکھنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جن کو دیکھ کر تمہارے دلوں میں لالچ پیدا ہوتی ہے ہمیں انہیں چیزوں کو مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جن کو دیکھ کر تمہارے دلوں میں ان کے پیچھے چلنے کا شوق پیدا ہوتا ہے تم سمجھو یا نہ سمجھو یہ خدا کا کام ہے اور بہر حال ہو کر رہے گا اور اگر تم یہ کام نہیں کرو گے تو خدا اور لوگ کھڑے کر دے گا جو اس کام کو سرانجام دیں گے یہ نظام بدل جائے گا اور ضرور بدلا جائے گا امریکہ اور روس اور انگلستان کے مادی لیڈر اور اسی طرح کے اور صنادید جو اس وقت ساری دنیا پر چھائے ہوئے ہیں جو دنیا کے مستقبل پر مادی اسباب سے قبضہ جمانے کی فکر میں ہیں۔ یہ مٹائے جائیں گے یہ تباہ کئے جائیں گے یہ برباد کئے جائیں گے اور پھر دنیا اس پرانے طریق پر لائی جائے گی جو آج سے تیرہ سو سال پہلے جاری تھا۔ بلکہ خود ان لوگوں کی اولاد اسی طریق کو اختیار کرے گی اور اپنے آباء کے راستہ کو چھوڑ دے گی۔ کوئی تدبیر اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی یہ ناممکن نظر آنے والی چیز دنیا میں سب سے زیادہ ممکن چیز ہے۔ ایک رستم زماں کے لئے ایک چھوٹے سے کنکر کا اٹھا لینا ناممکن ہو سکتا ہے لیکن دنیا کے موجودہ نقشہ کا تبدیل نہ ہونا ناممکن ہے یہ نظام بدلے گا اور ضرور بدلے گا۔ سوال صرف یہ ہے کہ کس کے ہاتھ سے بدلے گا۔ ہمارے ہاتھ سے یا اور لوگوں کے ہاتھ سے۔ اگر ہمارے ہاتھ سے اس نظام نے بدلنا ہے تو ہمیں پہلے اپنے آپ کو بدلنا پڑے گا جس چیز کو بدلنے کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں اسے ہم اپنے لئے کس طرح اختیار کر سکتے ہیں۔ ایک درخت کے متعلق اگر ہم جانتے ہیں کہ وہاں بجلی گرنے والی ہے تو کیا یہ بدقسمتی نہیں ہوگی کہ ہم اس کے نیچے کھڑے ہو جائیں ایک مکان کو اگر آگ لگنے والی ہے تو کیا یہ بدقسمتی نہیں ہوگی کہ ہم اس مکان میں رہنے لگ جائیں ایک پہاڑ پر اگر زلزلہ آنے والا ہے تو کیا یہ بدقسمتی نہیں ہوگی کہ ہم اس پہاڑ پر چلے جائیں۔ اسی طرح وہ چیز جس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے تباہی مقدر ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بربادی مقدر ہے اس کی نقل کرنا اور اس کی پیروی اختیار کرنا یہ ضرور ہماری بدقسمتی ہو گی۔ یہ ہماری انتہا درجہ کی حماقت ہوگی اور ہماری یہ کوشش اپنی خودکشی کے برابر ہوگی۔ پس ایمان کے ارادہ کے

ساتھ یہاں رہو اور توکّل کی گرہ باندھ کر رہو اور ایک زندہ خدا پر یقین رکھتے ہوئے یہاں رہو۔ اگر خدا پر تمہارا یقین ہوگا اگر خدا پر تمہارا ایمان ہوگا تو تم دیکھو گے کہ زمین تمہارے لئے بدل جائے گی۔ آسمان تمہارے لئے بدل جائے گا۔ ہمارا خدا وہی ہے جو آدم علیہ السلام کے وقت میں تھا مگر خدا بوڑھا نہیں ہوتا محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے اس نے زمین و آسمان کو بدل دیا تھا حضرت عیسےٰ علیہ السلام، حضرت موسےٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے لئے اس نے زمین و آسمان کو بدل دیا تھا اسی طرح اور لاکھوں لوگ ہیں۔ جن کے لئے خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو بدلا۔ یہی زمین و آسمان بدلنے تمہارے لئے بھی مقدر ہیں۔ بشرطیکہ تم ان لوگوں کے نقش قدم پر چلو جن کے لئے خدا تعالیٰ نے پہلے زمین و آسمان کو بدلا تھا۔"

(خطبہ جمعہ 30؍ستمبر 1949ء از الفضل 6؍اکتوبر 1949ء)

خدا خود لوگوں کے دلوں کو بدلے گا اور انہیں کھینچتے ہوئے تمہاری طرف لے آئے گا

"جس دن خدا یہ دیکھ لے گا۔ کہ اسلام اور احمدیت کے پھیلانے کے لئے جماعت نے ہر قسم کی قربانیاں کر لی ہیں۔ اس نے اپنے مالوں کو بھی قربان کر دیا ہے اس نے اپنی جانوں کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنی عزتوں کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنے رشتہ داروں کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنے اوقات کو بھی قربان کر دیا ہے۔ اس نے اپنے وطنوں کو بھی قربان کر دیا ہے تو وہ اپنے فرشتوں سے کہے گا کہ جاؤ اور دنیا کے دلوں کو بدل دو اور لوگوں کو ان کے پاس کھینچ کر لے آؤ اور جب خدا کی مدد آجائے تو لوگ اس کے سلسلہ میں داخل ہونے سے رک نہیں سکتے۔ وہ آپ فرماتا ہے۔ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ. وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا. فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا. جب خدا دیکھتا ہے کہ اس جماعت نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے تو وہ خود لوگوں کے دلوں کو بدل دیتا ہے ورنہ صرف تبلیغ سے لوگوں کے دلوں کو بدلا نہیں جا سکتا۔ اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ سے ہی لوگ مسلمان ہوتے تو صرف عرب کے لئے ہی شائد کئی صدیاں درکار ہوتیں۔ آپ کی تبلیغ سے ایک چھوٹی سی جماعت تیار ہوئی اور باقی لوگوں کے دلوں کو فرشتوں نے خود بدل ڈالا۔ پس اس بات کو عجیب نہ سمجھو کہ تمہاری تبلیغ کے نتیجہ میں دنیا کس طرح احمدی ہو جائے گی...... جس دن تم نے یہ ثابت کر دیا کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی تکمیل میں تم کسی سے نہیں ڈرتے اس دن وہ آپ ہی آپ لوگوں کے دلوں کو بدل دے گا جیسے رسول کریم ﷺ نے اس زمانہ کے متعلق خبریں

دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ دن ایسے ہوں گے کہ رات کو لوگ کافر سوئیں گے اور صبح اٹھیں گے تو مسلمان ہوں گے۔ **پھر خدا خود لوگوں کے دلوں کو بدلے گا اور وہ انہیں کھینچتے ہوئے تمہاری طرف لے آئے گا۔** دوار ب دنیا کے دلوں کو بدلنا تمہارے اختیار میں نہیں۔ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ **خدا تعالیٰ صرف یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے دلوں کو بدل دو اور یہی تبلیغ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ تبلیغ یہ نتیجہ پیدا نہیں کرتی کہ دنیا مسلمان ہو جائے۔ تبلیغ یہ نتیجہ پیدا کرتی ہے کہ تم مسلمان ہو جاتے ہو۔** اگر تم تبلیغ نہیں کرتے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم ڈرتے ہو کہ لوگ ہمیں دکھ دیں گے۔ لیکن جب تمہارے اندر تبلیغ کا جوش پیدا ہو جاتا ہے اور وہ جوش ثابت کر دیتا ہے کہ تم لوگوں سے نہیں ڈرتے تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کہتا ہے مخالفت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ کفر کا زمانہ جاتا رہا جاؤ اور ہمارے مامور کی ڈیوڑھی پر سر رکھ دو کہ اس کے بغیر تمہاری نجات نہیں۔ اور جب خدا کہتا ہے تو دنیا آپ ہی آپ کھچی چلی آتی ہے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ہمیں یہی نظارہ نظر آتا ہے۔ عیسائیت کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہوا ایک دن عیسائیوں کے پادری روم کے گڑھوں اور اس کی غاروں میں پناہ لئے بیٹھے شام کے وقت ان کے قتل کے فتوے جاری تھے اور صبح کو تمام روم میں ڈھنڈورا پیٹا جا رہا تھا کہ بادشاہ نے آج رات کو خواب میں دیکھا ہے کہ عیسائیت سچا مذہب ہے۔ اس لئے روم کا بادشاہ عیسائی مذہب میں شامل ہو گیا ہے۔ آئندہ حکومت کا مذہب عیسائیت ہو گا۔ آج سے جو عیسائیوں کو دکھ دے گا۔ یا ان کو قتل کرے گا وہ پکڑا جائے گا اور اسے سزا دی جائے گی شام کو وہ اس غم سے سوتے ہیں کہ نہ معلوم صبح تک ہم میں سے کون زندہ رہے اور کون مارا جائے اور صبح کو اٹھتے ہیں تو وہ دنیا کے بادشاہ بنے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کا دشمن غاروں کی طرف بھاگ رہا ہوتا ہے یہی حال محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوا۔ اور **جو کچھ اب تک ہوتا رہا وہی تمہارے ساتھ ہو گا۔**"

(خطبہ جمعہ 13 / اکتوبر 1950ء از الفضل 17 / اکتوبر 1950ء)

فتح و کامیابی......

ہمارے لئے خدا نے کامیابی اور ترقی مقدر کر دی ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا

"اسی قسم کے کئی خطوط آ رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کے دل ہل چکے ہیں جس طرح اس وقت دشمن نے اسلام پر سخت حملہ کیا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے بھی اپنی طرف سے فوجیں نازل کر دی ہیں۔ کہ لوگوں کے دلوں کو ہلا دیں۔ اب صرف عقد ہمت کی ضرورت ہے۔ ایک دوست نے کہا ہے اگر ہم ہندوستان میں

شکست کھا گئے تو پھر کسی جگہ فتح پانا ناممکن ہوگا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ ناممکن ہے کہ ہم اس اسلام کو لے کر کھڑے ہوں جس کا پتہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا ہے اور پھر شکست کھا جائیں یہ تو ممکن ہے کہ سورج چڑھے یا نہ چڑھے۔ یہ بھی ممکن ہے ہمارا وجود ہو یا نہ ہو۔ مگر یہ واقعی ناممکن ہے کہ ہم دشمنوں سے شکست کھا جائیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے مخالفین کے لئے ذلّت اور نکبت مقدر کر دی ہے جسے کوئی ان سے ٹال نہیں سکتا۔ **اور ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے کامیابی اور ترقی مقدر کر دی ہے اسے بھی کوئی ٹال نہیں سکتا۔** ہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے قلوب بدل لیں۔ سستی کو چستی سے بدل دیں۔ دین کے لئے قربانی کرنے کے لئے حدیں نہ لگائیں کہ اس قدر قربانی کریں گے اس سے آگے نہیں۔ جب ہم اس نیّت اور اس ارادہ کو لے کھڑے ہوں گے تو دشمن ہر جگہ ہمارے مقابلہ سے پسپا ہونا شروع ہو جائے گا۔ "

(رپورٹ مجلس مشاورت 1927ء صفحہ 184-185)

یہ سلسلہ مشکلات سے نکلے گا اور خدا فتح و نصرت دے گا

"جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کے لئے نکلتے تو ایک آدھ آدمی آپ کے ساتھ ہوتا تھا اور وہ بھی آپ کا ملازم۔ مگر آج خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں بلکہ آپ کے غلام کی یہ حالت ہے کہ ہجوم میں سے چور کی طرح بھاگ کر نکلتا ہے تا کہ ہجوم میں گھر نہ جائے۔ پس وہ خدا جو ایک سے بڑھا کر اتنے آدمی کر سکتا ہے اور جو لاکھوں روپیہ چندہ بھیج سکتا ہے وہ آئندہ بھی اس سلسلہ کو بڑھائے گا۔ اس وجہ سے میں ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ یہ سلسلہ ترقی نہیں کرے گا اور دنیا کی کوئی روک اس کے رستہ میں حائل ہو جائے گی۔ پس میں سوائے ان لوگوں کے جن کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے کہتا ہوں کہ **خدا کے فضل سے یہ سلسلہ ان مشکلات سے نکلے گا اور انہی کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ فتح و نصرت دے گا جو آج کمزور سمجھے جاتے ہیں** اور جو واقعہ میں کمزور ہیں بھی۔ دیکھو بہادر جرنیل وہی سمجھا جاتا ہے جو معمولی سپاہیوں کو لیتا اور ان کے ذریعہ عظیم الشان کام کر کے دکھاتا ہے۔ میں اپنے لئے نہیں کہتا کیونکہ یہ سلسلہ خدا کا سلسلہ ہے اس لئے جس کے سپرد بھی خدا تعالیٰ اس سلسلہ کا انتظام کرے اور اسے ایسی قوت اور طاقت بخشے گا کہ آج جو کمزور نظر آتے ہیں انہی کے ہاتھوں فتح حاصل ہوگی۔ انہیں اپنے نفسوں پر بدظنّی ہو تو ہو مگر مجھے حسن ظنی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن آئے گا کہ جب میری حسن ظنّی پوری ہو کر رہے گی۔ "

(منہاج الطالبین از انوار العلوم جلد 9 صفحہ 169)

خدا تعالیٰ نے ہمیں چنا ہے ہم ضرور کامیاب ہوں گے

"یہ مثالیں ہمارے سامنے ہیں پھر تعجب ہے کہ جماعت کے لوگوں کو کیوں یہ خیال نہیں آتا کہ چونکہ **خدا تعالیٰ نے ہمیں چنا ہے اس لئے ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔** ہم میں سے کتنے ہیں جو مایوس ہیں کتنے ہیں جن کو خیال ہے کہ ہمارے اندر کچھ قابلیت نہیں مگر اس سے زیادہ بے ادبی اور گستاخی کیا ہوسکتی ہے کہ خدا کہتا ہے تم دنیا کو فتح کرو گے لیکن تم کہتے ہو نہیں ہم نہیں کر سکتے۔ غور تو کرو کب خدا نے کسی قوم کو اس لئے چنا کہ وہ دنیا کو فتح کرے گی اور اس نے نئی زمین اور نیا آسمان نہ پیدا کر دیا۔ کیا اب خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) بوڑھا ہو گیا ہے کہ اس کی قوت انتخاب کمزور ہو گئی ہے۔ اس نے حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت کرشنؑ حضرت رام چندرؑ، حضرت بدھؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ قوموں کو چنا اور وہ کامیاب ہوئیں پھر کیا اب خدا کی عقل کمزور ہو گئی ہے کہ اس نے ہم کو چنا اور ہم ناکام رہ جائیں گے۔ انتہائی درجہ کی بے ایمانی اور بے وقوفی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چنتا ہے اس کے متعلق فرماتا ہے۔ **وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ** کہ ہم جس قوم کو چنتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 12/دسمبر 1930ء از خطبات محمود جلد 12 صفحہ 536)

اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہی کامیاب ہوگا

"**کامیاب ہمیشہ الٰہی سلسلہ ہوتا ہے اور اب بھی اللہ تعالیٰ کا سلسلہ ہی کامیاب ہوگا۔** ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ منافقوں کی رکاوٹوں کی وجہ سے وہ فتح جو احمدیت کو بیس سال میں ہونی ہے وہ بجائے بیس کے تیس سالوں میں ہو۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ فتح نہ آئے لیکن کیا تم یہ پسند کرو گے کہ خدا تعالیٰ کا نور دس سال اور پیچھے جا پڑے۔"

(خطبہ جمعہ 5/اگست 1936ء از الفضل 12/اگست 1936ء)

یہ یقینی اور قطعی امر ہے کہ ہم نے دنیا پر غالب آنا ہے یہ زمین و آسمان کے خدا کا وعدہ ہے کہ جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا

"دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ تمہیں اس بات پر کامل یقین اور ایمان رکھنا چاہئے کہ خواہ دنیا تمہاری کس قدر مخالفت کرے اور تمہاری کامیابی کے راستہ میں کس قدر روڑے

اٹکائے تم نے بہر حال جیتنا ہے اگر تم میں سے کسی شخص کے دل میں یہ وسوسہ ہے کہ اس نے نہیں جیتنا۔ تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ بھی اسے احمدی نہیں سمجھتا۔ محمد رسول اللہ ﷺ بھی اسے احمدی نہیں سمجھتے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسے احمدی نہیں سمجھتے اور میں بھی اسے احمدی نہیں سمجھتا جس شخص کے دل میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ وسوسہ پیدا ہو جائے کہ ہم دنیا کے مقابلہ میں ہار جائیں گے دنیا جیت جائے گی اور ہم اپنے مقصد میں ناکام رہیں گے وہ ہرگز احمدی نہیں اور اس نے قطعاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور اس کی بعثت کی غرض کو نہیں سمجھا جس شخص کے آنے کی امت محمدیہؐ کے تمام اولیاء خبر دیتے چلے آئے ہیں جس شخص کے آنے کی گزشتہ انبیاء تک نے خبریں دی ہیں اور جس شخص کے آنے کو محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنا آنا قرار دیا ہے اگر اس نے بھی دنیا کے مقابلہ میں ہار جانا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہار گئے اور محمد رسول اللہ ﷺ یقیناً ہار نہیں سکتے اور جب محمد رسول اللہ ﷺ ہار نہیں سکتے تو آپ کا مثیل کیسے ہار سکتا ہے پس ہم نے یقیناً جیتنا ہے......

یہ یقینی اور قطعی امر ہے کہ ہم نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ ہم نے کس ذریعہ سے اور کن طریقوں سے جیتنا ہے اور پھر یہ بھی کہ اسلام کی اس فتح اور غلبہ میں ہمارا اور ہمارے عزیزوں کا کس قدر حصہ ہوگا۔ میں تمہارے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا کہ تم اپنے دلوں میں کیا خیالات رکھتے ہو **لیکن میں اپنے متعلق** کہہ سکتا ہوں کہ میرے دل میں **یقیناً یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اسلام اور احمدیت کو جو فتح حاصل ہونے والی ہے اس میں میرا اور میری اولاد اور میرے پیاروں کا بھی حصہ ہو......**

میں نے بارہا کہا ہے گو میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں تقریر کرنے کے بعد یہاں سے زندہ اٹھوں گا یا نہیں مگر جو کچھ میں کہتا ہوں (اور میں وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا) وہ یہ ہے کہ میرے آخری سانس تک **خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔** اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو۔ شور مچائے گالیاں دے یا برا بھلا کہے اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا **یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے۔**

کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا جس طرح خدا کی بادشاہت کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا اس طرح خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے وعدہ کو بھی کوئی شخص بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ **یہ زمین و آسمان کے خدا کا وعدہ ہے کہ بہر حال میری زندگی میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا میں نہیں جانتا کہ میرے بعد کیا ہوگا مگر بہر حال یہ**

خدائی فیصلہ ہے میری زندگی میں کوئی انسانی طاقت اس سلسلہ کی ترقی کو روک نہیں سکتی۔ خدا نے اس جماعت اور سلسلہ کی ترقی کو میری ذات سے وابستہ کر دیا ہے اور اس نے اپنے نام اور اپنی طاقت اور اپنے جلال کے اظہار کے لئے مجھے چن لیا ہے۔ باوجود اس بات کے کہ میں ایک نہایت کمزور اور جاہل انسان ہوں خدا نے اپنے نام کی اشاعت اور اپنے جلال کے اظہار کو میرے نام کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے جس طرح لکڑی کے تختہ پر کوئی بادشاہ یا شہزادہ سوار ہو جائے تو جب لکڑی کا تختہ پانی میں تیرے گا لازماً بادشاہ بھی اس کے ساتھ ہی ادھر ادھر ہوگا اس وقت کوئی شخص حقارت کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ اٹھنی کا تختہ ہے اور میں اسے توڑ پھوڑ دوں کیونکہ اس تختہ پر بادشاہ سوار ہوتا ہے اور اس لکڑی کو چھیڑنے کے معنی تخت شاہی کو چھیڑنے کے ہوتے ہیں۔ **اسی طرح وہ شخص جو مجھ کو چھیڑے گا وہ مجھ کو نہیں بلکہ عرش الٰہی کو چھیڑے گا کیونکہ خدا نے اپنے جلال کا اظہار میرے نام سے وابستہ کر دیا ہے۔**"

(تقریر جلسہ سالانہ 28/دسمبر 1945ء از الفضل 22/جنوری 1960ء جلسہ سالانہ نمبر)

میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کی ترقی کے دن قریب سے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں

"جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا جائے تو بلا دریغ اور بلا چون و چرا اِس روپے کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دو۔ **میں دیکھتا ہوں کہ جماعت کی ترقی کے دن قریب سے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں** اور جماعت کی ترقی ہمارے لئے قربانیوں کے مطالبہ کو زیادہ سخت کرتی جا رہی ہے جماعت کو جو عظمت اور جو عزت حاصل ہوئی ہے یا جو عزت اور عظمت حاصل ہوگی وہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہے ہماری کوششوں اور قربانیوں سے نہیں ہوئی۔ باوجود اس کے کہ ہم لوگ قربانیوں میں کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن ہماری جماعت کی عظمت بڑھتی جاتی ہے اور اب کئی ملک ایسے ہیں جو سیاسی طور پر ہماری جماعت سے خطرہ محسوس کرنے لگے ہیں اور اپنے ملکوں میں احمدیوں کو داخلے کی اجازت نہیں دیتے۔"

(خطبہ جمعہ 9/اگست 1946ء از الفضل 23/اگست 1946ء)

ہم حزب اللہ ہیں اور ہم جیتیں گے

"حقیقت یہی ہے کہ ان لوگوں کو اپنی کثرت اور طاقت پر گھمنڈ ہے۔ جیسے بھیڑیئے نے بکری کے بچے کو کہا تھا کہ آگے سے جواب دیتا ہے۔ وہی سلوک ہمارے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

گزشتہ شورش کے دنوں میں میں نے کہا تھا کہ خدا ہمیں فتح دے گا۔ اس پر حکومت نے سکیورٹی ایکٹ کے ماتحت مجھے کہا کہ تمہاری زبان بندی کی جاتی ہے کیونکہ تم نے اشتعال دلایا ہے۔ حالانکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کوئی مصلح ایسا نہیں ہوا جس نے اصلاح کا دعویٰ کیا ہو اور پھر یہ کہا ہو کہ میں ہاروں گا۔ ہر ایک نے یہی کہا ہے۔ کہ میں جیتوں گا قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْن اب کیا قرآن کریم نے اپنے ان الفاظ میں غیر مسلموں کو اشتعال دلایا ہے۔ پھر ہمارا کیا قصور ہے۔ ہمارا یہی قصور ہے۔ کہ ہم نے خدا کی بات کہی۔ کہ ہم حزب اللہ ہیں اور سچے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہم غالب آئیں گے۔

دنیا میں ہر شخص اپنے آپ کو ایماندار اور صالح قرار دیتا ہے۔ خواہ وہ جھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن ان لوگوں نے خود ہٹلر والا قانون اختیار کر رکھا ہے۔ بلکہ میں تو کہوں گا۔ کہ کسی ظالم سے ظالم حکومت نے بھی کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ کہو ہم ہاریں گے۔ اور ہم جھوٹے ہیں۔ جب قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ حزب اللہ غالب ہو گا۔ تو پھر ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم ہاریں گے۔ یہ بات قطعی طور پر ناممکن ہے۔ کیونکہ ایسا ہم اس وقت کہہ سکتے ہیں۔ جب کہ ہم اپنے جھوٹا ہونے کا اقرار کریں۔ سو ہمارا قصور اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ کہ قرآن کریم کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ **ہم غالب آئیں گے**۔ لوگوں نے سختیاں دوسروں پر کی ہیں لیکن کسی کو یہ کہنے کے لئے مجبور نہیں کیا کہ تم کہو کہ ہم جھوٹے ہیں۔ سو اگر خدا تعالیٰ نے اپنی جماعت کو کہا ہو۔ کہ تم جیتو گے۔ تو اس میں ہماری کیا غلطی ہے۔ کہ ہم سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ گو کھلے لفظوں میں نہیں۔ لیکن مطلب یہی ہوتا ہے کہ تم یہ نہ کہو۔ کہ ہم جیتیں گے۔ بلکہ یہ کہو۔ کہ ہم ہارنے والے ہیں۔ مگر ہم نے تو قرآن کی بات ماننی ہے لوگوں کی نہیں۔ قرآن کریم کے مطابق ہم یہی کہتے ہیں۔ **کہ ہم حزب اللہ ہیں۔ اور ہم جیتیں گے**۔ اور اگر یہ لوگ ہم سے کہیں۔ کہ نعوذ باللہ خدا اور رسول جھوٹے ہیں۔ تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ جھوٹے ہیں۔ ہم تو وہی کہیں گے جو قرآن کہتا ہے اور پھر یہ بھی غلط ہے کہ اس سے اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ خواہ کسی کو اچھا لگے یا برا لگے۔ جو اس کو برا مناتا ہے۔ تو قرآن کریم کی آیت کو بدل دے مگر جب تک قرآن کریم کی آیت موجود ہے۔ ہم یہی کہتے رہیں گے۔ کوئی ان مخالفوں سے تو پوچھے۔ کیا وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم ہاریں گے۔ پس ہمارے حزب اللہ کے کہنے میں ہمارا کیا قصور ہے۔ اس سے ان کے دل جلتے ہیں۔ تو جلتے رہیں۔ **خدا کے حکم ٹلا نہیں کرتے حزب اللہ بہر حال جیتیں گے** اگر اس سے اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ اعلان کر دیں۔ کہ وہ ہاریں گے۔ وہ دنیا میں نہیں پھیلیں گے۔ اور اگر وہ یہ کہہ بھی دیں۔ تو وہ دیانت دار نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حزب اللہ جیتا کرتا ہے اور وہ اپنے آپ کو حزب اللہ

سمجھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ موجودہ حالات میں وہ حکّام جوان کی پیٹھ پر ہیں۔ وہ بھی بددیانت ہیں۔ وہ جن کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ وہ بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ جیتیں گے۔ خدا کے حکم کو چھپانے والا مردود ہوتا ہے۔ پس ہم جیتیں گے۔ خواہ ہمارا ایسا کہنا کسی کو برا لگے۔ اگر وہ دیانت دار ہیں۔ تو کہہ دیں کہ وہ ہاریں گے۔ اور اگر وہ ایسا کہہ دیں۔ تو بے شک ہم ان کو دیانت دار سمجھ لیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 14/اگست 1953ء از المصلح کراچی 13/اکتوبر 1953ء)

(نوٹ: 53 کے حالات کی وجہ سے الفضل بند تھا)

دنیا میں احمدیت کی ترقی ہوگی

24/جون 1944ء

" گرمی کی شدت کی وجہ سے رات کو میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے گھر والوں سے کہا مجھے دو چار گھونٹ پانی کے دو۔ وہ پانی لانے کے لئے اُٹھیں تو یکدم مجھ پر غنودگی کی حالت طاری ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام نازل ہوا۔ اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِبَکَّۃَ

قرآن کریم میں تو اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِاِبۡرٰھِیۡمَ (آل عمران: 7) کے الفاظ آتے ہیں مگر مجھ پر یہ الہام کسی قدر فرق کے ساتھ ان الفاظ میں نازل ہوا کہ اِنَّ اَوۡلَی النَّاسِ بِبَکَّۃَ یہ الہام بھی جاری ہی تھا کہ یک دم حالت بدل گئی اور میں نے دیکھا۔ میں جاگتے ہوئے اس کے ساتھ ہی کہہ رہا ہوں لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اس لحاظ سے کہ الہام ابھی جاری ہی تھا کہ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کے الفاظ جاگتے ہوئے میں نے کہے۔ ان الفاظ کو بھی کلام الٰہی کا حصہ ہی سمجھنا چاہئے...... **بہر حال اس الہام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ صرف جماعت احمدیہ کی کامیابی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے بلکہ یہ الٰہی کلام بشارت کا ایک عظیم الشان پیغام اپنے اندر رکھتا اور دنیا میں احمدیت کی ترقی کی خبر دیتا ہے۔"**

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 230)

ہماری جماعت تھوڑی ہو یا کمزور۔ ضرور اسلام کو دنیا میں پھیلائے گی

"پس یہ تو مجھے پورا یقین اور وثوق ہے اور اگر ساری دنیا بھی اس کے خلاف کہے تو میں نہیں مان سکتا کہ ہماری جماعت تھوڑی ہو یا بہت کمزور ہو یا طاقتور۔ ضرور اسلام کو دنیا میں پھیلائے گی۔ ہماری کمزوریاں اور کوتاہیاں ترقی اسلام میں روک نہیں بن سکیں گی۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1929ء صفحہ 4)

دنیا میں اب اسلام کی ترقی مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہوگی

"میں نے ایک دوست کو عربی کی تکمیل تعلیم کے لئے مصر بھیجا تھا۔ وہاں ایک مسلمان قریب تھا کہ عیسائی ہو جائے۔ وہ ان کو ملا انہوں نے اس کو وفات مسیح کا مسئلہ سمجھایا۔ پھر وہ پادری کے پاس گیا اور گفتگو کی۔ وہ پادری بے اختیار بول اٹھا اَنْتَ مِنَ الْقَادِیَانِ اور گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ دیکھو یا تو وہ وقت تھا کہ یورپ امریکہ سے لوگ ہمارے ملک میں عیسائی بنانے کے لئے آتے تھے یا اب ہمارے مبلّغ ان ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کا نقشہ ہی بدل دیا کہ یا تو مسلمانوں کو پادریوں کے آگے چھپنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ یا اب پادریوں کے لئے چھپنے کی جگہ نہیں یہاں تلوار نہیں طاقت نہیں، محض خدا کی تائید ہے جو اپنا کام کر رہی ہے۔ اب یورپ میں اس قسم کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو لکھتے ہیں کہ ہم نہیں سوتے جب تک کہ حضرت مرزا صاحبؑ پر درود نہ بھیج لیں اور سینکڑوں انسان عیسائیت سے نکل کر آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھنے لگ گئے ہیں۔

حضرت مرزا صاحبؑ نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ **اب اسلام کی ترقی آپ کے ذریعہ دنیا میں ہوگی اور باقی مذاہب آہستہ آہستہ مٹا کر اسلام ہی قائم کیا جائے گا۔ اب ہم اس کے آثار دیکھ رہے ہیں۔**"

(موازنہ مذاہب از انوار العلوم جلد 6 صفحہ 28)

یہ کمزور اور قلیل التعداد احمدی جماعت ساری دنیا میں پھیلے ہوئے کفر کو زیر کر لے گی

ہم پھر ایک دفعہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کے دین کی خدمت اور اس کے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ کے حضور میں اپنی عقیدت کے پھول پیش کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں آج وہ حسین ترین چہرہ جس سے سورج اور چاند روشن ہیں۔ دنیا کی نگاہوں میں تاریک نظر آ رہا ہے کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان سب کی نگاہیں آج اس چہرہ سے ہٹ کر دوسری چیزوں پر پڑ رہی ہیں وہ محبت اور وہ اخلاص اور وہ تعلق جو کسی زمانہ میں مسلمانوں کو رسول کریم ﷺ سے تھا آج اس میں بے انتہا کمی آ چکی ہے ایک وقت جس کے معمولی اشارے پر لوگ بڑھ بڑھ کر اپنی جانیں قربان کرنے میں فخر سمجھتے تھے آج اس کی آواز اور اس کی پکار کو سننے کے لئے بھی کان تیار نہیں ہیں آسمان سے اور عرش سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پکارتا ہے اور جنت سے محمد ﷺ کی روح آوازیں دے رہی ہے مگر مسلمان ہیں کہ اپنے کانوں میں روئی ڈالے ہوئے ہیں نہ ان پر عرش کی پکار کا اثر ہوتا ہے

اور نہ جنت کی آوازیں سنتے ہیں یا سن سکتے ہی نہیں بلکہ لہو ولعب اور دنیا کے کاروبار سے انہیں فرصت ہی نہیں۔ کفر روز بروز اسلام کو کھائے جا رہا ہے۔ اسلامی روحانیت کچلی گئی ہے۔ شیطان پھر آزاد ہو گیا ہے اور اس نے پھر اسلام پر حملہ شروع کر دیا ہے مسلم ہر جگہ اور ہر میدان میں اور ہر ملک میں اور ہر علاقہ میں شکست کھا رہا ہے۔ اسلام کا جھنڈا سرنگوں ہو رہا اور کفر کا جھنڈا اُونچے مقام پر لہرا رہا ہے مگر پھر بھی مسلمانوں کے دلوں میں کوئی جوش کوئی حرارت اور کوئی غیرت پیدا نہیں ہوتی۔ اسلام دن بدن کمزور ہو رہا ہے اور روز بروز گرتا جا رہا ہے ایسی حالت میں صرف اور صرف ایک ہی جماعت ہے۔ جس نے اسلام کی امداد اور حفاظت کا بیڑہ اٹھایا ہے اور وہ جماعت احمدیہ ہے آج سے پچاس سال پہلے اسلام کی خدمت اور حفاظت کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا اور آج کے دن تک کوئی گھڑی، کوئی لمحہ اور کوئی ساعت ایسی نہیں گزری کہ جس میں آپ یا آپ کی جماعت کی طرف سے اسلام کی خدمت نہ ہوئی ہو۔ مگر جس حالت میں اس وقت آپ کی جماعت ہے **اس کی تعداد اور طاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ کمزور اور قلیل التعداد جماعت زبردست اور ساری دنیا میں پھیلے ہوئے کفر کو زیر کرلے گی اور اس پر غالب آ جائے گی لیکن خدا تعالیٰ کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں اور کوئی طاقت ان کو روک نہیں سکتی۔** ہمیں وہ نظارے بھی یاد ہیں جب دو چار آدمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے اور آج ہم یہ نظارہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں۔ دنیا کی ہر قوم میں۔ ہر نسل میں اور ہر زبان بولنے والوں میں احمدی موجود ہیں اور ان میں ہمت اور اخلاص اور فداکاری کے جذبات اعلیٰ درجہ کے پائے جاتے ہیں اور وہ قربانی کے انتہائی مقام پر پہنچے ہوئے ہیں آج خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان کو روک رہا ہے ورنہ وہ آگے بڑھ کر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پروانے موجود ہیں شمع ہی انہیں قربان ہو جانے سے روک رہی ہے اور وہ جل جانے کی خواہش اور تمنا میں جل رہے ہیں۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 26 دسمبر 1944ء از الفضل 30 دسمبر 1944ء)

......نصرت الٰہی اور تائیدات سماویہ......

اللہ تعالیٰ مخالف حالات میں ہماری تائید و نصرت فرما کر واضح کر دے گا کہ وہ ہماری جماعت کے ساتھ ہے

"یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے سر پر تبھی معلوم ہوتا ہے۔ جب جماعت مخالف حالات

میں ترقی کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے **اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا** میں جماعت کو صاف فرما دیا ہے کہ یہی خدائی فیصلہ ہے کہ ہم نے تمہیں اکٹھا کر دینا ہے اور تمہاری یہ علیحدگی عارضی اور وقتی ہے۔ انسان کی عادت ہے کہ جب وہ کسی امر کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو اور ادھر سے راہنمائی نہ ملے تو وہ بے تاب ہو جاتا ہے۔ یہی حالت میری تھی اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح الفاظ میں راہنمائی نہ تھی اور اس کی وجہ سے میری طبیعت میں بے انتہا کرب تھا چنانچہ میں کبھی قرآن کریم پر غور کرتا اور کبھی تاریخ انبیاء پر غور کرتا یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اللہ تعالیٰ کے معاملات انبیاء اور ان کی جماعتوں کے ساتھ کیسے تھے اور جو کچھ غور کرنے سے مجھے معلوم ہوا۔ وہ یہی تھا اور میں اس کو چھپانا نہیں چاہتا کہ خدائی سنت تو یہی ہے کہ وہ اپنی جماعتوں کو مخالف حالات میں ترقیات بخشتا ہے اور میرا اپنا ذہن بار بار اسی طرف جاتا تھا۔ **کہ ہماری جماعت کا مخالف حالات میں سے گزرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت ظاہر نہیں ہوسکتی** ...... اصل وعدے تو اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہیں اور وہ یہی ہیں کہ جماعت احمدیہ کی ترقی قطعی اور یقینی ہے۔ حالات خواہ موافق ہوں یا مخالف...... ہم تم تو شطرنج پر ایک مہرے کی حیثیت بھی نہیں رکھتے سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبی اور نہ ختم ہونے والی تاریخ کا مالک ہے اور اسلام قیامت تک کی تاریخ اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اگر اس دنیا کے دو پرت فرض کر لئے جائیں تو یوں سمجھنا چاہئے کہ ایک پرت قبل از اسلام اور احمدیت کا ہے اور ایک پرت اسلام اور احمدیت کا ہے۔ گویا ورقِ عالم کا ایک صفحہ قبل از اسلام اور احمدیت کا ہے اور دوسرا صفحہ اسلام اور احمدیت کا ہے اور اس صفحہ پر ہماری حیثیت زیر اور زبر بلکہ نقطہ کی بھی نہیں کیونکہ کروڑوں کروڑ احمدیوں کے مقابلہ میں ہم چند لاکھ کی کیا حیثیت ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ آئندہ کیا نتائج نکلنے والے ہیں اور ہم میں سے کون زندہ رہ کر دیکھے گا اور کون مر جائے گا لیکن **فتح بہرحال احمدیت کی ہوگی** پس خدا تعالیٰ کے اس فعل کو اپنے لئے مضر نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ خدا تعالیٰ کا کوئی فعل ہمارے لئے مضر نہیں ہوسکتا۔ بلکہ وہ ہماری ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا **اور اللہ تعالیٰ مخالف حالات میں ہماری تائید اور نصرت فرما کر یہ بات واضح کردے گا کہ وہ ہماری جماعت کے ساتھ ہے۔**"

(مجلس عرفان 17/اگست 1947ء از الفضل 5/فروری 1948ء)

اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو خود الہام کرے گا کہ وہ میری آواز پر لبیّک کہیں

"جو کام اس نے میرے سپرد کیا ہے وہ اس کے پورا کرنے کے لئے خود ہی سامان پیدا کر دے گا اور مجھے

یقین ہے کہ اگر زمین میری مدد نہ کرے گی تو آسمان میرا ہاتھ بٹائے گا اور اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو خود الہام کر دے گا کہ وہ میری آواز پر لبیک کہیں۔

اس وقت دشمن کہہ رہا ہے کہ اب احمدیت گئی لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آگے سے بھی زیادہ اسے ترقی دے اور اسلام کے شیدا خوش ہو جائیں کہ اب خزاں کے بعد بہار آنے والی ہے اور مسیح موعودؑ کے وعدوں کے پورے ہونے کے دن آ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے مامور اور اس کے اوّل خلیفہ کی دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور ضرور اسلام کی مصیبت کو دور کر دے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کام کو پورا کرنے کے لئے میرے دل میں ڈالا ہے کہ میں اب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے خاص جدوجہد کروں۔"

(شکریہ اور اعلان ضروری از انوار العلوم جلد 2 صفحہ 73)

خدا خود آسمان سے اترے گا اور اس مکان کی تعمیر کر کے چھوڑے گا

"میرے ساتھ اب وہی چلیں گے جو یہ مستقل ارادہ رکھتے ہوں گے کہ ہم نے اب سانس نہیں لینا۔ اب ہم خدا کے قدموں میں ہی مریں گے اور جان دیں گے جب تک عشق کی وہ گولی نہ کھائی جائے جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچا دے۔ اس وقت تک کوئی زندگی نہیں جو میرے ساتھ نہیں آتا۔ اس پر کوئی افسوس نہیں۔ اگر تم سب کے سب بھی مجھے چھوڑ دو۔ تب بھی خدا غیب سے سامان پیدا کر دے گا۔ **لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ جو بات خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہی اور جس کا نقشہ اس نے مجھے سمجھا دیا ہے وہ نہ ہو۔ وہ ضرور ہو کر رہے گی خواہ دوست دشمن سب مجھے چھوڑ جائیں۔ خدا خود آسمان سے اترے گا اور اس مکان کی تعمیر کر کے چھوڑے گا۔**"

(خطبہ جمعہ یکم نومبر 1935ء از الفضل 7ر نومبر 1935ء)

اِنِّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً خدا تعالیٰ کی مدد اچانک آئے گی

"رسول کریم ﷺ جب مکہ پہنچے مکہ والے یہ نہیں جانتے تھے کہ آپ ان پر حملہ آور ہوں گے۔ ابوسفیان ابھی خود آپ سے مدینہ میں مل کر آ رہا تھا جب لوگوں نے آپ کا لشکر دیکھا تو انہوں نے خیال کیا کہ یہ لشکر محمد رسول اللہ ﷺ کا ہوگا۔ ابوسفیان نے کہا تم پاگل تو نہیں ہو گئے میں ابھی خود دیکھ کر آیا ہوں وہاں کوئی لشکر تیار نہیں ہوا تھا اگلے ہی چار پانچ منٹ میں مسلمان اس کے پاس پہنچ گئے اور انہوں نے ابوسفیان کو گرفتار کر لیا اور دوسرے دن مکہ فتح ہو گیا غرض خدا تعالیٰ کی نصرت اچانک آتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تو خدا تعالیٰ بار بار

فرماتا ہے اِنّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً خدا تعالیٰ کی مدد اچانک آئے گی۔ تم آج قیاس نہیں کر سکتے کہ وہ مدد کب آئے گی تم کل قیاس نہیں کر سکتے کہ وہ مدد کب آئے گی۔ تم شام یہ خیال نہیں کر سکتے کہ وہ مدد کب آئے گی تم تہجد کے لئے اٹھو گے تو تم خیال کر رہے ہو گے کہ ابھی منزل باقی ہے صبح کی نماز پڑھ رہے ہو گے تو مصائب پر مصائب تمہیں نظر آ رہے ہوں گے مگر جونہی سورج نظر آیا۔ خدا تعالیٰ کی نصرت تمہارے پاس پہنچ جائے گی اور تمہارے دشمن کے لئے ہر طرف مصائب ہی مصائب ہوں گے۔ ایک ربوہ کیا ایک قادیان کیا قادیان کا ہمیں بیشک احترام ہے مگر خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کی خاطر ہمیں دس ہزار قادیان بھی قربان کرنا پڑے تو ہم قربان کر دیں گے۔ اس کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔"

(خطبہ جمعہ 22/ اکتوبر 1948ء از الفضل 30/ جنوری 1949ء)

یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ساری دنیا میں پھیل جائے گا

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ عبدالحق غزنوی کو امرتسر کے بازار میں چلتا ہوا دیکھو تو تمہیں معلوم ہو کہ اس کی کیا حیثیت ہے۔ اور پھر قادیان میں آ کر دیکھو کہ یہاں کس قدر رجوع خلائق ہے۔ اور کتنا ارادت مندوں کا لشکر یہاں ڈیرہ جمائے بیٹھا ہے۔ تو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جب آپ کے ساتھ صرف چند آدمی تھے غزنوی خاندان جماعت احمدیہ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔ تو اب جب کہ جماعت اس وقت سے ہزاروں گنا زیادہ ہے یہ لوگ اسے کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلہ کے ساتھ خدا ہے اور وہ ہمیشہ ہماری جماعت کی تائید کرتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ 1953ء میں جب فسادات ہوئے۔ اور جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے حملہ کیا گیا تو میں نے اس وقت اعلان کیا کہ اے دوستو گھبراؤ نہیں۔ بے شک فتنہ بڑا ہے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ خدا آ رہا ہے۔ نہیں۔ وہ دوڑا چلا آ رہا ہے۔ چنانچہ معاً بعد لاہور میں مارشل لاء نافذ ہو گیا اور امن قائم ہو گیا۔ پس ہمارا کام شروع سے خدا تعالیٰ کے سپرد ہے۔ اور وہی آئندہ بھی اپنی مدد کو جاری رکھے گا۔ اور دشمنوں کے حملوں کو ناکام کرے گا وہ خدائے قادر ہے۔ اور جب وہ اپنی قدرت نمائی پر آتا ہے۔ تو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کی قدرت نمائی کو روک نہیں سکتی .... وہ یہی چاہتا ہے کہ میری عظمت اور میری توحید اور میری تفرید دنیا میں قائم ہو اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے سوائے جماعت احمدیہ کے دنیا میں اور کوئی جماعت کام نہیں کر رہی لوگوں کے پاس مال بھی ہے

ان کے پاس طاقت بھی ہے ان کے پاس ذرائع اور اسباب بھی ہیں۔ ان کے پاس حکومت بھی ہے۔ لیکن کوئی نہیں جو خدا کے نام کو بلند کر رہا ہو اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے کوشش کر رہا ہو۔ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جس کے افراد غریب ہوتے ہوئے کنگال ہوتے ہوئے کمزور اور ناطاقت ہوتے ہوئے جو کچھ بچتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے دے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے بچوں کے بچے ہوئے ٹکڑے بھی وہ خدا تعالیٰ کی جھولی میں ڈال دیتے ہیں۔ اگر کمزور اور ناطاقت وار غریب اور کنگال ہوتے ہوئے وہ خدا کے لئے ایسی قربانی کرتے ہیں تو کیا خدا ہی نعوذ باللہ ایسا بے غیرت ہے جو انہیں ذلّت میں چھوڑ کر اپنے عرش پر جا بیٹھے گا۔ کیا کسی انسان کی عقل میں یہ بات آ سکتی ہے کہ خدا بے غیرت ہو۔ جس طرح یہ بات کسی انسانی عقل میں نہیں آ سکتی کہ خدا بے غیرت ہو اسی طرح یہ بھی کسی انسانی عقل میں نہیں آ سکتا کہ دین کی ایسی خدمت کرنے والے لوگوں کو چھوڑ کر وہ آسمان پر چلا جائے گا اور وہ اس وقت تک آسمان پر نہیں جائے گا جب تک وہ ان کو تخت پر نہ بٹھا دے اور ان کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں اشاعت اسلام نہ ہو جائے اور ان کے دشمنوں کو ان کے دروازوں پر نہ لے آئے جب وہ وقت آئے گا۔ کہ احمدیت دنیا میں چاروں طرف پھیل جائے گی اور احمدیوں میں اتنا زور پیدا ہو جائے گا کہ وہ اپنے بل اور طاقت پر اسلام کو پھیلا سکیں۔ اس وقت ممکن ہے کہ خدا کہے کہ چند روز تم بھی کھیل کھیل لو۔ لیکن جب تک وہ وقت نہیں آتا اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ رہے گا اور وہ تمہیں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں چھوڑے گا............ **پس یقین رکھو کہ جب تک تم ان باتوں پر قائم رہو گے اور دین کے لئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ گے کوئی شخص تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گا اور اگر کوئی شخص تم پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھے گا۔ تو خدا کے فرشتے تمہارے دائیں بھی ہوں گے اور بائیں بھی ہوں گے اور آگے بھی ہوں گے اور پیچھے بھی ہوں گے** جو کچھ مدینہ کے انصار نے بدر کے موقعہ پر کہا تھا وہی خدا کے فرشتے تم سے کہیں گے۔ جس طرح انہوں نے کہا تھا کہ یارسول اللہؐ! ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ اسی طرح جبریل اور اس کے ساتھی تم سے کہیں گے کہ اے خدا کے دین کی خدمت کرنے والو ہم تمہارے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن تم تک پہنچ نہیں سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے اور یہ ظاہر ہے کہ فرشتے کبھی مر نہیں سکتے اس لئے دشمن بھی کبھی تم تک نہیں پہنچ سکتا صحابہ مر سکتے تھے اور وہ دشمن کے حملہ سے غافل بھی ہو سکتے تھے۔ چنانچہ احد کی جنگ میں دشمن ان کو نقصان پہنچاتے ہوئے آگے نکل آیا مگر تمہارے لئے وہ زمانہ نہیں آ سکتا۔ **تم ہمیشہ خدا تعالیٰ کی گود میں رہو گے۔ اور**

اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہاری حفاظت کرتے رہیں گے اور اسلام کی اشاعت ہمیشہ تمہارے ہاتھوں سے ہوتی رہے گی اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا اور ترقی کرتا چلا جائے گا اور تمہاری طاقت اور عزت اور شہرت میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور وہ لوگ جو آج تم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور تمہیں حقیر اور ذلیل قرار دیتے ہیں۔ وہ اس وقت جب کہ تم دنیا میں غالب ہو گے تم سے کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنی عزت اور شہرت میں سے کچھ حصہ دو۔ اس وقت تمہیں ذلیل سمجھنے والا تمہاری گداگری کرے گا۔ اور تم پر ظلم کرنے والا تمہارے رحم کا طالب ہوگا اور تمہیں حقارت کی نگاہ سے دیکھنے والا تمہاری عزت کا اقرار کرے گا۔ اور اپنے گزشتہ فعل پر شرمندہ اور نادم ہوگا۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔

ع قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

پس خدا تعالیٰ پر ایمان رکھو اور یقین رکھو کہ تم دنیا پر غالب آنے والے ہو۔ بے شک تم اس وقت کمزور اور ناطاقت سمجھے جاتے ہو مگر وہ دن زیادہ دور نہیں کہ خدا کی رحمت نئی نئی شکلوں میں ظاہر ہوگی اور تمہیں اس کی قدرت کے وہ نمونے دکھائے گی جو تمہارے وہم اور گمان میں بھی نہیں ہیں۔"

(تقریر بر موقع یوم مصلح موعود 20/ فروری 1957ء بمقام کراچی از الفضل 8/ مارچ 1957ء)

آسمان پر ہماری تائید و نصرت کے سامان ہو رہے ہیں

2/ جولائی 1935ء

"ابھی تین دن کی بات ہے میں صبح کی نماز پڑھ کر لیٹا تو مجھے ایک الہام ہوا جس کے یہ الفاظ تھے "مبارک ہے وہ خدا جس نے مجھے کوثر دکھایا اور اس طرح جنت کے بعض اور مقام بھی" میں اس وقت دل میں کہتا ہوں کہ مبارک کا لفظ انسانوں کے متعلق آتا ہے مگر اس وقت دل میں آیا کہ اس جگہ مبارک تبارک کی جگہ پر استعمال ہوا ہے اس الہام کے وقت یوں معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے میری روح کو لے جا کر کوثر اور بعض دوسرے اعلیٰ مقامات جنت دکھائے ہیں اور واپسی پر اس لطف و اکرام پر حیران ہو کر میں اُوپر کے الفاظ کہتا ہوں۔ غرض رؤیا میں خدا تعالیٰ نے مجھے کوثر کے مقام پر پہنچایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ **آسمان پر ہماری نصرت و تائید کے سامان ہو رہے ہیں۔** کوثر تو مرنے کے بعد ملتا ہے اور اگر دوسرے کوائف ساتھ نہ ہوتے تو میں اس کی تعبیر یہ کرتا کہ یہ میرے نیک انجام کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن رؤیا کے باقی حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل کی امید دلاتے ہیں اور

جماعت کی ترقیات کی اس میں خبر دی گئی ہے۔ اس رؤیا میں کوثر کا نظارہ اس لئے بھی دکھایا گیا ہے کہ دشمن کہتا ہے ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں چونکہ کوثر دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے اور کوثر کی نعمتیں رسول کریم ﷺ کے ہاتھوں ہی مل سکتی ہیں اس لئے کوثر کے انعام ملنے کا نظارہ دکھا کر بتایا گیا ہے کہ نادان دشمن لاکھ جھک مارے کوثر کا دیکھنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اس کے زندگی بخش جام کا پینا تو ہم نے تیرے لئے مقدر کر دیا ہے کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو ہی سچا متبع ہے پھر وہ چیز جو بعد میں مجھ کو دی گئی وہ درحقیقت جماعت کا امام ہونے کے لحاظ سے تم کو بھی دی گئی ہے۔"

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 119-118)

فرشتوں کی تائید ونصرت

"11 اور 12 ستمبر 45ء کی درمیانی رات یکدم میرے دل پر یہ الفاظ نازل ہوئے۔

ملک بھی رشک ہیں کرتے

یہ الفاظ اتنے زور سے نازل ہوئے کہ اسی زور سے میری آنکھ کھل گئی اور آنکھ کھلنے کے بعد اسی مصرعہ کی تکمیل بھی ساتھ ہی ہوگئی یعنی یہ الفاظ بیداری کی حالت میں دل میں گزرے کہ "وہ خوش نصیب ہوں میں" یہ ایک میرے ہی شعر کا پہلا مصرعہ ہے جو یہ ہے۔

؎ ملک بھی رشک ہیں کرتے وہ خوش نصیب ہوں میں
وہ آپ مجھ سے ہے کہتا نہ ڈر قریب ہوں میں

اس میں درحقیقت اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح شعر میں میں نے بحیثیت انسان ہونے کے اس مضمون کو باندھا ہے کہ انسان ایسا خوش نصیب ہے کہ ملک اس پر رشک کرتے ہیں لیکن حقیقی طور پر بعض ایسے انسان ہی اس کے مستحق ہوتے ہیں جو خلافت کے مقام پر مقرر کئے جاتے ہیں کیونکہ خلافت آدم کا ہی مقام ہے جب کہ فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ اب آدم کی اتباع میں تم کام کرو گویا ملائکہ کی نصرت اور تائید کو اسی کے لئے لگا دیا گیا ہے۔

اس الہام میں اس طرف اشارہ ہے اور گویا وعدہ ہے کہ **فرشتوں کو میری تائید اور نصرت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کر دیا گیا ہے** اور لازمی بات ہے کہ ایسے انسان پر ملائکہ بھی رشک کریں گے

کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ہر فعل کی قیمت سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا کسی کو کام کے لئے مقرر کرنا ایک بہت بڑا فضل ہوتا ہے۔"

(رؤیا وکشوف سیدنا محمود صفحہ 280-279)

من انصاری الی اللہ

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ صبح کے قریب میں نے دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اس کا ایک حصہ گرا رہے ہیں اور اس محل کے پاس ایک میدان ہے اور اس میں ہزاروں آدمی پتھیروں کا کام کر رہے ہیں اور بڑی سرعت سے اینٹیں پاتھتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیسا مکان اور یہ کون لوگ ہیں اور اس مکان کو کیوں گرا رہے ہیں؟ تو ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے اور اس کا ایک حصہ اس لئے گرا رہے ہیں کہ تا پرانی اینٹیں خارج کی جائیں (اللہ رحم کرے) اور بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں اور یہ لوگ اینٹیں اس لئے پاتھتے ہیں تا اس مکان کو بڑھایا جاوے اور وسیع کیا جائے۔ یہ ایک عجیب بات تھی کہ سب پتھیروں کا منہ مشرق کی طرف تھا اس وقت دل میں خیال گزرا کہ یہ پتھیرے فرشتے ہیں اور معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے **بلکہ فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کام کر رہے ہیں۔"**

(من انصاری الی اللہ از انوار العلوم جلد 1 صفحہ 333)

……رحمانی اور شیطانی طاقتوں میں آخری جنگ……

زمین بدل سکتی ہے آسمان بدل سکتا ہے۔ سمندر خشک ہو سکتے ہیں پہاڑ اڑ سکتے ہیں مگر جو بات نہیں ٹل سکتی وہ یہ ہے کہ ہم ہی کامیاب ہوں گے

"اپنی جماعت کو یعنی ان مخلصین کو جو صرف منہ سے احمدی نہیں کہلاتے بلکہ واقعی سلسلہ سے اُنس رکھتے ہیں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انہیں فتنوں سے ڈرنا نہیں چاہئے کئی لوگ سچے مومن ہوتے ہیں لیکن جب بھی کوئی فتنہ اٹھتا ہے وہ گھبرا جاتے ہیں اور کہتے ہیں اب کیا ہوگا اور ہر فتنہ کے موقع پر جب بھی گھبرا کر انہوں نے یہ کہا کہ اب کیا ہوگا میں نے انہیں کہا کہ **یہی ہوگا کہ تم جیتتے اور فتح کے جھنڈے اڑاتے ہوئے نکلو گے زمین بدل سکتی ہے آسمان**

بدل سکتا ہے۔ سمندر خشک ہو سکتے ہیں پہاڑ اڑ سکتے ہیں مگر جو بات نہیں ٹل سکتی اور کبھی نہیں ٹل سکتی وہ یہ ہے کہ ہم ہی کامیاب ہوں گے اور ہمارا دشمن ہمیشہ ذلیل اور رسوا ہو گا بظاہر حالات حملے کتنے ہی سخت ہوں۔ بظاہر حالات شیطانی طاقتیں کتنی ہی زبردست کیوں نہ ہوں یہ خدا کی تقدیر ہے جو پوری ہو رہے گی۔

ع قضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

یہ خدائی تقدیر ہے جو ہر حالت میں ظاہر ہو گی اور کوئی انسانی تدبیر اسے غلط قرار نہیں دے سکتی۔ ہو سکتا ہے کہ تم یا میں یا کوئی اور اس لڑائی میں رخصت ہو جائیں یا رخصت کر دیئے جائیں مگر جس تعلیم پر ہم قائم ہیں اور جن باتوں کو ہم دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں انہیں کسی قسم کی زک پہنچ جائے یا ان میں ضعف اور کمزوری پیدا ہو جائے۔ یہ ناممکن اور بالکل ناممکن ہے...... نوحؑ کا ذکر تو ہم کیا کریں وہ ایک بہت بڑا اور خدا کا برگزیدہ رسول تھا۔ ابراہیمؑ کا ذکر ہم کیا کریں کہ وہ خدا کا بہت پیارا اور اس کا برگزیدہ رسول تھا۔ موسیٰؑ کا ذکر ہم کیا کریں کہ وہ خدا کا ایک اولوالعزم نبی اور اس کا برگزیدہ بندہ تھا۔ عیسیٰؑ کا ذکر ہم کیا کریں کہ وہ خدا کا ایک بہت بڑا رسول تھا اور رسول اللہ ﷺ تو تمام نبیوں کے سردار تھے ان کی باتوں کا کیا کہنا ہے۔ خود ہمارے اندر خدا تعالیٰ نے ایسے نشانات قائم کر دیئے ہیں۔ جن کو دیکھتے ہوئے ایک لمحہ کے لئے بھی ہم خدا تعالیٰ کی باتوں کا انکار نہیں کر سکتے۔ میں ابھی سترہ سال کا تھا جو کھیلنے کودنے کی عمر ہوتی ہے کہ اس سترہ سال کی عمر میں خدا تعالیٰ نے الہاماً میری زبان پر یہ کلمات جاری کئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھوں سے ایک کاپی پر لکھ لئے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ کہ وہ لوگ جو تیرے متبع ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں قیامت تک ان لوگوں پر فوقیت اور غلبہ دے گا جو تیرے منکر ہوں گے اس سترہ سال کی عمر میں کس کو معلوم تھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات تک زندہ رہوں گا۔ پھر کون کہہ سکتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد سلسلہ کے متعلق کیا انتظام ہو گا......

اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ اس نے مجھے جماعت کا خلیفہ بنا دیا اور اس دن اس الہام کی صداقت کی بنیاد پڑی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اور وہ لوگ جو تیرے متبع ہوں گے ان لوگوں پر قیامت تک غالب رہیں گے جو تیرے منکر ہوں گے...... اگر خدا کا کلام ہمارے خلاف پڑتا ہو۔ تو اس میں کیا شبہ ہے کہ ہماری شکست یقینی ہے لیکن اگر خدا کا کلام ہمارے ساتھ ہو۔ تو چونکہ خدا کے کلام کے لئے فتح اور غلبہ مقدر ہے اس لئے ہمارے لئے بھی فتح اور غلبہ مقدر ہے پھر اس صورت میں دشمن سے

ڈرنے کے کوئی معنے ہی نہیں۔ ایک بچہ اگر کسی پہلوان پر حملہ کرے تو وہ پہلوان اس کے حملہ سے نہیں ڈرتا بلکہ سمجھتا ہے یہ میری ایک ٹھوکر کی مار ہے۔ اسی طرح جس کے ساتھ قرآن ہو جس کے ساتھ اگلی اور پچھلی وحیاں ہوں اس کے ڈرنے اور خائف ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ایمانوں کو دیکھیں اگر وہ سمجھتے ہیں کہ **انہوں نے خدا اور اس کے رسول کو سمجھ کر مانا ہے تو پھر انہیں فکر کی کوئی ضرورت نہیں ان کا خدا ان کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ خدا ہو کون ہے جو اس پر ہاتھ ڈال سکے۔** دنیا ٹل سکتی ہے لیکن خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹلتیں۔

پس خدا تعالیٰ کی باتوں پر یقین رکھو اور اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ہمارا کوئی مقابلہ بھی نفسانیت کی وجہ سے نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارا مقابلہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے جو مقابلہ ہو اس میں اگر ہماری شکست میں اللہ تعالیٰ کے دین کی فتح ہو تو ہمیں اپنی شکست تسلیم کر لینے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ اگر ہماری شکست میں اللہ تعالیٰ کے کلام کی فتح ہو تو ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ ہمیں شکست ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو فتح۔ لیکن اگر ہماری فتح میں اس کی فتح ہے تو پھر دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی **ہماری فتح کو شکست میں تبدیل نہیں کر سکتی۔ میں تمہارے ایمانوں کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن جو ایمان خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے اور جو خبریں خدا تعالیٰ نے مجھے دیں اور اپنے وقت پر پوری ہوئیں ان کو دیکھتے ہوئے میں ایک لحہ کے لئے بھی اس امر میں شک نہیں کر سکتا کہ کسی میدان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے شکست نہیں ہو سکتی۔** میں نے خدا تعالیٰ کی باتوں کا اتنا تجربہ کیا ہے کہ میں اس یقین پر پورے طور پر قائم ہوں اور یہ یقین مجھے آج حاصل نہیں ہوا کہ لوگ کہیں چونکہ تمہارے ساتھ بہت لوگ ہیں اس لئے ان کو دیکھ کر یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے میں نے اس وقت بھی اپنے دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ جب میرے ساتھ بہت تھوڑے لوگ تھے اور اس وقت بھی اپنے دشمنوں کا مقابلہ کیا جب میں اکیلا تھا اور کوئی میرے ساتھ نہ تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ مجھے ستاتے دکھ دیتے مجھ پر الزامات اور بہتانات لگاتے اور کہتے کہ یہ خلافت کا مؤید اس لئے نہیں کہ سمجھتا ہے خلافت کوئی ضروری چیز ہے بلکہ خلافت کا اس لئے مؤید ہے کہ خود خلیفہ بننا چاہتا ہے میں ان تمام باتوں کو سنتا اور برداشت کرتا تھا اور خدا شاہد ہے بسا اوقات میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا بھی کی کہ خدایا اگر میرا وجود سلسلہ کے لئے کسی لحاظ سے مضر ہے اور میں کوئی ایسا کام کر رہا ہوں جس سے سلسلہ کو نقصان پہنچنے والا ہے تو میرا وجود درمیان سے ہٹا دے۔ مگر باوجود میری ان دعاؤں کے **میرے خدا نے مجھے ہر میدان میں فتح دی۔** پس یہ مت خیال کرو کہ کسی قسم کا حملہ چاہے وہ کتنا ہی شدید کیوں نہ

ہو۔ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے اگر تم سچے مومن ہو تو کوئی حملہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا اور دشمن خواہ کسی راہ سے آئے وہ دیکھے گا کہ خدا کے فرشتے ہماری راہ میں کھڑے ہیں اور ان کی تلواروں کا مقابلہ کرنے کی وہ اپنے اندر تاب نہیں رکھتا۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں مطمئن ہوں اور ہر شخص جو تم میں سے ایمان رکھتا ہے وہ دیکھے گا بلکہ ابھی تم میں سے اکثر لوگ زندہ ہوں گے کہ تم ان تمام فتنوں کو خس وخاشاک کی طرح اڑتے دیکھو گے اور اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے جمال کی مدد سے سلسلہ احمدیہ ایک مضبوط چٹان پر قائم ہو جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ 25/جون 1937ء از الفضل 9/جولائی 1937ء)

اسلام کفر سے آخری ٹکر لے گا اور دوسرے مذاہب کو پاش پاش کر دیا جائے گا

"اچھی طرح یاد رکھو کہ اسلام پر ایسا دور آنے والا ہے جب اسلام کفر سے آخری ٹکر لے گا اور یہ زمانہ ان سامانوں کے جمع کرنے کا ہے۔ جن سے عیسائیت اور دوسرے مذاہب کو پاش پاش کر دیا جائے۔ اگر یہ سامان جمع نہ ہوئے تو لڑائی کا یہ پہلو نمایاں طور پر کمزور ہو جائے گا۔ گو اللہ تعالیٰ معجزانہ فتح دے دے تو اور بات ہے۔ پس اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ جس جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی جتنی جتنی سمجھ دی ہے اس کے مطابق اسلامی علوم کو محفوظ کر دیا جائے ورنہ جو جو لغویات اسلام کی طرف سے منسوب کی گئی ہے ان سے بہت زیادہ گمراہی پھیلنے کا اندیشہ ہے اور آنے والی نسلیں اس صداقت سے محروم رہ جائیں گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظاہر کی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 5/نومبر 1943ء از الفضل 14/نومبر 1943ء)

مسیح موعود اللہ تعالیٰ کا آخری نشان ہے۔ شیطان اس کے ہاتھ سے مارا گیا تو پھر کبھی سر نہیں اُٹھائے گا

"خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق انسان کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھتا ہے۔ مسیح موسوی کو گزرے ہوئے 1900 سال ہو چکے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ طاقت بخشی کہ آج تک کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دہریہ یورپ بھی مجبور ہے کہ ان کا نام عزت سے لے ورنہ وہ ڈرتا ہے کہ اس کی طاقت ٹوٹ جائے گی اور باوجود دہریت کے غلبہ کے وہ

مجبور ہے کہ مسیح کا نام ادب سے لے۔ پس میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کریں اور مسیح محمدیؐ سے مضبوط رشتہ قائم کریں اور نیکی کو اپنا شعار بنائیں تب قیامت تک اللہ تعالیٰ ان کو غلبہ بخشے گا اور قیامت تک کوئی طاقت ان کو ہلاک نہیں کر سکے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔

ع جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم رکھو خدا تعالیٰ تمہیں دین اور دنیا پر غلبہ بخشے گا اور کوئی طاغوتی طاقت تمہیں شکست نہیں دے سکے گی اور دلوں میں اتحاد پیدا کرو اور ساری دنیا کے احمدیوں اور مسلمانوں کو ایک نقطہ پر جمع رکھو۔ اسلام کے اتحاد سے ہی خدا تعالیٰ کی شان ظاہر ہوگی اور اسلام کے اتحاد سے ہی خدا کی حکومت دنیا میں قائم ہوگی۔ خدا کرے حضرت مسیح موعودؑ کی نسل ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خدا کی حکومت کو دنیا میں قائم رکھے اور طاغوتی حکومتوں کو ہمیشہ کے لئے کچل ڈالے آمین۔ اللّٰھم آمین۔

مسیح موعود اللہ تعالیٰ کا آخری نشان ہے کہ اگر شیطان اس کے ہاتھ سے مارا گیا تو پھر شیطان کبھی سر نہیں اُٹھائے گا کیونکہ شیطان کا سر کچلے جانے پر اور کوئی چیز نہیں جو دنیا میں شیطان کو قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُمّت محمدؐیہ میں یہ برکت حضرت مسیح موعودؑ کو بخشی ہے کہ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی قائم ہو۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ احمدی جماعت ہمیشہ شیطان کا سر کچلنے کے لئے مستعد رہے اور دنیا کے چاروں کونوں تک اسلام کو پھیلائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو ان کے کام میں برکت ڈالے اور ان کی نیتوں کو صاف رکھے اور وہ کسی پر ظلم کرنے والے نہ بنیں۔ بلکہ ہمیشہ عدل اور رحم اور انصاف کو قائم رکھیں اور ان کا یہ طریق عیسائیوں کے طریق کی طرح زبانی نہ ہو بلکہ حقیقی ہو۔ وہ عیسائیوں کی طرح آپس میں اس طرح نہ لڑیں جیسے دو جانور لڑتے ہیں بلکہ دنیا میں اسلامی اتحاد کو اور آسمان پر خدا کی توحید کو قائم رکھیں۔ آدم اوّل کے بعد دنیا نے بڑے گناہ کئے خدا کرے آدمِ ثانی یعنی مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ایسی دنیا قائم ہو جو قیامت تک خدا تعالیٰ کے نام کو روشن رکھے۔"

(احباب کے نام پیغام 19؍مئی 1959ء از الفضل 21؍مئی 1959ء)

……مخالفین کی ناکامی اور ان کا انجام……

دنیا کی کوئی طاقت تم کو مار نہ سکے گی تم جس پر گرو گے وہ چکنا چُور ہو جائے گا اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چُور ہو جائے گا

"معاندین قادیان میں ہر قسم کی شرارتیں کرتے ہیں اور ایذائیں پہنچاتے ہیں۔ اس سے مجھے یہ ڈر نہیں۔ وہ ہمیں مٹا دیں گے۔ بلکہ یہی ڈر رہتا ہے کہ ان کی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے کوئی نوجوان لڑ نہ پڑے۔ مجھے یہ ڈر نہیں کہ وہ ہمیں مارتے ہیں۔ بلکہ یہ ڈر ہے کہ ہمارا کوئی آدمی ان کے اشتعال دلانے پر ان کو نہ مار بیٹھے۔ اگر مجھے یہ اطمینان حاصل ہو جائے کہ ہماری جماعت کا کوئی آدمی کسی حالت میں بھی قانون شکنی نہیں کرے گا۔ تو ہم مخالفین کی تمام شرارتوں کے باوجود بے فکر ہو کر کام میں لگ جائیں۔ پس مجھ پر یہ بوجھ نہیں کہ احرار ہمارے آدمیوں کو مارتے ہیں۔ بلکہ یہ بوجھ ہے کہ جب وہ مارنے لگیں تو ہمارا کوئی آدمی بھی نہ مار بیٹھے۔ میں وثوق سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ضرور کامیاب کرے گا۔ اور دشمن ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ مجھے یہ خطرہ نہیں کہ دشمن کیا کرے گا بلکہ یہ ڈر ہے کہ اپنے آدمیوں میں سے کوئی غلطی نہ کر بیٹھے جیسے احد کی جنگ میں بعض صحابہؓ نے غلطی کی تھی۔ اگر دوست اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں مٹا دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو کوئی انہیں مٹا نہیں سکتا اور وہ خدا تعالیٰ تک پہنچ جائیں گے۔ پس اس طرح یہ طوفان ہمیں اونچا کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اگر سب دوست اس بات کو سمجھ لیں۔ کہ ہمارا نقطہ نگاہ کیا ہے تو وہ وقت دور نہیں جب ہمیں عظیم الشان کامیابی حاصل ہوگی……

یاد رکھو۔ خدا تعالیٰ کے لئے مرنے والے کو کوئی مار نہیں سکتا۔ اس بات کو پلے باندھ لو اور جب تم یہ ارادہ کر لو گے کہ خدا تعالیٰ کے لئے مرنا ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت تم کو مار نہ سکے گی۔ ہاں تم پر وہ موت آئے گی جو نبیوں کو سچے دل سے ماننے والوں پر آتی ہے۔ مگر ناکامی کی موت نہیں آ سکتی۔ کیونکہ تم جس پر گرو گے۔ وہ چکنا چُور ہو جائے گا۔ اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چُور ہو جائے گا۔ یہ مقام تم یقینی طور پر حاصل کر لو گے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1935ء صفحہ 98-95)

وہ دن جلد آنے والے ہیں کہ ہماری ترقی کو دیکھ کر مخالف لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی

"خدا تعالیٰ جماعت میں دن بدن ایسی برکتیں ڈال رہا ہے کہ ہمارے ہاتھ جو کچھ انتظام کرتے ہیں اور ہمارے دل جو کچھ سوچتے ہیں اس سے بہت بڑھ کر خدا کی مخلوق آ جاتی ہے۔ ہم ہر سال یہ سمجھتے ہیں کہ بس اس قدر مکانات اور دیگر اسباب کافی ہوں گے۔ خدا تعالیٰ ان کو ناکافی ثابت کر دیتا ہے۔ اس دفعہ ہمارے منتظمین نے جلسہ کے لئے جو تیاری کی تھی وہ بہ نسبت پہلے کے بہت زیادہ تھی لیکن خدا تعالیٰ نے آنے والوں میں ایسی برکت ڈالی ہے کہ وہ ناکافی نکلی ہے اور دن بدن خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم زیادہ سے زیادہ نازل ہو رہے ہیں۔ ہماری ہر سال کی یہ ترقی ظاہر کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے خاص الخاص فضل ہم پر ہو رہے ہیں **اور وہ دن جلد آنے والے ہیں کہ ہماری ترقی کو دیکھ کر مخالف لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی اور نشانات دیکھ کر محو حیرت ہو جائیں گے۔ اور وہ لوگ دیکھیں گے جو یہ سمجھتے تھے کہ یہ سلسلہ مٹ جائے گا کہ خود مٹ گئے ہیں اور اسی دنیا میں ان پر موت وارد ہو گئی ہے۔ لیکن یہ سلسلہ ترقی پر ترقی کر رہا ہے۔**"

(انوار خلافت از انوار العلوم جلد 3 صفحہ 79-78)

ساری دنیا میں احمدیت ہی نظر آئے گی

"ہم ان سے کہتے ہیں۔ تم کیا اگر دنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو بلا کر بھی اپنے ساتھ لے کر آؤ پھر بھی تم جیت جاؤ تو ہم جھوٹے۔ اگر ان لوگوں نے ایسا کیا تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس چیز سے ٹکراتے ہیں۔ اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو چکنا چور ہو جائیں گے اور اگر ہم نے ان پر حملہ کیا تو بھی وہ چکنا چُور ہو جائیں گے۔ یہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ ہے اور یہ اس کی مشیت اور ارادہ ہے کہ اسے کامیاب کرے اس کے خلاف کوئی انسانی طاقت کچھ نہیں کر سکتی۔ بیشک ہم کمزور ہیں، ضعیف ہیں، اس کا ہمیں اقرار ہے مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ پر ہمیں یقین ہے اور اس کے متعلق ہم کوئی ضُعف نہیں دکھا سکتے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کو کچل دیں گے مگر یہ ضرور یقینی اور حتمی طور پر کہتے ہیں کہ خدا ان کو کچل دے گا۔ خواہ وہ کتنی بڑی فوجوں کے ساتھ ہمارے خلاف کھڑے ہو جائیں۔ لڑائی کا نام اسلامی اصطلاح میں آگ رکھا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔

"آگ سے ہمیں مت ڈرا، آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"

پس ہم پر غالب آنے کا خیال ان کا محض وہم وگمان ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک کو قتل کر دیں، پھر قتل کر کے جلا دیں اور پھر راکھ کو اڑا دیں تو بھی دنیا میں **احمدیت قائم رہے گی۔ ہر قوم، ہر ملک اور ہر برّ اعظم میں پھیلے گی اور ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت نظر آئے گی۔** یہ خدا کا لگایا ہوا پودا ہے اس کے خلاف جو زبان دراز ہوگی وہ زبان کاٹی جائے گی۔ جو ہاتھ اٹھے گا وہ ہاتھ گرایا جائے گا۔ جو آواز بلند ہوگی وہ آواز بند کی جائے گی۔ جو قدم اٹھے گا وہ قدم کاٹا جائے گا۔ اگر انگریز، جرمن، امریکن، فرانسیسی سب مل جائیں تو بھی جس طرح مچھر مَسلا جاتا ہے اسی طرح مسلے جائیں گے اور **ساری قومیں احمدیت کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔**"

(بعض ضروری امور از انوار العلوم جلد نمبر 12 صفحہ 406)

اس سلسلہ کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے

"باوجود اس کے کہ کسی فرقہ کی ایسی مخالفت نہیں کی جا رہی ہے جیسی جماعت احمدیہ کی کی گئی اور کی جا رہی ہے مگر باوجود اس کے جماعت احمدیہ بڑھتی گئی، بڑھتی جا رہی ہے اور بڑھتی جائے گی۔ میں اپنے الفاظ میں نہیں کہتا کہ اسے کبر اور تکبر سمجھا جائے۔ میں خدا تعالیٰ کے ہی الفاظ دوہراتا ہوں کہ ان کا بیان کرنا کبر نہیں بلکہ ان کا چھپانا منافقت ہے کہ میں وثوق اور یقین کے ساتھ، اس سے بھی زیادہ وثوق اور یقین کے ساتھ جو مجھے اس بات پر ہے کہ **میں انسان ہوں، کہتا ہوں اور ان تک پہنچاتا ہوں جنہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹانے کا بیڑا اٹھایا ہے کہ وہ اور ان کی اولادیں، پھر ان کی اولادیں، ان کے تمام دوست، ان کے تمام جتھے اور وہ تمام طاقتیں جو شیطان سے مؤید ہیں اور وہ تمام حکومتیں جو دنیا میں قائم ہیں، سب کی سب مل کر بھی اگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مٹانے میں کامیاب ہو جائیں تو یہ سلسلہ جھوٹا ہوگا۔ مگر میں بتا چکا ہوں شیطان اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت حملہ کر کے دیکھ لے گا، یہ سلسلہ بڑھے گا، بڑھے گا اور ضرور بڑھے گا، یہاں تک کہ وہ جو مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں وہ خود مٹ جائیں گے اور دنیا دیکھ لے گی کہ دنیا کی ہر بستی قادیان کی مظہر بن جائے گی یعنی دنیا کی ہر بستی میں احمدیوں کی حکومت ہوگی** اور دوسروں کے مقابلہ میں ان کی تعداد زیادہ ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ یہ جماعت بڑھتی جائے گی حتیٰ کہ وہ لوگ جو جماعت سے الگ رہیں گے، ان کی وہی حالت ہو جائے گی جو سانسیوں وغیرہ کی آجکل ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ فرمودہ پورا ہو کر

رہے گا۔ احمدیت کو مٹانے والے اپنا پورا زور لگا لیں۔ بے شک ہم کمزور ہیں، ہم قلیل التعداد ہیں، ہم بے سروسامان ہیں، مگر یہ ترقی ہونے والی ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا اور یہ ہو کر رہے گی کیونکہ

ع قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا "

(افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 1934ء از انوار العلوم جلد 13 صفحہ 488)

دشمن خواہ کروڑوں کروڑ ہو اللہ تمہارے دشمن کو ہی مٹائے گا

"ہمارے لئے یہ آزمائش کا وقت ہے کیونکہ ایک طرف اندرونی دشمن کا مقابلہ ہے تو دوسری طرف بیرونی کا۔ اس لئے تم خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو کہ وہ تمہیں اس ابتلاء میں کامیاب کرے اور اسلام کا قدم آگے ہی آگے ہو۔ تم اپنے دلوں کو مضبوط کرو اور خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کو یاد رکھو کہ ہم شیطانی کاموں کو مٹاتے ہیں اور انبیاء کے کاموں کو بڑھاتے ہیں۔ ہم حق پر ہیں اور یقیناً حق پر ہیں اس لئے ہمارے مقابلہ کرنے والوں کا نام ونشان ہی مٹ جائے گا اور ان کی کوئی حیثیت نہ رہے گی اور وہ اس طرح کہ وہ یا تو ہم میں ہی شامل ہو جائیں گے یا غیروں میں مل جائیں گے۔ یا ایسے کمزور ہو جائیں گے کہ ان کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہوگا۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور سچا وعدہ ہے پس تم لوگ اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ خدا تعالیٰ تم پر اپنے انعامات نازل کرے اور اپنے اندر بہت بڑی اصلاح کرو۔ تا تمہاری خاطر دنیا میں اصلاح ہو۔ اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی کرو تا تمہارے لئے دنیا میں تبدیلی ہو۔ **تم اس یقین اور ایمان کو لے کر اٹھو۔ تم پر دشمن کبھی غالب نہیں آ سکتا۔ اگر دشمن کی فوج کروڑوں کروڑ بھی ہو تو بھی وہ تم پر غالب نہیں آ سکتا۔ اور تمہارا ہی قدم آگے ہوگا اور اللہ تمہارے دشمن کو ہی مٹائے گا۔ اور تمہیں غالب کرے گا** کیونکہ فرماتا ہے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ دنیا میں دو طرح سے ہی کام بگڑا کرتے ہیں۔ اوّل اس طرح کہ انسان کو علم نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص کسی کے بیٹے کو اس کی غیر موجودگی میں قتل کر دیتا ہے اور باپ اپنے بیٹے کی کچھ مدد بھی نہیں کر سکتا۔ کیوں۔ اس لئے کہ اسے اس کے متعلق کچھ علم نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں جاننے والا ہوں اور ہر ایک بات کا علم رکھتا ہوں اس لئے ممکن نہیں کہ خدا کا قائم کردہ سلسلہ تباہ ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ حکیم ہے اس کا کوئی کام لغو نہیں ہو سکتا۔ ایک انسان اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے درخت کو اپنی آنکھوں کے سامنے کٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ جو ایک سلسلہ کو قائم کرے اور پھر اس کی حفاظت کا اسے خیال نہ ہو۔ پس اللہ علیم ہے اس لئے وہ شیطان کے کام کو تباہ کرے گا اور

اپنے نبی کے کام کو مضبوط کرے گا۔ اللہ حکیم ہے۔ اس نے یہ سلسلہ اس لئے قائم کیا ہے کہ تا اس کے ذریعہ دنیا پر ہدایت پھیلائے۔ اس لئے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ اس پر ہی چلنے والوں کو گمراہ کردے۔"

(خطبہ جمعہ 12/ مارچ 1915ء از خطبات محمود جلد 1 صفحہ 281-280)

زمین ہمارے مخالفین کے پاؤں سے نکلی جارہی ہے
اور میں ان کی شکست ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں

"ہر قوم نے آج چاہا کہ ہمیں کچل دے۔ ایک طرف دنیا کی تمام طاقتیں جمع ہیں۔ احراری بھی ہیں۔ پیرازدے بھی ہیں۔ جمعیۃ العلماء بھی ہے۔ اہلحدیث بھی ہیں۔ دیوبندی بھی ہیں۔ قادیان کے منافق بھی ہیں۔ اور قادیان کے بعض آریہ اور سکھ بھی ہیں۔ پھر آریہ اخبارات بھی ہیں۔ پادری بھی ان کے ہم نوا ہیں۔ شاعر اور فلاسفر بھی ان کے ساتھ ہیں۔ سیاستدان بھی ان کے ساتھ ہیں۔ عہدیدار بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اور حکومت بھی اپنا زور ان کی تائید میں خرچ کررہی ہے۔ گویا دنیا اپنی تمام طاقتیں احمدیت کے کچلنے پر صرف کرنے کے لئے آمادہ ہورہی ہے۔ مگر ہم کیا ہیں ہم وہی ہیں۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا۔

ع دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

لیکن ایک ساعت کے لئے ایک منٹ کے لئے بلکہ ایک لحظہ کے لئے بھی ہم میں سے ہر وہ شخص جو ذرہ بھر بھی ایمان رکھتا ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ پر غور کرکے اس نے اللہ تعالیٰ کے نور کو دیکھا ہو۔ یہ خیال نہیں کرسکتا کہ ان طاقتوں کا نتیجہ ہمارے لئے کچھ بھی برا ہوسکتا ہے۔ یہ ساری طاقتیں اگر مل جائیں۔ اور ان میں دنیا کی اور بھی نامور طاقتیں شامل ہو جائیں۔ تو اتنا بھی نقصان ہمیں نہیں پہنچا سکتیں۔ جتنی مکھی کی بھنبھناہٹ پہنچا سکتی ہے۔ یہ سب کے سب خوش ہیں کہ ہم نے ایک طاقت جمع کرلی ہے اور ہم بھی خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس طاقت کو توڑنے کے سامان جمع کررہا ہے۔ وہ زور لگا رہے ہیں کہ ہم اپنے تمام منصوبوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کو مٹا دیں۔ اور ہم خوش ہورہے ہیں کہ وہ مخفی اور پوشیدہ طاقتیں جن کے کچلنے کا ہمارے پاس کوئی سامان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے لئے ظاہر کررہا ہے تا ثابت کرے کہ یہ سلسلہ میرا قائم کردہ ہے۔ کسی انسان کا قائم کردہ نہیں ہے عقل مند کے لئے تو یہ نشان بھی کافی ہوسکتا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ جس کے پاس روپیہ ہے۔ نہ

طاقت۔ امراء اس کے مخالف ہیں۔ صوفیا اس کے دشمن ہیں۔ مسلمان اسے مارنے پر تلے ہوئے غیر قومیں اسے تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ ہندو، عیسائی، سکھ سب اس سے بغض و عداوت رکھتے ہیں۔ مگر اس تمام طوفان مخالفت کے باوجود جو چاروں طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہے ہماری جماعت کے مخلصین کے دلوں میں ذرہ بھر بھی خوف و خطر نہیں۔ کونسی انسانی طاقت ہے۔ جو یہ اطمینان کی کیفیت پیدا کر سکتی ہے۔ اگر یہ کسی انسان کا منصوبہ ہوتا۔ اگر جماعت احمدیہ کا کام خدا تعالیٰ کا کام نہ ہوتا۔ تو ہر احمدی اس مخالفت کو دیکھ کر لرزہ براندام ہو جاتا۔ مگر حالت یہ ہے۔ کہ جس قدر فتنہ بڑھتا ہے۔ اسی قدر ہمیں یقین ہوتا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی تائید کے لئے کوئی اتنا عظیم الشّان نشان دکھانے والا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ ان تمام مخالفتوں کو اس طرح مٹا دے گا کہ وہ نسیاً منسیا ہو جائیں گی۔

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اب فوت ہو چکے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح فوت نہیں ہوئی۔ وہ زندہ ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہے گی۔ اور دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی اسے مٹا نہیں سکتیں۔ نہ ہمارے اندر کے منافق اور نہ باہر کے مخالف۔ بلکہ مخالفت کرنے والے منافق اور بیرونی دشمن سب مٹ جائیں گے۔ فنا ہو جائیں گے۔ اور یہ نسل ابھی زندہ ہوگی۔ کہ ان کی ذلت و رسوائی کے سامان ہو جائیں گے۔ اور اس وقت کے لوگ اپنی آنکھوں سے اس نظارہ کو دیکھیں گے۔ اور یہ مخالف اپنی زندگی میں ہی اپنی موت کا مشاہدہ کر لیں گے......

ہر وہ تبر جو جماعت احمدیہ پر چلایا جائے گا۔ آخر چکر کھا کر انہی کے پاؤں پر پڑے گا۔ اور جماعت احمدیہ کو ایک ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ دنیوی لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب سارے لوگ مخالف ہو جائیں تو اس وقت نرم ہو جانا چاہئے۔ ہمارے خیر خواہ مسلمانوں میں سے بعض اور دوسری قوموں میں سے بھی کئی دفعہ مجھے کہلوا چکے ہیں۔ کہ ان شدید مخالفت کے ایام میں میں خاموش رہوں۔ مگر مجھے مداہنت کی ضرورت نہیں۔ میں تمام مخالفوں اور ان کے ہمنواؤں کو حضرت نوح علیہ السلام کے الفاظ میں ہی کہتا ہوں۔ تم سارے مل جاؤ۔ اور اپنی تمام تدابیر احمدیت کو کچلنے کے لئے اختیار کرو۔ قادیان کے ان منافقوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لو۔ جو کھلم کھلا تمہاری تائید کر رہے ہیں۔ اور ان منافقوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لو۔ جو نمازیں پڑھتے روزے رکھتے۔ اور جماعت کے دیگر کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ مگر اپنی پرائیویٹ مجلسوں میں سلسلہ کے نظام پر ہنسی اڑاتے اور اس کی تحقیر و تذلیل کرتے ہیں۔ تم سارے مل جاؤ۔ اور دن اور رات منصوبے کرو۔ اور اپنے منصوبوں کو کمال تک پہنچا دو۔ اور اپنی ساری طاقتیں جمع کر کے احمدیت کو مٹانے کے لئے تُل جاؤ۔ پھر بھی یاد رکھو۔ تم سب کے سب ذلیل و رسوا ہو کر مٹی میں مل جاؤ گے۔ تباہ اور برباد ہو جاؤ گے۔ اور خدا مجھے۔ اور میری جماعت کو فتح دے گا کیونکہ خدا نے جس راستہ پر

مجھے کھڑا کیا ہے وہ فتح کا راستہ ہے۔ جو تعلیم مجھے دی ہے۔ وہ کامیابی تک پہنچانے والی ہے۔ اور جن ذرائع کے اختیار کرنے کی اس نے مجھے توفیق دی ہے۔ وہ کامیاب و بامراد کرنے والے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں زمین ہمارے دشمنوں کے پاؤں سے نکل رہی ہے۔ اور میں ان کی شکست کو ان کے قریب آتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ جتنے زیادہ منصوبے کرتے۔ اور اپنی کامیابی کے نعرے لگاتے ہیں۔ اتنی ہی نمایاں مجھے ان کی موت دکھائی دیتی ہے۔ پس میں ان دوستوں کے مشورہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ لیکن ان سے کہتا ہوں میری نرمی خدا کے نشانوں کو چھپانے والی ہوگی میں نرمی کروں تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ میں نے دشمن کے حملہ کو اپنی چالاکی سے دور کر دیا۔ مگر آج خدا یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ انسانی طاقتیں اس کے ارادہ کے سامنے ہیچ اور ذلیل ہیں۔ آج خدا اپنی طاقت دکھانا چاہتا۔ اور اپنے جلال کا مظاہرہ کرنا چاہتا ہے۔ میں تمام دشمنوں کے سامنے نڈر ہو کر کھڑا ہوں۔ اور کھڑا رہوں گا۔ اور ہر مخلص احمدی سے بھی یہی توقع رکھتا ہوں کہ وہ دشمن کے سامنے سینہ سپر رہے گا اس لئے میں مخالفوں سے کہوں گا۔ وہ جتنی طاقتیں ہمارے خلاف جمع کرنا چاہتے ہیں ان سب کو جمع کر لیں۔ اور متحدہ طور پر ہمارا مقابلہ کریں۔ ہم خدا کے فضل سے ان سے ڈرتے نہیں بلکہ خوش ہیں کہ اس طرح خدا کی مخفی طاقتیں ظاہر ہوں گی اور لوگوں کو پتہ لگے گا کہ ہمارا سلسلہ انسانوں کا قائم کردہ نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جس وقت یہ فتنہ دور ہو گا۔ ہمارے مخالف اور اندرونی منافق وباء زدہ چوہوں کی طرح مر جائیں گے۔ اور دشمن کے ہاتھوں کو توڑ کر خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو نئی طاقت نئی عظمت اور نئی شہرت عطا کرے گا۔ اور وہ شرفاء ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں میں سے جو ناواجب طور پر ہم پر حملہ آور نہیں ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس نیکی کو ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کا انعام یا تو انہیں ہدایت کی صورت میں دے دے گا اور یا دنیوی ترقیات کے ذریعہ ان کی اس نیکی کا انہیں پھل دے گا...... یہ سب مخالف ایک دن اسی طرح مٹ جائیں گے۔ جس طرح سمندر کی جھاگ کنارے پر آکر مٹ جاتی ہے۔ یہ مخالف بھی ہمارے ساحل مراد پر پہنچنے کے وقت جھاگ کی طرح بیٹھ جائیں گے۔ اور ان کی طاقتیں مٹ جائیں گی۔ اور ان کی قوتیں زائل ہو جائیں گی۔ ہاں جو لوگ ان میں سے شریف ہیں۔ وہ اپنی شرافت کا پھل پائیں گے۔ اور جو طبیعت تو شریفانہ رکھتے ہیں۔ مگر مخالفین کے پروپیگنڈا کی وجہ سے ان کے دھوکہ اور فریب میں آ چکے ہیں۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائیں گے۔ مگر شریر سزا پائیں گے۔ اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت کا مقابلہ کرنا کوئی آسان بات نہیں۔"

(خطبہ جمعہ 24/ مئی 1935ء از الفضل 30/ مئی 1935ء)

اگر ہم سچے ہیں تو یہی لوگ ہاریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

"یاد رکھو اگر تم نے احمدیت کو سچا سمجھ کر ماناہے۔ تو تمہیں یقین رکھنا چاہئے۔ کہ احمدیت خدا تعالیٰ کی قائم کی ہوئی ہے مودودی احراری اور ان کے ساتھی اگر احمدیت سے ٹکرائیں گے تو ان کا حال اس شخص کا سا ہو گا۔ جو پہاڑ سے ٹکراتا ہے۔ اگر یہ لوگ جیت گئے۔ تو ہم جھوٹے ہیں۔ **لیکن اگر ہم سچے ہیں۔ تو یہی لوگ ہاریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وباللہ التوفیق۔**"

(خطبہ جمعہ 13؍فروری 1953ء از الفضل 15؍فروری 1953ء)

جن مقاصد کے لئے خدا تعالیٰ نے جماعت کو قائم کیا ہے اس میں ساری دنیا مل کر بھی کچھ نہیں کر سکتی

"جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ وہ اپنی عقل کی وجہ سے یا کسی خفیہ سازش اور تدبیر کی وجہ سے یا کسی منصوبہ کی وجہ سے یا کسی اور طاقت کی وجہ سے ایک مامور کی جماعت کو بگاڑ سکتا ہے یا اس میں ایسا فتنہ پیدا کر سکتا ہے جو خدائی نظام کو درہم برہم کر دے وہ دوسرے لفظوں میں یہ اقرار کرتا ہے کہ وہ مامور جھوٹا تھا اور وہ جماعت خدائی جماعت نہیں تھی اور اگر وہ مامور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا اور اگر وہ جماعت واقعہ میں خدا تعالیٰ کی جماعت تھی تو اس مقصد کے پورا ہونے سے پہلے جس کے لئے وہ مامور بھیجا گیا تھا اس میں تباہ کر دینے والا تفرقہ پیدا ہی کس طرح ہو سکتا ہے اگر ایسا تفرقہ پیدا ہو جائے تو جماعت اپنے مقصد میں ناکام رہے گی اور اگر ناکام رہے گی تو مامور یقیناً جھوٹا ہو گا پس یہ تو کوئی سوال ہی نہیں کہ اس کے یا کسی اور کے فتنہ پیدا کرنے سے کیا ہو جائے گا یہ تو ہم پہلے دن سے جانتے ہیں ان فتنوں کے متعلق بھی جو کھڑے کئے گئے اور ان فتنوں کے متعلق بھی جو موجود ہیں اور ان فتنوں کے متعلق بھی جو آئندہ ہو سکتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور کوئی شخص بھی اپنے مقصد کو نہیں پا سکتا کیونکہ اگر فتنہ کامیاب ہو جائے اور شیطان اپنے مقصد کو پالے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسیح موعود نہیں رہتے اور ان کی جماعت خدائی جماعت نہیں رہتی کیونکہ ابھی تک اس نے اس مقصد کو حاصل نہیں کیا جس کے لئے وہ قائم کی گئی تھی............

جیسا کہ میں نے بارہا بتایا ہے خدائی اشاروں میں کوئی شخص حائل نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی شخص حائل ہونے کی کوشش کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نشانہ بن جاتا ہے لیکن دل چاہتا ہے کہ ہمارا کوئی عزیز تباہ نہ ہو۔ ورنہ

واقعہ یہ ہے کہ جن مقاصد کے لئے خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو قائم کیا ہے اس میں جماعتیں تو الگ رہیں، ملک تو الگ رہے، ساری دنیا مل کر بھی کچھ نہیں کر سکتی اس لئے جہاں تک خدائی تائید اور نصرت کا سوال ہے لاہور کی جماعت یا پاکستان کی ساری جماعتیں یا ساری دنیا کی جماعتیں بھی اس میں روک پیدا نہیں کر سکتیں اور کسی فتنہ کے پیدا ہونے سے کوئی چیز ہمیں ڈرا نہیں سکتی کیونکہ اگر یہ سچ ہے کہ خدا نے ہم سے ایک کام لینا ہے تو دنیا کی طاقتوں کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ وہ اس میں روک بن سکتے ہیں اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہم اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارا خدا نعوذ باللہ ناقص اور کمزور ہے اور وہ دنیا کے لوگوں سے ڈر جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ 19/ نومبر 1948ء بمقام احمدیہ بیت الذکر بیرون دہلی دروازہ لاہور از الفضل یکم مارچ 1949ء)

بیشک دنیا ہماری مخالف ہے مگر کامیابی الٰہی سلسلہ کے لئے ہی مقدر ہے

"غرض اللہ تعالیٰ دنیا میں چاروں طرف اسلام کی اشاعت کے لئے رستے کھول رہا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری جماعت قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ آگے ہی آگے اپنا قدم بڑھاتی چلی جائے تا کہ ہر جگہ اسلام کو کامیابی کے ساتھ پھیلایا جا سکے۔ **بے شک دنیا ہماری مخالف ہے مگر کامیابی الٰہی سلسلہ کے لئے ہی مقدر ہوتی ہے۔ مخالفانہ تدبیریں سب خاک میں مل جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر دنیا میں غالب آ کر رہتی ہے۔** قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ کہ انسانوں نے بھی اسلام کو شکست دینے کی بڑی تدبیریں کیں ور ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے بھی اسلام کو فتح دینے کی تدبیریں کیں۔ لیکن وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ کو بڑی تدبیریں کرنی آتی ہیں اور آخر اللہ تعالیٰ کی تدبیریں ہی جیتتی ہیں۔ دیکھلو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دشمن نے کتنی تدابیر کیں۔ لیکن بالآخر اسلام فاتح ہوا مکّہ فتح ہو گیا۔ سارا عرب فتح ہو گیا اور کفار کی تدابیر کسی کام نہ آئیں...... **تو جس خدا نے رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں نشان دکھائے تھے۔ وہ خدا ہمارے زمانے میں بھی موجود ہے** وہ بڈھا نہیں ہو گیا وہ ویسا ہی جوان اور طاقتور ہے جیسے پہلے تھا۔ صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے اندر ایمان ہو۔"

(خطاب اجتماع انصار اللہ 26/ اکتوبر از الفضل 7/ نومبر 1957ء)

خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے تو دنیا کی حکومتیں اور بادشاہتیں ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں

"جہاں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور دوستوں کو ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کے دوران میں دعا کے لئے فرمایا۔ وہاں مجھے بھی دعا کے لئے ارشاد فرمایا اس وقت میری عمر دس سال کی تھی اور یہ عمر ایسی ہوتی ہے کہ مذہب کا بھی کوئی ایسا احساس نہیں ہوتا۔ میں نے اس وقت رؤیا میں دیکھا کہ ہمارے گھر میں پولیس کے لوگ جمع ہیں اور دوسرے لوگ بھی ہیں پاتھیوں کا (اوپلوں کا) ڈھیر ہے جس کو وہ آگ لگانا چاہتے ہیں لیکن جب بھی وہ آگ لگاتے ہیں آگ بجھ جاتی ہے تب انہوں نے کہا کہ آؤ تیل ڈال کر پھر آگ لگائیں تب انہوں نے تیل ڈالا لیکن پھر بھی آگ نہ لگی اس وقت میری آنکھ اُوپر کی طرف گئی اور میں نے دیکھا کہ ایک لکڑی پر موٹے الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ **خدا کے بندوں کو کوئی نہیں جلا سکتا** پس اگر خدا ہمارا ہو جائے اور اس کی رضا ہمیں حاصل ہو جائے تو دنیا ہزار روکیں ہماری راہ میں پیدا کرے ہمارا کوئی نقصان نہیں کر سکتی اور **اگر خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے تو دنیا کی بادشاہتیں اور حکومتیں بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔**"

(رؤیا و کشوف سیدنا محمود صفحہ 1)

❁ ......اہل پیغام کے بارہ میں پیشگوئی...... ❁

اگر اہل پیغام ایک آدمی کو ورغلائیں گے تو خدا ہزار مجھے دے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے لندن سے 16 ستمبر 1924ء کو اہل پیغام کے نام یہ پیغام بھجوایا۔

"اہل پیغام زور لگا لیں۔ میں آدمیوں کا محتاج نہیں ہوں۔ میں خدا کا محتاج ہوں۔ اگر ایک آدمی کو وہ ورغلائیں گے۔ تو خدا ہزار مجھے دے گا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ میں ہرگز آدمیوں کا محتاج نہیں ہوں۔ میں خدا کا محتاج ہوں۔ مجھے کسی جماعت کی پروا نہیں۔ مگر اس کی جو عقل سے اور ایمان سے کام کرتی ہے۔ اور جو ایسے لوگ ہوں۔ میں ان کا خادم ہونا اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ اگر وہ جماعت جس کا امام خدا تعالیٰ نے مجھے بنایا ہے۔ ایسی نہیں۔ تو وہ مولوی محمد علی کو مبارک ہو۔ ان سب کو وہ لے جاویں۔ مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی کمزور کو چھوڑ کر وہ جماعت

ایک مخلصوں ایمان داروں کی جماعت ہے۔ نہ بے وقوفوں کی۔ جو پہلے ایک شخص کو مجبور کرے گی۔ کہ فلاں جگہ جا۔ اور پھر پیغام کے مضمون پڑھ کر کہے گی کہ آہ! اس نے ایسا کام کیوں کیا۔

اہل پیغام! یہ معلوم ہوا ہے مجھ کو
بعض احباب وفا کیش کی تحریروں سے
میرے آتے ہی ادھر تم پہ کھلا ہے یہ راز
تم بھی میدان دلائل کے ہو رَن بیروں سے
تم میں وہ زور وہ طاقت ہے گر چاہو تو
چھلنی کر سکتے ہو تم پشت عدو تیروں سے
آزمائش کے لئے تم نے چنا ہے مجھ کو
پشت پر ٹوٹ پڑے ہو مری شمشیروں سے
مجھ کو کیا شکوہ ہو تم سے کہ مرے دشمن ہو
تم یونہی کرتے چلے آئے ہو جب پیروں سے
حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں میں یاد رہے
وہ بچائے گا مجھے سارے خطا گیروں سے
میری غیبت میں لگا لو جو لگانا ہو زور
تیر بھی پھینکو کرو حملے بھی شمشیروں سے
پھیر لو جتنی جماعت ہے مری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکروں کی زنجیروں سے

پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یومُ البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے مرے بڑھ کے رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے جو نہ بدلے گی تدبیروں سے
مجھ کو حاصل نہ اگر ہوتی خدا کی امداد
کب کے تم چھید چکے ہوتے مجھے تیروں سے
ایک تنکے سے بھی بدتر تھی حقیقت میری
فضل نے اس کے بنایا مجھے شہتیروں سے
تم بھی گر چاہتے ہو کچھ تو جھکو اس کی طرف
فائدہ کیا تمہیں اس قسم کی تدبیروں سے
نفسِ طامع بھی کبھی دیکھتا ہے روئے نجات؟
فتح ہوتے ہیں کبھی ملک بھی کف گیروں سے؟
تم مرے قتل کو نکلے تو ہو پر غور کرو!
شیشے کے ٹکڑوں کو نسبت بھلا کیا ہیروں سے
جن کی تائید میں مولا ہو انہیں کس کا ڈر
کبھی صیّاد بھی ڈر سکتے ہیں نخچیروں سے "

(الفضل 20 ستمبر 1924ء)

……صلیبی مذہب کا زوال……

آخر اسلام فتح یاب ہوگا اور عیسائیت ہارے گی

"میں جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں اس سورۃ (الفیل) میں درحقیقت آخری زمانہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے اور مسلمانوں کو یہ بتایا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے بھی پہلے عیسائی دنیا نے آپؐ کے دین کو روکنے اور اس کی ترقی کے امکانات کو مسدود کرنے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ جب وہ علامات انہیں نظر آئیں جن سے یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ نبیٔ عربی دنیا میں پیدا ہونے والا ہے تو انہوں نے خانہ کعبہ کا رخ کیا تا کہ عرب جس نقطہ مرکزی پر جمع ہو سکتے ہوں اسے توڑ دیا جائے اور وہ موعود جس کا عرب میں شدت کے ساتھ انتظار کیا جا رہا تھا۔ اس کے راستہ میں روکیں پیدا ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کی آمد کے احترام اور آپؐ کے اعزاز میں خانہ کعبہ کو گرنے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ اس نشان کا ذکر کرتے ہوئے ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ پھر ایک زمانہ میں عیسائی دنیا محمد رسول اللہ ﷺ کی طاقت اور آپؐ کی قوت کو مٹانے کی کوشش کرے گی اور تسلی دیتا ہے کہ تمہیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ جس خدا نے محمد رسول اللہ ﷺ کے پیدا ہونے سے بھی پہلے آپؐ کا ادب اور احترام کیا تھا اس خدا کے متعلق کون یہ خیال بھی کر سکتا ہے کہ وہ آپؐ کی پیدائش کے بعد، آپؐ کے دعویٰ نبوت کے بعد، آپؐ کی بے مثال اور حیرت انگیز قربانیوں کے بعد آپؐ کی خدا تعالیٰ سے بے انتہاء محبت کے اظہار کے بعد، آپؐ کی اعلیٰ درجہ کی نیک اور پاک جماعت دنیا میں قائم ہو جانے کے بعد آپؐ کی کامل اور ہر قسم کے نقائص سے منزّہ شریعت لوگوں کے سامنے پیش ہو جانے کے بعد، آپؐ کے دین اور مذہب کے تمام دنیا میں پھیل جانے کے بعد، اب اس ہتک کو برداشت کر لے گا کہ اسے تباہ ہونے دے اور دشمن کو اس کے بد ارادوں میں کامیاب کر دے۔ کوئی عقل مند جو ذرا بھی ان واقعات پر نگاہ رکھنے والا ہو وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوّت پر ایمان رکھتے ہوئے ایک لحظہ کے لئے بھی یہ بات نہیں مان سکتا کہ اس مقابلہ میں عیسائیت کو کامیابی حاصل ہو سکتی ہے یقیناً ایک مسلمان کے لئے اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ وہ ٹکر جو اسلام اور عیسائیت میں ہونے والی ہے اس کا وہی کچھ نتیجہ نکلے گا جو ابرہہ کے وقت میں نکلا جبکہ وہ خانہ کعبہ سے ٹکر لینے کے لئے آیا۔ لیکن افسوس کہ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کے پاس قرآن کریم موجود ہے۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ والی سورۃ موجود ہے اور وہ اسے ہر روز دیکھتے اور پڑھتے ہیں انہیں اس بات پر یقین نہیں کہ اس لڑائی میں **آخر اسلام فتح یاب ہوگا اور عیسائیت ہارے گی**۔"

(تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 69-70)

احمدیت کی اشاعت میں ہی عیسائیت کی موت ہے

"ہم جانتے ہیں کہ ہم کمزور ہیں، ہم جانتے ہیں کہ ہمارے اندر کوئی طاقت نہیں۔ لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ آسمان کی فوجیں ہماری تائید میں اتریں گی اور اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ کا نظارہ دنیا متواتر دیکھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہی شخص جس کو مسلمانوں نے اپنی نادانی سے ٹھکرا دیا ہے اسی کے ہاتھوں سے اسلام دنیا میں دوبارہ قائم ہوگا اور معترضین ہمارے سامنے نہایت شرمندگی کے ساتھ وہی کچھ کہتے آئیں گے جو یوسفؑ کے بھائیوں نے اس سے کہا اور ہماری طرف سے بھی انہیں یہی کہا جائے گا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ غیر دنیا' کافر دنیا' بے دین دنیا جس کا مقابلہ ہماری جماعت کر رہی ہے وہ تو جانتی ہے کہ **احمدیت کی اشاعت میں ہی عیسائیت کی موت ہے** لیکن مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کی اشاعت میں نعوذ باللہ اسلام کی تباہی ہے

مجھے یاد ہے میری خلافت کے ابتدائی زمانہ میں پادری والٹر Walter سیکرٹری لٹریچر آل انڈیا وائی ایم۔ سی۔ اے پادری ہیوم Hume اور فورمن کرسچن کالج لاہور کے پرنسپل مسٹر لیوکس Lucas مجھ سے ملنے کے لئے قادیان آئے اور مختلف امور پر گفتگو کرتے رہے۔ واپس جا کر مسٹر لیوکس نے کولمبو میں عیسائیوں کے سامنے ایک لیکچر دیا جس میں کہا کہ آپ لوگ شاید یہ سمجھتے ہوں گے کہ عیسائیت کی جنگ بڑے بڑے شہروں یا بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں لڑی جائے گی۔ لیکن میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں کہ میں اس وقت ایک ایسے گاؤں میں سے ہو کر آیا ہوں جس میں ریل بھی نہیں جاتی (اس وقت تک قادیان میں ریل نہیں آئی تھی) جس میں تار بھی نہیں (اس وقت تک قادیان میں تار بھی نہیں تھی) اور جو نہایت ہی ادنیٰ حیثیت میں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اسے ایک معمولی قصبہ کہا جا سکتا ہے مگر میں وہاں عیسائیت کے مقابلہ کی ایسی تیاری دیکھ کر آیا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں **اسلام اور عیسائیت کی آئندہ جنگ جس میں یہ فیصلہ ہوگا کہ اب اسلام زندہ رہے یا عیسائیت۔ وہ کہیں اور نہیں لڑی جائے گی بلکہ قادیان کے قصبہ میں لڑی جائے گی۔** یہ فورمن کرسچن کالج کے پرنسپل کی رائے ایک سیلون کے اخبار میں چھپی تھی مگر بدقسمتی سے وہی مسلمان جن کو ذِلّت کے مقام سے نکالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس آسمانی سلسلہ کو قائم کیا تھا وہی اس عظیم الشّان تحریک سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اس کے راستہ میں قسم قسم کی روکیں پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان کی آنکھیں کھولے اور انہیں سچا ایمان اور تقویٰ نصیب کرے۔"

(تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 73-74)

انسانوں کے دل کفر والحاد سے پاک ہو کر اسلام کی طرف راغب ہو جائیں گے

"اس سورۃ (الکافرون) میں بتایا گیا ہے کہ ایک زمانہ میں کفر پھر اسلام پر غالب آ جائے گا اور جہاں تک مادی حالات کا سوال ہے اسلام قریباً قریباً ختم ہو جائے گا۔ لیکن اس وقت پھر رسول کریم ﷺ کی روح دوبارہ دنیا میں کسی اپنے مثیل اور شاگرد کے ذریعہ سے ظاہر ہوگی اور دنیا کو پھر وہی چیلنج دے گی جو پہلے آپ نے دیا تھا اور کہے گی کہ خواہ کتنا زور لگا لو میں کفر سے مغلوب نہیں ہوں گا اور کفر کی باتوں کو تسلیم نہیں کروں گا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کو مہدی یا مسیح کا زمانہ کہا جاتا ہے اور جس وقت دجّال یا یاجوج وماجوج نے یعنی عیسائیت کے مذہبی اور سیاسی ظہور نے اسلام پر غلبہ پانا تھا اور بظاہر اسلام کی شان و شوکت کو مٹا کر عیسائیت کی حکومت کو مستحکم طور پر قائم کر دینا تھا۔ یہ سورۃ بتاتی ہے کہ جہاں عام طور پر مسلمان مغربی خیالات سے متاثر ہو کر اس کے آگے ہتھیار ڈال دیں گے وہاں محمد رسول اللہ ﷺ کی روح غیر اسلامی خیالات کے آگے ہتھیار ڈالنے سے کلی طور پر انکار کر دے گی **اور باوجود اس کے کہ تشدد اور زبردستی سے اس زمانہ میں اسلام بالکل کام نہیں لے گا پھر بھی وہ کفر پر غالب آ جائے گا اور انسانوں کے دل کفر والحاد سے پاک ہو کر پھر اسلام کی طرف راغب ہو جائیں گے۔"**

(تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 389)

عیسائیت ہمارے مقابلہ میں گرے گی اور ہم انشاء اللہ فتح پائیں گے

"میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت کر رہا تھا اور ابھی پہلی ہی آیت میں نے پڑھتی تھی کہ میری نگاہ سامنے تعلیم الاسلام ہائی سکول پر پڑی اور مجھے وہ نظارہ یاد آ گیا جو آج سے 25 سال پہلے اس وقت رونما ہوا تھا جب جماعت میں اختلاف پیدا ہوا تھا اور عمائدہ کہلانے والے احمدی جن کے ہاتھوں میں سلسلہ کا نظم و نسق تھا' انہوں نے اپنے تعلقات ہم سے قطع کر لئے اور گویا اس طرح خفگی کا اظہار کیا کہ اگر تم ہمارے منشاء کے ماتحت نہیں چلتے تو لو کام کو خود سنبھال لو ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے جو اب فوت ہو چکے ہیں اس مدرسہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم جاتے ہیں اور تم دیکھ لو گے کہ اس جگہ پر دس سال کے اندر اندر احمدیت نابود ہو کر عیسائیوں کا قبضہ ہو جائے گا اس کے بعد وہ دس سال گزرے' پھر ان کے اوپر دس سال اور گزر گئے' پھر ان پر چھ سال اور گزر گئے لیکن اگر اس وقت چند سو آدمی احمدیت کا نام لینے والے یہاں جمع ہوتے تھے تو آج یہاں ہزاروں جمع ہیں اور ان سے بھی زیادہ جمع ہیں جو اس وقت ہمارے رجسٹروں میں لکھے ہوئے تھے اور اس

لئے جمع ہیں تا کہ خدائے واحد کی تسبیح تحمید کریں اور اس کے نام کو بلند کریں۔

یہاں عیسائیت کا قبضہ بتانے والا مر گیا اور اس کے ساتھی بھی مر گئے ' ان کا واسطہ خدا تعالیٰ سے جا پڑا مگر احمدیت زندہ رہی ' زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹا نہ سکی اور نہ مٹا سکے گی۔ عیسائیت کی کیا طاقت ہے کہ یہاں قبضہ جمائے۔ **عیسائیت تو ہمارا شکار ہے عیسائیت کے ممالک ہمارے شکار ہیں۔ عیسائیت ہمارے مقابلہ میں گرے گی اور ہم انشاء اللہ فتح پائیں گے۔**

وہ دن گئے جب مریم کا بیٹا خدا کہلاتا تھا۔ مریم کے جسمانی بیٹے کو انیس سو سال تک دنیا میں خدا کی توحید کے مقابلہ میں کھڑا کیا گیا اور بہتوں کو خدا تعالیٰ کی توحید سے پھرا دیا گیا مگر اب مریم کا روحانی بیٹا خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت زمین میں اسی طرح قائم کرے گا جس طرح اس کی بادشاہت آسمان پر قائم ہے............ اللہ تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ احمدی ہر سال مرکز میں جمع ہوں ' زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمع ہوں اور مخالفین سے یہ کہتے ہوئے جمع ہوں کہ دیکھ لو خدا تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احمدیت کو ترقی دے رہا ہے۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ ہم قادیان کے فاتح ہیں ' ہم قادیان کو مٹا دیں گے مگر وہ آئیں اور دیکھیں کہ ان کے مٹانے سے کس طرح احمدیت بڑھ رہی ہے۔

بچپن میں ہم ایک قصہ سنا کرتے تھے اور اسے لغو سمجھتے تھے مگر روحانی دنیا میں وہ درست ثابت ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی دیو تھا۔ اسے جب قتل کیا جاتا تو اس کے خون کے جتنے قطرے گرتے اتنے ہی اور دیو پیدا ہو جاتے۔ معلوم ہوتا ہے انبیاء کی جماعتوں کا ہی یہ نقشہ کھینچا گیا ہے کیونکہ انہیں جتنا کچلا جائے ' جتنا دبایا جائے اتنی ہی بڑھتی ہیں اور جتنا گرایا جائے اتنی ہی زیادہ ترقی کرتی ہیں............

تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کے نظارے دکھا رہا ہے اور ابھی یہ کیا ہے۔ پنجابی میں جسے وَنگی کہا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یعنی ایک دکاندار کے پاس جاؤ تو وہ نمونہ کے طور پر تھوڑی سی چیز دکھاتا ہے کہ دیکھو کیسی اچھی ہے۔ پس یہ تو وَنگی ہے جو اللہ تعالیٰ جماعت کو دکھا رہا ہے ورنہ جماعت کے لئے بہت بڑی بڑی فتوحات مقدر ہیں جو ضرور حاصل ہوں گی۔ پس آؤ! دین کی خدمت کرنے کا مخلصانہ وعدہ کرو اور پھر دیکھو کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے خزانے تمہارے لئے کھولے جاتے ہیں۔"

(تقریر خلافت جوبلی 26 دسمبر 1939ء از انوار العلوم جلد 15 صفحہ 387-385)

اقوام خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہو جائیں گی جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر آ جائے گی

"پس رؤیا میں میں نے جو یہ کہا کہ "میں وہ ہوں جس کے لئے 19 سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھیں۔ "

اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے زمانہ میں یا میری تبلیغ سے یا ان علوم کے ذریعہ سے جو اللہ تعالیٰ نے میری زبان اور قلم سے ظاہر فرمائے ہیں۔ ان قوموں کو جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا مقدر ہے اور جو حضرت مسیح ناصریؑ کی زبان میں کنواریاں قرار دی گئی ہیں۔ ہدایت عطا فرمائے گا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ میرے ہی ذریعہ سے ایمان لانے والی سمجھی جائیں گی ...... خدا تعالیٰ نے ایک ایسی بنیاد تحریک جدید کے ذریعہ سے رکھ دی ہے جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح ناصریؑ کی وہ پیشگوئی کہ کنواریاں دولہا کے ساتھ قلعہ میں داخل ہوں گی۔ ایک دن بہت بڑی شان اور عظمت کے ساتھ پوری ہوگی۔ مثیل مسیحؑ ان کنواریوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور لے جائے گا اور وہ قومیں جو اس سے برکت پائیں گی۔ خوشی سے پکار اٹھیں گی کہ ھُوَ شَعْنَا۔ ھُوَ شَعْنَا اس وقت انہیں محمد ﷺ پر ایمان لانا نصیب ہوگا اور اسی وقت انہیں حقیقی رنگ میں مسیح اوّل پر سچا ایمان نصیب ہوگا۔ اب تو وہ قومیں انہیں خدا تعالیٰ کا بیٹا قرار دے کر درحقیقت گالیاں دے رہی ہیں **لیکن مقدر یہی ہے کہ میرے بوئے ہوئے بیج سے ایک دن ایسا درخت پیدا ہوگا کہ یہی عیسائی اقوام مثیل مسیحؑ سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کے نیچے بسیرا کریں گی اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہو جائیں گی اور جیسے خدا کی** بادشاہت آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر آ جائے گی۔ "

(خطبہ جمعہ 20 ؍جنوری 1944ء از الفضل یکم فروری 1944ء)

وہ دن دور نہیں جب مسیح کو امریکہ کے تخت سے اتار دیا جائے گا اور محمد ﷺ کو تخت پر بٹھا دیا جائے گا

" مگر کیا امریکہ کی عقل ماری گئی ہے۔ کہ وہ ہمیں روپیہ دے حالانکہ ہم اس کے مذہب کے خلاف تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب ہم اس کے مذہب کو توڑ کے رکھ دیں گے۔ **وہ دن دور نہیں جب احمدیت کے**

ذریعہ امریکہ میں عیسائیت پاش پاش ہوجائے گی۔ اور اسلام قائم ہوجائے گا۔ وہ دن دور نہیں جب مسیح کو امریکہ کے تخت سے اتار دیا جائے گا۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کو تخت پر بٹھا دیا جائے گا۔ جب وہ زمانہ آ جائے گا۔ تو حکومت امریکہ بے شک ہمیں امداد دے گی۔ اور نہ صرف ہمیں حکومت امریکہ امداد دے گی۔ بلکہ وہ ہمارے آگے ہاتھ جوڑے گی کہ خدا کے لئے ہم سے مدد لو اور ہمیں ثواب سے محروم نہ رکھو۔ مگر آج وہ ہمیں مدد نہیں دے سکتی۔ کیونکہ آج اسے نظر آ رہا ہے کہ ہم اس کے مذہب کے خلاف تقریریں کرتے ہیں اور کتابیں لکھتے ہیں۔ بیشک انفرادی طور پر بعض اچھے افراد بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً امریکہ کے بعض آدمیوں نے ہماری کتب پر ریویو لکھے ہیں۔ اور وہ بہت زبردست ہیں لیکن یہ سب انفرادی مثالیں ہیں۔ حکومت تو مجموعہ افراد کا نام ہوتا ہے۔ اور مجموعہ افراد میں اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ اور جب اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ تو وہ ہماری مدد کیوں کریں گے وہ جب بھی کریں گے۔ مخالفت ہی کریں گے ہاں جس دن ان پر اسلام کی حقانیت واضح ہو جائے گی۔ اس دن وہ اسلام کی تائید کریں گے۔ اور تائید بھی چوری چھپے نہیں کریں گے۔ بلکہ گھٹنوں کے بل گر اور ہاتھ جوڑ کر درخواستیں کریں گے۔ کہ ان سے اسلام کی اشاعت کے لئے امداد قبول کر لی جائے اور اس طرح ان کو ثواب میں شریک کر لیا جائے اس دن یہ سوال نہیں ہوگا کہ کوئی حکومت تحقیقات کرے کہ کون کس کو مدد دیتا ہے بلکہ اس دن وہ اس بات پر فخر کریں گے کہ اسلام ہمارا مذہب ہے اور یہ لوگ ہمارے ہم مذہب ہیں۔ ہم انہیں مالی امداد دے کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور جب وہ دن آ جائے گا۔ تو سارے مسلمان کیا حنفی اور کیا شافعی کیا شیعہ اور کیا سنّی خوش ہوں گے۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں وہ دن آ گیا تو مودودی بھی خوش ہوں گے اور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج امریکہ بھی محمد رسول ﷺ کی مدد کے لئے تیار ہو گیا ہے۔ یہ لوگ اسی وقت تک ہی ناراض ہیں۔ جب تک ظاہری شان و شوکت غیر کے ہاتھ ہے۔ جب ظاہری شان و شوکت محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہوگی۔ تو اس دن کمزور دل لوگ بھی جو آج تبلیغ اسلام کی مخالفت کرتے ہیں اس بات پر فخر کریں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دیا ہے۔ گو اس دن کے آنے میں ابھی دیر ہے۔ مگر تم لوگوں کی قربانیوں ہی کی دیر ہے تم لوگوں کی اصلاح کی ہی دیر ہے۔ **اگر تم خدا تعالیٰ کے حضور گر جاؤ اس کے آگے رو رو کر دعائیں کرو۔ اور اپنی قربانی کے معیار کو بڑھا دو۔ تو وہ دن قریب تر آ جائے گا۔**"

(خطبہ جمعہ 20رجنوری 1956ء از الفضل 7رفروری 1956ء)

محمد ﷺ کی کرسی بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے گی اور وہ عرش تک پہنچ کر رہے گی

"دنیا میں ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جن سے یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی ممالک جن میں اس وقت عیسائیت کو غلبہ حاصل ہے اگر ان میں تبلیغ کی جائے۔ اور لٹریچر پھیلایا جائے۔ تو وہ بہت جلد احمدی ہو جائیں گے۔ گو مسلمان علماء کے لئے یہ بڑے افسوس کی بات ہوگی چنانچہ آج ہی کراچی سے چٹھی آئی ہے۔ کہ سپین نے جو تبلیغ اسلام کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر وہاں کے علماء نے لکھا ہے۔ کہ یہ بڑا نیک کام ہے۔ اور ہمیں تعریف کرنی چاہئے۔ کہ وہ اسلامی مبلّغ کو اپنے ملک سے نکال رہے ہیں۔ مگر ان باتوں سے کچھ نہیں بن سکتا۔ اسلام نے دنیا میں پھیل کر رہنا ہے۔ چاہے مسلمان محمد رسول اللہ ﷺ کی کرسی کو کھینچیں یا عیسائی محمد رسول اللہ ﷺ کی کرسی کو کھینچیں یا ہندو محمد رسول اللہ ﷺ کی کرسی کو کھینچیں۔ **محمد رسول اللہ ﷺ کی کرسی بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے گی۔ اور وہ عرش تک پہنچ کر رہے گی۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے گی۔** خواہ ساری عیسائی دنیا زور لگا لے۔ ساری ہندو دُنیا زور لگا لے۔ ساری یہودی دنیا زور لگا لے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی کرسی کو کھینچنے والا کوئی انسان پیدا نہیں ہوا۔ وہ آسمان کی بلندیوں کی طرف اڑتی چلی جائے گی۔ اور اگر زمین کے لوگ محمد رسول اللہ کو اس کرسی پر نہیں بیٹھنے دیں گے۔ تو آسمان سے خدا اترے گا۔ اور وہ خود آپ کو اس کرسی پر بٹھائے گا۔ یہ خدائی قضا ہے۔ جو بہر حال پوری ہو کر رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا شعر ہے کہ

ع قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

یہ آسمان کی قضا ہے۔ اور اس نے ہو کر رہنا ہے۔ نہ امریکہ کی طاقت ہے۔ نہ اسرائیل کی طاقت ہے۔ نہ روس کی طاقت ہے۔ نہ انگلستان کی طاقت ہے۔ کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کو اس کرسی سے اتار سکے۔ سپین کی بھلا حیثیت ہی کیا ہے۔ پچھلے دس پندرہ سال میں وہاں تین حکومتیں بدل چکی ہیں۔ لیکن پھر بھی اگر بعض حکومتیں فرض شناسی سے کام نہیں لیں گی۔ اور ظلم کرنا شروع کر دیں گی۔ تو اللہ تعالیٰ اس ظلم کو برداشت نہیں کرے گا۔ اور خدا خود انہیں مجبور کرے گا۔ کہ وہ اسلام کے راستہ سے روکیں دور کریں............ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر ملکوں میں اسلام کے پھیلنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ اور چند ممالک تو ایسے نظر آ رہے ہیں۔ کہ اگر ان میں صحیح طور پر تبلیغ کی جائے۔ **تو وہ لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر بہت جلد اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔** کیونکہ ان کے دلوں میں یہ خواہش پیدا ہو رہی ہے کہ اسلام کی تعلیم ان تک پہنچے۔ اور وہ اسے قبول کریں۔ بے شک سپین کی گورنمنٹ

مبلّغ کو نکال دے۔ اور مولوی اس پر خوشیاں منالیں۔ مگر الٰہی تدبیر کا وہ کہاں مقابلہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ادھر سپین کی گورنمنٹ نے ہمارے مبلّغ کو نوٹس دیا۔ اور ادھر مراکش کے مسلمانوں نے خط و کتابت شروع کر دی ہے۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں گویا اگر ایک ملک ٹانگ کھینچتا ہے۔ تو دوسرا کرسی بچھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اسلام کے پھیلنے کے خود سامان کر رہا ہے۔ شروع میں بھی جب اسلام پھیلا تھا تو خدا نے ہی پھیلایا تھا۔ بندوں نے کہاں پھیلایا تھا............ مگر رسول کریم ﷺ نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی خبر دی تھی۔ کہ جب اسلام **مسافر ہوگا۔ اور دنیا میں اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا۔ اس وقت پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے مسلمانوں کی ترقی کے سامان پیدا کرے گا۔ اور پھر اسلام کو عروج اور غلبہ حاصل ہوگا۔** پس امریکہ کیا اور انگلستان کیا۔ اور جرمنی کیا اور روس کیا۔ ان کی طاقت نہیں کہ خدا کے مقابلہ میں کھڑے ہوسکیں............ اسی خدا نے یہ بھی کہا ہے کہ جب مسلمان بالکل کمزور ہو جائیں گے۔ **اس وقت پھر مسلمانوں کو طاقت بخشی جائے گی اور وہ دنیا کے بادشاہ بنا دیئے جائیں گے۔** پس کسی کی کیا طاقت ہے کہ وہ خدا کے آگے کھڑا ہو سکے۔ پہلے بھی خدا نے ہی اسلام کو بڑھایا تھا۔ اور اب بھی خدا ہی اس کو بڑھائے گا۔"

(خطبہ جمعہ 15/ جون 1956ء از الفضل 20/ جون 1956ء)

اللہ تعالیٰ اسلام کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے گا اور کفر کو شکست دے گا

"پس جماعت کے سب دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنی کوشش اور جدّ وجہد اور نیک نمونہ کے ذریعہ سے عیسائیت کو شکست دینے کی کوشش کریں۔ یہ مت سمجھو کہ عیسائیت تو ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے ہم اس کو شکست دینے میں کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ آج ہی میں قرآن پڑھ رہا تھا کہ مجھے اس میں یہ پیشگوئی نظر آئی کہ عیسائیت آخر شکست کھائے گی اور وہ دنیا سے مٹا دی جائے گی۔ **پس عیسائیت کی ظاہری ترقی کو دیکھ کر مت گھبراؤ۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے گا اور کفر کو شکست دے گا۔** ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے اندر ایمان پیدا کرو اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ جس کے لئے خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 11/ جولائی 1958ء از الفضل 25/ جولائی 1958ء)

......مغربی تہذیب وتمدّن کا خاتمہ......

دنیا میں اسلامی تمدّن قائم ہوگا

"دنیا اسلام اور اس کی تعلیم سے بہت دور چلی گئی ہے۔ آج نادان لوگ اسلام اور اس کی تعلیم پر ہنستے ہیں اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ آواز بلند کی ہے کہ اس تعلیم کے ساتھ دنیا کی نجات وابستہ ہے اور ہمارا فرض ہے کہ آپؑ کے ارشاد کے مطابق اسلام کی تعلیم کو دنیا میں قائم کریں۔ تمام رسوم ورواج اور تمدنی پابندیوں کو ترک کر دیں۔ تا وہ اسلامی فقہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ قائم ہو جائے۔ **یاد رکھو کہ مغربی تہذیب وتمدّن اور فیشن ہرگز باقی نہیں رہیں گے بلکہ مٹا دیئے جائیں گے اور ان کی جگہ دنیا میں اسلامی تمدّن قائم ہوگا......**

خوب یاد رکھو کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اسلام کے رستہ میں کھڑی ہونے والی چیزیں قائم رہ سکیں۔ وہ یقیناً تباہ و برباد ہوں گی اور ان کو اختیار کرنے والے بھی تباہ و برباد ہوں گے اور ان لوگوں کی خاطر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں اور بظاہر بالکل سادہ ہیں زمیندار لوگ ہیں جوتہ بند باندھتے اور اچھی طرح بات بھی کرنا نہیں جانتے انہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کی تباہی کا کام لے گا اور موجودہ تہذیب مٹ کر ان کے ہاتھوں میں دنیا کی راہنمائی آ جائے گی آج کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ دنیا کا انتظام کیسے کر سکیں گے لیکن کیا انہوں نے پنجابی کی یہ ضرب المثل نہیں سنی کہ "جس دی کوٹھی دانے اس دے کملے وی سیانے" خدا تعالیٰ جب برتری دیتا ہے تو عقل خود بخود آ جاتی ہے......

دنیا آج سمجھتی ہے کہ یہ جماعت غریبوں اور جاہلوں کی جماعت ہے۔ دوسری سوسائیٹیوں میں ملنا جلنا ہی بہتر ہے اور انہی میں شامل ہو کر عزّت حاصل ہو سکتی ہے مگر یاد رکھو ان سب کے نام ونشان مٹنے والے ہیں حتیٰ کہ ان کے گھروں کو دیکھ کر رونا آئے گا آج بے شک ہم کمزور نظر آتے ہیں۔ اور اسلام مغلوب دکھائی دیتا ہے مگر وہ دن دور نہیں جب بڑے بڑے پادری چھوٹے سے چھوٹے مسلمان مبلّغ کے دروازہ پر جا کر سوال کریں گے۔ ان کو تو خدا تعالیٰ نے ہمارا شکار بنایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

ع میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

جالوت بادشاہ اور حضرت داؤدؑ گڈریا تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ

مجھے حقیر سمجھتے ہیں اور بے شک میں ایسا ہوں مگر داؤدؑ کو بھی حقیر ہی سمجھا جاتا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے جالوت کو اس کا شکار بنا دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں بھی شیطان کی حکومت کو میرے ذریعہ سے پاش پاش کر دے گا۔

پس یاد رکھو کہ ہماری تمام ترقیاں اور راحتیں اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتا۔ وہ خدا تعالیٰ سے ہرگز برکت حاصل نہیں کر سکتا۔ بے شک دنیا کی مجلسیں زیادہ پُر رونق نظر آتی ہیں اور ان کی روشنیاں زیادہ دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ وہ روشنی ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی روشنی ہے۔ جو گل ہونے کے قریب تیز ہوتی ہے۔ بے شک اسی برس کا بڈھا خواہ مر ہی کیوں نہ رہا ہو۔ ایک پیدا ہونے والے بچہ سے طاقت میں زیادہ ہوتا ہے۔ مگر کون عقلمند کہہ سکتا ہے کہ وہ بچہ طاقتور اور بوڑھا کمزور ہے لیکن اس بچہ کی طاقت بڑھے گی اور بوڑھے کی روز بروز گھٹے گی۔"

(خطبہ نکاح 26؍دسمبر 1938ء از خطبات محمود جلد 3 صفحہ 463-460)

مغربیت اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھود رہی ہے جس میں وہ ایک دن ہمیشہ کی نیند سلا دی جائے گی

"اسی طرح اب جو لوگ کہتے ہیں کہ پردہ قائم رہتا نظر نہیں آتا۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ تمہیں تو پردہ قائم ہوتا نظر نہیں آتا۔ اگر دنیا ہمارے وعظ و نصیحت سے متاثر ہو کر بے پردگی سے باز نہیں آئے گی تو کیا تم سمجھتے ہو۔ اس زمین کو چکر دینا خدا کے اختیار سے باہر ہے یہ بگڑی ہوئی دنیا جو آج تمہیں دکھائی دے رہی ہے خدا اسے ایک ایسا چکر دے گا کہ یہ مجبور ہو گی اس بات پر کہ اسلام کے احکام پر عمل کرے اور ہر قسم کی غلط آزادی کو خیرباد کہہ دے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے بڑے اہم تغیرات مقدر ہیں رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ آدمی رات کو مومن سوئے گا اور صبح کو کافر اٹھے گا۔ صبح کو کافر ہو گا اور رات اس پر ایسی حالت میں آئے گی جبکہ وہ مومن ہو گا اس میں اسی امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ **اس زمانہ میں جلد جلد تغیرات رونما ہوں گے اور ایسے ایسے انقلاب پیدا ہوں گے جو انسانی قیاسات سے بالکل بالا ہوں گے**۔ ایک شخص مومن ہونے کی حالت میں سوئے گا اور دہریہ بن کر اٹھے گا اور ایک دوسرا شخص دہریہ ہونے کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کو وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے حلقۂ غلامی میں آ چکا ہو گا۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم خدا کے حکم کے مطابق چلتے چلے جائیں۔ اور اپنی اطاعت اور وفاداری کا نمونہ دکھا کر خدا تعالیٰ کے سچے سپاہی بنیں۔ اگر ایک فوج کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ سمندر میں اپنے گھوڑے ڈال دے تو سپاہیوں کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ اعتراض کریں اور کہیں کہ ہم سمندر میں اپنے گھوڑے کیوں ڈالیں ہماری جانوں کا اس میں خطرہ ہے ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ بے دھڑک سمندر میں کود جائیں اور اپنے افسر کے حکم کو

بجا لائیں۔ اسی طرح ہمیں اگر روحانی فوج میں داخل ہونے کے بعد بعض نا قابل عبور سمندر نظر آتے ہیں یا وہ گڑھے نظر آتے ہیں جن میں گر کر ہماری پسلیاں چور چور ہو سکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ ہم سمندر کو عبور کر جائیں اور گڑھوں پر سے چھلانگ لگا کر گزر جائیں تو اگر خدا کا منشاء یہ ہوگا کہ وہ ہمیں زندہ رکھے اور ہمارے ذریعہ سے دنیا کے احیاء کے سامان پیدا فرمائے تو پیشتر اس کے کہ ہم ان گڑھوں میں گریں خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے اُتر کر ان کو پُر کر دیں گے اور جب ہم پہنچیں گے وہ ہمیں گڑھے نہیں بلکہ ہموار اور سیدھا اور کھلا راستہ نظر آئے گا...... اور ہم سلامتی کے ساتھ دنیا میں امن کا جھنڈا قائم کر کے رہیں گے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ یہ عرش پر خدا کا وہ فیصلہ ہے جسے بدلنے کی کوئی شخص طاقت نہیں رکھتا...... ہمارا کام دین کی عظمت اور اس کے جلال کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ ہمارا کام محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا ہے ہمیں نہیں چاہئے کہ ہم کوئی ایسا کام کریں جو دشمنوں کی نظر میں اسلام کو بدنام کرنے والا اور ان کو دین کے متعلق اور زیادہ شبہات میں مبتلا کرنے والا ہو۔ مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے کامل یقین ہے کہ یہ حالات جو بے پردگی وغیرہ کے سلسلہ میں دنیا میں نظر آ رہے ہیں۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے دین کے خلاف ہیں اس لئے اب دنیا میں قائم نہیں رہ سکتے۔ **بے پردگی مٹ جائے گی۔ مرد اور عورت کا آزادانہ میل جول جاتا رہے گا۔ مغربیت اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھود رہی ہے جس میں وہ ایک دن ہمیشہ کی نیند سلا دی جائے گی اور اسلام اپنی پوری شان اور اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ دنیا کے ہر گوشہ میں بلکہ ایک ایک گھر اور ایک ایک دل میں جلوہ نما ہوگا......**

ہمارے لئے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ آسمان پر فرشتے اسلام کی تائید کے لئے کھڑے ہیں اور وہ زمین پر اترنے والے ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم نڈر ہو کر کام کرتے چلے جائیں اور اسلام کی اصل شکل میں ایک خفیف سے خفیف تبدیلی بھی کبھی برداشت نہ کریں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1943ء صفحہ 54-56)

تم میں سے کئی لوگ زندہ ہوں گے کہ تم مغربیت کے اِن کھنڈرات پر اسلام کے محلات کی نئی تعمیر مشاہدہ کرو گے

" فتنے ابھی ختم نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان فتنوں کو لمبا کرے گا اور لمبا کرتا چلا جائے گا۔ تا کہ وہ قوم اس عرصہ میں تیار ہو جائے جس نے آئندہ دنیا کی حکومتیں اپنے ہاتھ میں لینی ہیں۔ سورۃ کہف میں ذکر آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھی کے ساتھ جا رہے تھے کہ انہوں نے ایک دیوار دیکھی۔ جو گر رہی تھی انہوں

نے دیوار کو بغیر کسی اُجرت کے دوبارہ کھڑا کر دیا اور اسے گرنے سے محفوظ کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس صورت میں یہ بتاتا ہے کہ دیوار کو مضبوط بنانے میں حکمت یہ تھی کہ اس کے نیچے دو یتیم بچوں کا خزانہ تھا اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ جب تک وہ بچے جوان نہ ہو جائیں ان کا خزانہ دیوار کے نیچے محفوظ رہے۔ جنگ کی موجودہ حالت بھی ایسی ہی ہے مگر وہاں تو دیوار بنانے سے خزانہ محفوظ رہا تھا اور یہاں دیواریں گرانے سے خزانہ محفوظ رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان دنیوی عمارتوں کو گرا رہا ہے مگر بجائے اس کے کہ وہ یک دم سب عمارتوں کو گرائے ان کو آہستہ آہستہ گرا رہا ہے کیونکہ وہ لوگ جن کے سپرد اس عمارت کی نئی تعمیر ہے وہ خدا تعالیٰ کے انجینئرنگ کالج میں اس وقت پڑھ رہے ہیں اور ابھی اپنی تعلیم سے فارغ نہیں ہوئے۔ پس اگر آج تمام عمارتیں یکدم گر جائیں تو چونکہ وہ لوگ جنہوں نے نئی عمارتیں کھڑی کرنی ہیں ابھی اپنی تعلیم کی تکمیل نہیں کر سکے۔ اس لئے خلا رہ جائے گا اسی وجہ سے خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ ان دیواروں اور مکانات کو گرا رہا ہے۔ آج ایک دیوار کو گراتا ہے تو کل دوسری دیوار کو گرا دیتا ہے۔ آج ایک چھت اُڑاتا ہے تو کل دوسری چھت کو اُڑا دیتا ہے۔ آج ایک کمرہ کو گراتا ہے تو کل دوسرے کمرے کو گرا دیتا ہے۔ اسی طرح وہ آہستہ آہستہ اور قدم بقدم دنیا کی تمام عمارتوں۔ دنیا کے تمام مکانوں اور دنیا کے تمام سامانوں کو گرا رہا، مٹا رہا اور تباہ و برباد کر رہا ہے اور اس کا منشاء یہ ہے کہ وہ اس وقت تک ان عمارتوں کو مکمل طور پر برباد نہ کرے جب تک خدا تعالیٰ کے کالج میں جو لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ اس کالج سے تعلیم حاصل کر کے فارغ نہ ہو جائیں اور ان پر قبضہ کرنے کے لئے تیار نہ ہو جائیں۔ پس یہ رستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہماری جماعت کی ترقی کے لئے کھولا گیا ہے۔ یہ تغیر ایک دن ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مگر آہستگی سے اس لئے ہو رہا ہے تا کہ وہ لوگ جنہوں نے اس پر قبضہ کرنا ہے پوری طرح تیار ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے کالج میں تعلیم حاصل کر لیں۔ میں نے گزشتہ ایّام میں ایک خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو دنیا کی خرابیوں کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے اور آپ اس کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تا کہ آپ جب تعلیم سے فارغ ہو جائیں تو ان مدرسوں کی جگہ کام کریں جو آج دنیا کو تعلیم دے رہے ہیں......

میں نے پہلے بھی بارہا کہا ہے اور اب پھر بڑے زور سے کہتا ہوں کہ دنیا میں مغربیت نے کافی حکومت کر لی۔ اب خدا تعالیٰ کا منشاء ہے کہ وہ مغربیت کو کچل کر رکھ دے۔ جو لوگ ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مغربیت کا مقابلہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پردہ قائم رہتا ہوا نظر نہیں آتا۔ مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ یہ چیزیں ضروری ہیں اور اگر ہم ان امور میں مغربیت کی پیروی نہ کریں تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ یاد رکھیں کہ وہ اپنے ان افعال سے اسلام اور احمدیت کی کامیابی کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں یہ

چیزیں مٹنے والی ہیں۔ مٹ رہی ہیں اور مٹ جائیں گی۔ ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہوں گے کہ تم مغربیت کے درودیوار اور اس کی چھتوں کو گرتا ہوا دیکھو گے۔ اور مغربیت کے ان کھنڈرات پر اسلام کے محلات کی نئی تعمیر مشاہدہ کرو گے۔ یہ کسی انسان کی باتیں نہیں بلکہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے اور کوئی نہیں جو اس فیصلہ کو بدل سکے۔ پس ہماری طاقت کا سوال نہیں نہ ہم نے پہلے کبھی کہا کہ یہ تغیر ہماری طاقت سے ہوگا اور نہ آئندہ کبھی کہہ سکتے ہیں۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس تغیر کا خدا نے وعدہ کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدوں کے اٹل ہونے کا ہم اپنی زندگی میں بارہا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اس مشاہدہ کے بعد ہمارے ایمانوں میں تزلزل پیدا ہو۔ ہمارے اعتقادات میں کمزوری رونما ہو۔ یقیناً دنیا گھٹنوں کے بل گر کر عاجزی کرتی اور دانت پیستی ہوئی ہمارے سامنے آئے گی اور اسے اپنے اس موجودہ نظام کو توڑ کر۔ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک نیا نظام اسلام کی تعلیم کی شکل میں اپنے لئے قبول کرنا پڑے گا......

آج زمین اور آسمان دونوں ان حالات کی تائید میں ہیں۔ خالی آسمان کے حالات موافق ہوں اور زمین کے حالات اس کے موافق نہ ہوں۔ تب بھی زمین، آسمان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر جب زمین اور آسمان دونوں تائید میں ہوں تو اس وقت ان حالات کے رونما ہونے میں کوئی طاقت روک پیدا نہیں کر سکتی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ دوستوں کو اپنے دلوں میں یہ یقین پیدا کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ دنیا میں ایک عظیم الشّان انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے اور وہ انقلاب خدا تعالیٰ خود تمہارے ہاتھوں سے پیدا کرنا چاہتا ہے تم مت دیکھو۔ کہ تم کیا ہو۔ تم یہ دیکھو کہ زمین و آسمان کا خدا کبھی آہستگی کے ساتھ کبھی چلتا ہوا کبھی دوڑتا ہوا اور کبھی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہوا تمہارے قریب آ رہا ہے اور جوں جوں وہ تمہارے قریب آ رہا ہے تم ایک زبردست ہتھیار بنتے چلے جا رہے ہو۔ تم اپنی ذات میں ایک مٹی کا ڈلا سہی۔ مگر ایک تجربہ کار اور ماہر فن کے ہاتھ میں جب مٹی کا ڈلا آ جاتا ہے تو وہ اس تلوار سے زیادہ کام کر جاتا ہے جو ایک نادان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ پس بے شک تم اپنے آپ کو مٹی کا ایک ڈلا تسلیم کر لو۔ مگر یہ مٹی کا ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آ چکا یا آنے والا ہے اور جب یہ ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آئے گا۔ تو دنیا کے بڑے بڑے قلعے اس سے پاش پاش ہو جائیں گے ان کی اینٹیں بھی نہیں ملیں گی۔ ان اینٹوں کی مٹی بھی نہیں ملے گی۔ پس ان تغیرات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعائیں کرتے رہو اور اپنے اندر یقین اور وثوق پیدا کرو جس دن تمہارے اندر یقین پیدا ہو گیا اس دن تمہارے سارے شک، سارے شبہات اور سارے وساوس آپ ہی آپ دور ہو جائیں گے اور تم اپنے آپ کو ترقی کے ایک مضبوط اور بلند ترین مینار پر کھڑا دیکھو گے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1943ء صفحہ 152-147)

۞ ......عددی غلبہ...... ۞

وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آ گیا ہے **اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے۔** اور ابھی سے مختلف اطراف سے خوشخبری کی ہوائیں چل رہی ہیں۔ اور جس طرح خدا کی یہ سنت ہے کہ بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوائیں چلاتا ہے تا کہ غافل لوگ آگاہ ہو جائیں اور اپنے مال و اسباب کو سنبھال لیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہماری ترقی کی ہوائیں چلا دی ہیں۔"

(انوار خلافت از انوار العلوم جلد 3 صفحہ 165)

تمہاری تعداد آہستہ آہستہ بڑھ جائے گی اور تم اس دنیا پر غالب آ جاؤ گے

اگر تم خدا تعالیٰ کی ہدایات پر عمل کرو گے۔ **تو تمہاری تعداد آہستہ آہستہ بڑھ جائے گی۔ اور تم اس دنیا پر غالب آ جاؤ گے۔** (انشاء اللہ تعالیٰ)

......اور خدا تعالیٰ تمہیں ہمیشہ کے لئے زیادہ سے زیادہ شان و شوکت عطا فرمائے گا۔"

(خطاب 5/جون 1955ء بمقام (زیورچ) سوئیٹزرلینڈ از الفضل 22/جون 1955ء)

سینکڑوں نہیں لاکھوں اور کروڑوں افراد ہر سال احمدیت میں داخل ہوں گے

"پس جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اور اس سے رات دن دعائیں مانگتا ہے تو خدا تعالیٰ دلوں کی کھڑکیاں کھول دیتا ہے پس تم دعائیں مانگو۔ لوگوں کے دلوں کی کھڑکیاں خود بخود کھل جائیں گی۔ **پھر سینکڑوں نہیں لاکھوں اور کروڑوں افراد ہر سال احمدیت میں داخل ہوں گے۔"**

(خطبہ جمعہ 28/اکتوبر 1955ء از الفضل 4/نومبر 1955ء)

جماعت احمدیہ پر ایک دن آنے والا ہے کہ یہ چندلاکھ سے چند ارب ہو جائے گی

"میری ایک خواب ہے جو الفضل میں چھپ چکی ہے۔ اس میں میں نے دیکھا۔ کہ میں ترکی سے روس کی طرف گیا ہوں۔ پس کوئی تعجب نہیں۔ کہ اگر ہم روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کریں تو ترکی سے ایسا رستہ مل جائے۔ جس کے ذریعہ وہ روس میں پہنچ جائے۔ پھر میں نے اس خواب میں دیکھا کہ جہاں میں گیا ہوں۔ وہاں کچھ جھونپڑیاں ہیں جن کی پھوس کی دیواریں اور پھوس کی چھتیں ہیں اور ان میں غریب لوگ رہتے ہیں۔ ممکن ہے۔ ہمارا ترجمۃ القرآن پہلے روس کے غریب خاندانوں میں پھیلے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ پھر اس خواب میں ان لوگوں سے میں نے حالات دریافت کرنے شروع کئے۔ اور اس طرح مذہب کی باتیں شروع ہو گئیں۔ تو ان میں سے ایک شخص نے میرے سوالات کا جواب دینا شروع کیا۔ اور مجھے بتایا۔ کہ ہم چند لوگ احمدی ہیں۔ پس کوئی تعجب نہیں ہمارے ذریعہ روس میں قرآن کریم پھیلے اور ہم ان لوگوں کے خیالات کی اصلاح کریں۔ عیسائیت انہیں خدا تعالیٰ سے وابستہ نہیں رکھ سکی۔ لیکن اب اسلام یہ کام کرے گا۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کی طرف لے آئے گا۔ آج کل روسی 22 کروڑ ہیں۔ اگر وہ ہمیں مل گئے۔ تو چین کے پچاس کروڑ باشندے بھی کہیں نہیں جا سکتے۔ اور اگر یہ دونوں ملک اسلام میں آ جائیں۔ تو ہندوستان کا 45 کروڑ آدمی بھی کہیں نہیں جاتا۔ یہ سارے مل کر ایک ارب 17 کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر 8 کروڑ پاکستانی ملا لیں اور 18 کروڑ امریکن آ جائیں۔ تو یہ ایک ارب تینتالیس کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر یورپ کے 30 کروڑ باشندے آ جائیں تو یہ ایک ارب 73 کروڑ بن جاتے ہیں۔ پھر چالیس کروڑ باشندے افریقہ کے ملا لئے جائیں تو یہ دو ارب تیرہ کروڑ بن جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں انڈونیشیا اور بعض دوسرے علاقوں کے آدمی ملا لئے جائیں تو یہ دو ارب پچاس کروڑ بن جاتے ہیں۔ اور یہ تقریباً دنیا کی کل آبادی کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اور وہی بات ہو جاتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ کہ 300 سال کے اندر میری جماعت اس قدر بڑھ جائے گی کہ دوسری اقوام کی حیثیت اس کے سامنے بالکل ادنیٰ اقوام کی سی ہو جائے گی اور شاید اس خبر میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانہ میں بڑے چھوٹے کئے جائیں گے۔ اور چھوٹے بڑے کئے جائیں گے۔ جماعت احمدیہ جو تعداد میں آج کل تھوڑی ہے۔ **ایک دن آنے والا ہے۔ کہ یہ چند لاکھ سے چند ارب ہو جائے گی۔ اور باقی اقوام جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں وہ کروڑوں سے چند لاکھ بن جائیں گی۔ اور اس طرح بڑے چھوٹے اور چھوٹے بڑے کئے جائیں گے۔**"

(خطبہ جمعہ 4 / جنوری 1957ء از الفضل 5 / فروری 1957ء)

یہ سلسلہ سچا ہے ایک وقت ایسا آئے گا کہ تمام دنیا کی توجہ اس طرف پھر جائے گی

"یہ سلسلہ سچا ہے اور ہمیں یقین ہے۔ کہ ایک نہ ایک وقت خدا تعالیٰ اس پر ایسا لے آئے گا۔ کہ تمام دنیا کی توجہ اس طرف پھر جائے گی اور وہ اس میں گروہ در گروہ داخل ہوں گے اور اس کے آثار نظر بھی آ رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 29/جولائی 1949ء بمقام یارک ہاؤس کوئٹہ از الفضل 16/مارچ 1960ء)

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس سلسلہ کے ماننے والے لاکھوں سے کروڑوں اور پھر کروڑوں سے اربوں ہو جائیں گے

افتتاحی تقریر بر موقع جلسہ سالانہ 26/دسمبر 1961ء جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضور کی ہدایت پر پڑھ کر سنائی۔ اس میں حضور نے فرمایا۔

"حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو قائم کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو دنیا خواہ کتنا زور لگائے وہ اسے مٹانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دشمن اس کے خلاف شور بھی مچاتے ہیں۔ منافق اس کے متعلق اعتراضات بھی کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کام ہمیشہ ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہی بات جسے انہونی قرار دیا جاتا ہے ایک حقیقت بن کر ظاہر ہو جاتی ہے اور وہی جماعت جسے حقارت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے آخر اپنے دلائل اور براہین کی رو سے تمام دنیا پر غالب آ جاتی ہے۔

یہی سنت اس زمانہ میں ہماری جماعت کے ساتھ بھی کام کر رہی ہے۔ ہر دن جو ہم پر طلوع کرتا ہے وہ ہمیں زیادہ سے زیادہ کامیابیوں اور عروج سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے **اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ اسی طرح ترقی کرتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کے ماننے والے لاکھوں سے کروڑوں اور پھر کروڑوں سے اربوں ہو جائیں گے** اور اس صداقت ازلی کا شکار ہو جائیں گے جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔

پس یہ ترقی تو ایک لازمی چیز ہے۔ اور یقیناً یہ ایک دن ہو کر رہے گی...... بہر حال ہم میں سے کوئی شخص اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ خدا تعالیٰ کے مسیحؑ کے ہاتھوں زمین میں ایک بیج بویا گیا اور وہ بیج ہر قسم کی مخالفانہ ہواؤں کے

باوجود بڑھا اور پھولا اور پھلا یہاں تک کہ آج اسی بیج سے ایک ایسا شاندار درخت پیدا ہو چکا ہے جس کی شاخیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں اور جس پر ہزارہا آسمانی پرندوں نے بسیرا کیا ہوا ہے۔"

(الفضل 2؍جنوری 1962ء)

بہرحال فتح ان کی ہے جو میرے ساتھ ہیں

"جب میں ابھی بچہ تھا اور خلافت کا کوئی وہم وگمان نہ تھا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ۔ یعنی تیرے ماننے والے اپنے مخالفوں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ اس وقت میں یہی سمجھتا تھا کہ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے کیونکہ میرے اتباع کا تو خیال بھی میرے ذہن میں نہ آ سکتا تھا کہ کبھی ہوں گے۔ یہ عبارت قرآن کریم کی ایک آیت سے لی گئی ہے جو حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق ہے مگر آیت میں وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ ہے اور میری زبان پر اِنَّ الَّذِیْنَ کے لفظ جاری کئے گئے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے اس قدر عرصہ پہلے سے یہ خبر دے رکھی تھی اور کہا تھا کہ مجھے اپنی ذات کی قسم ہے کہ تیرے متبع تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ اب اس کی ایک مثال تو موجود ہے۔ کتنے شاندار وہ لوگ تھے جنہوں نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی مگر دیکھو اللہ تعالیٰ نے ان کو کس طرح مغلوب کیا ہے۔ بعد کا میرا ایک اور رؤیا بھی ہے جو اس کی تائید کرتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نور کے ستون کے طور پر زمین کے نیچے سے نکلا۔ یعنی پاتال سے آیا اور اوپر آسمانوں کو پھاڑ کر نکل گیا۔ اگرچہ مثال بری ہے لیکن ہندوؤں میں یہ عقیدہ ہے کہ شوجی زمین کے نیچے سے آیا اور آسمانوں سے گزرتا ہوا اوپر چلا گیا۔ یہ مثال اچھی نہیں مگر اس میں اسی قسم کا نظارہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاتال سے نکل کر افلاک سے بھی اوپر نکل گیا۔ میں نے بھی دیکھا کہ ایک نور کا ستون پاتال سے آیا اور افلاک کو چیرتا ہوا چلا گیا۔ میں کشف کی حالت میں سمجھتا ہوں کہ یہ خدا کا نور ہے۔ پھر اس نور میں سے ایک ہاتھ نکلا لیکن مجھے ایسا شبہ پڑتا ہے کہ اس کے رنگ میں ایسی مشابہت تھی کہ گویا وہ گوشت کا ہے۔ اس میں ایک پیالہ تھا۔ جس میں دودھ تھا۔ جو مجھے دیا گیا اور میں نے اسے پیا اور پیالے کو منہ سے ہٹاتے ہی پہلا فقرہ جو میرے منہ سے نکلا وہ یہ تھا کہ اب میری امّت کبھی گمراہ نہ ہوگی ...... پس ان رؤیاؤں سے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے دشمن باہر سے مایوس ہو کر ہم میں سے بعض کو ورغلانا چاہے **لیکن بہرحال فتح ان کی ہے جو میرے ساتھ ہیں** میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ یہ واقعات میری زندگی میں ہوں گے یا میرے بعد۔

کیونکہ بعض اوقات زندگی کے بعد کے واقعات بھی رؤیا میں دکھا دیئے جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 4؍جنوری 1935ء از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 18-17)

آج تم تھوڑے ہو لیکن خدا فرماتا ہے کہ وہ تمہیں بڑھائے گا یہاں تک کہ تم ساری دنیا میں پھیل جاؤ گے

"پس یاد رکھو کہ ہماری قربانیاں ہرگز رائیگاں نہیں جائیں گی۔ میں آسمان پر ایک نیک تغیر پاتا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے محبت کا دریا اُمنڈتا ہوا دیکھتا ہوں۔ ابھی تین دن کی بات ہے میں صبح کی نماز پڑھ کر لیٹا۔ تو مجھے ایک الہام ہوا۔ جس کے یہ الفاظ تھے "مبارک ہے وہ خدا جس نے مجھے کوثر دکھایا اور اسی طرح جنت کے بعض اور مقام بھی" میں اسی وقت دل میں کہتا ہوں۔ کہ مبارک کا لفظ انسانوں کے متعلق آتا ہے۔ مگر اسی وقت دل میں آیا کہ اس جگہ مبارک تبارک کی جگہ پر استعمال ہوا ہے۔ اس الہام کے وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے میری روح کو لے جا کر کوثر اور بعض دوسرے اعلیٰ مقاماتِ جنت دکھائے ہیں اور واپسی پر اس لطف و اکرام پر حیران ہو کر میں اوپر کے الفاظ کہتا ہوں۔ غرض رؤیا میں خدا تعالیٰ نے مجھے کوثر کے مقام تک پہنچایا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر ہماری نصرت و تائید کے سامان ہو رہے ہیں۔ کوثر تو مرنے کے بعد ملتا ہے اور اگر دوسرے کوائف ساتھ نہ ہوتے۔ تو میں اس کی تعبیر یہ کرتا۔ کہ یہ میرے نیک انجام کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن رؤیا کے باقی حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل کی امید دلاتے ہیں اور جماعت کی ترقیات کی اس میں خبر دی گئی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ مومنوں کو اس دنیا میں بھی جنت ملتی ہے اور آخرت میں بھی۔ پس جوں جوں نفس کشی کرو گے۔ جوں جوں امن پسندی کا نمونہ دکھاؤ گے اور بجائے انسانوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو گے۔ اسی قدر زیادہ اللہ تعالیٰ تمہاری آسائش کے لئے بہتر سے بہتر سامان مہیا کرے گا۔ تمہیں جنت دے گا جس میں تمہیں کوئی دکھ نہ ہوگا اور تمہیں ایسی کثرت دے گا جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا اس رؤیا میں کوثر کا نظارہ اس لئے بھی دکھایا گیا ہے کہ دشمن کہتا ہے ہم رسول کریم ﷺ کی ہتک کرتے ہیں۔ چونکہ کوثر دراصل رسول کریم ﷺ کا حق ہے اور کوثر کی نعمتیں رسول کریم ﷺ کے ہاتھوں ہی مل سکتی ہیں۔ اس لئے کوثر کے انعام ملنے کا نظارہ دکھا کر بتایا گیا ہے کہ نادان دشمن لاکھ جھک مارے۔ کوثر کا دیکھنا اور رسول کریم ﷺ کے ہاتھوں اس کے زندگی بخش جام کا پینا تو ہم نے تیرے لئے مقدر کر دیا ہے۔ کیونکہ محمد ﷺ کا تو ہی سچا متبع ہے۔ پھر وہ چیز جو مجھ کو دی گئی۔ درحقیقت جماعت کا امام ہونے کے لحاظ سے تم کو بھی دی گئی ہے۔ پس مبارک ہو تمہیں کہ خدا تعالیٰ نے

تمہارے لئے جنت مقدر کر دی ہے۔ مبارک ہو تمہیں کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے کوثر کا انعام مقدر کر دیا۔ **آج تم تھوڑے ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ وہ تمہیں بڑھائے گا یہاں تک کہ تم ساری دنیا میں پھیل جاؤ گے۔ آج تمہیں کہا جاتا ہے کہ تم رسول کریم ﷺ کی ہتک کرنے والے ہو مگر خدا یہ بتاتا ہے کہ محمد ﷺ کوثر کے جام بھر بھر کر تم کو پلائیں گے اور تم بھی اس میں حصہ دار ہو گے۔"**

(خطبہ جمعہ 5/ جولائی 1935ء از الفضل 9/ جولائی 1935ء)

ایک مرتد کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک قوم یا جماعت لائے گا

"میں تو جانتا ہوں کہ یہ دن **سلسلہ کی ترقی کے** ہیں قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ یَرْتَدِدْ مِنْکُمْ یَاْتِی اللّٰہِ بِقَوْمٍ یعنی اگر کوئی شخص مرتد ہو جاوے تو اللہ اس کے بدلہ ایک قوم یا جماعت لائے گا۔ میں پسند نہیں کرتا کہ ایک شخص بھی اس سلسلہ سے باہر رہے اور میں دعاؤں میں لگا ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔ لیکن اگر علم الٰہی میں کوئی ایسا شخص ہے **تو اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو لائے گا اور اگر کوئی جماعت ہے تو اس کے بدلہ میں مجھے جماعتیں دے گا۔**

میں خدا تعالیٰ کے وعدہ پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے کامل یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا مگر بدقسمت ہو گا وہ جو اس سے الگ ہو۔"

(مجلس عرفان 9/ اپریل 1914ء از الحکم 21/ اپریل 1914ء)

……امن عالم کا قیام……

امن اور صلح کا پیغام دنیا میں پھیلے گا

" بہرحال یہ دونوں اصول آجکل کلّی طور پر دنیا کو تقسیم کئے ہوئے ہیں۔ آدھی دنیا ایک طرف ہے۔ اور آدھی دوسری طرف۔ یعنی آدھی دنیا مغربی ڈیماکریسی کی دلدادہ ہے اور آدھی دنیا ڈکٹیٹر شپ کی طرف مائل ہے مگر خدا تعالیٰ کا کلام بتاتا ہے کہ آخر اسلام کو فتح حاصل ہو گی اور مخالف اسلام طاقتیں توڑ دی جائیں گی۔ ان طاقتوں نے دنیا میں بہت دیر تک حکومت کر لی ہے۔ اب خدا کی غیرت بھڑک رہی ہے۔ اب محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت دنیا میں پھر قائم کی جائے گی۔ خدا کی بادشاہت پھر اس زمین پر لائی جائے گی۔ خدا کے وجود کے دشمن مٹائے

جائیں گے خواہ دنیا کی کتنی بڑی قومیں ان کی تائید میں کھڑی ہو جائیں اور یقیناً وہ دن دنیا کے لئے بڑا مبارک ہو گا۔ ہمارا خدا پھر اپنے تخت پر بٹھایا جائے گا۔ ہمارے رسولؐ کا جھنڈا پھر ہوا میں لہرائے گا **اور وہ امن اور صلح کا پیغام جو محمد رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا پھر دنیا میں پھیلے گا** اور دشمنوں کی زبانیں بند ہو جائیں گی اور وہ اپنے منہ سے اس بات کا قرار کریں گے کہ وہ خدا کے مقدّس پر خاک ڈالنے میں ناکام رہے ہیں اور اپنے اس فعل پر وہ سخت شرمندہ اور نادم ہوں گے۔

یاجوج و ماجوج کے زمانہ میں ان کی تباہی و بربادی کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی رَو چلے گی جس کے نتیجہ میں کفر کا نظام لپیٹ دیا جائے گا اور وہ مسلمان جن میں زندگی کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے پھر ایک فاتح اور طاقتور قوم کی شکل اختیار کر لیں گے اور اسلام دنیا پر غالب آجائے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 565)

مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر دنیا اکٹھی کی جائے گی اور امن قائم ہوگا

سفر یورپ کے دوران 28/اگست 1924ء کو جرائد انگلستان کے ذریعہ اہل انگلستان کے نام پیغام میں فرمایا۔

"میں اہل انگلستان سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ سنجیدگی سے اس شخص کے دعویٰ پر غور کرے گا۔ جو یہ کہتا تھا کہ خدا تعالیٰ اس سے اس طرح بولتا تھا۔ جس طرح کہ وہ پہلے نبیوں سے بولا۔ اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ اگر اس کی طرف توجہ کریں گے۔ تو وہ اسی طرح خدا کا جلال اپنے اندر پائیں گے۔ اور اس کا کلام سنیں گے۔ جس طرح کہ پہلے نبیوں کے حواریوں نے محسوس کیا اور سنا۔

مسیح موعود کا دعویٰ تھا کہ وہ صلح کے شاہزادے ہیں۔ اور یہ کہ ان کے ہاتھ پر دنیا اکٹھی کی جائے گی اور امن قائم ہوگا۔ پس ہر ایک امن پسند کا فرض ہے کہ وہ ان کے دعویٰ پر غور کرے تا کہ اس کی سستی اس مقصد کو پیچھے نہ ڈال دے۔ جس کے حصول کے لئے وہ کوشاں ہے۔"

(الفضل 27/ستمبر 1924ء)

مسیح موعودؑ کے جھنڈے کے نیچے ایک دفعہ پھر دنیا میں امن قائم کیا جائے گا

"جب کبھی مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ غم کا پہلو نکالتا ہے تو ساتھ ہی خوشی کا پہلو بھی پیدا کر دیتا ہے ہمیں غم ہے کہ دنیا اس رستے پر چل رہی ہے جو اسے تباہی اور ہلاکت کی طرف لے جانے والا ہے لیکن ساتھ ہی خوشی بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہو کر ہمارے لئے زیادتیٔ ایمان کا موجب ہوئی اور ہمیں مزید یقین دلاتی ہے کہ جس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے ویسے ہی وہ پیشگوئیاں بھی اپنے وقت پر پوری ہوں گی۔ جن میں اسلام اور سلسلہ کے غلبہ کی خبر دی گئی ہے **اور ایک زمانہ اسلام پر ضرور آئے گا جب وہ تمام دنیا پر غالب ہوگا** ہم نہیں جانتے کہ اس کے بعد دنیا تباہ ہوگی یا باقی رہے گی لیکن اسلام کے غلبہ سے پہلے دنیا تباہ نہیں ہوگی لوگ ایک دوسرے کو مارنے اور تباہ کرنے کی کوشش کریں گے لیکن انسان ان تباہیوں اور بربادیوں میں سے کسی نہ کسی طرح بچ ہی نکلے گا یہاں تک کہ **رسول کریم ﷺ کی غلامی میں اور آپؐ کے جھنڈے کے نیچے ایک دفعہ پھر دنیا میں امن قائم کیا جائے گا اور خدا کا کلام پورا ہو کر دنیا کو ان خطرناک عذابوں اور بلاؤں سے بچالے گا۔** اس کے بعد اگر قیامت جلد آنی ہے تو آ جائے گی۔ مگر اس سے پہلے نہیں اور ہرگز نہیں۔"

(خطبہ جمعہ 10/ اگست 1945ء از الفضل 16/ اگست 1945ء)

...... جلسوں اور اجتماعات میں لوگوں کی بکثرت شمولیت ......

اربوں کے اجتماع ہوں گے جس میں مشرق و مغرب کے لوگوں نے جمع ہونا ہے

"پس اس وقت اسلام کی زندگی اور اسلام کے جاہ و جلال کا مدار اگر کسی چیز پر ہے تو اس پودے پر جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے گاڑا۔ اب ہمارے سامنے دو تین دن کے بعد ایک اجتماع کی صورت پیدا ہونے والی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظام کے ماتحت جلسہ ہونے والا ہے اس کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ لیکن یہ جلسہ بھی ہمارے لئے بہت کچھ عبرت کا سامان اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اگر چند ہزار لوگوں کے جمع ہونے کے لئے اتنی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے کہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے سینکڑوں لوگ اس میں لگ جاتے ہیں تو پھر سوچ لو وہ عظیم الشان اجتماع جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر

ہونا ہے۔ اور جس میں مشرق و مغرب کے لوگوں نے جمع ہونا ہے اس اجتماع کی تربیت اور اس کے نظام کے قیام کے لئے کتنا انتظام کرنا چاہئے۔ مگر جب جماعت حال کے اجتماع کا پورے طور پر انتظام نہیں کر سکتی تو مستقبل جو بہت بڑا ہے اس کے انتظام کے وقت کیا کرے گی۔ دس بارہ پندرہ ہزار کا اجتماع کوئی غیر معمولی اجتماع نہیں۔ مگر اس کے لئے بھی اگر تیاری نہ کریں تو ناکامی ہو۔ **پھر کیا لاکھوں کروڑوں کے لئے نہیں بلکہ اربوں کے اجتماع کے لئے جو خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت جماعت میں داخل ہونے والے ہیں کتنی بڑی تیاری کتنی بڑی مشق اور کتنے بڑے سامان کی ضرورت ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 23 / دسمبر 1927ء از خطبات محمود جلد 11 صفحہ 261-260)

جلسوں میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی

"اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ہماری جماعت کے مردوں اور عورتوں کو پھر اس مقدّس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے 1891ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم فرمایا تھا۔ سب سے پہلا جلسہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوا۔ اس میں صرف 75 آدمی شریک ہوئے تھے اور آخری جلسہ جو 1907ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہوا۔ اس میں سات سو افراد شریک ہوئے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ستّر اسّی ہزار تک پہنچ چکی ہے اور **ہمیں یقین ہے کہ یہ تعداد انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی اور قیامت تک اسلام اور احمدیت کا جھنڈا ہماری جماعت کے افراد کے ذریعہ دنیا کے تمام ملکوں میں بلند ہوتا رہے گا۔**

زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمت دین کے لئے وقف کرو۔ تا کہ ایک کے بعد دوسری نسل اور دوسری کے بعد تیسری نسل اس بوجھ کو اٹھاتی چلی جائے اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اُونچا لہراتا رہے۔

ہمیں اس وقت ہر قسم کے واقفین کی ضرورت ہے۔ ہمیں گریجوایٹوں کی بھی ضرورت ہے اور کم تعلیم والوں کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہم ہر طبقہ تک اسلام کی آواز پہنچا سکیں اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھ لو گے۔ تو یقیناً اس کشتی کو سلامتی کے ساتھ نکال کر لے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ابدی حیات عطا فرمائے گا۔ **تمہارے بعد بڑے بڑے فلاسفر پیدا ہوں گے۔ بڑے بڑے علماء پیدا ہوں گے۔ بڑے بڑے صوفیاء پیدا ہوں گے۔ بڑے بڑے بادشاہ آئیں گے۔ مگر یاد رکھو خدا تعالیٰ نے جو شرف تمہیں عطا فرمایا ہے۔ بعد میں**

آنے والوں کو وہ میّسر نہیں آسکتا۔ جیسے عالم اسلام میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں مگر جو مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چھوٹے سے چھوٹے صحابیؓ کو بھی ملا وہ ان بادشاہوں کو نصیب نہیں ہوا۔ ان بادشاہوں اور نوجوانوں کو بے شک دنیوی دولت ملی۔ مگر اصل چیز تو صحابہؓ ہی کے حصہ میں آئی۔ باقی لوگوں کو تو صرف چھلکا ہی ملا......

اسی طرح بیشک صحابہؓ کے بعد آنے والوں کو بڑی بڑی دولتیں ملیں۔ حکومتوں پر انہیں قبضہ ملا۔ مگر جو روحانی دولت صحابہؓ کے حصہ میں آئی وہ بعد میں آنے والوں کو نہیں ملی۔ پس خدمت دین کے اس اہم موقعہ کو جو تمہیں صدیوں کے بعد نصیب ہوا ہے۔ ضائع مت کرو اور اپنے گھروں کو خدا تعالیٰ کی برکتوں سے بھر لو۔"

(پیغام برموقع جلسہ سالانہ 28/دسمبر 1960ء از الفضل 7/جنوری 1961ء)

......لنگر حضرت مسیح موعودؑ کی وسعت......

جماعت احمدیہ کا لنگر ہمیشہ جاری رہے گا اور کبھی نہیں مٹے گا

دنیا کے ہر بڑے ملک میں یہ لنگر ہوگا

"دنیا کے بادشاہوں کے لنگر تو ختم ہو گئے کوئی دو سو سال تک رہا کوئی سو سال رہا کوئی پچاس سال رہا کوئی بیس سال رہا مگر محمد رسول اللہؐ کا لنگر ساڑھے تیرہ سو سال سے چل رہا ہے اور قرآن کہتا ہے کہ قیامت تک چلے گا پس اس لنگر کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔ اسی طرح سورۂ کوثر میں جس لنگر کی خبر دی گئی تھی اُس میں کوثر سے رسول کریم ﷺ کا کامل متبع مسیح موعود مراد تھا چنانچہ اس کا لنگر دیکھ لو آج تک جاری ہے۔ اس جلسہ پر آنے والے بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور سارا سال بھی لنگر جاری رہتا ہے۔ پس مبارک ہو کہ آپ سب لوگوں کو اس موعود لنگر سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملا ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پرانے صحابی آیا کرتے تھے تو لنگر سے روٹیاں لے جاتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ ان میں بڑی برکت ہے ہم تو سارا سال کوئی بیماری ہو اپنے بچوں اور بیویوں کو یہی روٹیاں پانی میں گھول کر پلا دیتے ہیں اور وہ بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اگر احمدی اپنے ایمان پر قائم رہے تو یہ لنگر بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور کبھی نہیں مٹے گا کیونکہ اس کی بنیاد خدا کے مسیح موعودؑ نے قائم کی ہے جس کو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ تین سو سال کے اندر تیری جماعت ساری دنیا پر غالب آجائے گی اور تین سو سال میں یہ لنگر ربوہ میں نہیں رہے گا بلکہ تین سو سال کے بعد ایک لنگر امریکہ میں بھی ہوگا۔

ایک انڈیا میں بھی ہوگا۔ ایک جرمنی میں بھی ہوگا۔ ایک روس میں بھی ہوگا۔ ایک چین میں بھی ہوگا۔ ایک انڈونیشیا میں بھی ہوگا۔ ایک سیلون میں بھی ہوگا۔ ایک برما میں بھی ہوگا۔ ایک شام میں بھی ہوگا۔ ایک لبنان میں بھی ہوگا۔ ایک ہالینڈ میں بھی ہوگا۔ غرض دنیا کے ہر بڑے ملک میں یہ لنگر ہوگا۔

ع ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے "

(خطاب بر موقع جلسہ سالانہ 1957ء از الفضل 18/ دسمبر 1965ء)

……وسعت اموال ……

کوئی وقت ایسا آئے گا کہ صدر انجمن اور تحریک جدید کا بجٹ پدم پر جا پہنچے گا اور دنیا کی ساری دولت احمدیت کے قدموں میں جمع ہو جائے گی

"ہماری جماعت کو ہمیشہ وہ سبق یاد رکھنا چاہئے۔ جو الحمد للہ ربّ العالمین میں دیا گیا ہے۔ اور اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی تعریف اسی وجہ سے ہے۔ کہ وہ ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے ایک زندہ خدا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا۔ تو ہم الحمد للہ ربّ العالمین کس طرح کہہ سکتے تھے۔ اگر وہ صرف آدمؑ کے زمانہ میں زندہ خدا تھا۔ تو نوحؑ کے زمانہ میں لوگ اس کی کیوں تعریف کرتے۔ اور اگر وہ صرف نوحؑ کے زمانہ میں زندہ خدا تھا تو ابراہیمؑ کے زمانہ میں لوگ اس کی کیوں تعریف کرتے۔ اور اگر وہ صرف ابراہیمؑ کے زمانہ میں زندہ خدا تھا۔ تو موسیٰؑ کے زمانہ میں لوگ اس کی کیوں تعریف کرتے۔ اور اگر وہ صرف موسیٰؑ کے زمانہ میں زندہ خدا تھا۔ تو عیسیٰؑ کے زمانہ میں لوگ اس کی کیوں تعریف کرتے۔ اور اگر وہ صرف عیسیٰؑ کے زمانہ میں زندہ خدا تھا۔ تو محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگ اس کی کیوں تعریف کرتے۔ اور اگر وہ صرف محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زندہ خدا تھا۔ تو آج کے زمانہ کے لوگ اس کی کیوں تعریف کرتے۔ وہ زندہ ہے اور زندہ رہے گا اور ہر زمانہ کے لوگ اس کی تعریف کرتے چلے جائیں گے۔ اور اس کے نشانات سے اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے رہیں گے۔ اور جب بھی اس کے بندے مشکلات میں پھنسیں گے۔ اور اس کے دین پر تکلیف کا زمانہ آئے گا وہ اپنے مخفی الہام سے انسانوں کے دلوں میں تحریک کرے گا۔ کہ اٹھو اور میرے دین کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ اور سچے مومن لبیّک کہتے ہوئے اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں گے اور دین کو مشکلات سے نکال لیں گے۔ یہاں تک کہ دنیا حیران

ہوجائے گی اور شیطان مایوسی سے مرجائے گا۔

جب 53ء میں فسادات ہوئے تو اس وقت میں نے بڑے زور سے اعلان کیا۔ کہ **اے احمدیو تم گھبراؤ نہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ خدا ہماری مدد کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے** اور میرے اس اعلان کے معاً بعد لاہور میں مارشل لاء نافذ ہو گیا اس وقت بعض افسروں نے کہا۔ کہ آپ کے اس فقرہ سے اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ میں نے ان کو جواب دیا۔ کہ جب مجھے خدا آتا ہوا نظر آتا ہے۔ تو کیا میں جھوٹ بولوں۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے سچے بندوں کی مدد کے لئے آیا کرتا ہے۔ اور اب بھی آئے گا۔ اور ہمیشہ ہی آتا رہے گا۔ اگر یہ سلسلہ جاری نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ کے دین کے خادم تباہ ہو جائیں۔ اور ان کے دل غم سے ٹوٹ جائیں۔

غرض اللہ تعالیٰ **اپنی قدرت کے نشانات ہمیشہ دکھاتا چلا آیا ہے۔ اور دکھاتا چلا جائے گا۔** اور جب وہ دکھاتا ہے تو بڑے بڑے سخت دل لوگوں کو بھی اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ **ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔** بیسیوں نہیں سینکڑوں غیر احمدی ایسے ہیں۔ جو فسادات کے بعد مجھے ملے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ہمیں آپ کا وہ فقرہ اب تک یاد ہے۔ کہ تم مت گھبراؤ میں دیکھ رہا ہوں کہ خدا ہماری مدد کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے جب مارشل لاء نافذ ہوا۔ اور فوجیں لاہور میں داخل ہو گئیں۔ تو ہم نے سمجھ لیا کہ آپ کی وہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کو لفظاً لفظاً سچا ثابت کر دیا ہے۔ غرض ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہ آدمؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ نوحؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ ابراہیمؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ موسیٰؑ کے زمانہ میں زندہ تھا۔ وہ عیسیٰؑ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی زندہ تھا۔ اور وہ آج بھی زندہ ہے۔ اور اگر دنیا اور ہزار سال تک قائم رہے گی۔ تو ہزار سال تک اور اگر ایک کروڑ سال تک قائم رہے گی۔ تو کروڑ سال اور اگر ایک ارب سال تک قائم رہے گی تو ایک ارب سال تک وہ اپنی زندگی کے نشانات دکھاتا چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ حی وقیّوم خدا ہے اور وہ لَاتَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَانَوْمٌ کا مصداق ہے۔ اس پر جب اونگھ اور نیند بھی نہیں آتی۔ تو اس کے زندہ نشانات کا سلسلہ کس طرح ختم ہو سکتا ہے........ مجھے وہ زمانہ خوب یاد ہے جب اشتہار چھپوانے کے لئے بھی ہمارے پاس کوئی روپیہ نہیں ہوتا تھا میں جب خلیفہ ہوا اور غیر مبائعین کے مقابلہ میں میں نے پہلا اشتہار لکھا تو اس وقت ہماری مالی حالت اتنی کمزور تھی کہ اس اشتہار کے چھپوانے کے لئے بھی ہمارے پاس کوئی روپیہ نہیں تھا۔ ہمارے نانا جان میر ناصر نواب صاحب مرحوم کو اس کا علم ہوا تو اس وقت ہسپتال اور مسجد کے لئے چندہ جمع کر رہے تھے۔ انہوں نے اڑھائی سو روپیہ کی پوٹلی لا کر میرے سامنے رکھ دی اور کہا کہ آپ اس روپیہ کو استعمال کر لیں۔ جب آپ کے پاس روپیہ آئے گا تو وہ مجھے دے دیں۔ چنانچہ پہلا اشتہار ہم نے انہی کے روپیہ سے شائع کیا۔ پھر

اللہ تعالیٰ نے وہ دن دکھایا کہ یا تو دوسو اور اڑھائی سو کے لئے ہمارے کام رکے ہوئے تھے اور یا اب ایک ایک شخص ہی بیس بیس ہزار روپیہ دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے............غرض زمانے ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں اور بدلتے چلے جائیں گے۔ **ایک زمانہ میں لوگ اربوں ارب روپیہ دیں گے اور انہیں پتہ بھی نہیں لگے گا کہ ان کے مال میں سے کچھ کم ہوا ہے۔ کیونکہ دینے والے کھرب پتی ہوں گے اور جب وہ بیس یا تیس یا پچاس ارب روپیہ دیں گے تو انہیں پتہ بھی نہیں لگے گا کہ ان کے خزانہ میں کوئی کمی آئی ہے اس وقت انہیں یاد بھی نہیں رہے گا کہ کسی زمانہ میں پچاس روپیہ کی بھی ضرورت ہوتی تھی۔ تو ان کے لئے بھی دعائیں کرنی پڑتی تھیں**............

غرض ایک زمانہ ایسا گزرا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پچاس روپوں کے لئے بھی فکر ہوتا تھا۔ کہ وہ کہاں سے آئیں گے اور یا اب یہ حالت ہے کہ سندھ میں جو میری اور سلسلہ کی زمینیں ہیں ان پر تین ہزار روپیہ ماہوار تک تنخواہوں کا ہی دینا پڑتا ہے۔ گویا کجا تو یہ حالت تھی کہ پندرہ سو روپیہ ماہوار کا خرچ ساری جماعت کے لئے بوجھ سمجھا جاتا تھا۔ اور پچاس روپیہ کی ضرورت کو اتنا شدید سمجھا جاتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لئے خاص طور پر علیحدگی میں دعا کرنا ضروری سمجھا اور کجا یہ حالت ہے کہ اسی شخص کا بیٹا سینکڑوں روپیہ ماہوار اپنے کارکنوں کو تنخواہیں دیتا ہے۔ اور انجمن کے افسروں کو ملا کر وہ رقم ہزاروں روپیہ کی بن جاتی ہے اور ربوہ کے دفتروں کو ملا کر کوئی نوّے ہزار ماہوار کی رقم بن جاتی ہے۔

یہ کتنا عظیم الشان فرق ہے جو ہر شخص کو دکھائی دے سکتا ہے۔ مگر ابھی کیا ہے ابھی تو صرف ہزاروں روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ **پھر کوئی وقت ایسا آئے گا کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کا تین تین ارب کا بجٹ ہوگا۔ پھر ایسا زمانہ آئے گا۔ کہ ان کا تین تین کھرب کا بجٹ ہوگا۔ یعنی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کا سالانہ بجٹ 72 کھرب کا ہوگا۔ پھر یہ بجٹ پدم پر جا پہنچے گا۔ کیونکہ دنیا کی ساری دولت احمدیت کے قدموں میں جمع** ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور پر لکھا ہے کہ مجھے یہ فکر نہیں کہ روپیہ کہاں سے آئے گا۔ مجھے یہ فکر ہے کہ اس روپیہ کو دیانت داری کے ساتھ خرچ کرنے والے کہاں سے آئیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 29/جون 1956ء از الفضل 10/جولائی 1956ء)

تم اور بھی ترقی کرو گے تمہارا چندہ۔ ارب کھرب پدم بلکہ اس سے بھی بڑھ جائے گا

"اسی طرح یہ خلافت کی ہی برکت ہے کہ تبلیغ اسلام کا وہ کام جو اس وقت دنیا میں اور کوئی جماعت نہیں کر رہی صرف **جماعت احمدیہ** کر رہی ہے۔ مصر کا ایک اخبار الفتح ہے۔ وہ ہماری جماعت کا سخت مخالف ہے۔ مگر اس نے ایک دفعہ لکھا کہ جماعت احمدیہ کو بے شک ہم اسلام کا دشمن خیال کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت وہ تبلیغ اسلام کا جو کام کر رہی ہے گزشتہ تیرہ سو سال میں وہ کام بڑے بڑے اسلامی بادشاہوں کو بھی کرنے کی توفیق نہیں ملی۔

جماعت کا یہ کارنامہ محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اور تمہارے ایمانوں کی وجہ سے ہے۔ آپ کی پیشگوئیاں تھیں۔ اور تمہارا ایمان تھا۔ جب یہ دونوں مل گئے تو خدا تعالیٰ کی برکتیں نازل ہونی شروع ہوئیں۔ اور جماعت نے وہ کام کیا۔ جس کی توفیق مخالف ترین اخبار الفتح کے قول کے مطابق کسی بڑے سے بڑے اسلامی بادشاہ کو بھی آج تک نہیں مل سکی۔ اب تم روزانہ پڑھتے ہو کہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے **تو تم اور بھی ترقی کرو گے اور اس وقت تمہارا چندہ 20-25** لاکھ سالانہ **نہیں ہو گا۔ بلکہ کروڑ دو کروڑ۔ پانچ کروڑ۔ دس کروڑ۔ بیس کروڑ۔ پچاس کروڑ۔ ارب۔ کھرب پدم بلکہ اس سے بھی بڑھ جائے گا۔ اور پھر تم دنیا کے چپہ چپہ میں اپنے مبلّغ رکھ سکو گے۔ انفرادی لحاظ سے تم اس وقت بھی غریب ہو گے۔ لیکن اپنے فرض کے ادا کرنے کی وجہ سے ایک قوم ہونے کے لحاظ سے تم امریکہ سے بھی زیادہ مالدار ہو گے۔ دنیا میں ہر جگہ تمہارے مبلّغ ہوں گے اور جتنے تمہارے مبلّغ ہوں گے۔ اتنے افسر دنیا کی کسی بڑی سے بڑی قوم کے بھی نہیں ہوں گے۔ امریکہ کی فوج کے بھی اتنے افسر نہیں ہوں گے جتنے تمہارے مبلّغ ہوں گے۔ اور یہ محض تمہارے ایمان اور اخلاص کی وجہ سے ہو گا۔ اگر تم اپنے ایمان کو قائم رکھو گے تو تم اس دن کو دیکھ لو گے۔"**

(خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 19/اکتوبر 1956ء از الفضل 24/اپریل 1957ء)

...... مجلس شوریٰ کا دائمی نظام ......

مجلس شوریٰ ہمیشہ ہوتی رہے گی بلکہ زیادہ سے زیادہ منظّم ہوتی چلی جائے گی

"ایک ہدایت میں کارکنوں کو یہ دینا چاہتا ہوں کہ مجلس شوریٰ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے آئندہ اس کے

لئے سامان جمع کریں۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ رہے گی اور مجلس شوریٰ بھی ہمیشہ ہوتی رہے گی۔ بلکہ یہ زیادہ سے زیادہ منظّم ہوتی چلی جائے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ نمائندگان اور زائرین کے بیٹھنے کے لئے مناسب انتظام کیا جائے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1950ء صفحہ 6)

...... مخلصین سلسلہ کے لئے ارفع مقام ......

احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے

"تم جو چاہو۔ کرلو۔ لیکن یاد رکھو۔ وہ دن آنے والا ہے کہ جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے۔ لیکن ان لوگوں کی اولادوں کو جو اسی وقت جماعتی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ دھتکار دیا جائے گا۔ جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گی اور وہ اُسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے۔ اس وقت ان لوگوں کی اولاد کہے گی کہ ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو۔ لیکن کہنے والا انہیں کہے گا کہ جاؤ۔ تمہارے باپ دادوں نے اس مشورہ کو اپنے وقت میں رد کر دیا تھا۔ اور جماعتی کاموں کی انہوں نے پروا نہیں کی تھی اس لئے اب تمہیں بھی اس مشورہ میں شریک نہیں کیا جا سکتا.......

یاد رکھو۔ اگر تم میں کسی کو سلسلہ کے کسی کام کے لئے مقرر کیا جائے۔ تو اس کا اس سے بھاگنا سخت غلطی ہے۔ تم سلسلہ کے کام کی سرانجام دہی میں ہرگز کوتاہی نہ کرو۔ بلکہ اُسے اپنی عزت کا موجب سمجھو۔ اگر تم سلسلہ کے کاموں کو عزت والا قرار دو گے۔ تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں عزت والا بنا دے گا۔ گو اس وقت جماعت کے پاس دولت نہیں۔ اسے دنیا میں کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں احمدیت دنیا پر غالب آنے والی ہے اور اس کے آثار خدا تعالیٰ کے فضل سے نظر آ رہے ہیں۔ بڑے بڑے لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف ہو رہی ہے۔ یہ بڑے بڑے لوگ جس علاقہ سے بھی آئیں گے۔ وہ احمدیت کو زیادہ معزز سمجھیں گے۔ اور احمدیت کی وجہ سے انہیں اور عزت حاصل ہوگی۔ لیکن جو لوگ سلسلہ کے کاموں میں شریک ہونے کو ذلت اور وقت کا ضیاع سمجھیں گے ان کے علاقہ میں عزت دیر سے آئے گی اور اگر وہ عزت آ گئی۔ تو جن لوگوں نے اپنے وقت میں سلسلہ کی خدمت میں کوتاہی کی ہوگی ان کی اولادیں اس عزت سے محروم کر دی جائیں گی پس آئندہ کے لئے احتیاط کرو۔ اور ہمیشہ

سلسلہ کے کاموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو۔ تم میں سے کسی کو سلسلہ کے کسی کام کے لئے مقرر کیا جائے۔ تو وہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ نے اُسے بہت بڑے خطاب سے نوازا ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1956ء صفحہ 25-24)

تمہاری وہ عزت اور شان ہوگی کہ پیچھے کھڑے ہونے والے تمہارے پاؤں کی خاک کو سرمہ بنانا اپنا فخر سمجھیں گے

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ احمدیت کو تمام دنیا میں پھیلا دے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ زمانہ کب آئے گا جب ساری دنیا میں احمدیت پھیل جائے گی۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ ایسا زمانہ آئے گا ضرور جو زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے اور جو مر جائیں گے وہ آسمان پر اس کا نظارہ ملاحظہ کر سکیں گے۔ کیونکہ اب ہمارے لئے کامیابیوں کے دروازے کھلنے والے ہیں اور ضرور کھلیں گے۔ لیکن اپنے مالوں، اپنی جانوں، اپنی عزتوں، اپنی آبروؤں کے چڑھاوے چڑھا کر، اپنے ملکوں میں، اپنے وطنوں، اپنے عزیزوں، اپنے رشتہ داروں کے چڑھاوے دے کر اور جس وقت یہ دروازے کھل جائیں گے۔ اس وقت دنیا میں **تمہاری وہ عزت اور وہ شان ہوگی کہ آج جو لوگ بڑے بڑے سمجھے جاتے ہیں یہ یا ان کے پیچھے کھڑے ہونے والے تمہارے پاؤں کی خاک کو سرمہ بنانا اپنا فخر سمجھیں گے**۔ آج تم ذلیل سمجھے جاتے ہو تمہیں کوئی عزت حاصل نہیں لیکن وہ وقت آنے والا ہے جب تمہارے ساتھ تعلق رکھنا لوگ اپنی عزت سمجھیں گے۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ کی اسلام سے پہلے کی کیا حالت تھی۔ جب آپ خلیفہ ہوئے آپ کے والد زندہ تھے۔ کسی نے ان کو جا کر خبر دی کہ مبارک ہو ابوبکرؓ خلیفہ ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا۔ کونسا ابوبکرؓ ؟ اس نے کہا آپ کا بیٹا۔ اس پر بھی انہیں یقین نہ آیا اور کہا کوئی اور ہوگا۔ لیکن جب ان کو یقین دلایا گیا۔ تو انہوں نے کہا اللہ اکبر۔ محمد ﷺ کی بھی کیا شان ہے کہ ابوقحافہ کے بیٹے کو عربوں نے اپنے سردار مان لیا (البدایۃ والنہایۃ جلد 7 صفحہ 50 مطبوعہ بیروت) غرض وہ ابوبکرؓ جو دنیا میں کوئی بڑی شان نہ رکھتا تھا محمد ﷺ کے طفیل اس قدر عزت پا گیا کہ اب بھی لاکھوں انسان اس کی طرف اپنے آپ کو فخر کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ پس تم آج ذلیل اور حقیر سمجھے جاتے ہو مگر ان قربانیوں کے بعد تمہیں وہ عزت اور توقیر حاصل ہوگی جو چاند اور سورج کو بھی حاصل نہیں۔ کیونکہ تم ہمیشہ کے لئے دنیا کو روشن کرنے کا باعث بنو گے اور حقیقت اور صداقت تمہارے ذریعہ قائم ہوگی۔ آج تم دنیا کے سامنے جو بات پیش کرتے ہو۔ اس کی تم سے سند طلب کی جاتی ہے۔ لیکن ایک زمانہ آئے گا جب کہ

قرآن اور حدیث اور تحریرات حضرت مسیح موعودؑ کے بعد تمہارے قول پیش کئے اور مانے جائیں گے۔ پس خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ اس وقت جو کوششیں اور قربانیاں تم کرو گے۔ وہ بے فائدہ نہیں جائیں گی بلکہ بڑے بڑے عظیم الشّان نتائج پیدا کریں گی۔ ہاں کرنی ضرور پڑیں گی اور جو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا وہ پیچھے ہٹا دیا جاوے گا۔ اور جو ٹھہر جائے گا وہ گرے گا اور گر گر کر پس جائے گا۔ اس لئے اب سلامت وہی رہ سکے گا جو خدا کی طرف بڑھ بڑھ کر قدم مارے گا اور آگے ہی آگے چلے گا۔ اور جو کھڑا ہونا چاہے گا وہ کھڑا نہیں ہو سکے گا بلکہ منہ کے بل گر پڑے گا۔ پس آپ لوگوں کو بالکل تیار ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ دراصل وسیع کام کا زمانہ اب آیا ہے۔ اور اب کام اتنا وسیع ہوگا کہ دنیا حیران رہ جائے گی۔"

(خطاب جلسہ سالانہ 17/ مارچ 1919ء از انوار العلوم جلد 4 صفحہ 364-363)

جو عزت کا مقام آپ کو دیا گیا ہے وہ بادشاہوں کو بھی نہیں دیا گیا لیکن وقت آ رہا ہے کہ آپ کو اپنی قدر و قیمت معلوم ہو جائے گی

"آپ لوگ جو یہاں بیٹھے ہیں آپ لوگ جو دنیا کے ہر گوشہ سے آ کر یہاں جمع ہو گئے ہیں آپ ہی ایک ایسی جماعت ہیں جس نے اس خطرناک اور نازک وقت میں خدا کی آواز پر لبیّک کہا۔ آج اگر اسلام کا کوئی سہارا ہے۔ آج اگر اسلام کی کوئی مدد ہے آج اگر اسلام کے لئے ٹھہرنے کی کوئی جگہ ہے تو اے احمدی جماعت کے لوگو! وہ آپ ہی ہیں جنہوں نے اپنی گردنوں کو اس کے احکام کے جوئے کے نیچے رکھا۔ وہ صرف آپ ہی ہیں جنہوں نے دنیا سے منہ پھیر کر اس کی طرف منہ کر لیا وہ صرف آپ ہی ہیں جنہوں نے دنیا کی لذّات اور خواہشات سے منہ موڑ کر دل کو اس کی محبت سے بھر لیا۔ اور خدا نے آپ کو جو ذلیل سمجھے جاتے تھے۔ معزز بنا دیا۔ تم دیکھتے ہو کہ شہروں میں اور بڑی بڑی بستیوں میں بڑی بڑی عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ تم دیکھتے ہو کہ ان کے دروازوں پر موٹریں کھڑی ہیں تم دیکھتے ہو کہ سپاہی ان کے دروازوں پر پہرہ دے رہے ہیں تم دیکھتے ہو کہ چوبداران کی نوکری بھر رہے ہیں۔ تم دیکھتے ہو کہ شان و شوکت کے ساتھ ایک عظیم الشّان اور فرعون سے بھی بڑا بنا ہوا انسان ان اسباب کے ساتھ آرام سے زندگی بسر کر رہا ہے لیکن خبردار دھوکہ نہ کھا جانا وہ عزت جو تمہیں اس کی نظر آتی ہے عزت نہیں ہے۔ وہ آرام جو تم دیکھتے ہو کہ وہ پا رہا ہے وہ آرام نہیں۔ وہ آسائش جو اس کے ساتھ وابستہ نظر آ رہی ہے آسائش نہیں ہے بلکہ وہ رسوائی ہے بلکہ وہ تکلیف ہے بلکہ وہ دکھ ہے۔ کیونکہ خدا سے غافل ہے دین کے درد سے خالی ہے۔

قرآن کی تعلیم سے بے بہرہ ہے۔ اسے ان باتوں سے تعلق نہیں لیکن آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے درد بخشا ہے اور دین کی خدمت کے لئے چن لیا ہے۔ **پس جو عزت کا مقام آپ کو دیا گیا ہے۔ وہ بادشاہوں کو بھی نہیں دیا گیا۔ اس وقت اپنی قدر آپ لوگوں کو بھی معلوم نہیں ہے لیکن وقت آ رہا ہے کہ آپ کو اپنی قدر و قیمت معلوم ہو جائے گی۔ اور پتہ لگ جائے گا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں بہت بڑی عزت کے مقام پر کھڑا کیا ہے** اور جنہیں دوسرے لوگ ذلیل سمجھتے تھے۔ وہ ذلیل نہ تھے۔ بلکہ ذلیل وہ تھے جو خدا کے دین کی خدمت کرنے والوں کو ذلیل سمجھتے تھے......

پس اے احمدی جماعت کے لوگو! خدا کے وعدوں کی طرف نظر کرو اور سمجھ لو کہ اگر کوئی قوم اس وقت دنیا میں معزز مقبول ہے تو وہ آپ ہی ہیں اور یہ عزت اور مقام ہے جو خدا نے آپ کو بخشا آج اور کسی کو نہیں دیا۔ آج تمام دنیا خدا سے منہ پھیرے کھڑی ہے۔ اور تم ہی ہو جن کا منہ خدا کی طرف ہے۔ پس اے وہ لوگو جو احمدی جماعت سے تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ آپ نے خدا کے لئے سب کچھ چھوڑا ہے۔ خدا کے دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے اور خدا کی کتاب کے لئے آپ نے کوشش شروع کی ہوئی ہے۔ پس خدا اپنی سنت کے مطابق آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ اس کی رحمت کے دروازے آپ کے لئے کھلے ہیں۔ **اپنے دامنوں کو پھیلاؤ اور رحمت سے ان کو بھر لو۔ یہ دن روز روز نہیں آتے۔ جب احمدیت میں فوجوں کی فوجیں داخل ہوں گی۔ جب احمدیت دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل جائے گی۔ جب احمدیت کے آگے بڑے بڑے بادشاہ آ جھکیں گے** تو یاد رکھو کہ پھر وہ دن نہیں رہیں گے جو آج ہیں اور وہ ثواب اور اجر نہیں مل سکے گا جو آج ادنیٰ ادنیٰ امور پر مل سکتا ہے۔ پس یہ دن بڑے ہی مبارک دن ہیں اور بڑے ہی قدر والے۔ اُس دن جب کہ احمدیت پھیل جائے گی۔ **اُس دن جب کہ بڑے بڑے لوگ احمدیت کی تعلیم کے جوئے کے نیچے اپنی گردنیں رکھ دیں گے۔ اس دن بادشاہ خواہش کریں گے کہ کوئی سلطنت لے لے اور وہ اجر ہمیں حاصل کرا دے جو آج ایک غریب کسان کو مل رہا** ہے۔ وہ بادشاہتیں لٹا دینے پر تیار ہو جائیں گے مگر سابقین سا اجر حاصل نہ کر سکیں گے۔ تیمور کی طرف دیکھو جس نے سارا ہندوستان فتح کر لیا وہ مسلمان بادشاہ تھا۔ دین کی خدمت بھی کرتا تھا مگر کیا وہ اس اجر کو پا سکا جو ایک ادنیٰ سے صحابی نے اپنی حقیر سی خدمت کے ذریعے پایا......لیکن اے احمدی قوم کے لوگو! وہ خدا جس کے اختیار میں سب کچھ ہے۔ وہ اپنے فضل و کرم سے پھر وہی دن لایا ہے۔ اور ایک شخص ظاہر ہوا ہے۔ جس کی آواز پر لبیک کہنے والے آپ ہیں۔ اس لئے اپنی قدر کو پہچانو۔ اور اپنے اوقات کو ایسے رنگ میں خرچ کرو کہ دین پھیل جائے۔ اگر اب

سستی کرو گے تو سمجھ لو ہمارے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں ہو گا۔ پس تم اپنے علوم کو اپنے اموال کو اپنی طاقتوں کو دین کی اشاعت کے لئے خرچ کرو تا ترقی ہو۔"

(خطبہ جمعہ 27/ اکتوبر 1928ء از خطبات محمود جلد 10 صفحہ 263-257)

تم میری بات سنو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ اور سمجھو کہ کامیابی، عزت، بڑائی اور رتبہ تمہارے لئے مقدر ہے

"جب انسان پر مصائب و مشکلات آتی ہیں تو اس وقت ایسی ایسی تدبیریں اسے سوجھتی ہیں جو بہت جلد ترقی تک پہنچانے والی ہوتی ہیں۔ فاقہ کے وقت بعض دفعہ غریبوں کو ایسے ایسے ڈھنگ روٹی کمانے کے سوجھتے ہیں کہ انسان خیال کرتا ہے اگر یہ دنیا کے بادشاہ ہو جائیں تو تمام عالم کو مسخر کر لیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیں اس لئے مشکلات میں نہیں ڈالے ہوئے کہ وہ ہمیں دکھ دینا چاہتا ہے بلکہ اس لئے کہ تا ہماری عقلیں تیز ہو جائیں اور ہماری تدبیروں کا دائرہ وسیع ہو اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جب ہم ان تدبیروں پر عمل کریں گے تو سحر ہو جائے گی اندھیرا جاتا رہے گا اور فتح اور کامیابی کا سورج ہمارے لئے نکل آئے گا۔ چند سال ہوئے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں گھر کے اس حصہ میں ہوں جو مسجد مبارک کے اوپر کے صحن کے ساتھ ہے۔ میں نے مسجد میں شور سنا اور باہر نکل کر دیکھا کہ لوگ اکٹھے ہیں ان میں ایک میرے استاد بھائی شیخ عبدالرحیم صاحب بھی ہیں۔ سب لوگ مغرب کی طرف انگلیاں اٹھا اٹھا کر کہہ رہے ہیں کہ دیکھو لو مغرب سے سورج نکل آیا اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب قیامت آ گئی میں بھی یہ دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت پہاڑیاں گر رہی ہیں درخت ٹوٹ رہے ہیں اور شہر ویران ہو رہے ہیں اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہے کہ تباہی آ گئی۔ قیامت آ گئی۔ میں بھی یہ نظارہ دیکھتا ہوں تو کچھ گھبرا سا جاتا ہوں مگر پھر میں کہتا ہوں مجھے اچھی طرح سورج دیکھ تو لینے دو۔ میں خواب میں خیال کرتا ہوں کہ قیامت کی علامت صرف مغرب سے سورج کا طلوع نہیں بلکہ اس کے ساتھ کچھ اور علامات کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ ان دوسری علامتوں کو دیکھنے کے لئے میں مغرب کی طرف نگاہ کرتا ہوں تو وہاں بعض ایسی علامتیں دیکھتا ہوں جو قیامت کے خلاف ہیں اور غالباً سورج کے پاس چاند ستارے یا نور دیکھتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ قیامت کی علامت نہیں۔ دیکھو فلاں فلاں علامتیں اس کے خلاف ہیں۔ میرا یہ کہنا ہی تھا کہ میں نے دیکھا سورج غائب ہو گیا اور دنیا پھر اپنی اصل حالت پر آ گئی۔ پس ہمارے لئے تو ابھی کئی قیامتیں مقدر ہیں۔ ان معمولی

ابتلاؤں سے گھبرا جانا تو بڑی نا سمجھی ہے۔ جو شخص گھبرا کر یہ سمجھتا ہے کہ اب قوم تباہ ہو گئی وہ بھی غلطی کرتا ہے اور جو سمجھتا ہے کہ انسانی طاقتیں ہمارے سلسلہ کو مٹا سکتی ہیں وہ بھی غلطی کرتا ہے...... **تم میری بات سنو اور سمجھو اور میرے پیچھے چلے آؤ تمہیں ایک نہایت ہی کھلا راستہ نظر آئے گا اتنا کھلا راستہ کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور سمجھو کہ کامیابی تمہارے لئے مقدر ہے، عزت تمہارے لئے مقدر ہے، بڑائی تمہارے لئے مقدر ہے، رتبہ تمہارے لئے مقدر ہے۔** جو لوگ آج تمہارے دشمن ہیں وہ کل تمہارے دوست ہوں گے، جو آج تمہیں مٹانے کے درپے ہیں وہ کل تمہارے میناروں کو اونچا کرنے والے ہوں گے۔ پس دشمن کو دشمن نہ سمجھو بلکہ یقین رکھو کہ وہ تمہارا دوست بننے والا ہے سوائے اس شخص کے کہ جس کے لئے ازل سے ہدایت مقدر نہیں۔"

(خطبہ جمعہ 8/فروری 1935ء از خطبات محمود جلد 16 صفحہ 115-118)

تم ہی دنیا کے روحانی بادشاہ ہو گے

"ظلم کبھی کسی کو عزت نہیں دے سکتا۔ اس لئے اگر تم اپنے اندر سے ظلم کو نکال دو اور حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں کوئی خفیہ تدبیریں اور منصوبے جیسے آج بعض حکام کی مدد سے کئے جا رہے ہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہ سب جھاگ ہے اور جھاگ ہمیشہ مٹ جاتی ہے اور پانی قائم رہتا ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی محبت۔ نیکی سچائی۔ ہمت اپنے دلوں میں پیدا کر لو۔ دنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ۔ پھر خواہ دنیا تمہیں سانپ اور بچھو بلکہ پاخانہ اور پیشاب سے بھی بدتر سمجھے۔ تم کامیاب ہو گے **اور خواہ کتنی طاقت ور حکومتیں تمہیں مٹانا چاہیں وہ کامیاب نہیں ہو سکیں گی اور تم جو آج اس قدر کمزور سمجھے جاتے ہو۔ تم ہی دنیا کے روحانی بادشاہ ہو گے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو دنیا کی بادشاہت مل جائے گی بلکہ میں تو یہ بھی نہیں کہتا کہ تم تحصیل دار بن جاؤ گے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ تم ایک کنسٹیبل ہی بن جاؤ گے۔ ظاہری حیثیت خواہ تمہاری چپڑاسی سے بھی بدتر ہو مگر دنیا پر قیامت نہیں آئے گی۔ جب تک کہ تم کو بادشاہوں سے بڑا اور تم پر ظلم کرنے والوں کو ادنیٰ نوکروں سے بھی بدتر نہیں بنا دیا جائے گا۔** قرآن کریم یہی بتاتا ہے کہ تم پر ظلم کرنے والوں کو جب تک ذلیل ترین وجودوں کی شکل میں اور تم کو معزز ترین صورت میں پیش نہ کیا جائے۔ قیامت قائم نہیں ہو گی۔"

(خطبہ جمعہ 8/اپریل 1938ء از الفضل 13/اپریل 1938ء)

اس دن کے امیدوار بنو جب خدا تم کو غلبہ دے گا اور بادشاہ تمہارے ہاتھوں کو بوسہ دیں گے

"اگر تم بھی اپنے ایمانوں کو اس قدر بلند کر لو تو اسلام کے شکست کھانے کی کوئی وجہ نہیں وہ اب بھی آگے ہی بڑھتا جائے گا۔ اور ترقی کرتا جائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو اور دنیا سے اپنی نگاہ ہٹالو۔ دنیا عارضی چیز ہے۔ تم آج چار سو یا پانچ سو کی نوکری کے پیچھے نہ پڑو۔ **بلکہ اس دن کے امیدوار رہو جب خدا تعالیٰ تم کو غلبہ دے گا اور بادشاہ تمہارے ہاتھ کو بوسے دیں گے اور ملک تم سے درخواست کریں گے کہ ہماری حکومت تم سنبھالو۔ وہ دن خواہ ابھی دیر میں آنے والا ہو۔ لیکن اگر تم قربانیوں میں آگے بڑھ جاؤ تو وہ قریب آ جائے گا۔** بڑی چیز یہ ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی اور اس کے حصول کے بعد دنیا کی بڑی سے بڑی نعماء بھی انسان کی نگاہ میں حقیر ہوتی ہیں پس گو بظاہر وہ دن دور ہے۔ لیکن اگر تم قربانیوں میں ترقی کرتے گئے۔ اور اپنے ایمانوں کو تم نے مضبوط بنالیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن کو قریب لے آئے گا۔ اور وہ لوگوں کے دلوں کو کھول دے گا۔ اور اس کے فرشتے لوگوں کے دلوں میں آپ تحریک شروع کر دیں گے اور جب خدا تعالیٰ کے فرشتے تحریک کریں گے تو لوگ مخالفت چھوڑ کر تمہارے دوست بن جائیں گے۔ اور تم سے محبت اور پیار کرنے لگ جائیں گے۔ **پس تم اپنے اندر ہمت پیدا کرو۔ اور خدا تعالیٰ کے اس وعدہ پر یقین رکھو کہ اسلام اور احمدیت نے دنیا پر غالب آنا ہے** اگر یہ فتح تمہارے ہاتھوں سے آئے۔ تو رسول کریم ﷺ کی شفاعت تمہاری لئے وقف ہوگی۔ کیونکہ تم اسلام کی کمزوری کو قوت سے اور اس کی شکست کو فتح سے بدل دو گے۔ خدا تعالیٰ کہے گا۔ کہ گو قرآن کریم میں نے نازل کیا ہے۔ لیکن اس کو دنیا میں قائم ان لوگوں نے کیا ہے۔ پس اس کی برکات تم پر ایسے رنگ میں نازل ہوں گی کہ تم اس سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرو گے۔ اور وہ تمہاری اولاد کو بھی ترقیات بخشے گا۔"

(خطبہ جمعہ 9/دسمبر 1955ء از الفضل 18/دسمبر 1955ء)

جو کچھ پہلوں سے ہوا ہے وہی ہم سے بھی ہوگا اور عزت و کامیابی کا مقام ملے گا

"ہزاروں واقعات ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب مدد دینے پر آتا ہے۔ تو وہ ایسے ذرائع سے مدد دیتا ہے جو انسان کے وہم اور گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ ہماری جماعت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے

وعدے فرمائے ہیں ....مگر اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کے باوجود میں دیکھتا ہوں کہ تھوڑی سی مصیبت بھی آتی ہے تو جماعت کے بعض دوست گھبرانے لگ جاتے ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ مشکلات آدمؑ کے وقت میں بھی تھیں۔ نوحؑ کے وقت میں بھی تھیں۔ ابراہیمؑ کے وقت میں بھی تھیں۔ موسیٰؑ کے وقت میں بھی تھیں عیسیٰؑ کے وقت میں بھی تھیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کے وقت میں بھی تھیں۔ جب آج بھی وہی خدا موجود ہے جو ان کے زمانہ میں تھا تو کیا وجہ ہے کہ ہم مایوس ہو جائیں......

غرض جو کچھ پہلوں سے ہوا ہے وہی ہم سے بھی ہوگا۔ خدا بدل نہیں گیا بلکہ جو خدا پہلے تھا وہی اب بھی موجود ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ مجھے اسی خدا نے مبعوث فرمایا ہے جس خدا نے آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو مبعوث فرمایا تھا۔ **پس ہر قسم کے وہم احمدیوں کو اپنے دل سے دور کر دینے چاہئیں اور انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ ان کے لئے عزت اور کامیابی کا مقام مقدر ہو چکا ہے۔** بے شک درمیانی عرصہ میں مشکلات بھی آئیں گی مگر وہ عارضی ہوں گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسی ہوائیں چلائے گا جس سے وہ تمام مشکلات اُڑ جائیں گی اور اس کی برکتیں ان کو حاصل ہوں گی سوائے ان لوگوں کے جو اس کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو جھوٹا سمجھا اور اس کے وعدوں پر انہوں نے یقین نہ رکھا۔ مگر ایمان اور یقین رکھنے والے اور مشکلات میں ثبات و استقلال سے کام لینے والے لوگ کامیاب ہوں گے کیونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھا اور جو لوگ خدا کے دامن کو پکڑے رکھتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 19/ جولائی 1957ء از الفضل 10/ اگست 1957ء)

اس دن کو دور نہ سمجھو جب کہ ساری دنیا محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہوگی

"خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں بڑھائے گا، ترقی دے گا اور تمہارے ذریعہ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرے گا۔ یاد رکھو کہ خدا کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔ خواہ ساری دنیا اکٹھی ہو کر زور لگائے پھر بھی خدا کی بات پوری ہوگی اور ضرور ہوگی۔ **پس خدائی وعدہ پر یقین رکھو اور اس دن کو دور نہ سمجھو جب کہ ساری دنیا اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی لیکن اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی، ضرورت ہے تقویٰ کی۔ ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ جس کے بعد تمہاری ہر حرکت و سکون خدا کے لئے ہو جائے۔** اگر تم ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ پیدا کر لو گے تو تمہاری زبان تمہاری زبان نہیں ہوگی بلکہ خدا کی

زبان بن جائے گی۔ تمہارے ہاتھ تمہارے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ ہو جائیں گے۔ اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا تو تمہاری بجائے خدا اس حملہ کا جواب دے گا اور جس کی طرف تم آنکھ اُٹھاؤ گے، خدا تم سے بھی پہلے اپنی آنکھ ادھر اٹھائے گا۔ پس اصل ضرورت یہ ہے کہ تم اپنے اندر اتنی تبدیلی پیدا کرو کہ تمہارا ہر قدم خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت اور اس کی متابعت میں اٹھے تب تمہارا ہر فعل خدا کا فعل بن جائے گا اور تم یہ محسوس کرو گے کہ اب تم خدا کی گود میں ہو اور وہی ہر وقت تمہاری حفاظت کر رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی ہے کہ

ع پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ یہ دعا کرتی رہے اور ساتھ ہی اس کے لئے کوشش اور جدّ وجہد کو بھی نسلاً بعد نسلٍ جاری رکھے۔ دراصل قلوب میں تبدیلی پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے ہمیں اسی سے یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ الٰہی دنیا کے دل اسلام اور احمدیت کی طرف پھیر دے۔ جس طرح مسیح محمدیؐ اپنی تمام شان میں مسیح ناصری سے بڑھ کر تھے اسی طرح مسیح محمدی کی جماعت بھی ہر لحاظ سے مسیح ناصری کی جماعت سے بہت زیادہ ترقی کرے............

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ۔

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

علم تعبیر کی رو سے کپڑوں سے مراد جماعت بھی ہوتی ہے۔ اس لئے الہام کا یہ بھی مطلب ہے کہ **ایک وقت آنے والا ہے جب کہ دنیا کے بادشاہ اور حکمران مسیح موعود کی جماعت سے بھی برکت حاصل کرنا اپنے آپ کے لئے فخر کا موجب سمجھیں گے۔** بے شک آج تمہاری کوئی اہمیت اور قدر نہیں لیکن اگر تم اپنے اخلاص کے مقام کو قائم رکھو گے تو یہ الہام تمہارے ذریعہ سے ضرور پورا ہوتا رہے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) اگر محمود غزنوی کو جو محض ایک دنیوی بادشاہ تھا اللہ تعالیٰ کامیابی اور برکت دے سکتا ہے تو یقیناً محمود قادیانی جو تمہیں روحانی بادشاہت کی طرف بلاتا ہے، اس سے بہت زیادہ برکت والا ہے۔ اس کے ذریعہ خدا تمہیں بھی بہت برکت دے گا اور پھر تمہارے ذریعہ دوسروں کو بھی برکت دے گا اور تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کا جھنڈا دنیا میں بلند رکھے گا۔ دراصل ساری برکت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے۔ اسی سے مسیح موعودؑ نے برکت لی اور پھر مسیح موعودؑ کے ذریعہ ان کے متبعین نے بھی برکت پائی۔"

(خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 24/ اکتوبر 1959ء از الفضل یکم نومبر 1959ء)

...... پیشگوئیاں بر مشتمل منظوم کلام ......

مہدی آخر زماں کا ہو چکا ہے اب ظہور
ہیں بہت جلد آنے والے دیں کے پھیلانے کے دن
یہ شرارت سب دھری رہ جائے گی جب وہ خدا
ہوش میں لائے گا تم کو ہوش میں لانے کے دن
طوطے اڑ جائیں گے ہاتھوں کے تمہارے غافلو
اس خدائے مقتدر کے چہرہ دکھلانے کے دن
اک جہاں مانے گا اس دن ملّتِ خیرالرّسلؐ
اب تو تھوڑے رہ گئے اس دیں کے جھٹلانے کے دن
یَا مَسِیْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا پکار اٹھیں گے لوگ
خود ہی منوائے گا سب سے یار منوانے کے دن

(الحکم 24/جون 1906ء از کلام محمود)

اپنے وعدے کے مطابق تجھے بھیجا اس نے
اُمّتِ خیرِ رُسُل پر ہے کیا اُس نے کرم
تیرے ہاتھوں سے ہی دجّال کی ٹوٹے گی کمر
شرک کے ہاتھ ترے ہاتھ سے ہی ہوویں گے قلم

دجل کا نام و نشان دہر سے مٹ جائے گا
ظلّ اسلام میں آجائے گا سارا عالَم
جو کہ ہیں تابعِ شیطاں نہیں ان کی پروا
ایک ہی حملے میں مِٹ جائے گا سب انکا بھرم
جب کہ وہ زلزلہ جس کا کہ ہوا ہے وعدہ
ڈال دے گا تیرے اعداء کے گھروں میں ماتم
تب انہیں ہو گی خبر اور کہیں گے ہَیْہَات
ہم تو کرتے رہے ہیں اپنی ہی جانوں پہ ستم
تیری سچائی کا دُنیا میں بجے گا ڈنکا
بادشاہوں کے ترے سامنے ہوں گے سر خم

(البدر 6؍ستمبر 1906ء از کلام محمود)

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن
مشرق و مغرب میں ہیں یہ دیں کے پھیلانے کے دن
اس چمن پر جب کہ تھا دور خزاں وہ دن گئے
اب تو ہیں اسلام پر یارو بہار آنے کے دن
ظلمت و تاریکی و ضدّ و تعصّب مٹ چکے
آ گئے ہیں اب خدا کے چہرہ دکھلانے کے دن

جاہ و حشمت کا زمانہ آنے کو ہے عنقریب
رہ گئے تھوڑے سے اب گالیاں کھانے کے دن
درد و دکھ سے آ گئی تھی تنگ اے محمود قوم
اب مگر جاتے رہے ہیں رنج و غم کھانے کے دن

(البدر 28؍ فروری 1907 از کلام محمود)

ظہور مہدیٔ آخر زماں ہے
سنبھل جاؤ کہ وقتِ امتحاں ہے
محمدؐ میرے تن میں مثلِ جاں ہے
یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے
گیا اسلام سے وقتِ خزاں ہے
ہوئی پیدا بہارِ جاوداں ہے
اگر پوچھے کوئی عیسیٰؑ کہاں ہے
تو کہدو اس کا مسکن قادیاں ہے
ہر اک دشمن بھی اب رطب اللّساں ہے
مِرے احمد کی وہ شیریں زباں ہے
مقدر اپنے حق میں عزّ و شاں ہے
جو ذلّت ہے نصیبِ دشمناں ہے

(البدر 26؍ دسمبر 1907ء از کلام محمود)

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا
جب تمہارا قادرِ مُطلق خدا ہو جائے گا
دُشمنِ جانی جو ہو گا آشنا ہو جائے گا
بُوم بھی ہو گا اگر گھر میں ہُما ہو جائے گا
کفر مٹ جائے گا زور اسلام کا ہو جائے گا
ایک دن حاصل ہمارا مدّعا ہو جائے گا
مہدیٔ دوراں کا جو خاکِ پا ہو جائے گا
مہرِ عالَم تاب سے روشن سوا ہو جائے گا
نائبِ خیرالرّسلؐ ہو کر کرے گا کام یہ
وارثِ تختِ محمدؐ میرزؔا ہو جائے گا
حکمِ ربی سے یہ ہے پیچھے پڑا شیطان کے
اس کے ہاتھوں سے اب اس کا فیصلہ ہو جائے گا
اس کی باتوں سے ہی ٹوٹے گا یہ دجّالی طلسم
اس کا ہر ہر لفظ موسیٰؑ کا عصا ہو جائے گا
خاک میں مل کر ملیں گے تجھ سے یار رب ایک دن
درد جب حد سے بڑھے گا تو دوا ہو جائے گا
آبِ روحانی سے جب سیراب ہو گا کُل جہاں
پانی پانی شرم سے اک بے حیا ہو جائے گا

سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھا کے یہ پتھر تُو لعلِ بے بہا ہو جائے گا
قوم کے بغض و عداوت کی نہیں پروا ہمیں
وقت یہ کٹ جائے گا‘ فضلِ خدا ہو جائے گا
تیرا ہر ہر لفظ اے پیارے مسیحائے زماں
حق کے پیاسوں کے لئے آب بقا ہو جائے گا
کیوں نہ گرداب ہلاکت سے نکل آئے گی قوم
کشتیٔ دیں کا خدا جب ناخدا ہو جائے گا

(البدر 25/جون 1908ء از کلام محمود)

ابتداء میں لوگ گو پاگل پکاریں گے تمہیں
اور ہوں گے درپئے ایذا دہی دیوانہ وار
گالیاں دیں گے تمہیں کافر بتائیں گے تمہیں
جس طرح ہو گا کریں گے وہ تمہیں رُسوا و خوار
سنگ باری سے بھی ان کو کچھ نہ ہو گا اجتناب
بے جھجک دکھلائیں گے وہ تم کو تیغ آبدار
پر خدا ہو گا تمہارا ہر مصیبت میں معین
شر سے دشمن کے بچائے گا تمہیں لیل و نہار

تم پہ کھولے جائیں گے جنت کے دروازے یہیں
تم پہ ہو جائیں گے سب اسرارِ قدرت آشکار
سرنگوں ہو جائیں گے دشمن تمہارے سامنے
مُلتجی ہوں گے برائے عفو وہ باحال زار

(الحکم 7رجنوری 1912ء از کلام محمود)

حملہ کرتاہے اگر دشمن تو کرنے دو اُسے
وہ ہے اغیاروں میں، میں اس یار کے یاروں میں ہوں
ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا
مَیں بھی اِک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

(الفضل 27راگست 1913ء از کلام محمود)

دشمن حق ہیں گو بہت لیکن
کام دے گی انہیں نہ کچھ تعداد
کفر و الحاد کے مٹانے کی
حق نے رکھی ہے تجھ میں استعداد
فتح تیرے لئے مقدّر ہے
تیری تائید میں ہے ربّ عباد
قصرِ کفر و ضلالت و بدعت
تیرے ہاتھوں سے ہو گا اب برباد

پر نہ لا خوف دل میں تُو کوئی
کیونکہ ہے ساتھ تیرے ربّ عباد
بے دھڑک اور بے خطر اس میں
کُود جا کہہ کے ہرچہ بادا باد

(الفضل 5 ر جنوری 1920ء از کلام محمود)

مٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یونہی ہے خوش دشمنِ حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم
خدا نے ہے خضرِ رہ بنایا ہمیں طریقِ محمدیؐ کا
جو بھولے بھٹکے ہوئے ہیں ان کو صنم سے لا کر ملائیں گے ہم
ہماری ان خاکساریوں پر نہ کھائیں دھوکا ہمارے دشمن
جو دیں کو ترچھی نظر سے دیکھا تو خاک ان کی اڑائیں گے ہم
مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثارِ دیں کو تازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اُڑائیں گے ہم
وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز ہے جس پہ دینِ مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم
پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلامِ ربِّ رحیم و رحماں ببانگِ بالا سنائیں گے ہم

(الفضل 19 ر ستمبر 1920ء از کلام محمود)

نوٹ (اس نظم کے آخری یہ شعر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عزم وہمت اور دلی تمنا کی طرف جہاں

اشارہ کرتے ہیں وہاں ایک عظیم الشّان پیشگوئی بھی اس میں پنہاں ہے جو بیت الفضل لندن کی تعمیر کے ذریعہ پوری ہوئی اور پھر دوسری مرتبہ آپؓ کے جسمانی و روحانی فرزند حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ذریعہ کسر صلیب کانفرنس، عیسائی دنیا کو چیلنج اور آپؒ کے بیت الفضل میں خطبات کے ذریعہ پوری ہوئی۔

اس کے بعد آپؓ کے ایک اور روحانی و جسمانی فرزند حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ اس شہر اور اس کی بیت الفضل لندن میں خطبات جمعہ، درس القرآن اور جلسہ ہائے سالانہ کے خطابات اور مجالس سوال و جواب کے ذریعہ پوری ہو چکی ہے۔

اور اب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ بڑی شان اور پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اور یہ پیشگوئی عظیم الشّان رنگ میں ڈش انٹینا کے ذریعہ پوری ہوئی۔ جس سے ساری دنیا کو پیغام حق پہنچایا جا رہا ہے۔)

☆..................☆............☆............☆

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل بَرمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو
یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا جاتی ہے اگر تو جانے دو
تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطراتِ محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو
وہ اپنا سر ہی پھوڑے گا وہ اپنا خون ہی بیٹے گا
دشمن حق کے پہاڑ سے گر ٹکراتا ہے ٹکرانے دو
یہ زخم تمہارے سینوں کے بن جائیں گے رشکِ چمن اس دن
ہے قادر مطلق یار مرا، تم میرے یار کو آنے دو

(الفضل 14/جولائی 1935ء از کلام محمود)

پڑھ چکے احرار بس اپنی کتاب زندگی
ہو گیا پھٹ کر ہوا ان کا حباب زندگی
لُوٹنے نکلے تھے وہ امن و سکونِ بیکساں
خُود انہی کے لٹ گئے حسن و شباب زندگی
دیکھ لینا اُن کی امیدیں بنیں گی حسرتیں
اک پریشاں خواب نکلے گا یہ خواب زندگی

(الفضل 6/ستمبر 1935ء کلام محمود)

عبث ہیں باغ احمدؑ کی تباہی کی یہ تدبیریں
چھپی بیٹھی ہیں تیری راہ میں مولیٰ کی تقدیریں
بھلا مومن کو قاتل ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے
نگاہیں اس کی بجلی ہیں تو آہیں اس کی شمشیریں
تری تقصیریں خود ہی تجھ کو لے ڈوبیں گی اے ظالم
لپٹ جائیں گی تیرے پاؤں میں وہ بن کے زنجیریں

(الفضل 30/دسمبر 1937ء از کلام محمود)

پیشگوئیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

"یاد رکھو، لکھ چھوڑو تم، تمہارے سامنے
نہیں تمہارے بچے گواہی دیں گے کہ جو
میں کہہ رہا ہوں وہ سچی بات کہہ رہا ہوں۔ "

(خطبہ جمعہ 21؍نومبر 1980ء)

عالمگیر غلبۂ اسلام

......غلبۂ توحید......

اللہ تعالیٰ کی توحید تمام بنی نوع انسان میں پھیل جائے گی

"اس وقت شیطان دجل کی شکل میں حق کے خلاف نبرد آزما ہے اور جماعت احمدیہ جو روحانی جنگ لڑ رہی ہے وہ شیطان کے مقابلہ میں ہی لڑی جا رہی ہے۔ اس جنگ کو الٰہی نوشتوں میں حق و باطل کی آخری جنگ قرار دیا گیا ہے اور اس میں فتح حاصل کر لینے کے بعد **اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی توحید تمام بنی نوع انسان میں پھیل جائے گی۔** اور دنیا کے تمام ملک اور اقوام آنحضرت ﷺ کی محبت سے سرشار ہو جائیں گی۔"

(خطبہ جمعہ 7/جنوری 1966ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 82)

اسلام، توحید باری اور نبی اکرم ﷺ کی محبت کا غلبہ تا قیامت قائم رہے گا

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ پھر غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کئے ہیں اور اس نے آپ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر مسلمان اسلام کی اس تعلیم پر جسے آپؑ نے بڑا روشن اور نمایاں کر کے اور دلائل اور آسمانی تائیدوں کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے مضبوطی پر قائم ہو جائیں تو انہیں دین بھی ملے گا اور دنیا بھی ملے گی **اور یہ غلبۂ اسلام کا، یہ غلبہ توحید باری کا، یہ غلبہ نبی اکرم ﷺ کی محبت کا دنیا میں اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ قیامت نہ آ جائے** بشرطیکہ شرائط پوری ہوتی جائیں۔

غرض یہ وعدہ دہرایا گیا ہے اور نئے سرے سے اسلام کے غلبہ کے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اپنی نسل کی بھی فکر ہے اور اس نسل کی بھی فکر ہے جس نے ہماری جگہ لینی ہے۔"

(خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 19/اکتوبر 1968ء از مشعل راہ جلد 2 صفحہ 121)

خدائے واحد کی پرستش ملک ملک، شہر شہر اور قریہ قریہ ہونے لگے گی انسان بحیثیت مجموعی اپنے رب کی طرف واپس آئے گا اور اس کی حمد کے ترانے گانے لگے گا

"جس طرح نشأۃ اولیٰ کے مسلمان یہ بات دماغ میں بھی نہیں لا سکتے تھے وہ سوچتے ہوں گے تو دماغ چکرا جاتا ہوگا۔ ان کے دماغ میں بھی نہیں آتا تھا کہ چند مٹھی بھر لوگ اسلام کو غالب کیسے کریں گے۔ سرداران مکہ کے ساتھ جو پہلی جنگ ہوئی ہے اس میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تین سو اور کچھ مسلمان میدان جنگ میں گئے تھے یعنی اسلام کے لئے جانیں قربان کرنے کے لئے اس وقت ساری دنیا میں صرف تین سو اور کچھ مسلمان تھے اور سارا عرب ان کے مخالف تھا۔ وہ سوچتے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے وعدے تو بڑے کئے ہیں مگر ہم چیونٹی کے برابر بھی نہیں۔ یہ اگر ہمیں اپنے پاؤں تلے مسلیں تو ہمارا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ منافق بھی اعتراض کر دیتا تھا کہ بڑے وعدے کئے گئے ہیں لیکن سامان نہیں دیئے گئے۔ منافق کی آنکھ ظاہر کو دیکھ رہی تھی مومن کی آنکھ باطن پر پڑ رہی تھی وہ اپنے اللہ کی قدرتوں کو دیکھتا اور اس کی صفات کو پہچانتا تھا۔ اس کی قدرتوں پر بھروسہ رکھتا تھا اسی طرح آج پھر ہم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ **اسلام کو تمام ادیان پر غالب کیا جائے گا اور دنیا کی سب قومیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجنے لگیں گی اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش ملک ملک، شہر شہر اور قریہ قریہ ہونے لگے گی۔ دہریت بھی مٹا دی جائے گی اور شرک کو بھی دنیا سے نابود کر دیا جائے گا۔** البتہ جس طرح عجائب گھر میں چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ اسی طرح کچھ انسان ایسے بھی رہیں گے جو مشرک ہوں گے مگر ان کی حیثیت ویسی ہی ہوگی جو عجائب گھر میں نمونہ کے طور پر رکھی جانے والی چیزوں کی ہوتی ہے۔ انسان بحیثیت مجموعی اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف واپس آئے گا اور اس کی حمد کے ترانے گانے لگے گا۔"

(خطاب برموقعہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ 9/اکتوبر 1971ء از الفضل 3/فروری 1972ء)

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ساری دنیا میں قائم ہوگی اور محمدؐ کا بلند مقام لوگوں پر ظاہر ہوگا

"پس الٰہی سلسلوں میں یہ بات ہمیں نظر آتی ہے اور ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ ایک الٰہی سلسلہ ہے جو اس لئے قائم ہوا ہے کہ اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی پیشگوئی پوری ہو۔ غرض احمدیت کی شکل میں ایک مہم جاری کی گئی ہے جس کے ذریعہ اسلام غالب آئے گا۔ **اللہ تعالیٰ کی**

وحدانیت ساری دُنیا میں قائم ہوگی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلند مقام لوگوں پر ظاہر ہو گا۔ جو دلوں میں ایک نور اور سرور پیدا کرنے والا بنے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔"

(خطبہ جمعہ 12/مئی 1972ء از الفضل 18/جون 1972ء)

ہر طرف اسلام ہی اسلام ہوگا اور دنیا کے ہر گھر پر توحید کا جھنڈا لہرا رہا ہوگا

"حضرت نبی کریم ﷺ اپنی بعثت کے پہلے دن ہی سے عالمین کے لئے بطور رحمت کے ہیں اور قیامت تک بطور رحمت کے ہیں اور پہلے دن سے ہی یہ مقدر تھا کہ دین اسلام تمام ادیان باطلہ پر اپنے حسن واحسان کے ذریعہ سے غالب آئے گا۔ لیکن یہ ایک دن کا کام نہیں تھا...... آخر تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد اس مہدی کا ظہور ہوا جس کے متعلق تمام بزرگوں نے قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ **هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ** کی رو سے کہا ہے کہ دین اسلام کے کامل غلبہ کا زمانہ مہدی کا زمانہ ہے...... اس لئے ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اس زمانہ میں تمام ادیان باطلہ کے خلاف علمی لحاظ سے ایسا مواد جمع کر دیا جائے گا کہ دوسرے مذاہب کے پیرو اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ ان میں عیسائیت بھی ہے۔ ان میں بدھ مت بھی ہے۔ پارسیوں کا زرتشتی مذہب بھی ہے اور ہندو مذہب بھی ہے آریہ اس کا ایک فرقہ ہے جو اسلام کی مخالفت میں بڑی تیزی سے ابھرا۔ علاوہ ازیں میری فکر کے مطابق لوگوں کے وہ نظریات بھی اس میں آ جاتے ہیں جو مذہب تو نہیں لیکن ازم کہلاتے ہیں یعنی وہ خیالات جن کے ذریعہ کوئی فلسفہ یا انسانی معاشرہ یا کوئی تمدن قائم ہوتا ہے مثلاً اشتراکیت ہے یا شوشلزم ہے۔ اور اسی طرح آئے دن دوسرے بہت سے ازم ہیں جو ابھرتے اور مٹتے چلے آ رہے ہیں۔ اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اسلام اشتراکیت پر غالب نہیں آئے گا یا سوشلزم پر غالب نہیں آئے گا یا دوسرے نظریات پر غالب نہیں آئے گا بلکہ ہر وہ مذہب اور نظریہ یا دنیوی فلسفہ جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اسلام اس پر بھی غالب آئے گا۔

......اللہ تعالیٰ کی طرف سے **هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ** کا یہ اعلان اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا کے سامنے عملاً ایک صداقت کی شکل اختیار کر جائے گا اور واقعہ میں اسلام دنیا کے ہر خطہ میں اور دنیا کے ہر مذہب پر غالب آئے گا اور دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوگا اور ایک ہی خدا ہوگا جس کی پرستش کی جائے گی اور ایک ہی پیشوا ہوگا محمد ﷺ جس کی عظمت اور جلال کے ترانے گائے جائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 9/جون 1978ء بمقام بیت الفضل لندن از الفضل 6/جولائی 1978ء)

کشف میں دیکھا کہ ساری کائنات لا الہ الا اللہ کا ورد کر رہی ہے

"خدا تعالیٰ نے یہ منصوبہ بنایا اور محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ بشارت دی کہ آخری زمانہ میں پھر اسلام ایک تنزل کے بعد ساری دنیا پر اپنے حسن اور نور کے ذریعہ غالب آئے گا اور ایک جماعت پیدا کی جائے گی اس کام کے لئے مہدی آئیں گے.......... یہ وقت آ گیا ہے توحید خالص کے قیام کا۔ اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے دوبارہ بڑے ہی پیار کا اظہار کیا اور اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ توحید باری کے قیام کا وقت آ گیا ہے اور توحید باری کے قیام کے لئے ہم نے انتہائی قربانیاں دینی ہیں اور اس کے لئے جماعت کو تیار ہونا چاہئے۔ دو دفعہ ہوا یہ واقعہ۔ میں رات کے وقت آنکھیں بند کر کے توحید کا ورد کر رہا تھا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس حالت میں میں نے دیکھا کہ یُسَبِّحُ لِلّٰـهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ (الجمعہ آیت:2) آیا ہے نا۔ ساری کائنات توحید باری کا ورد کرتی ہے تو میری آنکھیں بند تھیں اور میں نے دیکھا کہ ساری کائنات کا ورد میرے پاس سے Leqiuid پانی شکل میں بہتا چلا جا رہا ہے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور میرے کان آواز بھی اس کی سن رہے ہیں یعنی لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ آہستہ آہستہ اپنے دل میں میں کہہ رہا تھا اور یہی آواز کائنات کی میرے کان سن بھی رہے تھے اور میری روحانی آنکھیں دیکھ بھی رہی تھیں اور وہ ایک نہ ختم ہونے والا جس طرح سمندر ہو ہلکے انگوری رنگ کا اور وہ صوتی لہریں تھیں جو آگے بڑھ رہی تھیں یعنی ایک لہر آتی تھی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی آگے بڑھ جاتی تھی ایک دوسری پیچھے عجیب کیفیت تھی مزے کی۔ اور اس واسطے میں تو اپنے یقین پر قائم ہو گیا ہوں کہ دہریت، اشتراکیت آ گئی نا جو سب سے بڑی دہریت ہے اور شرک جو ہزاروں قسم کا ہے اور جس میں تثلیث بھی ہے اور خدا تعالیٰ سے دوری، یہ سب زمانے ختم ہو کے توحید باری کا قیام نوع انسانی کی زندگی میں عنقریب اس صدی کے اندر جیسا کہ میں نے پہلے اعلان کیا قائم ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی چیز کو بتانے کے لئے وہ پیار، پیار کا جلوہ جو ہے وہ میں نے دیکھا۔ اس پیار کو تو میں بیان نہیں کر سکتا اس احساس کو میں نے تھوڑا سا بیان کر دیا ہے تو دعائیں کریں۔"

(خطبہ جمعہ 31/ اکتوبر 1980ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات)

ہر قسم کے بت پاش پاش ہو جائیں گے اور لا الہ الا اللہ باقی رہ جائے گا

کائنات ہر آن اللہ تعالیٰ کی توحید کے ترانے، اس کی دیگر صفات کے ترانے گا رہی ہے اور اس میں مصروف ہے اور کشف میں جب میں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کا ورد کر رہا تھا آنکھیں میری بند تھیں لیٹا ہوا تھا سونے کی

تیاری کر رہا تھا۔ تو اس وقت عجیب یہ کیفیت پیدا ہوئی کہ ایک سمندر جس طرح پاس سے گزر رہا ہوتا ہے وہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ . لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وہ آواز میرے کان سن رہے تھے اور کشفی آنکھیں اس ہلکے انگوری جو عام لہریں تھیں صوتی اس میں یہ رنگ تھا اور اس کے اندر ایک چمکدار سفید حصے تھے جو آگے بڑھ رہے تھے لگاتار آگے بڑھ رہے تھے جس طرح وہ حصہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ رہا ہے یعنی وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وہ حصہ تھا اور باقی دوسری صوتی لہریں آگے جا رہی تھیں۔ جس کی تعبیر مجھے یہ بتائی گئی کہ اب زمانہ آ گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید نوع انسان کے دل میں گاڑی جائے اور مستحکم طور پر وہاں قائم کر دی جائے۔ پھر جب میں یہاں آیا کچھ حوالے میں نکلوا رہا تھا تو میرے سامنے یہ پیش کیا گیا کہ 1882ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ کہا۔ چونکہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے پہلے جو الہام ہیں وہ بھی ساری سکیم کا حصہ ہیں اس واسطے میں وہاں سے شروع کروں گا۔ الہام یہ ہیں۔

"وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَلصَّلٰوۃُ هُوَ الْمُرَبِّی. اِنِّی رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّی. محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر درود بھیج۔ (ہر وہ شخص جو اس کی اہمیت کو اور محمد ﷺ کی عظمت کو سمجھتا ہے اسے اولاً اور ان کی وساطت سے ہر انسان کو یہ حکم ہے کہ محمد ﷺ پر درود بھیجو آل محمد پر درود بھیجو۔ اَلصَّلٰوۃُ هُوَ الْمُرَبِّی یہ درود بھیجنا تمہاری روحانی تربیت کا ذریعہ بن جائے گا اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ یہ وعدہ کرتا ہے اِنِّی رَافِعُکَ اِلَیَّ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّی کہ میں روحانی رفعتیں تجھے اے انسان عطا کروں گا اور اپنی محبت کی چادر تیرے پر ڈالوں گا.......... اور اس کے بعد الہام ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حقیقت یہی ہے کہ وہ خدا حقیقی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے لکھ لو "فَاکْتُبْ" یہ الہام ہے فَاکْتُبْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ فَاکْتُبْ اس الہام کو لکھ لو وَلْیُطْبَعْ پھر اسے شائع کیا جائے طبع کروایا جائے وَلْیُرْسَلْ فِی الْاَرْضِ اور زمین کے کونے کونے میں اسے تقسیم کر دیا جائے۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم 242 حاشیہ در حاشیہ نمبر 1)

اب جس وقت یہ الہام ہوا اس وقت تو فَاکْتُبْ ہی پر عمل کیا جا سکتا تھا اور اس حکم فَاکْتُبْ سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فوری طور پر اس کی عملی شکل ظاہر نہیں ہوگی اس پر ایک زمانہ گزرے گا اور پھر ظاہر ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ زمانہ وہ آ گیا ہے اور فَاکْتُبْ کے بعد اسے طبع کروایا جائے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَیُرْسَلْ فِی الْاَرْضِ اور زمین کے ہر حصہ تک اس کو پہنچا دیا جائے کہ وہ خدا حقیقی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے افراد کو بڑا تاکیدی حکم دیا گیا خدا کا۔ خدا کرے کہ وہ اسے

سمجھیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزاریں، خُذُوا التَّوْحِیْدَ التَّوْحِیْدَ یَا اَبْنَاءَ الْفَارِسِ اے فارس کی اولاد توحید کو مضبوطی سے پکڑو، مضبوطی سے پکڑو۔ تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دنیا میں قائم ہونا تھا اس عظیم انقلابی تبدیلی جو انسان کے معاشرہ میں پیدا ہونی تھی کہ ہر قسم کے بت توڑ دئے جائیں پاش پاش ہو جائیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ باقی رہ جائے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہونے والی بات تھی لیکن ابھی ایک صدی قریباً اس پر گزرنی تھی اور پھر طبع ہو کے دنیا میں اس کو پھیلایا جانا تھا.......... یہ وقت آ گیا ہے کہ وہ ساری طاقتیں جو خدائے واحد و یگانہ کے خلاف ہیں اس وقت، ان کا زور ٹوٹ جائے گا اور خدائے واحد و یگانہ کی محبت اس انسان کے دل میں بھی پیدا ہو جائے گی جس کی زبان پر آج یہ ہے کہ میں زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے خدا تعالیٰ کے وجود کو مٹا دوں گا۔ تو یہ عجیب بات ہے کہ 1882ء کا جو الہام ہے 1980ء میں اس کے پورے ہونے کا وقت آیا اور پھر دو دفعہ مجھے بتایا گیا کہ اب اس کا وقت آ گیا ہے یعنی اس توحید کے قائم ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اس وقت تو مجھے اتنا ہی پتہ تھا لیکن یہاں آنے کے بعد میرے سامنے یہ حوالہ آیا تو مجھے معلوم ہوا کہ جو مجھے بتایا گیا تھا وہ اس طرف اشارہ تھا کہ محمد ﷺ کے عظیم روحانی فرزند مہدی علیہ السلام کو جو 1882ء میں بتایا گیا تھا کہ توحید خالص دنیا میں قائم ہوگی اب اس کا زمانہ آ رہا ہے اور جو میں نے نظارے دیکھے وہ اس الہام کی تائید میں اور اس الہام کے پورا ہونے کے وقت کی تعیین میں تھے اور یہی خدا تعالیٰ کی سنت اور اس کا طریق ہے.......... دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدی کے اختتام پر بس ہونے ہی والا تھا اختتام اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم انقلاب اسلام اور احمدیت کے حق میں بپا کیا اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ 1970ء میں سپین گئے.......... ایک رات خدا تعالیٰ نے اپنے تصرّف سے اتنا بے چین کر دیا مجھے کہ اس بے چینی میں مَیں ساری رات نہیں سویا ساری رات میں نے دعا کی اے خدا یہ وہ ملک ہے جہاں مسلمان سات آٹھ سو سال انصاف اور عدل کے ساتھ حکومت کرتا رہا اور پھر اپنے گناہوں کے نتیجہ میں تیرے غضب کے نیچے آ گیا۔ آخر یہ تیرے بندے ہیں ان پہ پھر رحم کر اور اپنی محبت اور رحمت کے سایہ تلے ان کو لے آ۔ اس قدر کرب اور بے چینی تھی کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ سونے کا تو سوال ہی نہیں تھا۔ ساری رات خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتا رہا صبح کی نماز کے وقت اپنے پیارے رب کی یہ پُرشوکت آواز سنی مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ جو شخص خدا پر توکّل رکھتا ہے وہ یاد رکھے کہ خدا کافی ہے اس کے لئے مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ خدا تعالیٰ کوئی کمزور ہستی تو نہیں ہے کہ ارادہ کرے اور پورا نہ کر سکے وہ اپنے امر پر بھی طاقت رکھتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کر دیتا ہے اس واسطے کمزوری تو نہیں اس میں اور جو توکل کرے اس کے لئے وہ کافی بھی ہے۔ مگر اس نے ہر چیز کا، ایک وقت مقرر کیا ہے اور مجھے بتایا

گیا ابھی وہ وقت نہیں لیکن ہوگا ضرور۔ یہ 70ء کی بات ہے یعنی آج سے قریباً دس سال پہلے کی...... بیس سال کے نصف دس سال کے بعد، علاقے والوں نے خوشی سے اجازت دی کہ ہم وہاں مسجد بنائیں اور حکومت وقت نے تحریری اجازت دی کہ آپ یہاں مسجد بنا سکتے ہیں۔

جو وعدے تھے وہ سارے پورے کر دئے اللہ تعالیٰ نے اور پھر یہ توفیق دی مجھے کہ میں وہاں جاؤں اور اس مسجد کی بنیاد رکھوں .... یہ اتنا عظیم انقلاب ہے اور بعض احادیث میں دیکھ رہا تھا بہت سارے حوالے تو بعض احایث میں یہ آتا ہے کہ اندلس کو یعنی اس کا مفہوم قسطنطنیہ کے متعلق تو ہے کہ دو دفعہ فتح کیا جائے گا ایک دفعہ تلوار سے اور ایک دفعہ جماعت احمدیہ کی دعاؤں اور دلائل اور محبت کے ذریعہ سے۔ جماعت احمدیہ میں نے اپنی طرف سے کہا ہے کیونکہ اس زمانے میں حجت و دلائل اور دعائیں ہمارے پاس ہی ہیں نا معجزات اور اندلس کے متعلق بھی کچھ ایسے ہی ہیں پیشگوئیاں اپنے وقت پر۔ وقت آ گیا ہے پوری ہوں گی۔"

(خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 8؍نومبر 1980ء از رجسٹر غیر مطبوعہ روایات)

مُردوں کی پرستش، قبروں کی پرستش اور پیر پرستی اس صدی میں ختم ہو جائے گی

"اب میں یہ بتاتا ہوں کہ کیا ہونے والا ہے اس پندرہویں صدی میں اسلام کا دشمن بت پرست۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ وحدانیت کے علم تلے پناہ لے لے گا۔ میری روحانی نگاہ دیکھ رہی ہے کہ خود پجاری کے ہاتھ سے بتوں کو توڑ دیا جائے گا اور وہ اور وہ اور وہ کروڑوں سینے جن میں شرک کی ظلمات بھری ہوئی ہیں وہ شرک سے خالی ہو کر خدا اور محمدؐ کے نور سے بھر جائیں گے.......... مردوں کی پرستش کرنے والے، قبروں پر سجدہ کرنے والے قبروں پر جاتے تو رہیں گے مگر لینے کے لئے نہیں دینے کے لئے جائیں گے۔ مانگنے کے لئے نہیں دعائیں کرنے کے لئے جائیں گے۔ ہتھیاروں کی ہمیں ضرورت نہیں نہ اسلام کو ضرورت ہے۔ اسلام اپنے نور کے ساتھ، اسلام اپنے حسن کے ساتھ، اسلام اپنی قوت احسان کے ساتھ ان دلوں کو جیتے گا اور خدا اور محمد ﷺ کے لئے اور انسانوں میں مردوں کی پرستش، قبروں کی پرستش اور پیر پرستی اس صدی میں ختم ہو جائے گی۔ انسانوں کو خدا بنانے والوں کا زمانہ پندرہویں صدی میں ختم ہو جائے گا انسان۔ انسان کی عظمت انسانی مساوات میں پائے گا۔ تثلیث نے جس شدت سے ہماری فضا کو تثلیث تثلیث کی صوتی لہروں سے معمور کیا تھا اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ اَحَدْ. اَحَدْ کی آواز گونجنے لگے گی ان آوازوں کو خاموش کرنے کے لئے تو ایک بلالؓ کافی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ہزاروں لاکھوں

ایسے سینے دے گا جن سینوں میں بلالؓ کے دل دھڑک رہے ہوں گے انشاء اللہ۔ طاقتور قوموں میں سے وہ قومیں بھی ہیں جو اس امید پر زندگی گزار رہی ہیں کہ اس دنیا سے خدا کے نام اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں۔ خدا تعالیٰ پندرہویں صدی میں ایسی طاقتوں کی اس ذہنیت کو مٹا دے گا اگر انہوں نے خود اپنے ہی ہاتھ سے اپنی موت کے سامان پیدا نہ کئے اور اپنی ہی آگ میں جل نہ گئے۔ یا اگر ایسا ہوا تو جو بچ گئے انہیں اسلام کے خدا محمد ﷺ کے معبود حقیقی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ پندرھویں صدی میں دنیا سے بڑائی اور چھوٹے پن کا امتیاز ختم کر دیا جائے گا۔ نہ کوئی چھوٹا ہوگا اور نہ کوئی بڑا سب ایک ہی سطح پر آ کے محمد ﷺ کے قدموں سے چمٹے ہوں گے۔ فرقہ وارانہ تفریق مٹا دی جائے گی اور اسلام کی ایک سچی اور کامل صورت جن لوگوں کے پاس ہے ان کے جھنڈے تلے تمام فرقے جمع ہو جائیں گے **ایک خدا ہوگا ہمارا اور ایک رسول (محمد ﷺ) ہوں گے ہمارے۔ ایک شریعت ہوگی ہماری اور ایک قرآن**، وہ عظیم کتاب کہ ہر نسل جو اپنے مسائل لے کے اس دنیا میں پیدا ہوگی ہر نسل کا استقبال قرآن کریم کرے گا۔ کہے گا کہ میں یہاں موجود ہوں تمہارے مسائل کو حل کرنے کے لئے۔ اس کی عظمت کو پہنچاننے والے لاکھوں موجود ہوں گے۔ مایوس کوئی نہیں گا۔ مسائل پیدا ہوں گے مگر حل کر دئے جائیں گے۔ تکلیفیں اور پریشانیاں دنیوی زندگی کا جزو لاینفک ہیں مگر جلد انہیں دور کر دیا جائے گا۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (الکہف آیت:111) ہے۔ کوئی بڑا اور کوئی چھوٹا نہیں رہے گا۔ سارے ہی **سارے ایک سطح پر محمد ﷺ کے قدموں کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوں گے۔ تکبر کا سر توڑ دیا جائے گا۔ عاجزی، انکساری اور باہمی اخوت و پیار اس کی جگہ لے لے گا۔ لڑائیاں، جھگڑے، عداوتیں اور رنجشیں دفن کر دی جائیں گی اور امت مسلمہ پھر سے ایک ایسی بنیان مرصوص، بن جائے گی کہ اس پر شیطان کا ہر وار ناکام ہو جائے گا۔ صرف، صرف اور صرف ایک اُسوہ ہوں گے ہمارے لئے محمد ﷺ اور ساری دنیا امّت واحدہ بن جائے گی ایک خدا ہوگا۔ ایک رسولؐ ہوں گے۔ اور ایک شریعت ہوگی۔ ایک قرآن ہوگا۔** اور ہر نسل اپنے مسائل کا حل قرآن سے ڈھونڈے گی جیسا کہ قرآن کریم نے وعدہ دیا ہے۔ قرآن کریم کی عظمت کو پہچانو خدا کا کلام ہے یہ...... جس کے ہاتھ میں ساری قدرتیں ہیں۔ اس نے کہا کہ ایسا ہوگا اور محمد ﷺ نے فرمایا کہ پندرہویں صدی میں ایسا ہوگا اور آپؐ کے روحانی فرزند نے اس کی منادی کی کہ نوع انسانی پندرہویں صدی میں امت واحدہ بن جائے گی۔ مگر اس کے لئے مجھے اور آپ کو خدا کے حضور قربانیاں پیش کرنی پڑیں گی۔ آؤ آج یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ تمام بشارتیں جن کا تعلق پندرہویں صدی کے ساتھ ہے (اور وہ عظیم بشارتیں ہیں) ان کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ جس قربانی کا بھی مطالبہ کرے گا ہم اس کے حضور پیش کر دیں گے...... ہم، ہم، ہم

محمدؐ کے فرزند، محمدؐ کی امّت ہیں۔ ہم موسیٰؑ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جا تُو اور تیرا خدا جا کے لڑو۔ ہر قربانی جو مانگی جائے گی، جان کی قربانی، مال کی قربانی، اوقات کی قربانی، صحت کی قربانی جس قسم کی بھی قربانی ہمارا خدا ہمارا پیارا محمد (ﷺ) ہم سے مانگیں گے ہم پیش کر دیں گے۔ چودھویں صدی نے تو ہمیں دنیا جہاں کے خزانے دے دیئے۔ پندرھویں صدی میں دنیا جہان کے ان خزانوں کو دنیا میں لٹا کر ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے تا کہ کوئی ہمیں کنجوس نہ کہے کہ خزانے ملے تھے اور ہم نے بانٹ کے نہیں کھائے۔ ہم سارے انسانوں کے گھروں تک، ان کے دلوں تک، ان کے ذہنوں تک رحمتوں کے، برکتوں کے، فضلوں کے، خدا کی رضا کے وہ خزانے پہنچائیں گے۔ یہ ہمارا عزم ہے آج۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پورا کرنے کی ہمیں توفیق عطا کرے آمین۔"

(اختتامی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ پاکستان 9/نومبر 1980ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات)

یہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا زمانہ ہے لَا اِلٰہَ ہو جائے گا غیر اللہ مٹا دیئے جائیں گے

"آج میں صرف ایک بات کہنے کے لئے یہاں آیا اور وہ یہ کہ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ بڑی بڑی طاقتوں کا خوف دل میں نہ رکھو، جو دولتیں ہیں، جو اقتدار ہیں، جو دنیوی عزتیں ہیں، جو دنیوی جتھے ہیں۔ میں اس صدی کے شروع سے یا شروع ہونے سے بھی کچھ عرصہ پہلے سے، یہ اعلان کر رہا ہوں کہ اس صدی میں یہ سب غائب ہو جائیں گے اور **صرف محمدؐ اور اس کے خدا کا نام اس دنیا میں رہ جائے گا** اور بڑی بدقسمت ہوگی وہ عورت اور بڑا بدقسمت ہوگا وہ خاندان کہ جب اس عظیم انقلاب کی ابتداء ہو چکی اس وقت وہ اس کی طرف پیٹھ کرے اور مغرب اور اس کی تہذیب کی طرف منہ کرے۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ۔

اور خدا کی خشیت ہو تمہارے دل میں۔ یہ نہیں کہ کسی کی بھی خشیت نہ ہو۔ خشیت ہو اور صرف ایک ہی خشیت ہو اور وہ ہمارا رب ہے اور وہ ساری عظمتوں والا رب، ساری قدرتوں والا ہمارا رب، وہ ہر قسم کے احسان کرنے والا ہمارا رب، وہ حسن کا سرچشمہ ہمارا رب۔ وہ رب جو اتنا پیار کرنے والا ہے اتنا پیار کرنے والا ہے کہ جب ہم اس کی طرف جھکتے ہیں ہماری خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے اور اپنے پیار سے ہمارے گھروں کو، اپنے پیارے سے ہمارے ذہنوں کو اور ہمارے دلوں کو، ہمارے سینوں کو بھر دیتا ہے۔ اس واسطے میں نے یہ کہا کہ ورد کرو بار بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ یہ ل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا زمانہ ہے۔ لَا اِلٰہَ ہو جائے گا غیر اللہ مٹا دئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت، اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیار نوع انسانی کے دل میں قائم کر دیا جائے گا۔"

(خواتین سے خطاب جلسہ سالانہ 27/دسمبر 1980ء از المصابیح صفحہ 384)

میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس صدی میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کا پیار قائم ہوگا۔ اسلام غالب آئے گا

"طارق نے کشتیوں کا سہارا لینا نہیں چاہا اور اس نے کشتیوں کو جلا دیا اور اپنے افسروں کے پروٹیسٹ (Protest) کے باوجود اس نے کہا مجھے ان کی ضرورت نہیں خدائے واحد و یگانہ پر میرا توکل ہے۔ اس وقت دنیا نے اسے پاگل سمجھا لیکن ہوا وہی جو خدا نے چاہا۔ اور آج میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے دنیا کے کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ میرا سہارا ہے اور اسی پر میرا توکل ہے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ **اس صدی میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد ﷺ کا پیار قائم ہوگا، اسلام غالب آئے گا، دل اس کے لئے جیتے جائیں گے، دنیا جو چاہے جیسا چاہے کرلے جتنا چاہے زور لگالے ہوگا وہی جو خدا چاہے گا۔**"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 28؍دسمبر 1980ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات)

……اشاعت انوار قرآنی……

انوار قرآنی زمین پر محیط ہوجائیں گے

" کوئی پانچ ہفتہ کی بات ہے ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اس وقت عالم بیداری میں میں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُر شوکت آواز فضا میں گونجی جو اُس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی۔ "**بُشریٰ لَکُمْ**"

یہ ایک بڑی بشارت تھی لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے۔ اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گزشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نماز پڑھا رہا تھا۔ اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور اس وقت

مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مہم میں برکت ڈالے گا۔ اور انوار قرآن اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو میں نے زمین پر محیط ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی متعدد بار خود قرآن کو اور قرآنی وحی کو نور کے لفظ سے یاد کیا ہے اور مجھے بتایا گیا کہ وہ نور جو تمہیں دکھایا گیا یہی نور ہے۔"

(خطبہ جمعہ 5/اگست 1966ء از قرآنی انوار صفحہ 63)

قرآن کریم ایک نور ہے اور کسی الٰہی نور کو دنیا کی کوئی تلوار کوئی بندوق، کوئی بم اور کوئی ایٹمی ہتھیار تباہ نہیں کرسکتا

"جب اسلام دنیا میں آیا تو بجائے اس کے کہ دنیا قرآنی علوم سے فائدہ اٹھاتی دنیوی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی ترقی کرتی، اس نے طاقت کے زور سے اسلام کے نور اور قرآن کریم کی چمک کو مٹانا چاہا مگر اللہ تعالیٰ نے یہ ثابت کر دیا کہ **قرآن کریم ایک نور ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ ایک نور ہے اور کسی الٰہی نور کو دنیا کی کوئی تلوار، دنیا کی کوئی بندوق، دنیا کا کوئی بم اور دنیا کا کوئی ایٹمی ہتھیار تباہ نہیں کرسکتا۔**

اندھیرے کا یہ زمانہ نبی کریم ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق دنیا پر آیا۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے عین مطابق وہ وقت بھی آیا جب اس اندھیرے کے زمانہ کو نور کے زمانہ سے بدلنا مقدر تھا اور اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آپؑ کو الہاماً بتایا کہ چونکہ آپ نے اپنا وجود کلیتاً محمد رسول اللہ ﷺ کے وجود میں گم کر دیا ہے۔ اور آپ کے سینہ میں اسلام کا درد اور توحید کو قائم کرنے کی تڑپ ایسی پائی جاتی ہے اور آپ کے یہ جذبات اتنی شدت اختیار کر گئے ہیں اور آنحضرت ﷺ سے آپ کی محبت اس مقام تک پہنچ گئی ہے کہ جس مقام تک اُمت محمدیہ میں آپؑ کے روحانی فرزندوں میں سے کسی ایک کی بھی محبت نہیں پہنچی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ہی میرا وہ عبد محبوب ہے جس کو میں نے پھر اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرنے اور ادیان باطلہ پر فتح پانے کے لئے کھڑا کیا ہے اٹھ! اور اپنے گوشۂ تنہائی کو چھوڑ! اور اس حجرہ سے باہر نکل! جس میں چھپ کر میری عبادت کرتا ہے اور میدان مجاہدہ میں اتر اور دنیا کو پکار کر کہہ کہ

اسلام کے غلبہ کے دن آئے ہیں۔ اُٹھو! اور میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے علوم قرآنی کو از سر نو سیکھو اور پھر دنیا کے استاد بن کر دنیا میں پھیلو اور دنیا کو انوار قرآنی سے متعارف کراؤ۔

پھر خدا نے کہا کہ جب تم دنیا کو میرا یہ پیغام پہنچاؤ گے تو دنیا تمہاری مخالفت کرے گی۔ تم اکیلے ہو گے مگر دنیا کی مخالفت کی پرواہ نہ کرنا اور میری طاقت اور قدرت پر کامل بھروسہ رکھنا۔ میں چاروں طرف ایسے آدمی پیدا کرتا چلا جاؤں گا جو تمہاری آواز پر لبیک کہتے ہوئے تمہارے گرد جمع ہو جائیں گے۔ یہ دیکھ کر دنیا انتہائی مخالفت کے لئے کھڑی ہو جائے گی اور تم سب کے کچلنے اور مٹانے کے درپے ہو جائے گی مگر وہ تمہیں ہلاک اور مغلوب نہ کر سکے گی۔"

(خطبہ جمعہ 11/نومبر 1966ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 467-466)

خدا کے فضل سے وہ وقت ضرور آئے گا جب ایک ایک دن میں بیس بیس لاکھ قرآن کریم کی کاپیاں شائع ہوں گی

"اس پریس کی تکمیل کے بعد ایک دن میں انشاءاللہ بیس ہزار کی تعداد میں قرآن کریم چھپ سکیں گے۔ یہ تعداد بھی کم ہے ہمارا جو مطمع نظر ہے اور مقصود ہے وہ ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے ہم نے پاکستان کے ہر شہری کے ہاتھ میں قرآن کریم کا متن ترجمہ اور تفسیر پہنچانا ہے یہی کام کوئی معمولی کام نہیں ہے چہ جائیکہ ساری دنیا کے ہر انسان کے ہاتھ میں قرآن عظیم مترجم پہنچانا یہ تو اس سے بھی زیادہ عظیم الشان کام ہے **لیکن وہ وقت آتا ہے اور خدا کے فضل سے وہ وقت ضرور آئے گا جب ایک ایک دن میں انشاءاللہ بیس بیس لاکھ قرآن کریم کی کاپیاں شائع ہوں گی اور وہ بنی نوع انسان کی پیاس کو بجھانے اور روحانی سیرابی کا سامان پیدا کریں گی۔**

پس آج ہم دعاؤں کے ساتھ اس کام کو شروع کر رہے ہیں اور دعاؤں کے ساتھ اس کو جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس منصوبہ کو کامیابی کی انتہا تک پہنچائے گی کیونکہ وہ ہمارا رب ہمارا محبوب، ہمارا آقا، ہمارا رب کریم اور ہم سے بڑا پیار کرنے والا خدا ہے وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مشن کو کامیاب کرنے کا منصوبہ بنا چکا ہے اس کے راستے دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں بن سکتی......

غرض ہم دعا کے ساتھ اس مجوزہ پریس کی عمارت کی ابتدائی اینٹیں رکھیں گے۔ میں ہاتھ اٹھا کر بھی دعا کروں گا۔ اینٹیں رکھنے اور رکھوانے کے وقت بھی دعا میں مشغول ہوں گا۔ دوست بھی دعاؤں میں لگے رہیں کہ

اللہ تعالیٰ ہمارے اس محبوب کام کو کامیابی کی انتہا تک پہنچائے۔ یہ خدا کا کام ہے یہ تو ہو کر رہے گا۔ خدا کرے کہ ہمارے ذریعہ سے یہ کام ہو اور ہماری زندگیوں میں یہ بہت حد تک کامیابیوں کی منازل طے کر جائے۔ پس دوست دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں اب بھی کریں بعد میں بھی کریں یہاں جو حاضر ہیں وہ بھی دعا کریں اور جن احباب تک بعد میں یہ اطلاع پہنچے وہ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل رکھیں۔ اس کی ذات پر کامل بھروسہ رکھیں۔ اس منصوبہ میں جو بھی روکیں پیدا ہوئیں یا پیدا ہوں گی وہ عارضی ہوں گی، **یہ اندھیروں کے بادل ایک دن ضرور چھٹ جائیں گے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا نور جو کہ نور السّمٰوٰت والارض سے حاصل کردہ نور ہے وہ ساری دنیا کو منور کر دے گا۔"**

(خطاب بر موقع سنگ بنیاد جدید پریس ربوہ 18/فروری 1973ء از الفضل 15/جون 1973ء)

......غلبۂ اسلام بر ادیان باطلہ......

اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آئے گا

"اور وہ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کے ایسے شاندار نتائج نکالے جو اس کی نگاہ میں بھی شاندار ہوں۔ نہ دنیا کی ہمیں پرواہ ہے۔ نہ دنیا کی طرف ہم دیکھتے ہیں۔ ہماری نظریں اپنے رب کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ ہمارے سر اس کے آستانہ پر جھکے ہوئے ہیں۔ ہم اس کی مدد اور نصرت کے طالب ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ جب واقعہ میں ہم اس کی نظر میں فنا کا مقام حاصل کر لیں گے تو وہ اپنے فضل سے ہم میں ایک نئی زندگی اور ایک نئی رُوح ڈالے گا اور فرشتوں کی افواج کو آسمان سے ہماری مدد کے لئے نازل کرے گا اور ہم سے وہ کام کروائے گا جس کام کے لئے اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اور **اسلام پھر تمام ادیان باطلہ پر غالب آ جائے گا اور شیطان کو آخری شکست نصیب ہو گی اور صداقت کو آخری فتح ملے گی۔"**

(رپورٹ مجلس مشاورت 1967ء صفحہ 6)

آج وہ عظیم دن طلوع ہو چکا ہے جب اسلام کو تمام ادیان، نظریوں اور فلسفوں پر فتح مبین حاصل ہو گی

" مسیح موعود و مہدی معہود وہ بدر کامل ہے جس نے محمدؐی انوار کو سب سے زیادہ خوبی اور عمدگی کے ساتھ منعکس کیا اور رات کو دن میں بدل دیا۔ ظلمت کے بادل چھٹ گئے اور انسانیت پر محمدؐی نور میں ملبوس ایک

نیا دن طلوع ہوا۔

امام مہدی علیہ السلام اسلام کی آخری اور دائمی فتح اور غلبے کے لئے دنیا میں آئے لیکن دنیا نے اس آسمانی نور کو بجھانے کے لئے کمر کس لی۔ دنیا آپؑ کو شناخت نہ کرسکی۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ عظیم روحانی فرزند طفلِ حسین کی طرح خدا کی گود میں تھا۔ دنیا خدا تعالیٰ کی شناخت سے یکسر بیگانہ تھا اس لئے اسے وہ بھی نظر نہ آیا جو اس کی گود میں تھا ہر قسم کے حیلے اور حربے آپؑ کے خلاف آزمائے گئے۔ قومیں اس بات پر تل گئیں کہ آپؑ کی آواز کو دبائیں۔ دشمنی اور بغض وعناد کی کمان سے نااہل لوگوں نے ہر جہت سے تیر پھینکے۔ دنیا کی ساری قوت اور طاقت اس آواز کو خاموش کرنے کی کوشش میں لگ گئی لیکن یہ آسمانی آواز خاموش نہ کی جاسکی۔ وہ آواز دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اور آج میں سات ہزار میل دُور اس ملک میں اسی آواز کی صدائے بازگشت سن رہا ہوں۔

فرمایا۔ میں آپ کے چہروں پر اسی نور کی چمک دیکھ رہا ہوں جسے حضرت امام مہدی علیہ السلام بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے آسمان سے لائے آپ میں سے ہر فرد اس بات کا ثبوت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام محمد رسول اللہ ﷺ کا سچا فرزند جلیل ہے۔ **آج وہ عظیم دن طلوع ہو چکا ہے (جس کا وعدہ دیا گیا تھا) جب اسلام کو تمام ادیان، نظریوں اور فلسفوں پر فتح مبین حاصل ہوگی۔**"

(خلاصہ خطاب جماعت احمدیہ سیرالیون مئی 1970ء از ماہنامہ خالد اکتوبر 1970ء دورہ مغربی افریقہ نمبر)

یہی وہ آخری جنگ ہے جو شر اور خیر کے درمیان لڑی جانے والی ہے اور جس میں اسلام نے تمام ادیان باطلہ پر غلبہ حاصل کرنا ہے

"اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کا کمال جلوہ یہ ہے کہ امت مسلمہ کے دائرہ سے باہر سوائے چوہڑے چماروں کے اور کوئی باقی نہ رہے اور ایسا دن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے آنے والا ہے یعنی یہ پیشگوئی پوری ہو گی کہ یہ امت حقیقۃً اور عملاً بھی (ویسے تو کسی نہ کسی شکل میں ہمیشہ ہی اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ رہی ہے) تمام نوع انسان کے لئے خیر و برکت کا موجب بن جائے۔ اس کی خیر اور اس کی برکات سے فائدہ اٹھا کر تمام نوع انسان امّت واحدہ مسلمہ بن جائیں۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے بعد اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں یعنی آخری زمانہ میں امّت واحدہ کا ظہور مقدر ہے اور یہ آخری زمانہ مہدی معہود کا زمانہ ہے۔ چنانچہ پہلے نوشتوں میں بھی، قرآن کریم کی آیات میں بھی اور خود آنحضرت ﷺ کے ارشادات میں بھی اس طرف اشارہ موجود ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا اور وہ زمانہ قربِ قیامت کا زمانہ ہوگا اور اس لئے امت محمدیہؐ کا آخری دور ہوگا جب مہدی معہودؑ مبعوث

ہوگا اور شیطان سے آخری مذہبی اور روحانی جنگ لڑی جائے گی......

یہی وہ آخری جنگ ہے جو شر اور خیر کے درمیان لڑی جانے والی ہے۔ یہی وہ آخری جنگ ہے جس میں اسلام نے تمام ادیان باطلہ پر غلبہ حاصل کرنا ہے یہی وہ جنگ ہے جو آخری ہے۔..........اسلام کے خلاف ادیان باطلہ کا ایسا خطرناک حملہ تھا کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ گویا ساری دنیا اسلام کے خلاف صف آراء تھی ایک طرف دہریت تھی دوسری طرف یہودیت تھی تیسری طرف عیسائیت تھی اور چوتھی طرف ہندو اور دوسرے گروہ تھے جو اسلام سے سخت عناد رکھتے اور اسے صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتے تھے۔ گویا تمام ادیان باطلہ نے مل کر اور شرک اور دہریت کو ساتھ ملا کر اسلام پر ایک زبردست ہلہ بول دیا تھا اور ایک زبردست یلغار کر دی تھی۔ ایسی زبردست یلغار کہ خود یلغار کرنے والوں کو اس وقت یہ یقین ہو گیا تھا کہ وہ اسلام کو مٹا دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اس حد تک یقین تھا کہ پادری عماد الدین جو کبھی ایک بہت بڑے بزرگ مولوی سمجھے جاتے تھے اور بعد میں عیسائی ہو گئے انہوں نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ ملک ہند میں عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ اگر کسی کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مسلمان کو دیکھے تو اس کی یہ خواہش پوری نہ ہو سکے گی کیونکہ ایک مسلمان بھی ملک ہند میں باقی نہیں رہے گا۔ برّ اعظم افریقہ کے متعلق عیسائیوں نے یہ خواب دیکھا تھا کہ یہ تو مسیح کی جھولی میں ہے۔ مگر جب مہدی معہود کی بعثت ہوئی تو ہندوستان سے مسلمانوں کو مٹانے اور افریقہ کو اپنے خداوند یسوع مسیح کے قدموں پر گرا ہوا پانے کے خواب دیکھنے والوں کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ عیسائیوں نے صرف ہندوستان اور افریقہ کے متعلق خواب نہیں دیکھے تھے بلکہ انہوں نے تو یہ خواب بھی دیکھا تھا کہ مکّہ اور مدینہ پر خداوند یسوع مسیح کا جھنڈا لہرائے گا۔ انہوں نے کیوں ایسے خواب دیکھے۔ اس لئے کہ ان کا حملہ بڑا سخت تھا ان کا حملہ اتنا زبردست تھا کہ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اب بھی جب ہم سوچتے ہیں تو ہمارے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ......عین اس وقت جب دنیا کی ظاہر بین نگاہ نے اسلام کو مٹتے ہوئے دیکھا آسمان سے آواز آئی کہ ہم مہدی معہود کو کھڑا کر رہے ہیں اور اب تم عیسائیت اور دیگر مخالفوں کے ساتھ اس کا مقابلہ دیکھو۔

......پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ اسلام کے خلاف ادیان باطلہ بالخصوص عیسائیت کی یلغار روک دی گئی، ان کا حملہ پسپا کر دیا گیا۔ آج دنیا کو نظر آ رہا ہے اس شخص کو بھی نظر آ رہا ہے جو یہ سمجھتا تھا کہ افریقہ کا برّ اعظم ان کی جیب میں ہے۔ عیسائیت پسپا ہو رہی ہے چنانچہ عیسائیوں کی بڑی بڑی بین الاقوامی کانفرنسوں میں یہ رونا رویا جا رہا ہے (ہمارے پاس ان کے حوالے موجود ہیں) کہ بڑا ظلم ہو گیا وہ افریقہ جسے ہم

نے اپنی جیب میں سمجھ رکھا تھا وہاں کی یہ حالت ہے کہ ہم ایک عیسائی بناتے ہیں اور احمدیت اس کے مقابلے میں دس مسلمان بنا رہی ہے......

غرض یہ وہ عظیم الشان مہم ہے جو حضرت مہدیٔ معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ شروع ہو چکی ہے۔ وہ بگل بجا دیا گیا جو گویا ابتداء تھی غلبہ اسلام کی مہم کی۔ اور اب غلبہ اسلام کی شاہراہ پر ہم ہر روز آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اور اس کی رحمتوں سے اور اس کی بشارتوں کے عین مطابق، **وہ دن جلد طلوع ہونے والا ہے کہ جب دنیا میں سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب نہیں ہوگا اور سوائے محمد مصطفیٰ ﷺ کے دنیا کا اور کوئی محبوب باقی نہیں رہے گا۔ خدائے واحد و یگانہ کی پرستش ہوگی اور اسی پر دل نثار ہوگا اور اسی منبع فیوض سے خدا کا بندہ ہر رحمت اور ہر فیض حاصل کرے گا**......

خدا نے کہا ہے کہ تم غالب آؤ گے اس لئے ہم غالب آئیں گے۔ دولت نہیں تو کیا ہوا، سیاسی اقتدار نہیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ جو ہر چیز پر قادرانہ تصرف رکھتا ہے اور جو اصل مالک ہے تمام خزانوں کا اس نے کہا ہے تم جیتو گے اس لئے ہم جیتیں گے۔ میں تمہیں کہتا ہوں کہ اسی خدا نے جس نے ابتدائے اسلام میں اسلام کو ساری معروف دنیا میں غالب کر دیا تھا وہ اب بھی اسلام کو غلبہ عطا کرے گا......

پس ہم لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم سے سرمایہ داری، اشتراکیت اور سوشلزم کی باتیں نہ کرو۔ ہم سے ہمارے پیارے رب اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں کرو کہ جن کے نام کو بلند کرنے کے لئے آج ہماری جماعت روحانی جنگ لڑ رہی ہے **اور یہ وہی جنگ ہے جس کے متعلق خدائے قادر و توانا کی بشارت ہے کہ یہ جنگ اسلام کی فتح پر منتج ہوگی۔ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا**......

بہر حال یہ ایک حقیقت ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ حقیقت اتنی اہم ہے کہ اس زمانہ میں اس سے اہم اور کوئی حقیقت نہیں ہے کہ مہدی و معہودؑ کی بعثت کے ساتھ ایک انقلاب عظیم بپا ہو چکا۔ بگل بجا دیا گیا۔ آسمانوں سے یہ آواز بلند ہوگئی کہ شیطان کے مقابلہ میں جس آخری غلبہ کی پیشگوئی کی گئی تھی اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کی جو بشارتیں دی گئی تھیں ان کے پورا ہونے کا وقت آ گیا اور جماعت احمدیہ کو اس کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ سرمایہ دارانہ انقلاب، روسی اشتراکی انقلاب اور چین کا سوشلسٹ انقلاب اس کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے......

اپنے گھروں میں عورتوں سے بھی کہیں کہ یہ چین اور آرام سے بیٹھنے کا وقت نہیں ہے یہ کچھ کرنے کا وقت ہے۔ ایک جنگ لڑی جا رہی ہے یہ ایک آخری اور عظیم جنگ ہے جس میں آنحضرت ﷺ کے روحانی جرنیل

مہدی معہودؑ کے پیر و اور متبعین برسرِ پیکار ہیں پس میں جماعت کے چھوٹوں اور بڑوں، مردوں اور عورتوں سے کہتا ہوں کہ اس جنگ میں تم ہی غالب آؤ گے، تم ہی فاتح ہو گے۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کی رو سے تم ہی اعلیٰ یعنی غالب ہو گے، تمہیں دنیا کی کوئی طاقت مغلوب نہیں کر سکے گی مگر ایک شرط ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ تم اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے اپنی جھولیاں بھرتے چلے جانا۔"

(اختتامی خطاب برموقع اجتماع خدام الاحمدیہ 4/نومبر 1973ء از ماہنامہ خالد دسمبر 1973ء)

تمام ملتیں مٹ جائیں گی سوائے اسلام کے

"میں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کو یہ بتایا تھا کہ یہ عظیم منصوبہ جس کا میں اعلان کر رہا ہوں اس کا ماٹو (Motto) دو بنیادی حقیقتیں ہیں جن کو ہم حمد اور عزم کے دو لفظوں سے پکار سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم عاجز بندوں پر مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ بڑی ہی رحمتیں نازل کرنی شروع کی ہیں اور ہم حمد کے ترانے گاتے ہوئے پختہ عزم کے ساتھ اِس راہ پر گامزن ہیں جس کی تعیین غلبۂ اسلام کے لئے آسمانوں سے ہوئی اور ہمارا ہر قدم اِس شاہراہِ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے اور **عنقریب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے فضل سے وہ دن آنے والا ہے جب اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا اور تمام ملّتیں مٹ جائیں گی سوائے اسلام کے۔** جس کا گھر ہر انسان کا سینہ ہوگا اور جس خدا کو اس نے پیش کیا اُس کی محبت میں ہر دل مستانہ وار اپنی زندگی گذار رہا ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ 18/جنوری 1974ء از الفضل 27/جنوری 1974ء)

اسلام ساری دنیا کا مذہب بنے گا

"مدینہ منورہ کا مقام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے بہت ہی بلند ہے۔ جس طرح مکّے کے گلی کوچوں سے ہمیں پیار ہے مدینے کے تو ذرّے ذرّے پر ہماری جان فدا ہے اور پھر ان دو مقامات کی روح کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے مہدی علیہ السلام کے ذریعے قادیان میں ایک بنیاد رکھی گئی۔

پس اس وجہ سے کہ قادیان میں مہدی علیہ السلام کے ذریعے مکّے اور مدینے کی روح کو ساری دنیا میں قائم کرنے کی بنیاد رکھی گئی ہے ہمیں قادیان سے بھی پیار ہے اور پھر وہ جماعت جس نے آج اس روح کو قائم کرنا ہے اس کا مرکز اس وقت ربوہ میں ہے......

پس جس شہر میں تم آباد ہو اس کی بھی قدر کرو اور جس جماعت کے ساتھ تمہارا تعلق ہے اس کی بھی قدر کرو۔ تمہیں خدا تعالیٰ نے خدمت کے لئے اور نوع انسانی کے دلوں کو محبت اور پیار کے ساتھ جیتنے کے لئے پیدا کیا ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھو اور اپنی نسلوں کے دماغوں اور ان کے ذہنوں میں یہ بات گاڑ دو کہ **دنیا جو مرضی کہتی رہے ہوگا وہ جو خدا نے کہا ہے۔ خدا کی باتوں کو کبھی دنیا کے منصوبے بھی ناکام کر سکتے ہیں؟** قرآن کریم نے بڑی تحدّی کے ساتھ بار بار یہ کہا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ جب سے کہ الہام نازل ہونا شروع ہوا اور انبیاء علیہم السلام آئے ہم نے یہی دیکھا ہے۔ اگر یہ درست ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے تو جس چیز کی صداقت پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی بے کسی اور ان کے مخالفوں کی طاقت اور اس کے باوجود آخر میں مخالفوں کی ناکامی اور نبیوں کی کامیابی نے مہر لگا دی اس کی صداقت سے ہم کیسے منہ پھیریں اور اس کو غلط سمجھنے لگ جائیں۔ خدا تعالیٰ نے تیرہ سو سال سے امت محمدیہ کو یہ وعدہ دیا تھا یہ بشارت دی تھی اور یہ تسلی دی تھی کہ درمیان کے زمانہ میں جو مختلف ادوار آئیں گے ان سے گھبرانا نہیں **آخر اسلام ساری دنیا کا مذہب بنے گا** جو رحمۃ اللعالمین بن کر آیا۔ دنیا کا کوئی حصہ اس کی رحمت کے دائرہ سے باہر کیسے رہ سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور آپ نے قرآن کریم کی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ بات مہدی کے زمانہ میں پوری ہوگی جیسا کہ میں نے آپ کو کہا ہے۔ **اسلام کے غلبہ کی صدی آ رہی ہے اب اس کا انتظار بہت تھوڑا ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 5/دسمبر 1975ء از الفضل 25/دسمبر 1975ء)

خدا نے اس زمانہ کے متعلق یہ چاہا ہے کہ اس پاک جماعت کے ذریعہ سے دین اسلام ساری دنیا میں غالب کیا جائے

"سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں سیرالیون کے سابق نائب وزیراعظم نے کہا کہ سارے مسلمانوں کو چاہئے کہ غلبہ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ سے پورا تعاون کریں۔ دنیا میں یہ آواز بھی اٹھ رہی ہے اور یہ آواز بھی اٹھ رہی ہے کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ سب مل کر جماعت احمدیہ کو ہلاک کرنے اور ختم کرنے کی کوشش کریں کہیں سے ایسی آواز بھی آ جاتی ہے لیکن یہ دونوں آوازیں اب ایک جگہ محدود نہیں رہیں بلکہ ساری دنیا کی آواز بن گئی ہیں۔ اس لئے اب ہماری ذمہ داری کسی محدود خطے کی نہیں رہی بلکہ ساری دنیا کی ذمہ داری بن گئی ہے۔

میں نے کئی دفعہ کہا اور میں اس بات کو دہراتا چلا جاؤں گا کہ ہونا وہ نہیں جو میں نے یا آپ نے چاہنا ہے **بلکہ ہوگا وہ جو خدا چاہے گا اور خدا نے اس زمانہ کے متعلق یہ چاہا ہے کہ مہدی علیہ السلام کی پاک جماعت کے ذریعہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کا دین اسلام ساری دنیا میں غالب کیا جائے اور یہ ہمارے کسی ہنر کے نتیجہ میں نہیں ہوگا بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے نتیجہ میں ہوگا۔ یہ تو انشاء اللہ ہو کر رہے گا۔"**

(رپورٹ مجلس مشاورت 1976ء صفحہ 10)

اسلام کا پھل دار درخت سارے کرّہ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا

"عیسائیت اپنے عروج پر پہنچ کر اب رُو بہ تنزّل ہے اس کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں اور اگر اسے کوئی نہ بھی گرائے تب بھی یہ گرے گی۔ اس کے مقابل پر اب اسلام کا درخت اپنی شاخیں پھیلا رہا ہے اور وہ وقت قریب ہے کہ یہ پھلدار درخت سارے کرۂ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔"

تقریر کے بعد چائے (Cock Tail) پارٹی کے دوران جس میں چرچوں کے پادری۔ ڈاکٹرز۔ پروفیسرز اور ہائی کورٹ کے جج موجود تھے۔ حضور نے اسلام کی ترقی کے دور کو پانچ بڑی جنگوں کے ساتھ منسوب فرمایا اور بتایا کہ۔

"تیسری عالمگیر جنگ کے نتیجہ میں اسلام کی طرف ایک غیر معمولی توجہ پیدا ہوگی۔ چوتھی عالمگیر جنگ اسلام کو ایک عظیم اور ناگزیر مادی اور روحانی قوت کی شکل میں ظاہر کر دے گی اور پانچویں عالمگیر جنگ کے نتیجہ میں دنیا کے تمام مذاہب مٹ کر چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کی صورت میں رہ جائیں گے **اور اسلام ایک عالمی قوت کے طور پر ساری دنیا پر چھا جائے گا۔"**

(خطاب 1976ء بمقام فرینکفرٹ از ماہنامہ خالد دسمبر 1977ء)

محمد ﷺ کے جھنڈے تلے نوع انسانی ضرور جمع ہوں گی

"میں نے بتایا ہے کہ محمد ﷺ کے زمانہ سے یہ انقلاب شروع ہوا۔ تین سو سال تک اس میں بڑی وسعت پیدا ہوئی۔ اس اسلامی انقلاب کی یہ جماعتیں اپنے اپنے قائدین کی قیادت میں دنیا کے مختلف حصوں میں انقلاب کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھ رہی تھیں لیکن محمد ﷺ کے انقلاب عظیم کا نوع انسانی کو جو ایک خاندان بنا دینے کا منصوبہ تھا اس مقصد کو پورا کرنے والی کوئی طاقت ہمیں ان کے اندر نظر نہیں آتی بلکہ ان میں اختلاف کی بہت سی وجوہ پیدا ہو گئیں۔ کہا گیا کہ **هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ**

کَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (الصّف آیت:10) کہ محمد ﷺ آ گئے۔ ایک کامل اور مکمل شریعت اور ہدایت انسان کے ہاتھ میں دے دی گئی اور ایک انقلاب عظیم بپا ہو گیا۔ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ اب اس انقلاب عظیم کے نتیجہ میں **اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا اور تمام اِزمز (Isms) اور اصول اور فلسفے جو اخلاقیات پر بحث کر رہے ہیں اور ذہنی قوتوں پر بحث کر رہے ہیں ان سب کی غلطیوں کو ظاہر کرے گا۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ اتنا علم دے گا کہ وہ آج کی علم میں آگے بڑھی ہوئی دنیا کے نہ صرف غلط حملوں سے اسلام کو بچائیں گے بلکہ ان کی تحقیق کی غلطیوں کو ثابت کریں گے اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایسا ہی ہو رہا ہے ...... هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ یہ کام اس انقلاب عظیم کا عروج ہے کہ اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آ جائے اور نوع انسانی کو امت واحدہ بنا دے اور یہ اس کی اصل غرض ہے۔ محمد ﷺ کے ذریعے آپ کی بعثت کے ساتھ جو انقلاب عظیم بپا ہوا اس کا اصل مقصد یہی تھا کہ سارے کے سارے انسان کیا مغرب میں بسنے والے کیا مشرق میں بسنے والے کیا شمال میں کیا جنوب میں کیا برّ اعظموں میں کیا جزائر میں سارے کے سارے ایک خاندان کی طرح ہو جائیں۔

.... **اسلام ایک انقلاب عظیم ہے' اتنا زبردست انقلاب کہ نہ پہلے کبھی آیا اور نہ آئندہ کبھی آئے گا۔ اس کے نتیجے میں سارے انسان سینکڑوں قسم کی بولیاں بولنے والے' جن کی عادتیں مختلف' جن کا رہن سہن مختلف' سارے کے سارے انسان اسلام کی روشنی حاصل کرنے کے بعد محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کر دیئے جائیں گے** اور یہ کام مہدی کے زمانہ میں مقدر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اور صرف آپ نے ہی نہیں فرمایا بلکہ پہلوں نے بھی لکھا ہے کہ آیت هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ کے مطابق ساری دنیا میں اسلام کا کامل غلبہ آخری زمانہ میں مہدی کے ہاتھ سے ہو گا جو کہ محمد ﷺ کا ایک روحانی فرزند ہے۔

...... اپنی کوشش سے ہم بنی نوع انسان کا دل محمد ﷺ کے لئے نہیں جیت سکتے اور یہ سچی بات ہے کہ نہیں جیت سکتے جب تک آسمان سے فرشتے نازل ہو کر ہماری مدد نہ کریں۔ اس وقت تک ہم نوع انسانی کا دل کیسے جیت سکتے ہیں؟ پیدا کرنے والے رب کے لئے اور محمد ﷺ کے لئے۔ **محمد ﷺ کے جھنڈے تلے نوع انسانی ضرور جمع ہوں گی کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے اور یہ پورا ہو کر رہے گا۔** لیکن جس چیز کی ہمیں فکر کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہر نسل اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور اس کے مطابق قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو۔"

(افتتاحی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 4/نومبر 1977ء از مشعل راہ جلد 2 صفحہ 441-437)

اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آئے گا اور بھٹکی ہوئی انسانیت پھر راہ ہدایت پا کر محمد ﷺ کی طرف واپس لوٹے گی

"یہ ساری چیز ہمیں اس بات کا سبق دیتی ہیں کہ بیت اللہ کے تعمیر کے جو مقاصد ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ جیسی عظیم ہستی کو مبعوث کیا گیا ہے ان مقاصد کے حصول کے لئے ایک سچے مسلمان کو اپنی زندگی خرچ کرنی چاہئے خصوصاً اس زمانہ میں جب کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی کامیابیاں اپنے عروج کو پہنچ رہی ہیں اور وہ آخری زمانہ آ چکا ہے جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس زمانہ میں **اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آئے گا۔ اور بھٹکی ہوئی انسانیت پھر راہ ہدایت پا کر محمد ﷺ کی طرف واپس لوٹے گی اور آپؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔**

پس بیت اللہ کی تعمیر کے مقاصد اپنی پوری شان کے ساتھ حاصل ہونے کا یہی زمانہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ پوری تندہی کے ساتھ ان قربانیوں کا زمانہ ہے جن کا یہ فریضہ ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔"

(خطبہ عیدالاضحیٰ 22؍نومبر 1977ء از الفضل 2؍جنوری 1978ء)

غلبۂ اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے وہ بلند ہو کر نصف النہار تک پہنچے گا

لجنہ اماء اللہ کے 50 سال پورے ہونے پر فرمایا۔

"ہمارا زمانہ ابھی برزخ کا زمانہ ہے نہ ابھی اتنی تنگیاں ہیں نہ ابھی آخری فتوحات کے دن آئے ہیں **لیکن غلبہ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں۔ غلبہ اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے وہ آہستہ آہستہ بلند ہو کر نصف النہار تک پہنچے گا۔** کیونکہ جس طرح یہ مادی سورج جب نکل آئے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کو نصف النہار تک پہنچنے سے روک نہیں سکتی اسی طرح اسلام کا جو سورج طلوع ہو چکا ہے اور جو مادی سورج سے زیادہ عظیم اور زیادہ حسین ہے اور بنی نوع انسان کے لئے زیادہ ضروری ہے وہ بھی انشاء اللہ نصف النہار تک پہنچ کر رہے گا اب کون ہے؟ کیا روس ہے یا امریکہ ہے یا چین ہے یا انگلستان ہے یا یورپ ہے اور دوسرے ملکوں کی کوئی اور طاقت ہے جو اسلام کے اس سورج کو نصف النہار تک پہنچنے سے روک سکے؟ اسے کوئی طاقت نہیں روک سکتی لیکن یہ اور سورج ہے یہ مادی سورج نہیں ہے اس کو نصف النہار تک پہنچانے کے لئے آپ کو قربانیاں دینی پڑیں گی یہ خدا تعالیٰ کے دوسری قسم کے ستون ہیں جن پر سہارا لے کر سورج نصف النہار تک بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔"

(خطاب اجتماع لجنہ اماء اللہ 18؍نومبر 1972ء شائع شدہ از لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ صفحہ 19-20)

انتہائی مخالفت نشاندہی کرتی ہے کہ اسلام کے انتہائی غلبہ کے دن نزدیک آ گئے ہیں

"اب جماعت احمدیہ کی طرف سے غلبۂ اسلام کی اس عظیم اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہونے والی جدوجہد کی مخالفت ایک نئی شکل میں اور ایک اور رنگ میں شروع ہوئی ہے اور وہ بین الاقوامی متحدہ کوشش کی شکل میں ہے۔ پہلے ہر ایک ملک اپنے ملک میں مخالفت کر رہا تھا۔ یہاں بھی مخالفت تھی اور زیادہ سے زیادہ یہ ہوا کہ بعض لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کے خلاف مکّہ اور مدینہ سے کفر کے فتوے حاصل کر لئے لیکن اس کفر کے فتووں کی مہم کے نتیجہ میں جماعت میں کمزوری پیدا نہیں ہوئی جماعت نے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو جس رنگ میں حاصل کیا ہے اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی بہرحال ملک ملک میں مخالفت تھی یہ کہ ممالک اکٹھے ہو کر جماعت کی متحدہ مخالفت کریں۔ اس رنگ میں جماعت کو مخالفت کا مقابلہ نہیں کرنا پڑا۔

میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے اسلام کو غالب کرنا کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ **اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا منصوبہ ہے یہ اتنا بڑا منصوبہ ہے** (جو آسمانوں سے اُترا اور انسان کے کمزور ہاتھوں میں دیا گیا ہے) کہ اگر خدا تعالیٰ کی رحمتوں اس کی طاقتوں اور قدرتوں اور اس کے غالب اور قہّار ہونے پر توکّل نہ ہو تو اس کا تخیل و تصور ہی انسان کو پاگل بنا دیتا ہے لیکن جہاں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کرنے کا اتنا عظیم منصوبہ مہدیٔ معہود کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں دیا وہاں ہر احمدی کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اس قدر توکّل پیدا کیا کہ وہ تمام عقلی پہلوؤں کو اپنے پاؤں تلے روندتے اور خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھا۔ ظاہر ہے کہ پہلے صوبے کی مخالفت تھی پھر ملک کی مخالفت تھی پھر ملک ملک کی مخالفت تھی؛ مخالفت میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ اب ممالک کے اکٹھے ہو کر مقابلے میں آجانے کا جو منصوبہ ہے اس سے بڑھ کر اس کرہِ ارض پر اور کوئی منصوبہ تصور میں بھی نہیں لایا جا سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جو خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے اور اسی پر اپنا توکّل رکھتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ **غلبہ اسلام کی آخری گھڑی قریب آ گئی ہے**۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ جب منصوبہ اپنی انتہا کو پہنچا تو ہمارے ہر دل نے یہ کہا

ع نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

(درثمین صفحہ:50)

اب اس بین الاقوامی منصوبہ کے خلاف جماعت نے اسلام کو کامیاب اور غالب اور فاتح کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی جہاد کرنا ہے...... ایک بین الاقوامی منصوبہ کئی ملکوں نے اکٹھے ہو کر بنایا ہے کہ اسلام غالب نہ ہو اس کی کوشش دونوں طرف سے ہوئی ہے جو مسلمان ہیں وہ تو اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ وہ حقیقت کو سمجھتے نہیں

اور جو غیر مسلم ہیں وہ اس لئے کہ وہ ہمیشہ سے اسلام کو مٹانے کی کوششیں کرتے چلے آئے ہیں اور اب ان کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں اُن کے مذہب پر اسلام غالب نہ آ جائے اور جو دہریہ ہیں وہ کہنے لگ گئے ہیں کہ اس وقت دنیا میں دہریت اور اشتراکیت کے رستے میں انہیں ایک ہی روک نظر آتی ہے اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔ پس ایک بین الاقوامی متحدہ حملے کا منصوبہ بنایا گیا ہے تا اسلام دنیا پر غالب نہ آئے۔ اس بین الاقوامی منصوبہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی منشاء سے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" بنایا گیا ہے جس کی رو سے مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پس غیر مسلموں کی طرف سے یہ **انتہائی مخالفت نشاندہی کرتی ہے اس بات کی کہ اسلام کے انتہائی غلبہ کے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے نزدیک آ گئے ہیں۔**"

(خطبہ جمعہ 15/فروری 1974ء از الفضل 5/مارچ 1974ء)

……فضل الٰہی اور غلبۂ اسلام……

لوگ دیکھ لیں کہ وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا

(خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اگلے روز 9/نومبر 1965ء کو بعد نماز فجر مسجد مبارک ربوہ میں خطاب)

"ہمارا رب کہتا ہے کہ آج پھر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں دنیا میں اسلام کو غالب کروں گا اور اسلام دنیا پر غالب ہو کر رہے گا اور ان کمزور ہاتھوں کے ذریعہ سے غالب ہو کر رہے گا۔ ہم اپنی کمزوریوں کو کیا دیکھیں ہماری نظر تو اس ہاتھ پر ہے جو ہمیں اپنے کمزور ہاتھوں کے پیچھے جنبش کرتا نظر آتا ہے ہم اپنی کم طاقتی کا خیال کیوں کریں کیونکہ ہمارا توکّل تو اس طاقت پر ہے کہ جس نے دنیا کی ہر چیز کو اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے اور اس کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

...... جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا۔

اور میں اپنے رب سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو بھی یہ توفیق دے گا کہ آپ صبح اور شام اور رات اور دن اپنی دعاؤں سے اپنے اچھے مشوروں سے اپنی ہمدردیوں سے اور اپنی کوششوں سے میری اس کام میں مدد کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرانے لگے۔ آج دنیا آپ کو

بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی بہت ہی کمزور۔ لیکن ایک دن آئے گا کہ لوگ حیران ہوں گے اور وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا مال سے محروم، وسائل سے محروم، دنیا کی عزتوں سے محروم، ہر طرف سے دھتکارا جانے والا، ذلیل کیا جانے والا اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے اور قرآن کریم جو کسی وقت صرف طاق کو سجاوٹ دے رہا تھا اس نے دلوں میں گھر کر لیا ہے اور پھر انسان کے دل سے علم کا بھی نیکی اور تقویٰ کا بھی اور دنیا کی ہمدردی اور غمخواری کا بھی ایک چشمہ بہہ نکلا ہے۔ اسی طرح جس طرح ایک موقعہ پر آنحضرت ﷺ کی انگلیوں سے بوقت ضرورت پانی کا چشمہ بہہ نکلا تھا۔ دنیا انشاء اللہ یہ نظارے دیکھے گی۔"

(الفضل 3/ دسمبر 1965ء)

"اینا دیواں گا کہ تو رج جاویں گا"

" پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق بھی عطا کی کہ میں اپنی کمزوری ناتوانی اور بے مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے طاقت مانگوں، ہمت طلب کروں اور توفیق چاہوں تا اس نے جو ذمہ داریاں مجھ پر ڈالی ہیں۔ انہیں صحیح رنگ میں اور احسن طریق پر پورا کر سکوں۔ پھر میں نے جماعت کی ترقی اور احباب جماعت کے لئے بھی دعا کی بہت توفیق پائی صبح جب میری آنکھ کھلی تو میری زبان پر یہ فقرہ تھا کہ

اینا دیواں گا کہ تو رج جاویں گا

چونکہ گزشتہ رات کے پچھلے حصہ میں مَیں نے اپنے لئے بھی دعا کی تھی اور جماعت کے لئے دینی اور روحانی حسنات کے لئے، پھر خلیفہ وقت کی سَیری تو اس وقت ہوسکتی ہے جب جماعت بھی سَیر ہو۔ اس لئے میں نے سمجھا کہ اس فقرہ میں جماعت کے لئے بھی بڑی بشارت پائی جاتی ہے۔ سو میں نے یہ فقرہ دوستوں کو بھی سنا دیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 18/ مارچ 1966ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 182)

خدا تعالیٰ کی باتیں پوری ہو کر رہیں گی ساری دنیا کے دل اسلام کے نور سے منور ہوں گے

"ہمیں یہ امر مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس وقت جماعت احمدیہ اپنی زندگی کے اہم اور نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ اس دور میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے تئیں تیار کریں۔ **خدا کی باتیں پوری ہو کر**

رہیں گی۔ ساری دنیا کے دل اسلام کے نور سے منور ہوں گے اور حضرت محمد ﷺ کی محبت دلوں میں پیدا ہو گی۔ مگر اس عظیم مُہم میں ہمیں بے انتہا قربانیاں پیش کرنی ہوں گی۔ یہ قربانیاں پیش کرنے کے لئے ابھی سے اپنے تئیں تیار کریں۔ **یہ کام خدا کے فضل سے ہوگا۔** ہم کیا اور ہماری حقیر قربانیاں کیا۔ اللہ تعالیٰ کے اور زیادہ **فضلوں** کو کھینچنے کے لئے بہت دعاؤں کی عادت ڈالیں۔

اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے اس کے سامنے کوئی بات انہونی نہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اللہ کے حضور عاجزانہ جھکیں۔ اور اس سے مدد کے طالب بنیں۔"

(خصوصی پیغام بر موقع پہلی تربیت کلاس جماعت احمدیہ جرمنی 26/اپریل تا یکم مئی 1981ء از الفضل 16/جون 1981ء)

✿……جماعت احمدیہ اور غلبۂ اسلام……✿

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرے گا

"خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ ایک نہایت ہی اہم اور مقدس فریضہ ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے اور وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہر انسانی دل میں پیدا کرنا اور محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت کو قائم کرنا ہے اور **اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ وہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرے گا** انشاء اللہ! یہ اس کی تقدیر ہے جو ہمارے ذریعہ یا ایک اور ایسی احمدی قوم کے ذریعہ سے جو ہم سے زیادہ اپنے اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والی ہو پورا کرے گا۔"

(خطبہ جمعہ 15/مارچ 1968ء از خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 78)

غلبۂ اسلام خدائی وعدوں کے مطابق جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوگا

"دنیا اس وقت بھی اسلام پر بڑی طاقت سے حملہ آور ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تلخیاں اور رنگ کی تھیں اب اور رنگ کی ہیں۔ اب دنیا دجل کے ہتھیاروں کے ساتھ اسلام پر حملہ آور ہے۔ ہزاروں میل دور بیٹھے ایذاء پہنچانے والے آنحضرت ﷺ پر ایسے ایسے الزام لگاتے ہیں جن سے ہمارے دل چھلنی ہو جاتے ہیں اور آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں۔ لیکن ہمیں گالی کے مقابل گالی کا حکم نہیں۔ تمسخر کے مقابل تمسخر کا حکم نہیں۔ بلکہ ہر ایذاء کے مقابل صبر کی تعلیم ہے۔ گالیاں سن کر دعائیں دینے کا حکم ہے اور دکھ پہنچانے والوں کو آرام دینے کی تعلیم

ہے...... کہ تم اس مقام پر قائم رہو تا خدا تعالیٰ اپنی بشارتوں کے وعدے پورے کرے۔ فرمایا کہ **میں تو دیکھ رہا ہوں کہ وہ وقت بڑا قریب ہے جب اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا جب ہر دل میں نبی اکرم ﷺ کی محبت قائم ہو جائے گی۔ جب تمام دہریہ اور بت پرست اور بد مذاہب اپنی بدیوں اور بت پرستیوں اور شرک کو چھوڑ کر خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے...... کامیابی بہر حال اسلام کو ہونی ہے۔ غلبہ بہر حال اسلام کا ہے سارے معاند ناکام رہیں گے اور یہ غلبہ خدائی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوگا۔** پھر وہ ہمارے بھائی جو ہم سے ناراض ہیں ہم سے گلے مل جائیں گے اس وقت ہم بھی خوش ہوں گے اور وہ بھی خوش ہوں گے۔"

(خلاصہ اختتامی خطاب برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ 20/ اکتوبر 1968ء از مشعل راہ جلد 2 صفحہ 127-125)

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس لیے قائم کیا ہے کہ غلبۂ اسلام کا وہ وعدہ پورا ہو جو اس نے محمد رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا

"اللہ تعالیٰ پر اور اس کی بشارتوں پر اور اس کے وعدوں پر کامل یقین رکھو۔ **اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ وعدہ پورا ہو جو اس نے محمد رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا** کہ تیرے روحانی فرزندوں میں ایک عظیم اور جلیل فرزند کھڑا کروں گا جو تیری عزت کو، جو تیری محبت کو، جو تیری عظمت کو ساری دنیا میں قائم کرے گا اور قرآن کریم کی تعلیم کی اشاعت کو اپنے کمال تک پہنچا دے گا۔

ہم لوگ اس مسیح، اس فرزند جلیل کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ اس سے تو ہم بچ نہیں سکتے یعنی یہ نہیں کر سکتے کہ ان کا وجود ہی مٹ جائے لیکن ان کے فتنوں سے بچنا اور اپنے بھائیوں کو بچانا اور آگاہ کرنا اور خود چوکس اور بیدار رہنا ہمارا فرض ہے اور ہمیں اس یقین پر قائم کیا گیا ہے۔ اسلام ہی کی آخر کار فتح ہوگی۔ تو اس قسم کے فتنے ہمیں بیدار کرنے کے لئے آتے ہیں ہمیں کمزور کرنے کے لئے نہیں آتے اور ہوگا وہی جو خدا نے چاہا ہے اور خدا چاہے گا۔ ہوگا وہی کہ خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے اور محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے اور قرآن کریم کی ہدایت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے اور نبی کریم ﷺ کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔ ہوگا وہی جو خدا نے کہا کہ **اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آجائے گا اور ہر ملک اور ہر قوم حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گی اور محمد رسول اللہ ﷺ کے پاؤں کی خاک ہونے میں اپنا فخر سمجھے گی۔ آمین"**

(خطبہ جمعہ 17/ جنوری 1969ء از خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 485)

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے

"اب جو مخالف اسلام ہے (میں احمدیت اس لئے نہیں کہہ رہا کہ ہمارے نزدیک احمدیت اور اسلام ایک ہی چیز کا نام ہے) وہ اپنے ان منصوبوں سے اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتا یہ واضح بات ہے **کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسلام کے از سرِ نو غلبہ کے دن آ گئے ہیں اور اسلام غالب آئے گا** ہمیں کمزور کرنے کا ہر منصوبہ حقیقتاً اسلام کو کمزور کرنے کا منصوبہ ہے کیونکہ ہمیں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی قادرانہ انگلیوں کے درمیان پکڑا اور فرمایا کہ میں اس عاجز کمزور اور بے کس جماعت سے کام لوں گا اور ان کے ذریعہ سے میری قدرت دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوگی۔

...... **ہمارے نزدیک یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو غلبہ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے** اور وہ ہم سے یہی کام لینا چاہتا ہے تو جو بھی جماعت کے خلاف منصوبہ بنائے گا اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائے تو غلبہ اسلام کی جو عظیم مہم جاری ہے اس میں کمزوری پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کر سکتا کیونکہ یہ کی مشیّت کے خلاف ہے کہ شیطانی طاقتیں کامیابی کا منہ دیکھیں۔ پس حسد کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی Activities یعنی اس کی سرگرمیوں اور منصوبوں میں انشاء اللہ تعالیٰ کوئی کمزوری نہیں پیدا ہو سکتی۔"

(خطبہ جمعہ 11 ستمبر 1970ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 234-232)

غلبۂ اسلام کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے

"ہماری جماعت کو اس وقت غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے اور ہمیں بڑی عظیم بشارتیں دی گئی ہیں۔ اس دنیا کی بشارتیں بھی ہیں اور اُخروی زندگی کی بشارتیں بھی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اُخروی زندگی کی سب سے بڑی بشارت تو یہ دی گئی ہے۔

ے صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

(درثمین صفحہ 56)

جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں آئے تھے ان کے انعامات بہرحال دوسروں سے زیادہ ہیں۔ یہ جو ایک جان اور دو قالب والا قصہ ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی معہود علیہ السلام کا یہ اس کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح آپ کی تربیت پانے والے گروہ نے انتہائی تربیت حاصل کر کے انتہائی قربانیاں دیں اور

اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضلوں کو حاصل کیا یہی دروازہ تمہارے لئے بھی کھلا ہے اس میں بڑی عظیم بشارت ہے اس دنیا کے لئے بھی اور اصل تو اس دنیا کے لئے بشارت ہے وہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنی جنتوں کے ان حسین حصوں میں (یعنی وہاں کی جنتوں میں بھی عمل عمل کے لحاظ سے فرق ہے) اعلیٰ اور ارفع اور حسین تر باغات میں رکھے جن میں صحابہؓ رکھے جاتے ہیں تو اس سے بڑھ کر اُخروی انعام اور کیا ہو سکتا ہے۔ **پس غلبۂ اسلام کا منصوبہ اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے** اور ہمیں اس دنیا کے لئے بھی اور اس دنیا کے لئے بھی بشارتیں دے کر ذمہ واریوں کی طرف متوجہ کیا ہے اور ہم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 25/ستمبر 1970ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 344)

اب احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے کہ اسلام دنیا میں غالب ہو

"آنحضرت ﷺ کی عظمت کے اظہار کا کام اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سے لینا چاہتا ہے۔ **اب احمدیت کے ذریعہ یہ مقدر ہے کہ اسلام دنیا میں غالب ہو۔** توحید حقیقی قائم ہو آنحضرت ﷺ کا پیار بنی نوع انسان کے دلوں میں ظاہر ہو۔ انسانی زندگی اسلام کے نور سے منور اور اسلام کے حیات بخش پانی سے سیراب ہو۔

...... ہمارے بعض دوست کہتے ہیں کہ دنیا ہمیں یہ کہتی ہے اور دنیا ہمارے خلاف یہ سازشیں کرتی ہے۔ میں ان سے کہا کرتا ہوں کہ کیا تم دنیا کے بندے ہو؟ اگر تم دنیا کے بندے تھے تو پھر احمدیت کو تم نے کیوں قبول کیا ہے؟ جب تم نے احمدیت کو قبول کر کے احمدیت کی روشنی کو حاصل کیا اور خدا کے پیار کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے وجود میں اس کا مشاہدہ کیا تو پھر دنیا اور اس کے مخالفانہ منصوبوں کی طرف کیوں دیکھتے ہو۔ اپنے خدائے قادر و توانا پر بھروسہ رکھو۔ وہ تمہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔"

(افتتاحی خطاب سالانہ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ 7/جون 1972ء از مشعل راہ جلد 2 صفحہ 336)

یقین رکھو تمہارے ذریعہ سے اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا

"ہم ایک چھوٹی سی جماعت، ہم ایک غریب سی جماعت، ہم دنیاوی معیار کے مطابق بے سہارا سی جماعت ہیں۔ ہمارے پاس سیاسی اقتدار نہیں۔ ہمارے پاس کوئی دنیاوی و مادی طاقت نہیں غرض کچھ بھی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایمان بالغیب کے حکم کے ماتحت ہماری توجہ اس طرف پھیری اور ہمیں توفیق دی کہ ہم اس بات پر **یقین کامل رکھیں کہ یہ غیب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ سے اسلام کو ساری دنیا میں**

غالب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور جو لذت اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے نتیجہ میں ہمیں مل سکتی ہے اور جو سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نوعِ انسانی کے دلوں میں گاڑ دینے کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہو سکتا ہے اس کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی لذت نہیں اور پھر ثواب اللہ تعالیٰ کے پیار کی شکل میں ملے گا۔ یہ دنیا کیا اگر اس قسم کی ہزاروں دنیا بھی ہمیں دی جائیں تو ہم ان سب کو خدا تعالیٰ کے پیار پر قربان کر دیں گے یہ یقین ہم نے اپنی نسلوں میں اپنے بڑوں میں اپنے چھوٹوں میں، اپنے مردوں میں اپنی عورتوں میں پیدا کرنا ہے۔ جو ایمان بالغیب کا ایک لازمہ ہے کہ خدا نے جو یہ وعدہ دیا کہ اس چھوٹی سی مختصر سی بے سہارا غریب جماعت کے ذریعہ اسے آلۂ کار بنا کر میں ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں یہ اس نے بشارت دی ہے اور ہمیں کہا کہ ایمان بالغیب لاؤ۔ کچھ وعدے پورے ہو گئے جو وعدے تمہیں دیئے جا رہے ہیں اور آئندہ پورے ہونے والے ہیں یقین رکھو کہ وہ بھی پورے ہوں گے اور اس میں بدعہدی نہیں ہوگی۔ خدا تعالیٰ وفا کرنے والا ہے وفا کرے گا وہ صادق ہے وہ حق ہے اور اس کا قول حق ہے یعنی اس کے کہنے کے ساتھ ہی دنیا میں ایک عظیم تبدیلی اس کے ارادہ کے مطابق پیدا ہو جاتی ہے پس اس پر ایمان رکھو۔ **تمہارے ذریعہ سے اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔**

......اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کو صحیح سمجھیں کہ اس چھوٹی سی جماعت کے ذریعہ سے غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب کیا جائے گا اور پھر جو عظیم فضل اور رحمتیں اس کے نتیجہ میں ہم سے وعدہ کی گئی ہیں وہ ہمیں ملیں گی۔ اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں قربانیاں دینے کی توفیق دیتا چلا جائے۔"

(خطبہ جمعہ یکم جولائی 1973ء از الفضل 21؍اگست 1973ء)

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا

"ایک اکیلا فرد تھا جس نے دعویٰ کیا کہ خدا نے مجھے مبعوث کیا ہے تا میں اسلام کو ساری دنیا پر غالب کروں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو ہر شخص کے دل میں گاڑ دوں خدا تعالیٰ نے کہا میں تیرے ساتھ ہوں۔ خدا نے کہا میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ آج یہاں دیکھ لیں ابھی تک سارے لوگ نہیں آئے۔ کسی وقت انگریز کہا کرتا تھا کہ ہماری کامن ویلتھ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اب تو سوچتا ہوں کہ شاید انگلستان میں سورج چڑھتا بھی نہیں۔ غروب ہونے کا سوال تو بعد میں پیدا ہوتا ہے لیکن وہ جو اکیلا تھا اس کی آواز پھیلی بہت سے انسانوں کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوئی۔ اس وقت جہاں جہاں لوگ بس رہے ہیں اس کو دیکھ کر صرف جماعت احمدیہ ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے دعویٰ کر سکتی ہے کہ **جماعت احمدیہ پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔** خدا کی شان ہے اس

نے جو وعدے کئے تھے کچھ پورے ہو گئے اور کچھ مستقبل قریب میں پورے ہوں گے لیکن جو وعدے پورے ہو گئے انہوں نے ہمارے دل میں یہ یقین پیدا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی خاص مصلحت کے مطابق اس زمانے کے لئے مبعوث کیا۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ اسلام کو غالب کرنے والا ہے۔ ہوسکتا ہے ہم سے کوئی ٹھوکر کھا جائے اور گر جائے۔ یہ علیحدہ چیز ہے۔ اس کی جگہ ایک اور قوم آگے آجائے گی ایک اور نسل پیدا ہو جائے گی۔ **خدا تعالیٰ کا آسمانوں پر یہ فیصلہ ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا** ہم اس وعدہ کو عملاً ظہور پذیر ہوتے ہوئے آج دیکھ رہے ہیں۔ افریقہ، امریکہ، انگلستان اور دیگر ممالک میں۔"

(خطبہ جمعہ 27/جولائی 1973ء از الفضل 22/اگست 1973ء)

اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کے لیے ہمیں چنا ہے

"ہمیں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا زمانہ آ گیا۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ تمام بشارتیں جو امّت مسلمہ کو یہ کہہ کر دی گئی تھیں کہ ایک جماعت پیدا ہوگی جس کے ذریعہ اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا، ان کے پورے ہونے کا وقت آ گیا۔ ہم خدا کے عاجز بندے ہیں ہم کمزور اور گناہگار بندے ہیں ہم ذرّہ ناچیز سے بھی ناچیز ہیں **مگر خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ اس نے اپنی حکمت کاملہ سے غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کے لئے ہمیں چنا۔** ہمارے دل اس کی حمد سے لبریز ہیں۔ ہماری ہر قوت اور ہماری ہر شئے (جس کے ہم مالک ہیں اسی کے فضل سے) اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ پس یہ قوم وہ قوم ہے جو ہنستے مسکراتے عیدیں مناتے شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے والی ہے اس لئے اے خدا کی پیاری قوم! خدا تیرے لئے اس عید کو اور اس کے بعد بھی ہر آنے والی عید کو مبارک کرے اور اپنے پیار کو تیرے لئے زیادہ سے زیادہ مقدر کرے۔"

(خطبہ عید الفطر 28/اکتوبر 1973ء از الفضل 26/فروری 1974ء)

ہمیں خدا تعالیٰ نے بڑا عظیم وعدہ اور بڑی عظیم بشارت دی ہے کہ جماعت دنیا میں اسلام کو غالب کرے گی

"پس ہمیں خدا تعالیٰ نے بڑا عظیم وعدہ دیا ہے اور بڑی عظیم بشارت دی ہے کہ ہمارے ذریعہ، ہم جو بالکل کمزور ہیں اور اس دنیا میں ایک دھیلہ بھی ہماری قیمت نہیں ہے۔ ہمارے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اسلام کو

ساری دنیا پر غالب کرے گا اور جب دُنیا کے بادشاہوں کے جرنیل اس سے کروڑواں حصہ کارنامہ کرتے ہیں تو اُن کو بادشاہوں کی طرف سے انعام ملتا ہے تو وہ جو حقیقی بادشاہ اور عالمین کا بادشاہ ہے اُس کی خاطر جب جماعت کے افراد اور جماعت بحیثیت مجموعی یہ کام کرے گی اور دنیا میں اسلام کو غالب کرے گی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیار دُنیا کے دل میں میخ کی طرح گاڑ دے گی تو جو تمام خزانوں کا مالک ہے اور بادشاہوں کا بادشاہ اور حقیقت میں ہے ہی وہ ہی بادشاہ باقی تو سب یونہی ہیں۔ اُس کی طرف سے ہمیں کتنا بڑا انعام ملے گا جس کی ہم توقع رکھتے اور اُمید رکھتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 24/مئی 1974ء از الفضل 8/ جولائی 1974ء)

جماعت کے ذریعہ ساری دنیا کے لئے ایک حقیقی عید مقدر ہے

"پس ہم خوش ہیں اور ہمارے لئے یہ عید کا دن ہے! حقیقی عید کا دن!! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں جو پیار کے وعدے دیئے تھے وہ اس نے پورے کئے۔ ہماری دعاؤں کو سنا اور ہمیں تسلی دی۔ ہمیں اس کی طرف سے بشارتیں عطا ہوئیں۔ ہمیں یہ کہا گیا کہ وہ (اللہ) ہم سے راضی ہے اور ہمیں یہ بتایا گیا کہ **خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ آج ساری دنیا میں اسلام کا غلبہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہے۔** ہم خدا تعالیٰ کے خادم ہیں جو اس خدمت میں مزہ ہے وہ دنیا کی کسی اور چیز میں نہیں ہے۔ ہم نے بحیثیت جماعت اجتماعی طور پر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کیا اور اس کے وعدوں کو اپنی زندگی میں پورا ہوتے دیکھا۔ اس کے فضل کو آسمان سے بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے دیکھا اور اس کی رحمت کے جلووں کو اپنی ذات میں کچھ اس طرح محسوس اور مشاہدہ کیا کہ اس کے بعد دنیا کے جو کانٹے صبح وشام چبھتے رہتے ہیں ان کی طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوتی کیونکہ ہم تو خدا تعالیٰ کے عشق میں مست ہیں اور ان چیزوں کی پرواہ کئے بغیر شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھنے والی قوم ہیں۔ میں جب یہ کہتا ہوں کہ آج ہماری عید ہے تو اسی لحاظ سے کہتا ہوں کیونکہ ہمیں حقیقی عید میسر ہے اس لئے ہم خوش ہیں ہماری زبانوں پر خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ خواہ ہم ساری عمر ہر آن اور ہر لحظہ خدا کے حضور جھکے رہیں اور اس کی حمد کے ترانے گاتے رہیں۔

...... یہ ہمارا دعویٰ ہے آپ کا بھی اور میرا بھی کہ خدا تعالیٰ نے مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کو معبوث فرمایا اور اب ان کے طفیل اور ان کی قائم کردہ **جماعت کے ذریعہ ساری دنیا کے لئے ایک حقیقی عید مقدر ہے یہی وہ حقیقی عید ہے جس کی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے امت محمدیہ کو بشارت دی تھی** اور یہی حقیقی خوشی ہے جس کا

تعلق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات سے ہے کہ جس کی آسمان نے بھی تعریف کی اور زمین نے بھی جو انسان کا بھی محبوب بنا اور خدا تعالیٰ کا بھی۔ خدا کرے آپؐ کے جھنڈے تلے تمام بنی نوع انسان جمع ہو جائیں یہ دن نوع انسان کے لئے حقیقی عید کا دن ہوگا یہ دن ضرور آئے گا سوائے چند لوگوں کے جو عشق محمدیؐ کے اس دائرہ سے باہر رہ جائیں گے ان کے علاوہ نوع انسانی اپنی بہت بھاری اکثریت کے ساتھ حضرت نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔"

(خطبہ عید الفطر 18/اکتوبر 1974ء از الفضل 30/نومبر 1974ء)

ہم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اسلام حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کے ذریعہ غالب آئے گا

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کا اعلان کرتے وقت میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے اس لئے جماعت کو اس کے استقبال کی شایان شان تیاری کرنی چاہئے۔

سب سے اہم بات جس کی طرف میں جماعت کو مختلف پیرایہ میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم سے **وعدہ کیا گیا ہے کہ اسلام غالب آئے گا اور غالب آئے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ۔ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق دے گا کہ وہ اسلامی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں** اور جیسا کہ قرآن کریم کی پیشگوئیاں ہیں اور حضرت رسول اکرم ﷺ نے بھی فرمایا ہے اسلام نے آخری زمانہ میں غالب آنا ہے اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ غالب آنا ہے۔ چنانچہ تمام روکوں اور جماعت کی مخالفتوں اس کی غربت اور کمزوریوں کے باوجود ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ خدا اور خدا کے رسول کی یہ بات پوری ہوکر رہے گی۔"

(خطاب 14/فروری 1980ء بمقام محمود آباد سندھ از الفضل 4/مارچ 1980ء)

......دعا اور غلبۂ اسلام......

دعا کو اپنی غذا بناؤ، اپنا لباس بناؤ، اپنی عادت بناؤ

"پس دعا کو اپنی عادت بناؤ۔ دعا کو اپنی غذا بناؤ۔ دعا کو اپنا لباس بناؤ۔ دعا کو اپنی ہوا بناؤ۔ دعا ہی کو اپنی نیند بناؤ۔ ہر چیز دعا کو بناؤ اور دعا کے ذریعہ سے اپنے رب کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو پھر جتنی

دنیا آج اسلام کی مخالفت کر رہی ہے۔ ہر قسم کے دجل جو ہیں وہ کئے جا رہے ہیں افریقہ میں بھی امریکہ میں بھی یورپ میں بھی جزائر میں بھی۔ بڑی مالی طاقت ان دجالی منصوبوں کے پیچھے ہے اور سلطنتیں ان کا ساتھ دے رہی ہیں وہ سلطنتیں جن کا مقابلہ دوسری سلطنتیں آج نہیں کر سکتیں۔ کوئی خدا سے دُور لے جا رہا ہے کوئی شرک میں مبتلا کرنا چاہتا ہے انسان کو خدائے واحد و یگانہ سے دُور لے جانے کی دائیں طرف سے بھی کوشش ہو رہی ہے اور بائیں طرف سے بھی کوشش ہو رہی ہے۔ **ان تمام کوششوں کے باوجود ان تمام اندھیروں کے باوجود ان تمام ظلمتوں کے باوجود ان تمام دنیوی مادی سامانوں کے باوجود اور طاقتوں کے باوجود ہمارے دل میں جو یہ یقین پیدا کیا گیا ہے کہ اسلام آخر کار غالب ہوگا اور فتح پائے گا** وہ اسی بناء پر کیا گیا ہے کہ خدا نے کہا میری اطاعت میں گم اور فنا ہو جاؤ۔ میں تمہارے گرد اپنے نور کا۔ میں تمہارے گرد اپنی قدرت کا۔ میں تمہارے گرد اپنی حیات کا۔ میں تمہارے گرد اپنی قیّومیت کا۔ میں تمہارے گرد اپنے احسان کا ایک ایسا حلقہ بناؤں گا کہ **یہ تمام مادی طاقتیں تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی اور آخر محمد ﷺ کی دنیا میں فتح ہوگی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں۔ خدا کرے کہ ہم اپنی ناطاقتی اور عاجزی کو پہچاننے والے ہوں۔ خدا** کرے کہ شرک کا کوئی اثر بھی ہمارے دلوں اور ہمارے دماغوں اور ہماری روح میں باقی نہ رہے خدا کرے کہ ہمارے ذرّہ ذرّہ میں اور ہماری روح میں اور ہمارے اخلاق کے ہر پہلو میں خدا کی توحید ہی جلوہ گر ہو اور موجزن رہے۔ خدا کرے کہ دعا کے اس مقام سے ہم کبھی نہ ہٹیں تا کہ شیطان کا کوئی وار کبھی ہم پر کامیاب نہ ہو سکے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1969ء صفحہ 280-279)

وحدانیت کی طرف واپس لوٹیں گے اور محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے لیکن دعاؤں کے ساتھ

"غرض ہر دو جگہ پر یعنی جہاں رَحۡمَةٌ لِّلۡعَالَمِیۡنَ کہا وہاں بھی اور جہاں کَآفَّةً لِّلنَّاسِ کہا وہاں بھی ایک وعدے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ایک جگہ کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کب پورا ہوگا یہاں قرآن کریم نے محمد ﷺ کے فکر کی کیفیت بیان کی ہے۔ اور پھر دوسری جگہ خدا تعالیٰ نے خود بتایا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ چودھویں صدی سے اس وعدے کے پورا ہونے کا زمانہ شروع ہو جائے گا۔ اب ہم اس زمانہ میں ہیں۔ پس اس زمانہ میں یہ وعدہ ہے کہ نوع انسانی محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر عملاً انسان کے سامنے یہ تصویر پیش کرے گی کہ محمد ﷺ

رحمۃ للعالمین ہیں...... دعاؤں کے نتیجہ میں ہوگا اور اس دعا کے نتیجہ میں جو اس دل سے نکلتی تھی جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ (الشعراء:4) اور دنیا کے سامنے عملاً یہ نقشہ آ جائے گا کہ محمد ﷺ کسی ایک قوم کسی ایک علاقے کسی ایک ملک یا کسی ایک نسل کے لئے رسول نہیں ہیں بلکہ کَآفَّةً لِّلنَّاس کی طرف آپ کو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور یہ عملاً ثابت ہو جائے گا **کیونکہ انسانوں کی بھاری اکثریت محمد ﷺ کی رسالت پر ایمان لے آئے گی اور خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو جائے گا** .... اور پھر ساری دنیا ایک خاندان بن جائے گی۔ بڑی پیشگوئیاں ہیں۔ اور آج جبکہ دنیا کی ساری طاقتیں اور دنیا کے سارے اموال اور دنیا کی ساری کوششیں اور تدابیر ہمیں اسلام کو مٹانے پر بروئے کار نظر آتی ہیں وہاں ہمیں خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی نظر آتا ہے کہ **اس زمانہ میں اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا اور خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا سچا ہے۔** لیکن خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی کہا ہے کہ تم قربانیوں کے ساتھ اور ایثار کے ساتھ اور **عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ میری مدد اور نصرت حاصل کرنے کے بعد ہی دنیا میں یہ انقلابی تغیر پیدا کر سکو گے** کہ وہ جن کی شکست' ڈنڈے یا ایٹم بم کے ساتھ نہیں بلکہ دلائل کے ساتھ' آج ناممکنات میں سے نظر آتی ہیں چودھویں صدی سے وہ زمانہ شروع ہو گیا ہے کہ جب یہ ممکن بن جائے گی اور وہ جو خواب میں بھی اپنی شکست کا تصور نہیں کر سکتے وہ دلائل کے ساتھ عملاً اپنی شکست تسلیم کر کے **خدا تعالیٰ کی واحدنیت کی طرف واپس لوٹیں گے اور محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے لیکن دعاؤں کے ساتھ' دعاؤں کے ساتھ' دعاؤں کے ساتھ۔**"

(خطبہ جمعہ 5 رمئی 1978ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات)

دنیا کی آئندہ نوجوان نسل اسلام کی ہے جو محمد ﷺ کے قدموں میں آئے گی اور آ کر رہے گی دنیا جو چاہے کرتی رہے یہ کام دعاؤں سے ہوگا

"دیکھو! اسّی (80) سال سے ساری دنیا اکٹھی ہو کر ہماری مخالفت پر تلی ہوئی ہے۔ میں نے افریقہ میں بھی یہ کہا تھا کہ اسّی (80) سال ہوئے خدا تعالیٰ کے حکم اسے اور اس کی توحید کو قائم کرنے کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارتوں کے مطابق آپؐ کے حسن کے جلوے دکھانے کے لئے اکیلی آواز اٹھائی گئی تھی جب وہ اکیلی آواز ایک چھوٹے سے غیر معروف گاؤں سے بلند ہوئی تو اس کے بعد اس آواز کو خاموش کرنے کے لئے ساری دنیا اکٹھی ہو گئی مگر ساری دنیا کی طاقتیں اکٹھی ہو کر بھی اس آواز کو خاموش نہیں کر سکیں اور پھر میں نے افریقہ والوں

سے یہ بھی کہا کہ آج میں افریقہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے جو ترانے اور محمد رسول اللہ ﷺ پر درود کی جو آوازیں سن رہا ہوں وہ اس اکیلی آواز ہی کی ایک گونج اور بازگشت ہے جو میرے کانوں میں پڑ رہی ہے۔ غرض یہ زمین و آسمان تو کیا اگر اللہ تعالیٰ ایسے ہی اربوں زمین و آسمان پیدا کر دے (اور وہ ایسا کرنے پر قادر بھی ہے اور ایسا کرتا بھی رہتا ہے) جن میں اسی قسم کی آبادیاں پیدا کر دے اور وہ سارے جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی اس آواز کو خاموش کرنا چاہیں جو اس نے اپنے کسی بندے کے ذریعہ بلند کی ہو تو وہ خاموش نہیں کر سکتے۔

......پس عجز کے ساتھ، زاری کے ساتھ، تضرع کے ساتھ، خدمت کے جذبہ کے ساتھ، مساوات کا علم اٹھاتے ہوئے کامیابیوں کی راہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ **دنیا کی نوجوان نسل احمدیت کی اور اسلام کی ہے نہ عیسائی اپنے بچوں کو بچا سکتا ہے اور نہ ہندو اپنے بچے کو بچا سکتا ہے یہ نسل تو اسلام کی ہے یہ تو اسلام کو ملے گی۔ یہ نسل تو محمد ﷺ کی ہے اب یہ محمد ﷺ کی امت سے باہر نہیں رہ سکتی یہ محمد ﷺ کے قدموں میں آئے گی اور آ کر رہے گی۔ دنیا جو چاہے کرتی رہے کامیاب نہیں ہو سکتی۔** یہ دعاؤں کے ساتھ ہوگا۔ میں تو کثرت سے دعائیں کرتا رہتا ہوں آپ بھی دعائیں کرتے رہیں۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26/دسمبر 1970ء جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ 49، 50، 57)

......اصلاح نفس اور غلبۂ اسلام......

جماعت اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرے کیونکہ اب وقت آ گیا ہے کہ دنیا اسلام کی نو بہار دیکھے

"پس لرزاں و ترساں اور خوف کے ساتھ اس جذبہ کے ساتھ اور محبت ذاتیہ کے ساتھ (کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں مل جائے) جماعت اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے۔ اب اسلام کی نو بہار کا زمانہ آ گیا ہے (اس پر تو میں انشاء اللہ جلسہ سالانہ کی کسی تقریر میں زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالوں گا) **اب وقت آ گیا ہے کہ دنیا اسلام کی نو بہار دیکھے** اور جس طرح بنی نوع انسان نے اس رحمۃ اللعالمین کی رحمت سے پہلے زمانے میں، اسلام کی نشأۃ اُولیٰ میں فائدہ اٹھایا اور حصہ لیا تھا اسی طرح اب محمد ﷺ کی دوسری بعثت کے وقت جو احمدیت کے روپ میں دنیا دیکھ رہی ہے، ساری دنیا ایک ہو کر اسلام کے حسن و احسان کے

جلوے دیکھنے والی ہو۔"

(خطبہ جمعہ 25/دسمبر 1970ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 443)

اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے رہو گے تو ہر شعبہ زندگی میں تمہاری بالا دستی ہوگی اور تمہیں غلبۂ اسلام ہوگا

"قرآن کریم کی پیشگوئیوں، نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور محمد ﷺ کے طفیل جو بشارتیں آپؐ کے نائب کو ملیں ان کی روشنی میں جماعت احمدیہ کی آنے والی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے............

قرآن نے فرمایا ہے کہ

وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (آل عمران آیت:140) یعنی تم کمزور تو ہو مگر کمزوری نہ دکھانا کیونکہ جس کا دامن تم نے پکڑا ہے وہ کمزور نہیں تم گنہگار تو ہو مگر اپنے گناہوں کے متعلق سوچتے رہنے سے کوئی غم نہ پیدا ہونے دینا کیونکہ وہ خدا جو بخشنہار ہے اس کا یہ وعدہ ہے کہ اگر تم اپنی کمزوریوں سے توبہ کرو گے تو وہ تمہارے گناہوں پر مغفرت کی چادر ڈال دے گا اور پھر اس نے بشارت دی کہ **اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے رہو گے تو ہر شعبہ زندگی میں تمہاری بالا دستی ہوگی اور تمہاری کمزوریوں کے باوجود اللہ تمہیں غلبہ عطا کرے گا**............

اس نے فیصلہ کیا ہے کہ محمدؐ کا جھنڈا ہر گھر پر لہرائے گا۔ پس ڈرتے ڈرتے دعاؤں سے زندگی کے دن گزارو۔"

(خطاب اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان 24/اکتوبر 1981ء از الفضل 27/اکتوبر 1981ء)

......محبت، عاجزانہ راہیں اور غلبۂ اسلام......

ہماری محبت ساری دنیا کی نفرت پر غالب آ کر رہے گی اور بالآخر تمام صفحۂ زمین پر اسلام ہی کا بول بالا ہوگا

ریڈیو سیرالیون کے نمائندہ خصوصی کی درخواست پر حضور نے انٹرویو کے لئے اسے الگ موقع دیا۔ ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت تقریباً دنیا کے ہر ملک میں قائم ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ **ہماری جماعت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔**"

ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا۔

"جتنے لوگ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی میں ان پر ایمان لائے ان سے ہزاروں گنا زیادہ احمدی صرف آپ کے ملک سیرالیون میں موجود ہیں۔"

اس سوال کے جواب میں کہ مذہب کا مستقبل کیا ہے؟ فرمایا۔

"مذہب کا مستقبل بہت شاندار ہے۔ محبت ہمیشہ نفرت پر غالب آیا کرتی ہے۔ مذہب محبت سکھاتا ہے اور محبت پر قائم ہے اور **ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہماری محبت ساری دنیا کی نفرت پر غالب آ کر رہے گی اور بالآخر تمام صفحۂ زمین پر اسلام ہی کا بول بالا ہوگا۔**"

(سیرالیون پریس کانفرنس میں بصیرت افروز ارشادات 5 رمئی 1970ء از ماہنامہ خالد اکتوبر 1970ء)

اب اسلام تلوار سے نہیں محبت سے پھیلے گا

"1967ء میں دورۂ یورپ کے ایام میں آپ کی طرح ایک عورت ہی تھی جس نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا کہ آپ یورپ میں اسلام کو کیسے پھیلائیں گے؟ میں سمجھ گیا کہ وہ کیا پوچھنا چاہتی ہے مگر اس نے ادب کی وجہ سے یا کسی اور لحاظ سے صاف بات نہیں کی۔ میں نے یہ سمجھا کہ اس کا اصل سوال یہ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تھا تلوار ہم نے آپ کے ہاتھ سے چھین لی ہے آپ ان حالات میں ہمارے ملکوں میں اسلام کو کیسے پھیلائیں گے میں نے اسے جواب دیا (کیونکہ اس کی اصل بات مجھے سمجھ آ گئی تھی) تمہارے دل جیتیں گے اور اس طرح اسلام کو پھیلائیں گے وہ حیران ہو کر منہ دیکھنے لگی کہ یہ کیا کہہ رہا ہے یہ انسان کہاں سے آ گیا ہے جو کہتا ہے کہ اسلام کے اندر اس قدر حُسن اور خوبی ہے کہ اسلام یورپ کے گندے دلوں کو بھی جیت لے گا (گندے تو میں کہہ رہا ہوں) حالانکہ وہ تو اپنے آپ کو بڑے عقلمند اور صاحب فراست سمجھتے ہیں انہوں نے دنیا میں مادی لحاظ سے بڑی ترقی کی ہے۔ اسلام جو تلوار سے پھیلا ہے دل کیسے جیتے گا۔

پس اعتراض تو بڑے ہوئے لیکن اس وقت اعتراض کا جواب دینے والا کوئی نہیں پیدا ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ سے کہا کہ کھڑے ہو اور اسلام کا دفاع کرو۔ آپ کو کہا کہ اُٹھو اور اسلام کی طرف سے دنیا پر

حملہ آور ہو جاؤ۔ علمی دلائل اور آسمانی نشانوں کے ساتھ یہ دو ہتھیار ہمیں دیئے گئے ہیں خولہ کے پاس ایک نیزہ اور ایک تلوار تھی (وہ ہماری بہن جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے) **ہمارے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے ایک تو دلائل کی تلوار دی ہے اور دوسرے آسمانی نشانوں کا نیزہ ہمارے پاس یہ دو ہتھیار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں ملے ہیں۔**

اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی پیشگوئیاں تھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی یہ وعدے کئے ہیں کہ **میں تیرے اور تیری جماعت کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کروں گا** اور آپؑ سے یہ وعدہ بھی کیا کہ اگر تیری جماعت میری راہ میں اسی قسم کی عاشقانہ قربانی محبت اور ایثار پیش کرے گی جس قسم کی قربانی محبت اور ایثار پہلے زمانہ میں صحابہؓ اور دوسرے مسلمانوں نے پیش کیا تھا تو تیری جماعت بھی اسی قسم کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کی وارث ہوگی جس قسم کے فضل اور رحمتیں اور برکتیں موسلا دھار بارش کی طرح پہلے زمانہ میں صحابہؓ اور دوسرے مسلمانوں پر نازل ہوئی تھیں۔ مگر وہی صحابہؓ والی محبت اور ایثار چاہئے۔

......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبہ اسلام کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے غلبہ اسلام کا منصوبہ بھی بنایا گیا ہے اور جس طرح گلاب کی پتیاں کھلتی ہیں اور ایک نہایت ہی حسین پُھول بن جاتی ہیں جس طرح ایک مضبوط بنیاد کے اوپر ایک کے بعد دوسری، دوسری کے بعد تیسری، تیسری کے بعد چوتھی، چوتھی کے بعد پانچویں، پھر چھٹی پھر ساتویں پھر آٹھویں پھر نویں پھر دسویں اور پھر اسی طرح تیسویں، چالیسویں اور پچاسویں منزلیں بن جاتی ہیں۔ لیکن پچاس منزلوں کے لئے اسی نسبت سے مضبوط بنیاد بنانی پڑتی ہے۔ چنانچہ اسی طرح غلبۂ اسلام کا یہ منصوبہ تیار ہوا اور اس کے لئے بڑی مضبوط بنیاد رکھی گئی۔ **بہرحال اب غلبۂ اسلام کا زمانہ آ گیا ہے۔**"

(خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان 1970ء از المصابیح صفحہ 204-205)

میرے ہاتھ میں اسلام کا محبت کا پیغام ہے اسی لئے بالآخر اسلام ہی کامیاب ہوگا

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان میں اسلام خطرے میں ہے ہم کہتے ہیں کہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے کسی ملک میں بھی اسلام خطرے میں نہیں ہے البتہ اسلام کے علاوہ باقی ہر مذہب ضرور خطرے میں ہے عیسائیت خطرے میں ہے یہودیت خطرے میں ہے بدھ مت خطرے میں ہے ہندو مذہب خطرے میں ہے کیونکہ اسلام کو اخوت و محبت اور مساوات کا جو ہتھیار دیا ہے وہ قلوب کو گھائل کرنے والا ہے اس لئے اس کے مقابلہ میں دنیا کا کوئی اور مذہب نہیں ٹھہر سکتا۔ انسانی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ **نفرت محبت کے مقابلہ میں کبھی جیت نہیں سکتی۔**

ہمارے ہاتھوں میں اسلام کا یہی محبت کا پیغام ہے اس لئے بالآخر اسلام ہی کامیاب ہوگا۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جو بہر حال پوری ہو کر رہے گی۔ انشاءاللہ"

(خطاب جلسہ سالانہ 27؍دسمبر 1970ء از الفضل 7؍جنوری 1971ء)

وہ آپ ہیں جو دنیا میں پیار، زندگی اور حسن کے سامان پیدا کر رہے ہیں اور کامیاب آپ ہی نے ہونا ہے

"پس یہ وہ حسین مذہب ہے جس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اس مذہب کو، اس کے احکام کو، اس کی تعلیمات کو، اس کے حسن کو، اس کے پیار کو چھوڑ کر کیا ہم دنیا کی نقل کریں ...... **اور یاد رکھو! وہ آپ ہیں جو دنیا میں پیار کے سامان، دنیا میں زندگی کے سامان اور دنیا میں حسن کے سامان پیدا کر رہے ہیں اور کامیاب آپ ہی نے ہونا** ہے۔ یہ چوتھا انقلاب عظیم ہے جو محمد ﷺ ہی کا ایک حسین تر انقلاب ہوگا اور باقی سب انقلابوں کو دنیا بھول جائے گی اور ان کی باتوں کو یاد نہیں رکھے گی جس وقت انسان کا درد دور ہو جاتا ہے وہ درد کی کیفیت کو بھول جایا کرتا ہے...... جس وقت بنی نوع انسان کا دکھ اور درد اسلام کی تعلیم کے ذریعہ، ہاں جماعت احمدیہ کے ہاتھوں دُور ہو جائے گا اس دن انسان اپنے درد کو بھول جائے گا۔ چہرے پر بشارت ہوگی مسکراہٹیں ہوں گی۔ دل میں سکون ہو گا۔ خدا تعالیٰ کے دامن کو پکڑا ہوا ہوگا اور دنیا کی کسی چیز کی بھی انسان کو پرواہ نہیں ہوگی کیونکہ دکھ دینے کے جو سارے ذریعے اور سامان تھے ان کی نوعیت اور فطرت کو بدل دیا جائے گا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1973ء صفحہ 209-208)

آخر کار پیار کی جیت ہوتی ہے اب بھی آخر کار پیار ہی انشاءاللہ جیتے گا

"ایک لاکھ بیس یا چوبیس ہزار انبیاء گزرے ہیں اور زمین پر انسانی زندگی کا بڑا لمبا زمانہ ہے جس میں پتہ نہیں کتنے آدم پیدا ہوئے ہیں مگر تاریخ نے کوئی ایک واقعہ بھی ریکارڈ نہیں کیا کہ پیار نے کبھی شکست کھائی ہو۔

غرض میں بتا یہ رہا ہوں کہ میرے نزدیک اس زمانہ میں نوعِ انسانی پر خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل یہ ہے کہ مہدی علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ نوعِ انسانی کا ایک حصہ ایسا پیدا کر دیا گیا ہے جو ہر ایک سے پیار کرتا ہے اور کسی سے دشمنی نہیں رکھتا۔ دنیا میں یہ چیز جماعت احمدیہ کے باہر کہیں بھی نظر نہیں آئے گی۔ دنیا میں بڑا افساد پیدا ہوا ان اقوام کی وجہ سے جو بڑی مہذب کہلاتی ہیں اور اپنے آپ کو تہذیب کی چوٹیوں پر پہنچی ہوئی سمجھتی ہیں مگر وہ بھی

ایک دوسرے سے نفرت اور حقارت کا سلوک کر رہی ہیں اور جو غریب ممالک ہیں ان کے ساتھ کوئی پیار نہیں کرتا۔ چنانچہ بڑے بڑے مہذب اور مالدار ممالک کی جتنی بھی پالیسیاں ہیں وہ سب اپنے فائدہ کے لئے ہیں ہمارے پیار کے لئے نہیں لیکن دنیا میں ایک ایسی جماعت ہے جو ہر ایک سے پیار کرتی ہے اور آدم سے لے کر اس وقت تک کوئی ایسا واقعہ تاریخ نے ریکارڈ نہیں کیا کہ پیار نے شکست کھائی ہو اور نفرت اور حقارت نے کامیابی حاصل کی ہو۔ **آخر کار پیار کی جیت ہوتی ہے اور میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اب بھی آخر کار پیار ہی انشاء اللہ جیتے گا۔** مہدی علیہ السلام کے سپرد یہ کام ہوا ہے اس کے نتیجہ میں ساری دنیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے لگ جائے گی اور پیار میں تڑپ کر آپ کی جھولی میں آ گرے گی اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگے گی۔ **دنیا آج اس واقعہ کو کتنا ہی اَنہونا کیوں نہ سمجھے مگر ہونا یہی ہے کیونکہ آسمانوں اور زمین کے خدا نے کہا ہے کہ یوں ہی ہوگا۔**"

(خطبہ جمعہ 28 نومبر 1975ء از الفضل 3 دسمبر 1975ء)

ہم بالآخر محبت، پیار اور خدمت کے ذریعہ لوگوں کے دلوں پر فتح پا کر کامیاب ہو جائیں گے

2۔ اگست 1976ء کو امریکہ کے دورہ کے دوران پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا۔

"دنیا خدا تعالیٰ کو بھلا کر اس سے اپنا تعلق منقطع کر چکی ہے ہم اسے پھر خدا تعالیٰ کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ ہماری کسی سے دشمنی نہیں۔ ہمیں تمام بنی نوع انسان سے پیار ہے ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ **بالآخر ہم محبت اور پیار اور خدمت کے ذریعہ لوگوں کے دلوں پر فتح پا کر انہیں فلاح کے راستے پر گامزن کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ**"

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 1976ء صفحہ 63 دورہ امریکہ نمبر)

ہم محبت اور پیار سے مسلح ہو کر اقوام عالم کے دلوں پر حملہ آور ہوں گے اور انہیں بھی محبت و پیار سے بھر دیں گے

ایک نامہ نگار نے سوال کیا کہ کیا آپ لوگوں کا خدا سے زندہ تعلق قائم کرانے کے لئے انہیں مسلمان بنانا چاہتے ہیں؟ حضور نے فرمایا۔

"جماعت احمدیہ ساری دنیا میں پھیل چکی ہے اور ہم ساری دنیا کو مسلمان بنانا چاہتے ہیں لیکن ہم تشدّد میں یقین نہیں رکھتے ہم محبت سے پیار سے اور بے لوث خدمت سے لوگوں کے دل جیتنا چاہتے ہیں اور ہم نے انہی ذرائع سے کام لے کر افریقہ میں لاکھوں انسانوں کے دل جیتے ہیں۔ چنانچہ گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا اور لائبیریا میں لاکھوں کی تعداد میں ہم لوگوں کو مسلمان بنا چکے ہیں اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہم ایک دن اس ملک کے لوگوں کے دل بھی اسلام کے لئے جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ گو ابھی دوسروں کو ایسا ہونا ناممکن نظر آتا ہے لیکن ہماری نگاہ میں یہ ہرگز ناممکن نہیں ہے ہمارے دل اس یقین سے لبریز ہیں کہ ایک دن ایسا ہو کر رہے گا کیونکہ **ہمارے خدا نے خود ہمیں اس کی خبر دی ہے ہم لوگوں کے دل جیتیں گے اور ضرور جیتیں گے اور جیتیں گے بھی محبت اور پیار کے شدید حملہ کے ذریعہ۔ ہم محبت اور پیار سے مسلح ہو کر اقوام عالم کے دلوں پر حملہ آور ہوں گے اور انہیں بھی محبت و پیار سے بھر دیں گے۔** مشرق و مغرب کے تمام ممالک حتیٰ کہ کمیونسٹ ممالک بھی اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہیں گے۔

......**اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگلے سو سال کے اندر دنیا کی غالب اکثریت اسلام قبول کر لے گی۔**"

(ٹورانٹو کینیڈا میں پریس کانفرنس از الفضل 12؍اکتوبر 1976ء)

انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ہم اسلام کے لئے ان کے دلوں کو جیت لیں گے

ڈیٹن (امریکہ) میں ٹیلی ویژن پر پریس کانفرنس کے مناظر بھی دکھائے گئے جن میں حضور رحمہ اللہ کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ڈیٹن کے ہزاروں شہریوں نے حضور رحمہ اللہ کا ذیل کا ارشاد انگریزی زبان میں خود حضور ہی کی آواز میں سنا:۔

"ہم دنیا کے لوگوں کے دل جیتنا چاہتے ہیں یہ ہمارا مطمع نظر اور منتہائے مقصود ہے اور **انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ہم اسلام کے لئے ان کے دلوں کو جیت لیں گے۔** ہم تشدّد وغیرہ میں یقین نہیں رکھتے ہم تو محبت اور پیار اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کے قائل ہیں۔"

(ماہنامہ خالد دسمبر 1976ء دورہ امریکہ نمبر)

قریہ قریہ محمد ﷺ کی آواز گونجے گی

"تمہارا مستقبل دنیا کے سارے بچوں سے زیادہ روشن ہے۔ اس لئے کہ تمہیں خدا نے وعدہ دیا کہ تمہارے ذریعہ سے اسلام غالب آئے گا۔ جب تم بڑے ہو گے، دین اسلام سیکھو گے، دعائیں کرو گے، زندہ خدا سے تمہارا

زندہ تعلق پیدا ہو جائے گا‘ خدا کی راہ میں تم قربانیاں کرنے والے ہو گے‘ تمہارے دل میں نوع انسانی کا درد ہو گا۔ جو خدا سے دور ہیں ان کے لئے تمہارے دل تڑپیں گے‘ تمہارے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گی کہ یہ بھی خدا کو پہچانیں اور محمد ﷺ کے پیار کے حلقے کے اندر داخل ہو جائیں‘ تمہارے ذریعہ سے **تمہاری تربیت کے بعد اللہ تعالیٰ تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرے گا۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو قائم کرے گا‘ محمدؐ کا جھنڈا ہر دل میں گاڑا جائے گا اور قریہ قریہ میں محمد محمد ﷺ کی آواز گونجے گی۔** وہ وقت آنے والا ہے اور اس وجہ سے تمہارا خدا تم سے بے حد پیار کرے گا۔ اور تمہارا مستقبل یہ ہے۔ ذمہ داری ہے تمہاری بڑی لیکن اتنے عظیم وعدے ہیں دین و دنیا کی ترقیات کے جب تم ان لوگوں کی خدمت کرو گے اور خدا کے قریب لاؤ گے اور اتنی نعمتیں ان کے سامنے رکھ دو گے خدا تعالیٰ کی تو کتنا وہ بدلہ تمہیں دیں گے۔ پیار کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں تمہارا پیار ہو گا اور پھر کس چاہت اور خوشی سے وہ تمہاری باتوں پر کان دھریں گے اور تمہارے پہلو میں قدم سے قدم ملائے قرب الٰہی کی راہوں پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔"

(خطاب اجتماع اطفال الاحمدیہ ربوہ 20/اکتوبر 1979ء از الفضل 7/نومبر 1979ء)

محمد ﷺ کی قوّت قدسیہ کے نتیجہ میں سب انسان خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔ عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہوئے حمد و ثنا کے ترانے گاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ

وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا ہم راضی ہیں محمد ﷺ سے جنہوں نے ہمارے سامنے ایک کامل اور حسین ترین اسوہ پیش کیا۔ اور ہمارے لئے اس بات کو ممکن بنا دیا۔ کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اپنی اپنی استعداد کے دائرہ میں انتہائی رفعتوں کو حاصل کر سکے جس نے بنی نوع انسانی سے اس قدر پیار کیا کہ اس کے لئے خدا کے حضور کچھ اس طرح دعائیں مانگیں کہ وہ قبول ہوئیں۔ اور نوع انسانی کو یہ وعدہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے **محمد ﷺ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں سب کے سب انسان خدائے واحد و یگانہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے** اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں گے جن کے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے ہمیشہ معمور رہیں گے اور محمد ﷺ کا پیار جن کے سینوں میں موجزن رہے گا۔ یہ وعدہ جو دیا گیا تھا اس وعدہ کے پورا ہونے کا زمانہ آ گیا ہے اور **خدا تعالیٰ کی تدبیر اور تقدیر حرکت میں ہے**۔ اور دنیا کے گوشے گوشے میں انقلابی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس انقلاب عظیم نے جماعت احمدیہ

کو جو ایک غریب جماعت، جو ایک دھتکاری ہوئی جماعت، جو ایک بے بس جماعت اور سیاست سے جو محروم جماعت ہے۔ اسے زمین سے اٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا۔ اور ہر آن خدا تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں ...... ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنے رب کریم کا شکر ادا کر سکیں۔ دنیا نے کہا تھا کہ ہم اس جماعت کو اپنے پاؤں تلے روند دیں گے۔ خدا کے فعل نے ثابت کیا کہ یہ جماعت مرنے کے لئے نہیں، زندہ کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے .... یہ جو بارش ہو رہی ہے رحمت کی۔ (اس وقت بارش برس رہی تھی۔ مرتب) تم میں سے کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کے قطروں کو تم گن سکتے ہو۔ مگر خدا کے فضلوں کی ہم پر جو بارش ہو رہی ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔

پس آج میرا یہ پیغام ہے جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں کی طرف کہ **عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے حمد و ثناء کے ترانے گاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ خدا کے فرشتے تمہارے ساتھ ہوں گے خدا کے فرشتے آسمانوں سے تمہاری مدد کو اتریں گے۔** اور تم اپنی زندگی کا مقصد اپنی زندگیوں ہی میں پورا ہوتے دیکھ لو گے۔ انشاء اللہ۔"

(اختتامی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 21/اکتوبر 1979ء از ماہنامہ خالد دسمبر 1979ء)

اس بات پر پختہ ایمان رکھتا ہوں کہ احمدیت روئے زمین کے تمام انسانوں کے دل جیت لے گی۔ وہ وقت کہ جب ایسا ہو گا دور نہیں ہے

اس سوال کے جواب میں کہ دنیا فی زمانہ جن مشکلات سے دو چار ہے ان کی اصلاح کا طریق کیا ہے۔ فرمایا۔

"ایٹم بم سے اصلاح نہیں ہو سکتی اصلاح دلوں کو بدلنے سے ہو گی اسی لئے ہم دلوں کو بدلنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں ہماری کوشش یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے سے نفرت کرنے کی بجائے باہم محبت کرنا سیکھیں ...... حضور نے فرمایا جب تک ہم مغربی اقوام کو یہ یقین نہیں دلائیں گے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اس سے جو ان کے پاس ہے بہتر ہے وہ اسلام کو قبول نہیں کریں گے۔ اور اگر ہم ان کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گئے تو پھر انہیں اسلام کی آغوش میں آنے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔...... میرے اور مغربی اقوام کے درمیان اس وقت تک ایک رسہ کشی جاری ہے میں انہیں یقین دلانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ وہ صدق سے اسلام کی طرف آئیں اسی میں ان کے لئے خیر ہے اس کے بغیر خیر کا تصور ہی محال ہے۔

...... میں اس رسہ کشی میں ہار جیت کی غیر یقینی کیفیت کا شکار نہیں ہوں بلکہ خدائی وعدوں کی بناء پر اس بات پر پختہ ایمان رکھتا ہوں کہ **احمدیت روئے زمین کے تمام انسانوں کے دل جیت لے گی جس کے نتیجہ میں وہ محمد ﷺ کے جھنڈے تلے دین واحد پر آ جمع ہوں گے اور وہ وقت کہ جب ایسا ہوگا دور نہیں ہے۔** آئندہ پچیس تیس سال میں اس کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو جائیں گے اور یہ انقلاب آئندہ ایک سو سال کے اندر اندر اپنے کمال کو پہنچ جائے گا۔ اور پھر یہ عارضی نہیں بلکہ دائمی ہوگا کیونکہ قرآن نوع انسانی کے دلوں پر قیامت تک حکومت کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔"

(فرینکفرٹ جرمنی میں پریس کانفرنس 11/ جولائی 1980ء الفضل 7/ اکتوبر 1980ء)

غلبہ بہرحال محبت کے پیغام کو حاصل ہوگا نفرت ہمیشہ شکست کھاتی ہے اور فتح ہمیشہ محبت ہی کو حاصل ہوتی ہے

ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں خطبہ جمعہ اور اوسلو کی سب سے پہلی مسجد نور کے افتتاح سے قبل پریس کانفرنس سے خطاب کے بعد ایک نمائندے نے پوچھا کہ ناروے میں نارویجین احمدیوں کی کتنی تعداد ہے حضور نے جواب دیا کہ ایک درجن۔ اس پر اس نے مزید دریافت کیا کہ کیا آپ ناروے میں اپنے مشن کی رفتار ترقی سے مطمئن ہیں۔ حضور نے فرمایا۔

"میں مطمئن ہوں اس لئے کہ انجیل کی رو سے مسیح علیہ السلام نے اپنی زندگی میں جتنے عیسائی بنائے تھے اس سے کہیں زیادہ ہم دنیا بھر میں عیسائیوں کو مسلمان بنا چکے ہیں الٰہی سلسلوں کے ساتھ شروع میں ایسا ہی ہوتا ہے بہت کم لوگ ان کی آواز پر کان دھرتے ہیں ہاں مخالفت کرنے والوں کی کمی نہیں ہوئی۔ لیکن آہستہ آہستہ الٰہی سلسلے ترقی کرتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ لوگ دھڑا دھڑ اس میں شامل ہونے لگتے ہیں۔ ہم مجموعی طور پر پوری دنیا میں پھیل رہے ہیں کہیں کم کہیں زیادہ امریکہ اور مغربی افریقہ میں ہزاروں اور لاکھوں لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور برابر ہو رہے ہیں ہماری جماعت رفتہ رفتہ اور درجہ بدرجہ ترقی کرنے والی جماعت ہے دنیا کے بعض حصوں میں ہماری رفتار ابھی سست ہے۔ لیکن بعض حصوں میں ہم آگے ہی آگے بڑھ رہے ہیں ابتدائی دور میں اہمیت تعداد کو نہیں بلکہ اس امر کو حاصل ہوتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں تبدیلی آ رہی ہے یا نہیں۔ سو اس لحاظ سے ہماری کوششوں کے نتیجہ میں فی الوقت زمین ہموار ہو رہی ہے۔ **ایک وقت آئے گا کہ لوگ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائیں گے۔** اس امر کی صداقت کا اندازہ اس سے ہی لگایا جا سکتا ہے کہ

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ ایک زمانہ میں بالکل اکیلے تھے۔ کوئی بھی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ جب آپ نے مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ کو اپنے مشن میں ناکام بنانے کے لئے سارے مذاہب آپ کے خلاف متحد ہو گئے۔ آج سے 92 سال قبل آپ نے اعلان فرمایا۔ میرے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ میری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائے گا۔ وہ اکیلا انسان اکیلا نہیں رہا۔ آج دنیا میں اس کے پیروؤں کی تعداد ایک کروڑ ہو چکی ہے۔ وہ ایک ایک کروڑ بن گیا۔ اسی طرح اگر اگلے 90 سال میں ہر ایک احمدی ایک کروڑ بن جائے تو کیا اسلام ساری دنیا پر محیط نہیں ہو جائے گا؟ اس لئے **میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔** اس کے معنے یہ ہیں کہ **غلبہ بہرحال محبت کے پیغام کو حاصل ہوگا۔ نفرت ہمیشہ شکست کھاتی ہے اور فتح ہمیشہ محبت ہی کو حاصل ہوتی ہے۔**"

(پریس کانفرنس سے خطاب ناروے یکم اگست 1980ء از الفضل 30؍نومبر 1980ء)

نوع انسانی کا دل اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ کے لئے جیت لیا جائے گا

(خطاب بر موقع استقبالیہ صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید بعد از دورہ
تین براعظم اور سنگ بنیاد مسجد بشارت سپین 15؍نومبر 1980ء)

"مسلمان قرطبہ کو دوبارہ روحانی طور پر فتح کرنا چاہتے ہیں ...... جماعت احمدیہ کے امام مرزا ناصر احمد نے 700 سال کے وقفہ کے بعد پوری شان و شوکت کے ساتھ سات سو سال بعد پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس تقریب میں قصبہ کے لوگ انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ شامل ہوئے۔ مسجد کی عمارت سفید ہوگی جس پر دو خوبصورت مینار بنے ہوں گے سامنے برآمدہ ہوگا۔ عمارت ایک سال میں (انشاءاللہ) مکمل ہو جائے گی۔"

تو یہ بھی بڑا دلچسپ تراشہ آج ہی ملا ہے یہ میں نے آپ کو سنا دیا۔ چھپ بھی جائے گا انشاءاللہ

لیکن یہ سارے دروازے اشاعت اسلام اور غلبہ اسلام کے لئے جو کھولے جا رہے ہیں یہ ہمارے کندھوں پر نئی اور پہلے سے اہم اور زیادہ مشکل ذمہ واریاں ڈال رہے ہیں۔ اس کے لئے جیسا کہ میں کہہ رہا ہوں دیر سے آپ لوگوں کو تیار ہونا چاہئے۔ اور وہ تمام انعامات جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان پر نازل ہوتے ہیں وہ انسان کا سر عاجزی اور انکسار کے ساتھ اور بھی زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکا دیتا ہے اور مومن کے دل میں کبھی بھی تکبر پیدا نہیں ہوتا۔ پس عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور دعاؤں کو اپنا شعار بناتے ہوئے اور خدا تعالیٰ پر کامل توکّل رکھتے ہوئے اور اس یقین کے ساتھ کہ **اس زمانہ میں مہدی علیہ السلام کے ذریعے اسلام دنیا پر**

غالب آئے گا دنیا کی خدمت کرتے رہو۔ اسلام کے حسن اور اس کے نور کو دنیا میں پھیلانے کی کوششیں کرتے رہو۔ ہماری کوششیں حقیقتاً بغیر کسی مبالغہ کے نہایت ہی حقیر ہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں ہماری حقیر کوششوں میں شامل ہو جائیں تب وہ دلوں کو جیت سکتی ہیں۔ تب وہ دلوں کو جیتیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ **اور نوع انسان کا دل اللہ اور اس کے رسول محمد ﷺ کے لئے جیت لیا جائے گا۔**"

(رجسٹر غیر مطبوعہ خطابات 1980ء)

اسلام ایٹم بم اور تلوار کے زور سے نہیں بلکہ اپنے حسن اور اپنی تعلیم کی عظمت کے نتیجہ میں اپنے آپ کو منوائے گا

دورہ یورپ سے واپسی پر امراء اضلاع پنجاب کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا خطاب۔

"اللہ تعالیٰ جب کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ ذرّہ ناچیز سے بہت بڑے بڑے کام لے لیتا ہے۔

...... میں بڑا عاجز انسان ہوں لیکن یہ عاجز انسان اس یقین پر قائم ہے کہ **آج اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔** حضور نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ کر لے تو اس کی تعمیل کے لئے اسے بادشاہوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سارے بادشاہ تو اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ وہ اپنے فیصلہ کو نافذ کرنے کے لئے اپنی قدرتوں کو ظاہر کرتا اور اپنی عظمت کے ثبوت کے لئے اپنے اقتدار کو نمایاں کرتا ہے۔ اور مجھ جیسے ذرّہ ناچیز کو اپنی دونوں انگلیوں میں پکڑ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس کے ذریعہ سے یہ کروں گا اور کر گزرتا ہے......

اس وقت **اسلام ایٹم بم اور تلوار کے زور سے نہیں بلکہ اپنے حسن اور اپنی تعلیم کی عظمت کے نتیجہ میں اپنے آپ کو منوائے گا** اور دنیا یہ جان لے گی کہ اسلامی تعلیم پر عمل کئے بغیر چارہ نہیں...... اسلام میں بڑا حسن ہے اور نور ہے اور قوتِ احسان ہے اور آج خدا نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ یہی مذہب اسلام غالب آ کر رہے گا۔"

(خلاصہ خطاب 26/مارچ 1981ء از الفضل 4'5/اپریل 1981ء)

حضرت موسیٰ کے سوٹے نے فرعونیت کے اژدھا کا سر کچلا اس وقت خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کی کمزور چھڑی کے ساتھ یہ معجزہ دکھانا چاہتا ہے

"ہر شعبہ زندگی میں بالادستی تمہاری ہوگی اگر تمہارا زندہ تعلق زندہ خدا سے ہوگا۔ ہر شعبہ زندگی میں بالادستی تمہاری ہوگی۔ ایک شرط ہے اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ایمان کے تقاضوں کو پورے کرتے چلے جاؤ اور ہر شعبہ زندگی میں بالادستی کو حاصل کرتے چلے جاؤ......

مغربی اقوام......کو ہم شکست نہیں دے سکتے جب تک صحت کے میدان میں ہم انہیں شکست نہ دیں۔ یعنی صحت کے لحاظ سے۔ جسمانی صحت کے لحاظ سے ہم ان سے آگے نکلنے والے ہوں۔......مغربی اقوام و دیگر غیر مسلم اقوام کو جب تک ہم علم کے میدان میں شکست نہ دیں گے، شکست نہیں دے سکتے۔ اتنا آگے نکل گئے ایک حصہ علم میں جو روحانی، اخلاقی علم ہے، ان میں نہیں۔ یہ درست ہے لیکن جو دوسرے علوم ہیں ان میں تو وہ آگے نکل گئے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا وہ بھی صفات باری تعالیٰ کے جلوے ہیں جن کا علم انہوں نے حاصل کیا......تو جب تک علم کے میدان میں ان اقوام کو شکست نہیں دیں گے اسلام غالب نہیں آئے گا۔ اور جب تک اخلاقی اعجاز دکھا کر اخلاق کے میدان میں انہیں شکست نہیں دیں گے اسلام ان خطہ ہائے ارض میں غالب نہیں آئے گا۔ اور جب تک نشان اور معجزہ اور قبولیت دعا کے نتیجہ میں انہیں باور نہیں کرا دیتے کہ روحانیت ہے اور اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کیا جا سکتا ہے اسلام کو غالب نہیں کر سکتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوٹے نے فرعون کی فرعونیت کے اژدہا کا سر کچلا۔ اس وقت جماعت احمدیہ کی عاجزی کی پتلی سی، کمزور چھڑی کے ساتھ خدا تعالیٰ یہ معجزہ دکھانا چاہتا ہے کہ ان تمام طاقتور قوموں کا سر کچلا جائے اور ان کا غرور توڑ دیا جائے اور ان کا تکبر مٹی میں ملا دیا جائے۔"

(افتتاحی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 23؍اکتوبر 1981ء از الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1981ء)

اسلام اپنے نور اور حسن سے علم کے میدانوں میں عقل کے میدانوں میں، خدمت کے میدانوں میں آگے نکلے گا

"ہر چیز بھول جاؤ جیسا کہ میں نے کہا۔ صرف ایک بات ہے، ہم نے اسلام کو غالب کرنا ہے اللہ تعالیٰ

کے **فضل** سے۔ جو ذمہ داری ہمارے اوپر خدائے قادر و توانا نے ڈالی ہے، اس کی مدد کے ساتھ اور نصرت کے ساتھ وہ ذمہ داری ہم نے نباہنی ہے خواہ اس کے لئے ہمیں کسی قسم کی قربانی کرنی پڑے اور اس جدوجہد میں مرد اکیلا اگر کھڑا ہو اس میدان میں تو کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسے اپنی بیوی کی مدد کی ضرورت ہے، اسے اپنی ماں کی مدد کی ضرورت ہے، اسے اپنے بچوں کی مدد کی ضرورت ہے۔ ایک جان ہو کر ہم نے اسلام کے دشمن اور اللہ تعالیٰ کے خلاف بغاوت کرنے والوں کا مقابلہ کرنا ہے۔

مگر یاد رکھیں کہ تلوار کی دھار اتنی تیز نہیں جتنی محبت کی تلوار کی دھار جو ہے وہ تیز ہوتی ہے۔ ہم نے محبت سے دل جیتنے ہیں۔ اسلام گردنیں کاٹنے کے لئے نہیں آیا اسلام زندہ کرنے کے لئے مردوں کو آیا ہے۔ قرآن کریم نے بھی یہ اعلان کیا کہ محمد ﷺ کی آواز پر لبیک کہو اس لئے کہ وہ تمہیں بلاتا ہے تمہیں زندہ کرنے کے لئے۔ اور جس **محبت اور پیار سے اسلام پہلے جیتا، اس محبت اور پیار سے اب جیتے گا۔ اسلام اپنے نور اور حسن سے، اسلام علم کے میدانوں میں، عقل کے میدانوں میں، خدمت کے میدانوں میں ہر غیر کو پیچھے چھوڑتے ہوئے آگے نکلے گا** اور ہر وہ جو دکھیا ہے اسے سکھ پہنچا کر اور پریشان حال کی پریشانیاں دور کر کے اور بھوکے کو کھانا دے کر اور ان پڑھ کو نور علم سے آراستہ کر کے ہر طرف اسلام کی خیر جو ہے۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

(آل عمران آیت: 111)

اس خیر کو، اس نور کو، اس حسن کو، اس خزانے کو، اس آسمان کی نعمت کو، ان مواقع کو کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے عاجز بندے سے ہم کلام ہو جاتا ہے، اتنا پیار کرتا ہے، ان حقائق کو ان کے سامنے رکھ کر ان کا دل آپ نے جیتنا ہے۔"

(مستورات سے خطاب بر موقع جلسہ سالانہ ربوہ 27 دسمبر 1981ء از المصابیح صفحہ 403)

......ابتلا اور غلبۂ اسلام......

بے شک مشکل بڑی ہے لیکن جماعت ضرور کامیاب ہوگی

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ.

(سورۃ البقرۃ: 154)

یعنی اے میرے مومن بندو! جو اس بات پر ایمان رکھتے ہو کہ میں خدائے قادر و توانا ہوں اور اپنی تمام صفاتِ حسنہ کے ساتھ اپنی تمام قدرتوں کے ساتھ اور اپنے جلال کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہنے والا اور زندہ رکھنے والا

حي و قیوم خدا ہوں جو اس بات پر ایمان رکھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی تمام اقوام کے لئے اور قیامت تک ہر زمانہ کے لئے نجات دہندہ کی شکل میں بھیجے گئے ہیں جو اس بات پر ایمان رکھتے ہو کہ قرآن کریم انسان کے تمام دینی اور دنیوی مسائل کو حل کرتا ہے جو اس بات پر ایمان لاتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ہی مبعوث فرمایا ہے۔ جو ایمان لاتے ہو کہ **جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث کئے گئے ہیں۔ اس مقصد میں آپ اور آپ کی جماعت ضرور کامیاب ہوگی تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں بے شک مشکل بڑی ہے اور کام اِس نوعیت کا ہے کہ عقلِ انسانی بظاہر یہ فیصلہ نہیں دے سکتی کہ اس میں ضرور کامیابی حاصل ہوگی لیکن خدا تعالیٰ کا جو وعدہ ہے وہ پورا ہوگا۔** اس لئے ہم تمہیں ہدایت دیتے ہیں کہ جس وقت یہ دیوار تمہارے سامنے آجائے اور تم کو محسوس ہونے لگے کہ آگے بڑھنے کا راستہ مسدود ہو گیا ہے اور ان اقوام کے دلوں کو فتح کرنا بظاہر ناممکن ہے یاد رکھو کہ اس وقت صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ میری مدد اور نصرت کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔"

(خطبہ جمعہ 25/مارچ 1966ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 192-191)

الٰہی سلسلہ کو ماننے والے ذلیل کئے جاتے دکھ دیئے جاتے اور قتل کئے جاتے ہیں پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ ان کو غالب کرتا ہے اور ایک نہایت حسین معاشرہ دنیا میں پیدا ہو جاتا ہے

"وہ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والوں پر استہزاء کرتے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ جن سے وہ ٹھٹھا کرتے ہیں یہ وہ جماعت ہے کہ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ دنیوی زینت اور دنیوی آراموں کے مقابلہ میں بغیر حساب ان کو ملے گا۔ ان کا ان سے کوئی مقابلہ نہیں میں نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب دنیادار ناشکرے کے خلاف فیصلہ صادر فرماتا ہے تو اس دنیا کی لذت دُکھ میں تبدیل ہو جاتی ہے اس دنیا کا سرور غم میں بدل جاتا ہے اس دنیا کی خوشحالی بدحالی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور وہ فیصلہ الٰہی سلسلوں میں اس دنیا میں ضرور ہوتا ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ فیصلہ کس نسل میں ہوگا۔ بعض دفعہ یہ فیصلہ پہلی نسل میں ہوتا ہے جیسا کہ قریش مکّہ جو مومنوں کی جماعت کے مقابلہ میں آئے تھے وہ مومنوں کی آنکھوں کے سامنے اور ان کے ہاتھوں سے ذلیل وخوار ہوئے۔ بے عزت ہوئے لیکن کبھی یہ فیصلہ کئی نسلیں گزرنے کے بعد ہوتا ہے لیکن اس سارے عرصہ میں پھر بھی بغیر حساب کے اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمتیں اور ان انعامات کے صحیح استعمال کے نتیجہ میں ان کے جو ثمرات ملتے ہیں جو پھل ملتے ہیں وہ بغیر حساب ملتے ہیں اور اسی دنیا میں ملنے شروع ہو جاتے ہیں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک

مثال دی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک الٰہی سلسلہ قائم ہوتا ہے اس پر ایمان لانے والے ایک وقت تک ذلیل بھی کئے جاتے ہیں ان پر پھبتیاں بھی کسی جاتی ہیں۔ استہزاء سے بھی کام لیا جاتا ہے ان کو دکھ بھی دیا جاتا ہے۔ اُن کو چپیڑیں بھی لگائی جاتی ہیں ان کو جوتے بھی پڑتے ہیں ان کو قتل بھی کیا جاتا ہے لیکن وہ اپنا تعلق محبت جو انہوں نے اپنے ربّ سے باندھا تھا قطع نہیں کرتے۔ دنیا کی کوئی تلوار ایسی نہیں کہ جو اس رشتۂ الفت کو قطع کر سکے اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے حقیقی سکون کا اس وقت بھی انتظام کرتا ہے۔ پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ دنیا میں اپنا فیصلہ جاری کرتا ہے وہ ان کو غالب کرتا ہے اور باقی دنیا کو چوہڑے چماروں کی طرح ذلیل اور بے عزت کر دیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کی قوتوں کا وہ صحیح استعمال کرتے ہیں ان کی صحیح نشوونما کرتے ہیں اور ایک نہایت ہی حسین معاشرہ اس دنیا میں پیدا ہو جاتا ہے جس میں کوئی شخص کسی دوسرے کو دُکھ پہنچانے والا نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص دوسرے کے دکھوں کا مداوا بنتا ہے۔"

(افتتاحی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ 17/ اکتوبر 1969ء از ماہنامہ خالد جنوری 1970ء)

اگر کوئی ہماری راہ میں کانٹے بچھاتا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا مسکراتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ

"آپ ایک نمونہ قائم کریں۔ خادم کا یہ حق ہے کہ وہ مسکرائے اور ہنسے اور میں نے کہا ہے کہ یہ آپ ہی کا حق ہے اس وجہ سے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کو دو وعدے دیئے گئے تھے۔ ایک یہ کہ آپ کے زمانہ میں اسلام اس وقت کی دنیا میں غالب آ جائے گا اور دوسرا یہ کہ آپ کے محبوب ترین روحانی فرزند کے زمانہ میں ایک ہزار سالہ تنزل کے دور کے بعد پھر اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔ غلبۂ اسلام کی پَو پھوٹ چکی ہے اور غلبہ اسلام کا دن طلوع ہونے والا ہے۔ دنیا کی کوئی قوم اسلام سے باہر رہ کر عزت کی زندگی نہیں گزار سکتی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے یہ پورا ہوگا۔

پس جب خدا تعالیٰ نے غلبہ اسلام کا اتنا عظیم وعدہ دیا ہے تو رونے کا حق ہمیں کیسے مل گیا؟ ہمیں تو ہنسنے کا حق ملا ہے۔ اس عظیم وعدے اور اس حق کی بناء پر مسکراتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ اگر کوئی چپیڑ لگاتا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی گالی دیتا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی ہماری راہ میں کانٹے بچھاتا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نادان ہیں جاہل ہیں ان کے یہ افعال ہماری مسکراہٹوں کو نہیں چھین سکتے۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ ہم غلبہ اسلام کے وعدے کو بھول گئے اور کسی کا ایک چپیڑ مارنا یا گالی دینا یا کانٹے بچھانا یاد رہ گیا۔ ایسی باتوں سے متاثر

ہونا ہمارا حق نہیں ہے۔"

(افتتاحی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ 16/ اکتوبر 1970ء از الفضل 12/ مئی 1971ء)

جماعت کو یہ وعدہ ہے کہ جب جماعت بشاشت کے ساتھ مصائب سے گزرے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی نُصرت آسمانوں سے نازل فرمائے گا

"ہمارا زمانہ خوش رہنے، مسکراتے رہنے اور خوشی سے اُچھلنے کا زمانہ ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی ہے کہ اس زمانہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا دُنیا کے ہر ملک میں گاڑا جائے گا اور دُنیا میں بسنے والے ہر انسان کے دل کی دھڑکنوں میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور پیار دھڑکنے لگے گا۔ اس لئے مسکراؤ!۔

مجھے یہ خیال اس لئے آیا کہ بعض چہروں پر میں نے مسکراہٹ نہیں دیکھی۔ ہمارے تو ہنسنے کے دن ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتح اور غلبہ کی جسے بشارت ملی ہو وہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو دیکھ کر دل گرفتہ نہیں ہوا کرتا اور جو دروازے ہمارے لئے کھولے گئے ہیں وہ آسمانوں کے دروازے ہیں۔

......ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی ہے کہ آسمانوں کے وہ دروازے جو منکرین اسلام پر بند کئے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع اور آپؐ کی کامل پیروی اور آپؐ سے کامل محبت اور آپؐ کے ساتھ فدائیت اور جان نثاری کا کامل تعلق رکھنے کے نتیجہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوگی اور اُس کی رحمت تم پر نازل ہوگی اور یہ وعدہ دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ ایک وہ وعدہ ہے جو اس جماعت کے ساتھ ہے جو اُس کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک پیارے جرنیل کی جماعت ہے۔ جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام بھیجا اور سلامتی کے لئے دعائیں فرمائیں۔ **اُس کی جماعت کو یہ وعدہ ہے کہ مصائب آئیں گے اور جب وہ جماعت بشاشت کے ساتھ ان مصائب میں سے گذرے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد اور نصرت آسمانوں سے اُن کے لئے نازل فرمائے گا۔**

آج کل جس قسم کے حالات ہیں اُس سے کہیں زیادہ سخت حالات ہماری جماعت پر گذر چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کی ابتدا میں دس دس گاؤں کے حلقہ میں ایک ایک احمدی ہو گیا اور ان کا بھی اُس وقت (یہ محاورہ بڑا عام تھا) "حقہ پانی" بند کر دیا گیا۔

......لیکن ہمیں یہ پتہ ہے کہ خدا تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے اور اس نے جماعت احمدیہ کو یہ بشارت دی اور

جماعت احمدیہ سے یہ سلوک کیا کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکتی۔ دُکھ دے سکتی ہے۔ پریشانیاں پیدا کرسکتی ہے۔ ابتلاء لاسکتی ہے لیکن نہ مٹا سکتی ہے نہ ناکام کرسکتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 28/جون 1974ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات)

ابراہیمؑ کی طرح ہمارے لئے جلائی گئی آگ بھی ٹھنڈی کردی جائے گی

"ہماری دولت یہ سونا چاندی کے سکے اور ہیرے جواہرات کے انبار نہیں ہیں ہماری دولت تو وہ مخلص دل ہے جو ایک منور سینہ کے اندر دھڑک رہا ہے۔ جب تک یہ دل ہمارے ہیں اور جب تک ان سینوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے۔ پیسے کی کسے پرواہ ہے وہ تو اگر ضرورت پڑی تو **اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسمان سے پھینکے گا اور زمین ہمارے لئے دولت اُگلے گی۔** اگر ہمیں کسی جگہ بے تدبیر اور اپاہج کرنے کی کوشش کی گئی تو ہماری کوشش کے بغیر یہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی نے کہا کہ یہ تو کوئی استعارہ ہوگا اور تمثیلی زبان ہوگی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا اور وہ بچ گئے۔ آپؑ نے فرمایا کہ تم خدا کی قدرتوں پر ایمان نہیں رکھتے آپؑ نے فرمایا کہ مسیح اور مہدی کا کام مداریوں کی طرح تماشا دکھانا تو نہیں لیکن میں یعنی مسیح موعود تمہیں کہتا ہوں کہ اگر دنیا مجھے بھی شعلہ اٹھتے ہوئے تنور کے اندر پھینک دے تو وہ آگ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی ہوگئی تھی وہ میرے لئے بھی ٹھنڈی کردی جائے گی۔

پس اصل چیز جس کی ہمیں فکر کرنی چاہئے وہ ہماری اپنی ہی کمزوریاں ہیں اپنی ہی غفلتیں ہیں، اپنی ہی بے پرواہیاں ہیں۔ باقی اللہ تعالیٰ تو دے رہا ہے دینے کے لئے تیار ہے اور دیتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(خطبہ جمعہ 21/نومبر 1975ء از الفضل 13/دسمبر 1975ء)

......قربانی اور غلبۂ اسلام......

اگر آپ اس میدان میں انتہائی قربانیاں دیں گے تو اللہ تعالیٰ کی وہ انتہائی برکتیں آپ پر نازل ہوں گی جو پہلوں پر نہیں ہوئیں

"جس زمانہ میں اس وقت آپ زندگی گزار رہی ہیں اور خصوصاً وہ زمانہ جس میں آپ کی موجودہ نسلیں داخل ہونے والی ہیں دنیا کی تاریخ میں انسانیت کے اور احمدیت کے لئے ایک نہایت ہی نازک زمانہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے بڑی بشارتیں دی ہیں مسیح موعودؑ کے زمانہ کے متعلق قرآن کریم میں عظیم بشارتیں پائی جاتی ہیں اور اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے بھی اس زمانہ کو بڑا بابرکت زمانہ قرار دیا ہے اس لحاظ سے یہ وہ زمانہ ہے جس کے متعلق یہ مقدر ہے کہ اسلام دنیا میں اس رنگ میں غالب آئے گا کہ پھر دنیا کی کوئی مادی طاقت یا کوئی دنیا کا جھوٹا فلسفہ یا دنیا کا کوئی پرانا مذہب اس کے مقابلہ پر ٹھہر نہیں سکے گا۔

......دنیا اپنے رب کو بھول چکی ہے دنیا آخرت سے غافل ہو چکی ہے دنیا نے اپنے محسن اعظم محمد رسول اللہ ﷺ کو پہچانا نہیں آپ لوگوں کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ آپ دنیا کو سچائی کے اس مرکزی نقطہ کی طرف واپس لے کر آئیں اور آپ سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس مجاہدے میں آپ انتہائی قربانیاں دیں اور آپ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر آپ اس میدان میں انتہائی قربانیاں دیں گے تو اللہ تعالیٰ کے وہ انتہائی فضل اور برکتیں آپ پر نازل ہوں گی جو پہلی قوموں پر نہیں ہوئیں۔ اس قدر عظیم وعدوں کے بعد اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے میں سستی کرنا ایک عقلمند انسان کا کام نہیں۔"

(لجنہ اماء اللہ انگلستان سے خطاب 12؍اگست 1967ء از المصابیح صفحہ 54-52)

ہماری انتہائی قربانیوں کے بعد عظیم فتوحات کا وعدہ ہے

"میں نے بڑا غور کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہم پر جو دوسری نسل احمدیت کی اس وقت ہے اور ہماری اگلی نسل پر جو اس وقت بچے ہیں۔ ان دونسلوں پر قربانیاں دینے کی انتہائی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم ایک ایسے زمانہ میں داخل ہو چکے ہیں جس میں ترقی اسلام کے لئے جو مہم جاری کی گئی ہے وہ اپنے انتہائی نازک دور میں داخل ہو چکی ہے اور ہمیں اور آنے والی نسل کو انتہائی قربانیاں دینی پڑیں گی تب ہمیں اللہ تعالیٰ وہ عظیم فتوحات عطا کرے گا جس کا اس نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کے دلوں میں بھی اس احساس کو زندہ کریں اور زندہ رکھیں کہ عظیم فتوحات کے دروازے اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے کھول رکھے ہیں اور ان دروازوں میں داخل ہونے کے لئے عظیم قربانیاں انہیں دینی پڑیں گی اور ان سے ہم ایسے کام کرواتے رہیں کہ ان کو ہر آن اور ہر وقت یہ احساس رہے کہ غلبہ اسلام کی جو مہم اللہ تعالیٰ نے جاری کی ہے اس میں ہمارا بھی حصہ ہے۔"

(خطبہ جمعہ 29؍ستمبر 1967ء بمقام مری از الفضل 17؍نومبر 1967ء)

اسلام کے لئے انتہائی قربانیوں کا وقت ہے کیونکہ انتہائی فتوحات کا زمانہ ہمارے سامنے ہے

"آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں نے یورپ کا دورہ اس غرض سے کیا تھا کہ وہ اقوام جو اپنے رب کو بھلا چکی ہیں۔ اس سے دور ہو گئی ہیں۔ خالق کی محبت ان کے دلوں میں ٹھنڈی ہو چکی ہے ان کو نصیحت کروں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اسلام کو غالب کرے گا محبت کے جلووں سے اگر دنیا محبت کے جلووں کی قدر کرے اور قہری نشانیوں سے اگر وہ محبت کے جلووں کی بجائے اللہ تعالیٰ کے قہری نشان ہی دیکھنے پر تلی ہوئی ہو۔ چنانچہ الٰہی بشارت اور اس کے اذن سے اس سفر کو اختیار کیا گیا اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا ایسے سامان پیدا ہوئے کہ ان لوگوں کی، ان اقوام کی توجہ ان باتوں کے سننے کی طرف اور سمجھنے کی طرف پھری جو میں خدا اور اس کے محمد ﷺ کے نام پر انہیں کہہ رہا تھا۔ کروڑوں انسانوں کے ہاتھ میں وہ اخبار پہنچے۔ جن میں یہ ذکر تھا کہ میں اس دورہ پر اس لئے آیا ہوں کہ ان اقوام کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلاؤں۔

......حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل جماعت احمدیہ ہر آن اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے پیار کے جلوے دیکھ رہی ہے اور ایک مومن دل، ایک خوف رکھنے والا دل جب بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کا جلوہ دیکھتا ہے تو اس کا سر اپنے رب کے حضور اور بھی جھک جاتا ہے......ایک احمدی کے دل میں یہ خواہش ہے کہ خدا کرے کہ اسلام جلد تر تمام دنیا میں غالب آ جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کی نہایت ہی حقیر کوششوں کے نتیجہ میں اتنے عظیم نتائج پیدا کر رہا ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور کوئی فلسفہ اس کی حکمت کو بیان نہیں کر سکتا۔

غرض خدا تعالیٰ ہر آن آپ پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش کر رہا ہے اور اس بارش میں (یعنی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش میں) تیزی اور شدت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے اور انسان جب سوچتا ہے تو اس نتیجے پر پہنچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم انتہائی قربانیاں اس کے حضور پیش کریں تا کہ وہ انتہائی فضلوں کی بارش ہم پر کرے اور ہمیں اپنا مقصد اور مدعا حاصل ہو جائے اور ہم اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ لیں کہ وہ زبانیں جو نبی اکرم ﷺ پر طعن کرنے والی تھیں۔ ان زبانوں کو خدا کے فرشتوں نے ان مونہوں سے نکال کر باہر پھینک دیا اور ان کی جگہ ان زبانوں کو ان مونہوں میں رکھ دیا۔ جن زبانوں سے ہر وقت درود نکل رہا ہے وہ دل جو ظلمت میں بھٹک رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے الٰہی تصرف سے ان دلوں میں اپنے نور کو بھر دیا۔ ہر طرف اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا جلوہ ہمیں نظر آئے۔ ہر دل اللہ کے نور سے منور ہو اور ہر ذہن محمد رسول اللہ ﷺ

کے احسان کے نیچے اپنی گردن جھکا رہا ہو اور آپ پر درود بھیج رہا ہو۔

پس ہر وقت میرے دل میں یہ تڑپ ہے کہ اسلام کے لئے یہ انتہائی قربانیوں کا وقت ہے کیونکہ انتہائی فتوحات کا زمانہ ہمارے سامنے ہے وہ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ فتوحات تو ہمارے سامنے نظر آ رہی ہیں لیکن ان فتوحات اور ہمارے درمیان کمزوریاں حائل ہیں۔ اگر آج ہم اپنی کمزوریوں کو دور کر دیں۔ اگر آج ہم اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی فدائیت اور ایثار کا نمونہ دکھانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ **اگر آج ہم چند لمحوں کی اس دنیوی زندگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ابدی حیات کے طالب بن کر اس کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں دینے لگ جائیں۔ تو وہ دن دور نہیں جب ہم دیکھیں گے کہ ساری دنیا پر اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور ہر گھر سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آ رہی ہے اور ہر زبان محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج رہی ہے اور ہر دل اور ہر روح اور جسم کا ہر ذرہ اپنے رب کے حضور شکر کے سجدے بجا لا رہا ہے۔** اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور نباہنے کی توفیق عطا کرے۔"

(افتتاحی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 20/ اکتوبر 1967ء از مشعل راہ جلد 2 صفحہ 56-51)

خدا تعالیٰ کے حضور گر جاؤ اور اپنی قربانی اس کے حضور پیش کرو کہ تاریخ انسانی فخر کے ساتھ ان کو یاد رکھے گی

"آج یہ عہد کرو کہ ہم نے اسلام کے غلبہ کے لئے ہر اس قربانی کو دے دینا ہے خدا کی راہ میں جس کا وقت اور اسلام ہم سے مطالبہ کرے۔ اگر ہم آج یہ عہد کریں اور پھر اپنے عہدوں کو نبھا لیں تو میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ عظیم اسلامی فتوحات جن کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ عنقریب اللہ تعالیٰ عطا کرے گا اور دنیا حیرت میں پڑ جائے گی کہ ایک غریب، ایک کمزور، ایک کم مایہ اور ایک چھوٹی سی جماعت نے کتنی حقیر سی قربانیاں اپنے رب کے حضور پیش کی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں کس طرح اس کو اس دنیا میں بھی اپنے فضلوں سے نوازا ہے (جو اس دنیا کے انعامات ہیں ان کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے اس وقت میں اس دنیا کے انعاموں کی بات کر رہا ہوں) اگر آج بحیثیت جماعت ان قربانیوں کو دینے کے لئے تیار ہو جائیں جن کا خدا آپ سے مطالبہ کر رہا ہے تو ہماری فتوحات کے دن یعنی اسلام کے غلبہ کے دن محمد رسول اللہ ﷺ کی کامیابی کے دن اور ہمارے رب کی عظمت اور اس کی توحید اور اس کے جلال کے قیام کے دن بڑے ہی قریب آ جائیں گے۔ **ہماری اپنی غفلتیں، ہماری اپنی کوتاہیاں اور کمزوریاں ہمارے اور ہماری فتوحات اور اسلام کے غلبہ کے درمیان حائل ہیں۔ غفلتوں کے**

ان پردوں کو اب چیرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور گر جاؤ اور اپنی قربانی اس کے حضور پیش کر دو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تم پر اور تمہاری نسلوں پر اسی طرح ہوں گی کہ تاریخ انسانی فخر کے ساتھ ان کو یاد رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا کرے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت آپ کے ہمیشہ شامل حال رہے۔"

(خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان 21/ اکتوبر 1967ء از المصابیح صفحہ 95-93)

اللہ تعالیٰ ہماری قربانیوں کو قبول کرے گا اور اپنے فضل سے وہ دن لے آئے گا جس کے لئے صدیاں مسلمان تڑپتے رہے

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا کہ ایک دفعہ عروج کے حصول کے بعد اسلام تنزل کے ایک دور سے گزرے گا۔ اور پھر اسلام کا رب اور محمد رسول اللہ ﷺ سے پیار کرنے والا اللہ دوبارہ اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے آپ کے روحانی فرزندوں میں سے ایک عظیم فرزند کو کھڑا کرے گا اور اس کے ذریعہ سے اور اس کی جماعت کے ذریعہ سے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرے گا۔ یہ بڑا ہی اہم کام ہے' یہ بڑا ہی مشکل کام ہے۔ اتنا مشکل کہ میں سمجھتا ہوں کہ آج دنیا میں اس سے زیادہ مشکل کوئی کام نہیں۔ **لیکن یہ کام ہو کر رہے گا کیونکہ ہمارا رب کہتا ہے کہ میں ایسا ہی کرنے والا ہوں** لیکن ہمیں اس کے لئے بیحد قربانیاں بھی دینی پڑیں گی۔ یہ نہیں کہ ہم آرام سے اپنے گھروں میں سوتے رہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہونے کے بعد بھی کوئی قربانی نہ دیں۔ کوئی ایسی قربانی جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا ہمیں مشکل بیابانوں سے گزرنا پڑے گا۔ ہمیں ہر چیز کو قربان کرنا پڑے گا ہمیں اپنی عزتوں' اپنے مالوں کو' ہمیں اپنی خواہشات کو' ہمیں اپنے آراموں کو' ہمیں اپنے سکون کو' ہمیں اپنی اولاد کو' ہمیں اپنی بیوی اور بچوں کو خدا کے سامنے قربانی کے بکرے کے طور پر رکھ دینا پڑے گا اور سب سے پہلے اپنے نفسوں کو خدا کے سامنے رکھنا ہو گا۔ **جب اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں احساس کو دیکھے گا۔ ہماری قربانیوں کو قبول کرے گا۔ تو وہ دن ہماری زندگی میں اپنے فضل سے لے آئے گا جس دن کے لئے صدیاں مسلمان تڑپتے آ رہے ہیں**......

اتنی بڑی فتوحات کے لئے کیا ہم اپنی زندگیاں اپنے رب کے کہنے کے مطابق نہیں ڈھال سکتے۔ اتنے بڑے انعامات کے حصول کے لئے کیا ہم دنیا کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو قربان نہیں کر سکتے۔ کیا ہم اپنے پیار کرنے

والے محبوب آقا کے فرمان کے مطابق اپنے دلوں کے ہر جذبہ کو (سوائے اس کی محبت کے جذبہ کے) باہر نکال کر پھینک نہیں سکتے۔ کیا ہم محمد رسول اللہ ﷺ جیسے محسن اعظم کی خاطر اپنے نفسوں پر دکھ اور تکلیف اور بے آرامی اور بے سکونی ڈال نہیں سکتے۔"

(اختتامی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ 22؍اکتوبر 1967ء مشعل راہ جلد 2 صفحہ 74-84)

اب اسلام کے عروج کا زمانہ آرہا ہے اب پھر قربانی دینے کا زمانہ لوٹ آیا ہے

"**اب پھر اسلام کے عروج کا زمانہ آرہا ہے۔** یعنی اب پھر قربانی دینے کا‘ عقل کو خدا تعالیٰ کے لئے استعمال کرنے کا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانے کے لئے اپنی قوتوں اور استعدادوں کے خرچ کرنے کا زمانہ لوٹ آیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ یکم اگست 1969ء از خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 781)

تم قربانیاں دو۔ غلبۂ اسلام کا جو نتیجہ نکلے گا وہ تمہاری قربانیوں کے مقابلے میں بہت عظیم ہوگا

"اللہ تعالیٰ نے ایک منصوبہ بنایا اور ہمیں یہ فرمایا کہ اس کو کامیاب کرنے کے لئے قربانیاں دو۔ غرض یہ منصوبہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے اور ہم سے اس کا یہ وعدہ ہے کہ تم اپنی استعداد کے مطابق قربانیاں دیتے چلے جاؤ‘ منصوبہ میں نے کامیاب کرنا ہے تمہارے سر پر سہرا باندھ دوں گا۔ خدا تعالیٰ کو تو سہرے کی ضرورت نہیں سہرے کی احتیاج تو اس کے بندے کو ہوا کرتی ہے اس سہرے کی جو اللہ تعالیٰ باندھے۔

پس ہمارا رب بڑا پیار کرنے والا ہے۔ غلبۂ اسلام کا خود ایک منصوبہ بنایا اور فرمایا کہ **دنیا جو مرضی کرے۔ ساری اقوام عالم حلقہ بگوش اسلام ہو کر حضرت نبی کریم ﷺ کی محبت میں سرشار اور مست ہو کر آپ (ﷺ) کے قدموں میں جمع ہو جائیں گی** اور ہمارا رب فرماتا ہے میں یہ کر کے چھوڑوں گا اور ہمیں فرمایا کہ تمہارے سر پر میں سہرا باندھنا چاہتا ہوں۔ اس واسطے میرے کہنے کے مطابق **تم قربانیاں دو۔ غلبۂ اسلام کا جو نتیجہ نکلے گا وہ تمہاری قربانیوں کے مقابلے میں بہت عظیم ہوگا۔** اس کی آپس میں کوئی نسبت ہی نہیں ہوگی۔ لیکن چونکہ میں تم سے پیار کا ایک مظاہرہ کرنا چاہتا ہوں‘ اپنی محبت کا تمہیں ایک جلوہ دکھانا چاہتا ہوں اس لئے کامیابی تو میری قدرت کاملہ سے ہوگی لیکن میں اپنے ہاتھ سے تمہارے سروں پر سہرا باندھ دوں گا۔"

(خطبہ جمعہ 23؍اکتوبر 1970ء از الفضل 20 دسمبر 1970ء)

جماعت احمدیہ کی جانی، مالی قربانیوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد ﷺ کا پیار ساری دنیا پر غالب آئے گا

" دوست مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان حالات میں ہم کیا کریں؟ میں آپ سے کہوں گا پہلے سے زیادہ دعائیں کریں۔ آپ پوچھتے ہیں کہ اِن حالات میں ہم کیا کریں میں کہوں گا کہ جس خدا پر تم نے بھروسہ کیا ہے وہ قادر وتوانا خدا ہے۔ اس نے تمہاری اسّی سالہ زندگی میں کبھی بے وفائی نہیں کی۔ اب بھی بے وفائی نہیں کرے گا کیونکہ وہ سچّے وعدوں والا ہے۔ تم اس کے وفادار بندے بنے رہو اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ یہ ثابت کرتے رہو کہ تم اس کے وفادار بندے ہو پھر تم دیکھو گے کہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سایہ میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ گے۔ **دنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے منشاء کو ناکام نہیں کرسکتی خدا نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا فیصلہ فرمایا ہے۔ آسمانوں پر خدا کا یہ فیصلہ ہے اور زمین پر جاری ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیار ساری دنیا پر غالب آئے گا خدا تعالیٰ کے** پیار کے جلوے جس طرح ہم دیکھتے ہیں اسی طرح دنیا کے تمام ممالک اور اقوام بھی دیکھیں گی۔ خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے یہ تو ضرور پورا ہوگا البتہ جماعت احمدیہ کو قربانیاں دینی پڑیں گی بعض افراد کو شاید جان کی قربانی دینی پڑے بعض کو مال کی قربانی دینی پڑے یہ تو ضرور ہوگا لیکن جس مقصد کے لئے جماعت کو پیدا کیا گیا ہے اس مقصد میں انشاء اللہ ناکامی نہیں ہوگی۔

پس گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں فکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان نعروں کو، ان فتووں کو، ان جھوٹی تحریروں کو جو اخباروں میں چھپتی ہیں ان سے ہنستے کھیلتے گزر جاؤ۔ ان کو درخورِ اعتنا نہ سمجھو اور دل کے اندر غصّہ نہ پیدا کرو بلکہ ایسے لوگوں کے لئے رحم کے جذبات پیدا کرو۔ میں تو جب سوچتا ہوں تو مجھے بعض دفعہ یہ دکھ ضرور ہوتا ہے کہ انسان اپنی گراوٹ میں اتنا بھی گر جاتا ہے کہ وہ پہلے ایک جھوٹ بولے اور پھر اس جھوٹ کو دلیل بنا کر ایک اور جھوٹا اور مفسدانہ مطالبہ کر دے۔ یہ اخلاقی گراوٹ اور انسانی فطرت کا مسخ ہونا ہمارے دلوں کو دُکھ پہنچاتا ہے خوف نہیں پیدا کرتا۔ یہ طرزِ عمل غصّہ نہیں دلاتا رحم کے جذبات پیدا کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 4 رمئی 1973ء از الفضل 13 رمئی 1973ء)

استقلال اور صبر کے ساتھ انتہائی قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ تمہاری جھولیوں میں برکتوں کا پھل گرنے والا ہے

"ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ یہ بات ہمیں زیادہ شدّت کے ساتھ مقابلہ کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو الٰہی وعدوں پر ایمان نہیں رکھتے اور اُن کا یہ یقین نہیں کہ اِس زمانہ میں یہ ہم کہیں گے کہ جن کو یہ یقین نہیں کہ مادی دُنیا کی اِس ترقی کے زمانہ میں اسلام کے دوبارہ غالب آجانے کا کوئی امکان ہے۔ جن کو یہ یقین نہیں وہ اُس جماعت کو بھی اپنے جیسا بنانا چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اِس پختہ یقین پر قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں وہ پُورے ہوتے ہیں اور دنیا کا کوئی منصوبہ انہیں ناکام نہیں کرسکتا۔ قرآن کریم نے فرمایا۔

لَا یَسۡتَخِفَّنَّکَ الَّذِیۡنَ لَا یُوۡقِنُوۡنَ جو خدائی وعدوں پر ایمان نہیں رکھتے وہ دھوکہ دہی سے مومن کو اُس کے مقامِ معرفت اور مقامِ یقین سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کے دھوکے میں مومن نہیں آیا کرتا۔ مومن کو تو یہ حکم ہے اور اُس کی زندگی اِس حکم کی عملی مثال ہے کہ فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا ہوگا۔ اس لئے **استقلال کے ساتھ اور صبر کے ساتھ انتہائی قربانیاں دیتے ہوئے، مالی بھی اور جانی بھی اور دوسری ہر قسم کی، آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ کیونکہ تمہاری ہی جھولیوں میں خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کے پورا ہونے سے حاصل ہونے والی برکتوں کا پھل گرنے والا اور تمہیں ہی ان سے فائدہ پہنچنے والا ہے۔** مخالف اپنی مخالفت میں بڑھتا ہے اور مومن اپنے یقین میں ترقی کرتا ہے۔ مخالف اپنے منصوبوں کو تیز کرتا ہے اور مومن اپنے سر کو اَور بھی جھکا کر خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ اعمال بجالاتا ہے جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار اسے حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت اسے ملتی اور فرشتوں کی فوجیں آسمان سے نازل ہوتیں اور اُس کا ہاتھ بٹاتیں اور کامیابی کی منزل مقصود تک پہنچا دیتی ہیں......

ہمارے سر اس کے حضور جھکتے ہیں ہماری روح اس کی حمد سے بھری ہوئی ہے ہم اس کے پیار کو دیکھتے ہیں ایک لحظہ کے پیار کو دنیا کی ساری دولتوں سے زیادہ قدر والا اور زیادہ قیمتی پاتے ہیں اور اُسے چھوڑ کر کسی اور طرف منہ نہیں کرسکتے۔ دھوکہ میں ہیں وہ جو جماعت کے متعلق اس کے خلاف کچھ سمجھتے ہیں اور مجنون ہیں وہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی دُھن کے پکّے لوگوں کا یہ گروہ جو احمدیت کے نام سے موسوم ہوتا ہے یہ ناکام ہوسکتا ہے جو پیدا کرنے والے رب کی گود میں بیٹھ کر زندگی گزارنے والا جو اس کے پیار کے ہاتھ کو اپنے سر پر اور اپنے سینہ پر اور اپنی پیٹھ پر

پھرتے محسوس کرنے والا ہے جس کے کان میں اُس کی آواز آ رہی ہے کہ **اسلام غالب آ کر رہے گا اور تمہارے ذریعہ سے غالب آئے گا۔** جس کے دل میں یہ یقین ہے کہ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوتے ہیں وہ قربانیوں سے ڈرا نہیں کرتا۔ وہ اپنے مقام کو چھوڑا نہیں کرتا۔ اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ **مجنون ہے وہ جو یہ سمجھتا ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے مشن، اپنے مقصد میں کہ اسلام پھر دُنیا میں غالب آئے، ناکام ہوگی اسلام غالب آئے گا انشاء اللہ اور احمدیت خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرے گی انشاء اللہ۔ اس کے راستہ میں کوئی روک نہیں ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 15/ مارچ 1974ء از الفضل 11/ اپریل 1974ء)

آگ تو بڑی شدت سے بھڑکائی گئی ہے لیکن یہ آگ ناکام ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ خدا تمہیں کہتا ہے اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ غالب تم نے ہی آنا ہے

"دوسری بات میں جماعت کے مخلص، سمجھدار، فدائی حصہ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ **آگ تو بڑی شدت سے بھڑکائی گئی ہے لیکن یہ آگ ناکام ہوگی۔ اِنۡشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی.** ناکامی اس معنیٰ میں نہیں کہ کسی احمدی کو بھی مختلف قسم کی قربانیاں نہیں دینی پڑیں گی۔ وہ تو دینی پڑیں گی جب تک جماعتِ احمدیہ کے احباب وہ اور اس قسم کی تمام قربانیاں خدا کے حضور پیش نہیں کرتے جو قربانیاں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے خدا کے حضور پیش کی تھیں اس وقت تک وہ ان انعامات کو بھی حاصل نہیں کر سکتے جو صحابۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کریم سے حاصل کئے تھے لیکن دنیا کے کسی دماغ میں اگر یہ بات آئے کہ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اللہ تعالیٰ کی غلبۂ اسلام کی اس تدبیر اور اللہ تعالیٰ کے غلبۂ اسلام کے اس منصوبہ کو ناکام بنا سکتی ہیں جس غرض کے لئے کہ جماعت احمدیہ قائم کی گئی تھی تو ہمارے نزدیک وہ روحانیت سے دور ہونے کی وجہ سے ناسمجھی کے خیالات رکھنے والا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ منصوبہ ناکام ہو جائے۔

قرآن کریم نے جس کے متعلق ہمارا ایمان ہے اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور جس کے اندر کوئی دوسری چیز شامل نہیں ہوئی نہ ہو سکتی تھی اور شیطانی دخل سے اسے خدا تعالیٰ نے محفوظ کر رکھا ہے......ہم علیٰ وجہ البصیرت اپنی زبان سے بھی اپنے عمل سے بھی، اپنے جذبات سے بھی، ہم اپنی روح کے ہر پہلو سے دنیا میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ اس خدا کے کلام میں غیر اللہ کو کوئی دخل نہیں ہے اور یہ کلام ہم میں سے ہر ایک کے کان میں

بڑے پیار کے ساتھ یہ کہہ رہا ہے۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ آخر کار تم ہی غالب رہو گے۔ جو خدا تعالیٰ سے دور ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کی معرفت نہیں رکھتے جو غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں وہ ناسمجھیوں کے نتیجہ میں غلط اعلانات کرتے ہیں۔ ان کی باتیں باطل ہیں اور وہ مٹ جائیں گی۔ آج جو ہمارا دشمن ہے وہ یہ حقیقت یاد رکھے کہ کل وہ ہمارا دوست ہوگا۔ وہ اپنے کئے پر پچھتا رہا ہوگا وہ ہم سے مصافحہ کرنے میں فخر محسوس کر رہا ہوگا کہ یہ وہ قوم ہے جس کو پہچانا نہیں گیا' یہ وہ جماعت ہے جس کو دھتکارا گیا اور کمزور سمجھا گیا اور دکھ دینے کی کوششیں کی گئیں اور ایذاء پہنچائی گئی اور اللہ تعالیٰ کے فعل نے یہ ثابت کر دیا کہ یہی جماعت صداقت پر قائم ایک جماعت ہے۔

خدا تمہیں کہتا ہے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کہ بحیثیت جماعت غالب تم نے ہی آنا ہے اگر کسی جماعت کو یہ یقین ہو' اگر کسی جماعت کا یہ پختہ عقیدہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ غالب انہوں نے ہی آنا ہے اگر وہ شرائط ایمان اور شرائطِ اسلام پوری کرنے والے ہوں پھر ان کو کیا ڈر اور ان کو خدا تعالیٰ کے حضور قربانیاں دینے میں کیا جھجک؟"

(خطبہ جمعہ 31رمئی 1974ء از الفضل 29رجون 1974ء)

اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے جماعت کو قربانیاں دینی پڑیں گی تم خوش ہو جاؤ کہ اسلام کے غلبہ اور بہار کے دن آ گئے

"پس ہماری جو خوشیاں اور بشاشتیں ہیں وہ اس لئے نہیں تھیں کہ ہم اپنی ماں کے پیٹ سے کچھ خوبیاں لے کر پیدا ہوئے تھے بلکہ ہماری مسکراہٹیں اس بات کی مرہونِ منت تھیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ تم خوش ہو جاؤ کہ اسلام کے غلبہ کے دن آ گئے۔ اسلام کے بہار کے دن آ گئے۔ اسلام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے بادلوں کے برسنے کے دن آ گئے۔ **چنانچہ اب وہ زمانہ آ گیا جب ساری دنیا پر اسلام غالب ہوگا مگر ان لوگوں کو جو خود کو مہدی معہود کی طرف منسوب کرتے ہیں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے انہیں قُربانیاں دینی پڑیں گی۔**"

(خطبہ جمعہ 26رجولائی 1974ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات)

اسلام اپنے نور اور قوت احسان کے ساتھ دنیا کے دلوں کو خدا کے فضل سے جیت لے گا مگر اس کے لئے ہمیں قربانیاں دینی ہوں گی

" میری روحانی آنکھ دیکھ رہی ہے کہ یہ صدی انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ اسلام کی صدی ہوگی اس صدی میں **اسلام اپنے نور حسن اور قوت احسان کے ساتھ دنیا کے دلوں کو خدا اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے۔ خدا کے فضل سے جیت لے گا۔** اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پُر شوکت پیشگوئی پوری ہو جائے گی کہ

"آخر توحید کی فتح ہوگی...... وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا...... اس میں داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور جو نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ نہ وہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم)

غلبۂ اسلام کا یہ دن تو بہر حال آ کر رہے گا مگر اس کے لئے ہم سب کو قربانیاں دینی ہوں گی اس لئے آؤ ہم یہ عہد کریں کہ پندرہویں صدی میں اسلام کے حق میں جو انقلاب برپا ہو رہا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ ہم سے جو قربانی بھی مانگے گا وہ ہم اس کی راہ میں پوری بشاشت کے ساتھ پیش کریں گے خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(جلسہ سالانہ نائیجیریا 6 تا 8 ؍فروری 1981ء کے موقع پر پیغام از الفضل 11 ؍اپریل 1981ء)

...... احساس ذمہ داری اور غلبۂ اسلام ......

غلبۂ اسلام کی بشارتوں کا حامل بننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہم پر بہت ساری ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ ایک مومن ان ذمہ داریوں کی ادائیگی سے گھبراتا نہیں ہے

"وہی جماعت آخر کار دنیا میں کامیاب ہوتی ہے جس جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہو کہ وہ اسے کامیاب کرے گا۔

خدا تعالیٰ کا آسمانوں پر یہ فیصلہ ہے اور زمین پر اس فیصلے کا اجراء ہوگا کہ اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے اس فیصلے کے اجراء کے لئے ایک زمانہ مقرر کیا ہے اور اس فیصلے کے اجراء میں ہمیں شامل کرنے کے لئے اور ان بشارتوں کا حامل بننے کے لئے اس نے بہت سی ذمہ داریاں عائد کی ہیں اور ایک مومن ان ذمہ داریوں کی ادائیگی سے گھبراتا نہیں۔ وہ سختیوں کو برداشت کرتا اور مصائب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا اور آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے قادر و توانا ربّ پر محکم یقین رکھتا ہے اور ان مصیبتوں کو کچھ چیز نہیں سمجھتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ وقتی اور عارضی اور زائل ہونے والی چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمتوں کا جو وعدہ دیا گیا ہے وہ لازوال نعمتیں ہیں وہ عارضی نعمتیں نہیں ہیں۔ وہ پائیدار رضا اور خوشنودیٔ الٰہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 14/فروری 1969ء از خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 510)

اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے تیار ہو جائیں مستقبل آپ کا ہے مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ آگے بڑھیں اور اس سے ملیں

"ہمارے سامنے ایک اس سے بھی شاندار مستقبل ہے اور اسی کے مطابق بہت بڑی قربانیوں کی بھی ضرورت ہے اگر ہم اپنی ذمہ داریاں صحیح معنوں میں ادا کریں تو ہم اللہ تعالیٰ کے ایسے فضلوں کے وارث ہوں گے جن کا آج ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن بہت قریب ہے اس لئے اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے تیار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ اس کے فرشتے آسمان سے آپ کی مدد کے لئے اُتریں گے اور آپ ہی صرف آپ ہی ہر مذہب، ہر قسم کے فلسفے اور ہر قسم کے نظریے پر غالب آئیں گے۔ مستقبل آپ کا ہے مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ آگے بڑھیں اور اس سے ملیں۔"

(خطبہ جمعہ 24/اپریل 1970ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 103-102)

اب اس وقت جو ہماری نسل ہے اس پر بڑی ذمہ داریاں ہیں کیونکہ افق انسانیت پر غلبۂ اسلام کی شعاعیں ابھرتی نظر آ رہی ہیں

"اب پھر آسمانوں پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اسلام از سر نو اسی شان اور شوکت اور اسی تر و تازگی کے ساتھ دنیا

میں دیکھا اور پایا جائے گا اور دنیا پر احسان کرنے والا ہو گا جس طرح پہلے زمانہ میں تھا یہ آسمانی فیصلہ ہے زمینی طاقتیں اسے روک نہیں سکتیں یہ ضرور پورا ہو گا......

اب اس وقت جو ہماری نسل ہے یعنی خدام الاحمدیہ جس میں اطفال اور خدام شامل ہیں یعنی جن کی سات سال سے لے کر چالیس سال تک کی عمر ہے اس پر بڑی ذمہ داریاں ہیں۔ **اس وقت اُفقِ انسانیت پر غلبہ اسلام کی شعاعیں جن کی نگاہیں تیز ہیں انہیں ابھرتی نظر آ رہی ہیں جن کی نگاہیں ذرا کمزور ہیں وہ آج نہیں تو کل دیکھ لیں گے۔"**

(افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ 18/ اکتوبر 1971ء از مشعل راہ جلد 2 صفحہ 295-294)

خلوص نیت اور ایثار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب اور نبی کریمؐ کی کامل اتباع سے اس زمانہ میں اسلام غالب آئے گا

"**اگر آپ خلوص نیت کے ساتھ، ایثار کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، نبی کریم ﷺ کی کامل اتباع کی کوشش کے نتیجہ میں تو آپ نباہ لیں گے یہ ذمہ داریاں۔ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لیں گے۔** اگر نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ کا وعدہ تو پورا ہو گا۔ خدا نے کہا اس زمانہ میں اسلام غالب آئے گا۔ اسلام غالب آئے گا۔ کچھ اور لوگ اٹھیں گے۔ افریقہ میں ہوں گے شاید۔ پھر خدا نہ کرے کہ ایسا ہو یورپ میں ہوں گے شاید۔ عربی زبان بولنے والے علاقوں میں ہوں گے شاید۔ جزائر میں رہنے والے ہوں گے شاید۔"

(خطبہ جمعہ 18/ جنوری 1980ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات)

......مضبوط عزم واستقامت اور غلبۂ اسلام......

جو لوگ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں اپنی ذمہ داریوں کو حسب استطاعت نباہیں گے انسان تو کیا فرشتے بھی ان پر رشک کریں گے

"ہمارا بھی یہی تاثر ہے کہ غلبۂ اسلام کی مہم میں یہ شدت اگلے چند سالوں میں اور بھی تیز ہو جائے گی اور حالات بہت بدل جائیں گے تکلیفیں تو ہیں ابتلا تو آتے رہیں گے لیکن جو لوگ اخلاص کے ساتھ اپنے مقام کو پہچانتے ہوئے اپنے مقام پر کوہ ہمالیہ سے بھی زیادہ مضبوطی کے ساتھ کھڑے رہیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے فضلوں

کو سمیٹیں گے کہ قیامت تک کی نسلیں ان پر رشک کرتی رہیں گی کیونکہ جو ترقی کا زمانہ ہے اس کی اور کیفیت ہوتی ہے مثلاً جب جنگ ہو رہی ہوتی ہے تو اس وقت اور کیفیت ہوتی ہے اور جب **ساری دنیا میں اسلام قائم ہو جائے گا اور اقوام عالم مسلمان ہو جائیں گی تو ان کو ایک خاص روحانی اور اخلاقی معیار پر اور اسلامی معیار پر قائم رکھنے کی مہم چلائی جائے گی۔** دنیا کو اسلام کی طرف کھینچ کر لانے اور محمد ﷺ کا پیار ان کے دلوں میں پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے قدموں پر اقوام کو اکٹھا کر کے امت واحدہ بنانے کی جو عظیم جدوجہد ہے وہی عظیم چیز ہے۔ دنیا کی کوئی چیز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی **جو لوگ اس میں اپنی ذمہ داری کو اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق نباہنے والے ہیں انسان تو کیا فرشتے بھی ان پر رشک کریں گے** آپ کو اور مجھے یہ زمانہ میسر آیا ہے خدا تعالیٰ جو فضل نازل کرنا چاہتا ہے ہم خود کو اور اپنی نسلوں کو ان سے کیوں محروم رکھیں۔ ہماری زندگی چند روزہ ہے اور یہ زمانہ بھی جیسا کہ ہمیں نظر آ رہا ہے کچھ وقت تو لگے گا آخری فتح پر یعنی جب ساری اقوام مسلمان ہو جائیں گی لیکن جو کامیابیاں مثلاً پچھلے بیس سال میں حاصل ہوئیں یا جو کامیابیاں پچھلے سات سال میں حاصل ہوئیں اگلے سات سال میں یا اگلے بیس سال میں اس سے کہیں زیادہ کامیابیاں مقدر ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے۔ اس لئے نہیں کہ ہم محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی اور کا جھنڈا دنیا پر لہرانا چاہتے ہیں بلکہ اس لئے کہ ہر وہ شخص جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کا جھنڈا دیا گیا تھا اس نے اس جھنڈے کو سرنگوں کر دیا اب صرف ایک جماعت ہے جس نے اس جھنڈے کو سر بلند کر رکھا ہے اور دوسروں کے ہاتھوں میں دے کر اسے ساری دنیا میں بلند کرنا چاہتی ہے۔

پس فتح محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کو ہو گی البتہ ہاتھ آپ کے ہوں گے جہاں تک ہاتھوں کا تعلق ہے کمزور ہاتھ ہیں لیکن چونکہ خدا یہ کہتا ہے کہ تمہارے ہاتھ کے پیچھے میرا ہاتھ سہارا دیئے ہوئے ہے تمہارا ہاتھ خدا کے فضل سے نیچے نہیں جھکے گا پس تم اپنے اس زمانہ کی قدر کرو اور خدا پر احسان جتانے کی کوشش نہ کیا کرو اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھ عطا فرمائے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1973ء صفحہ 155-156)

ایک احمدی کی فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہم اپنی جانیں تو دے سکتے ہیں مگر اس عقیدے سے ہٹ نہیں سکتے

"آپ سوچا کریں کہ کیوں آپ نے مہدئ معہود کو قبول کیا؟ کوئی مقصد ہونا چاہئے ساری دنیا کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں تک کی گالیاں سننے کے لئے تیار ہو گئے اور آپ نے مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ

میں ہاتھ دے دیا۔

پس ایک ہی چیز ہے کہ مہدی معہود کے ذریعہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور مہدئ معہود کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسین وعدہ ہمارے کانوں میں پڑا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے اور اس کا منصوبہ یہ ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرے ایک عام دنیوی عقل اس کو قبول نہیں کرتی عقلاً یہ انہونی بات ہے یہ کیسے ہو جائے گا۔ دنیا نے ایٹم بم بنالئے۔ یہ کرلیا وہ کرلیا۔ چاند پر کمند ڈال لی۔ دوسرے ستاروں کی طرف اس کی نگاہیں اٹھی ہوئی ہیں اور تم یہ کہتے ہو کہ خدا نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ سلفِ صالحین اور پہلے جو صلحاء اور اولیاء امت میں گزرے ہیں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ یہ زمانہ مہدی کا زمانہ ہے وہ زمانہ آ گیا۔ ہم نے مہدی کو پہچانا اور اس کو قبول کیا۔ ہم قربانی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر اس کی خشیت کے باعث۔ وہ تو ہمیں یہ کہتا ہے کہ میں نے دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے پھر بھی ہم سستی دکھائیں اور اس کو ناراض کرلیں۔ اور وہ تو یہ کہتا ہے کہ مَیں نے اس زمانہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گھر گھر گاڑ دینا ہے اور تمہارے ذریعہ سے ناچیز ذرّوں کے ذریعہ سے اپنی قدرت کے جلوے دنیا کو دکھانے کی خاطر......ایک ایسی جماعت خدا تعالیٰ نے پیدا کردی ہے کہ اسے دنیا پہچان ہی نہیں رہی کہ کس خمیر سے یہ بنی ہے اور خمیر وہی ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ **ایک احمدی کی فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ خدا نے کہا کہ میں دنیا میں اسلام کو غالب کروں گا اور ہم اپنی جانیں تو دے سکتے ہیں مگر اس عقیدہ سے ہٹ نہیں سکتے کہ خدا تعالیٰ نے یہ کہا ہے اور یہ بات پوری ہو کر رہے گی۔** یہ تو ہو کر رہے گی اور احمدی اس حقیقت کو جانتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے وہ اس کے تمام احکام کی پابندی کرنے والا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 6ر ستمبر 1974ء از الفضل یکم اکتوبر 1974ء)

...... واقفین زندگی اور غلبۂ اسلام ......

اسلام کے غلبہ کے وقت کثرت کے ساتھ مربیان اور معلمین کی ضرورت ہوگی

" کیونکہ میری توجہ کو اس طرف پھیرا گیا تھا کہ آئندہ بیس پچیس سال اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے بڑے ہی اہم اور انقلابی ہیں **اور اسلام کے غلبہ کے بڑے بڑے سامان اس زمانہ میں پیدا کئے جائیں گے اور دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہوگی یا اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہوگی۔ اس وقت اسی کثرت کے ساتھ ان میں مربی**

اور معلم چاہئیں ہوں گے۔ وہ معلم اور مربی جماعت کہاں سے لائے گی اگر آج اس کی فکر نہ کی گئی اس لئے اس کی فکر کرو اور ان مقاصد کو سامنے رکھو جو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لئے جس رنگ کی تربیت کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کے کلام پاک کی روشنی میں اسی قسم کی تربیت اپنے نوجوانوں کو دو۔ تا جب وقت آئے تو بڑی کثرت سے ان میں سے اسلام کے لئے بطور مربی اور معلم کے زندگیاں وقف کرنے والے موجود ہوں تا وہ مقصد پورا ہو جائے کہ تمام بنی نوع انسان کو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ پر جمع کر دیا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ 16؍جون 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 750)

وہ زمانہ آنے والا ہے جب دنیا ہم سے لاکھوں راہبر اور استاد مانگے گی اور کہے گی کہ ہم سیکھنے کے لئے تیار ہیں

"اصل غرض اس سفر کی کوپن ہیگن کی بیت الذکر کا افتتاح تھا اور اس افتتاح سے میں یہ فائدہ اٹھانا چاہتا تھا کہ ان اقوام کے سامنے اللہ تعالیٰ کی اس مشیت کو کھول کر اور وضاحت سے رکھ دیا جائے کہ **اسلام کے غلبہ کے سامان آسمانوں پر مقدر ہو چکے ہیں اور زمین پر ظاہر ہونے والے ہیں** اور اگر ان اقوام نے اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو نہ سمجھا تو پھر ایک ایسی ہلاکت ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے کہ جو انسانی تاریخ میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئی ......

ہر احمدی کو دنیا کا رہبر اور قائد اور استاد بننے کی اپنے اندر اہلیت پیدا کرنی پڑے گی اور پیدا کرنی چاہئے کیونکہ آج بھی دنیا کو ان سے کہیں زیادہ تعداد میں استادوں اور مبلغین کی ضرورت ہے جو آج ہمارے پاس ہیں **لیکن وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب اس ضرورت کی ہماری موجودہ اہلیت کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہ ہو گی بلکہ دنیا لاکھوں آدمی مانگے گی دنیا جماعت احمدیہ سے یہ کہے گی کہ ہم سیکھنے کے لئے تیار ہیں تم ہمیں آ کر سکھاتے** کیوں نہیں؟ کیا جواب ہو گا آپ کے پاس اگر آپ ان کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے؟"

(خطبہ جمعہ یکم ستمبر 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 842-854)

......تعمیر مساجد اور غلبۂ اسلام......

خطہ خطہ پر اشاعت اسلام کے مراکز قائم کئے جائیں گے

"دسواں مقصد بیت اللہ کی تعمیر کا یہ بیان ہوا تھا۔ اِتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ مکہ کے ذریعہ بیت اللہ کے ذریعہ اور اس میں مبعوث ہونے والے عظیم الشّان نبی کے طفیل اقوام عالم مقام

عبودیت کا عرفان حاصل کریں گی اور اس حقیقی عبادت کی بنیاد یہاں ڈالی جائے گی جو تذلّل اور فروتنی اور انکسار کے منبع سے پھوٹتی ہے اور اس طرح **قوم قوم میں محمد رسول اللہ ﷺ کے ظلّ پیدا ہوں گے اور زمین کے خطہ خطہ پر اشاعت اسلام کے لئے مراکز قائم کئے جائیں گے** جہاں عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا اقرار کیا جائے گا اور اظہار کیا جائے گا اور اس عاجزی اور تذلّل کے نتیجہ میں جو محض خدا کی خوشنودی اور رضا کے حصول کے لئے اختیار کیا جائے گا وہ اقوام آسمانی برکات حاصل کریں گی اور بخشش کی مستحق ٹھہریں گی۔"

(خطبہ جمعہ 19 رمئی 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 700)

تعمیر مساجد کے نتیجہ میں لاکھوں آدمی اسلام قبول کریں گے

مسجد کوپن ہیگن ڈنمارک کے افتتاح کے بعد دورہ یورپ سے واپسی پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقعہ پر حضورؒ نے غلبہ اسلام اور جماعتی ترقی کے بارہ میں فرمایا۔

"مسجد نصرت جہاں یورپ کے تمام ملکوں کی مدد کے لئے قائم ہوئی ہے اور اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ میں یہاں لوگوں کی روحانی مدد کے لئے موجود ہوں اور قیامت تک قائم رہوں گی انشاء اللہ۔ اس مسجد نے ان لوگوں کے دلوں کو متاثر کیا۔ ان کے دلوں میں اپنی محبت قائم کی اور ان کے دلوں کو اپنے رب کی طرف رجوع کرنے پر مجبور کیا اور ان کی روحوں میں ایک ہلکی سی روشنی کی چمک پیدا کی جس کے نتیجہ میں ہم امید رکھتے ہیں کہ **ایک دن اسلام کی پوری روشنی بھی ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے گی اور وہ اپنے رب کو پہچاننے لگیں گے** اور نبی اکرم ﷺ (جو تمام دنیا کے محسن اعظم ہیں) کے ٹھنڈے سایہ تلے جمع ہو کر اس آتشیں تباہی سے محفوظ ہو جائیں گے کہ جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے......

مسجد نصرت جہاں کی تعمیر اور اس کے افتتاح کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور **میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کی اس کوشش کو قبول کرتے ہوئے اس میں اتنی برکت ڈالے گا کہ اس کے نتیجہ میں ہزاروں نہیں لاکھوں آدمی اسلام کی طرف مائل ہوں گے اور اسلام کو قبول کریں گے۔**"

(المصابیح صفحہ 73-71)

۞ ...... آئندہ بیس پچیس سال میں غلبۂ اسلام ...... ۞

انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا سیرالیون مسلم کانگرس کی طرف سے دعوت استقبالیہ میں خطاب کا خلاصہ

"حضرت اقدس نے بڑے جلال سے بلند آواز کے ساتھ ایک اعلان کیا۔ حضور کی آواز بجلی کی طرح کڑکی اور جسم و جان میں سرایت کر گئی۔ حضور نے فرمایا۔ میں آپ سب کو پوری قوت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام کے غلبے کا عظیم دن طلوع ہو چکا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس حقیقت کو ٹال نہیں سکتی۔ احمدیت فتح مند ہو کر رہے گی **انشاء اللہ آئندہ پچیس سال کے اندر اندر اسلام کا غلبہ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔** میں بوڑھوں اور جوانوں، مردوں اور عورتوں سے پکار کر کہتا ہوں کہ اللہ کے دین کی خاطر قربانی کے لئے آگے آؤ۔ اسلام کی فتح کا دن اٹل ہے اگرچہ بادی النظر میں یہ چیز ناممکن نظر آتی ہے لیکن اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اسلام کے غلبے کا دن طلوع ہو چکا ہے۔ اس کا فضل شامل حال رہا تو یہ بظاہر ناممکن ممکن ہو کر رہے گا۔

میں نے 1967ء کے دورے کے وقت یورپ کو خبردار کیا تھا کہ اپنے خالق کی طرف لوٹ کر آؤ ورنہ مٹ جانے کے لئے تیار ہو جاؤ میری تقریر کی یورپ میں پبلسٹی بھی بہت ہوئی۔ صرف ڈنمارک کے مختلف اخباروں کے 184 تراشے موصول ہوئے۔ فرمایا فتح مکہ سے ایک سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ مسلمان فتح مکہ کر لیں گے لیکن یہ بظاہر انہونی ہو کر رہی۔ اسی طرح ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اسلام کی آخری فتح کے دن بہت قریب ہیں لیکن ساتھ ہی ایک شرط بھی ہے وہ "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا" کی شرط ہے۔ اس مقصد کی خاطر مسلمانوں کو اتحاد عمل سے کام لینا ہوگا۔"

(ماہنامہ خالد اکتوبر 1970ء دورہ مغربی افریقہ نمبر)

اسلام کا سورج پچیس سال کے اندر نصف النہار تک پہنچ جائے گا

"ایک سوال کے جواب میں فرمایا قرآن کریم میں ایسی بہت سی آیات ہیں جن میں مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر ہے۔ مثال کے طور پر قرآن کریم میں آیا ہے کہ مسیح موعودؑ مہ کامل کی طرح ظاہر ہوگا۔ چاند مہ کامل تب بنتا ہے جب وہ سورج سے حاصل کی ہوئی روشنی کو مکمل طور پر منعکس کرتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت ﷺ کی شمع ہدایت کی روشنی کو کامل طور پر منعکس کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ ایک ہزار سال کی تاریکی کے بعد اب اسلام کا دن دوبارہ طلوع ہوا ہے **انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کا سورج پچیس سال کے اندر نصف النہار تک پہنچ جائے گا دنیا کی کوئی طاقت احمدیت کو پھیلنے سے روک نہیں سکتی۔** اگرچہ یہ بات آج بظاہر ناممکن نظر آتی ہے جس طرح فتح مکہ سے دو ماہ پہلے تک یہ چیز ناممکن معلوم ہوتی تھی کہ مکہ فتح ہو جائے گا۔"

(پریس کانفرنس 13 / مئی 1970ء از ماہنامہ خالد اکتوبر 1970ء دورہ مغربی افریقہ نمبر)

1990ء سے 1995ء کے درمیان خدا تعالیٰ ایک روحانی تجلی دکھائے گا

دورہ یورپ کے دوران 3 / اگست بروز جمعہ حضورؒ نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کہ حضور علیہ السلام کی بعثت سے تین سو سال کے اندر اسلام دنیا پر غالب آ جائے گا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسلام تین صدیوں سے قبل غالب نہیں آئے گا۔ اس سے صرف یہ مراد ہے کہ **تین صدیوں کے اندر اندر اسلام اس قدر مکمل غلبہ پا جائے گا کہ باقی اقوام اور مذاہب کی حالت قابل ذکر بھی نہ رہے گی۔**"

حضور نے مزید فرمایا۔

"**1990ء سے 1995ء کے درمیان خدا تعالیٰ دنیا کو ایک ایسی روحانی تجلی دکھائے گا جس سے غلبۂ اسلام کے آثار بالکل نمایاں اور واضح ہو جائیں گے۔**"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 3 / اگست 1973ء از ماہنامہ خالد ستمبر 1973ء)

......دوسری صدی اور غلبۂ اسلام ......

آئندہ آنے والی صدیاں مہدی معہود کی صدیاں ہیں

"جہاں تک اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ اس تحریک کا تعلق ہے، پہلی صدی زیادہ تر اس کی بنیادوں کو بنانے اور مضبوط کرنے پر خرچ ہوئی ہے اور ہو گی لیکن دوسری صدی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بشارتیں دی ہیں حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے بابرکت، مقدس، ارفع اعلیٰ اور افضل وجود کے ذریعہ اور پھر صُلحائے اُمّت کے ذریعہ جو بشارتیں ملی ہیں اور اب اس زمانے میں حضرت مہدئ معہود علیہ السلام کے ذریعہ جو بشارتیں ملی ہیں اُن سے استدلال کرتے ہوئے مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ ہماری جماعت کی **"دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی**

انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہماری زندگی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں **دوسری صدی میں اسلام قریباً ساری دُنیا میں غالب آجائے گا** اور پھر جو تھوڑا بہت کام رہ جائے گا جماعت کو اسے شاید تیسری صدی میں کرنا پڑے۔

خدا تعالیٰ کے حضور سب کچھ پیش کرنے کے نتیجہ میں اسلام کے غلبہ کے سامان پیدا کرنے ہیں۔ اس لئے ہماری جو ذمہ داریاں ہیں وہ کسی وقت بھی ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہونی چاہئیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی بشارتیں پوری ہوں اور اس کی رحمتیں ہم پر نازل ہوں۔ ہم عاجز بندے ہوتے ہوئے بھی پورے وثوق اور توکّل کے ساتھ یہ امید رکھتے ہیں کہ جتنی ہماری کوشش ہے اللہ تعالیٰ کا فضل اس سے ہزار گنا لاکھ گنا بلکہ کروڑ گنا زیادہ نتائج نکال دے گا اور ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک عظیم مہم ہے جو آسمانوں سے چلائی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا نہ احمدیت کے باہر کوئی اس کا تصور کر سکتا ہے اور نہ احمدیت کے اندر خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی اس کا تصور کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم منصوبہ بنایا اور اس نے جماعت احمدیہ جیسی کمزور جماعت کو کھڑا کر کے کہا کہ میں تجھ سے یہ کام لوں گا۔ غلبۂ اسلام کا یہ منصوبہ اتنا بڑا منصوبہ ہے کہ نوع انسانی میں اتنا بڑا اور کوئی منصوبہ نہیں ہے اس لحاظ سے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نوع انسانی کے لئے جن برکات کا سامان پیدا کیا گیا تھا ان برکات کو ہر فرد بشر تک پہنچانا ہے اور کامیابی کے ساتھ ان کے دل کو جیتنا ہے یعنی یہ وہ منصوبہ ہے جس کی ابتدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک وجود سے ہوئی اور جس کی انتہا بھی آپ ہی کی قوت قدسیہ اور روحانی برکات کے ساتھ مہدی معہود کے ذریعہ مقدر ہے۔

......ہم آسمانوں کی طرف اپنی نگاہ کو اٹھاتے اور اس قادر و توانا خدا کی قدرتوں کے متصرفانہ جلوے دیکھ کر خدا پر توکل کرتے ہوئے اعلان کر دیتے ہیں کہ ایسا ہو جائے گا۔ ورنہ ہم کیا اور ہماری طاقت کیا؟ بظاہر یہ ناممکن ہے **لیکن خدا نے آج آسمانوں پر یہی فیصلہ کیا ہے کہ اس کی تقدیر سے یہ بات بظاہر ناممکن ہونے کے باوجود بھی ممکن ہو جائے گی اور دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لئے جائیں گے۔**

ایک نیا دور نئی صدی میں شروع ہونے والا ہے۔ میں نے بتایا ہے پہلی صدی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے ہے اور دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ **اب یہ صدی اور آئندہ آنے والی صدیاں مہدئ معہود کی صدیاں ہیں** کسی اور نے آکر نئے سرے سے اشاعتِ اسلام کے کام نہیں سنبھالنے یہ مہدی ہی ہے جو اسلام کی اس نشأۃ ثانیہ میں اسلام کے جرنیل کی حیثیت میں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک محبوب روحانی فرزند کی حیثیت میں دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے **جماعت احمدیہ کی پہلی صدی بھی اسلام کے**

جرنیل کی حیثیت سے مہدی معہود کی صدی ہے اور دوسری صدی بھی مہدیٔ معہود کی صدی ہے جس میں اسلام غالب آئے گا اس کے بعد تیسری صدی میں تھوڑے بہت کام رہ جائیں گے اور وہ جیسا کہ انگریزی میں ایک فوجی محاورہ ہے Mopping up operation (یعنی جو چھوٹے موٹے کام رہ گئے ہوں اُن کو کرنا) جب تیسری صدی والے آئیں گے وہ خود ہی ان کاموں کو سنبھال لیں گے......

پس اسلام تو انشاء اللہ خدا کے فضل اور اس کی رحمت سے ساری دنیا پر غالب آئے گا۔ دوسرے مذاہب اسلام کے عالمگیر غلبہ کا ابھی احساس نہیں رکھتے البتہ اپنی موت کا احساس ان کے اندر پیدا ہو گیا ہے اگر دوسرے سارے مذاہب نے مٹ جانا ہے اور اگر اسلام نے بھی غالب نہیں آنا تو پھر دنیا سے مذہب مٹ جائے گا اور اس کی جگہ دہریت آجائے گی جو لوگ اس وقت دہریہ ہیں وہ اسی زعم میں ہیں۔ اُن کا یہ خیال ہے کہ اب وہ دنیا پر غالب آجائیں گے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کی بہت بڑی مادی اور فوجی طاقت ان کے ہاتھ میں ہے اور دنیا کی مجموعی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ان کے پاس ہے اس لئے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی طاقت کی وجہ سے اور اپنی دولت کے نتیجہ میں دنیا پر غالب آجائیں گے مگر ہم جو ایک کمزور جماعت کی طرف منسوب ہونیوالے ہیں ان کی باتوں کو سنتے اور ان کی جہالت پر مسکراتے ہیں **کیونکہ ساری دُنیا کی مادی طاقتیں اور مادی دولتیں مل کر بھی اللہ تعالیٰ کی طاقت کے مقابلہ میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی کھڑی نہیں رہ سکتیں۔"**

(خطبہ جمعہ یکم فروری 1974ء از الفضل 10 ر فروری 1974ء)

دوسری صدی غلبۂ اسلام کے آثار کی صدی ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے الفاظ میرے ہیں مفہوم یہ ہے کہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اسلام کے غلبہ کے دن آ گئے ہیں لیکن آپ نے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ابھی تین صدیاں نہیں گزریں گی کہ مہدی اپنے مشن میں کامیاب ہو چکا ہوگا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ میں تو ایک عاجز انسان ہوں لیکن جو میں نے سوچا اور غور کیا وہ یہ ہے کہ میرے نزدیک پہلی صدی تیاری کی صدی ہے اور **دوسری صدی غلبۂ آثار کی ہے اس دوسری صدی میں غلبۂ اسلام کے لئے ایسے آثار اور انقلابات پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے کہ نظر آنے لگ جائے گا کہ آخری فتح محمد ﷺ کے دین کی ہے اور اس کا زمانہ آگیا ہے۔"**

(رپورٹ مجلس مشاورت 1975ء صفحہ 14)

ایک صدی کے اندر اندر بنی نوع انسان مسجد کے پیغام کے قائل ہو جائیں گے

ایک صحافی کے اس سوال کے جواب میں کہ آیا مسجد صرف عبادت کے لئے ہوتی ہے یا اس کی اسلام میں کوئی اور اہمیت بھی ہے۔ حضور نے فرمایا۔

"مسجد یقیناً عبادت کے لئے ہی تعمیر کی جاتی ہے لیکن اس کی اہمیت عمارت میں نہیں بلکہ اس پیغام میں ہوتی ہے جس کی یہ حامل ہوتی ہے اور وہ پیغام یہ ہے کہ ہر شخص برابر ہے۔ سب کو ہی امن، باہمی محبت واخوت اور بے لوث خدمت کے اوصاف سے متصف ہونا چاہئے۔ مسجد دراصل زیست کے اسلامی انداز کے حق میں نقطۂ مرکزی کی حیثیت رکھتی ہے اور ہمیں یہ **یقین ہے کہ مسجد جس پیغام کی آئینہ دار ہوتی ہے وہ ایک دن بنی نوع انسان کے دل جیت لے گا اور ایک صدی کے اندر اندر بنی نوع انسان مسجد کے پیغام کے قائل ہو جائیں گے۔**"

(سویڈن میں پریس کانفرنس 20/اگست 1976ء از ماہنامہ خالد دسمبر 1977ء)

قوموں کی زندگی میں ایک صدی زیادہ لمبا عرصہ نہیں اسلام کا غالب آنا حتمی اور یقینی ہے

گوٹن برگ میں مسجد ناصر کے افتتاح کے موقعہ پر نامہ نگار کے یہ کہنے پر کہ ابھی انسانیت کو اپنے مسائل کے حل کے لئے ایک صدی اور انتظار کرنا ہوگا حضور نے فرمایا۔

"جماعت احمدیہ نے کچھ عرصہ سے سکنڈے نیوین ممالک میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا ہے۔ اس جماعت کی بنیاد آج سے 86 سال پہلے رکھی گئی تھی اور خدا کی طرف سے اسے یہ بشارت دی گئی تھی کہ اسلام کے دنیا میں غالب آنے سے اس کے تمام دکھ اور مصائب دور ہوں گے یہ جماعت اس دن سے ہی جب کہ اس کی بنیاد رکھی گئی اسلام کے دنیا میں غالب آنے کا انتظار کر رہی ہے اور مصروف عمل رہتے ہوئے اس دن تک انتظار کرتی چلی جائے گی جب تک کہ خدائی وعدوں کے بموجب غلبہ اسلام کا دن طلوع نہ ہو جائے۔ ہم مستقبل کے بارہ میں کچھ نہیں جانتے لیکن خدا تعالیٰ جو علاّم الغیوب ہے جانتا ہے کہ وہ دن کب طلوع ہوگا البتہ وہ اپنے بندوں کو بالکل اندھیرے میں نہیں رکھتا ہے بلکہ انہیں مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات سے ایک حد تک مطلع کرتا رہتا ہے اس نے جن واقعات سے ہمیں اطلاع دی تھی وہ بتدریج منصۂ شہود پر آتے چلے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر اس نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ روس میں انقلاب برپا ہونے کی اطلاع دی تھی۔ آپ سب جانتے ہیں وہ انقلاب برپا ہو کر رہا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اسلام پورے کرّۂ ارض پر غالب آ کر رہے

گا۔ قوموں کی زندگی میں ایک صدی کا عرصہ زیادہ لمبا عرصہ نہیں ہوتا۔ اسلام کا غالب آنا حتمی اور یقینی ہے کیونکہ خدائے قادر و عزیز نے خود اس امر سے ہمیں آگاہ کیا ہے اور ایسا کرنے پر وہ قادر ہے۔"

(ڈنمارک میں احباب جماعت سے خطاب 30 ؍اگست 1976ء از الفضل 2 نومبر 1976ء)

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے

"میں نے پچھلے خطبہ میں کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد چوتھی نسل کی پیدائش شروع ہو چکی ہے اور اس کو سنبھالنا خاص طور پر ضروری ہے۔ خاص طور پر اس لئے کہ چوتھی نسل کے جو بچے پیدا ہو رہے ہیں جب وہ جوان ہوں گے یا جب ان میں سے بہت سے جوان ہوں گے (کیونکہ ہر نسل کے بچے آگے پیچھے پیدا ہوتے ہیں) تو اس وقت جماعت احمدیہ خدا کی راہ میں اپنی جدوجہد میں اور غلبۂ اسلام کے لئے اپنی کوششوں میں ایک ایسے زمانہ میں داخل ہو چکی ہوگی جس کو ہمارے نزدیک غلبۂ اسلام کا زمانہ کہا جانا چاہئے' جیسا کہ میں نے اعلان کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی زندگی کی **دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔** اور ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں جو کہ غلبۂ اسلام کا زمانہ ہے جماعت پر نئی ذمہ واریاں پڑنے والی ہیں اور پہلے سے بھاری ذمہ واریاں پڑنے والی ہیں اور پہلے سے زیادہ وسیع ذمہ واریاں پڑنے والی ہیں۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے جب غلبۂ اسلام شروع ہو جائے گا اور ہم امید رکھتے ہیں اور ہم دعائیں کرتے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ جماعت کی زندگی کی دوسری صدی کے اندر (جس کے شروع ہونے میں اب دس۔ گیارہ سال رہ گئے ہیں) اسلام دنیا کے اکثر حصوں میں غالب آ جائے گا غالب آنے کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام کی حکومتیں قائم ہو جائیں گی بلکہ **غالب آنے کے یہ معنی ہیں کہ اسلام بنی نوع انسان کے دلوں کو موہ لے گا اور بنی نوع انسان کی اکثریت اسی طرح خدا اور محمد ﷺ سے پیار کرنے لگے گی** جس طرح کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ آج احمدیوں کی بڑی بھاری اکثریت خدا اور محمد ﷺ سے پیار کرنے والی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 24 ؍مارچ 1978ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات)

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی میں اسلام اپنے عروج کو پہنچ جائے گا

" قرآن کریم کی اشاعت اور اسلام کی عالمگیر دعوت و تبلیغ کا ایک جامع منصوبہ زیر تکمیل ہے یہ وہ اہم منصوبہ ہے جس کے ذریعے ہم نے دنیا کو اس جہالت سے نکالنا ہے جس میں وہ روحانی طور پر پھنسی ہوئی ہے اور

اس گند سے بچانا ہے جس میں وہ اخلاقی طور پر گری ہوئی ہے۔ ہم نے اس ہمہ گیر منصوبہ کے ذریعہ دنیا کو خالق و مالک خدا کے قدموں میں لا جمع کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ ہم اس یقین کامل پر قائم ہیں کہ گو یہ باتیں اس وقت دنیا کو اَنہونی معلوم ہوتی ہیں لیکن چونکہ یہ خدائی وعدے ہیں اس لئے اپنے اپنے وقت پر انشاء اللہ پورے ہو کر رہیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایمان کے تقاضے پورے کریں اور اپنی سی کوشش کر دکھائیں۔ فتح کا دارومدار اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ہے۔ **خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ذریعہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا۔** لیکن غلبہ اسلام کی اس عظیم الشّان کامیابی کے لئے ہمیں اپنے اندر وہی یقین اور قربانی کی روح پیدا کرنی چاہئے جو صحابہ نبی اکرم ﷺ کا طرۂ امتیاز تھا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خوشخبری دی ہے کہ ابھی تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے گا۔ **جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی جو عنقریب شروع ہونے والی ہے ...... یہ درحقیقت غلبۂ اسلام کی صدی ہے** جس میں اسلام اپنے عروج کو پہنچ جائے گا لیکن اس کے لئے ہمیں نسلاً بعد نسلٍ قربانیاں دینی پڑیں گی۔"

(خطبہ جمعہ 14/ جولائی 1978ء از الفضل یکم اگست 1978ء)

دوسری صدی میں مسلم کیا غیر مسلم بھی جماعت کی خدمات کے معترف ہوں گے

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا کہ جس مقصد کے لئے آپ کو کھڑا کیا گیا ہے جب تک اس میں کامیابی نہیں ہو جاتی اور نوع انسانی کی بڑی بھاری اکثریت خدا تعالیٰ کے جھنڈے تلے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں جمع نہیں ہو جاتی اس وقت تک یہ نشان اپنے جلوے ظاہر کرتا چلا جائے گا۔

جیسا کہ میں نے کئی بار پہلے بھی بتایا ہے میرے اندازے کے **مطابق جماعت احمدیہ کی جو دوسری صدی ہے وہ غلبہ اسلام کی صدی ہے اس میں ساری دنیا میں اسلام غالب آئے گا اور کیا مسلم اور کیا غیر مسلم جماعت احمدیہ کی ان خدمات کے قائل ہو چکے ہوں گے** کہ واقعی یہی جماعت احمدیہ اسلام کی خدمت کے لئے قائم کی گئی تھی اور اس نے دنیا کے دل جیت کر محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں لا ڈالے ہیں۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26/ دسمبر 1978ء از الفضل 22/ فروری 1979ء)

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی غلبۂ دین خاتم الانبیاءؐ کی صدی ہوگی

"الٰہی بشارتوں کے پیش نظر ہمارا ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی غلبۂ دین

خاتم الانبیاءؐ کی صدی ہوگی۔ اس لئے جماعت کا فرض ہے کہ اس صدی کا شایان شان استقبال کیا جائے۔"

(صد سالہ جوبلی فنڈ کے ساتویں مرحلہ پر احباب جماعت کے نام خصوصی پیغام 3 / مئی 1980ء از الفضل 5 / مئی 1980ء)

پندرہویں صدی تمام اقوام کے ایک ہوجانے کی صدی ہے وہ تمام اقوام جو اسلام سے باہر ہیں محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہوجائیں گی

" پچھلے دنوں میں نے بتایا تھا کہ زمانہ آ گیا ہے کہ نوع انسانی کے سب افراد ایک قوم کی طرح ہوجائیں گے اور سارے کے سارے محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہوجائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"سعادت مند لوگ ایک ہی مذہب پر اکٹھے ہوجائیں گے اور تفرقہ دور ہوجائے گا اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائیں گی۔" (چشمۂ معرفت صفحہ 76)

مختلف قوموں کے ایک قوم بن جانے کی تعلیم قرآن کریم نے دی ہے.......... پھر جیسا کہ بتایا گیا تھا آخری زمانہ میں جو مسیح اور مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہے، وہ مسیح اور مہدی جس کی اپنی کوئی ذاتی حیثیت نہیں بلکہ محمد ﷺ کا جو غلام بھی ہے، کامل مطیع بھی ہے، آپؐ سے کامل طور پر پیار کرنے والا بھی ہے اور محمد ﷺ کی اتنی دعائیں لینے والا ہے کہ امت محمدؐیہ کے کسی اور فرد نے محمد ﷺ سے وہ دعائیں نہیں لیں اور محمد ﷺ کا جرنیل بھی ہے، جرنیل ہے خود شہنشاہ نہیں، ایک جرنیل ہے اپنے آقاؐ کا اس زمانہ کے لئے اور یہ خبر دی گئی تھی کہ اس زمانہ میں ساری قومیں ایک ہوجائیں گی۔ اس واسطے میں نے اعلان کیا کہ **میرے نزدیک (جو میں دیکھ رہا ہوں) پندرہویں صدی تمام اقوام کے ایک ہوجانے کی صدی ہے اور تمام اقوام کے ایک ہوجانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ تمام اقوام جو اسلام سے باہر ہیں محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہوجائیں گی جو مہدی کے ہاتھ میں ہے اور تمام وہ قومیں جو اسلام کے اندر ہیں تمام تفرقے مٹا کر اور عداوتوں کو چھوڑ کر پیار اور عاجزی کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اس جھنڈے تلے جمع ہوجائیں گی۔ نوع انسانی ایک قوم بن جائے گی۔ یہ ہوگا یہ ہوکر رہے گا۔** بہت سے لوگ اسے آج ناممکن سمجھیں گے مگر دیکھنے والے دیکھیں گے اور مشاہدہ کرنے والے مشاہدہ کریں گے کہ خدا نے جو بشارتیں دی ہیں وہ اپنے وقت پر ضرور پوری ہوں گی۔"

(خطبہ جمعہ 14 / نومبر 1980ء از الفضل 27 / ستمبر 1982ء)

وہ عظیم انقلاب جو حضرت محمد مصطفٰے ﷺ اور اسلام کے حق میں ہے پندرہویں صدی میں ظہور پذیر ہونے والا ہے

"یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ لوگ چودہویں صدی.......... پر ایک نمائش منعقد کر رہے ہیں۔ میں آپ کی نمائش کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ **وہ عظیم انقلاب جو حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے حق میں رونما ہوا وہ دراصل اسلام کے غلبہ اور آخری انقلاب کی بنیاد ہے جو پندرہویں صدی میں ظہور پذیر ہونے والا ہے۔** حضرت اقدس مسیح موعود علیہ اسلام جو مصلح کی حیثیت سے مبعوث ہوئے ہیں اور آپ کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں امن وخوشحالی کا دور دورہ ہو۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرماوے اور آپ کی مساعی کو کامیابی سے نوازے۔ آمین

(جماعت احمدیہ ماریشس کے زیر اہتمام ایک عظیم نمائش کے موقعہ پر حضور رحمہ اللہ کا پیغام منعقدہ 23 تا 28 ر فروری 1981ء از الفضل 26 ر اپریل 1981ء)

ہم پندرہویں صدی ہجری میں قدم رکھ چکے ہیں یہ صدی انشاء اللہ غلبۂ حق کی صدی ہوگی

"ہمیں یہ امر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ اب ہم پندرہویں صدی ہجری میں قدم رکھ چکے ہیں۔ یہ صدی انشاء اللہ غلبۂ حق کی صدی ہوگی یہ صدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دی ہوئی بشارت کو پورا کرنے والی صدی ہوگی کہ

"یقیناً سمجھو کہ......اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے......عنقریب اس لڑائی میں دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا......میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہوں گے"

(آئینہ کمالات اسلام)

لیکن ہر بشارت اپنے ساتھ نئی ذمہ داریاں بھی لاتی ہے اور نئی قربانیوں کا تقاضا بھی کرتی ہے۔ پس میرا پیغام آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتے ہوئے اور کثرت سے دعائیں کرتے ہوئے نئے عزم کے ساتھ اس صدی کے آغاز میں اسلام کے لئے اپنی قربانیوں میں اضافہ کردیں۔ اور اپنی اولادوں میں بھی یہی جذبہ پیدا کریں اور آپ سب اس یقین پر قائم رہیں کہ ہمارا قادر وتوانا خدا بڑی قدرتوں کا مالک ہے وہ ہماری

حقیر مساعی کو اپنی برکتوں سے نوازتے ہوئے ضرور اسلام کو غلبہ عطا فرمائے گا۔"

(جماعت ہائے احمدیہ جزائر فجی کے گیارھویں جلسہ سالانہ پر پیغام منعقدہ 27-26 دسمبر 1980ء از الفضل 29/مارچ 1981ء)

یہ صدی اسلامی فتوحات کی صدی ہے

"مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنی نئی تعمیر شدہ مسجد کی عظیم الشان عمارت میں جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یہ نئی تعمیر شدہ مسجد اور یہ جلسہ آپ سب کے لئے اور اسلام کے لئے مبارک ہو۔ یہ مقام اسلام کی اشاعت کا مرکز بنے۔ اور یہ جلسہ اسلام اور احمدیت کی تازگی کا موجب بنے۔ آمین ہمیں یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ ہم پندرہویں صدی ہجری میں داخل ہو چکے ہیں اور **یہ صدی اسلامی فتوحات کی صدی ہے۔** یہ صدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قائم اور مستحکم کرنے والی ہے"

(پیغام برموقع 12واں جلسہ سالانہ فجی 26/دسمبر 1981ء از الفضل 29 جون 1982ء)

اگلی صدی میں یہ جماعت پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گی

سوئٹزرلینڈ کے ایک صحافی کو جو علیحدہ ملاقات کے متمنی تھے ایک گھنٹہ تک پریس انٹرویو دیا اور ان کے متعدد سوالوں کے جوابات دے کر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اسلام کی عالمگیر اشاعت اور اس کی روزافزوں ترقی پر روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ آئندہ ایک سو سال کے اندر اندر اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے گا۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کا فرقہ 90 سال پرانا اور اسلام کا 73 واں فرقہ ہے کیا یہ 73 ویں فرقہ کی حیثیت سے ہی برقرار رہے گا۔ فرمایا

"جماعت احمدیہ ایک عالمی تحریک ہے جو روز بروز ترقی کے منازل طے کر رہی ہے ہر سورج جو طلوع ہوتا ہے وہ ہمیں پہلے سے بہت زیادہ مستحکم اور ترقی یافتہ پاتا ہے۔ ہم ہر روز آگے ہی بڑھ رہے ہیں اور بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ جس شخص نے اس جماعت کی بنیاد رکھی تھی وہ ابتداء میں اکیلا تھا۔ اس وقت جبکہ وہ اکیلا تھا اور کوئی اس کے ساتھ نہ تھا اس نے دنیا میں یہ اعلان کیا کہ میرے خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا دے گا اور اسے مذاہب کل پر غلبہ بخشے گا۔ گزشتہ 90 سال میں وہ ایک شخص ایک کروڑ میں بدل چکا

ہے۔ اگر اگلی صدی میں ان ایک کروڑ انسانوں میں سے ہر شخص ایک کروڑ ہو جائے تو یہ تعداد دنیا کی موجودہ آبادی سے بھی کہیں تجاوز کر جائے گی۔ بہر حال ترقی کی اس رفتار سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ **اگلی ایک صدی میں یہ جماعت پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گی۔**"

(سوئٹزرلینڈ زیورک میں پریس کانفرنس 16/ جولائی 1980ء از الفضل 13/ اکتوبر 1980ء)

اگلے نوّے سال میں احمدی دنیا میں پھیل جائیں گے

دورۂ یورپ کے دوران لندن میں پریس کانفرنس کے بعد صحافیوں کے اس سوال کے جواب میں کہ یورپ کب اسلام قبول کرے گا؟ فرمایا۔

"تم لوگ مہلک ہتھیار ہی جمع نہیں کر رہے بلکہ مسائل کے انبار بھی لگا رہے ہو۔ تمہارے مسائل بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں اور تمہیں ان کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا۔ ایک وقت آئے گا کہ تم مسائل کے حل کی تلاش میں اندھیرے میں ٹکریں مار رہے ہوگے اور ہر طرف راستہ مسدود پاؤ گے۔ وہ وقت اسلام کا وقت ہوگا اور میرے لئے موقع ہوگا کہ میں اسلام کی روشنی تمہارے سامنے پیش کروں۔ اس وقت تم خود بخود اسلام کی طرف کھنچے چلے آ ؤ گے۔ میں اس وقت کا منتظر ہوں اور وہ وقت ضرور آئے گا۔

اس پر ایک صحافی نے سوال کیا کہ آپ کا فرقہ جس اسلام کی تبلیغ میں کوشاں ہے کیا وہ ایک دن غالب آ جائے گا اور اس طرح آپ کی جماعت دنیا پر چھا جائے گی؟

اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا۔ آج سے 92 سال قبل جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسلام کے دنیا میں غالب آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس وقت آپ اکیلے تھے۔ اب وہ اکیلا آدمی ایک کروڑ بن چکا ہے۔ اگر اگلے نوے سال میں ہر احمدی ایک کروڑ بن جائے تو یہ تعداد دنیا کی آبادی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ میں اس تعداد کی بات نہیں کرتا جو دنیا کی آبادی سے بھی آگے نکل جاتی ہے۔ میں صرف دنیا کی آبادی کی بات کرتا ہوں اور یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دنیا کی آبادی کا مسلمان ہو جانا ناممکن نہیں ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ **احمدی ساری دنیا میں پھیل جائیں گے۔**"

(رپورٹ دورہ یورپ 10 تا 15/ اگست 1980ء از الفضل 18/ جنوری 1981ء)

ایک سو سال کے اندر اندر اسلام پورے کرّہ ارض پر غالب آ جائے گا

حضور کی 25/اگست 1973ء کو زیورک میں منعقدہ پریس کانفرنس کی خبر کویت کے بااثر اخبار "کویت ٹائمز" نے پہلے صفحہ پر بہت نمایاں طور پر یوں شائع کی۔

"زیورک (سوئٹزرلینڈ) 26/اگست۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ بشارت دی ہے کہ اسلام پر مبنی ایک نیا عالمگیر انقلاب ایک صدی کے اندر اندر اپنے کمال کو پہنچ جائے گا۔

ایک کروڑ افراد پر مشتمل اسلامی فرقہ الموسوم بہ "جماعت احمدیہ" کے امام حضرت مرزا ناصر احمد نے فرمایا یہ اسلامی انقلاب پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔ اس کا مقصد انسان کی ان ضرورتوں کو پورا کرنا ہے جن کا اس کی خداداد صلاحیتوں کے نشو ونما اور ارتقاء کے لئے پایہ تکمیل تک پہنچنا ازبس ضروری ہے۔ آپ پاکستان کے رہنے والے ہیں۔

آپ نے ہفتہ (25/اگست) کی رات کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس زمانہ میں سرمایہ دارانہ انقلاب نیز روس اور چین کے کمیونسٹ انقلابات کے بعد رُونما ہونے والا یہ اسلامی انقلاب ترتیب کے لحاظ سے چوتھا عالمگیر انقلاب ہوگا۔ آپ نے فرمایا یہ اسلامی انقلاب جس کے برپا کرنے کا خدا تعالیٰ نے خود فیصلہ فرمایا ہے ایک آسمانی پیشگوئی کے بموجب سو سال کے اندر اندر اپنے کمال اور نقطۂ عروج کو پہنچ جائے گا۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں افریقہ میں پورے زور وشور سے جاری ہیں مزید برآں بہت سے یورپی ممالک میں بھی اس جماعت نے چھوٹے چھوٹے تبلیغی مشن قائم کر رکھے ہیں۔ حضرت مرزا ناصر احمد نے بتایا کہ جماعت احمدیہ اگلے موسم سرما میں مغربی افریقہ میں اپنا ریڈیو اسٹیشن قائم کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔

(کویت ٹائمز 27/اگست 1973ء از الفضل 6/اکتوبر 1973ء)

احمدیت زمین کے کناروں تک

...... مشرق ومغرب میں غلبۂ اسلام ......

مشرق ومغرب کے تمام ممالک پر تمہارا قبضہ ہوگا

"سورۃ بقرہ کی اس آیت (178) میں بہت سے وسیع مضامین بیان کئے گئے ہیں......

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اَلْبِـرَّ کا لفظ دو دفعہ مختلف معانی میں استعمال کیا ہے۔ البِـرَّ کے ایک معنیٰ ہیں **الطَّاعَةُ۔ الصلاح الصِّدْقِ (المنجد: باب الباء)**

اس لحاظ سے اَلْبِـرُّ کے معنی یہاں یہ ہوں گے ہر قسم کے فساد سے پاک ہونا اور ہر قسم کے حقوق اور واجبات پوری اطاعت کے ساتھ ادا کریں۔ پس فرمایا حقیقی نیکی یہ نہیں کہ تم نمازوں کی ادائیگی کے وقت مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرو۔ یا ان بشارات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں قرآن مجید میں دی ہیں کہ **مشرق ومغرب کے تمام ممالک پر تمہارا قبضہ ہوگا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں گے** اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرۃ: 116) کہ جس طرف تم رُخ کرو گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اور اس کے ملائکہ کی فوج کو اپنی امداد کے لئے پاؤ گے۔"

(خطبہ جمعہ 10/ جون 1966ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 270-271)

یہ زمانہ مشرق ومغرب میں اسلام کو غالب کرنے کا زمانہ ہے

"احباب جانتے ہیں کہ اس وقت جماعت احمدیہ جسے روحانی جنگ کے لئے قائم کیا گیا تھا ایک انتہائی نازک دور میں داخل ہو چکی ہے۔

...... جماعت کے خلاف گزشتہ سال بین الاقوامی طور پر کوششیں اور منصوبے تیار ہوئے اور یہ زمینی مخالفت جب بین الاقوامی سطح پر نمودار ہوئی تو وہ اپنی انتہاء کو پہنچ گئی۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اپنی زندگی کے نہایت نازک دور میں داخل ہو گئی ہے ہماری اس جدوجہد جو محض اسلام کے غلبہ کے لئے ہے اس میں ہمارا کوئی

ذاتی فائدہ نہیں ہے اور نہ کوئی جماعتی فائدہ ہے۔ غلبہ اسلام کے لئے جو علامات اور قرائن پیشگوئیوں سے ہمیں معلوم ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ تین سو سال کے اندر اندر غلبہ اسلام کی انتہائی کامیابیوں کے زمانہ میں جماعت داخل ہو جائے گی۔ ہم کیا ہیں، بس لاشیءِ محض ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

ع وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ہم تو کوئی چیز نہیں ہیں۔ اصل اسلام ہے اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

احباب جماعت کو یاد ہوگا میں نے پچھلے جلسہ سالانہ پر کہا تھا کہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے اس کے استقبال کی تیاری کے لئے احباب قربانیاں دیں۔ کیونکہ یہ زمانہ ساری دنیا میں **یعنی یورپ میں بھی، شمالی اور جنوبی امریکہ میں بھی، جزائر میں بھی، ایشیاء میں بھی، شرق اوسط ہو یا مشرق بعید ہو سب میں اسلام کو غالب کرنے کا زمانہ ہے۔**

......لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ ہم خدا کے مالک اور صاحب اقتدار ہونے کے جلوے اپنی زندگیوں میں دیکھتے ہیں ہمیں دنیوی اقتدار سے کیا واسطہ۔ ہمیں تو اس قادر مطلق خدا نے یہ فرمایا ہے کہ میں اس زمانہ میں مہدی معہود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کروں گا اور یہ کام ان پیشگوئیوں کے مطابق ہوگا جو صدیوں پہلے سے دی گئی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے لے کر صلحائے امّت نے ہر صدی میں مہدی معہود علیہ السلام کے آنے کی خبر دی ہے۔ پس ان پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت خود کو خدا تعالیٰ کی ذات میں فنا کر کے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

...... یہ اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ غلبہ احمدیت کی نہیں بلکہ غلبہ اسلام کی صدی ہے کیونکہ بانیٔ احمدیت نے فرمایا ہے۔

ع وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

احمدیت تو کسی مذہب کا نام نہیں اور یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اصل چیز اسلام ہی ہے حقیقت میں دین محمدؐی ہی ہے۔"

(خطبہ نکاح 22؍دسمبر 1974ء از الفضل 9؍اپریل 1975ء)

تمام اقوام عالم محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی

"غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم یہ دو باتیں کر لو گے یعنی ایک طرف صبر اور تدبیر کو انتہاء تک پہنچا دو گے اور پھر صرف مجھ پر بھروسہ کرو گے اور اپنے نفس کو کلیۃً میری راہ میں فنا کر کے کامل توحید پر قائم ہو جاؤ گے تو یہ یاد رکھو کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ میں تمہاری مدد کے لئے آسمان سے اُتروں گا اور جب میں آسمان سے اپنی تمام صفات حسنہ کے ساتھ اپنی عظمت اور کبریائی کے ساتھ اور اپنے حسن اور جلال کے تمام جلووں کے ساتھ تمہاری مدد کے لئے نازل ہوں گا **تو اس وقت نہ روس کی طاقت تمہارا مقابلہ کر سکے گی اور نہ ہی تمہارے سامنے چین کی کوئی حیثیت رہے گی۔ امریکہ اور انگلستان کا غرور بھی توڑ دیا جائے گا اور یہ وعدہ پورا ہو گا کہ اسلام دنیا میں غالب آئے گا اور تمام اقوامِ عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی۔**"

(خطبہ جمعہ 25/مارچ 1966ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 194)

دنیا کی ہر جگہ، ہر ملک، ہر شہر اور ہر قریہ خدائے واحد یگانہ کی تسبیح و تحمید کر رہا ہوگا

"ہوگا وہی جو خدا نے چاہا ہے اور اس کا فیصلہ ہے لیکن ہر چیز کا اس نے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ اندازہ مقرر کیا تھا کہ آپؐ کی شان اور عظمت کو دنیا میں ظاہر کرنے کے لئے آپؐ کی زندگی میں ہی دنیوی لحاظ سے ایک فتح عظیم آپؐ کو عطا کر دی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ اندازہ مقرر کیا کہ **تین صدیاں نہیں گذریں گی کہ اسلام دنیا میں غالب آ جائے گا** ممکن ہے کہ وہ پہلی صدی کے بعد غالب آ جائے ممکن ہے دوسری صدی کے بعد وہ غالب آئے اس نے آخری حد تک مقرر کر دی ہے باقی حصہ ایمان بالغیب کے لئے چھوڑ دیا ہے اور بتایا ہے کہ **اس عرصہ میں اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا اور جو لوگ اسلام سے منہ موڑیں گے ان کی کوئی دنیوی حیثیت باقی نہیں رہے گی ان کی اتنی حیثیت بھی نہیں رہے گی جو آج کے معاشرہ میں چوہڑوں اور چماروں کی ہے اسلام ہی غالب ہوگا اور اسلام ہی معزز ہوگا اور دنیا کی ہر جگہ ہر ملک، ہر شہر اور ہر قریہ خدائے واحد یگانہ کی تسبیح اور تحمید کر رہا ہوگا اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیج رہا** ہوگا مقصد وہی پورا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے فیصلہ وہی جاری ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لیکن اس نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر دیا ہے اور وہ اس اندازے کے مطابق ہی ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ 8/نومبر 1969ء از خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 390-391)

مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا انسان خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا

"دنیا کی یہ عارضی ترقیات تو کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ انسان نے پہلی دفعہ تو یہ ترقی نہیں کی' اصطلاحاً بڑے بڑے فراعنہ دنیا میں پیدا ہوئے اور ان میں ایک وہ بھی تھا جس کا نام بھی فرعون تھا جس کی قوم بڑی شاندار اور مہذب کہلاتی تھی۔ دنیا میں اس نے بڑا رعب قائم کیا مگر کہاں گئے وہ لوگ؟ اور کہاں گئیں سرمایہ دارانہ حکومتیں؟ ایک وقت میں سرمایہ دار دنیا پر چھائے ہوئے تھے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ انسان کے اوپر سوائے سرمایہ داری کے اور کوئی چیز حکومت نہیں کرسکتی۔ وہ پیچھے چلے گئے دوسرے نمبر پر کمیونزم آ گیا۔ یہ بھی پیچھے چلا جائے گا۔ صدیوں کی بات نہیں۔ دوست میری بات یاد رکھیں' یہ صدیوں کی بات نہیں درجنوں سالوں کی بات ہے کہ اشتراکی نظام بھی پیچھے چلا جائے گا اور پھر دوسری طاقتیں آگے آ جائیں گی اور ایک وقت میں وہ بھی پیچھے چلی جائیں گی **پھر خدا اور اس کا نام لینے والی جماعت' حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف منسوب ہونے والی جماعت' قرآن کریم کے احکام کا سکہ دنیا میں قائم کرنے والی جماعت اور اسلام کا جھنڈا دنیا کے گھر گھر میں گاڑنے والی جماعت آگے آئے گی اور پھر اس دنیا میں اُخروی جنت سے ملتی جلتی ایک جنت پیدا ہوگی اور ہر انسان کی خوشی کے سامان پیدا کئے جائیں گے اور تلخیاں دور کر دی جائیں گی اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا انسان اپنی زندگی کی شاہراہ پر خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے** قرب اور اس کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے گا اور اس طرح وہ اپنی زندگی کے آخر میں اپنی منزل' اپنے مقدر یعنی خاتمہ بالخیر تک پہنچ جائے گا۔ یہ عمل نسلاً بعد نسلٍ رونما ہوگا اور پھر قیامت آ جائے گی۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26؍دسمبر 1974ء از جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ 94-93)

......عرب میں غلبۂ اسلام......

ہمیشہ رہنے والی صداقت ہے وہ یہ ہے کہ مکہ و مدینہ پر اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور وہ مسیح موعودؑ کی شناخت کریں گے اور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنی ہر چیز قربان کر دیں گے

"حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اور بشارت دی گئی تھی اور وہ یہ تھی کہ آپ کی بعثت کا جو آخری

مقصد ہے یعنی تمام اقوام عالم کو امت واحدہ بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کیا جانا اور ہر قوم اور ہر ملک کے لئے ایسے حالات پیدا کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار سے اسی طرح حصہ لے رہا ہو جس طرح کوئی اور ملک یا کوئی اور قوم حصہ لے رہی ہے۔ یہ کام اب جماعت احمدیہ کے سپرد ہوا ہے جو مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہے۔ یہ کام اتنا عظیم ہے اور یہ بوجھ اتنا بھاری ہے کہ صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ کے کسی اور گروہ پر اس قدر عظیم اور اس قدر وزنی اور اس قدر اہم ذمہ داری نہیں پڑی۔ مگر اس عظیم ذمہ داری کے ساتھ بہت بڑی بشارتیں بھی دی گئی ہیں جنہیں سُن کر آج ہمارے وہ احمدی دوست بھی جنہوں نے تھوڑی بہت تربیت حاصل کر لی ہے اُن کے دماغ بھی شاید انہیں قبول نہ کریں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا گیا تھا کہ کسریٰ اور قیصر مغلوب ہوں گے۔ آپؐ کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کشف میں رشیا (Russia) (جو اس وقت دُنیا کی طاقتور حکومتوں اور ملکوں میں سے ایک ہے اس) میں ریت کے ذرّوں کی طرح احمدی دکھائے گئے ہیں اسی طرح مغربی اقوام (جو بہت طاقتور حکومتیں ہیں) جو کسی زمانہ میں سفید فام قومیں کہلاتی تھیں ان کے کثرت کے ساتھ اسلام میں داخل ہونے کی بشارت دی گئی ہے......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک اور کشف بھی دکھایا گیا کہ **مکّہ میں احمدی ہی احمدی پھر رہے ہیں** اس لئے اگر آج مکہ سے ہمارے خلاف کفر کا فتویٰ جاری ہو جائے تو اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ ایک عارضی حالت ہے لیکن **جو ہمیشہ رہنے والی صداقت ہے وہ یہ ہے کہ مکّہ و مدینہ پر اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور وہ مہدی اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کریں گے اور اس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنی ہر چیز کو قربان کر دیں گے اور دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی مہم میں اسلام کے سب فرقے ایک ہو جائیں گے۔**"

(خطبہ جمعہ 17 / مئی 1974ء از الفضل 29 / مئی 1974ء)

......اشتراکیت کا زوال اور روس میں غلبۂ اسلام......

ہمارا خدا کہتا ہے کہ رشیا میں احمدی ریت کے ذروں کی طرح دیکھے جائیں گے

"......ہمارا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روس میں ریت کے ذروں کی طرح احمدی دکھائے۔ وہ رشیا جو مذہب کا دشمن ہے اور جس کی اتنی طاقت ہے کہ کوئی حد ہی نہیں۔ وہ

رشیا جو اس وقت اپنے کلائمیکس (Climax) کو پار کر کے اب اپنے تنزّل کی طرف جاتا ہوا ہمیں نظر آ رہا ہے۔ اس وقت تو وہ ترقی کی طرف تھا جس وقت یہ کہا گیا تھا کہ رشیا میں اپنی جماعت کو ریت کے ذرّوں کی طرح دیکھتا ہوں۔ اس وقت تو اس کا ہر قدم دنیوی لحاظ سے ترقی کی طرف تھا۔ انہوں نے ستاروں پر کمندیں ڈالیں۔ لیکن اب انہی کا ایک بھائی کھڑا ہو گیا ہے یعنی سوشلزم میں Believe کرنے والا چین جس نے کہ ان کی ناکامی کا اعلان کر دیا......

میں یہ بتا رہا ہوں کہ وعدہ یہ ہے کہ روس میں ریت کے ذرّوں کی طرح احمدی ہوں گے۔ ہر احمدی کا دل اس یقین سے پُر ہونا چاہئے۔ گو موجودہ حالات اس سے مختلف ہیں وہ مذہب کا نام نہیں لیتے نہ لینے دیتے ہیں **لیکن ہمارا خدا کہتا ہے کہ رشیا میں احمدی ریت کے ذرّوں کی طرح دیکھے جائیں گے**۔ جہاں آپ کو ریت نظر آتی ہے وہ ریت کے ذرے ہی نظر آتے ہیں۔ کیا وہاں کچھ اور بھی نظر آیا کرتا ہے؟ شاید چڑیا کی بیٹ وغیرہ نظر آ جائے۔ پس اتنے زیادہ ریت کے ذروں کا مطلب ہے کہ وہاں احمدی ہی احمدی ہوں گے۔ **پھر حجاز کے متعلق کہہ دیا اور دوسرے ممالک کے متعلق کہہ دیا** یعنی اسلام کے آخری غلبہ کی پیشگوئی کی تفصیل بتا دی۔ یورپ کے متعلق کہہ دیا کہ **یورپ اسلام کے جھنڈے تلے آ جائے گا**۔ آج ان لوگوں میں الحاد اور خباثت ہے اور بد اخلاقی کا اتنا مظاہرہ ہے کہ آپ تصور میں بھی نہیں لا سکتے لیکن خدا فرماتا ہے کہ میں انہیں ہدایت دوں گا اور ان کے اخلاق کو درست کروں گا اور ان کے لئے روحانی رفعتوں کے سامان پیدا کروں گا اور چونکہ خدا فرماتا ہے اس لئے یہ ہو کر رہے گا اور ہو رہا ہے۔ تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

......پس تم خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاؤ اور یقین رکھو کہ تم کچھ نہیں۔ لا شئ محض ہو لیکن اس سے زیادہ یہ **یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ سب قدرتوں کا مالک ہے اور اس نے جو فیصلہ آسمانوں پر کیا ہے زمین کی مجال نہیں ہے کہ اس کو روک سکے۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔**"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1974ء صفحہ 45-42)

آئندہ ایٹمی جنگ میں امریکہ والے بچیں گے یا نہیں بچیں گے لیکن روس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس قوم کی اکثریت زندہ رہے گی اور اسلام قبول کر کے اپنے رب سے تعلق قائم کرے گی

"ایک اور ایسی چیز جو بالکل ناممکن ہے اس وقت۔ اس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ۔

"میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں" (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 691)

ایسی زبردست پیشگوئی ہے کہ عقل کے نزدیک انہونی بات ہے خدا کے نزدیک تو ہونی بات ہے ہو کر رہے گی لیکن عقل کے نزدیک یہ انہونی بات ہے اس قوم کا مذہب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ وہ قوم یہ دعویٰ لے کر کھڑی ہوئی ہے کہ ہم زمین سے خدا تعالیٰ کے نام کو اور آسمان سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے اور اس قوم کے متعلق یہ پیشگوئی کی جارہی ہے کہ وہ نہ صرف اپنے اس دعویٰ میں ناکام ہوگی بلکہ بتایا یہ جارہا ہے کہ یہ قوم جو دنیا میں دعویٰ کے ساتھ کھڑی ہوئی کہ مذہب ہے ہی سارا دھوکا بازی اور نہ خدا اور نہ اس قسم کی ہستی ممکن ہوسکتی ہے نہ یہ مذاہب خدا کی طرف سے ہیں......

تو اس قوم کے متعلق دو باتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور بظاہر وہ دونوں ہی انہونی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ اگر یہ ایٹامک ورلڈ ہوگئی ایٹم کی جنگ کے اندر یہ ملوث ہوئے اور دوسرے گروہوں کے ساتھ لڑ پڑے۔ تو جہاں بڑی کثرت سے تباہی آئے گی اور اس کے ملک میں بھی بعض علاقے ایسے ہوں گے کہ جہاں زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا وہاں ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ اس ملک میں بسنے والوں کی کافی تعداد بچ جائے گی مرے گی نہیں اور پھر وہ اپنے ملک میں پھیلے گی اور اسے آباد کرے گی اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ اس قسم کے آسمانی نشان ظاہر کرے گا کہ وہ خدا کی طرف رجوع کریں گے اور تیسرے یہ کہ جب وہ خدا کی طرف رجوع کریں گے تو سوائے احمدیت کی گود کے اور کہیں ان کو پناہ نہیں ملے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اگر ہم نے اللہ تعالیٰ سے حقیقی اور سچا تعلق قائم کرنا ہے تو احمدیت ہی اس کا ذریعہ ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہم اپنے پیدا کرنیوالے اپنے ربّ سے حقیقی اور سچا تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ یہ ساری باتیں آج ناممکن نظر آتی ہیں۔ یا کم ازکم ایسا دعویٰ کر دینا بڑا ہی عجیب معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں یہ تو نظر آرہا ہے کہ شاید ایٹم کی جنگ ہو جائے لیکن یہ دعویٰ کرنا کہ اگر ایٹم کی جنگ ہو جائے تو امریکہ کے متعلق جہاں تک مجھے علم ہے یہ نہیں بتایا گیا کہ سارے مر جائیں گے تباہ ہو جائیں گے یا بچیں گے نہیں بچیں گے۔ لیکن روس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اگرچہ اس کے بعض علاقے تباہ ہو جائیں گے لیکن اس قوم کی اکثریت زندہ رہے گی وہ اسلام کو قبول کرے گی اور اپنے ربّ سے تعلق قائم کرے گی۔"

(خطبہ جمعہ 7/ جولائی 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 775-774)

روسی باشندے اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور یہ قوم اللہ تعالیٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی

" پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آرہے گا دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی ان کی تہذیب وثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے۔

روس کے باشندے نسبتاً جلد اس تباہی سے نجات پائیں گے اور بڑی وضاحت سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اس ملک کی آبادی پھر جلد ہی بڑھ جائے گی اور وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور ان میں کثرت سے اسلام پھیلے گا اور وہ **قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اس کا وجود مٹانے کی شیخیاں بھگار رہی ہے وہی قوم اپنی گمراہی کو جان لے گی اور حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی۔**

شاید آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ **یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر و توانا کی باتیں ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔**

پس تیسری عالمگیر تباہی کی انتہاء اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتداء ہوگی اور اس کے بعد بڑی سرعت کے ساتھ اسلام ساری دنیا میں پھیلنا شروع ہوگا اور لوگ بڑی تعداد میں اسلام قبول کر لیں گے اور یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ کے پیغام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اسلام کے غلبہ اور اسلامی صبح صادق کے طلوع کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں گو ابھی دھندلے ہیں لیکن اب بھی ان کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ **اسلام کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوگا اور دنیا کو منور کرے گا لیکن پہلے اس سے کہ یہ واقع ہو ضروری ہے کہ دنیا ایک اور عالمگیر تباہی میں سے گذرے ایک**

ایسی خونی تباہی جو بنی نوع انسان کو جھنجھوڑ کر رکھ دے گی لیکن یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ ایک انذاری پیشگوئی ہے اور انذاری پیشگوئیاں توبہ اور استغفار سے التواء میں ڈالی جا سکتی ہیں بلکہ ٹل بھی سکتی ہیں اگر انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے اور اپنے اطوار درست کر لے۔ وہ اب بھی خدائی غضب سے بچ سکتا ہے اگر وہ دولت اور طاقت اور عظمت کے جھوٹے خداؤں کی پرستش چھوڑ دے اور اپنے ربّ سے حقیقی تعلق قائم کرے۔ فسق و فجور سے باز آ جائے۔"

(امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ۔ خطاب 28 / جولائی 1967ء بمقام وانڈزورتھ ٹاؤن ہال لندن صفحہ 11-9)

روس میں اسلام قبول کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا تقویٰ عطا ہوگا کہ وہ اس کی آواز پر جانیں دینے والے ہوں گے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنی جماعت کو رشیا میں ریت کے ذرّوں کی مانند دیکھتا ہوں جس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح ریت کا ذرّہ مٹی میں مل تو جاتا ہے لیکن اس پر مٹی کا اثر نہیں ہوتا۔ اسی طرح روس میں اسلام قبول کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا تقویٰ عطا ہوگا کہ وہ اس گندے ماحول میں بھی اپنی سعادت مندی اور نیک فطرتی کا اظہار کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی آواز کو سن کر اس پر لبیّک کہنے والے اور اسی پر جان دینے والے ہوں گے اور وہ ایک نہیں دو نہیں بلکہ بے شمار ہوں گے۔ اکثریت انہی لوگوں کی ہو جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ 26 / اکتوبر 1969ء از الفضل 4/ دسمبر 1969ء)

روس میں کثرت سے اسلام پھیل جائے گا

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور جلال اور نبی اکرم ﷺ کی عزت اور وقار کے قیام کے لئے آپ کو بھیجا گیا ہے آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے اس عظیم روحانی فرزند سے جو وعدہ کیا ہے اس کے پورا ہونے کے آثار ہمیں نظر آنے لگ گئے ہیں۔ اگلے پچیس سال اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور کامیابی کے لئے بڑے اہم ہیں۔ مشرکوں، بدمذہبوں، مخالفوں نے حضور کی آواز کو جو ایک تنہا آواز تھی دبانے کے لئے ساری طاقت ایک جگہ جمع کر دی۔ ان کی ساری کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ **اسلام کا حسین چہرہ ساری دنیا میں اب ہمیں نظر آ رہا ہے۔ ہر نیا دن جو احمدیت پر طلوع ہوتا ہے احمدیت کو پہلے دن**

کی نسبت زیادہ طاقتور پاتا ہے اشتراکیت نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ دنیا سے اسلام کو مٹا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو (کشفی) نظارہ دکھایا کہ روس میں کثرت سے اسلام پھیل جائے گا۔ ساری دنیا میں جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تھے اور دہریہ بن گئے تھے احمدیت انہیں کھینچ کھینچ کر واپس لا رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہے۔ آپ دعا اور تدبیر سے اللہ تعالیٰ کی خدمت کے لئے تیار ہو جائیں اور اس کی برکتوں کے وارث بنیں۔"

(مسجد آبی جان میں خطاب 28/ اپریل 1970ء از ماہنامہ خالد اکتوبر 1970ء)

کمیونسٹ ممالک کثرت سے جیتے جائیں گے ان میں احمدیوں کو شمار نہیں کیا جاسکے گا

"روس سوچ رہا ہے (اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے جیسا کہ اس نے اعلان کیا تھا) کہ میں زمین سے اللہ کے نام اور آسمان سے اس کے وجود کو مٹا دوں گا لیکن جو غیب کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہے وہ یہ ہے کہ **"میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں"**

(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 691)

وہ سوچ کچھ رہے ہوں گے اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے علم میں کوئی اور چیز ہے وہ سمجھتے ہوں گے کہ ہماری اتنی بڑی طاقت ہے کہ دنیا کی دو بڑی طاقتوں میں ہم شمار ہوتے ہیں۔ سارے منصوبے ضرور کامیاب ہوں گے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو مرضی سوچتے رہو۔ اپنی جتنی طاقت سمجھو میرے مقابلے میں تمہاری کوئی طاقت نہیں۔ ہوگا وہی جس کا میں ارادہ کروں گا اور جو میں تمہیں غیب کے متعلق بتاتا ہوں وہ پورا ہوگا تمہاری تمام کوششیں ناکام ہو جائیں گی نہ تم آسمان سے خدا کے وجود کو مٹا سکو گے نہ اللہ کے نیک بندوں کے دل سے اس کے نام اور پیار اور محبت اور عشق کو مٹا سکو گے **اور احمدیت کے ذریعے تمہاری قوم کے دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے جائیں گے اور ایک دو کے نہیں جیسا کہ کمیونسٹ ملکوں میں واقع ہو چکا ہے وہاں احمدیہ جماعتیں قائم ہو رہی ہیں غرض اتنی کثرت سے جیتے جائیں گے کہ اگر تمہارے ملک کے ریت کے ذروں کو شمار نہیں کیا جاسکتا تو اسی طرح احمدی مسلمانوں کو بھی شمار نہیں کیا جاسکے گا۔** جس کا مطلب یہ ہے کہ تمہاری بڑی بھاری اکثریت تمہارے دعووں کے ہوتے ہوئے اور تمہاری کوششوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی اس کی معرفت حاصل کرے گی اور اس کے فضلوں کی وارث بنے گی ہمارے لئے یہ آئندہ کے متعلق غیب ہے اور جس طرح ہمیں یہ یقین ہے کہ اس وقت سورج چمک رہا ہے اور دن ہے جس طرح ماں اور باپ کو یہ یقین ہے کہ

ان کے ایک دو تین چار یا جتنے بھی خدا نے بچے دیئے ہیں اور زندہ ہیں مرے ہوئے نہیں ہیں جس طرح خاوند کو یہ یقین ہے کہ اس کی ایک بیوی بھی ہے اور جس طرح بیوی اس یقین پر قائم ہوتی ہے کہ اس کا ایک خاوند بھی ہے ہر ایک احمدی کو اس سے بھی زیادہ یقین پر قائم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے جو غیب کے متعلق وعدے کئے ہیں وہ انشاءاللہ ضرور پورے ہوں گے ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اللہ تعالیٰ کے ارادے میں روک نہیں بن سکتیں۔

......بہر حال ہمارے ساتھ تو ہمارا رب اس طرح کا پیار کرتا ہے اس کے بعد اگر ساری دنیا کی طاقتیں مثلاً صدر نکسن بھی ہو یا رشیا کا صدر بھی ہو یورپین اقوام کے سربراہ بھی ہوں یا افریقی اقوام کے سربراہ بھی ہوں۔ جزائر کے رہنے والوں کے پرائم منسٹر بھی ہوں سارے مل کر بھی مجھے آ کر یہ کہیں کہ ہم نے سر جوڑا اور فیصلہ کیا کہ ہم جماعت احمدیہ کو ہلاک کر دیں گے اور اسے مٹا دیں گے تو کسی ہچکچاہٹ کے بغیر میرا جواب انہیں یہ ہوگا کہ تم افراد کے قتل پر تو قدرت رکھتے ہو چونکہ پہلے الٰہی سلسلوں میں بھی یہی نظر آتا رہا ہے اس لئے تم مجھے مار سکتے ہو لیکن **تم احمدیت کو مٹانے کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے کیونکہ احمدیت خدا تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی امان میں ہے اور احمدیت کو غالب کرنے کا حکم اور فیصلہ آسمانوں پر ہو چکا ہے** اور یہ بھی فیصلہ ہو چکا ہے کہ بتدریج (یعنی تدریج کے مختلف دوروں میں سے گزرتی ہوئی) احمدیت تمام دنیا پر خدمت کے طور پر غالب آئے گی یعنی وہ دنیا کی خادم بن جائے گی۔ غالب آنے کا ہمارا یہ مطلب نہیں کہ ہم دنیا کو ایکسپلائٹ (exploit) کریں گے جب ہم دنیا پر غالب آنا کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دنیا ہمیں ایکسپلائٹ (exploit) کرے گی یعنی ہم سے خدمت لے گی۔ پس ہم خادم کی حیثیت سے دنیا پر غالب آئیں گے حاکم کی حیثیت سے نہیں۔ جس طرح ماں اپنے بیٹے پر حاوی ہوتی ہے اسی طرح یہ جماعت بنی نوع انسان سے ماں سے زیادہ پیار کرنے کے لحاظ سے اس پر حاوی ہوگی وہ اس پیار کو Resist نہیں کر سکیں گے۔ وہ اس پیار کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے وہ اس پیار کے گھائل ہو جائیں گے وہ اس پیار کے نتیجہ میں جماعت سے چمٹ کر اس میں غائب ہو جائیں گے اور پھر سب کے سب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جمع ہو جائیں گے اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دور رہے گا اس کی حیثیت چوہڑے اور چماروں کی طرح ہوگی۔

یہ وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں اور ان وعدوں پر پختہ یقین رکھنا میرا اور آپ کا فرض ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"

(خطبہ جمعہ 28 اگست 1970ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 311-202)

......اسرائیل میں غلبۂ اسلام......

اسرائیل میں اسلام غالب آئے گا اور قیامت تک غالب ہی رہے گا اور یہودی اس چھوٹے سے خطے میں بھی اسلام پر غالب نہیں آسکیں گے

" کسی نے مجھ سے اسرائیل کے متعلق سوال کیا۔ ویسے تو میں بیان نہیں دیا کرتا مگر قرآن کریم نے ہمیں ایک چیز بتائی ہے۔ قرآن نے کہا ہے کہ آخری زمانہ میں یہود کو اس علاقہ میں حکومت حاصل ہوگی۔ پھر اس کے بعد ان سے حکومت چھین لی جائے گی اور قیامت تک ان کو غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔ یہ دو طرح ہوسکتا ہے ایک اس طرح کہ وہ مٹا دیئے جائیں اور ایک اس طرح کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ تو ہمارے دلوں میں ان کے خلاف کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے ہماری تو دعا ہر وقت یہ رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔ آج اگر اسرائیل مسلمان ہو جائے تو سارے جھگڑے ساری لڑائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ سو ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو جائیں ہلاک نہ ہوں لیکن ہوگا یہ ضرور کہ یہودی بحیثیت یہودی وہاں نہیں رہ سکے گا بحیثیت مسلمان تو ہر جگہ رہ سکتا ہے یہ قرآن مجید کی پیشگوئی ہے ہو ہی نہیں سکتا کہ ٹل جائے پیشگوئی یہ ہے کہ یہودیوں کو ایک موقع دیا جائے گا اس علاقے میں حکومت کرنے کا۔ پھر اس کے بعد **اسلام غالب آئے گا اور قیامت تک غالب ہی رہے گا اور پھر یہودی اس چھوٹے سے خطے میں بھی اسلام پر غالب نہیں آسکیں گے۔ سو آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کرتا ہوں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔"**

(دورہ مغربی افریقہ سے واپسی پر خدام سے خطاب از ماہنامہ خالد ستمبر 1970ء)

......یورپ میں غلبۂ اسلام......

ہمارے خدا نے ہمیں یہ کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا یورپ، امریکہ، افریقہ، جزائر، چین، جاپان اور روس میں بھی لہرائے گا اور ان کی آبادیاں اس جھنڈے تلے آکر فخر محسوس کریں گی

"پس ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہماری حیثیت بین الاقوامی ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ غلبۂ اسلام کے لئے خدا تعالیٰ نے مہدی معہود کو مبعوث فرمایا ہے تو **غلبۂ اسلام سے ہماری مراد صرف پاکستان میں اسلامی شریعت کی حکمرانی نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یورپ میں بھی اور امریکہ میں بھی، شمالی امریکہ میں بھی اور جنوبی**

امریکہ میں بھی اور افریقہ میں بھی، جزائر میں بھی، چین اور جاپان میں بھی اور روس میں بھی شریعت اسلامیہ کی حکمرانی مراد ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام کو یہ بشارتیں دی گئی ہیں یہ خالی ہماری خوش فہمی نہیں ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اپنا آلہ کار بنا کر، اس ذرّہ ناچیز کو جو جماعت احمدیہ کہلاتی ہے روس جیسی عظیم دہریہ حکومت میں جو صرف اسلام کی مخالف نہیں بلکہ مذہب کی بھی مخالف ہے جس میں بہت بڑی آبادی اور وسیع ملک ہے، اس میں اسلام کو غالب کرے گا تو یہ ہماری خوش فہمی نہیں بلکہ جس پاک وجود یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے جس محبوب فرزند کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں مبعوث کیا اسی کو خدا تعالیٰ نے کشف کے رنگ میں دکھایا کہ روس میں ریت کے ذرّوں کی طرح احمدی ہی احمدی ہو جائیں گے۔ اس وقت تو وہاں ریت کا ایک ذرّہ بھی مسلمان نہیں سب لوگ دہریہ ہو چکے ہیں اور جو مسلمانوں کے علاقے تھے وہاں مسلمانوں کی نسلوں کو بڑے آرام سے اور بڑی سہولت اور بڑی ہوشیاری سے دہریہ بنا دیا گیا ہے **لیکن ہمارے خدا نے ہمیں یہ فرمایا، محمد ﷺ کو بھیجنے والے نے ہمیں یہ کہا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ان ممالک میں بھی لہرائے گا اور روس کی آبادیاں اس جھنڈے تلے آ کر فخر محسوس کریں گی** اور اس سایہ میں فرحت اور ٹھنڈک محسوس کریں گی۔

......آپ کو محمد ﷺ کے رب کریم اور آپؐ کے محبوب مہدی نے بلایا ہے یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل ہوتے رہیں گے۔ اس وقت بھی دنیا میں ایک انقلاب بپا ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے لئے کوئی فخر کا مقام نہیں لیکن خدا تعالیٰ کا ہاتھ کچھ ظاہر کر رہا ہے اس کی انگلی اگلی صدی کی طرف اٹھتی ہوئی ہمیں نظر آ رہی ہے اور پھل تیار ہے۔ پکا ہوا ہے۔ بے صبر ہو کر، بے راہ ہو کر، عاجزانہ طریقوں کو چھوڑ کر محمد ﷺ کے جس باغ کی ٹہنیاں اس پھل سے لدی ہوئی ہیں اس سے خود کو محروم نہ کر لینا۔ بشاشت سے آگے بڑھتے ہوئے چودہ قدم تو ہیں۔ انسانی زندگی میں تو شاید ایک سال ایک قدم بھی نہ شمار ہو لیکن ایک سال ایک قدم سمجھتے ہوئے چودہ قدم کے فاصلے پر پھلوں سے لدی ہوئی ٹہنیاں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ اس لئے احباب قربانیاں دیتے چلے جائیں اور جن کو اللہ تعالیٰ زندگی دے اور ہم سب کو خدا تعالیٰ اتنی زندگی دے کہ اس دنیا میں اس عظیم واقعہ کو ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکیں کہ دنیا کا رخ محمد ﷺ اور توحید کی طرف ہو چکا ہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1975ء صفحہ 197-179- 178)

یورپ میں اسلام کی ترقی کا سورج طلوع ہو چکا ہے فتح انشاء اللہ اسلام کی ہوگی

امریکہ کے احمدی دوست جو نائیجیریا میں آباد ہیں بمع اہل وعیال حضور اقدس کی ملاقات کے لئے آئے

حضور نے ان کو اور ان کے تینوں بچوں کو چاندی کی الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی انگوٹھیاں اور حضرت بیگم صاحبہ نے ان کی اہلیہ کو سونے کی "الیس اللہ بکاف عبدہٗ" والی انگوٹھی بطور تحفہ عنایت فرمائی۔

حضور نے ان سے بات چیت کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اب اسلام کی ترقی کا سورج طلوع ہو چکا ہے اور بہت جلد انشاء اللہ اسلام دنیا بھر میں غالب ہوگا۔ عیسائیت کو شکست ہو چکی ہے اور یورپ میں عوام چرچ سے بیزار ہوتے جا رہے ہیں۔"

امریکن دوست نے بتایا کہ ملکہ انگلستان کی جو ملاقات حال ہی میں پوپ سے ہوئی ہے وہ مذہبی حلقوں میں خاصی اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ

"اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اگر یہ سب **بھی متحد ہو جائیں تب بھی فتح انشاء اللہ اسلام کی ہوگی۔** گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے ان کا اس طرح اکٹھے ہونا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو اسلام کی یلغار سے خوف لاحق ہو چکا ہے۔"

(خلاصہ خطاب 2/جنوری 1972ء از الفضل 11/جنوری 1972ء)

ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اسلام یورپ میں پھیل کر رہے گا

"اسلام کے ذریعہ آخری زمانہ میں جو حقیقی روحانی انقلاب مقدر ہے اس کا آغاز خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو چکا ہے اس کے ذریعہ خود یورپ میں بھی اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ مگر یہ غلبہ تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ روحانی قوت کے ساتھ لوگوں کے قلوب کو جیت کر رونما ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ 13 اگست 1973ء از الفضل 27 ستمبر 1973ء)

اسلام کا نور اپنی پوری شان کے ساتھ مغرب میں چمکے گا یہ قادر و قدیر خدا کی تقدیر ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے مطابق مستقبل قریب میں انجام کار صداقت ہی غالب آئے گی اور اسلام کو اس کے شاندار ماضی کی طرح پھر ترقی حاصل ہوگی۔

آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق **اسلام کا نور اپنی پوری شان کے ساتھ مغرب میں چمکے گا۔ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ قادر و قدیر خدا کی تقدیر ہے** اور بصیرت کی آنکھیں اور کان زمین و آسمان دونوں میں اس کے آثار کا مشاہدہ کر سکتے ہیں لیکن وہ عظیم دن اس وقت تک طلوع نہیں ہوگا جب تک اس سلسلہ

میں ہمارے دل شدت سے تڑپ نہ اٹھیں۔ ہم ہر قسم کا آرام ترک نہ کردیں اور اپنی قربانیوں کا معیار انتہا تک نہ پہنچادیں۔ اسلام کی تازگی اور تجدید کا تقاضا ہے کہ ہم اس راہ میں اپنی زندگیاں قربان کردیں اور اسی پر احیاء اسلام کا انحصار ہے۔"

(پیغام برموقع سالانہ کنونشن جماعت احمدیہ امریکہ 27/جولائی 1978ء از الفضل 4/جولائی 1978ء

اگلے سو سال میں یورپین اقوام کی بھاری اکثریت مسلمان ہوجائے گی

"اگلے سو سال میں یورپین اقوام کی بڑی بھاری اکثریت مسلمان ہوجائے گی اور سو سال بعد کے مؤرخین میری آج کی باتوں میں بہت دلچسپی لیں گے اور کتابوں اور اخباروں میں شائع ہونے والے بیانات اور پیشگوئیوں کی تلاش کریں گے۔ اس پر ایک بڑے ثقہ صحافی نے حضور سے سوال کیا جماعت احمدیہ کی تعداد کتنی ہے؟ حضور نے فرمایا ہماری جماعت کی تعداد ہے تو ایک کروڑ مگر یہ ایک کروڑ اس طرح بنی کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے جب مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کیا تو آپؑ اکیلے تھے اور بے کسی کا یہ عالم تھا کہ اپنوں نے بھی آپ کو درخور اعتناء نہ سمجھا۔ گھر والے آپ کو کھانا دینا بھول جاتے تھے۔ ساری دنیا آپ کی مخالفت پر متحد ہوگئی۔ لیکن مخالفتوں کے ایک طوفان کے بعد دوسرے طوفان سے گزرتے ہوئے قریباً نوّے سال میں وہ جو ایک تھا وہ ایک کروڑ بن گیا۔ اگر اگلے سو سال میں ایک کروڑ میں سے ہر ایک آدمی ایک کروڑ بن جائے تو تم ضرب دے کر دیکھو کیا تعداد بنتی ہے۔ پہلے تو وہ صحافی سمجھے کہ حضور نے ویسے ہی بات کردی ہے اس لئے انہوں نے یہ بات سنی ان سنی کردی۔ لیکن جب حضور نے فرمایا نہیں میری خاطر آپ کچھ تکلیف اٹھائیں اور دیکھیں تو سہی کیا شکل بنتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے جب ضرب دی تو سر اٹھا کر کہنے لگے اتنی تعداد تو دنیا کے سارے انسانوں کی بھی نہیں بنتی۔ حضور نے فرمایا میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اتنی تعداد میں احمدی ہو جائیں گے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہمارا یہ دعویٰ کہ اگلی صدی اسلام کے غلبہ کی صدی ہے جس میں لوگوں کی اکثریت مسلمان ہو جائے گی یہ بات ناممکنات میں سے نہیں۔ پس جس طرح ایک سے ایک کروڑ بننے کے متعلق لوگ سمجھتے تھے کہ یہ بات ناممکن ہے لیکن عملاً ناممکن ثابت نہیں ہوئی۔ اسی طرح یہ بات بھی ناممکن نہیں کہ اگلے سو سال میں ایک کروڑ میں سے ہر ایک' کروڑ بن جائے۔"

(پریس کانفرنس بمقام ہوٹل فرینکفرٹ ہون 14/اگست 1978ء از الفضل 2/نومبر 1978ء)

میں نے یورپ کو بتا دیا ہے ہم جیت رہے ہیں آخری فتح اسلام کی ہوگی

فیڈرل پیلس ہوٹل نائیجیریا میں عام ملاقات کے دوران 23؍اگست 1980ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

"ساری دنیا حضور نے فرمایا کہ ساری دنیا حضرت محمد ﷺ کے خلاف ہوگئی مگر آپ کو ذرہ بھر بھی نقصان نہ پہنچا سکی۔ اسی طرح دنیا مسیح و مہدیؑ کی مخالف ہوگئی۔ مگر وہ ایک اکیلا شخص آج ایک کروڑ بن گیا ہے اور اسی طرح سے آنے والے ایک سو سالوں میں ساری انسانیت اسلام کے جھنڈے تلے آ جائے گی۔"

حضور نے فرمایا کہ۔

"میں نے یورپ کو بتا دیا ہے کہ ہم جیت رہے ہیں۔ آخری فتح ہماری ہوگی۔ آئندہ صدی کے اندر اندر اسلام ساری دنیا کا مذہب ہوگا اور اسلام جیتے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

(ماہنامہ خالد ربوہ نومبر' دسمبر 1980ء)

......جرمنی میں غلبۂ اسلام......

خواب میں دیکھا کہ جرمن قوم کے دلوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے

"آئندہ پچاس سال تک انشاء اللہ جرمن قوم اسلام قبول کر لے گی۔ اسلامی نقطۂ نگاہ اور سائنسی ترقی میں باہم کوئی تضاد نہیں اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن اسلام ضرور یورپ میں پھیل کر رہے گا آئندہ زمانہ میں اگر آپ نہیں تو آپ کے بچے ضرور اسلام قبول کریں گے **میں نے عرصہ ہوا خواب میں دیکھا تھا کہ جرمن قوم کے دلوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ قوم بالآخر ضرور مسلمان ہو گی۔** (انشاء اللہ)

دنیا میں روحانی انقلاب بھی آئے اور دنیاوی انقلاب بھی آئے لیکن نبی اکرم ﷺ کا لایا ہوا انقلاب سب سے بڑا اور آخری انقلاب ہے۔ ہر انقلاب کے لئے ضروری ہے کہ ارتقائی منازل میں سے گزرتے وقت صحیح اور مناسب قسم کے حالات اور آب وہوا اسے میسر آ جائیں ورنہ انقلاب ناکام ہو کر رہ جائے گا...... محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے ساتھ دنیا اپنے آخری دور میں داخل ہو چکی ہے...... اسلام کا لایا ہوا انقلاب انسانی دماغ کی پیداوار نہیں ہے۔ یہ آسمان سے نازل ہونے والا انقلاب ہے **مجھے یقین ہے کہ پچاس سے سو برس کے اندر اندر اس آسمانی انقلاب کو دُنیا عموماً اور جرمن قوم خصوصاً تسلیم کر لے گی۔**

اسلامی انقلاب شروع ہو چکا ہے اگر چہ وہ ابھی اس بچے کی طرح ہے جو ابھی پنگھوڑے میں ہو لیکن انقلاب یقیناً شروع ہو چکا ہے اور اپنے ارتقائی مدارج طے کر رہا ہے دوسرے انقلابات کی طرح یہ انسانوں کا پیدا کردہ انقلاب نہیں ہے اس کی داغ بیل اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے **ہمیں یقین ہے کہ یہ آسمانی انقلاب ایک سو سال کے اندر اندر اپنی بلندی کو چُھو لے گا۔**"

(خطبہ جمعہ 3/ اگست 1973ء از الفضل 27/ ستمبر 1973ء)

ایک وقت آئے گا کہ جرمن قوم بھی قرآن کریم کے سلامتی کے پیغام کو قبول کرے گی

حضورؒ نے 23/ اگست کو مسجد نور فرینکفرٹ میں ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ حضور کی اس پریس کانفرنس کی جو خبر وہاں کے مشہور اخبار Frankfarter News Presse نے اپنے 25/ اگست کے شمارہ میں شائع کی اس کا اُردو ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

" حقیقی اسلام کے ذریعہ کسی جبر و اکراہ کے بغیر عالمی سطح پر رونما ہونے والے چوتھے انقلاب کی بنیاد رکھی جا چکی ہے "

اس امر کا انکشاف سفید ریش بزرگ عالم دین اور جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح حضرت مرزا ناصر احمد نے اس وقت کیا جب آپ فرانکفورٹ میں اپنی تشریف آوری کے موقع پر بان ہوزر لینڈ شاہراہ پر تعمیر شدہ ایک چھوٹی سی مسجد کے ہال کے اندر اخباری نمائندوں سے خطاب فرما رہے تھے۔ یہ سب اخبار نویس طفلان مکتب کی طرح ہمہ تن گوش بنے آپ کے ارشادات سننے میں محو تھے۔ 1889ء میں قائم ہونے والی جماعت احمدیہ جس کے موجودہ امام حضرت مرزا ناصر احمد ہیں کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ حقیقی اسلام کی علم بردار ہے۔

آپ نے اخبار نویسوں کو مخاطب کرتے ہوئے اپنا ایک خواب سنایا جو آپ نے 1945ء میں جنگ عظیم دوم کے معاً بعد دیکھا تھا اور آپ کی توقعات کو پورا کرنے والا تھا اور وہ یہ کہ **ایک وقت آئے گا کہ جرمن قوم بھی قرآن کریم کے سلامتی کے پیغام کو قبول کر لے گی۔** آپ نے اپنی اس توقع کے بارہ میں مسکراتے ہوئے فرمایا "یہ کیفیت خود خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے کسی صحیفہ میں یہ بات لکھی ہوئی نہیں ہے"۔ خلیفۃ المسیح نے جس چوتھے عالمی انقلاب کی نشاندہی فرمائی ہے اس کے بارہ میں آپ نے بتایا کہ یہ انقلاب ایمان اور یقین کامل کی قوت کی بدولت رونما ہوگا۔ اس کے عملی ظہور کے لئے ہم انسانوں کے دل جیتیں گے اور پھر انہیں ایسے حالات مہیا کریں گے کہ جن کے زیر اثر ان کے فطری قویٰ کی از خود نشو و نما ہوگی۔ فطری قویٰ کے نشو و نما و ارتقاء کے ذریعہ ان میں ایسا

ولولہ پیدا کیا جائے گا کہ وہ اپنی دولت کو ذاتی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی بجائے بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے بخوشی خرچ کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔"

(الفضل 10/اکتوبر 1973ء)

جرمنی کے بارہ میں عظیم الشان رؤیا اور پیشگوئی

"حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ کی جرمنی کے متعلق ایک رؤیا جو حضور نے پہلی بار 1967ء میں اپنے پہلے دورۂ یورپ کے موقع پر فرینکفرٹ میں بیان فرمائی۔ یہ رؤیا حضور نے خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے دیکھی تھی۔

حضور نے دیکھا کہ ہٹلر آپ سے ملا ہے اور کہتا ہے کہ میں آپ کو اپنا عجائب خانہ دکھاؤں؟ پھر وہ آپ کو ایک بہت بڑے ہال میں لے گیا۔ اس میں آپ نے ایک نقشہ دیکھا جو ایک پتھر پر بنا ہوا تھا اور اس کی شکل دل کی طرح تھی۔ قریب پہنچنے پر معلوم ہوا کہ وہ جرمنی کا نقشہ ہے جس کے اوپر کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

یہی رؤیا حضور نے اپنے دورۂ فرینکفرٹ 1973ء میں اخبار نویسوں کے سامنے بھی دُہرائی ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ۔

"جرمنی تیس سے پچاس سال کے اندر اندر اسلام قبول کر لے گا۔"

(ماہنامہ خالد دسمبر 1977ء)

❁ ...... سپین میں غلبۂ اسلام ...... ❁

سپین کے متعلق میں ایک کوشش کر رہا ہوں جس کے پورا ہونے کے بظاہر آثار پیدا ہو گئے ہیں وہ دن ساری امت مسلمہ کے لئے بڑی خوشی کا دن ہوگا

"دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے بہت ساری تبدیلیاں کر رہے ہیں ان تبدیلیوں کے آخری نتائج کو سنبھالنا انسان کا کام ہوتا ہے اور یہ جماعت احمدیہ کا کام ہے............

اللہ تعالیٰ کے فضل جس قوم پر نازل ہو رہے ہوں اس پر بڑی بھاری ذمہ داریاں عائد کرتے چلے جاتے ہیں میری طبیعت پر اثر ہے اور میرے دل میں بڑی شدت سے یہ بات ڈالی گئی ہے کہ آئندہ 23-25 سال

احمدیت کے لئے بڑے اہم ہیں کل کا اخبار آپ نے دیکھا ہوگا حضرت مصلح موعودؓ نے 1945ء میں کہا تھا کہ اگلے بیس سال احمدیت کی پیدائش کے ہیں اس واسطے چوکس اور بیدار رہو بعض دفعہ غفلتوں کے نتیجہ میں پیدائش کے وقت بچہ وفات پا جاتا ہے میں خوش ہوں اور آپ کو بھی یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ وہ بچہ 1965ء میں بخیر و عافیت زندہ پیدا ہو گیا جیسا کہ آپ نے کہا تھا کہ میرے دل میں یہ ڈالا گیا ہے کہ وہ بچہ خیریت کے ساتھ، پوری صحت کے ساتھ اور پوری توانائی کے ساتھ 1965ء میں پیدا ہو چکا ہے۔ اب 1965ء سے ایک دوسرا دور شروع ہو گیا اور یہ دور خوشیوں کے ساتھ قربانیاں دیتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے کا ہے۔ اگلے 23 سال کے اندر اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اس دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہونے والا ہے......

غرناطہ جو بڑے لمبے عرصہ تک دارالخلافہ رہا جہاں کئی لائبریریاں تھیں، یونیورسٹی تھی جس میں بڑے بڑے پادری اور بشپ مسلمان استادوں کی شاگردی اختیار کرتے تھے، مسلمان وہاں سے مٹا دیئے گئے غرض اسلام کی ساری شان و شوکت مادی بھی اور روحانی بھی اور اخلاقی بھی مٹا دی گئی ہے طبیعت میں اس قدر پریشانی تھی کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے غرناطہ جاتے وقت میرے دل میں آیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ یہاں کے درو دیوار سے درود کی آوازیں اٹھتی تھیں آج یہ لوگ گالیاں دے رہے ہیں طبیعت میں بڑا تکدّر پیدا ہوا چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ جس حد تک کثرت سے درود پڑھ سکوں گا پڑھوں گا تا کہ کچھ تو کفارہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت نے مجھے بتائے بغیر میری زبان کے الفاظ بدل دیئے گھنٹے دو گھنٹے کے بعد اچانک جب میں نے اپنے الفاظ پر غور کیا تو میں اس وقت درود نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ اس کی جگہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ پڑھ رہا تھا یعنی توحید کے کلمات میری زبان سے نکل رہے تھے تب میں نے سوچا کہ اصل تو توحید ہی ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی قیام توحید کے لئے تھی میں نے فیصلہ تو درست کیا تھا یعنی یہ کہ مجھے کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں لیکن الفاظ خود منتخب کر لئے تھے۔ درود سے یہ کلمہ کہ اللہ ایک ہے زیادہ مقدّم ہے چنانچہ میں بڑا خوش ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی میری زبان کے رخ کو بدل دیا۔ ہم غرناطہ میں دو راتیں رہے دوسری رات تو میری یہ حالت تھی کہ دس منٹ تک میری آنکھ لگ جاتی پھر کھل جاتی اور میں دعا میں مشغول ہو جاتا ساری رات میں سو نہیں سکا ساری رات اسی سوچ میں گزر گئی کہ ہمارے پاس مال نہیں یہ بڑی طاقتور قومیں ہیں مادی لحاظ سے بہت آگے نکل چکی ہیں ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں وسائل نہیں ہیں ہم انہیں کس طرح مسلمان کریں گے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو یہ مقصد ہے کہ تمام اقوامِ عالم حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادم بن جائیں گی یہ بھی اقوامِ عالم میں سے ہیں یہ کس طرح اسلام لائیں گی اور یہ کیسے ہوگا؟ غرض اس قسم کی دعائیں ذہن میں آتی تھیں

اور ساری رات میرا یہی حال رہا چند منٹ کے لئے سوتا تھا پھر جاگتا تھا پھر چند منٹ کے لئے سوتا تھا۔ ایک کرب کی حالت میں میں نے رات گزاری وہاں دن بڑی جلدی چڑھ جاتا ہے میرے خیال میں تین یا ساڑھے تین بجے کا وقت ہوگا میں صبح کی نماز پڑھ کر لیٹا تو یک دم میرے پر غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی اور قرآن کریم کی یہ آیت میری زبان پر جاری ہوگئی۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔ (الطّلاق:4)

اس بات کا بھی جواب آ گیا کہ ذرائع نہیں کام کیسے ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھو اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھتا ہے اسے دوسرے ذرائع کی ضرورت ہی نہیں رہتی وہ اس کے لئے کافی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ اللہ تعالیٰ جو اپنا مقصد بناتا ہے اسے ضرور پورا کر کے چھوڑتا ہے اس لئے تمہیں یہ خیال نہیں آنا چاہئے‘ یہ خوف نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ یہ نہیں ہوسکتا یہ ہوگا اور ضرور ہوگا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض ہی یہ ہے کہ تمام اقوامِ عالم کو وحدتِ اسلامی کے اندر جکڑ دیا جائے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں لا کر کھڑا کر دیا جائے۔

دوسرا یہ خیال تھا کہ اور اس کے لئے میں دعا بھی کرتا تھا کہ خدایا یہ ہوگا کب؟ اِس کا جواب بھی مجھے مل گیا ’’قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا‘‘ (الطّلاق:4) اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ اور تخمینہ مقرر کیا ہوا ہے جس وقت وہ وقت آئے گا ہو جائے گا تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں مادی ذرائع اگر نہیں ہیں تو فکر نہ کرو اللہ کافی ہے وہ ہو کر رہے گا چنانچہ میرے دل میں بڑی تسلی پیدا ہوگئی اس کے متعلق میں نے آپ کے سامنے کوئی سکیم نہیں رکھی کیونکہ ابھی وہاں کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ کا منشاء معلوم نہیں ہوا **البتہ سپین کے متعلق میں ایک کوشش کر رہا ہوں جس کو ظاہر کرنا اس وقت مناسب نہیں لیکن جس کے لئے دعا کرنا آج ہی ضروری ہے اس لئے بڑی کثرت سے یہ دعا کریں کہ جس مقصد کے لئے میں سپین گیا تھا اور جس کے پورا ہونے کے بظاہر آثار پیدا ہوگئے ہیں۔** اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ہمارا کام کر دے کیونکہ ہم کمزور اور عاجز بندے ہیں پھر وہ دن ساری امت مسلمہ کے لئے بڑی خوشی کا دن ہوگا بعض اس کو پہچانیں گے اور خوش ہوں گے بعض نہیں پہچانیں گے اور خوش نہیں ہوں گے یہ ان کی بدقسمتی ہوگی **لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دن ساری امتِ مسلمہ کے لئے خوشی کا دن ہوگا۔**"

(خطبہ جمعہ 12؍جون 1970ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 140-118)

سپین میں کامیاب تبلیغ کے دروازے کھلیں گے لیکن اپنے وقت پر ساری دنیا کے متعلق یہی فیصلہ ہے

"مجھے سپین میں بتایا گیا تھا کہ سپین میں کامیاب تبلیغ کے دروازے کھلیں گے لیکن اپنے وقت پر۔ تم نے بے صبری نہیں دکھانی۔ اللہ کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ مگر وہ جو اس کے علم میں مقدر ہے اور وقت مقرر ہے اس کے مطابق کرے گا۔ اس واسطے گھبرانے اور مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ **اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے دروازے یکدم کھول دے گا۔ ساری دنیا کے متعلق یہی فیصلہ ہے۔"**

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972ء صفحہ 67)

......امریکہ میں غلبۂ اسلام......

مغرور روس اور متکبر امریکہ کو بھی انشاء اللہ تمہارے جھنڈے کے نیچے پناہ لینی پڑے گی

"حضرت نبی اکرم ﷺ کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک عظیم انقلاب روحانی بھی اور جسمانی بھی مقدر تھا۔ آنحضرت ﷺ کے اس عظیم روحانی فرزند کی بعثت کے بعد ہم مختلف ادوار سے گزرے ہیں اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے ہم اس انقلاب عظیم کے ایک نئے دور میں داخل ہو چکے ہیں اور آسمان سے فرشتوں کا بکثرت نزول شروع ہو چکا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح پکے ہوئے پھل کو گرانے کے لئے درخت کی شاخوں کو ہلایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے یہ فرشتے اسی کے حکم سے انسانیت کے درخت کی شاخوں کو ہلا رہے ہیں۔ پھل گر رہے ہیں ہماری جھولیاں بھر رہی ہیں۔ **فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک**

اسی طرح اور بھی ایسے بہت سارے آثار ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ملائکہ بڑی تیز حرکت میں ہیں اور جس وقت آسمانوں سے ملائکہ کا نزول ہو اور ان کی حرکت میں شدت پیدا ہو جائے اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والی جماعت کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ جاتی ہیں۔ ان کی طرف زیادہ توجہ دینی ضروری ہوتی ہے۔

......افریقہ کا یہ برّ اعظم بھوکا بھی ہے اور پیاسا بھی ہے اور مظلوم بھی ہے۔ سینکڑوں سال سے اسے ذلیل بھی کیا گیا اور اس کی عزت بھی چھینی گئی ہے۔ اس لئے یہ ان کا حق ہے کہ ان کو انسانیت کے اس مقام پر لا کھڑا کیا جائے کہ جو مقام عزت اور شرف کا آنحضرت ﷺ نے افریقہ کے ایک نمائندہ حضرت بلالؓ کو دیا تھا۔ فتح مکہ

کے دن ان قریش سرداروں کو جو اپنے ایک عظیم بھائی کے سامنے بھی گردن اکڑا اکڑ کر چلتے اور اس پر ظلم کرتے تھے ان کو یہ آواز دی گئی تھی اور ان کو اس طرف بلایا گیا تھا کہ آج بلال کا جھنڈا تمہارے غرور کو توڑنے کے لئے کھڑا کیا گیا ہے جو لوگ حضرت بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آ کر جمع ہو جائیں گے ان کی جانیں اور ان کی عزتیں محفوظ ہو جائیں گی۔

یہ وہ اعلیٰ مقام ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے افریقہ کے ایک حبشی کو دیا تھا۔ لیکن دنیا نے اس برّ اعظم افریقہ کو وہ مقام نہیں دیا اور وہ خود بھی اپنے مقام کا علم نہیں رکھتا تھا اور یہ اس قوم کی عجیب بدقسمتی ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کو یہ بتائیں کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے اس جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ جو آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ تب چھوٹے جھنڈے تمہارے ہاتھ میں دیئے جائیں گے **اور پھر مغرور روس اور متکبر امریکہ کو بھی انشاء اللہ تمہارے جھنڈے کے نیچے پناہ لینی پڑے گی۔**"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1970ء صفحہ 21-4)

اسلام کے عالمگیر غلبہ کا درخت پورے کرّۂ ارض پر محیط ہو جائے گا دیگر نوع انسان کی طرح اہل امریکہ بھی اسلام میں داخل ہوں گے

25/جولائی 1976ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ سے احمدیہ مشن ہاؤس واشنگٹن میں دو صحافیوں لیو ونیا پیری مین (Lavani Pary man) اور مسٹر جان نو وونیٹے نے ملاقات کی۔

صحافی کا ایک سوال یہ تھا کہ جماعت احمدیہ عرصہ سے امریکہ میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہے اسی طرح بعض اور اسلامی تنظیمیں بھی یہاں موجود ہیں لیکن امریکیوں نے تا حال ان کا کوئی خاص اثر قبول نہیں کیا' آپ کے نزدیک اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور نے فرمایا۔

" کسی صداقت کی اشاعت کے ابتدائی دور میں صداقت کو قبول کرنے والوں کی تعداد کو چنداں اہمیت حاصل نہیں ہوتی۔ اہمیت اس امر کو حاصل ہوتی ہے کہ فضا میں رفتہ رفتہ تبدیلی آ رہی ہے یا نہیں۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جب سے جماعت احمدیہ نے یہاں تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا ہے فضا میں بتدریج تبدیلی رونما ہوتی چلی آ رہی ہے نہ اب عیسائیت کے ساتھ وہ پہلی سی وابستگی کہیں نظر آتی ہے اور نہ اب اسلام کے خلاف پہلا سا تعصب ہی باقی ہے پھر یہ بھی نہیں ہے کہ یہاں کسی نے اسلام کو صداقت کے طور پر قبول ہی نہ کیا ہو۔ ایک اچھی خاصی معقول تعداد خود یہاں کے لوگوں کی اسلام قبول کر چکی ہے اور لوگ مسلسل اسلام میں داخل ہو رہے ہیں گو ابھی داخل ہونے والوں کی تعداد نمایاں طور پر زیادہ نہیں ہے **ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ایک دن آنے**

والا ہے اور جلد آنے والا ہے کہ جب روئے زمین پر بسنے والے دیگر بنی نوع انسان کی طرح اہل امریکہ بھی جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے اور یہاں بھی اسلام سربلند ہوئے بغیر نہ رہے گا ایک خدائی بشارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اسلام کے غلبہ کے دن اب قریب ہیں ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ پانچ سال کے دوران امریکہ میں اسلام کے حق میں بعض انقلابی تبدیلیوں کی ابتداء منصۂ شہود پر آجائے گی۔ اس کے بعد روس میں بھی ایسی ہی انقلابی تبدیلیوں کا آغاز ہوگا یہ سب کچھ کیسے ہوگا؟ یہ ہم نہیں بتا سکتے صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے ہمیں یہ بتایا ہے اور وہ ایسا کرنے پر پوری قدرت رکھتا ہے **اہل امریکہ ہی نہیں بلکہ پوری روسی قوم اسلام قبول کر کے خدا تعالیٰ کی طرف واپس لوٹ آئے گی**۔ جس طرح ایک ننھے سے بیج میں سے درخت نکل آتا ہے اسی طرح موجودہ خفیف آثار میں سے جن کی حیثیت ایک بیج کی سی ہے **اسلام کے عالمگیر غلبہ کا درخت نمودار ہوگا اور نشوونما پا کر پورے کرّۂ ارض پر محیط ہو جائے گا**۔ فی الوقت دنیا والوں کو ایسا انقلاب ناممکن نظر آتا ہے لیکن مستقبل کے لحاظ سے ایسے انقلاب کا برپا ہونا عین ممکنات میں سے ہے اور ہم اپنی روحانی آنکھوں سے اسے برپا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔"

(الفضل 27/اگست 1976ء)

آئندہ سو سال میں امریکہ میں رہنے والوں کی غالب اکثریت حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گی

3/اگست 1976ء کو حضور نے امریکہ کے مشہور روزنامے "واشنگٹن پوسٹ" (مسٹر جیمز ہیڈلے Mr. James Hadley) سے ملاقات فرمائی اور اس کے متعدد سوالات کے جواب دیئے۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ یہاں کے لوگوں کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں فرمایا۔

"میرا پیغام یہ ہے کہ انسان، انسان سے محبت کرنا سیکھے۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کی تمام خرابیوں اور مشکلات کی اصل وجہ یہ ہے کہ انسان نے انسان سے محبت کرنا چھوڑ دیا ہے۔ میں یہ پیغام لے کر یہاں آیا ہوں کہ صرف اور صرف اسلام کی بے مثال اور لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ہی انسان، انسان سے محبت کرنا سیکھ سکتا ہے اور یہ کرّہ ارض امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ میں جہاں بھی گیا ہوں میں نے لوگوں تک یہ بات پہنچانے کی کوشش کی ہے کہ اسلام آئندہ سو سال میں ساری دنیا میں پھیل جائے گا اور اب آپ کو بھی بتاتا ہوں **کہ ایک صدی کے اندر اندر امریکہ میں رہنے والوں کی غالب اکثریت بھی اسلام کی حسین اور دل موہ لینے والی تعلیم کی گرویدہ ہو کر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں** حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گی۔ میں یہ اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ

نے ہمیں خود اسلام کے غالب آنے کی بشارت دی ہے اور وہ یہ قدرت رکھتا ہے کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھائے۔ حضور نے اس ضمن میں مزید فرمایا کہ دنیا کو ابھی یہ بات ناممکن نظر آتی ہے اور وہ اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن ہمیں یہ بات اس لئے ناممکن نظر نہیں آتی کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں بہت سی ایسی باتیں جو پہلے ناممکن نظر آتی تھی ہماری آنکھوں کے سامنے ممکن کر دکھائی ہیں...... **اسی طرح ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ عالمگیر غلبۂ اسلام کی پیشگوئی بھی ضرور پوری ہوگی اور یہ دنیا اسلام کی آغوش میں آ کر رہے گی۔**

......اب فضا بدل رہی ہے۔ اسلام کے خلاف تعصب دن بدن کم ہو رہا ہے اور خود مغربی اقوام کی اسلام میں دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے **تو اس وقت دنیا میں بنیادی تبدیلیاں ظہور میں آ رہی ہیں اور رفتہ رفتہ رونما ہونے والی یہ تبدیلیاں بالآخر اسلام کے عالمگیر غلبہ پر منتج ہو کر رہیں گی۔**"

(الفضل 22؍اکتوبر 1976ء)

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

...... پیشگوئیوں کا پورا ہونا ......

یادرکھو اور لکھ چھوڑو تم، تمہارے بچے بھی گواہی دیں گے کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ سچی بات کہہ رہا ہوں

"جو عالم الغیب خدا ہے خدا ہی عالم الغیب ہے نا، ہم تو نہیں غیب کی باتیں جاننے والے، وہ مستقبل کے متعلق بھی ہیں اور وہ حال کے متعلق بھی ہیں غیب کی باتیں۔ مستقبل کے متعلق جو باتیں ہیں ان میں اخروی زندگی بھی ہے۔ اس میں اس صدی میں غلبۂ اسلام بھی ہے۔ اس میں انسان کے لئے یہ بشارت بھی ہے کہ جو ایک دوسرے کو خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے اس کے غضب کے نیچے آ کر ہلاک نہیں کرلیں گے وہ سارے کے سارے جو ہیں وہ محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے اور امن اور سکون اور بشاشت اور خوشحالی کی زندگی گزارنے لگیں گے۔ یہ مستقبل کی بات ہے۔ مجھے کئی جگہ کہنا پڑا کہ تم سمجھو گے میں کوئی پاگل آ گیا ہوں، تمہارے سامنے ایسی باتیں کرتا ہوں، یورپ کے لوگوں کو مگر یہ یاد رکھو، لکھ چھوڑو تم، تمہارے سامنے نہیں۔ تمہارے بچے گواہی دیں گے کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ سچی بات کہہ رہا ہوں۔"

(خطبہ جمعہ 21 ؍نومبر 1980ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات 1980ء)

اللہ کے وعدے اور بشارتیں بہرحال پوری ہوں گی راستے کی مشکلات اور رکاوٹیں اللہ کے فضل سے دور ہو جائیں گی

"اس وقت ہماری جماعت اپنی زندگی کے ایک نہایت اہم اور نازک دور میں سے گزر رہی ہے۔ اسلام کے خلاف طاقتیں بظاہر زوروں پر ہیں اور ہم بے حد کمزور بلکہ لاشے محض ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے اس کی بشارتیں اور پھر ان کے پورا ہونے کے جو آثار دنیا کے افق پر ہماری روحانی آنکھ دیکھ رہی ہے۔ وہ ہمیں اس

یقین پر قائم کر دیتے ہیں کہ یہ وعدے اور بشارتیں بہرحال پوری ہوں گی۔ راستے میں بہت سی مشکلات اور روکیں حائل ہوں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل بھی موسلا دھار بارش کے قطروں سے زیادہ نازل ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں آپ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ شکر اور حمد کے جذبات کے ساتھ شب و روز دعاؤں میں لگے رہیں اور غلبۂ اسلام کی خاطر انتہائی جدوجہد اور قربانیوں کے لئے تیار رہیں نہ صرف خود بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس کے لئے تیار کریں تاکہ اللہ تعالیٰ جلد وہ دن لائے جبکہ نہ صرف پورا برّ اعظم افریقہ بلکہ ساری دنیا ہی امت واحدہ بن کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر تاریکی کے بادل چھٹ جائیں۔ دنیا کے دل اسلام کے نور سے منور ہو جائیں اور دنیا کے دل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے مالا مال ہو کر خدائے واحد کے آگے جھک جائیں۔ آمین"

(خصوصی پیغام برموقع جلسہ سالانہ غانا 15/ دسمبر 1980ء از الفضل 8/ مارچ 1981ء)

احمدیت کی ترقی اور شوکت سے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدے ضرور پورے ہو کر رہیں گے

"عزیزو! آج سے بانوے سال قبل قادیان کی مقدس سرزمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جو آواز بلند ہوئی تھی آج خدا کے فضل سے اس آسمانی آواز کی صدائے بازگشت دنیا کے ہر حصے اور ہر کونے سے سنی جا سکتی ہے اور اس خدائی آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ سے بھی زائد ہو چکی ہے کیا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم نشان نہیں ہے؟ یہ تو ایک ایسا نشان ہے جو دوست، دشمن سب کو نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر سچے اور مخلص احمدی نے اپنی زندگی میں اسلام اور احمدیت کی صداقت کے بے شمار نشانات کا بذات خود مشاہدہ کیا ہے۔ یہی وہ مشاہدہ ہے جس کی بنیاد پر ہم ایک مضبوط چٹان کی طرح اس یقین پر قائم ہیں کہ **اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ احمدیت کی ترقی اور شوکت کے جو وعدے کئے ہیں وہ سب کے سب انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ہی پورے ہو کر رہیں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت ان وعدوں کے پورا ہونے میں روک نہیں بن سکتی۔** اس میں شک نہیں کہ الٰہی سنت کے مطابق الٰہی جماعتوں کی مخالفتیں ہوتی ہیں اور آئندہ بھی ہوں گی۔ ابتلاؤں اور مصائب کا آنا بھی بہرحال مقدر ہے۔ لیکن دنیا خواہ کتنا زور لگا لے وہ ہماری ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی۔ **احمدیت کے ذریعہ غلبہ اسلام کا الٰہی وعدہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم استقلال اور استقامت کے ساتھ ہر قسم کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے چلے جائیں۔** کیونکہ قربانیوں کے

بعد ہی وقت موعود کا آنا مقدر ہے۔"

(ولولہ انگیز پیغام برائے جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 1981ء از الفضل 8/ فروری 1982ء)

غلبۂ اسلام کے دن مجھے اُفق پر نظر آ رہے ہیں یہ سورج انشاء اللہ طلوع ہوگا

"لندن میں بھی میں نے کہا تھا اور یہ کہنے پر مجبور ہو گیا تھا، میں سوچتا ہوں تو میرے دل کی کیفیت یہ ہوتی ہے۔

ع گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

(درثمین صفحہ :130)

غلبۂ اسلام کے دن مجھے Horizon (افق) پر نظر آ رہے ہیں۔ یہ سورج انشاء اللہ طلوع ہوگا اور نصف النہار پر پہنچے گا۔"

(خطبہ جمعہ 10/ جولائی 1970ء از الفضل 21/ اپریل 1971ء)

......حفاظت الٰہی......

یہ جماعت اللہ کی حفاظت اور پناہ میں ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بشارتیں دی ہیں کہ اس جماعت کو غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے جس کے یہ معنی بھی ہیں کہ **جب تک یہ جماعت اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لے اور تمام دنیا میں اسلام کو غالب نہ کر لے اور تمام ادیان باطلہ کو اسلام کے دلائل سے شکست نہ دے لے اس وقت تک یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور پناہ میں ہے دنیا کی کوئی طاقت یا دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی جماعت احمدیہ کو مٹا نہیں سکتیں۔** اسلام تو غالب ہو کر رہے گا اور ہم دعا کرتے ہیں اور ہماری انتہائی خواہش ہے کہ جب اسلام دنیا میں غالب آ جائے پھر بھی یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور قیامت تک شیطان کے حملوں سے یہ محفوظ رہے یہاں تک کہ وہ زمانہ آ جائے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انسان پھر اپنے رب کو بھول جائے گا اور یہ زمین اور اس پر بسنے والے مٹا دئے جائیں گے اور قیامت آ جائے گی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

جماعت نے ہی دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔ اب اسلام کا کوئی ایسا سپہ سالار دنیا میں پیدا نہیں ہوگا جو یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ختم ہو گیا ہے اور اس کا زمانہ اب شروع ہوا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپؑ کی تحریرات اس مسئلہ کے متعلق بڑی واضح ہیں۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے ہی اسلام کی وہ انتہائی خدمت کرنی ہے اور اسلام کے لئے ان انتہائی قربانیوں کو دینا ہے اور اسلام کی خاطر اس انتہائی جاں نثاری کا نمونہ پیش کرنا ہے جس کے نتیجہ میں اسلام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں غالب آنا ہے تو یہ **جماعت بحیثیت جماعت یقیناً اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی امان میں ہے** لیکن ہم میں سے ہر ایک کو اپنے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری کسی کمزوری یا غفلت یا خود پسندی کی وجہ سے یا کسی حصہ جماعت کو ان کی کسی کمزوری یا غفلت کی وجہ سے اپنی حفاظت اور امان سے باہر نہ نکال دے۔ پس مومن کا کام ہے کہ وہ ہر وقت اپنے رب سے ڈرتا بھی رہے اور اس کی رحمت پر پوری امید بھی رکھے اور اس کی ذات پر کامل توکّل بھی رکھے۔"

(خطبہ جمعہ 13/ اکتوبر 1967 از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 923-924)

ہمیں ظالم اور مفسد کی تلوار یا توپ یا ایٹم بم سے کوئی خوف نہیں
یہ سارے مجبور ہوں گے کہ ہماری طرف آئیں

"دنیا ہمیں مارنے کی سکیمیں سوچ رہی ہوتی ہے دنیا ہماری مردم شماری۔ خدا معلوم نیک نیتی سے یا بدنیتی سے کر رہی ہوتی ہے مگر وہ جو ہمارا خدا ہے وہ فرماتا ہے تم فکر کیوں کرتے ہو میں جو تمہارے ساتھ ہوں اور پھر 74ء کی آگ ہو یا 53ء کی آگ ہو۔ ہمیں جلانے کے لئے جو عظیم آگ بھی جلائی گئی اس نے یہ ثابت نہیں کیا کہ جماعت احمدیہ کو ایسی آگ میں جلایا جا سکتا ہے بلکہ اس نے یہ ثابت کیا کہ جب ایک احمدی کی زبان سے یہ نکلتا ہے کہ **"آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے"** تو یہی بات سچی ہوتی ہے جتنی مرضی آگ جلا دو اس سے کیا ہوتا ہے اللہ رب العالمین۔ كُلَّ يَوۡمٍ هُوَ فِيۡ شَاۡنٍ ہے۔ اس کی تدبیروں کی شکل بدلتی رہتی ہے وہ ایک نئے رنگ میں ایک نئے نور میں ایک نئی شان کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہو رہا ہے۔

آج اس نے ہمارے اس ملک کے حالات بدل دیئے ہیں۔ اب مجھے جو نظر آ رہا ہے وہ یہ ہے کہ شرارتی ‘ ہم سے تعصب رکھنے والا ‘ ہمیں دکھ پہنچانے والا ‘ ہمیں لوٹنے اور قتل کرنے کے منصوبے باندھنے والا تو موجود ہے

لیکن جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک زمین کے عوام بھی اسے پسند نہیں کرتے کہ ایک شخص دوسرے کی گردن اڑانے کے منصوبے بنائے **اور ہماری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے ہم تو زندہ رہنے اور زندہ کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں ہمیں کون مار سکتا ہے** ہمارے افراد جان کی قربانی دے دیں گے **لیکن ہماری جماعت زندہ اور زندگی بخش ہے اس کا دوسرا نام "آب حیات"** ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے خود مشاہدہ کرتی اور دوسروں کو دکھاتی ہے۔ حضرت نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور آپؐ کے جلال کا عرفان رکھتی اور یہ عرفان دوسروں میں بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ قرآن کریم کی عظمت کو سمجھتی اور اس کے حسن کو جانتی اور جس رنگ میں اس نے بنی نوع انسان پر احسان فرمایا ہے اس کی معرفت رکھتی ہے اور یہ چاہتی ہے کہ یہی معرفت دوسروں کے اندر بھی پیدا ہو جائے۔ **ہم تو زندگی کا پانی ہیں۔ ہمیں موت کا گھونٹ کون پلا سکتا ہے۔ دنیا میں نہ کسی ماں نے ایسا بچہ جنا اور نہ کوئی ماں ایسا بچہ جنے گی جو اس میں کامیاب ہو جائے۔ ہم نے ساری دنیا کو زندہ کرنا ہے ہمیں ظالم اور مفسد کی تلوار یا توپ یا ایٹم بم سے کوئی خوف نہیں ہے۔ یہ سارے مجبور ہوں گے کہ ہماری طرف آئیں**......

پس ہمیں نہ کوئی مارنے والا' نہ کوئی ہلاک کرنے والا' نہ کوئی مٹانے والا اور نہ کوئی ڈرانے والا پیدا ہوا ہے۔ ہم کسی انسان سے ڈر سکتے ہیں؟ کیا ہم اس انسان سے ڈر سکتے ہیں جو اپنا مقام بھی نہیں یاد رکھ سکا؟ کیا ہم اس ذات کو چھوڑ سکتے ہیں جس کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور جس کے قادرانہ تصرفات سے کوئی چیز باہر نہیں اس کے دامن کو ہم چھوڑ نہیں سکتے اور اس کے ایٹم بم سے ہم کوئی خوف نہیں کھا سکتے۔ ہم تو اس بات کے لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ ہنستے' مسکراتے چہروں کے ساتھ دنیا کی بھلائی میں زندگی گزاریں۔ جب ہم اپنے رب کے سامنے جاتے ہیں تو جس طرح ایک عاشق مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہا ہوتا ہے اس طرح ہم تڑپتے ہیں۔ لیکن جب ہم دنیا کے سامنے جاتے ہیں تو دنیا اپنی تمام مفسدانہ طاقتوں کے باوجود ہمارے چہروں پر سوائے مسکراہٹ کے کچھ نہیں دیکھے گی۔ یہی ہماری شان ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ طاقت کا مقابلہ طاقت سے نہ کرنا۔ ہمارے **خلاف اگر لاٹھی اٹھائی گئی تو اس کے مقابلے میں ہم لاٹھی نہیں اٹھائیں گے اور پھر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تم طاقت کے مقابلے میں طاقت استعمال نہ کرنا میں اپنی طاقت لے کر آسمانوں سے زمین پر آؤں گا اور تمہاری حفاظت کروں گا** اس بشارت کے بعد کون سا خوف ہے جو ہمارے دلوں کو ہراساں کر سکتا ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1970ء صفحہ 299-297)

شیطانی وساوس اور اس کے ہر حملہ سے محفوظ کر دیئے جاؤ گے

"اللہ تعالیٰ توفیق دے گا انشاءاللہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اور ہم جیسا کہ خدا تعالیٰ نے نوع انسانی سے یہ وعدہ کیا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک وقت ایسا آئے گا جب میں شیطان کے پنجہ سے تمہیں نجات دلاؤں گا اپنے مہدی، اپنے محمدؐ کے مہدی کے ذریعے سے اور پھر تم میرے پیار کو حاصل کرو گے اور **شیطانی وساوس اور شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ کر دیئے جاؤ گے۔ انشاءاللہ وہ دن آئیں گے ضرور آئیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتیں تو** پوری ہو کر رہتی ہیں۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 28/دسمبر 1978ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات)

......خلافت کا دوام......

حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپ کے خلفاء کے ذریعہ نشانوں کا سلسلہ جاری ہے اور اب بھی یہ دروازہ بند نہیں ہے

" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا کہ وہ (یعنی نشانوں کا سلسلہ۔ ناقل) کھلا ہے بند نہیں ہے۔ **آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے ذریعہ نشانوں کا یہ سلسلہ جاری رہا ہے** حضرت خلیفہ اوّلؓ کی زندگی ان لوگوں کی زندگی تھی جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اُوْتُوا الْعِلْمَ آیہ مذکور میں بیان کیا ہے۔ یہی حال حضرت مصلح موعودؓ کا تھا۔ **سینکڑوں اور ہزاروں نشان دنیا نے آپ کے ذریعہ دیکھے اور اب بھی یہ دروازہ بند نہیں ہے** ابھی چند دن کی بات ہے نماز فجر سے قبل میں استغفار میں مشغول تھا ایک خوف سا مجھ پر طاری تھا اور میں اپنے ربّ سے اس کی مغفرت کا طالب ہو رہا تھا۔ اس وقت اچانک میں نے محسوس کیا کہ ایک غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرّف میں لے لیا ہے اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے "قیام دین" اور پھر ایک دھکے کے ساتھ جس نے میرے سارے جسم کو ہلا دیا میں پھر بیداری کے عالم میں آ گیا۔ اور اس کی تفہیم مجھے یہ ہوئی کہ موجودہ سلسلہ خطبات کے ذریعہ جو پروگرام مَیں جماعت کے سامنے رکھنے والا ہوں **اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دین اسلام کو قائم کرے گا۔ اس کے استحکام کے سامان پیدا کرے گا انشاءاللہ**۔ تو ہزاروں نشانات ہیں جن کا سلسلہ خلافتِ مسیح محمدیؐ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے۔ مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ چونکہ خلیفہ راشد فنا کے اور نیستی کے مقام پر

ہوتا ہے اس لئے عام طور پر وہ ایسی باتوں کا اظہار نہیں کیا کرتا۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت کے اظہار کی باتیں ہوتی ہیں۔ سوائے ایسی باتوں کے جن کا تعلق سلسلہ کے ساتھ ہو اور جن کا بتایا جانا ضروری ہو۔"

(خطبہ جمعہ 12 رمئی 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 681)

جماعت قدرت ثانیہ سے مرحوم نہیں ہوگی اس کے ذریعہ سے اسلام کو ضرور غلبہ حاصل ہوگا

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایوان محمود میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے اعزاز میں مورخہ 29۔ اخاء 1348ھ کو الوداعی دعوت دی گئی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک عظیم وعدہ یہ بھی دیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ اندرونی طور پر بھی اور بیرونی طور پر بھی قیامت تک اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتی رہے گی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں اسے قدرت ثانیہ (یعنی خلافتِ حقہ) قرار دیا ہے چونکہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اس پر یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ آپؑ بہرحال انسان ہیں اور ایک وقت میں آپؑ نے اس دنیا سے کوچ کر جانا ہے۔ کیا آپؑ کی وفات کے بعد جماعت اس مجسم قدرت سے محروم ہو جائے گی؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نہیں جماعت اس سے **محروم نہیں ہوگی۔ آپؑ نے اس خوف کو دور کرنے کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ کی یہ بشارت سنائی کہ میرے بعد بھی جماعت میں اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوتی رہیں گی اور یہ سلسلہ جب تک کہ جماعت احمدیہ پر قیامت نہیں آ جاتی۔ اور روحانی طور پر یہ جماعت مردہ نہیں بن جاتی (العیاذ باللہ) اس وقت تک یہ جماعت خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کرتی رہے گی** ......

پس احمدی مسلمان تو ایسی قوم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ایک قادرانہ فعل کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے جو کام اس کے ذمہ لگایا گیا ہے (بظاہر کام تو سارے اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے) وہ انشاء اللہ پورا ہوگا۔ **اسلام کو ضرور غلبہ حاصل ہو گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کے رستے میں روک نہیں بن سکتی**"

(ماہنامہ خالد دسمبر 1969ء)

......امّت واحدہ کا قیام......

آنحضرت ﷺ کو امّت واحدہ کے قیام کا جو وعدہ دیا گیا تھا وہ پورا ہوگا

"آسمانوں پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے اور خدائی تقدیر حرکت میں آ چکی ہے کہ بادشاہ بھی اور امراء بھی متوسط طبقہ کے لوگ بھی اور غریب و مسکین اور یتیم بھی جماعت میں داخل ہو کر اخوت کی برادری میں شامل ہوتے اور محبت کی رسی میں بندھ کر ایک ہوتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ **آنحضرت ﷺ کو امت واحدہ کے قیام کا جو وعدہ دیا گیا تھا وہ پورا ہوگا۔ امراء اور مملکتوں کے سربراہ بادشاہ کی حیثیت سے داخل ہوں گے اور غریب بھائی کو بھائی کی حیثیت سے گلے لگالیں گے۔ نہ کوئی بادشاہ رہے گا اور نہ کوئی فقیر۔ سارے ہی اپنے آقا و مطاع محمد ﷺ کے قدموں میں غلام بن کر رہیں گے اور ایک حسین معاشرہ پیدا کر کے ایسی زندگی گزاریں گے**...... کہ اس دنیا میں اللہ کی رضا کی جنتیں انہیں حاصل ہوں گی۔ فتنہ و فساد مٹ جائے گا' بھائی بھائی پر ظلم نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کے خاطر قربانی دے رہا ہوگا الغرض وہ ایک حسین معاشرہ ہوگا جس میں سب ہی اللہ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے اس کے شکرگزار بندوں کی حیثیت سے ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے ہوں گے۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ 28/دسمبر 1970ء از الفضل 12/جنوری 1971ء)

سارے ممالک امّت واحدہ اور ایک ملک بن جائیں گے

"میں نے پہلے بھی غالباً ایک خطبہ میں کہا تھا کہ یہ تو عارضی چیز ہے میرا اور آپ کا نقطہ نگاہ یہ تو نہیں کہ بنگلہ چلا گیا اور جو بنگلہ اب کہلاتا ہے یعنی مشرقی پاکستان وہ ہم سے کٹ گیا اور نہ جانے کیا ہو گیا۔ ہمارے سپرد تو اللہ تعالیٰ نے یہ کام کیا ہے کہ **مشرقی پاکستان ہی نہیں ہمیں تو افریقہ کے سارے ممالک امریکہ میں بسنے والوں یعنی شمالی اور جنوبی امریکہ میں بسنے والوں اور یورپ میں بسنے والوں اور جزائر میں رہائش رکھنے والوں کو امّت واحدہ یعنی ایک قوم بنا دینا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسی کی رحمت سے ایک ملک بن جائیں گے۔ انشاء اللہ**"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972ء صفحہ 15)

انشاء اللہ ہم سب کو امّت واحدہ بنا دیں گے

"اگلی صدی انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس لئے ہمیں رحم آتا ہے ان لوگوں پر جو ہمارے

احساسات کو نہیں سمجھتے۔ ہمیں اپنے لئے خدا کی قسم کچھ نہیں چاہیے۔ ہمیں جو کچھ چاہئے وہ خدائے واحد و یگانہ اور اس کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے چاہئے .... **ہم نے تو پیار سے اپنوں کو بھی جیتنا ہے اور غیروں کو بھی جیتنا ہے اور انشاء اللہ ہم سب کو امّت واحدہ بنا دیں گے اپنے زور سے نہیں بلکہ خدا کے فضل** سے۔ خدا نے اپنی رحمتوں سے وہ کچھ ظاہر کیا جس کا تصور بھی ہمارے دماغ نہیں کر سکتے تھے کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ بیرونی ممالک کے سارے اخراجات بیرونی ممالک کی جماعتیں اٹھالیں گی۔"

(خطبہ جمعہ 7/نومبر 1975ء از الفضل 25 نومبر 1975ء)

نوع انسانی امّت واحدہ بن کر محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی

"محمد رسول اللہ ﷺ کا بپا کردہ انقلاب عظیم آخری زمانے میں عروج کی منزلیں طے کرنے کے لئے زمانہ کے لحاظ سے اپنے دوسرے دور میں داخل ہو چکا ہے اور اس زمانہ کے متعلق قرآن کریم میں پیشگوئی کی گئی ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ امت محمدیہ کو بشارتیں دی گئی ہیں کہ **لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ** کی بشارت کے مطابق دین اسلام تمام ادیان اور تمام ازمز (ISMS) پر غلبہ حاصل کرے گا۔ میں **لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ** کے معنی محض مذاہب نہیں کرتا بلکہ انسانی دماغ نے تمدن اور معاشرہ اور اقتصادیات کے جو اصول بنا لئے ہیں اور جو لوگوں کے نزدیک مذہب کے قائم مقام بن چکے ہیں ان کو بھی میں اس میں شامل کرتا ہوں یعنی میرے نزدیک **لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ** کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین اسلام کی صداقت عیسائیوں پر تو واضح ہو جائے گی لیکن کمیونسٹ دہریوں پر واضح نہیں ہوگی بلکہ جو اشتراکی نظام ہے جسے انہوں نے مذہب کی بجائے اپنے ملک اور اپنے زیر اثر علاقوں میں قائم کر رکھا ہے اس پر بھی اسلام اپنے روحانی اور اخلاقی اور علمی اصول کے ذریعہ غالب آئے گا اور ان سے بھی اپنا سکہ منوائے گا اور ان اقوام کو بھی نہ مذہب کے نام سے تو دور ہٹ چکی ہیں لیکن جنہوں نے اپنی عملی زندگی کے لئے فلسفیانہ اصول بنا لئے ان کو ماننا پڑے گا کہ نہ کوئی پرانا دین اس زمانے میں کام آتا ہے اور نہ ان کی عقل ان کو نجات کی راہ دکھلا سکتی ہے اور اس کے **نتیجہ میں نوع انسانی امت واحدہ بن کر اور ایک خاندان کے طور پر محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی**۔"

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ 6/نومبر 1977ء از الفضل 21/مئی 1978ء)

نوع انسانی کو امّت واحدہ بنانے کا زمانہ آ گیا

"ایک بین الاقوامی برادری کی ابتداء ہو چکی جو پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں نوع انسانی کو امّت واحدہ بنا دیا جائے گا۔ اس کی بنیاد رکھ دی گئی ...... اس کا نظارہ ہمیں نظر آ رہا ہے اس بنیاد کا۔ کالے اور گورے میں کوئی فرق نہیں رہا۔ مشرق اور مغرب میں کوئی دوری نہیں رہی۔ کوئی نفرت نہیں رہی۔ آپس میں کوئی حقارت نہیں رہی۔ ہر ایک دوسرے کی عزت کرنے والا دوسرے سے پیار کرنے والا۔ دوسرے کا احترام کرنے والا دوسرے کی خاطر تکلیف اٹھانے والا۔ اور ایثار اور قربانی پیش کرنے والا بن گیا۔ عجیب انقلاب نوعِ انسانی کی زندگی میں بپا ہو چکا۔ ابھی ابتداء ہے سارے ہی عظیم انقلابات کی ابتداء چھوٹے پیمانے سے شروع ہوتی ہے۔ لیکن محمد ﷺ کا یہ انقلاب عظیم تو اتنا بڑا ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا اتنا بڑا انقلاب دنیا میں بپا ہی نہیں ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو یہ بشارت دی تھی۔ کہ تیرے ذریعے سے میں نوع انسانی کو امّت واحدہ بنا دوں گا اور محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو یہ بشارت دی تھی کہ میرا ایک فدائی آخری زمانہ میں پیدا ہوگا اور وہ زمانہ ہوگا نوع انسانی کو امّت واحدہ بنانے کا۔ وہ فدائی پیدا ہو چکا وہ زمانہ آ گیا۔ اب میرا اور آپ کا کام ہے کہ اس حقیقت کو پہچانیں اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر اس مطالبہ کو پورا کریں جو یہ انقلاب ہم سے کر رہا ہے۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26/دسمبر 1979ء از رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات)

آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں دنیا محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے آ جائے گی

"ترقی کرنے والے آدمی ہیں۔ تھوڑے ہیں لیکن بڑا اثر رکھتے ہیں۔ امریکہ میں ان کی تعداد تھوڑی ہے لیکن افریقہ میں وہ لاکھوں کی تعداد میں بھی ہیں۔ پہلے وہ بلیک کہلاتے تھے لیکن اب احمدیت کی برکت سے نورانی بن گئے ہیں۔

......اللہ تعالیٰ نے ایسی انقلابی تبدیلی ان کے دلوں میں پیدا کر دی ہے کہ وہ ایک دو نہیں بلکہ لاکھوں قربانی کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام کا ورد کرنے والے ہیں، تسبیح اور تحمید کرنے والے ہیں اور محمد رسول ﷺ پر درود بھیجنے والے ہیں۔ حضور نے فرمایا ان لوگوں کے وجودوں میں ان علاقوں میں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کے

عاشقوں اور اپنی ہر چیز خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دینے والوں کی ایک نئی قوم پیدا ہوگئی ہے یہ لوگ اس علاقے کے لگتے ہی نہیں۔ یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان سے اتارا ہے حضور نے فرمایا **انقلاب عظیم پیدا ہو چکا ہے۔ اور اس میں روز بروز تیزی پیدا ہو رہی ہے۔ آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں دنیا محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے آ جائے گی۔** اور خدا تعالیٰ کا یہ کہنا ہے کہ میرے منصوبوں کو کوئی ماں جایا ناکام نہیں کر سکتا۔

(خلاصہ اختتامی خطاب جلسہ سالانہ 28/دسمبر 1981ء از الفضل 30/جنوری 1982ء)

۞ ...... عظیم روحانی انقلاب ...... ۞

وہ وقت قریب آ رہا ہے جب دنیا انکار مہدیؑ کو حیرت واستعجاب سے دیکھے گی

"میں جماعت کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہیں کیونکہ دنیا میں **ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے۔** میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کون سی خوش بخت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہوں گی وہ افریقہ میں ہوں گی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں لیکن میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں **جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کر لے گی اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہوگی۔**

وہ زمانہ چونکہ قریب ہے اس لئے میں آپ کو پھر تاکید سے کہتا ہوں کہ جب کسی قوم پر اس قسم کی عظیم نعمتیں نازل ہو رہی ہوں تو اس قوم کو بھی ایک عظیم قربانی دینی پڑتی ہے۔

ہماری جانیں، ہمارے مال اور ہماری عزتیں سب خدا کیلئے ہیں اور خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔

اگر ہماری جماعت ایثار اور فدائیت کا یہ نمونہ دکھائے تو اللہ تعالیٰ اس جماعت کو دین و دنیا کی حسنات سے کچھ اس طرح نوازے گا کہ دنیا کے لئے قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

ابھی ابھی مجھے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا وہ کشف یاد آ گیا جس میں ان کو دو تین سو سال بعد کا نظارہ دکھایا گیا۔ کشف میں انہوں نے دیکھا کہ بعد میں آنے والے لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ کس قدر احمق تھے وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور انہوں نے آپ کو

قبول نہ کیا۔

اتنی بڑی صداقت اتنے روشن اور واضح دلائل خدا کی نصرت کے اتنے نمایاں نمونے دیکھنے کے بعد کیا وجہ ہوسکتی تھی کہ انہوں نے مسیح محمدیؐ کے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مطلب یہ کہ آنے والی نسلیں نہ ماننے والوں کو بڑی تعجب کی نگاہ سے دیکھ رہی تھیں۔

......ایسا ہی ہوگا یہ ایک حقیقت ہے جس کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ **اور وہ وقت قریب آ رہا ہے جب دنیا انکار مہدی معہود کو حیرت واستعجاب سے دیکھے گی۔** اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی فتح، نصرت اور کامیابی کا انتہائی زمانہ تین سو سال تک بتایا ہے لیکن حضور کے بعض کشوف اور الہامات یہ بتاتے ہیں کہ وہ آخری فتح جس میں اسلام دنیا پر غالب آ جائے گا۔ شاید کچھ دیر چاہتی ہو لیکن ان آنے والے پچیس تیس سالوں میں بعض ممالک اور علاقوں میں احمدیت کو کثرت حاصل ہو جائے گی (انشاء اللہ) اور وہاں کے رہنے والے اپنی زندگیاں تعلیم احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے مطابق گزارنے والے ہوں گے۔

......اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھ کو بھی ایسا بنا دے کہ ہم اس کی نظر میں ہر قسم کے انعاموں اور فضلوں کے مستحق ٹھہریں اور خدا تعالیٰ کے وعدے جلد ہی ہماری زندگیوں میں پورے ہوں اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ وہ جو دنیا کی نگاہ میں دھتکارا گیا تھا وہی دنیا میں مقبول ٹھہرا۔ **اللھم آمین**"

(خطبہ جمعہ 10/ دسمبر 1965ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 44-43)

انقلاب عظیم کے آثار ہمیں نظر آ رہے ہیں

" تیسری نمایاں چیز جو ہمیں تحریک جدید کے کام میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ غیر مذاہب کو اس کی وجہ سے اور اس کے کاموں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے اور وہ جو اپنی جہالت اور عدمِ علم کی وجہ سے اسلام کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ آج وہ اسلام کے عقلی دلائل اور اسلام کی تاثیرات روحانیہ اور تائیداتِ سماویہ سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ ایک انقلابِ عظیم بپا ہو گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ابھی بہت سا کام کرنا ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ **اس عظیم انقلاب کی ابتدائی شکل ظاہر ہو گئی ہے۔ اس کی تکمیل میں کچھ وقت لگے گا** یعنی جب ہم ان اقوام کے دل اپنے اور ان کے ربّ کے لئے جیت لیں گے **اور ساری دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جانے لگے گا اور اسلام مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے گا۔**

بہرحال اس انقلاب عظیم کے آثار ہمیں نظر آ رہے ہیں اور یہ بھی حیران کن ہیں۔ انقلاب مختلف

مدارج میں سے گزرتا ہے۔ ایک دور اس کا یہ ہے اور وہ بھی عقل کو حیرانی میں ڈالنے والا ہے کہ آج سے چند سال پہلے اسلام کے خلاف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف منکرین اسلام کس طرح متکبرانہ غرّاتے تھے اور آج وہی لوگ ہیں جو احمدی مرّبیوں اور مبلّغوں سے بات کرتے ہوئے بھی گھبراتے ہیں اور بات کرنے سے کتراتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 23 رمئی 1969ء از خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 65)

آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے طفیل آپؐ کے عظیم فرزند مسیح موعودؑ کی روح کی برکت سے اسلام ایک دفعہ پھر دنیا پر چھا جائے گا

"محمد رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم روحانی فرزند مسیح موعود و مہدی معہود کا وعدہ فرمایا تھا اور **بشارت دی تھی کہ آپ ﷺ کی قوت قدسیہ کے طفیل اس عظیم روحانی فرزند کی فانی فی اللہ اور فانی فی الرسول کی روح کی برکت سے اسلام ایک دفعہ پھر دنیا پر چھا جائے گا اور ایک دفعہ پھر اسلام اپنے حسن اور اپنے احسان کے جلووں سے دنیا کے دل جیتے گا اور غالب آئے گا اور یہ غلبہ تا قیامت قائم رہے گا**......دلوں پر آخری فتح حاصل کرنے کا وقت قریب آ رہا ہے خدا غضب میں ہے اور ہم دنیا کے لئے انتہائی فکر مند۔ ہماری بڑی اور ہماری چھوٹی نسل پر بڑی ہی ذمہ داری آ پڑی ہے۔ دنیا نمونہ کی محتاج ہے اور اسلام کا صحیح نمونہ سوائے ہمارے اور کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ سوائے ہمارے کیونکہ ہم نے ہی اپنے رب کی توفیق سے محمد ﷺ کے مہدی اور آپؐ کے عظیم روحانی فرزند کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد باندھا ہے......

پس اٹھو اور بیدار ہو جاؤ۔ سستیاں ترک کرو اور کمر ہمت کس لو۔ اور اپنی دعاؤں اپنے علم اپنے عمل اپنے حسن سلوک اور اپنی ہمدردی اور غم خواری سے دنیا پر اسلام کے حسن اور اس کے احسان کے جلوے ظاہر کرو۔ اور دنیا کے دل اپنے رب کریم کے لئے جیت لو اور اپنے رب کے محبوب بن جاؤ۔ و علیہ توکلنا و بہ التوفیق۔"

(قادیان کے جلسہ سالانہ 1967ء کے موقع پر روح پرور پیغام از الفضل 14 ردسمبر 1967ء)

اسلام کی فتح کے دن کی پو پھٹ چکی ہے۔ تمام انسانوں کے دل محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے جیتے جائیں گے

"حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعے ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ ہم اسلام کی آخری فتح کا دن دیکھنے

والے ہیں۔ تمام انسانوں کے دل محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے جیتے جائیں گے۔ اسلام جیتے گا اور عنقریب جیتے گا۔ باوجود اس مخالفت کے جو اسلام کی ہو رہی ہے دنیا کی کوئی طاقت اس فتح کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اپنے دلوں میں یہ یقین مضبوطی کے ساتھ جما لیں کہ **اسلام کی فتح کے دن کی پَو پھٹ چکی ہے۔ تھوڑے عرصے میں آپ ایک عظیم انقلاب دیکھیں گے۔** آپ اپنے حصے کے طور پر اسلام کی خاطر کوشش کریں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی برکات اور فضلوں کو اپنے لئے منتظر پائیں گے اس مقصد کے حصول کیلئے آپ اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم کریں۔ کوشش اور دعا سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کریں تب جا کر آپ اس مقصد کو پورا کریں گے جس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے۔"

(ترجمہ از انگریزی خطاب بمقام گورنمنٹ سیکنڈری سکول گیمبیا از ماہنامہ خالد اکتوبر 1970ء صفحہ 88 دورہ مغربی افریقہ نمبر)

ہم ناکام ہونے کے لئے پیدا ہی نہیں کئے گئے زمین یہ زمین اور آسمان یہ آسمان نہیں رہے گا یہ انقلاب اپنے ارتقاء کی انتہاء کو پہنچے گا

"مجھے یہ اطلاعیں آرہی ہیں کہ بعض مقامات پر پوسٹرز کے ذریعہ بعض جگہ تقاریر اور گفتگو کے ذریعہ پھر سے جماعت احمدیہ کو تکلیف پہنچانے کے لئے سخت کلامی اور افتراء پردازی سے کام لیا جانے لگا ہے۔ جہاں تک جماعتِ احمدیہ کی فطرت (جماعتیں بھی اپنی ایک فطرت رکھا کرتی ہیں) کا تعلق ہے، انسانی آنکھ نے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ ہم نے کسی کی گالی کے مقابلہ پر گالی نہیں دی اور اُس وقت بھی جب کہ ہم کو دُکھ دیا گیا کبھی کسی کو دُکھ پہنچانے کے متعلق سوچا تک نہیں۔ اس لئے کہ ہم تو خود کو "خیرِ اُمّت" کا ایک حصہ سمجھتے ہیں، جس کا قیام اللہ تعالیٰ کی قدرت سے عمل میں آیا ہے اور جس کی بقاء اس لئے ضروری ہے کہ اس کے ذریعہ دُنیا میں بھلائی کا وہ سمندر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں پیدا کیا گیا ہے، اس سے نکلنے والی نہریں ادھر اُدھر ساری دُنیا میں پھیلیں اور بنی نوع انسان کی بھلائی کا انتظام ہو۔

موجودہ حالات میں جب کہ پاکستان انتہائی نازک دور میں سے گزر رہا ہے اور ہماری بقاء ہم سے انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کر رہی ہے ایسے وقت میں بعض لوگوں کا اِس طرح گند کو اُچھالنا اور اِس رنگ میں اپنے اندرونہ کو ظاہر کرنا (ہم سمجھتے ہیں کہ) یہ ہمارے ساتھ دشمنی نہیں بلکہ اپنے ملک کے ساتھ دشمنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ذہن کو

فراست کا کچھ نور عطا فرمائے اور وہ حقائق کو دیکھنے لگے اور وہ اپنے اور اپنی قوم کے نقصان کے درپئے نہ ہو۔

دراصل یہ ہماری راہ کے کانٹے ہیں اور ہم نے یہ کب کہا ہے کہ ہمارا راستہ کانٹوں کے بغیر ہے ہمیں تو یہی بتایا گیا ہے کہ تمہاری راہ میں کانٹے ہوں گے لیکن تم ان کی پرواہ نہ کرنا۔ تمہارے راستے میں روکیں کھڑی کی جائیں گی۔ تم اُن کو پھلانگتے ہوئے چلے جانا۔ اس طرف توجہ نہ دینا۔ اپنی ساری توجہ اُس کام کی طرف لگانا جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے چنانچہ ہماری آنکھ نے دیکھا اور ہم نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ گذشتہ اسّی سال میں ہمارے خلاف جب بھی اس قسم کی مہمّیں جاری کی گئیں (اور ہمیشہ ہی جاری کی گئیں) تو اِس قسم کی مہموں کے نتیجہ میں ہمیں نقصان نہیں پہنچا۔ تم میں سے (جو یہاں بیٹھے ہو) ہر ایک آدمی اِس بات کا گواہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کا مشن ناکام نہیں ہوا......

پس جس چیز نے اسّی سال میں ہمیں پریشان نہیں کیا اور ہمیں غمگین نہیں بنایا' وہ چیز ہمیں آج بھی غمگین نہیں بنا سکتی کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ **"اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا"**

ہر قسم کا غلبہ اور قدرت اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اور جو اعمال اور منصوبے اُس کی مرضی اور منشاء کے خلاف کئے جاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہوا کرتے اس لئے کہ وہ سمیع بھی ہے اور علیم بھی ہے......

پس دوستوں کو چاہئے کہ وہ اِن تکلیفوں کی طرف توجہ نہ کریں۔ **ہم ناکام ہونے کے لئے پیدا ہی نہیں کئے گئے** کیونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اور ایک لمبا عرصہ پہلے یہ اعلان فرمایا تھا کہ **ہماری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے** گو اُس وقت تو حالات بڑے مختلف تھے۔ اب تو دُنیا بدل گئی ہے۔ پاکستان تو کیا ساری دُنیا میں جماعت کو جو وقار حاصل ہوا ہے اور لوگوں کے دلوں میں جماعت کے لئے جو محبت اور پیار پیدا کیا گیا ہے آپ اس کو تخیّل میں بھی نہیں لا سکتے۔

غرض زمین و آسمان بدل گئے ہیں۔ کہا گیا تھا کہ سیّدنا **حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس مادی اور گنہگار اور گندی دُنیا میں ایسے حالات پیدا کئے جائیں گے کہ زمین یہ زمین نہیں رہے گی اور آسمان یہ آسمان نہیں رہے گا۔ یہ تبدیلی یہ انقلاب تو پیدا ہو رہا ہے اور انشاء اللہ اپنے ارتقاء کی انتہاء کو پہنچے گا**' اس لئے ہم نے ایسی باتوں کی بالکل پرواہ نہیں کرنی جو بظاہر تکلیف دہ معلوم ہوتی ہیں اور نہ جوش میں آنا ہے اور نہ کسی سے کوئی مطالبہ کرنا ہے اور نہ کسی سے جا کر شکائتیں کرنی ہیں......

غرض وہ لوگ جو تمہیں برا بھلا کہتے ہیں تم ان کو بخش دو اور ان کو معاف کر دو اللہ تعالیٰ بھی انہیں معاف کر دے اور اُن کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور اس کے نور کا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کا ایک نیا'

روشن، منور، نورِ محض اور بڑا حسین آسمان پیدا ہو جائے جس کی روشنی میں اور جس کے سایہ میں یہ زمین وہ زمین نہ رہے جسے آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہماری یہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ دن جلد لائے۔ اس لئے تم بڑی سمجھ بُوجھ کے ساتھ اور اپنے جذبات پر قابو پا کر قربانیاں دو۔ جو قربانیاں تمہارا ملک چاہتا ہے وہ بھی دو اور جن قربانیوں کا نوعِ انسان آج مطالبہ کر رہی ہے وہ بھی دو۔ اللہ تعالیٰ بڑے فضل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑی رحمتیں نازل کرے گا اور بڑی خوشیوں کے سامان پیدا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

(خطبہ جمعہ 31؍دسمبر 1971ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 547-554)

حضرت محمد ﷺ کے روحانی سمندر کا پانی دنیا پر برسے گا اور ساری دنیا اسلام کے حیات بخش پانی سے سیراب ہوگی

"آج کے اس زمانہ میں مَیں بہت خوش ہوں نئی نسل میں بڑا جذبہ پایا جاتا ہے نوجوان آگے نکل رہے ہیں۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے وہ کس مادہ سے بنے ہوئے ہیں اس واسطے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے پر امید ہیں کہ ہماری حرکت میں شدت قائم رہے گی جو کمزور رہ گئے ہیں وہ جھاگ کی طرح کنارے پر چلے جائیں گے۔ ممکن ہے کہ کوئی رَو ایسی چلے جو ان کو کنارے سے بھی اوپر خشکی پر پھینک دے۔ یہ دریا حضرت محمد ﷺ کے بحرِ ذخّار میں مل جائے گا۔ یہ پانی تو دراصل وہیں سے آیا تھا۔ ہوائیں حضرت محمد ﷺ کے روحانی بحرِ ذخّار سے بخارات کو اٹھا کر لائیں اور پھر خدا کے حکم سے ایک کر دیا۔ پھر وہ پانی بارش بن کر گرا اور مختلف دریاؤں میں پڑ کر اسی سمندر میں آ کر مل گیا۔

پس حضرت محمد ﷺ کے روحانی سمندر کا پانی دنیا پر برسے گا اور ساری دنیا اسلام کے حیات بخش پانی سے سیراب ہوگی اس لئے اب میں بڑی حد تک مطمئن ہو گیا ہوں کیونکہ نئی نسل کے متعلق میری فکروں کو اللہ تعالیٰ نے بڑی حد تک دور کر دیا ہے......

خدا نے عظیم روحانی انعامات کے لئے ہمیں چنا ہے۔ عجیب و غریب اور عظیم شان کے حامل انعامات تمہارا انتظار کر رہے ہیں اور وہ وقت زیادہ دور نہیں کہ وہ انعامات تمہیں ملیں گے۔ دنیا حیران ہوگی تم بھی حیران ہو گے خدا تعالیٰ کی حمد سے یہ دنیا بھر جائے گی۔ تمہارے جسم کے ذرّے ذرّے کو خدا تعالیٰ کی جلالی اور عظیم شان بالکل بدل ڈالے گی۔ تم اس سے بھی مختلف ایک اور چیز بن جاؤ گے دنیا کے لئے بھلائی کے

سامان پیدا ہوں گے اور دکھ کے سارے امکانات مٹا دیئے جائیں گے اور ہر شخص سکون کی زندگی گزارنے والا ہوگا اور جب خدا کی طرف سے اسے کوئی دکھ پہنچے گا تو اس کو خدا کی محبت میں مست ہونے کی وجہ سے خدا کی طرف سے آنے والے امتحان کو دیکھ کر خوشی اور لذت حاصل ہوگی۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972ء صفحہ 110-107)

اب وہ وقت آ گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی روحانی زندگی نے جس انقلاب کو دین و دنیا میں بپا کرنا تھا وہ کامیاب ہو

"چوتھا روحانی انقلاب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کے ساتھ آیا۔ اس انقلاب کی علامت اور Symbol اَلْبَلَدُ الْاَمِیْن ہے۔ اس سے پہلے جتنے روحانی انقلاب آئے وہ انسانیت کو اس چوتھے اور آخری انقلاب کے لئے تیار کرنے آئے تھے۔ حضرت آدمؑ کے انقلاب روحانی کی غرض یہ نہیں تھی کہ آدمؑ اپنے انقلاب میں کامیاب ہو۔ بلکہ آدمؑ کے انقلاب روحانی کی غرض یہ تھی کہ آدمؑ اپنے انقلاب میں محمد ﷺ کو کامیاب کرنے کے لئے کامیاب ہو۔ آدمؑ کی کامیابی اپنی ذات میں نہ انسانیت کا مقصود تھی نہ خدا تعالیٰ کا۔ یہی حال حضرت نوح اور موسیٰ علیہما السلام کا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا انقلاب، انقلاب عظیم تھا یہ انقلاب روحانی انقلاب بھی تھا اور مادی انقلاب بھی۔ کیونکہ اس انقلاب کے ذریعہ سے روحانیت اور مادیت کو اس طرح ایک دوسرے میں سمو کر ایسا حسین امتزاج پیدا ہوگا کہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً کی عملی تصویر سامنے آ جائے۔

یہ انقلاب انقلاب عظیم ہے۔ کیا بلحاظ انقلاب روحانی ہونے اور کیا بلحاظ مادی انقلاب ہونے کے۔ انقلاب دنیا میں پہلے بھی آئے اور اب بھی آ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کہہ کر نبی اکرم ﷺ کے انقلاب کو انقلاب عظیم کہا (عظیم کا لفظ عربی زبان میں ایسی چیز کے لئے بولا جاتا ہے جس سے بڑھ کر کوئی چیز نہ ہو) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ذریعہ ایک انقلاب عظیم بپا ہوا۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

"پھر جب ہمارے بزرگ نبی ﷺ دنیا میں ظاہر ہوئے تو ایک انقلاب عظیم دنیا میں آیا اور تھوڑے ہی دنوں میں وہ جزیرۂ عرب جو بت پرستی کے سوا کچھ نہیں جانتا تھا ایک سمندر کی طرح توحید سے بھر گیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس انقلاب کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے کہ ساری دنیا توحید سے بھر جائے۔ یہ مقصد عظیم ہے اس انقلاب عظیم کا۔

چاروں روحانی انقلابوں میں شیطانی فوجوں کے خلاف ایک عظیم جدوجہد جاری رہی اور نبی اکرم ﷺ کی عظیم ترین جدوجہد کے انتہاء کو جس میں شیطان نے آخری شکست کھانا ہے۔ صداقت اور ضلالت آخری اور فیصلہ کن جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ نے سورۃ التین میں چار انقلابات کا ذکر فرمایا ہے اور اس ہماری دنیا میں بھی چار مادی انقلاب ہمیں نظر آتے ہیں جن میں محمد ﷺ کا چوتھا اور آخری انقلاب ہے۔

ان چار انقلابات کا تعلق سورہ فاتحہ میں مذکور چار بنیادی صفات باری تعالیٰ سے ہے یعنی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت اور مالکیت یوم الدین کے ساتھ۔ جب ہم ان صفات پر غور کریں تو ان کا خصوصی تعلق ہمیں ان چار انقلابات کے بانیوں سے نظر آتا ہے۔ یعنی ربوبیت عالمین کا آدمؑ کے ساتھ، رحمانیت کا نوحؑ کے ساتھ، رحیمیت کا موسیٰؑ کے ساتھ اور محمد ﷺ روحانی طور پر بھی اور مادی طور پر بھی خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت کا مظہر اتم بن کر نمایاں طور پر دنیا کے سامنے آئے۔

جب ہم اس نکتہ پر پہنچے کہ نبی اکرم ﷺ کا انقلاب مادی اور روحانی ہر دو لحاظ سے انقلاب عظیم ہے تو لازماً دل میں یہ خیال پیدا ہونا چاہئے کہ کیا سرمایہ دارانہ انقلاب سے بھی بڑا؟ اشترا کی انقلاب سے بھی بڑا؟ چین کے سوشلسٹ انقلاب سے بھی بڑا؟ میں کہتا ہوں کہ ہاں! ان سے بھی بڑا۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ انقلابی جدوجہد چونکہ ساری دنیا کے لئے تھی اور یہ چند دنوں اور چند سالوں میں پوری نہیں ہوسکتی تھی اس لئے اس کی ابتداء نبی اکرم ﷺ کی روحانی زندگی کی ابتداء سے ہوئی اور اس کا آخری معرکہ حضورؐ کے عظیم روحانی جرنیل مہدیٔ معہود کے زمانہ میں ہوگا۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی روحانی زندگی نے **جس انقلاب کو دین و دنیا میں بپا کرنا تھا وہ کامیاب ہو** اور ساری دنیا کے بسنے والے تمام بنی نوع انسان اس غرض کو پورا کریں جس غرض کے ماتحت نوحؑ کی چھوٹی سی قوم کو خاندان خاندان مختلف ملکوں میں پھیلا دیا گیا تھا اور جس کو اکٹھا کرنے کے لئے موسیٰؑ کے زمانہ میں قومیت کو مضبوط کیا گیا تھا تا کہ ایک وقت آئے کہ یہ ساری قومیں سر جوڑ کر امت واحدہ بننے کے لئے تیار ہوں جس کی بشارت حضرت نبی کریم ﷺ کو دی گئی تھی اور اب حضرت مہدی معہود کو خبر دی گئی ہے **کہ اس بشارت کے پورا ہونے کا وقت اب آ گیا ہے اور صداقت اور نور کی ضلالت اور شیطان کے ساتھ اب آخری جنگ ہوگی**......

سو تم خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا کرو۔ تا ہمارا مقصد جو ہے وہ پورا ہو جائے اور ہم زندگی کے عروج تک

پہنچ جائیں۔ پھر ان قوموں کو پتہ لگے کہ ہم غلطی پر تھے پھر وہ کہیں گے کہ ہم نے سمجھا کچھ تھا اور حقیقت کچھ اور ہے۔ پھر وہ تمہارے پاس آئیں گے۔ تم انہیں غلامی کی زنجیروں میں باندھ کر محمد ﷺ کے قدموں میں لا کر نہیں ڈال سکتے بلکہ ان کے دل تمہارا نمونہ دیکھ کر صداقت کو حاصل کریں گے۔ پھر وہ اپنے گزشتہ گناہوں کا کفارا ادا کرنے کے لئے چل کر نہیں بلکہ دوڑتے ہوئے محمد ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے اور اسلام کو وہ غلبہ نصیب ہوگا جو اس چوتھے انقلاب عظیم (جو مادی اور روحانی انقلابات کا مقام اتّصال ہے) کا مقصود ہے۔"

(اختتامی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ 7/اکتوبر 1972ء از ماہنامہ خالد نومبر 1972ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل، رحم اور فرشتوں کی مدد سے وہ انقلاب عظیم پیدا ہوگا جس کے لئے نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا گیا

"اس وقت جس زمانہ میں ہم داخل ہوئے ہیں میرے احساس کے مطابق یہ اس سے ملتا جلتا زمانہ ہے جو جنگ احزاب کے وقت میں آج سے چودہ سو سال پہلے ہمیں نظر آتا ہے اس وقت بھی افق پر دشمنیاں اور مخالفتیں اور مخالفانہ دولتیں اکٹھی ہو کر اسلام کو مٹانے کے لئے جمع ہو گئی تھیں اور اس وقت بھی دنیا کی دولتیں اور دنیا کی طاقتیں حتّٰی کہ ان کی طاقت بھی جو مذہب پر ہی یقین نہیں رکھتے مذہب کو مٹانے کے لئے اس اجتماع میں اس الجمعیت میں اکٹھی ہوگئی ہیں۔ ہماری یہ روحانی جنگ جس میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اور راکٹوں اور میزائلوں کے استعمال کی ضرورت نہیں ہے بلکہ روحانی ہتھیاروں سے یہ جنگ لڑی جانی ہے یہ جنگ روحانی ہتھیاروں سے پچھلے پچاسی سال سے لڑی جارہی ہے۔ حقیقتاً اس آخری معرکے کے آخری دور کے اندر جماعت داخل ہو رہی ہے۔ اس کے لئے ہم نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور اس کی برکت سے ایک منصوبہ بنایا ہے اور اس منصوبہ کو خدا تعالیٰ نے ضرورت کے مطابق ہمارے ذہنوں میں ایسا ہی بنایا تھا کہ یہ ایک زبردست عالمگیر مقابلہ کی تیاری کا منصوبہ بن جائے۔

صد سالہ جوبلی منصوبہ کا مقصد

اس منصوبہ کا صحیح مقام، جماعت کو سمجھنا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کا مقصد ہی یعنی خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے اس کے قائم کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کیا جائے۔ پس جماعت احمدیہ کی پہلی کوششیں اور جماعت احمدیہ میں جو پہلی تنظیمیں قائم ہوئیں اور جاری ہوئیں وہ وہی مقاصد رکھتی ہیں جو مقصد کہ موجودہ منصوبہ رکھتا ہے ان کا ایک ہی مقصد ہے۔ بعثت مہدی کے ساتھ جو کام شروع ہوا اس کا ایک ہی مقصد ہے کہ توحید خالص کو دنیا میں قائم کیا

جائے۔ ہر دل میں توحید خالص کو میخ کی طرح گاڑ دیا جائے اور اسلام کو اس طرح غالب کیا جائے کہ غیر مسلم کا وجود نہ ہونے کے برابر رہ جائے۔ پہلے دن سے یہی منصوبہ تھا لیکن وہ درجہ بدرجہ ترقی کرتا رہا اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اب ہم اس منصوبہ کے یعنی اس عالمگیر جنگ کے جو رحمۃ للعالمینؐ کے زمانہ سے شروع ہوئی ہے آخری معرکہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ جنگ محمدؐ کی ہے۔ اور لڑی جارہی ہے مہدی کی قیادت میں...... مہدی معہود کی اس مہم میں وہ طاقت پیدا ہوگی جو ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور اس طرح جیسا کہ میں Foresee کر رہا ہوں **جیسا کہ میری روح اسی یقین کے ساتھ دیکھ رہی ہے** جس طرح آج دن کو دیکھ رہی ہے **وہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی**۔ اس صدی میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے اور اس کی طرف سے نازل ہونے والے فرشتوں کی مدد سے **دنیا میں وہ انقلاب عظیم پیدا ہو جائے گا جس انقلاب عظیم کے لئے نبی اکرم ﷺ کو مبعوث کیا گیا** اور جس کے لئے چودہ سو سال سے زائد عرصہ میں جنگ لڑی گئی۔ یہ ہمارا آخری مرحلہ ہے یہ اس جنگ کا آخری معرکہ ہے پھر جنگ کے آخری معرکہ کے بعد تو ثمرات کے اکٹھا کرنے کا وقت ہوتا ہے اور جب میں کہتا ہوں غلبہ اسلام کی صدی تو میرا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس صدی میں ہم اسلام کے لئے دنیا کے کونے کونے سے پھل اکٹھے کریں گے اور انسان کا دل بحیثیت نوع انسانی توحید خالص سے پُر ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عرفان رکھے گا اور اس کی عظمت اور جلال کا جذبہ اس کے دل میں پیدا ہوگا وہ اس کے ساتھ ایسی ذاتی محبت رکھے گا جو دنیا کے کسی عاشق نے اپنے محبوب سے نہ رکھی ہوگی اور پھر وہ حسین معاشرہ قائم ہو جائے گا جس معاشرے کے لئے آدم سے لے کر آج تک انسان ترستا رہا مگر اسے قائم نہیں کر سکا۔ پھر اس دنیا میں جس "دنیا کی جنت" کا وعدہ دیا گیا ہے وہ جنت نمایاں ہو کر سامنے آجائے گی......

مخالفت خواہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو جائے خدا فرماتا ہے اور خدا کا یہ پیغام میں آپ کو پہنچاتا ہوں کہ یہ مخالفت شدید تو ہوگی مگر کامیاب نہیں ہوگی۔ **انشاء اللہ فتح ونصرت! فتح ونصرت اسلام کے حق میں مقدر ہے۔** خدا تعالیٰ کے پیار کو نوع انسانی نے محمد ﷺ کے فیض اور قوت قدسیہ کے نتیجہ میں مہدی معہود کے ذریعے پانا ہے۔ ہر انسان نے وہ پالینا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔

مخالفت کی آگ ہمیں ڈرا نہیں سکتی

......

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ جلائی گئی تھی اور وہ آگ میں کود گئے تھے۔ میں یہ کہتا ہوں اور یہ بھی ٹھیک ہے اور خدا کا ایک نشان ہے کہ خدا کا ایک بندہ خدا پر اتنا توکّل کرتا تھا کہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ اگر میں آگ

میں جل جاؤں گا تو کیا ہوگا۔ لیکن نہیں! ابراہیم علیہ السلام آگ میں اس یقین کے ساتھ کود گئے تھے کہ یہ آگ مجھے نہیں جلائے گی۔ پس جماعت کے دوستوں سے میں کہتا ہوں کہ یہ یقین تمہیں بھی دلایا گیا ہے۔ اس یقین پر قائم رہیں۔ تمہارے کانوں میں اس عظیم مہدی معہود کی یہ آواز پڑی ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ **آگ سے ہمیں مت ڈراؤ کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔** اگر آپ واقعہ میں مہدی معہود کے غلام ہیں، اگر آپ واقعہ میں مہدی معہود کے ساتھ خود کو منسلک کر کے حضرت نبی اکرم ﷺ کے ادنیٰ چاکر بننا چاہتے ہیں تو آگیں آپ کو ڈرائیں گی؟ یا آگ آپ سے ڈرے گی کیا ہوگا؟ آگ ڈرے گی! آپ کو آگ نہیں ڈرا سکتی۔ آپ کو مخالفتیں نہیں ڈرا سکتیں۔ قرآن کریم نے آپ کو کہا کہ لَا تَخْشَوْهُمْ ان مخالفتوں سے مت ڈرنا۔ وَاخْشَوْنِي صرف مجھ سے خوف کرو اور میری خشیت پیدا ہو...... **پس دنیا کی طاقتیں ہمیں کیا ڈرائیں گی اور دنیا کی طاقتیں ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہیں خدا کا وعدہ پورا ہوگا اور اسلام دنیا میں غالب آئے گا اور ہمیشہ غالب رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"**

(رپورٹ مجلس مشاورت 1974ء صفحہ 232-243)

جماعت احمدیہ کے ذریعہ انقلاب کی ابتداء ہو چکی ہے جب یہ انقلاب اپنے پورے کمال کو پہنچے گا تو اسلام کو ساری دنیا پر غالب کر دکھائے گا

"حضرت مصلح موعودؓ کا ایک خواب ہے۔ آپ نے دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ "میں پانچ سال امریکہ میں رہ کر واپس آیا ہوں اور اب روس جا رہا ہوں" خلیفہ مامور من اللہ کا جانشین اور قائم مقام ہوتا ہے۔ خلفائے سلسلہ احمدیہ میں سے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مجھے امریکہ کا دورہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اس خواب کی بناء پر ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ پانچ سال کے دوران امریکہ میں اسلام کے حق میں انقلابی تبدیلیوں کا آغاز ہوگا اور انشاء اللہ وہاں بھی اسلام کے غالب آنے کے سامان ہوں گے۔"

حضور نے تین مادی نظاموں اور ان کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "چوتھا انقلاب خالص روحانی انقلاب ہوگا۔ **جماعت احمدیہ کے ذریعہ انقلاب کی ابتداء ہو چکی ہے** اور یہ رفتہ رفتہ منصۂ شہود پر آ رہا ہے۔ **جب یہ انقلاب اپنے پورے کمال کو پہنچے گا تو اسلام کو ساری دنیا پر غالب کر دکھائے گا۔"**

(احباب واشنگٹن کے ساتھ گفتگو 25/جولائی 1976ء از الفضل 27/اگست 1976ء)

روئے زمین پر بسنے والے تمام انسان اسلام کے حلقہ بگوش ہو کر نئے انسان بن جائیں گے

حضور نے اس امر کا اعلان کرتے ہوئے کہ

"ایک دن اسلام دنیا پر غالب آ کر رہے گا بتایا کہ دنیا ایک انقلاب کے بعد دوسرے انقلاب میں سے گزرتی چلی آ رہی ہے۔

......ایک چوتھا انقلاب بھی ہے جس کی بنیاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کے ساتھ پڑ چکی ہے اور وہ ہے حقیقی اسلامی انقلاب۔ اس کا مقصد بنی نوع انسان کی چاروں قسم کی صلاحیتوں کی کامل نشوونما کے ذریعہ ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل تعلق پیدا کر دکھانا ہے۔ ابھی اس انقلاب کے ابتدائی آثار ہی نمودار ہوئے ہیں اور بالعموم دنیا والے اس سے بے خبر ہیں **لیکن خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ یہ انقلاب رونما ہو کر رہے گا اور یہ اپنے کمال کو اس وقت پہنچے گا جب تمام بنی نوع انسان اسلام کو زندہ مذہب کے طور پر اختیار کر لیں گے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ جب اہل امریکہ ہی نہیں بلکہ رُوئے زمین پر بسنے والے تمام انسان اسلام کے حلقہ بگوش ہو کر نئے انسان بن جائیں گے** کیونکہ جسمانی ' ذہنی' اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی کامل نشوونما کے نتیجہ میں انہیں ان کا اصل اور جائز حق پورا پورا مل جائے گا اور ہر قسم کی Exploitation کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔

اس سوال کے جواب میں کہ یہ انقلاب کب اپنے کمال کو پہنچے گا آپ نے فرمایا" **دوسری صدی اسلام کی فتح کی صدی ہے اس صدی میں اسلام دنیا میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ ساری دنیا پر چھا جائے گا۔ سو یہ حقیقی اسلامی انقلاب اپنے کمال کو پہنچنے میں سو سال سے زیادہ عرصہ نہیں لے گا** اور سو سال کا عرصہ قوموں کی تاریخ میں کوئی زیادہ لمبا عرصہ نہیں ہوتا۔"

(خلاصہ پریس کانفرنس بمقام والڈورف اسٹوریا ہوسٹل نیویارک 5/اگست 1976ء از الفضل یکم اکتوبر 1976ء)

زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے دنیا کی کوئی طاقت اس انقلاب کو روک نہیں سکے گی

"علی الترتیب سرمایہ دارانہ اور کمیونسٹ انقلاب کے ناکام ہونے کے بعد اب اسلامی نظام دنیا میں غالب آئے گا اور اس زمانہ میں دنیا جن مسائل سے دوچار ہے اور جن کے حل کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ اسلام کی بے مثال۔ لازوال تعلیم انہیں حل کر دکھائے گی۔ یہ ہمارا اندازہ یا خوش فہمی نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے ایک مامور کو مبعوث کر کے ہمیں خود اس کی خبر دی ہے۔ اس مامور کی بعثت کے نتیجہ میں **دنیا میں موعود اسلامی**

انقلاب کی طرح پڑ چکی ہے اور یہ انقلاب رفتہ رفتہ رونما ہوتا چلا آ رہا ہے اور آئندہ ایک صدی کے اندر اندر یہ اپنے کمال کو پہنچ جائے گا یہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے دنیا کی کوئی طاقت اس انقلاب کو اپنے کمال تک پہنچنے سے روک نہیں سکے گی۔ "

(خطاب 24؍اگست 1976ء بعد از نماز عشاء گوٹن برگ از ماہنامہ خالد دسمبر 1977ء)

دنیا میں ایک عظیم ہمہ گیر روحانی انقلاب برپا ہونے والا ہے
جس کے سامنے تمام دنیاوی انقلابات ماند پڑ جائیں گے

"انسان اپنی نادانی کی وجہ سے اس جنت ارضی سے بھاگ رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ روئے زمین کے انسانوں کو اس جنت ارضی کی طرف بلائیں اور اس میں داخل ہونے کی راہ دکھلائیں۔ یہ ہے ہماری ذمہ داری اور ہمارا فرض۔ ہمارے اندر یہ تڑپ پیدا کی گئی ہے کہ ہم اپنی اور دوسروں کی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کو ترقی دے کر اپنی طرح ان کا بھی خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کریں۔ **خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کی بھٹکی ہوئی مخلوق دوبارہ اس کی طرف واپس آئے۔** میں نے آپ لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف واپس لانے کی ذمہ داری آپ پر اور آئندہ نسلوں پر عائد ہوتی ہے۔ یاد رکھیں کہ دنیا **میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہونے والا ہے اتنا عظیم اور ہمہ گیر انقلاب کہ جس کے سامنے تمام دنیوی انقلابات ماند پڑ جائیں گے۔** دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک اس کی حالت بدل دی جائے گی اور صحیح معنوں میں ایک نئی دنیا بن جائے گی لیکن قبل اس کے کہ یہ عظیم انقلاب رونما ہو۔ **دنیا کی تمام حکومتیں اور دولتیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو نابود کرنے کے لئے جمع ہو جائیں گی لیکن خدا اسے غلبہ عطا کرے گا۔ "**

(کوپن ہیگن میں احباب سے خطاب 29؍اگست 1976ء از ماہنامہ خالد دسمبر 1977ء)

یہ نہ بھولیں کہ مستقبل آپ کا ہے چھلانگیں مارتے ہوئے آگے بڑھنا ہے

"اپنا ماضی نہ بھولیں۔ اور یہ بھی نہ بھولیں کہ مستقبل آپ کا ہے۔ آپ نے چھلانگیں مارتے ہوئے آگے بڑھنا ہے اور اگر راستے میں ہمالیہ کے پہاڑ جتنی بھی آگ ہو تو آپ کے دل سے یہ آواز نکلے گی کہ آگ سے ہمیں نہ ڈراؤ، آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

ساری دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول ﷺ کے حق میں جیتنے کے لئے ایک انقلاب عظیم دلوں میں بپا

ہونا شروع ہو گیا' اس کے کچھ نتائج آج آ گئے ہیں کچھ کل آئیں گے کچھ پرسوں! حضور نے فرمایا۔ تم کچھ فکر نہ کرو دنیا کی مخالفت بادلوں کی ٹکڑیوں کی شکل میں آتی ہے **اور ایک وقت آئے گا کہ اسلام کا نور اور محمد ﷺ کا حسن آسمان پر اس طرح چمکے گا کہ اندھیرے پیدا کرنے والی کالی بدلیوں کا نشان بھی کسی کو نظر نہیں آئے گا۔ انشاء اللہ**...... مجھے یہ سوچنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی کہ پیسے کہاں سے آئیں گے۔ میں تو حیران ہوں اور حیرت میں گم ہوں اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مجھ ذرّہ ناچیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا اور اعلان کر دیا کہ اس کے ذریعے سے میں دنیا میں انقلاب لا کر دکھاؤں گا۔"

(خلاصہ خطاب جلسہ سالانہ 27؍دسمبر 1981ء از الفضل 18'20؍جنوری 1982ء)

آپ کے ذریعہ نوع انسانی کے اس نازک دور میں انقلاب عظیم بپا ہونے والا ہے

"تلوار خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ہاتھ سے اس زمانہ میں چھین لی' نہیں رہنے دی۔ اس لئے کہ غلطی سے پہلے زمانوں میں بھی تلوار کے ذریعہ سے اسلام نہیں پھیلا تھا۔ دشمن کا مقابلہ کرنے اور اپنے دفاع کے لئے تلوار کا استعمال کیا گیا تھا۔ لیکن یہ جو پادری اور دوسرے متعصب غیر مسلم تھے انہوں نے غلط اعتراضات اسلام اور محمد ﷺ پر کرنے شروع کئے۔ تب خدا نے کہا جب ابوجہل کے ساتھیوں کی طاقت کے مقابلہ میں اسلام دشمن طاقتیں کروڑوں گنے زیادہ ہو چکی ہوں گی (اب ابوجہل کی تلوار کے مقابلے میں ایٹم بم کی جو طاقت ہے آج کی دنیا کی' وہ کروڑوں گنے سے زیادہ ہے یا نہیں ہے؟) اس وقت میں مسلمان کے ہاتھ سے تلوار لے لوں گا اور کہوں گا کہ بغیر تلوار کے ان کا مقابلہ کرو اور مجھ پر توکّل رکھو۔ بغیر تلوار کے تم' دوسرے ذریعے ہیں' ان کا دل جیتو گے اور یہ اپنی طاقت تمہارے خلاف استعمال نہیں کریں گے' تمہارے قدموں میں لا کے ڈال دیں گے اور محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔

......اتنا بڑا فرق ہے آپ میں اور آپ کے غیر میں کہ آج تو آپ بھی نہیں پہچانتے۔ آنے والے مورخین جو ہیں وہ تو آپ میں سے ایک ایک پر ایک ایک کتاب لکھ جائیں گے' اگر آپ صحیح راستے پر چلتے رہے۔ اس "اگر" کے ساتھ میں یہ کہہ رہا ہوں۔ **کیونکہ آپ کے ذریعے نوع انسانی کے اس نازک دور میں ایک انقلاب عظیم بپا ہونے والا ہے۔**

خدا کرے کہ آپ اس انقلاب عظیم کو بپا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین"

(اختتامی خطاب تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ پاکستان 6؍مئی 1982ء از مشعل راہ جلد 2 صفحہ 590-589)

۞ ...... فتح و کامیابی ...... ۞

یہ جماعت مغلوب ہونے والی نہیں بلکہ غالب ہونے والی اور بنی نوع انسان کے دلوں کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے جیتنے والی ہے

"ایک پیمانہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لگائے ہوئے درخت کی زندگی (جو اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق ایک معینہ وقت تک ہوتی ہے) اور اس کی بقاء کا یہ بتایا ہے کہ

اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَاط اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ (الانبیاء:45)

یعنی جو پودے اللہ تعالیٰ کے لگائے ہوئے ہوتے ہیں ان میں تدریجی ارتقا اور تدریجی کامیابی اور...... تدریجی حسن اور خوبصورتی میں زیادتی پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیشہ ایسے درختوں کے متعلق میرا یہ قانون ہے کہ میں دنیا (مخالف دنیا) کو بتدریج کم کرتا چلا جاتا ہوں اور اپنے قائم کردہ سلسلہ کو آہستہ آہستہ اور بتدریج بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت اس بات کی بیّن دلیل ہوتی ہے۔ کہ یہی سلسلہ اور یہی جماعت غالب آنے والی ہے۔ عقل بھی اسی نتیجہ پر پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی یہی ہے اس لئے فرمایا ان حالات میں اگر وہ اپنی عقل سے کام لیں تو کیا وہ اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ کہ وہ غالب آجائیں گے۔ عقل اس نتیجہ پر نہیں پہنچتی......

آپ دوست اگر اپنی تاریخ پر نظر ڈالیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے بلکہ جو شخص بھی سوچے گا وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے کہ

اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَاط اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ (الانبیاء:45)

کہ کناروں سے زمین کو اللہ تعالیٰ ہمارے لئے چھوٹا کرتا چلا جاتا ہے اور اس جماعت کے اندر اس نسبت کے ساتھ وسعت پیدا کرتا چلا جاتا ہے اور یہ پختہ دلیل ہے اس بات کی کہ **یہ جماعت مغلوب ہونے والی نہیں۔ بلکہ غالب ہونے والی اور فاتح ہونے والی اور خدا تعالیٰ کی نصرتوں کو جذب کر کے خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے والی اور بنی نوع انسان کے دلوں کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول (محمد رسول اللہ ﷺ) کے لئے جیتنے والی ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 23 / دسمبر 1966ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 526-524)

ہماری ترقی کے دروازے کھل رہے ہیں اور کھلیں گے۔ انشاءاللہ

"یہ زمانہ ہمارے لئے انتہائی نازک ہے اس لئے کہ اس زمانہ میں **ہماری ترقی کے بہت سے دروازے کھل رہے ہیں اور کھلیں گے انشاءاللہ**۔ اگر ہم اپنی غفلت اور سستی کے نتیجہ میں ان دروازوں میں داخل نہ ہوں تو بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو ہم حاصل کریں اللہ تعالیٰ کے غضب کے موردہم بن سکتے ہیں۔ پس خوف کا مقام ہے ہمیں سوچنا چاہئے ہمیں ڈرنا چاہئے بدنتائج سے اور ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے ہمیں ان فضلوں کو دیکھنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ ہم پر کر رہا ہے اور اس فضل کے نتیجہ میں ہماری ترقیات کے نئے سے نئے دروازے اور نئی سے نئی راہیں ہم پر کھول رہا ہے اور اگر ہم یہ کہیں کہ اب ہم سے آگے نہیں بڑھا جاتا تو یاد رکھو کہ اسلام کے فدائی آگے تو ضرور بڑھیں گے مگر وہ کوئی اور قوم ہوگی جسے اللہ تعالیٰ کھڑا کرے گا اور وہ ان راہوں پر ان کو چلائے گا مگر میں پوچھتا ہوں آپ کیوں نہیں۔؟؟؟ "

(خطبہ جمعہ 27/اکتوبر 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 948)

ہمارے رب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہمیں آخری اور انتہائی کامیابی عطا کرے گا

"ساری جماعت کے لئے اس رات بڑی کثرت سے دعا کرنے کی خدا نے مجھے توفیق دی اور صبح میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔

"نشان فتح نمایاں"

صبح سحری کے وقت جب میں بیدار ہوا ہوں تو نیم بیداری میں یا بیدار ہونے کے بعد مجھے غنودگی کا ایک جھونکا آیا اور یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔ بیدار ہونے کے بعد میں نے مصرعہ کو مکمل کیا۔

نشان فتح نمایاں برائے ما باشد

یہ مصرعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی منظوم کلام کا تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصرعہ یہ ہے۔

ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

لیکن اس وقت میری زبان پر غنودگی میں آدھا مصرعہ "نشان فتح نمایاں" تھا۔ جس وقت میں بیدار ہوا تو زبان خود آگے چلتی گئی اور "برائے ما باشد" کے ساتھ وہ مصرعہ مکمل ہو گیا۔ چونکہ ان دنوں ان کے خطوط بھی آ رہے

تھے اس لئے میں نے مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب کو لکھا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے رحمت کا اظہار کیا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے لئے یا صرف تمہارے لئے ہے لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ فتح کے نشان کہیں نہ کہیں تو ظاہر کرے گا ہی اور کل ہی جوان کا خط آیا۔ اس میں انہوں نے ساری تفصیل لکھ کر لکھا ہے کہ ہمارے لئے تو "نشان فتح نمایاں " ظاہر ہو گیا ہے۔ غرض اس قسم کے نشان دور دراز ممالک کے متعلق ظاہر ہوتے رہتے ہیں یہاں اللہ تعالیٰ بتاتا ہے اور چونکہ ہر چیز اس کے تصرف میں ہے۔ جیسا وہ کہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اس کو دنیا کی کونسی طاقت روک سکتی ہے؟

......تو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر فیصلہ کیا کہ اپنے ایک اس بندہ کو کہ جو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میں اس قدر فنا ہوا کہ امّت محمدیہ کے کسی فرد کے سینہ میں اس شدت کے ساتھ اس محبت کی آگ کبھی نہیں سلگی اس زمانہ میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے چنا اور اسے وعدہ دیا کہ میں تیرے ذریعہ سے محمد رسول اللہ ﷺ کے فیوض اور برکتوں کے طفیل ایک جماعت تجھے دوں گا اور اس جماعت کے ذریعہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کروں گا اور یہ غلبہ میری نصرت اور تائید کے نتیجہ میں ہوگا تمہاری اپنی طاقت اور زور اور اقتدار کے نتیجہ میں نہیں ہوگا اور ایک وقت تک میں تمہیں مظلوم رکھنا چاہوں گا۔ تم مظلوم رہنا اور سوائے میرے کسی اور کی طرف نگاہ نہ کرنا اور میں تم سے بے وفائی نہیں کروں گا اور ضرورت کے وقت تمہارے پاس پہنچوں گا اور اپنی محبت اور اپنی رضا اور اپنی رحمت اور اپنے فضل کے جلوے تم پر کروں گا اور دنیا کے لئے تمہیں ایک نمونہ بناؤں گا ہماری جماعت کو جہاں بھی وہ ہو دنیا میں اس وقت مظلوم رہ کر اپنے رب کے جلوؤں کو جذب کرنا چاہئے اور خدا نے کہا کہ میں دلائل قطعیہ کا ایک عظیم الشان خزانہ تجھے اور تیری وساطت سے تیری جماعت کو دوں گا اور دنیا کا کوئی عالم اور دنیا کا کوئی فلسفی تمہارے بچوں کے سامنے بھی ٹھہر نہیں سکے گا......

پس ہر بد اخلاقی کو ترک کرو اور بھائی بھائی بن کر احساس فروتنی اپنے دلوں میں پیدا کر کے اور اس یقین پر قائم ہو کر کہ ہم کچھ نہیں لیکن **ہمارا ربّ سب طاقتوں والا ہے اور اس نے یہ فیصلہ کیا ہے اور بشارت دی ہے کہ وہ ہمیں آخری اور انتہائی کامیابی عطا کرے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کامیابی کی راہ میں روک نہیں بن سکے گی۔ لوگ دکھ دیں گے قتل کریں گے۔ مال لوٹ لیں گے۔ یہ سب کچھ ہوگا لیکن آج احمدیت کی جو تیز قدمی کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے اس کو وہ روک دیں یہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے سارے ملک مل کر بھی اسے روک نہیں سکتے۔**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے دھڑلے کے ساتھ یہ کہا تھا کہ تم سارے مل کر میرے خلاف تدبیریں کرو پھر بھی تم ناکام رہو گے۔ یہ وعدہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تو نہیں بلکہ یہ وعدہ آپ کے طفیل اور آپ کے ذریعہ سے اور آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہمارے ساتھ بھی ہے۔ اگر ہم وہ

انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں جو خداوند کریم ہم سے لینا چاہتا ہو۔ اگر ہم فدائیت کا وہ حسین مظاہرہ کرنے کے لئے تیار ہوں جس حسن کو خدا ہم میں دیکھنا چاہتا ہے تو ہمارے لئے کامیابی ہی کامیابی مقدر ہے اللہ تعالیٰ امتحان لیتا ہے اور لیتا رہے گا...... **جب تم انفرادی امتحانوں میں کامیاب ہو جاؤ گے تو ایک جماعتی فتح اور جماعتی کامیابی اور جماعتی فلاح کا میں تمہیں وعدہ دیتا ہوں اور اس کی راہ میں دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں بن سکتی۔"**

(رپورٹ مجلس مشاورت 1968ء صفحہ 252-245)

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسلام کو اس کے دو دوروں میں غالب کرے گا

"سب کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں اور اس نے **آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اسلام کو اس کے دو دوروں میں دنیا پر غالب کرے گا۔** اس کا فیصلہ بہرحال پورا ہوگا وہ جو چاہے گا جس رنگ میں چاہے گا کرے گا۔"

(خطبہ جمعہ 5/اپریل 1968ء از خطبات ناصر جلد2 صفحہ 101)

یہ برکتیں جو تم نے آسمانوں سے حاصل کی ہیں بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نصرت کا فیصلہ کیا ہے

"اللہ تعالیٰ نے تمہاری نصرت اور تمہاری مدد کا فیصلہ کر لیا ہے اور آسمانوں پر یہ مقدر ہو چکا ہے کہ اسلام پھر دُنیا میں غالب آئے گا۔ اس جدوجہد اور اس کشمکش میں مقابلہ بڑا سخت ہے کیونکہ دنیا کے سارے اموال کیونکہ دنیا کے سارے علوم کیونکہ دنیا کی ساری قومیں کیونکہ دنیا کی ساری عقلیں اور فلسفہ اسلام پر زبردست حملوں کے ساتھ حملہ آور ہوئے ہیں اور اگر ہم خود کو دیکھیں اور اپنے ذرائع اور اسباب پر نظر کریں تو ہم بے پایہ بے حقیقت سے وجود نظر آتے ہیں لیکن کسی جماعت کی کامیابی ان وسائل سے نہیں ہوتی جو اس کے ہاتھ میں ہوں بلکہ وہ جماعت ہی کامیاب ہوتی ہے جس کی نصرت پر خدا کھڑا ہوتا ہے اور جس کی مدد کا ان کے رب نے ان سے وعدہ کیا ہوتا ہے اور جس کی کامیابی آسمانوں پر مقدر ہو چکی ہوتی ہے اور جس کی فتح کے لئے ملائکہ کو بطور خادم مقرر کیا جاتا ہے...... اس لئے خدا کا شکر کرو کہ تم تھوڑے تھے اس نے بہت سے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کی۔ تم غریب تھے اس نے آسمان کے خزانے تمہارے لئے کھول دیئے اور تمہارے لئے اپنی زندگی کا مقصد یعنی اسلام کے غلبہ کے

دن دیکھنے کے امکان پیدا ہو گئے۔ اس لئے خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ تم نے اپنے مقصود کو پالیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہ بشارت دی ہے کہ نصرت کا وقت آ گیا ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ تمہارے اندر ایک مالی برکت پیدا کی جائے گی پرانے مذاہب قصہ اور کہانی بن چکے ہیں۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے محمد رسول اللہ ﷺ قیامت تک کے لئے ایک ابدی حیات رکھتے ہیں اور ایک زندہ اور حی اور قیوم خالق اور مالک کے ساتھ تمہارا ایک زندہ تعلق قائم ہو گیا ہے اس لئے وہ برکتیں جو تمہیں دی گئی ہیں وہ قصہ پارینہ نہیں بلکہ وہ برکتیں آج کی برکتیں ہیں اور یہ برکتیں جو تم نے آسمانوں سے حاصل کی ہیں بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نصرت کا فیصلہ کیا ہے اور تمہاری کامیابی کو آسمانوں پر مقدر کر دیا ہے اور فرشتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ آئیں اور تمہارے تھوڑے کو بہت اور تمہارے کم کو زیادہ کر دکھائیں۔"

(خطاب سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ پاکستان 19 / اکتوبر 1968ء از المصابیح صفحہ 140-138)

اگر سورج کو زبان دی جائے تو وہ گواہی دے گا کہ ہر صبح کو میں یہ دیکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو چکی ہے

"اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بہت بڑے وعدے دیئے ہیں جنہیں ہم ساری دنیا میں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ انگریزوں نے ایک وقت میں یہ کہا تھا کہ ان کی وسیع وعریض برٹش کامن ویلتھ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ وہ زمانہ ختم ہو گیا۔ اب برٹش کامن ویلتھ پر تو سورج غروب ہوتا ہے لیکن جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا' لیکن خالی یہ چیز نہیں ایک اور چیز بھی ہے جس کا انگریز دعویٰ نہیں کر سکتے تھے لیکن جس کا جماعت احمدیہ دعویٰ کر سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو جماعت کو پہلے سے زیادہ کثیر اور پہلے سے زیادہ مضبوط دیکھتا ہے اگر سورج کو زبان دی جائے تو وہ گواہی دے گا کہ ہر صبح کو میں دیکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو چکی ہے اور پہلے سے زیادہ کثیر ہو چکی ہے مثلاً افریقہ سے روزانہ بیعتیں آتی رہتی ہیں۔ ہمارے غیر مبائعین کے سالانہ جلسہ میں پچھلے سال جتنے آدمی اکٹھے ہوئے تھے ان سے زیادہ میں ایک ایک دن میں بیعت فارموں پر دستخط کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل ہے لیکن پھر بھی ہم کہتے ہیں لَا فَخْرَ یہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے نہیں ہم تو بڑے ہی کمزور اور عاجز ہیں۔ ہمارے پاس دنیا کا سہارا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہمارا کام کر رہے ہیں اور ثواب ہمیں مل رہا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے ورنہ آپ کیا قربانی دیتے ہیں۔"

(احمدی ڈاکٹروں سے خطاب 30 / اگست 1970ء بمقام فضل عمر فاؤنڈیشن از الفضل 13 / اپریل 1970ء)

اسلام کے مقدر میں عظیم فتوحات اور عظیم غلبہ ہوگا

"ہمیں اس بات کے تسلیم کرنے میں کوئی حجاب نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی پیشگوئی کے مطابق ماضی قریب میں ایک زمانہ ایسا بھی آیا ہے کہ بظاہر اسلام کو پیچھے ہٹنا پڑا لیکن یہ اس کی آخری شکست نہیں تھی کیونکہ **آخری شکست اسلام کا مقدر نہیں بلکہ آخری فتح اسلام کا مقدر ہے** جس طرح ایک وقت ہلاکو، چنگیز اور ان کے قبائل نے بعض مسلمان ممالک اور بغداد کی اس وقت کی حکومت کو پامال کیا اور مسلمانوں کو وقتی طور پر پسپا ہونا پڑا لیکن پھر یہ آگے بڑھے اور اپنے فاتح کی تلوار کو پیار سے مفتوح کر لیا اور ان کے دل جیت لئے اور یہ سارے علاقے جہاں تک یہ لوگ آ گئے تھے پھر مسلمانوں کے پاس ہی رہے بلکہ اس کے علاوہ روس تک کے علاقے چنگیز کی مسلمان اولاد کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی شان کے نظارے اور اسلام کے ساتھ اس کے پیار کے جلوے ہمیں اس تاریخ میں نظر آتے ہیں۔

چنگیز اور اس کی اولاد اور اس کے قبائل کی یلغار کے نتیجہ میں اسلام پر جو عارضی تنزّل کا دور آیا تھا ماضی قریب میں اس سے ملتے جلتے حالات لیکن بدلی ہوئی شکل میں اس سے بڑے پیمانہ پر اسلام کے متعلق ظاہر ہوئے لیکن جن پیشگوئیوں نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ ہزار سال کے بعد جو دو تین صدیاں ہیں تنزل اور پریشانی کی ہوں گی انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا تھا کہ گھبرانے کی بات نہیں یہ تنزّل کا دور عارضی ہوگا جو گزر جائے گا اور پھر اسلام غالب آئے گا اور وہ زمانہ جس میں اسلام نے غالب آنا ہے اس میں آپ لوگ داخل ہو چکے ہیں اور آپ کو اس کا احساس ہونا چاہئے۔ اگر یہ احساس ہر احمدی بچے اور جوان میں پیدا ہو جائے کہ **ہم اس زمانہ میں داخل ہو چکے ہیں جس میں اسلام کے مقدر میں عظیم فتوحات اور عظیم غلبہ ہوگا** تو یہ احساس آپ کو ایسی تربیت پر مجبور کرے گا کہ آپ صحیح معنوں میں اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اسلام کے سپاہی بن جائیں اور یہی ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔"

(اختتامی خطاب تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ 10 / جون 1971ء از ماہنامہ خالد جولائی 1971ء)

اسلام تمام دنیا پر اسی شان سے غالب آئے گا
جیسا کہ اپنی نشأۃ اولیٰ میں بڑی شان سے غالب آیا

"پچھلے دنوں ایک افسوسناک واقعہ ہو گیا۔ ہمارے مخالفوں نے بعض دوستوں کو ظلم کا نشانہ بنایا۔ چار پانچ دن کے بعد کچھ دوست میرے پاس آئے کہنے لگے یہ لوگ اس طرح ہمارے ساتھ کر رہے ہیں میں ہنس پڑا۔ میں

نے کہا چار دن پہلے کی بات کر رہے ہو اب تو جماعت احمدیہ اس سے کہیں آگے نکل گئی ہے اب تو گردن تھک جائے گی اگر ہم نے اس واقعہ کی طرف دیکھنے کے لئے گردن موڑی۔ **ہمیں خدا تعالیٰ آگے ہی آگے لے جا رہا ہے** اس واسطے فکر کی کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ جماعت پر اتنے فضل کر رہا ہے کہ مثلاً (میں نے ان کو واقعہ بتایا میں نے کہا) ان چار دنوں میں جو ڈاک میرے پاس آئی ہے یہ ٹھیک ہے وہ اس واقعہ سے پہلے کی ہے لیکن ان چار دنوں کی ڈاک بعد میں آجائے گی لیکن یہ پتہ لگتا ہے کہ چاروں دنوں میں (چاہے کہ وہ پہلے کے دن ہو) جماعت کتنی ترقی کر گئی ہے فلاں ملک میں پانچ نئی جماعتیں قائم ہو گئی ہیں فلاں جگہ نئے ہیلتھ سنٹر کھل گئے ہیں اور فلاں جگہ سکول کھل گئے ہیں چنانچہ ان کو میں نے واقعات بتا کر کہا کہ خدا کا فضل جس قوم پر' جس جماعت پر اتنا ہو کہ چار دن پہلے کا جماعتی واقعہ دیکھنے کے لئے اسے گردن کے پٹھوں کو تکلیف دینی پڑے اس کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ناسمجھی ہے' اللہ تعالیٰ وہ بھی دور کر رہا ہے دور ہو جائے گی۔ **خدا تعالیٰ نے یہ تو فیصلہ کر دیا ہے کہ اسلام تمام دُنیا پر دوبارہ اسی شان سے غالب آئے گا جیسا کہ اپنی نشأۃ اولیٰ کے زمانے میں بڑی شان سے غالب آیا۔** آپ سوچا کریں کیونکہ جب تک ہم مثال کو نہ سمجھیں آج کے حالات کو نہیں سمجھ سکتے۔"

(خطبہ جمعہ 15/ اکتوبر 1971ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 463-464)

خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جماعت ناکام نہیں ہوگی

"جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے اس کی تاریخ میں مختلف مراحل میں مختلف حالات پیدا ہوتے رہے ہیں۔ کبھی ہمارا مخالف بڑے زوروں پر ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے بس آج نہیں تو کل جماعت احمدیہ کو مٹا دیا جائے گا۔ کبھی مخالف کے مکر اور تدبیر میں کمزوری نظر آتی ہے۔ کبھی جماعت کے اندر دنیا کو نسبتاً کمزوری نظر آتی ہے۔ کبھی نسبتاً زیادہ طاقت نظر آتی ہے۔ جس وقت ہمارے اندر نسبتاً کمزوری ہوتی ہے اس وقت بھی ہمیں کوئی خوف نہیں ہوتا کیونکہ **خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جماعت ناکام نہیں ہوگی**۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تحدّی کے ساتھ فرمایا ہے۔

"میری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے"

قرآن کریم نے بھی مومنوں کو یہ بشارت دی تھی۔

اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ۔ (آل عمران:140)

اگر تم مومن ہو تو پھر تم ہی غالب رہو گے۔

حقیقت یہی ہے کہ جنگ کا آخری نتیجہ ہی فیصلہ کن ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی جھڑپوں سے فیصلے نہیں ہوا کرتے۔ اسلام کی اس نشأۃ ثانیہ میں دشمنان اسلام کے مقابلے پر بالآخر مسلمانوں ہی نے کامیاب ہونا ہے۔ **یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ انشاء اللہ پوری ہوگی۔"**

(خطبہ جمعہ 8؍ستمبر 1972ء از الفضل 14؍نومبر 1972ء)

ہم انشاء اللہ کامیاب ہوں گے

"پس دوستوں کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ ہم حضرت محمد ﷺ کا جھنڈا ہاتھ میں پکڑ کر دنیا میں آگے سے آگے بڑھ رہے ہیں اور حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے پر خدا تعالیٰ نے یہ بھی لکھا ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم کہتا ہے محمدؐ کی آواز پر لبیک کہو اس لئے کہ وہ تمہیں اس لئے بلاتا ہے کہ وہ تمہیں زندہ کرے اور نئی زندگی عطا کرے۔ غرض آنحضرت ﷺ کا زندگی بخش جھنڈا اور زندگی بخش علم ہمارے ہاتھ میں ہے۔ مخالف ہمیں مارنے کی فکر میں ہیں اور ہم ان کو زندہ کرنے کے غم میں گھلے جاتے ہیں **اور ہم اپنے رب سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔**

آخر میں اس دعا کے ساتھ میں اس جلسہ کا افتتاح کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو...... اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمانوں سے نازل ہو کر ہم بے کسوں کی مدد کے لئے آئیں اور ہمیں دنیا میں کامیاب کریں...... اس کا نور ہمارے گھر اور سینوں کو منور کرتا رہے۔ اس کے فرشتے ہمیشہ ہمیں یہ بشارتیں دیتے رہیں کہ دشمن خواہ کتنا بڑا اور طاقتور کیوں نہ ہو تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمہارا رب قدیر تمہارے ساتھ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے فرشتوں کی فوجیں تمہاری مدد اور نصرت کے لئے آسمانوں سے اترتی رہیں ان فرشتوں کے پروں کے سایہ میں شاہراہ اسلام پر آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو کہ ترقیات کے دروازے کھل چکے ہیں...... اب ہمارا کام ہے کہ ہم انتہائی عاجزی اور انتہائی مجاہدہ کے ساتھ ساتھ ان دروازوں میں داخل ہو کر اس شاہراہ پر تیز سے تیز ہوتے چلے جائیں جو ایک نہ ایک دن غلبہ اسلام کی منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے اے خدا تو ایسا ہی کر"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26؍دسمبر 1972ء از الفضل 11؍جنوری 1973ء)

پَو تو پھوٹ چکی، صبح صادق کا ظہور تو ہو چکا لیکن اس سورج نے نصف النہار تک پہنچنا ہے

"اس زمانہ میں جو ایک اہم ترین واقعہ ظہور پذیر ہو چکا جس سے زیادہ اہم کوئی اور واقعہ انسانی تصوّر میں نہیں آ سکتا وہ مہدیٔ معہودؑ کی بعثت ہے۔ مہدیؑ آ گئے مسیح علیہ السلام مبعوث ہو گئے۔ یہ اس زمانہ کا اتنا اہم واقعہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی اور واقعہ پیش نہیں کیا جا سکتا کیونکہ مہدی کی بعثت محمد ﷺ کی بشارات کے ماتحت اس انقلاب عظیم کا اعلان تھا جو اسلام کے ذریعہ دنیا میں بپا ہونا تھا اور جس کے نتیجہ میں ساری دنیا کی تمام نوع انسانی نے ایک خاندان کی حیثیت سے محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جانا تھا اور ایک خاندان کی حیثیت سے خدا تعالیٰ کے پیار سے سرشار ہو کر خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے تھے یہ عظیم انقلاب جو اسلام کا انقلاب ہے اور جو اسلام کے آخری زمانہ سے تعلق رکھتا تھا جیسا کہ بشارات میں بتایا گیا تھا اور جو محمد ﷺ کی بعثت کی حقیقی غرض و غایت تھی کہ ہر قوم اور ہر زمانہ اور ہر ملک اور ہر خطّہ اور ہر نسل اور ہر خاندان کو ایک کر کے امت واحدہ بنا دیا جائے اور وہ سب ایک خاندان کی حیثیت سے نبی اکرم ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہوں۔ اس عظیم بشارت کے پورے ہونے کے دن کا اعلان مہدیٔ معہودؑ کی بعثت سے کیا گیا اور اس زمانہ کے لحاظ سے بھی یہ بہت ہی عظیم واقعہ ہے۔ یہ واقعہ اس لحاظ سے بھی عظیم ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت کی انتہائی غرض اور مقصد جو آپؐ کی بعثت سے دنیا میں اللہ تعالیٰ پورا فرمانا چاہتا تھا اس کے پورا ہونے کا وقت آیا......

ایک طرف انتہائی خطرناک قسم کی یلغار اور دنیا کی طاقتوں کا اسلام کے خلاف جمع ہو جانا اور پھر دنیا کی دولتوں کا ان خزانوں کو بھر دینا جو اسلام کے خلاف استعمال ہونے والے تھے جس کے نتیجہ میں معاندین اسلام نے جیسا کہ میں نے بتایا یہ یقین کر لیا کہ اسلام اب مٹ گیا دنیا کی کوئی طاقت ہمارے حملوں سے اسے بچا نہیں سکتی۔ یہ انیسویں صدی کی ایک حقیقت ہے جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس صدی میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندے ہمارے آقا محمد ﷺ کے عاشق کو مہدیٔ معہود و مسیح موعود کی شکل میں دنیا کی طرف مبعوث کر کے ان تمام منصوبوں کو ناکام بنانے کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت تھی وہ دی۔ ان تمام حملوں کو روکنے کے لئے جن ہتھیاروں کی ضرورت تھی وہ عطا کئے اور پلٹ کر ایسا وار کرنے کے لئے جس چیز کی ضرورت تھی یعنی پیار کی، اسلام کے نور کی اس کو روشن تر کر کے مہدیٔ معہودؑ کے ہاتھ میں جو قمر ہو کر آئے تا کہ وہ سورج کے اس نور کو اس دنیا میں پھیلائیں ان کو وہ عطا ہوا......

ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری زندگیوں میں آخری غلبۂ اسلام ہو جائے **پَو تو پھوٹ**

چکی۔ صبح صادق کا ظہور تو ہو چکا لیکن اس سورج نے اس نصف النہار تک پہنچنا ہے۔"

(خطاب سولھواں سالانہ مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ 3 ؍نومبر 1973ء ازالمصابیح صفحہ 276-270)

برکتوں کے سامان آسمان سے پیدا ہوں گے اور قوت کے بعد قوت عطا ہوتی چلی جائے گی

"اس وقت اُن ترقی یافتہ ممالک میں جو اشتراکیت کے خلاف برسرِ پیکار ہیں سرمایہ دارانہ نظام تو معرضِ زوال میں ہے اور مذہب میدان سے بھاگتا نظر آتا ہے۔ اِسی لئے میں نے جماعت کو پہلے بھی کہا کہ اِن علاقوں میں ایک خلا پیدا ہو رہا ہے۔ اب اس خلا کو دو طاقتیں پُر کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ **ایک طاقت لامذہبیت اور دہریت کی ہے اور دوسری طاقت اسلام اور احمدیت کی ہے۔ ہمارا اصل مقابلہ ان لادینی طاقتوں سے ہے** اور اس مقابلہ میں ایک شدت پیدا ہو رہی ہے۔ وہ بھی ان علاقوں کے انسانوں کا دل خدا سے دُور لے جانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور جماعتِ احمدیہ بھی اُن علاقوں میں بسنے والے انسانوں کے دِل خدائے واحد و یگانہ کے لئے جیتنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ جہاں تک مادی وسائل کا سوال ہے غیر مذاہب اور خدا کے اِس دشمن کے مقابلہ میں ہماری کوئی طاقت ہی نہیں ہے۔ مادی وسائل اُن کے مقابلہ میں ہمارے پاس ہزارواں کیا لاکھواں حصہ بھی نہیں......

اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ میں جس کی میں نے سورۃ فاتحہ کے بعد تلاوت کی ہے یہ حکم فرمایا ہے کہ اگر تم استغفار کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو تو تمہاری خوشحالی کے سامان آسمانوں سے پیدا کئے جائیں گے اور **اللہ تعالیٰ اگر تمہاری زندگیاں اُس کی رضا کے حصول کے لئے لگی ہوئی ہوں گی تو تمہیں قوت کے بعد مزید قوت عطا کرتا چلا جائے گا۔**

اس وقت جیسا کہ میں نے بتایا دشمنِ انسانیت اور دشمنِ روحانیت اور دشمنِ مذہب کے خلاف ہماری جدوجہد اور لڑائی ہے اس کے لئے ہمیں دشمن کے مادّی وسائل کے اثر کو کالعدم کرنے کے لئے ایسی روحانی طاقت کی ضرورت ہے جو خدا سے حاصل ہوتی ہے اور جس کے حصول کا ایک ذریعہ اِس آیت میں استغفار اور توبہ بتایا گیا ہے اور جس کے نتیجہ میں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ **برکتوں کے سامان پھر آسمان سے پیدا ہوں گے اور قوت کے بعد مزید قوت عطا ہوتی چلی جائے گی۔ ان وسائل سے خدا تعالیٰ جو قدرت کا اور قوت کا اور طاقت کا اور عزت کا اور غلبہ کا اور قہر کا سرچشمہ ہے اُس سے قوت لے کر ہمیں اس میدان میں دشمنِ اسلام، دشمنِ روحانیت، دشمنِ مذہب اور اللہ تعالیٰ کے خلاف صف آرا ہونے والی فوجوں کا**

مقابلہ کرنا ہے اور کامیابی کے ساتھ کرنا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 25/جنوری 1974ء از الفضل 20/فروری 1974ء)

اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی افواج بھیج کر اپنی رحمت کے دروازے آسمانوں سے کھول کر آپ کی طاقتوں میں اضافہ کرے گا

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو میں دیکھ رہا ہوں اور جو میرے کان آسمانی آواز سن رہے ہیں اور جو میری قوت شامہ خوشبو سونگھ رہی ہے وہ یہ ہے کہ جو اس صدی کے یعنی جماعت احمدیہ کی زندگی کی پہلی صدی کے یہ آخری پندرہ سال ہیں اس صدی کے یہ پندرہ سال اس لحاظ سے سب سے زیادہ اہم ہیں کہ اس صدی میں اس سے قبل وہ تیاری جو دوسری صدی کے لئے ہمیں پہلی صدی میں کرنی تھی اتنی شدت اور اتنی وسعت کے ساتھ اور اتنے بڑے پیمانہ پر کبھی نہیں کی جو ان پندرہ سال کے اندر ہم نے کرنی ہے۔

......اور اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو یہ بشارت دی ہے کہ جتنی بھی زمانہ کے حالات کے مطابق اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پر ذمہ داریاں ڈالے گا اسی کے مطابق **اپنے فرشتوں کی افواج کو بھیج کر اور اپنی رحمت کے دروازے آسمانوں سے کھول کر آپ کے لئے ان ذمہ داریوں کے اٹھانے کی توفیق و ہمت حاصل کرنے کے سامان بھی پیدا کرے گا اور آپ کی طاقتوں میں اضافہ کرے گا۔"**

(اختتامی خطاب تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ 2/مئی 1974ء از ماہنامہ خالد جون جولائی 1974ء)

اللہ تعالیٰ ہماری ترقیات کے دروازے کھولنے والا ہے

" ہم اس کی پناہ میں ہیں وہ ہمیں آزمائے گا تو سہی لیکن ہمیں بے سہارا نہیں چھوڑے گا۔ وہ ہمیں ہلاک نہیں کرے گا بلکہ **وہ ہماری ترقیات کے اور دروازے کھولنے والا ہے۔** اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡھِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّھِمۡ وَ رَحۡمَۃٌ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمتیں حاصل کرنے والے ہیں۔ و اُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡمُھۡتَدُوۡنَ اور یہ وہ لوگ ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ ان کی انگلی پکڑ کر ان کے نیک انجام تک ان کو پہنچا دیتا ہے اور منزل مقصود تک وہ پہنچ جاتے ہیں اور انتہائی کامیابی ان کو مل جاتی ہے اور چونکہ صبر کے ساتھ آزمائشوں کا بھی ذکر ہے اس لئے ساتھ ہی یہ بھی ہمیں بتا دیا کہ فَاصۡبِرۡ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقٌّ ایک تو اصول ہے تعلیم یہ ہے کہ تم خدا کے ہو جاؤ گے اور اپنے قول اور فعل سے اِنَّآ لِلّٰہِ کہنے والے ہو گے اور تمہارا توکّل اور تمہاری نگاہیں

اِلَیْهِ رَاجِعُوْن کی طرف ہوں گی۔

آخری انجام خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے تو اللہ تعالیٰ سورۂ روم میں فرماتا ہے کہ اگر تم استقلال سے اپنے ایمان پر قائم رہو تو اللہ تعالیٰ کا جو وعدہ ہے وہ ضرور پورا ہوگا اور خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ ہمیں بھرپور وعدے دیئے ہیں جو ہماری زندگی کے ہر پہلو میں برکتوں کے وعدے ہیں اور نیک انجام کے وعدے ہیں اور ترقیات کے وعدے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 20ر ستمبر 1974ء از الفضل 26ر اکتوبر 1974ء)

مہدیؑ کا یہ قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید و نصرت سے انشاء اللہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے گا

"بیشک جماعت احمدیہ ایک غریب جماعت ہے' دنیا کی دھتکاری ہوئی جماعت' دنیا کے غضبوں اور غیظ کا نشانہ بننے والی جماعت ہے' لیکن یہ خدا تعالیٰ کی اپنی قائم کردہ جماعت ہے۔ اِس پر آسمان کے فرشتوں کے ذریعہ اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ **مہدی علیہ السلام کا یہ قافلہ (یعنی آپ کی جماعت) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے آگے ہی آگے قدم بڑھا رہا ہے اور انشاء اللہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے گا**......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ اسلام کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے تو فرشتے آسمان سے نازل ہو کر انہیں اسلام کی طرف راغب کریں گے۔ فی الوقت تو ذہنوں کی تختی صاف ہو رہی ہے تا کہ اسلام کا نقش اچھا جم سکے۔"

(خطبہ جمعہ 23ر جولائی 1976ء از ماہنامہ خالد دسمبر 1976ء صفحہ 49-48 دورہ امریکہ نمبر)

آہستہ آہستہ لوگوں کے دلوں پر اسلام کا اثر ہو رہا ہے ایک وقت آئے گا کہ ان کے لئے اسلام قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا

"مذہب کا تعلق دل سے ہے ہم مقدور بھر کوشش کر رہے ہیں اور **آہستہ آہستہ لوگوں کے دلوں پر اسلام کا اثر ہو رہا ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ ان کے دل مکمل طور پر اسلام کی شیریں اور حسین تعلیم کے اثر کو مکمل طور پر جذب کر چکے ہوں گے اور اس وقت ان کے لئے اسلام قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔**

جماعت احمدیہ نے اس عرصہ میں اس سے زیادہ ترقی حاصل کر لی ہے جتنی مسیح علیہ السلام نے اپنی پوری زندگی میں حاصل کی تھی۔"

(ماہنامہ خالد دسمبر 1976ء صفحہ 68 دورہ امریکہ نمبر)

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ مہدی علیہ السلام کی جماعت کو کامیابی عطا کرے گا

" خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد جو عظیم کام کیا ہے یعنی بنی نوع انسان کو محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا کام۔ اس مقصد میں ہماری حقیر کوششیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں کامیاب ہوں گی اور نوع انسانی اس زمانہ میں جو مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہے یعنی وہ مہدی جو محمد رسول اللہ ﷺ کے عظیم روحانی فرزند ہیں اور جن کا زمانہ ایک ہزار سال پر ممتد ہے اس زمانہ میں **اللہ تعالیٰ مہدی علیہ السلام کی جماعت کو توفیق دے گا کہ وہ خدا کی راہ میں مقبول تدابیر اختیار کریں اور مقبول مجاہدے بجا لائیں اور مقبول دعاؤں کی توفیق پائیں یہاں تک کہ ان کے سپرد جو کام ہوا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس میں کامیابی عطا کرے گا** تب نوع انسانی محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی اور انسان اپنی ترقی اور ارتقاء کے لحاظ سے اپنے عروج کو پہنچ جائے گا اور ساتویں آسمان کو چھونے لگے گا۔ اس کے بعد صدیاں ایسی گزریں گی جب سارے انسانوں کی باہمی کوشش اور تدبیر یہ ہوگی کہ وہ اس بلند اور ارفع مقام پر ٹھہرے رہیں اور نیچے کی طرف تنزّل کی طرف نہ جائیں کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارتیں ہیں اور آپؐ کے روحانی فیض کے نتیجہ میں مہدی علیہ السلام کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ یہ آخری ہزار سال جو مہدی کا زمانہ ہے یہ نیکی اور تقویٰ اور صلاحیت اور روحانی طور پر ترقیات کا زمانہ ہے اس میں جماعت احمدیہ کو نسلاً بعد نسلٍ خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ سب کچھ پیش کر دینا چاہئے جو وہ ہم سے مانگتا ہے۔"

(خطبہ عید الفطر 16؍ ستمبر 1977ء از الفضل 17؍ اکتوبر 1977ء)

خدا تعالیٰ کی نصرتوں کے دروازے بھی ہمارے اوپر کھلنے والے ہیں

" احمدیت جو ہے وہ اسلام کے ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اپنے مشن میں اور مقصد میں کامیاب ہوگی۔ تو خدا تعالیٰ نے اس چیز کا اعلان اس رنگ میں بھی کیا ہے کہ ساری دنیا ہماری مخالفت میں اکٹھی ہوگئی۔ وہ جو ایک دوسرے کو کافر کہنے والے تھے وہ ہماری مخالفت میں اکٹھے ہو گئے اور میں تو یورپ کے پچھلے دورے میں اپنی پریس کانفرنسز میں عیسائیوں کو کہتا رہا ہوں۔ میں نے کہا وہ اکیلی آواز تھی The wholeworld got united against him ساری دنیا اس کے خلاف اکٹھی ہوگئی لیکن یہ کہ ساری دنیا اکٹھی ہوئی ہمیشہ ہی مخالفت کرتی ہے لیکن بڑی ہی شدت اور زور پیدا ہوا ہے اس مخالفت میں جس سے ہم اس **یقین پر قائم ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نصرتوں کے جو سمندر ہیں ان کے دروازے بھی ہمارے اوپر کھلنے والے ہیں۔** اب یہ تو نہیں ہوسکتا کہ مخالفتوں کا زور ہو اور خدا تعالیٰ خاموشی کے ساتھ بیٹھا رہے اور اپنے وعدوں کو پورا نہ کرے اور جس منصوبے کا اس نے اعلان کیا ہے کہ **اس زمانہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہی سب سے بلند ہوگا اور بنی نوع انسان آپؐ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔ اس منصوبے میں دنیا کی طاقتیں خدا کو ناکام کر دیں، یہ تو نہیں ہوسکتا۔**"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1979ء صفحہ 90)

خدا جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے وہ اس کو ترقی عطا کرے گا

یہ خدا کا وعدہ ہے جو ضرور پورا ہوگا

"ہم جماعت کی ترقی کے جو نظارے دیکھ رہے ہیں وہ تو اس بات کی واضح نشاندہی کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت آسمان کی طرف اٹھانا چاہتا ہے۔ اب یہ تو بڑی بدبختی کی علامت ہے کہ کوئی شخص ان نظاروں کو دیکھنے کے باوجود زمین کی طرف جھک جائے۔

میں جماعت کی عورتوں اور مردوں۔ بچوں اور بوڑھوں کو کہتا ہوں کہ وہ اس سے بچیں اور ہمیشہ خدا کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے طلب گار رہیں۔ اپنے عملوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ خدا سے مدد مانگیں۔ دعائیں کریں اور نیک نیتی اور خلوص دل کے ساتھ قربانیاں دیں۔ ہمارا یہ مشاہدہ ہے جس نے بھی خدا کا در کھٹکھٹایا اس کے لئے (الا ماشاء اللہ) وہ دروازہ کھولا گیا اور اس کی دعائیں قبول ہوئیں۔ اور خدا نے اسے نشان دکھائے۔ دوست اپنے گردو پیش نظر ڈال کر دیکھیں ان کو نظر آئے گا کہ **خدا جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ وہ اس کو ترقی عطا کرے گا اور جماعت کی حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اسلام کو دنیا میں غلبہ عطا کرے گا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو ضرور پورا ہوگا۔**"

(مجلس عرفان 12رفروری 1980ء از الفضل 2رمارچ 1980ء)

......مخالفین کی ناکامی......

دنیا کی ساری طاقتیں حضرت مسیح موعودؑ کی آواز کو خاموش کرنے کے لئے متحد ہو گئیں وہ آواز خاموش نہیں کی جاسکی وہ گونج رہی ہے اور انشاء اللہ گونجتی چلی جائے گی

" آپ کو 1904ء میں اوپر نیچے یہ دو الہام ہوئے جن میں دو بشارتیں تھیں۔ ایک 8/دسمبر 1904ء کو اور دوسری 12/دسمبر 1904ء کو۔ پہلی بشارت یہ ملی کہ

رسید مژدہ کہ ایّامِ نَو بہار آمد (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 439)

یعنی اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ نئے سرے سے بہار آرہی ہے اور نَو بہار سے مراد یہ ہے کہ ایک بہار پہلے اسلام پر آچکی ہے یعنی نشأۃ اُولیٰ میں اور اب نشأۃ ثانیہ میں ایک اور بہار کا وعدہ ہے اور یہ بہار بالکل ویسی ہے جیسی کہ نشأۃ اُولیٰ کی بہار ہے جو اگلے الہام سے ثابت ہے کیونکہ قرآن کریم نے نشأۃ اُولیٰ کی بہار کا ذکر کوثر کے لفظ میں بیان فرمایا ہے یعنی اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یہ بہار تھی اور اب بھی اس کے ساتھ وہی وعدہ ہے یعنی نَو بہار میں بھی کوثر کا وعدہ ہے۔ اس تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاسکتا۔ بہرحال اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ایک بڑی عظیم بشارت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تھی۔ تفسیر کبیر میں اسے بڑی وضاحت اور تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے جو دوست اسے پڑھ سکتے ہیں وہ ضرور پڑھیں۔ غرض یہ ایک عظیم اور All round یعنی باقی بشارتوں پر محیط ہے۔ پس یہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اس قسم کی بشارت تھی۔ اب پہلے یہ فرمایا کہ "رسید مژدہ کہ ایّامِ نَو بہار آمد" یعنی ایک بہار پہلے آچکی ہے اور نئی بہار آرہی ہے۔ یہ خوشخبری ہمیں 8 کو ملی اور بارہ 12 تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا لَا تَیْئَسُوْا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ رَبِّیْ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 440) ابھی تک جو مسلمان احمدی نہیں ہوئے ان پر تنزّلی کا زمانہ ہے وہ بڑے مایوس ہیں۔ مایوس ہونا بھی چاہئے کیونکہ ہر طرف الٰہی وعدوں کے خلاف تنزّلی اور بے عزتی کے حالات میں سے وہ گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے اور انہیں ہدایت دے۔ لَا تَیْئَسُوْا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ رَبِّیْ۔ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے یہ فرمایا کہ اس کی رحمت کے خزانے جو کوثر کی شکل میں اس سے پہلے آئے تھے وہ اب پھر آنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزائن سے تم مایوس نہ ہو۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یہ اسی الہام کا ایک حصہ ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی

فرزند ہیں۔ اس لئے ہم اس کا ترجمہ یوں کریں گے کہ وہ کوثر جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا تھا اس کا تمہیں پھر سے مہتمم بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اسی کوثر کا اہتمام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زور سے فرمایا ہے "سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے" (درثمین صفحہ 36) پس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جو خزانے دنیا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام کی نشأۃ اُولیٰ میں حاصل کئے اور آسمان سے نازل ہوتے دیکھے۔ دنیا اب وہی جماعت احمدیہ کی شکل میں دوبارہ دیکھے گی کیونکہ کوثر کا مہتمم حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کو بنا دیا گیا ہے۔

پھر اپریل 1905ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بذریعہ وحی یہ خبر دی کہ جب اس قسم کا الٰہی سلسلہ امت محمدؐیہ کے اندر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے طور پر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے قائم ہوگا۔ دنیا اس کی مخالفت کرے گی اور وہ اس میں ناکام ہوگی۔ یہ ایک واقعہ ہے ایک بشارت ہے۔ پس دنیا کی مخالفت ضروری تھی اور ساری دنیا نے دیکھی۔ دنیا کی ساری طاقتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کو خاموش کرنے کے لئے متحد ہوگئیں اور دنیا کی سب طاقتیں متحد ہونے کے باوجود ناکام ہوئیں اور وہ آواز خاموش نہیں کی جاسکی۔ وہ آواز گونج رہی ہے اور انشاء اللہ گونجتی چلی جائے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے جیسا کہ پہلے حوالہ گزر چکا ہے اور یہ ایک بڑی زبردست دلیل ہے۔ افریقہ والے اسے بڑی آسانی سے سمجھ لیتے تھے۔ بہرحال یہ بشارت دی کہ دشمن اپنے منصوبوں میں ناکام ہوگا جماعت کو آسمانی تائیدات اور آسمانی نشانات حاصل رہیں گے......

پھر اس کے بعد بشارت دی کہ تمام مسلمان حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کے جھنڈے تلے جمع کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ الہاماً فرمایا۔ "اِنِّیْ مَعَکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ" (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 490) اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند میں تیرے ساتھ ہوں جس طرح میں تیرے باپ کے ساتھ تھا۔ ورنہ ابن کہنے کی ضرورت نہیں اس وجہ سے میں یہ ترجمہ کر رہا ہوں۔ پھر فرمایا "سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں، جمع کرو۔ عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ" (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 490)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام پر ایک لطیف علمی نوٹ تحریر فرمایا ہے۔

"اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانانِ روئے زمین علٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع ہوں اور وہ ہو کر رہیں گے۔ ہاں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان میں کوئی کسی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے۔ اختلاف بھی رہے گا مگر وہ ایسا ہوگا جو قابلِ ذکر اور قابلِ لحاظ نہیں۔" (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 490)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰہ والسلام نے فرمایا ہے کہ یہ ایک عظیم بشارت ہے اور یہ پوری ہو کر رہے

گی۔ اب یہ جو تفرقہ ہے اور اس تفرقہ کے نتیجہ میں ہمیں جو سوئیاں چبھوئی جاتی ہیں۔ اس سے زیادہ تو ہمارا کوئی نقصان نہیں کرسکتے۔ بہرحال جو سوئیاں چبھوئی جارہی ہیں وہ تو ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے اور مستقبل اس حقیقت کو اپنی گود میں لئے دنیا کا مستقبل نہیں بن سکتا کہ یہ تمام فرقے جو مختلف راہوں پر چل رہے ہیں وہ تمام اسلام کے صحیح حُسن کے گرویدہ ہو کر مہدی معہود کے جھنڈے تلے جمع ہوجائیں گے اور واقعہ بھی ہوگا اور اس کی ذمہ واری اس امر میں ہے کہ "جمع کرو"۔ پس ہمیں ہر قسم کی قربانی دے کر اس پیشگوئی کو پورا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیار کے لئے پیدا کیا ہے اور ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ تم تمام مسلمان فرقوں کو حضرت مہدی معہودؑ کے جھنڈے تلے جمع کر کے "عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِد" لاؤ۔ سارے تفرقے مٹ جائیں گے۔ باقی انسان انسان کی طبیعت اور مزاج اور قوتوں میں فرق ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں اختلاف پیدا ہوجاتا ہے۔ یہ اپنی جگہ درست ہے لیکن ایسا اختلاف قابل اعتناء نہیں ہوتا بلکہ اگر عقلمندی سے ایسے اختلافات سے فائدہ اٹھایا جائے تو یہ "اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ" کا مصداق بن جاتے ہیں لیکن یہ سارے فرقے مٹ جائیں گے اور یہ بریلوی دیوبندی اور دوسرے جھگڑے مٹ جائیں گے اور یہ جو انہوں نے آپس میں کفر بازی شروع کی ہوئی ہے جسے یہاں دہراتے ہوئے بھی شرم آتی ہے......

بہرحال یہ کفر بازیاں سب ختم ہوجائیں گی ہم اس بات سے خوش ہیں ہمیں اس بات پر رونا نہیں کہ آج ایک دنیا جو ہے اس گند میں پھنسی ہوئی ہے ایک دوسرے کو کافر کہہ رہی ہے ہمیں اس کی پرواہ ہی کوئی نہیں کیونکہ ہمارے لئے جو راہ مقرر ہے ہم اس پر گامزن ہیں اور ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بشارت دی ہے کہ یہ تمام فرقے جو ایک دوسرے کو کافر کہہ رہے ہیں وہ ہدایت کو پالیں گے اور وہ ایک روشنی اور صداقت اور اسلام کے حسین چہرہ کو دیکھ لیں گے اور اسلام کے جھنڈے تلے آکر جمع ہوجائیں گے ہم اس بات سے خوش ہیں کہ کفر بازیاں ختم ہوجائیں گی اس دن تک پتہ نہیں کون زندہ رہتا ہے اور کون نہیں جس دن جماعت احمدیہ کو یہ حکم دینا پڑے گا کہ اس گند کے نقش مٹا دو یعنی اس قسم کی کتابیں لائبریریوں سے نکال کر جلا دی جائیں گی جن میں بریلویوں نے دیوبندیوں اور دیوبندیوں نے بریلویوں پر اور اسی طرح جتنے فرقے ہیں انہوں نے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگائے ہیں۔ اب تو سیاسی فتوے بھی ان میں شامل ہوگئے ہیں وہ بھی جلا دیئے جائیں گے۔ دنیا ان کو بھول جائے گی اس واسطے بھول جائے گی کہ ان کی ضرورت ہی نہیں رہے گی پیار کو یاد رکھنے کی ضرورت ہوگی ہم ایک دوسرے کے ساتھ پیار کریں گے۔ دشمنی اور حقارت اور غصہ اور غلط طعنے اور کفر کے فتوے یہ سب کے سب قصۂ پارینہ بن جائیں گے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بشارت ملی اور یہ قوی بشارت ہے یعنی

ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کو دین واحد پر جمع کریں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ ہو کر رہے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو۔ ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اس بشارت کے پورا ہونے کے راستہ میں روک نہیں بن سکتیں......

یہ بڑی زبردست بشارتیں ہیں جو احمدیت کے ذریعہ اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کے کام سے تعلق رکھتی ہیں یعنی پختگی ایمان اور آسمانی نشانوں کے ساتھ تمام دنیا پر غالب آنا......اسی الہام کے تسلسل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں......

"ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔" (چشمے سے پانی پیئے گی کا مطلب ہی یہی ہے کہ وہ چشمہ نکل آئے گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محمدیؐ پانی کا کوئی گھانا میں، کوئی نائیجیریا میں، کوئی گیمبیا میں، کوئی سپین میں، کوئی جرمنی میں، کوئی یورپ کے دوسرے ممالک میں کوئی کمیونسٹ ممالک میں وہی پانی جو آب محمدؐ ہے یعنی آبِ زلالِ محمدؐ اس پانی کے چشمے آب کی Lake ہی سے نکلیں گے اور وہ سیراب کریں گے) اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔"

آپؑ نے بڑی تحدّی سے پھر آگے فرمایا۔

"سوائے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 517)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس تحدّی کے ساتھ اور جس یقین اور وثوق کے ساتھ یہ فرمایا ہے کہ اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ **ہر احمدی کے دل میں ان بشارتوں کے متعلق یہ وثوق اور یہ یقین پیدا ہونا چاہئے اور قائم ہونا چاہئے۔ یہ ہماری ذمہ واری ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ان ذمہ واریوں کو نباہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"**

(خطبہ جمعہ 4 ستمبر 1970ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 327-317)

دنیا کی کوئی طاقت خدائے قادر مطلق کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتی

"اب ہماری مخالفت بین الاقوامی اتحاد کی شکل میں ہمارے سامنے آئی ہے اور افق اسلام پر جو حالات جنگ احزاب کے موقع پر ابھرے تھے کہ اہل کتاب اور مشرکین نے گٹھ جوڑ کر کے مدینہ پر حملہ کیا تھا اور اسلام کو

مٹانے کی کوشش کی تھی اسلام کی اس نشأۃ ثانیہ میں پھر وہی حالات پیدا ہو گئے ہیں ۔ چنانچہ ظاہری علوم رکھنے والے اہل قرآن اور اسلام کے دشمن اہل کتاب اور انسانیت اور مذہب کے دشمن اہلِ الحاد یہ تینوں طاقتیں اکٹھی ہو کر نشأۃ ثانیہ کو مغلوب کرنے کے لئے افق اسلام پر ابھری ہیں جو وعدہ اس وقت مسلمانوں کو دیا گیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ انہی آیتوں میں ہمارے لئے بھی وعدہ ہے کہ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَ یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (القمر آیت:46) تم جمع تو ہو گئے ہو۔ تم مختلف متضاد طاقتیں ہو جو اسلام کو مغلوب کرنے کے لئے اکٹھی ہو کر سامنے آ گئی ہو لیکن سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ تمہارا اتحاد تمہیں کامیابی کی طرف نہیں لے جائے گا بلکہ تم پیٹھ پھیر کر بھاگ جاؤ گے اور ناکام ہو جاؤ گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس لئے کہ زمین کے سینہ سے پٹرول کی شکل میں جو دولت باہر نکلی ہے اور ہمارے خلاف استعمال ہو رہی ہے وہ اس دولت کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو ایک مسلمان مخلص دل کے قربانی اور ایثار کے چشمہ سے نکلتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرتی ہے۔ کیا تیل کے چشموں سے حاصل کی ہوئی دولت ایک مومن ایثار پیشہ کے دل کے چشمہ سے نکلی ہوئی دولت کا کبھی مقابلہ کر سکتی ہے؟ جب سے آدمؑ پیدا ہوئے اس وقت سے لے کر قیامت تک ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہر مذہب کے ماننے والوں کے سامنے رکھا گیا تھا جب وہ مذہب دنیا میں آئے اس لئے فکر کی کوئی بات نہیں......

پس ہر احمدی کے دل کے اندر یہ یقین ہونا چاہئے کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ خدا تعالیٰ کا وعدہ حق ہے۔ اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا......اور دنیا کی کوئی طاقت خدائے واحد و یگانہ اور قادر مطلق کے مقابلہ میں نہ کامیاب ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1974ء صفحہ 41)

کوئی ایک طاقت تو کیا سب طاقتیں مل کر بھی اس کے وعدوں اور بشارتوں کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ ہو گا وہی جو خدا چاہے گا

" فَصَبَرُوْا عَلٰی مَا کُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰی اَتٰھُمْ نَصْرُنَا وَ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ (الانعام:35)

اس وقت سورۃ انعام کی جو آیت میں نے پڑھی ہے اس میں ہمیں بنیادی بات یہ بتائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم شدہ سلسلے اور جماعتیں اس بات پر پختہ یقین رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات یعنی اس کی

بشارتوں اور وعدوں کو دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔

انسان کی ہدایت کے لئے جب اللہ تعالیٰ اپنے منصوبے بناتا اور ان کو جاری فرماتا ہے تو ایک ایسی جماعت پیدا کرتا ہے جو اس کے ساتھ زندہ تعلق رکھنے والی اور اس کے وعدوں پر پورا یقین رکھنے والی ہوتی ہے اور پھر اس طرح پر یہ ایک چھوٹی سی جماعت، یہ ایک بے سہارا جماعت، یہ ایک کم مایہ جماعت جب دُنیا کے اموال اور دُنیا کے اثر ورسوخ اور دنیا کے جتھوں کے مقابلے پر آتی ہے تو وہ دنیوی دولت اور وہ دنیوی اثر ورسوخ اور وہ دنیوی کثرت جو یہ سمجھتی ہے کہ ان کی مرضی چلے گی اور ان کے ربّ کی مرضی نہیں چلے گی ناکام ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا یہ نظارہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے کہ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ **دنیا کی کوئی ایک طاقت تو کیا سب طاقتیں مل کر بھی اس کے کلمات یعنی اس کے وعدوں اور بشارتوں کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ ہوگا وہی جو خدا چاہے گا وہ نہیں ہوگا جو دنیا چاہے گی** کیونکہ دُنیا کے غرور اور دنیا کے اموال اور طاقت میں مست لوگ جب اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتوں کے مقابلے پر آتے ہیں اور ظاہری اعتبار سے انہیں کم مایہ اور کمزور پاتے ہیں تو وہ مختلف قسم کے حربے ان کے خلاف استعمال کرتے ہیں وہ انہیں کہتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔ انہیں کہتے ہیں کہ تم کافر ہو۔ انہیں کہتے ہیں کہ تم دین میں فتنہ پیدا کرنے والے ہو اور خود ساری جہالتوں اور جہالت کے سبب اندھیروں کے باوجود یہ دعویٰ کرتے کہ وہ حق پر ہیں اور وہ صداقت پر ہیں اور سچائی ان کے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا۔ وہ لوگ جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں جن کے دل میں خدا اور اس کے رسول کے لئے ایک نامعلوم سی محبت ہوتی ہے ان کو اس طرح دھوکے میں ڈال کر حقیقت سے دور اور صداقت سے پرے لے جانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور الٰہی جماعت کی تکذیب ہوتی ہے تکفیر ہوتی ہے۔ ساری دنیا اکٹھی ہو کر انہیں کافر کہنے لگ جاتی ہے۔

اسی طرح جب وہ دیکھتے ہیں کہ تھوڑے ہونے کے باوجود، کم مایہ ہونے کے باوجود بے سہارا ہوتے ہوئے بھی یہ جماعت ان سے خوف نہیں کھاتی یہ جماعت اس طرح نڈر ہے کہ جب یہ لوگ اس کے لئے آگ جلاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ہمیں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ **آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔** آگیں جتنی چاہو جلا لو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا کیونکہ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی پورا ہوتا ہے۔

پس دنیا میں الٰہی جماعت کے خلاف بڑے منصوبے بنائے جاتے ہیں بڑی تدبیریں کی جاتی ہیں کہ انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے کہنے والے یہاں تک کہتے ہیں کہ جب ہمیں طاقت ملی تو تین دن کے اندر اندر

تمام احمدیوں کو تختۂ دار پر لٹکا دیں گے مگر تختۂ دار تو اسے ملتا ہے جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ملے لیکن خدا تعالیٰ جس کی حفاظت کرنی چاہے تو وہ جلتی ہوئی آگ میں سے بھی بچا کر لے آتا ہے اسے تو وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح تختہ دار سے بھی زندہ اتار لیتا ہے۔ الٰہی طاقتوں کے مقابلے میں مادی ذرائع کوئی حقیقت نہیں رکھتے نہ کبھی کامیاب ہوئے ہیں۔

جس طرح دھات کی ایک باریک تار بجلی کی روشنی ظاہر کرتی ہے اسی طرح یہ ایک چھوٹی سی جماعت (اس تار سے بھی شاید کم حیثیت رکھنے والی) اس نور کے اظہار کا ذریعہ بنتی ہے جو نور کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض ہے۔ پس جب ان کے خلاف زبانیں چلائی جاتی ہیں تو یہ ثباتِ قدم دکھاتے ہیں اور جب انہیں دکھ دینے کے لئے تدبیریں کی جاتی ہیں اور منصوبے باندھے جاتے ہیں اور سامان اکٹھے کئے جاتے ہیں اور ایک شور مچایا جاتا ہے اور دعوے کئے جاتے ہیں کہ ہم ان کو قتل کر دیں گے اور مار دیں گے تو ان کے قدموں میں کوئی لغزش نہیں آتی اور وہ جن کے اوپر رعایا کی حفاظت کی ذمہ داری ہے وہ بھی خاموش رہ جاتے ہیں لیکن خدائے قادر و توانا جس نے ان کی زندگی کی ضمانت لی ہے اور جس کے اوپر نیند اور اونگھ نہیں آتی اور جس کے قادرانہ تصرّف سے کوئی چیز باہر نہیں وہ ان کے پاس آتا ہے اور انہیں بڑے پیار سے کہتا ہے **تم گھبراؤ نہیں دنیا تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتی**۔ تم میری حفاظت اور میری پناہ اور میری سلامتی کے نیچے ہو۔ میرے مقابلہ میں دنیا کا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ پس لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ جو خدا نے فرمایا ہے وہی ہوگا۔ ہمارا اس پر پختہ یقین اور کامل ایمان رکھنا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا کہ آگ تمہیں نہیں جلائے گی۔ **خدا تعالیٰ نے ہمیں بڑے پیار سے یہ فرمایا کہ ساری دنیا کی طاقتیں اکٹھی ہو کر بھی تمہیں ہلاک نہیں کرسکتیں** اور نہ صرف یہ فرمایا ہے بلکہ اپنے فعل سے یہ ثابت بھی کیا ہے......

پس لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ پر ہمارا پختہ یقین ہونا چاہئے اور صبر اور دعا سے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کو حاصل کرنا چاہئے اور جس وقت وہ مدد حاصل ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن کر اس کی مخلوق کی خدمت میں لگ جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو وہ مدد حاصل ہے۔ پاکستان میں بھی‘ ہندوستان میں بھی‘ یورپ میں بھی‘ انگلستان میں بھی‘ امریکہ میں بھی‘ افریقہ میں بھی‘ جزائر میں بھی‘ آسٹریلیا میں بھی‘ اور نیوزی لینڈ میں بھی۔ کہاں ہے وہ خطۂ زمین جہاں احمدی بستے ہیں اور ان کے اوپر سورج غروب ہوتا ہے اب تو وہ پہلی سی حالت نہیں رہی اور اطمینان قلب پیدا کرنے کے لئے ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا یہ فعل جاری ہے......اور ہمارے ایمان اور یقین کو پختہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہر روز ہمیں بتا رہا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہے اور اس

کے وعدے اور بشارتیں ہمیں حاصل ہیں اور اس کی باتیں بدلا نہیں کرتیں اس لئے دنیا جو کہے اور جو کرے اس کی آپ کو کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے۔ وہ کمزور انسان جو اپنے رب کی گود میں بیٹھا ہے وہ کسی اور سے کیسے ڈرے گا؟ جب کہ وہ بچہ بھی نہیں ڈرتا جو اپنی ماں کی گود میں بیٹھا ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کی ماں کو تو کوئی طاقت حاصل نہیں ہے ہمارے رب کے پاس تو ساری طاقتیں ہیں۔ اس لئے اگر ان پاک فضاؤں میں شور بپا ہو۔ اگر کفر کے فتوے اور زیادہ گونجنے لگیں، اگر ہمارے ساتھ اور استہزاء کیا جائے اور ہمیں دکھ دینے یا مارنے یا مٹانے کے دعوے جتھوں اور جلوسوں میں کئے جائیں تو

؎ عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

(درثمین اردو صفحہ:50)

اس وقت اپنی تدبیر پر بھروسہ نہ کرنا بلکہ اس وقت اپنے رب کی پناہ میں پناہ لینا اور اسی کو اپنا سہارا بنانا پھر دنیا جماعت کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور نہ ہی انشاء اللہ اس کا کچھ بگاڑ سکے گی کیونکہ لَا مُبَدِّ لَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ"

(خطبہ جمعہ 6/نومبر 1970ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 400-395)

جماعت کی ترقی رکی ہے نہ اب رکے گی کروڑوں آ کر لاتیں ماریں تب بھی اس قلعہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے

"جماعت میں منافقین تو موجود ہوتے ہیں لیکن وہ پانچ دس سے زیادہ نہیں ہوتے وہ آئے روز کوئی نہ کوئی سٹنٹ (STUNT) کھڑا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں مگر وہ یہ **نہیں جانتے کہ کیا وہ چند آدمی خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی جماعت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ان جیسے تو کروڑوں آ کر لاتیں ماریں تب بھی اس قلعے کو نقصان نہیں پہنچا سکتے** اس واسطے کہ جس مادہ سے یہ قلعہ بنا ہے اس میں خدا کا پیار شامل ہے۔ اس میں محمد ﷺ کا عشق شامل ہے۔ اس میں اسلام کے لئے قربانیوں اور پیار کے جذبات ملے ہوئے ہیں۔ اس میں قرآن کریم کی عظمت اور اس سے دلی لگاؤ ہے اور یہ یقین شامل ہے کہ ہم نے سب کچھ خدا اور محمد ﷺ سے حاصل کرنا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی عظمت کے مظاہرے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ اب دنیا کی کون سی عقل اور دنیا کا کون سا فلسفہ یا دنیا کی کون سی دولت ہے

جو ہمیں ہمارے مقام سے ہٹا سکتی ہے اور چند ایک منافقین دراصل تمہیں جگانے کے لئے فتنہ کھڑا کرتے ہیں آپ کو اس سے پریشان نہیں ہونا چاہئے کئی کمزور دل احمدی بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کیا ہو جائے گا میں کہتا ہوں ہونا کیا ہے حضرت نبی اکرم ﷺ سے لے کر آج تک منافقین ہمارے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ ان کی فتنہ سامانی کی مثال اس بھڑ کے کاٹنے کی ہے جس کی کاٹ چند منٹ تک تو تکلیف دیتی ہے مگر اس کے بعد آرام آجاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ منافقین کے ڈنگ میں اتنا بھی زور نہیں ہے جتنا بھڑ کے کاٹنے میں ہے۔ اس لئے منافقین کو بڑیں ہانکنے دو۔ **اس جماعت کی ترقی نہ رکی ہے اور نہ اب رکے گی۔** وہ تو اپنی فکر کریں ہمیں بھی ان کی فکر ہے کیونکہ خدا کا قہر بڑا سخت ہوتا ہے جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کے قہر کی گرفت میں آجائے تو پھر اس کے عذاب کے تصوّر سے بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تاہم یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو ڈھیل دے رکھی ہے وہ ڈھیل دیتا ہے قرآن کریم میں یہی اصول بیان ہوا ہے لیکن جس وقت وہ پکڑ لیتا ہے اس وقت خدا تعالیٰ کی جو گرفت ہے اس کا انسانی دماغ تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔ خدا نے ایسی کئی قوموں اور خاندانوں کو جنہوں نے نبیوں کا انکار کیا ملیا میٹ کر دیا۔ اب ان کا نام ونشان باقی نہ رہا۔ دنیا کہتی ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی دنیا کی طرف سے آئے۔ مگر کہاں ہیں وہ قومیں جن کی طرف اتنے نبی آئے خدا تعالیٰ کی قہری تجلی نے ان کا وجود ہی نہیں بلکہ ان کا نام ونشان مٹا دیا۔ چند ایک نبیوں کی قوموں کا ذکر ملتا ہے مگر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کی قومیں کہاں گئیں اگر وہ خدا تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کو نہ کھینچتیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح کبھی نہ مٹاتا۔ پس جو پہلے انبیاء تھے اور ان کی قوموں کے ساتھ خدا نے یہ سلوک کیا تو وہ جو بادشاہوں کا بادشاہ تھا جس کے لئے خدا نے اس ساری کائنات کو پیدا کیا اس کے مقام کی بلندی کے لئے مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ جو عظیم مہم غلبہ اسلام کے لئے جاری کی گئی ہے اس کے راستے میں روک بن کر تمہارا حشر اس سے بھی برا ہوگا کیونکہ ان کے نام کا بھی ہمیں پتہ نہیں ہے اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ تمہارا حشر کیا ہوگا لیکن ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ تمہارا اس سے بھی برا حشر ہوگا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972ء صفحہ 110-107)

دنیا کی کوئی تدبیر غلبۂ اسلام کے ظہور کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی

"پس جو مہم ان نقلابات کے ذریعہ روحانی غلبہ کی چلائی گئی تھی اس پر نظر ڈالنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حکم اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے **اَلحُکْمُ لِلّٰہِ**۔ دوسرے یہ کہ وہ **اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ** ہے۔

فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ کو میں پھر لیتا ہوں میں آج کل کے حالات سے اس کا کچھ جوڑ ملانا چاہتا

ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا کی کوئی تدبیر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی انقلاب کی اس مہم کو ناکام نہیں کر سکتی۔ کون سی تدبیر اس قابل ہوگی کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دعویٰ کو جھٹلا سکے کہ الدّین یعنی دین کا کامل غلبہ آپ کے حصہ میں مقدر ہے پس جہاں یہ پتہ لگتا ہے کہ دین اسلام کے خلاف شیطان کی کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہوگی وہاں اس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ شیطانی تدبیریں ضرور ہوں گی کیونکہ جہاں شیطان کا اثر ہوتا ہے وہاں شیطانی تدبیر بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف قادیان کے محدود ماحول میں تدابیر ہوئیں پھر پنجاب میں ہوئیں پھر سارے ہندوستان میں ہوئیں اور ایک عرصہ تک وہاں ٹھہری رہیں اس کے بعد جب اسلام کا نور ہندوستان کی حدود سے باہر نکلا اور دنیا کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے پھیلنا شروع ہوا تو پھر اُن علاقوں میں احمدیت کو ناکام بنانے کے لئے تدبیریں شروع ہو گئیں اور ان کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ یہ تو روحانی سلسلہ کے ساتھ چلتا رہتا ہے لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ظلمات کے بادشاہ نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے دن قریب آ گئے ہیں اس لئے آج ہمیں باہر سے اسلام کے خلاف صرف ملکی یا علاقائی تدابیر کے متعلق ہی معلومات حاصل نہیں ہوتیں بلکہ ایسے منصوبوں کے متعلق بھی ہمارے دوست ہمیں علم دیتے رہتے ہیں کہ جو بین الاقوامی منصوبے ہیں۔ کئی ممالک اکٹھے ہو کر سوچتے ہیں کہ کس طرح جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچایا جائے اور اسلام کی جو زبردست اور عظیم مہم غلبہ اسلام کے حصول کے لئے جاری ہوئی ہے اس کو کمزور کیا جائے یا اسے ناکام کیا جائے۔ ان کا دل تو یہی چاہتا ہے کہ اسے بالکل ختم کر دیا جائے لیکن اگر پچھلے ہزاروں سال میں تمہاری تدبیریں کامیاب نہیں ہوئیں تو اب کیسے کامیاب ہوں گی؟......

غرض حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبہ کے خلاف ایک زبانی اور ناکام ہونے والے دعویٰ کا اعلان تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس قسم کی کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ ہے اور خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ **اسلام سارے ادیان پر غالب ہوگا۔ یعنی اس کا غلبہ اور استیلاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مقدر ہو چکا ہے۔ یہ تو ہو کر رہے گا** لیکن اس غلبہ کو عملی طور پر دنیا میں قائم کرنے کے لئے جماعت مومنین کو ہزار ہا قسم کی قربانیاں دینی پڑتی ہیں اور تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں اور ظلم سہنے پڑتے ہیں اور دکھ جھیلنے پڑتے ہیں تب اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وہ وارث بنتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ ان کی ڈھال بن کر دنیا سے یہ کہتا ہے کہ جو کرنا ہے کر لو۔ جس تدبیر پر عمل کرنا چاہتے ہو کر لو جو منصوبہ بنانا چاہتے ہو بناؤ اور اس پر عمل کر کے دیکھ لو لیکن جس طرح پہلے اور نسبتاً چھوٹے انقلابات کو تمہاری تدابیر ناکام نہیں کر سکیں اسی طرح اس سے زیادہ بڑھ کر یہ امکان ہے کہ اس انقلاب عظیم کو تمہاری کوئی تدبیر خواہ وہ بین الاقوامی تدبیر ہی کیوں نہ ہو ناکام نہیں کر سکے گی۔"

(خطبہ جمعہ 13/ اکتوبر 1972ء از الفضل 31/ جولائی 1973ء)

دنیا کی ساری مخالفتیں ناکام ہوں گی ساری دولتیں ناکام ہوں گی ساری بادشاہتیں مٹ جائیں گی مگر اسلام کی بادشاہت کبھی نہیں مٹے گی

"آج نوع انسان کی زندگی میں صرف ایک حقیقت پائی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ **تمام بنی نوع انسان کو اکٹھا کر کے امت واحدہ بنا دیا جائے گا تمام لوگ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر اور آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔** یہ ایک حقیقت ہے اس کے علاوہ جو کچھ ہمیں نظر آ رہا ہے وہ حقیقت نہیں ہے وہ عارضی چیزیں ہیں وہ اگر آج ہیں تو کل غائب ہو جائیں گی۔ **لیکن اسلام کا عالمگیر غلبہ ایک حقیقت اور بنیادی صداقت ہے ظاہر ہو گی اور ظاہر ہوتی چلی جائے گی یہ ایک روشن حقیقت ہے جس کی روشنی سے پورا کرۂ ارض جگمگا اٹھے گا۔ دنیا جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ کی مصداق بن جائے گی۔ شیطان شکست کھائے گا۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی صداقت غالب آئے گی۔** یہ ایک بنیادی صداقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم صداقت کے ظہور کے لئے مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ جو تحریک شروع کی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ناکام ہو وہ تو انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو گی۔ **دنیا کی ساری مخالفتیں ناکام ہوں گی۔ اسلام غالب آئے گا دنیا کی ساری دولتیں ناکام ہوں گی اسلام غالب آئے گا۔ دنیا کے سارے ہتھیار ناکام ہوں گے اسلام کے روحانی ہتھیار غالب آئیں گے۔ دنیا کی ساری بادشاہتیں مٹ جائیں گی مگر اسلام کی بادشاہت کبھی نہیں مٹے گی۔**

اس روحانی بادشاہت کے لئے جو عاجز بندے تیار کئے گئے ہیں وہ آپ لوگ ہیں اس عظیم مقصد کے سامنے میری اور آپ کی کوئی حیثیت نہیں ہے اگر ہمارے وجود کو پیسا جائے اور ذرّہ ذرّہ کر دیا جائے اور ہمارے اپنے ہی خون میں اس کا گارا تیار کیا جائے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلعہ کو مضبوط کرنے اور اس کی دیواروں کو وسیع و عریض کرنے کے لئے اس گارے کو وہاں استعمال کر دیا جائے تو یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے **لیکن اگر دنیا یہ سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کی دولت دنیا کی عزتوں، دنیا کے اقتدار اور دنیا کے ہتھیاروں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کو ٹال سکتی یا مٹا سکتی یا کمزور کر سکتی ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ یہ اس کی بھول ہے ایسا نہیں ہو گا کیونکہ خدا جو قادر و توانا خدا ہے۔ جو سب طاقتوں کا مالک خدا ہے اور جو اپنے امر پر بھی غالب ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کا یہ فیصلہ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر غالب آئے گا اور یہ غلبہ احمدیت کے ذریعہ مقدر ہے۔**

پس آج دنیا میں ایک ہی صداقت ہے اور ایک ہی بنیادی حقیقت ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام ساری دنیا پر

غالب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ تمام انسانوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کر دیا جائے گا یہ جھنڈا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا ہے تمام بنی نوع انسان کو خواہ وہ دنیا کے کسی دور دراز خطّہ میں رہائش پذیر کیوں نہ ہوں ایک ہاتھ پر جمع کر دیا جائے گا۔ یہ ہاتھ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ ہے جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہاتھ نہیں یہ میرا ہاتھ ہے خدا تعالیٰ کے اس ہاتھ کا اثر اس کی قوت قدسیہ اور اس کی طاقت اب بھی ویسے ہی ظاہر ہوگی جیسے قرونِ اولیٰ میں ظاہر ہوئی تھی۔"

(خطبہ عیدالاضحیہ 16؍جنوری 1973ء از الفضل 24؍اکتوبر 1976ء)

اگر خدا کی عظمت اور جلال کے مقابلے میں دنیا کی ساری طاقتیں بھی اکٹھی ہو کر آ جائیں تب بھی وہ کامیاب نہیں ہو سکتیں

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ آپ کے اس فقرہ پر جب ہم غور کرتے ہیں تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ فطرت اور وہ سرشت جس میں ناکامی کا خمیر نہ ہو وہ اسلامی تعلیم کے مطابق کن صلاحیتوں کی مالک ہونی چاہیئے یعنی جب حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرماتے ہیں کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے تو جماعت کو یہ سوچنا پڑتا ہے کہ وہ کون سی صلاحیتیں ہیں جو ہمیں اپنانی چاہئیں جس کے بعد ناکامی کا کوئی امکان ہی باقی نہ رہے۔ جب ہم اس بارے میں غور کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صرف اسی فطرت اور سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہوتا جس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کی معرفت کے جلال کا عرفان بدرجہ کمال موجود ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسی فطرت ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے ایک ایسی محبت پائی جاتی ہے جس کے سامنے دُنیا کی ساری محبتیں ہیچ ہیں۔ پس جس شخص کی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کے جلال کا احساس اور اس کی ذاتی محبت پائی جاتی ہے وہ کبھی ناکام نہیں ہوا کرتی اور اللہ تعالیٰ کی یہی عظمت اور یہی جلال ہے جس کی معرفت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس جماعت کا ایک خاصہ ہے اور جو اُمت محمدیہ ہی کا ایک حصہ ہے اور اس آخری زمانہ میں پیدا ہو کر اور مہدی معہود کے گرد جمع ہو کر ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے پر مامور ہے......

جس دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ہوگی اگر اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف اور اس کے منصوبے کو ناکام بنانے کے لئے دُنیا کی ساری طاقتیں (دینی بھی اور مادی بھی) اکٹھی ہو جائیں اور وہ شخص اکیلا

ہوتب بھی وہ یہ کہے گا "اَلْجَمْعُ تو ہے مگر سَیُھْزَمُ" چنانچہ اس وقت دُنیا یہ نظارہ دیکھ رہی ہے کہ ساری دُنیا خدا تعالیٰ کے منصوبہ کے خلاف کھڑی ہوگئی ہے یہ بھی ایک حقیقت ہے لیکن **یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہی دُنیا یہ نظارہ بھی دیکھے گی کہ ساری طاقتیں جمع ہو کر ساری دولتیں اکٹھی ہو کر اور باہم منصوبے بنا کر بھی خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف کامیاب نہیں ہوں گی۔** دُنیا یہ بھی دیکھے گی کہ جس دل میں اللہ تعالیٰ کی خالص ذاتی محبت پائی جاتی ہے اور وہ شخص یا وہ جماعت جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہر خیر کا منبع سمجھتی ہے اور کسی بھلائی کے لئے اللہ کے سوا کسی اور طرف توجہ نہیں کرتی (کسی اور میں اس کا اپنا نفس بھی شامل ہوتا ہے) وہ کبھی ناکام نہیں ہوتی......

یہ شرف صرف ایک چھوٹی سی جماعت کو حاصل ہے کہ جو اگرچہ دُنیا کی دھتکاری ہوئی ہے۔ جس کی دُنیا کی نگاہ میں کوئی عزت نہیں جس کے خزانوں میں دُنیا کی دولتیں نہیں جس کے پاس سونا اور جواہرات نہیں جس کے پاس سونا اگلنے والی زمینیں نہیں لیکن پھر بھی اس یقین پر قائم ہے کہ **ہمارا خدا ایک زندہ خدا** ہے اور انسان کو زندہ خدا کی طرف واپس لے جانے کی جو کوشش اور جدوجہد ہو رہی ہے اس میں بالآخر یہی جماعت کامیاب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ "میرے درختِ وجود کی شاخو" کہہ کر جماعت کو مخاطب فرمایا ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ گویا حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت وجود کی مختلف شاخیں ہیں۔ اصل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ یہ آپؐ ہی کا درخت ہے جو قیامت تک بڑھتا چلا جائے گا لیکن "نئی شاخیں" "نئے تنے" بنیں گی اور "نئے تنے" "نئی شاخیں" نکالیں گے۔ بہرحال اس وقت حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہو گئے اور وہ وجود آ گیا جو آنحضرت ﷺ کے سلام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور حفاظت میں ہے۔ **خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ آخری زمانہ میں خدا کا دین غالب آئے گا۔** جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس فیصلہ کا نفاذ اور اس منصوبے کی تکمیل زمین پر شروع ہو چکی ہے۔ گو اس وقت یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے اور بے اثر ہے سیاسی لحاظ سے اور بے ہنر ہے علم کے لحاظ سے۔ لیکن یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ایک طرف اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا عرفان رکھتی ہے۔ خدا کو سب قدرتوں کا مالک سمجھتی ہے اس کے بغیر کسی اور چیز پر بھروسہ نہیں رکھتی۔ وہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ **اگر خدا کی عظمت اور جلال کے مقابلے میں ساری دُنیا کی طاقتیں بھی اکٹھی ہو کر آ جائیں تب بھی وہ کامیاب نہیں ہو سکتیں**"

(خطبہ جمعہ 8/ مارچ 1974ء بمقام دارالذکر لاہور از الفضل 28/ مارچ 1974ء)

ہمارے سامنے کوئی ایسی دیوار نہیں کھڑی کی جاسکتی جو ہمارے سارے دروازے بند کردے

"اس قسم کے اور بھی بدلے ہوئے حالات ہیں۔ تاہم ہمیں کبھی گھبراہٹ نہیں ہونی چاہئے جو خدا تعالیٰ کا کام ہے اس کو تو یہ نہیں روک سکتے۔ اس میں خدا تعالیٰ کو معجز نہیں بنا سکتے۔ خدا تعالیٰ کے منصوبے کو دنیا کی کوئی طاقت ناکام نہیں کرسکتی۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے نور ایمان اور فراست عطا کی ہے اس لئے **ہمارے سامنے کوئی ایسی دیوار نہیں کھڑی کی جاسکتی جو ہمارے سارے دروازے بند کردے** بعض دروازے پھر بھی کھلے رہتے ہیں ......

بہرحال اس وقت میں یہ بتا رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ایک منصوبہ بنایا ہے زمینی طاقتیں اسے ناکام نہیں کرسکتیں۔ **زمینی طاقتیں اس منصوبہ کے رضا کار اور مخلص اور الٰہی سلسلہ میں داخل ہونے والے فدائی لوگوں کو ابتلا اور امتحان میں ڈال سکتی ہیں، انہیں دنیوی دکھ اور تکالیف پہنچا سکتی ہیں، ان کی راتوں کی نیند حرام کرسکتی ہیں مگر جس بشاشت کے ساتھ ان کا قدم تیز سے تیز تر ہوتے ہوئے شاہراہ غلبہ اسلام پر چل رہا ہے اس میں سستی نہیں پیدا کرسکتیں۔**"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1975ء صفحہ 71-70)

دنیا جو چاہے کر لے ہوگا وہی جو خدا چاہے گا

"**دنیا جو چاہے کر لے ہوگا وہی جو خدا چاہے گا۔** میں یہ نہیں کہتا کہ ہوگا وہ جو جماعت چاہے گی کیونکہ جماعت تو کوئی چیز ہی نہیں ہے تم اس کی حیثیت ایک مردہ کیڑے کی سمجھ لو۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ہوگا وہی جو خدا چاہے گا اور خدا نے جو چاہا اس کی اطلاع اس نے محمد ﷺ کو آج سے چودہ سو سال پہلے دی۔ خدا نے یہ چاہا کہ دنیا مہدی علیہ السلام کے مقام عزت واحترام کو پہچانے اور اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو کہا کہ دنیا کو کہو کہ مہدی کی عزت اور احترام کرے۔ چنانچہ آپؐ نے ساری امت میں سے ایک کو یعنی مہدی کو منتخب کر کے اسے اپنا سلام پہنچایا۔ ہمیں سینکڑوں ایسی احادیث ملتی ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ محمد ﷺ کے سینہ میں اپنے اس روحانی فرزند سے جو آپؐ سے تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہونے والا تھا اس قدر محبت موجزن تھی کہ یہ محمدؐ ہی کا کام تھا کہ اس محبت کو الفاظ میں بیان کرسکیں میں اور آپ اس کو بیان نہیں کر سکتے۔ ہر فرقے کی کتب میں ایسی روایات موجود ہیں جن

میں نبی اکرم ﷺ کے الفاظ میں مہدی کی محبت کا ذکر کیا گیا ہے۔

پھر یہ خدا تعالیٰ کی شان اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے ہیں کہ وہ جسے گھر والے روٹی دینا بھول جاتے تھے (حالانکہ وہ ان کی دولت میں ان کا برابر کا شریک تھا) اور اسے اپنے ہی عزیزوں اور رشتہ داروں کی غفلت کے نتیجہ میں فاقہ کشی کرنی پڑتی تھی اسے اس کے خدا نے کہا کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور وہ اکیلا اور غیر معروف شخص اٹھا اور اس کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی......

کتابوں میں سے یہ الہام مٹایا جا سکتا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا کیونکہ وہ سیاہی سے لکھا ہوا ہے اور دیواروں پر سے بھی مٹایا جا سکتا ہے لیکن اس کرۂ ارض کے چہرہ سے یہ نہیں مٹایا جا سکتا کیونکہ اس کے اوپر اِن انسانوں نے اسے تحریر کیا ہے۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26/دسمبر 1975ء از جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ 111-109)

دنیا کی کوئی طاقت ہم سے ہمارا ایمان نہیں چھین سکتی

"حضرت نبی کریم ﷺ کی بعثت کے شروع زمانہ میں آپؐ کے ماننے والوں کو بڑا دکھ دیا گیا۔ اس دکھ اور درد کی ایک لمبی داستان ہے اس کو تو میں اس وقت دہرا نہیں سکتا میں صرف ایک مثال لیتا ہوں اور وہ اس شخص کے بارہ میں ہے جو عربی النسل نہیں تھا ہماری طرح ایک عجمی تھا اور وہ تھا مکہ کے ایک رئیس امیہ کا غلام۔ بلالؓ۔ اللہ تعالیٰ نے اس حبشی کے دل میں اپنا نور بھر دیا تھا اور آنحضرت ﷺ سے پیار پیدا کر دیا تھا چنانچہ آپؐ کی صحبت میں اسے خدا تعالیٰ سے اس قدر محبت اور پیار پیدا ہو گیا تھا کہ غلامی کی حالت میں اس کا مالک اسے مکہ کے تپتے ہوئے صحرا میں لے جاتا پتھریلی زمین پر ننگا کر کے لٹا دیتا اور تپتے ہوئے پتھر اس کے سینے پر رکھتا اور اس سے کہتا خدا واحد و یگانہ کی پرستش چھوڑ کر لات وعزّٰی کی پرستش کرو اور محمد ﷺ کا کفر کرو، آپؐ کا انکار کرو تو اس کے حلق سے اس حالت میں بھی جو آواز نکلتی تھی وہ یہ تھی "احد "احد" خدا واحد و یگانہ ہے خدا واحد یگانہ ہے۔ ہر احمدی میں یہی روح بلالی پیدا ہونی چاہئے۔ اگر دنیا کی ساری طاقتیں ہمارے حقوق کو غصب کر کے (یہ بھی ننگا کر دینے کے مترادف ہے) اور انسانی اقدار کو پس پشت ڈال کر اپنے غضب کی تپتی ہوئی ریت پر ہمیں لٹا کر اور تعصب کے سارے پہاڑ ہمارے سینوں پر رکھ دیں اور کہیں کہ خدائے واحد و یگانہ کا انکار کرو اور محمد ﷺ کا کفر کرو تو ہماری روح کی آواز یہی ہو گی۔ احد۔ احد، اللہ اکبر، خاتم الانبیاء زندہ باد۔ پس دنیا کی کوئی طاقت ہم سے ہمارا ایمان نہیں چھین سکتی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ میرا یہ پیغام لے کر آپ یہاں سے واپس جائیں اور ہر ایک احمدی کو یہ

بتائیں کہ وہ اپنے اندر روح بلالی پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔"

(اختتامی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ 23/اکتوبر 1978ء مشعل راہ جلد 2 صفحہ 497)

اسلام کا ساری دنیا پر غلبہ مہدی اور مسیح کے زمانہ میں ہوگا یہی وہ زمانہ ہے دنیا خدا تعالیٰ کے اس منصوبہ کو ناکام نہیں کرسکتی

" دنیا لاکھوں افراد پر تو مشتمل نہیں وہ تو کروڑہا افراد پر کئی ارب افراد پر مشتمل ہے اور ان سب کو اسلام کی طرف لانا اور پیشگوئیوں کے مطابق بڑے تھوڑے سے وقت میں لانا بنی نوع انسان کو جن کی اتنی بڑی تعداد ہے اور ان کے پھیلاؤ میں اتنی وسعت ہے کہ وہ ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا یہ کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن یہ ہوگا ضرور اور ہوگا اس تھوڑے سے وقت میں۔ انسانی زندگی میں صدی، سوا صدی کا زمانہ لمبا عرصہ نہیں ہے جیسا کہ قرائن ہمیں بتاتے ہیں کہ ہماری زندگی کی پہلی صدی جس کے ختم ہونے میں قریباً چودہ سال رہ گئے ہیں اس کے بعد وہ صدی ہمارے سامنے آئے گی جس کے استقبال کی ہم تیاری کر رہے ہیں اور مَیں اپنی سمجھ کے مطابق یقین رکھتا ہوں کہ وہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور پھر ہماری زندگی کی تیسری صدی وہ ہوگی جس میں ہمیں ان انسانوں کی طرف توجہ کرنی پڑے گی کہ جو بچے کھُچے کونوں کھدروں میں پڑے ہوں گے اور ابھی تک اسلام نہیں لائے ہوں گے لیکن انسانوں کی اکثریت اسلام لے آئے گی اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے اور اس کی بشارتوں کے مطابق ہم یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام یقیناً مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ مہدی کی بعثت اللہ تعالیٰ کے ایک خاص منصوبہ کے ماتحت ہوئی اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جیسا کہ پہلی بشارتوں میں یہ کھل کر آیا ہے اور ہمارے بزرگوں نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ **اسلام کا ساری دنیا پر غلبہ تمام ادیانِ باطلہ کے عقائد کا مٹ جانا اور اسلامی تعلیم کا دنیا میں قائم ہو جانا مہدی اور مسیح کے زمانہ میں ہوگا۔ یہی وہ زمانہ ہے** یہ ہمارا یقین ہے، یہ ہمارا عقیدہ ہے، یہ ہمارا اعتقاد ہے، یہ وہ چیز ہے جس کو ہم اسی طرح مانتے ہیں جس طرح ہم یہ مانتے ہیں کہ اس وقت سورج نکلا ہوا ہے۔ آپ کی تو اس طرف پیٹھ ہے میرے سامنے دھوپ ہے۔ جس طرح اس دھوپ پر ہمیں یقین ہے اسی طرح اس بات پر ہمیں یقین ہے اور ہمیں یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منصوبوں کو انسان ناکام نہیں بنایا کرتے اور ہمیں یہ یقین ہے کہ ہماری کسی کوشش کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اس وقت تک کہ ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے پیار سے معمور رہیں اور ہمارے سینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے عشق سے بھرے رہیں اور ہمارا احساس یہ رہے کہ ہم ادنیٰ چاکر کی حیثیت میں اسلام کو ساری دنیا میں قائم کرنے کے لئے پیدا ہوئے اور قائم کئے گئے ہیں اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمارے شامل حال رہیں گی اور ہمارا قدم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

پس راستہ بڑا کُھلا ہے سختیاں بھی اٹھانی پڑیں گی، تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں گی۔ لیکن ہم کیا جانیں ان تکلیفوں کو خدا کی راہ میں۔ دنیا اپنا زور لگائے گی کہ ہمیں ناکام کیا جائے جیسا کہ پہلے لگاتی رہی ہے لیکن ہمیں ناکام نہیں کر سکتی۔ **مَیں دنیا کے ہر مینار سے یہ آواز بلند کرنے کے لئے تیار ہوں کہ دنیا خدا تعالیٰ کے اس منصوبہ کو ناکام نہیں کر سکتی۔ دنیا کے سارے ایٹم بم اکٹھے ہو جائیں پھر بھی جو طاقتیں اس وقت گھمنڈ سے اپنی گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں۔ ہم ان کی خیر خواہی کے لئے ان کے دل جیت کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ان کو جمع کر دیں گے** یہ ہے ہمارا منصوبہ، مارنے کا نہیں زندہ کرنے کا۔ قرآن کریم نے بڑا پیارا اعلان کیا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کی طرف آؤ اس پر لبیک کہو کہ وہ تمہیں اس لئے بلاتا ہے کہ لِمَا یُحْیِیْکُم کہ وہ تمہیں زندہ کرے۔ اس وقت مُردوں جیسی حالت ہے۔ یہ کام تو ہو کر رہے گا لیکن احمدیت کی ہر اس نسل کی زندگی میں کامیابی کا حصہ ہوگا جو نسل اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھتے ہوئے خدا کی راہ میں قربانی دیتی چلی جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ 29/ اکتوبر 1976ء از الفضل 17/ جون 1977ء)

......کسر صلیب......

مکہ پر عیسائیت کا جھنڈا لہرانے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا

"افریقہ کا وسیع برّ اعظم عیسائیت کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی بجائے اسلام کے خنک اور سرور بخش سایہ تلے جمع ہو رہا ہے **ہندوستان میں یہ حالت ہے کہ احمدی نوجوانوں سے بات کرتے ہوئے بھی بڑے بڑے پادری گھبراتے ہیں** اور **مکہّ پر عیسائیت کا جھنڈا لہرانے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا (انشاء اللہ)**"

(خطبہ جمعہ 20/ اکتوبر 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 937-933)

افریقہ میں عیسائیت کے ساتھ لڑی جانے والی جنگ میں انشاء اللہ فتح اسلام ہی کی ہوگی

"حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رکھا ہوا ہے۔ اب وہاں جا کر میں نے بنظر غور جائزہ لیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ **واقعی افریقہ میں عیسائیت کے ساتھ لڑی**

جانے والی اس آخری جنگ میں انشاءاللہ فتح اسلام ہی کی ہوگی۔"

(مجلس عرفان 27/جون 1970ء بمقام ایبٹ آباد از ماہنامہ خالد اگست 1970ء)

ایک وقت آئے گا کہ عیسائی لوگ اسلام کی طرف دوڑے چلے آئیں گے

(30/اگست 1976ء بروز پیر ایک عیسائی روزنامہ Kristelig Dagblad کی نمائندہ

مس الزبتھ نلسن (Elizebath Nilson) کا حضور سے انٹرویو)

اس پریس ملاقات میں حضور نے دنیا بھر میں عیسائیت کی ناکامی اور اسلام کی روز افزوں ترقی پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ "اسلام کا دنیا میں غالب آنا ایک الٰہی تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہو کر رہے گی" مس نلسن نے دریافت کیا۔ آپ دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں اور عیسائیوں کو بھی مسلمان بنا رہے ہیں۔ کیا آپ اس امر پر روشنی ڈالیں گے کہ عیسائی مسلمان کیوں ہوتے ہیں؟

حضور نے فرمایا "مذہبی نقطہ نگاہ سے اس کی بہت سی وجوہات ہوسکتی ہیں لیکن بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس ترقی یافتہ زمانہ میں عیسائیت کی طرف منسوب ہونے والے عیسائی عقائد اور عیسائی طرز حیات سے مطمئن نہیں ہیں آپ یہ سوچیں گی کہ اگر وہ مطمئن نہیں ہیں تو سب کے سب ایک دم اسلام کیوں قبول نہیں کر لیتے؟ سو اس کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم اپنے محدود وسائل اور ذرائع کی وجہ سے ابھی تک سب کو اسلام کے محاسن سے آگاہ نہیں کر سکے لیکن **ایک وقت آئے گا جب یہ رکاوٹیں دور ہوں گی اور دنیا کے لوگ اسلام کی طرف دوڑے چلے آئیں گے۔"**

(ماہنامہ خالد دسمبر 1977ء)

عیسائی نوجوانوں میں چرچ کے خلاف ایک انقلابی رو پیدا ہوگی
اور یہ انقلاب 20-25 سال کے اندر اندر بپا ہوگا

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا ہے اس کے لئے **خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں جو اس کے ساتھ آملیں گی** اور یہ اس زمانے کی بات ہے جب قوموں کا تو کیا افراد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد کثرت کے ساتھ جمع نہیں ہوئے تھے۔ آپ کے گھر والوں نے بھی اور دنیا نے بھی آپ کو دھتکار دیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نے قومیں تیار کی ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حقیر کوششوں کے ذریعہ اسلام میں

شامل ہو جائیں گی۔ **غرض ایک وقت آئے گا جب انشاء اللہ ساری دنیا کی قومیں اسلام میں شامل ہو جائیں گی** یہ ایک حرکت ہے جو دنیا میں جاری ہو چکی ہے اور وہ قومیں جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو کر اسلام کو غالب کرنا ہے ان کے ہراول دستے پیدا ہو چکے ہیں اور ان ہراول دستوں کے کچھ نمونے غیر ملکی وفود کی شکل میں آپ کے سامنے یہاں موجود ہیں......

میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ یورپ میں میں نے ایک موقع پر ایک جرمن نوجوان سے یہ کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ **تمہارے یعنی عیسائی نوجوانوں کے اندر چرچ کے خلاف ایک انقلابی رَو پیدا ہو گی** اور میرا خیال ہے کہ **یہ انقلاب 20-25 سال کے اندر اندر بپا ہو جائے گا** تو وہ حیران ہو کر میرا منہ دیکھنے لگا اور کہنے لگا آپ 20-25 سال کی بات کر رہے ہیں چرچ کے خلاف تو یہ انقلاب کل پیدا ہو سکتا ہے اور وہ خود عیسائی نوجوان تھا چنانچہ گرجوں کے سامنے "بکاؤ" "For Sale" کا بورڈ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کئی پادریوں اور عیسائی سکالرز کی طرف سے عیسائیت کے خلاف اس وقت تک بیسیوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں یہ کتابیں عیسائیت کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کے خلاف ہیں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بنا لینے کے خلاف ہیں......

پس یہ ایک عظیم اور بڑا حیران کن انقلاب ہے جو عیسائیت کے بنیادی خیالات میں پیدا ہو گیا ہے اس میں میری یا آپ کی کوشش کا ہاتھ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ آسمان سے فرشتے نازل ہوں گے جو تیری تائید میں ساری دنیا میں کام کر رہے ہوں گے ویسا ہی ثابت کر دکھایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26؍دسمبر 1977ء از الفضل 18؍جون 1978ء)

عیسائیت کا جھنڈا خانہ کعبہ پر لہرانے کا خواب نہ شرمندہ تعبیر ہوا اور نہ آئندہ ہو گا

" میں آپ کی توجہ اس روحانی انقلاب کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو سیدنا حضرت مسیح موعود اور مہدی علیہ السلام نے اس دنیا میں برپا کیا۔ آپ کی بعثت کے وقت اسلام اور مسلمان انتہائی کسمپرسی اور تنزّل کی حالت میں سے گزر رہے تھے...... اسلام پر تمام اطراف سے حملے ہو رہے تھے اور اس کا دفاع کرنے والا کوئی نہ تھا۔ دشمنان اسلام میں سے عیسائیت بہت سخت اور تیز تھی عیسائی مناد تمام ممالک میں جا کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شدید طور پر حملہ آور تھے عیسائیوں کی سیاسی طاقت اور دولت ان کی پشت پناہ تھی عیسائیت اپنی فتح کے متعلق اس قدر پُر امید تھی کہ ان کے منادوں نے یہ دعویٰ کر دیا کہ

1۔ برّ اعظم افریقہ ان کی گود میں ہے۔
2۔ برصغیر ہند میں کوئی ایک بھی مسلمان باقی نہ رہے گا۔
3۔ وقت آ چکا ہے کہ کعبہ پر عیسائیت کا جھنڈا بلند کر دیا جائے۔

ان تمام دعاوی کے خلاف صرف مسیح موعودؑ اور ان کے چند غریب پیرو کار تھے۔ ان کے پاس کوئی پیسہ کوئی طاقت اور کوئی سیاسی نفوذ نہ تھا مگر خدا جو رب العالمین ہے وہ اس کا مددگار تھا اور اس خدا نے اس کو بتایا کہ **اسلام کی فتح کے دن قریب ہیں** اور خدا سے علم پا کر اس نے یہ دعویٰ کیا کہ۔

" قریب ہے کہ سب طاقتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔"

چونکہ یہ پیشگوئی تھی اس لئے مذہبی دنیا میں ایک مکمل تبدیلی پیدا ہوئی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ **برّ اعظم افریقہ بجائے عیسائیت کی گود میں جانے کے بانی اسلام ﷺ کے جھنڈے تلے آ رہا ہے۔** ہندو پاکستان میں عیسائی منّاد ایک عام احمدی نوجوان سے بھی بات کرتے ہوئے شرماتے ہیں۔ **عیسائیت کا جھنڈا خانہ کعبہ پر لہرانے کا خواب نہ شرمندہ تعبیر ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔**

ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے نشانات روز بروز واضح ہو رہے ہیں۔ **اسلام کے دیگر مذاہب پر غالب آنے کے دن پہلے سے بہت نزدیک ہیں۔"**

(پیغام برموقع تیسواں جلسہ سالانہ نائیجیریا 25 تا 23/ دسمبر 1979ء از الفضل 26/ جنوری 1980ء)

حق و باطل کی آخری جنگ اور فتح اسلام ......

اسلام کی آخری جنگ حضرت محمد ﷺ کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ جیتی جائے گی

"اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام کی آخری جنگ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ جیتی جائے گی۔ آخری فتح اسلام کو ہوگی۔ تمام شیطانی قوتیں پسپا ہو جائیں گی۔ اسلام کا سورج تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور ہر ملک میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا بلند ہوگا دوسرے سب جھنڈے سرنگوں ہو جائیں گے......

اے ہمارے رب! جب ہم نے اس منادی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تمام ادیان کو تیری طرف بلانے کی کوشش شروع کی تو مخالفین اسلام کو تو غصہ آنا ہی تھا کیونکہ ان کو تو یہ نظر آنے لگا کہ اب پیار کے ساتھ، دلائل کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپؐ کے روحانی فرزند پر نازل ہونے والے آسمانی نشانوں کے ذریعہ سارے ادیان مٹا دیئے جائیں گے اس رنگ میں کہ ان کے ماننے والے حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں گے، وہ لوگ بھی جن کی چودھراہٹ جاتی تھی یا جن کی قیادت پر ہاتھ پڑتا تھا یا اس آواز کے نتیجہ میں جن کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ شاید اس طرح ان کی روزی ان سے چھن جائے گی (کیونکہ وہ رب العالمین خدا پر حقیقی ایمان نہیں لاتے تھے) انہوں نے بھی اس آواز کو دبانے کے لئے بھرپور کوشش کی حتیٰ کہ ساری دنیا اکٹھی ہو گئی کہ یہ آواز بلند نہ ہو۔ مشرق اور مغرب کی طاقتیں اور دنیا کے امیر ترین ممالک اس آواز کو دبانے کے لئے صف آرا ہو گئے۔ وہ لوگ جو صاحب اقتدار تھے اور ساری دنیا کو اپنے قبضہ میں سمجھتے تھے اور اپنے ملکوں سے باہر کے لوگوں کو اپنا غلام سمجھتے تھے اس اکیلی آواز کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ غرض دنیا کی ساری دولتیں، سارے اقتدار، ساری طاقتیں، سارے ہتھیار اور لوگوں کے ہر قسم کے منصوبے، ان کے علم، ان کے فلسفے، ان کی سائنس اور ان کی ایجادات اس اکیلی آواز کو جو آج سے اسّی پچاسی سال پہلے دنیا میں بلند ہوئی تھی اس کو دبانے کے لئے اکٹھی ہو گئیں مگر وہ اکیلی آواز آج لاکھوں انسانوں کی آواز بن کر ساری دنیا کے گرد چکر لگا رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک......

اے خدا! تیری محبت کی گرمی ہمارے وجود کو گرم رکھے اور ہمیں عمل پیہم کی توفیق عطا کرتی رہے تا کہ دنیا بھی یہ سمجھ لے، دنیا بھی یہ جان لے اور دنیا بھی یہ پہچان لے کہ ہمارا رب اور ان کا رب جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور اس کی مدد اس کو حاصل ہے اور اس کے فرشتے اس کی نصرت کے لئے آسمانوں سے نازل ہوتے ہیں اور دنیا کو یہ بات بھی سمجھ میں آ جائے کہ آسمانوں پر جو فیصلہ ہو چکا ہے زمین کی کوئی طاقت اسے ٹال نہیں سکتی۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26؍دسمبر 1973ء از جلسہ سالانہ کی دعائیں صفحہ 72-75)

تم ہی دنیا میں ہر لحاظ سے اور ہر جہت سے غالب رہو گے۔ دنیا کی کوئی طاقت کوئی جتھہ دنیا کا کوئی منصوبہ اور ہتھیار تمہیں مغلوب نہیں کر سکے گا

"اے میری خوش بخت اور خوش نصیب بہنو! اور بچیو!! ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم اللہ تعالیٰ کا تم پر سلام، میں نے اس وقت تمہیں جو خوش بخت اور خوش نصیب کہا اس کی ایک وجہ ہے اور وہ وجہ نہایت ہی اہم اور بنیادی ہے اور وہ یہ

کہ جب سے انسان پیدا ہوا اور اس وقت سے کہ انسان کی طرف اللہ تعالیٰ کی وحی نازل ہونی شروع ہوئی اس وقت سے لے کر آج تک کوئی ایسی قوم پیدا نہیں ہوئی اور کوئی ایسا زمانہ نہیں آیا جس میں وہ مستورات پیدا ہوئی ہوں اور رہتی ہوں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ عظیم بشارت ملی ہو جو عظیم بشارت کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ میں آپ کو ملی ہے نبی اکرم ﷺ کی امت کے مردوں اور عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت ملی تھی کہ اَنْتُمُ **الْاَعْلَوْنَ ہمیشہ تم ہی دنیا میں ہر لحاظ اور ہر جہت سے غالب رہو گے۔ دنیا کی کوئی طاقت' دنیا کی کوئی دولت' دنیا کا کوئی جتھہ' دنیا کا کوئی منصوبہ' دنیا کا کوئی ہتھیار تمہیں مغلوب نہیں کر سکے گا** لیکن ایک شرط ہے اور وہ شرط یہ ہے۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والیاں ہو تو پھر کوئی دوسری طاقت یا دولت یا جتھہ یا تعداد یا اعداء کا اکٹھے ہو جانا تمہیں مغلوب نہیں کر سکے گا......

اس بشارت کا تعلق امت محمدؐیہ سے اس روز سے ہے جس روز کہ عرب کے صحراؤں سے ہمارے محبوب ہمارے پیارے محمد ﷺ کی وہ پیاری اور عظیم آواز اٹھی جو حسن و احسان میں بے نظیر تھی۔ اسلام کے آخری زمانے میں عالمگیر غلبہ کا وقت پہلے دن سے مقدر تھا اس لئے کہ یہ غلبہ نبی اکرم ﷺ کے آخری کارناموں میں سے ایک تھا۔ آپؐ کا آخری کام اور آپؐ کا آخری غلبہ نوع انسانی پر بحیثیت نوع کے آخری زمانہ میں مقدر تھا۔ آپؐ کا یہ احسان عظیم تھا کہ آپؐ کے حسن و احسان کے جلوے مغرب اور مشرق' شمال اور جنوب میں سب کے سب بسنے والوں نے آخری زمانہ میں دیکھنے تھے......

پس تم اے میری بہنو اور بچیو! اس جماعت کی طرف منسوب ہوتی ہو اور خدا کی اس بشارت کی حامل ہو کہ آخری غلبہ جو اسلام کے لئے مقدر ہے وہ تمہارے ذریعہ سے خدا اس دنیا میں لائے گا۔ اتنی عظیم بشارت اور عظیم بشارت کا ایک انتہائی جلوہ اس زمانہ کے لئے مقدر تھا جس میں تم زندہ ہو اور جس میں تم پیدا کی گئی ہو اور تمہاری آئندہ نسلیں اس کوشش اور جہاد میں حصہ لینے والی ہیں۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کی بشارت اگرچہ امت محمدؐیہ کو پہلے روز سے ہی ملی تھی لیکن اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ کا حسین تر اور غالب تر اور موثر ترین جلوہ اگر انسان نے دیکھنا تھا تو وہ آج کے زمانہ میں اس نے دیکھنا تھا چونکہ تم اس زمانہ میں پیدا ہوئیں۔ چونکہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں پیدا کیا یا اسے قبول کرنے کی توفیق دی اس لئے میں نے کہا کہ اے میری خوش بخت اور خوش نصیب بہنو اور بچیو!...... میں آج آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ سے بڑھ کر خوش قسمت عورتوں کا اور کوئی گروہ اس زمانہ میں پیدا نہیں ہوا کیونکہ **اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ کی جو بشارت تھی اس کا حسین تر جلوہ اسلام کی آخری جنگ میں فتح کی صورت میں نمودار ہوگا اور اسلام کو عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا** کہ اس کے بعد سوائے

چوہڑوں اور چماروں کے کوئی بھی اسلام سے باہر نہیں رہے گا۔ یہ اتنا بڑا غلبہ ہوگا کہ اس کے بعد ساری ملتیں اور مذاہب مٹا دیئے جائیں گے یہ وہ غلبہ ہے جب یہودی یہ تسلیم کرے گا کہ......تورات کے ماننے والوں نے بھی خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے اپنے ظرف کے مطابق حصہ پایا لیکن ان کا زمانہ ختم ہو گیا اور محمد ﷺ کے فیض سے وہ اپنی بدقسمتی کے نتیجہ میں محروم رہے لیکن اب ہم اور ہماری نسلیں اس سے محروم نہیں رہیں گی۔ اب وہ وقت آنے والا ہے جب عیسائی اپنے بدخیالات کو چھوڑ کر اور غلط عقائد سے توبہ کر کے اپنی نجات کے لئے محمد ﷺ کے دامن کو تھامیں گے، جب دوسری ساری ملتیں اور مذاہب ختم ہو جائیں گے۔ اس معنی میں کہ خدا تعالیٰ ان کی خوش قسمتی کے سامان پیدا کر کے اپنی عظیم رحمت کے دائرہ میں ان کو لے آئے گا یہ وہ مقصد ہے جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے ہم خدا کے حضور قربانیاں دیتے ہیں......اور یہی وہ زمانہ ہے جو پہلی بار انسان نے دیکھا ہے یہ وہ زمانہ ہے جب اسلام کا آخری اور عالمگیر غلبہ مقدر ہے یہ وہ زمانہ ہے جس میں جماعت احمدیہ کے غریب، کم مایہ اور کم علم افراد اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتوں کو حاصل کر رہے ہیں۔"

(خطاب مستورات بر موقع جلسہ سالانہ 27؍دسمبر 1973ء از المصابیح صفحہ 289-280)

......عددی غلبہ......

اگلے پچھتر سال میں اسلام دنیا میں غالب آجائے گا

"(جماعت کی تعداد۔ ناقل) میرے اندازے کے مطابق تیس لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ اس زیادتی میں دو چیزیں اثر انداز ہوئیں ایک پیدائش دوسرے تبلیغ۔ ہر دو راہوں سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے نفوس میں برکت ڈالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا تو یہ فرمائی تھی کہ اک سے ہزار ہوویں لیکن جب اس تعداد کا جو 1967ء کی ہے۔ 1892ء کی تعداد سے ہم مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں عملاً یہ کیا کہ تم اک سے ہزار مانگتے ہو میں ایک سے تین ہزار کرتا ہوں۔ چنانچہ جب ہم ان دو اعداد و شمار کا آپس میں مقابلہ کرتے ہیں گو (اگر اس وقت ایک ہزار احمدی سمجھے جائیں) ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو تین ہزار کر دیا ہے اک کو ہزار نہیں اک کو تین ہزار بنا دیا ہے۔ کیونکہ 3 ہزار کو ہزار کے ساتھ ضرب دیں، تب یہ موجودہ شکل ہمارے سامنے آتی ہے اور اگر 1892ء میں جماعت کی تعداد تین ہزار سمجھی جائے جو میرے نزدیک بہت زیادہ اندازہ ہے تو پھر بھی اس سے اک سے ہزار ہوویں والی دعا اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی

اور پچھتر سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کے نفوس کو ایک ہزار گنا زیادہ کر دیا یہ معمولی زیادتی نہیں حیرت انگیز زیادتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا جہاں اظہار ہوتا ہے وہاں عقل کی رسائی نہیں اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرت اپنے بندوں پر جلوہ گر ہوتی ہے اور تمام اندازوں کو غلط کر کے رکھ دیتی ہے۔ اگر یہ امید رکھیں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مستقبل میں بھی اس جماعت کو اسی رنگ میں اور اسی حد تک قربانیاں دینے کی توفیق دے گا جس طرح گذشتہ پچھتر سال وہ دیتا رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی اسی رنگ میں ہوتے رہیں گے یہ تعداد اگر اسی نسبت سے بڑھتی رہے تو آج سے پچھتر سال کے بعد تین ارب اور نو ارب کے درمیان ہو جائے گی جس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر ہم اپنی دعاؤں سے اور اپنی تدبیر سے اور اپنی قربانیوں سے اور اپنی فدائیت اور جاں نثاری سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اسی طرح جذب کرتے رہیں جس طرح گذشتہ پچھتر سال میں ہم نے جذب کیا تھا **تو اگلے پچھتر سال میں اسلام دنیا پر غالب آجائے گا اور نشاۃ ثانیہ کی جو مہم ہے وہ پوری کامیابی کے ساتھ دنیا میں ظاہر ہو جائے گی خدا کرے کہ جماعت کو اسی طرح قربانیاں دینے کی توفیق ملتی رہے۔**"

(خطبہ جمعہ 3 / نومبر 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 953)

اگلی نسل کے وقت دس کروڑ سے زائد احمدی ہوں گے

"انسان عام طور پر پچاس سال ساٹھ سال یا ستر سال زندہ رہتا ہے اور جنہیں زیادہ عمر دی جاتی ہے وہ سو سال تک پہنچ جاتے ہیں اس کے بعد دوسری نسل آتی ہے اس نے پہلوں کی جگہ لینی ہوتی ہے یہ نسل پہلوں سے زیادہ مضبوط ہونی چاہئے کیونکہ ترقی کرنے والی قوموں کی ذمہ داریاں دن بدن بڑھتی رہتی ہیں پھر دوسری نسل کے کندھوں پر جس قدر بوجھ پڑے گا تیسری نسل کے کندھوں پر اس سے زیادہ بوجھ پڑے گا کیونکہ اس وقت کام زیادہ ہو گئے ہوں گے مثلاً احمدیت کی مثال ہی لے لو اب اگر چالیس پچاس ملکوں میں احمدیت پھیلی ہوئی ہے اور ان کے کام ہمیں کرنے پڑتے ہیں لیکن جب اگلی نسل آئے گی تو اس وقت ساٹھ ستّر ملکوں میں احمدیت پھیل چکی ہو گی پہلے اگر تیس چالیس لاکھ آدمی تھے تو دوسری نسل کے وقت ستّر اسّی لاکھ یا ایک کروڑ آدمی ہوں گے اس سے **اگلی نسل کے وقت دس کروڑ سے زائد احمدی ہوں گے اور ان کا کام زیادہ تر مرکز میں رہنے والوں کو ہی کرنا ہو گا** ان پر ہی زیادہ بوجھ پڑے گا اگر ان بچوں کو جن کے کندھوں پر انتظامی لحاظ سے پہلی نسل سے زیادہ بوجھ ہو گا ہم تربیت نہیں کریں گے تو وہ یہ بوجھ کیسے اُٹھائیں گے؟"

(خطبہ جمعہ 20 / دسمبر 1968ء از خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 442)

خدا ایسے حالات پیدا کرے گا کہ دل اثر قبول کرنے لگیں گے اور لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہوتے چلے جائیں گے

اخبارات اور ٹیلی ویژن پر حضور رحمہ اللہ کی ڈیٹن میں تشریف آوری کا چرچا سن کر کئی امریکی غیر مسلم حضرات وخواتین نے حضور رحمہ اللہ سے ملاقات کی۔ حضور نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

"جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے قائم فرمایا ہے کہ یہ روئے زمین کے تمام انسانوں کو اسلام کی طرف دعوت دے کر اور انہیں اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا کر کے اس قابل بنائے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا زندہ تعلق قائم ہو جائے **پھر خدا تعالیٰ نے اس جماعت کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے اور اسے بشارت دی ہے کہ ایسا انقلاب رونما ہو کر رہے گا یعنی یہ کہ روئے زمین کے تمام انسان اسلام میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ کے حقیقی عبد بن جائیں گے اور خدائی منشاء کے مطابق زندگی گزاریں گے۔"**

حضور رحمہ اللہ نے غیر مسلم امریکیوں کے متعدد سوالات کے جوابات دیتے ہوئے فرمایا۔

"دل ہمیشہ رفتہ رفتہ اثر قبول کرتے ہیں۔ ہم دل بدلنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے طاقت کے استعمال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ وہ یہ انقلاب خود برپا کرے گا۔ وہ ہمہ قدرت اور ہمہ طاقت خدا ہے **وہ ایسے حالات پیدا کرے گا کہ دل اثر قبول کرنے لگیں گے اور لوگ فوج درفوج اسلام میں داخل ہوتے چلے جائیں گے۔"**

(ماہنامہ خالد دسمبر 1976ء صفحہ 66-65 دورہ امریکہ نمبر)

قریب مستقبل میں دنیا میں احمدیوں کی تعداد کئی کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو بہر حال پوری ہو گی

کسر صلیب کانفرنس کے موقع پر خطاب کے لئے جب حضور خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ لندن تشریف لے گئے تو اخباری رپورٹروں کے ساتھ 31 رمئی 1978ء کو پریس ملاقات کے دوران آپ نے واضح فرمایا۔

" کہ ہم روئے زمین کی تمام قوموں اور ان کے جملہ افراد تک اسلام کا نور پہنچا کر انہیں اس سے منور کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے ایک عظیم تبلیغی مہم کا آغاز کر رکھا ہے۔ یہ کانفرنس بھی اسی عظیم مہم اور منصوبہ کا ایک حصہ ہے۔

دنیا میں احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے۔ ان میں سے بعض اہم عہدوں پر فائز ہیں اور گرانقدر

خدمات بجالا رہے ہیں۔ اسّی ۸۰ سال پہلے ہماری تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ آج یہ تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ قریب **مستقبل میں دنیا بھر کے ممالک میں احمدیوں کی تعداد کئی کروڑ تک پہنچ جائے گی**۔ یہ ہماری امید اور خوش فہمی نہیں ہے بلکہ یہ ایک خدائی تقدیر ہے (جو بہر حال پوری ہوگی)"

(الفضل 14/جون 1978ء)

اُس وقت جماعت آج کی تعداد سے بیسیوں گنا زیادہ ہوگی

اطفال کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"پس تم جو اطفال ہو تمہارے اوپر تو ہمیں بڑا حسن ظن ہے۔ تمہارے ساتھ بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ بالکل چھوٹے بچے اس وقت میرے مخاطب ہیں۔ میں علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر ہوں کہ جب انشاءاللہ تم بڑے ہوئے اور تمہارے ذمّے جماعت احمدیہ کے کام پڑے تو **اس وقت جماعت آج کی تعداد سے بیسیوں گنا زیادہ ہوگی**......

غرض ہمیں یہ نظر آ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اور ساری مخالفتوں اور روکوں کے باوجود جماعت تمہارے جوان ہونے تک عملاً اتنی بڑھ چکی ہوگی کہ بچو! آج تمہارا ذہن بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا اور تمہیں ذمہ داریاں اٹھانی پڑیں گی۔ کیونکہ جتنی جماعت بڑھے گی اتنے ہی ان کے مربی زیادہ ہونے چاہئیں اور ان کے لئے نمونے بننے چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ 8/دسمبر 1978ء از رجسٹرڈ غیر مطبوعہ خطبات)

ایک سو دس سال کے اندر بھاری اکثریت انسانوں کی اسلام میں داخل ہو چکی ہوگی

"یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں بڑی مضبوط ہیں بڑی اثر والی بھی ہیں۔ دولتیں بھی انہوں نے سمیٹ لیں۔ سائنس میں بھی ترقیات کیں، چاند پر پہنچ گئے۔ دوسرے ستاروں کی خبریں لانے لگے۔ یہ اپنی جگہ درست لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں اس دنیا کی طرف محمد رسول ﷺ کے ایک روحانی فرزند کی حیثیت میں اس لئے بھیجا کہ اسلام کو دنیا میں غالب کرے......

یہ درست ہے کہ دشمن ظاہری طاقت ظاہری غلبہ مال و دولت میں اتنا امیر اور اقتدار والا ہے کہ ہم مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بالکل مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ تو درست ہے اپنی جگہ۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ باوجود اس کے کہ ہم

مقابلہ نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ اس مقصد میں ہمیں کامیاب کرے گا جس مقصد کے لئے جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا گیا ہے۔

فرینکفورٹ میں مَیں نے پریس کانفرنس والوں کو یہ کہا کہ آئندہ سو ایک سو دس سال میں ساری دنیا میں اسلام غالب آجائے گا۔

حیران ہو کر دیکھا انہوں نے مجھے۔ کہ یہ شخص کیا کہتا ہے؟ ویسے میرے سامنے بڑے ادب سے، احترام سے بیٹھتے ہیں یہ سارے۔ سنی بات، کوئی اثر نہیں لیا۔ پھر میں نے ان کو کہا دیکھو میں بغیر دلیل کے نہیں بات کر رہا۔ میرے پاس ایسی دلیل ہے جس کو تم سمجھ جاؤ گے اور میرے پاس یہ دلیل ہے کہ نوّے سال پہلے آج سے قریباً، مدّعی جو تھا اس بات کا کہ اسلام غالب آئے گا اس زمانہ میں وہ اکیلا تھا۔ اس کے گھر والے اسے پہچانتے نہیں تھے اور بعض دفعہ اس کی سگی پھوپھیاں اور خالائیں وغیرہ اسے کھانا دینا بھول جاتی تھیں۔ کیونکہ وہ مسجد میں بیٹھا قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہوتا تھا۔ یعنی ان کی نگاہ میں فرد ہی نہیں تھا وہ۔ اپنے گھر کا فرد ہی نہیں یاد رہتا تھا ان کو۔ یہ حالت تھی۔ کوئی نہیں پہچانتا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی آواز جو اس کے کان میں آئی یہ تھی کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور اسلام کو تیرے ذریعہ سے غالب کروں گا اور جو اسلام سے باہر رہ جائیں گے ان کی حیثیت چوڑھے چماروں کی طرح ہوگی۔ یعنی بہت بھاری اکثریت انسان کی اسلام کے اندر داخل ہو جائے گی۔ میں نے کہا وہ اکیلا شخص پچھلے نوّے سال میں دس ملین، یعنی ایک کروڑ بن گیا، تو اگر تم یہ سمجھو کہ اس ایک کروڑ کا ہر ایک اگلے ایک سو دس سال میں ایک کروڑ بن جائے تو کیا تعداد بنتی ہے۔ تو ایک ثقہ سا صحافی تھا ادھیڑ عمر کا بڑا اچھا سمجھدار۔ میں نے اسے کہا ذرا ضرب لگا کر تو دیکھو۔ وہ سمجھا مَیں ویسے ہی اپنی باتیں کرتے ہوئے پریس کانفرنس سے مخاطب ہوں اور میں بات کہہ گیا ہوں۔ تو اس نے سنا اور ضرب نہ دی کروڑ کی کروڑ کے ساتھ۔ میں نے کہا میرا یہ دل کرتا ہے، میری یہ خواہش ہے کہ آپ ایک کروڑ کو ایک کروڑ سے ضرب دیں اور میری خاطر آپ یہ تکلیف برداشت کریں۔ اس طرح جب میں نے اس کو کہا تو اس نے پھر ضرب دی۔ جب اس نے ضرب لگائی تو اس نے سمجھا ضرب ٹھیک نہیں لگی۔ پھر اس نے کاٹ دی۔ میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے دوبارہ ضرب لگائی۔ پھر وہ مسکرایا۔ اس نے منہ اٹھا کے مجھے دیکھا۔ کہنے لگا دنیا کی تو اتنی آبادی نہیں ہے۔ میں نے اسے کہا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ اتنی تعداد میں مسلمان ہو جائیں گے۔ میں تمہیں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب ایک شخص نوّے سال میں کروڑ بن گیا تو اس کروڑ میں سے ہر ایک، کروڑ بن سکتا ہے، غیر ممکن ہے یہ۔ اور اس سے میں یہ استدلال کرنا اور یہ بات تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ جو دعویٰ ہے کہ اکثریت بنی نوع انسان کی اسلام میں داخل ہو چکی ہوگی اگلی صدی میں،

اور یہ جو میں آپ کو بار بار کہتا ہوں **اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے**، **ایک سو دس سال کے اندر بھاری اکثریت انسانوں کی اسلام میں داخل ہو چکی ہوگی**، یہ بغیر دلیل کے محض ایک مبالغہ آمیز بیان نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک بڑی زبردست دلیل ہے اور وہ دلیل ہے ایک شخص کا ایک کروڑ ہو جانا نوّے سال کے اندر۔ اس دلیل نے اتنا اثر کیا کہ وہاں جو نمائندے بیٹھے ہوئے تھے پریس کے انہوں نے اور خاص طور پر اس شخص جس نے ضربیں لگائی ہوئی تھیں، اپنی زبان میں کہا۔ انہوں نے کمپیوٹر کی زبان میں ہمیں سمجھایا ہے کہ اسلام غالب آ جائے گا......

تو آج ہر احمدی کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ **خدا تعالیٰ نے اب جو اس زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کے وعدے دیئے ہیں وہ ضرور پورے ہوں گے** کیونکہ یہ وعدے خدا نے دیئے ہیں۔ یا اگر نعوذ باللہ کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اس بیان میں کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدے کئے ہیں اور یہ مجھے خوشخبریاں دی ہیں اسلام کے غلبہ کی، سچے نہیں تھے تو اس کو احمدیت چھوڑ دینی چاہئے۔ لیکن اگر وہ سمجھتا ہے کہ آپ سچے تھے اپنے دعویٰ میں تو جو وعدے آپ کو دیئے گئے، اپنے لئے نہیں ہمارے لئے نہیں بلکہ واحدنیت کے قیام اور محمد ﷺ کی محبت کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے اور اسلام کے غلبہ کے لئے، وہ یقیناً سچے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 25/مئی 1979ء از الفضل 13/جولائی 1980ء)

غیر مسلم انسانوں کی اکثریت مستقبل قریب میں اسلام میں داخل ہو جائے گی

"آئندہ نسل کی ذمہ داریاں بہت ہیں کئی دفعہ میں آپ کو اور آپ کے بزرگوں کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ اس لئے کہ ہمیں یہ یقین ہے اور آپ کو بھی یہ یقین ہونا چاہئے کہ **حقیقتاً اور واقعہ میں غلبہ اسلام کا زمانہ آ چکا۔ اور انسانوں کی اکثریت جو آج اسلام سے باہر ہمیں نظر آتی ہے اسلام میں داخل ہو جائے گی مستقبل قریب میں۔ میرے اندازہ کے مطابق اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔** جب وہ اسلام میں داخل ہوں گے اس کثرت کے ساتھ کہ مسلمان جو اس وقت دنیا کی آبادی میں ایک اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں ایک بہت بھاری اکثریت بن جائیں گے۔"

(اختتامی خطاب فضل عمر درس القرآن کلاس 24/جولائی 1979ء از رجسٹر غیر مطبوعہ مواد 1979ء)

وہ وقت آنے والا ہے کہ زندوں کی ننانوے فیصد اکثریت محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی

"اگر جماعت احمدیہ کے سارے خاندان خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں تو جماعت احمدیہ دنیا کے لئے ایک مثالی جماعت بن جاتی ہے۔ آج دنیا اسلام کی طرف متوجہ بھی ہے اور نمونہ مانگتی ہے۔ ہر سفر میں ہر موقع پر پریس کانفرنس میں یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ ہمارے سامنے نمونہ پیش کیا جائے ...... میں نے اس دفعہ تحدی سے ان کو کہا کہ دیکھو تم نے سائنس میں بڑی ترقی کی اور ایک پہلو یہ ہے کہ تم نے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اور دوسرے مہلک ہتھیاروں کے پہاڑ جمع کر لئے۔ صرف یہی نہیں، تم نے ایسے مسائل پیدا کر لئے اپنی زندگی میں اور وہ بھی بڑھتے چلے جا رہے ہیں جن مسائل کا حل تمہارے پاس نہیں The problems you haven't got the solution of pile up کر لئے ہیں اور پہاڑ بن رہے ہیں ایسے مسائل کے۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں ایک دن عنقریب آنے والا ہے جب یہ مسائل اتنے بڑھ جائیں گے جن کا حل تمہارے پاس نہیں ہوگا کہ تم مجبور ہو جاؤ گے ادھر ادھر دیکھنے کے لئے۔ وہ دن اسلام کا دن ہے' اسلام آئے گا تمہارے پاس اور کہے گا کہ تمہارے ہر مسئلے کو میں حل کرتا ہوں۔ تم مجبور ہو جاؤ گے اسلام کو ماننے پر۔ تمہیں آنا پڑے گا اسلام کی طرف۔ ایک شخص نے پوچھا آپ جو کہتے ہیں ساری دنیا محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی تو اگر جنگ ہو گئی ایک اور یعنی Third world war تو جو مر جائیں گے وہ تو جمع نہیں ہوں گے۔ میں نے کہا۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ جو مردے ہیں وہ بھی جمع ہو جائیں گے۔ جن کو تم مردے کہو گے وہ تو تم نے مار دیئے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ **وہ وقت آنے والا ہے کہ زندوں کی ننانوے فیصد اکثریت جو ہے وہ محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی** آج کے زمانہ کی یہ ایک حقیقت ہے جو میں نے ان کے سامنے رکھ دی لیکن اس حقیقت کی تفاصیل بیان کرنا یہ جماعت احمدیہ کا کام ہے۔ اس حقیقت کے مطابق اپنی زندگیوں کو بطور نمونہ ان کے سامنے پیش کرنا یہ آپ میں سے ہر خاندان کا کام ہے۔ اس واسطے عہد کرو آج کہ ہم دنیا کی لالچ میں خدا کی طرف پیٹھ کر کے اپنی زندگیاں نہیں گزاریں گے۔ ہم دنیا کی خاطر کسی اور کا دامن نہیں پکڑیں گے محمد ﷺ کے دامن کو چھوڑ کے۔ ہم خدا تعالیٰ کی رحمت کی بھیک مانگتے ہوئے اپنی زندگی گزاریں گے۔ ہمارے ہاتھ میں ہمیشہ محمد ﷺ کا دامن مضبوطی سے پکڑا رہے گا اور انشاء اللہ دنیا کی کوئی طاقت اس دامن کو ہم سے چھڑا نہیں سکے گی جو مرضی کر لے دنیا۔ انشاء اللہ۔

(اختتامی خطاب اجتماع انصار اللہ پاکستان 31/ اکتوبر 1980ء از الفضل دسمبر 1980ء جلسہ سالانہ نمبر)

دنیا کی اکثریت اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی

"پچھلے دورے پر یورپ میں جب میں نے یہ کہا کہ ہم سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جماعت کی **جو دوسری صدی ہے وہ اسلام کے غلبہ کی صدی ہوگی اور دنیا کی اتنی اکثریت اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی باہر رہنے والے چوہڑے چماروں کی طرح ہوں گے جن کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی' اس لئے اگر تم نہیں تو تمہاری نسلیں جو ہیں انہیں اسلام کے جھنڈے تلے آنا پڑے گا۔** تو ایک صحافی مجھے پوچھنے لگے کہ ایک طرف آپ یہ کہتے ہیں کہ دنیا اپنے سامنے مکمل تباہی دیکھ رہی ہے۔ دوسری طرف آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ دنیا کی اکثریت اسلام میں داخل ہو جائے گی۔ میں نے انہیں کہا کہ ہم تمہیں اس ہلاکت سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر تم نے خود اپنے ہاتھ سے اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کر دئے تو پھر جو بچیں گے وہی اس دنیا میں ہوں گے اور وہ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔ اعتراض کی اس میں کوئی بات نہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1982ء صفحہ 196)

......امن و آشتی اور جنت ارضی کا قیام......

نوع انسانی شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے محفوظ ہو کر امن کی زندگی گزارنے لگے گی

"آپؐ انسانیت کا نچوڑ تھے۔ آپؐ ہی کی خاطر عالمین کو۔ کائنات کو پیدا کیا گیا تھا۔ آپؐ کی ذات میں نوع انسانی نے خدا تعالیٰ کی صفات کے حسین تر جلوے دیکھے۔ آپؐ کے وجود میں نوع انسانی نے انسانی قوتوں کی کمال نشوونما کا مشاہدہ کیا۔ پس ظاہر ہے آنحضرت ﷺ کی بعثت کے ساتھ انسان کے کندھوں پر ایک نئی قسم کی ذمہ داریاں ڈالی گئیں۔ آپؐ سے پہلے نسل انسانی کو ان ذمہ داریوں کے اٹھانے کی تربیت دی جارہی تھی۔ آپؐ کی بعثت کے بعد اس بنیاد پر منزل بمنزل روحانی محل کو بلند سے بلند تر کیا جانے لگا اور اس میں وسعت پیدا ہونی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ ہمارے اس زمانہ میں یہ وسعت انتہائی شدت اختیار کرنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ **اب نوع انسانی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عظیم روحانی قلعہ میں سما جائے گی اور شیطان کے ہر قسم کے حملوں سے محفوظ ہو کر لوگ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے امن کی زندگی گزارنے لگیں گے۔**"

(خطبہ عیدالاضحیہ 5 جنوری 1974ء از الفضل 16/ جنوری 1974ء)

سارے جھگڑے انشاء اللہ تعالیٰ خود ہی ختم ہو جائیں گے اور دنیا امن اور آشتی سے لبریز ہو جائے گی

"اللہ تعالیٰ ہمارے اندر یہ روح قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں میں اس روح کو پیدا کرے اور اللہ تعالیٰ اس مقصد کو جلد تر لانے میں جن قربانیوں کی ضرورت ہے وہ قربانیاں ہمیں اس کے حضور پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ دن جلد آئے جب محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے نوع انسانی جمع ہو جائے سوائے چوڑھے چماروں کی طرح کے چند آدمیوں کے جو باقی رہ جائیں گے جیسا کہ بشارت دی گئی ہے۔ **پھر یہ سارے جھگڑے انشاء اللہ تعالیٰ خود ہی ختم ہو جائیں گے اور دنیا امن اور آشتی اور باہمی پیار اور خدمت کے جذبات سے لبریز ہو جائے گی۔** اتنا حسین معاشرہ ہوگا کہ تاریخ دان کہیں گے کہ گپیں مارنے والے تو تاریخ نے بہت پیدا کئے۔ بڑے بڑے دعوے کئے گئے کہ یوں کریں گے ہم انسان کی یوں خدمت کریں گے لیکن صحیح معنوں میں انسان کا خادم صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہی پیدا کر سکے ہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1976ء صفحہ 216)

اسلام پیار اور محبت اور اپنے حسن و احسان کے ساتھ دلوں کو جیت کر ہمیشہ کے لئے انسان انسان کی جنگ کا خاتمہ کر دے گا

"روحانیت کا مقابلہ مادی طاقت کے ساتھ ہے اور جو مادی طاقت ہے وہ تو اپنے مدّ مقابل کی مادی طاقت کو ہی دیکھتی ہے اور انہیں کمزور پاتی ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ وہ غالب نہیں آئیں گے اور جو روحانی طاقت ہے وہ اپنے مدّ مقابل کی روحانی طاقت کا اندازہ لگاتی ہے اور کہتی ہے کہ چونکہ روحانی لحاظ سے یہ صفر ہیں اس لئے اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے اسلام ان کے مقابلہ میں غالب آئے گا۔

بہر حال مہدی علیہ السلام کے آنے کے ساتھ آج کی اس انسانی دنیا میں ایک زبردست کشمکش پیدا ہو گئی اور ساری دنیا ایک حرکت میں آ گئی اور ایک زلزلہ پیدا ہو گیا اور دنیا اس آخری جنگ روحانی کے لئے بلائی گئی جس کی خبریں دی گئی تھیں اور جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ شیطان کی آخری جنگ ہے اور اس کے بعد **اسلام پیار اور محبت کے ساتھ اور اپنے حسن و احسان کے ساتھ نوع انسانی کے دلوں کو جیت کر ہمیشہ کے لئے انسان انسان**

کی جنگ کا خاتمہ کردے گا......

مَیں جب سوچتا ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے کندھوں پر جو ذمہ داری ڈالی ہے اس کی مثال اگر کچھ تھوڑی بہت دی جاسکتی ہے تو وہ ایسی مثال ہے کہ ایک آدمی ماؤنٹ ایورسٹ جو کہ دنیا کی سب سے اونچی چوٹی ہے اس کے دامن میں کھڑا ہو اور کہے کہ میں ایک ٹکّر کے ساتھ اس پہاڑ کو گرا دوں گا جہاں تک طاقتوں کا مقابلہ ہے یہ مثال بھی کمزور ہوگی کیونکہ آج احمدیت کی طاقت دنیوی نقطہ نگاہ سے ان طاقتوں کے مقابلہ میں اتنی بھی نہیں جتنی کہ ہمالیہ کے مقابلہ میں جو کہ زمین کے اندر گھسا ہوا اور آسمان سے باتیں کرنے والا ہے اس شخص کی طاقت ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایک ٹھوکر کے ساتھ وہ اس کو اپنی جگہ سے ہلا دے گا۔ مخالفین اسلام اور معاندین اسلام یا اسلام سے غافل اور اسلامی حُسن سے دور اور خدا تعالیٰ کا عرفان نہ رکھنے والی دنیا کے ساتھ ہمارا مقابلہ اس سے بھی سخت ہے اور ان کے مقابلہ میں جن کے متعلق خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ تم ان سے مقابلہ کرو اور اسلام کو غالب کرو آج احمدیت کی طاقت اس سے بھی کم ہے لیکن خدا نے ہمیں یہ وعدہ دیا ہے کہ گھبرانے کی بات نہیں۔ بے شک یہ قومیں، یہ گروہ اور یہ افراد بڑے طاقتور ہیں لیکن میری طاقت سے تو ان کی طاقت زیادہ نہیں اور مَیں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر یہ حسین اور یہ میٹھی اور یہ شیریں آواز ہمارے کانوں میں نہ پڑے تو دو میں سے ایک نتیجہ ضرور نکلے۔ یا تو لوگ احمدیت کو چھوڑ کر بھاگ جائیں اور یا وہ پاگل ہو جائیں کیونکہ دنیوی عقل ان حالات میں جماعت احمدیہ کی کامیابی کا تصوّر بھی نہیں کر سکتی لیکن جماعتِ احمدیہ کو صرف دنیوی عقل نہیں دی گئی بلکہ جماعت احمدیہ کو روحانی اور اخلاقی فراست عطا کی گئی ہے، جماعت احمدیہ کو قرب الٰہی میسر ہے جماعت احمدیہ کے کان میں خدا تعالیٰ کے فرشتے آ کر خدا کا کلام نازل کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ کو تسلی دینے والا وہ ہے جس کی طاقت اور جس کی قدرت سے کوئی شئے کوئی ہستی بلکہ ساری کائنات بھی باہر نہیں رہ سکتی۔ اگر یہ چیز نہ ہو تو پھر تو ہماری زندگی کوئی چیز نہیں اور اگر یہ بشارتیں نہ ہوں تو ہماری زندگی میں کوئی مزہ نہیں کیونکہ پھر سوائے گھبراہٹ اور پریشانی کے ہمارے مقدر میں اور کیا رہ جاتا ہے لیکن ہمیں قرآن کریم نے بار بار یہ کہا ہے کہ کام بڑا سخت ہے، دنیا کی نگاہ میں اَنہونا ہے لیکن میں تمہیں کہتا ہوں کہ میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کام کو پورا کرنے کے لئے تم کھڑے ہو جاؤ اور جو تمہاری بساط ہے اس کے مطابق تم قربانیاں دو تو خدا کے فضل سے تم کامیاب ہو جاؤ گے لیکن ہر قسم کی قربانی دے کر۔ مال کی، عزت کی، اوقات کی، اعزّہ کی رشتہ داروں کی اور دوستوں کی ہر قسم کی قربانی دے کر بھی یہ نہ سمجھنا کہ تم نے کچھ کیا ہے کیونکہ جو کام تمہارے سپرد ہے اور جتنی اہم ذمہ داری ہے اس کے مقابلہ میں تم نے کچھ بھی نہیں کیا۔

پس خدا تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ انشاءاللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی اور خدا تعالیٰ کے یہ وعدے پورے ہوں گے کہ اِس زمانہ میں اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا............

محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا جھنڈا مہدی کے ہاتھ میں ہے۔ خدا نے یہ چاہا کہ دنیا کی طاقتوں کو اس کے خلاف کھڑا کرے اور دنیا کو یہ بتائے کہ اگر تم سارے اکٹھے ہو کر بھی میری اس سکیم اور میرے اس منصوبہ کو ناکام کرنے کی کوشش کرو گے تو تم ناکام ہی ہو گے چنانچہ مہدی جو اکیلا تھا وہ ایک سے دو ہوا پھر دو سے دو ہزار بنا پھر دو ہزار سے دو لاکھ بنا۔ وہ محض ہندوستان میں تھا پھر وہ باہر نکلا اور آج وہ ساری دنیا میں پھیل گیا...... عقلمند آدمی جو کہ صاحبِ فراستِ روحانی ہے وہ دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ **خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو وعدے کئے تھے ان کے پورا ہونے کے ایام آ چکے ہیں......**

اسلام ساری دُنیا میں پھیل جائے گا۔ انشاءاللہ اسلام پھیلے گا۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے۔"

(خطبہ جمعہ 23/اپریل 1976ء از الفضل 28/مئی 1976ء)

...... نعماء وافضال الٰہی کا نزول ......

وہ تمام انعامات مجھے کھڑے نظر آ رہے ہیں جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا ہے

"اگر یہ نسل دنیا کی لذتوں اور دنیوی شیخیوں سے اپنے آپ کو بچالے گی تو میرے خیال میں یہ کوئی بڑی قربانی نہیں اور اس نسل کو کوئی بڑا نقصان بھی نہیں پھر اس کے بدلہ میں خود اس نسل کو جو روحانی لذت اور سرور ملے گا اس کا دنیوی لذات اور سرور کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں اور اس کے نتیجہ میں جو جائز آرام اور جو جائز لذتیں اور جو جائز سرور اس دنیا کے ہیں وہ اس نسل کی نسلوں کو اس طریق پر ملیں گے کہ دنیا کی کسی اور قوم کو وہ چیزیں ملی ہی نہیں ہوں گی اب دیکھو یہ کتنا بڑا انعام ہے جو ہمارے سامنے ہے کیا چیز ہے انسان کی یہ چالیس یا پچاس سالہ زندگی جس کے آخر میں **وہ تمام انعامات مجھے کھڑے نظر آ رہے ہیں جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا ہے۔"**

(رپورٹ مجلس مشاورت 1967ء صفحہ 252)

یہ بھی لیلۃ القدر کا زمانہ ہے جس کے متعلق الٰہی تقدیر ہے کہ اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کیا جائے گا اور عظیم انعامات کا وارث کیا جائے گا

"پس محمد رسول اللہ ﷺ کا زمانہ لیلۃ القدر کا زمانہ تھا اس معنی میں کہ اگرچہ شیطان انسانی روح پر پوری طرح غالب آ گیا ہوا تھا اور مسلمانوں کو انتہائی قربانیاں اس وقت دینی پڑی تھیں لیکن لیلۃ القدر کے اس زمانہ میں ہمارے ربّ نے یہ فیصلہ کیا کہ ان تمام اندھیروں کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا اور وہ جو اپنے فیصلوں پر قادر اور وہ جو اپنے وعدوں کو وفا کرنے والا ہے اس نے وہ تمام اندھیرے دنیا سے مٹا دئے اور اس طرح اسلام کا نور تمام دنیا پر چھا گیا کہ معلوم دنیا میں سے کوئی علاقہ ایسا نہ رہا جو اسلام کے نور سے محروم ہو اس کے بعد پھر تنزل کا ایک زمانہ آیا کیونکہ اسلام کی روح کو مسلمان بھول چکا تھا لیکن اب پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ پیدا کیا اور اس زمانہ میں ہمیں بھی پیدا کیا۔ **حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بھی لیلۃ القدر ہی کا زمانہ ہے جس زمانہ کے متعلق الٰہی تقدیر ہے کہ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کیا جائے گا اور دنیا کی تمام اقوام محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کی جائیں گی۔ پس ہمارا یہ زمانہ بھی شیطانی ظلمتوں، اسلامی قربانیوں اور بہترین انعامات کے لحاظ سے لیلۃ القدر ہے اور اس زمانہ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ انتہائی قربانیاں لی جائیں گی اور عظیم انعامات کا وارث کیا جائے گا۔**"

(خطبہ جمعہ 29؍دسمبر 1967ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 1019-1020)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے اپنے اوپر ایک موت وارد کرو پھر تمہیں ایک پُرمسرت زندگی ملے گی

" گو آج دُنیا ہمیں طعنے دے رہی ہے اور ہمیں تضحیک کا نشانہ بنا رہی ہے مگر ہم ان چیزوں کی اِس لئے پرواہ نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بشارت دی ہے کہ **غلبۂ اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔** کالی دیوی کی کالی بدلیاں اگر سامنے آ جائیں تو وقتی اور عارضی طور پر روشنی تو دُور ہو سکتی ہے لیکن وہ غلبۂ اسلام کی راہ میں ہمیشہ کے لئے روک نہیں بن سکتیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ مسلم بنگال واپس کیسے آئے گا؟ مَیں کہتا ہوں تم مسلم بنگال کی بات کر رہے ہو ہم تو

غیر مسلم دُنیا کو بھی اسلام کی طرف لانے والے ہیں اور یہ وعدۂ الٰہی ایک دن پورا ہو کر رہے گا اور اِس کے آثار آج اُفقِ غلبۂ اسلام پر ہمیں نظر آ رہے ہیں۔ مجنون کا یہ خواب نہیں کہ مسلم بنگال واپس آ جائے گا' مجنون کا خواب یہ ہے کہ اسلام مغلوب ہو جائے گا۔ اسلام مغلوب نہیں ہوگا۔ مسلم بنگال کیا ہندو بنگال بھی' مسلم بنگال کیا ہندو بھارت بھی' مسلم بنگال کیا عیسائی دُنیا بھی' مسلم بنگال کیا کمیونسٹ ممالک بھی' مسلم بنگال کیا دہریہ اور بُت پرست بھی' یہ سارے کے سارے اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے جو کبھی ٹلا نہیں کرتی یہ تو انشاء اللہ ہو کر رہے گا مگر تم خدا سے قوت حاصل کرو اور کثرت سے استغفار کرو کیونکہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے اپنے اُوپر اس کی محبت میں گُم ہو کر ایک موت وارد کرو گے تو پھر تمہیں ایک ایسی زندگی ملے گی کہ تمہارے لئے بھی نہایت برکت' خوشی اور مسرت کا موجب ہوگی اور دُنیا کے لئے بھی رحمت اور برکت کا موجب بنے گی۔

خدا کرے کہ جلد ایسا ہو جائے۔ (آمین)"

(خطبہ جمعہ 24/دسمبر 1971ء از خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 546-545)

...... جلسہ ہائے سالانہ اور ہجوم خلائق ......

جلسہ سالانہ پر جب کروڑ سے بھی زیادہ لوگ آئیں گے
تو خدا تعالیٰ خود کوئی سامان انتظام کے کردے گا

" کئی دفعہ ہم سوچتے ہیں کہ جب جلسہ سالانہ پر ایک لاکھ نہیں ایک کروڑ اور پھر کسی وقت اس سے بھی زیادہ آدمی آئیں گے تو ان کے کھانے کا کیا انتظام ہوگا ان کے رہنے کا انتظام کیا ہوگا۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہم نہیں کہہ سکتے۔ وہ انتظام کس شکل میں ظاہر ہوگا لیکن ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے انتظام کے کوئی سامان پیدا کردے گا ہمیں اس کی فکر کرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور یہ ہوتا رہے گا ہر احمدی کو اس یقین سے پر ہونا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ 23/دسمبر 1966ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 527)

انشاءاللہ العزیز وہ دن بھی آئے گا کہ جب ہر ملک کے احمدی جلسہ سالانہ میں شریک ہوا کریں گے

"ہم اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ آئندہ سالوں میں جلسہ میں شمولیت کرنے والے ممالک کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی اور **انشاءاللہ العزیز خدائی وعدوں کے بموجب وہ دن بھی آئے گا جب ہر ملک کے احمدی جلسہ سالانہ میں شریک ہوا کریں گے۔**"

(خطبہ عیدالاضحیٰ 22/نومبر 1977ء از الفضل 22/جنوری 1978ء)

……وَسِّعْ مَکَانَکَ……

اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار سے مجھے یہ کہا

وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ

"جس دن قومی اسمبلی کے سارے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی بنی اُس دن جب اعلان ہوا کہ اس کمیٹی کا اجلاس In-camera یعنی خفیہ ہوگا۔ اس بات نے کہ اجلاس خفیہ ہوگا مجھے پریشان کیا اور اس اطلاع کے ملنے کے بعد سے لے کر اگلے دن صبح چار بجے تک مَیں بہت پریشان رہا اور مَیں نے بڑی دُعائیں کیں۔ یہ بھی دُعا کی کہ اے خدا خفیہ اجلاس ہے پتہ نہیں ہمارے خلاف کیا تدبیر کی جائے۔ تیرا حُکم ہے کہ مَیں مقابلہ میں تدبیر کروں تیرا حُکم ہے مَیں کیسے مانوں۔ مجھے پتہ ہی نہیں اُن کی تدبیر کیا ہے تو ان حالات میں مَیں تیرا حُکم نہیں مان سکتا۔ بتائیں کیا کروں۔ سورۃ فاتحہ بہت پڑھی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ بہت پڑھا۔ ان الفاظ میں دُعا بہت کی اور **صبح اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار سے مجھے یہ کہا وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ۔ کہ ہمارے مہمانوں کا تم خیال کرو اور اپنے مکانوں میں مہمانوں کی خاطر وسعت پیدا کرو اور جو یہ منصوبے جماعت کے خلاف ہیں ان منصوبوں کے دفاع کے لئے تیرے لئے ہم کافی ہیں تو تسلی ہوئی۔** وَسِّعْ مَکَانَکَ جو خاص طور پر کہا گیا اس لئے میرا فرض تھا کہ جماعت کو کہوں کہ وسعتیں پیدا کرو۔ "

(خطبہ عیدالفطر 18/اکتوبر 1974ء از الفضل 11/دسمبر 1974ء)

وَسِّعْ مَکَانَکَ کی آواز قیامت تک ہمارے کانوں میں آتی رہے گی اور ساری وسعتوں کے باوجود جلسہ سالانہ کے مہمان سمیٹے نہیں جاسکیں گے

"پس یہ بڑی جلدی تبدیلیاں آ جائیں گی۔ یہ آپ یاد رکھیں۔ یعنی یہ اس طرح ارتقائی تبدیلیاں نہیں ہوں گی جس طرح آناً فاناً انقلاب آ جاتا ہے۔ آم کا جو پودا آپ لگا دیتے ہیں دسویں سال تخمی آم کو پھل لگتا ہے قوموں کو ترقی کے لئے تو کئی صدیوں تک جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ مجھے کئی دفعہ بعض دوستوں نے پوچھا کہ یہ کس طرح ہو جائے گا کہ دنیا کے تو ایسے حالات ہیں دنیا تو مانے گی نہیں۔ دنیا تو اس طرف آتی نہیں۔ دنیا تو عیش میں پڑی ہوئی ہے۔ یہ ہے اور وہ ہے میں نے کہا اسی طرح ہو جائے گا جس طرح مکہ فتح ہو گیا تھا۔ دو دن پہلے کوئی مسلمان نہیں سمجھ سکتا تھا کہ مکہ فتح ہو جانا ہے۔ دو دن پہلے یہ حالت تھی اور دو دن کے بعد ایک انقلاب آ گیا۔ آیا تو وہ ایک سیکنڈ میں۔ آیا تو صرف اس سیکنڈ میں جس وقت اہل مکہ نے محمد ﷺ کو اپنے قدوسیوں کے ساتھ وہاں دیکھا۔ وہ اتنی جنگجو قوم تھی۔ قتل و غارت کرنے والی اور اسلام کو مٹانے کی کوششیں کرنے والی قوم تھی لیکن اس وقت فرشتوں نے ان کے دلوں پر تصرف کر کے ان کو کہا اب تم مسلمانوں سے نہیں لڑ سکتے۔ یہ ہے وہ انقلاب عظیم۔ چند منٹ پہلے نہیں پتہ کیا ہو جانا ہے۔ اب بھی یہی ہونا ہے انشاء اللہ۔ ہونا ہے۔ غلبہ اسلام کی صدی جس کو میں کہتا ہوں اس کے اندر ہی ہو جانا ہے......

ہمیں یہ نظر آ رہا ہے کہ اسلام کے حق میں انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ ہم ان کے ساتھ تعلیم کا مقابلہ کرتے ہیں کیا انقلاب لائی ہے اسلام سے باہر کی دنیا۔ کوئی انقلاب نہیں لائی۔ ابھی ایک نسل ختم نہیں ہوتی تو تریڑیں پڑ جاتی ہیں۔ رخنے پڑ جاتے ہیں اس انقلاب کے اندر......

تو یہ جس کو میں کہتا ہوں علیٰ وجہ البصیرت غلبہ اسلام کی صدی اس کے اندر ایک دن یہ انقلاب آ جانا ہے۔ ہر چھوٹا انقلاب' انسانی ہاتھ کا انقلاب۔ میں غور کرتا رہتا ہوں ہر انقلاب arrow ہے۔ Pointer ہے۔ اسلام کے آخری غلبہ کی طرف وہ اشارہ کر رہا ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں تیاری کرنی چاہئے۔ قرآن کریم نے کہا تھا وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (التوبہ آیت:46)......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا وَسِّعْ مَکَانَکَ اور یہ حکم نہیں دیا کہ تین سال تک اپنے مکانوں میں وسعت پیدا کرو۔ یا دس سال تک پیدا کرتے چلے جاؤ۔ یا 1914ء تک اپنے مکانوں

میں وسعت پیدا کرو پھر ضرورت نہیں یا 1965ء تک وسعت پیدا کرو پھر ضرورت نہیں۔ **وَسِّعْ مَکَانَکَ** کی یہ **آواز تو قیامت تک ہمارے کان میں آتی رہے گی اور ساری وسعتوں کے باوجود جلسہ سالانہ کے مہمان سمیٹے نہیں جا سکیں گے انشاءاللہ۔** جب ایک مخالف نے اپنی طرف سے منصوبہ بنایا تھا کہ جماعت کو ہلاک کر کے بالکل ختم کر دیا جائے اور افراد جماعت کے ہاتھ میں کشکول پکڑوا دیئے جائیں...... اس وقت ایک رات ایسی آئی مجھ پر کہ ان حالات کے لئے میں نے قریباً ساری رات دعا کی۔ صبح کی اذان سے کچھ منٹ پہلے یا آدھا گھنٹے پہلے مجھے آواز آئی وَسِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَ تو اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَ کے نظارے تو دیکھے جو ہم نے دیکھنے تھے۔ اس وقت یہ تھا کہ دشمن ختم کرنا چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پہلی آواز کو دھرا رہا تھا کہ میں تمہاری تعداد میں کثرت بخشوں گا وَسِّعْ مَکَانَکَ کے یہی معنے ہیں ناں۔ یعنی دشمن کا منصوبہ جماعت کو مٹانے کا ہے اور آسمانی بشارت ہے کہ پہلے سے زیادہ لوگ آئیں گے۔ تم کیا فکر کر رہے ہو......

جہاں تک آسمانی نشانوں کا سوال ہے ذہن رسا بھی اللہ دیتا ہے اور آسمانی نشان تو اس کی قدرتیں ہیں۔ دنیا کو عجیب نظارے دکھاتا ہے۔ وہ دکھاتا ہے اور دکھاتا چلا جائے گا۔ چھوڑے گا نہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ سے یہ وعدہ ہے لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ (الصّف آیت:9) خدا چھوڑے گا نہیں نوع انسان کو جب تک نوع انسانی بحیثیت نوع محمد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع نہیں ہو جاتی۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1980ء صفحہ 307-203)

......احمدیوں کے لئے حج کھلنے کی پیشگوئی......

سارے حج ہم نے کرانے ہیں ہم مفت پانی دیا کریں گے

"ہم نے تو بچپن میں ابھی پوری طرح ہوش بھی نہیں آئی تھی تو یہی تعلیم پائی تھی کہ دشمن سے بھی تعصب کے ساتھ بات نہیں کرنی۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا (المائدۃ:9) اس کا مطلب یہ ہے کہ خواہ دنیا تم پر ظلم کرتی رہے تم نے عدل کے مقام کو نہیں چھوڑنا۔

پس ان کے تعصّبات کے باوجود اور دشمنیوں اور بزدلیوں کے باوجود اور ان کے تھڑدلے ہونے کے باوجود ہم نے ان قوموں کو بھی جو فارسی بولنے والی ہیں یا عربی بولنے والی ہیں نظر انداز نہیں کرنا۔ ہمیں تو بڑی

بشارتیں ملی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کشفی نظارہ دکھایا تھا جس میں **آپ کو خانہ کعبہ میں بے شمار احمدی دکھائے گئے تھے۔ سارے حج ہم نے کرانے ہیں۔ ہم مفت پانی دیا کریں گے** ورنہ اب تو بہت سارے حاجی وہاں پانی مول لے کر پیتے ہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972ء صفحہ 56)

خانہ کعبہ ہمارا ہے۔ ہمارے زمانے میں بیت اللہ کے دروازے بند نہیں کئے جائیں گے

"حج پر اگر پابندی لگ جائے کہ احمدی حج نہیں کر سکتے تو حج کے ثواب کے حصول کے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ کم نہیں ہوتے کیونکہ اگر دس ہزار لوگوں کے سینوں میں یہ خواہش پیدا ہوگی کہ اپنی محبت اور عشق کا اظہار خانہ کعبہ میں جا کر مستانہ وار چکر لگا کر اور حجر اسود کو بوسہ دے کر کریں اور دنیا ان کے راستے میں روک ہو تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کے راستے میں یہ دنیا روک نہیں بن سکتی اور نہ بنے گی۔ باقی رہا یہ کہ حج پر جانے پر احمدیوں پر پابندی لگائی گئی ہے یہ بات غلط ہے بابو قاسم الدین صاحب یا تو بات سمجھے نہیں یا اس کا صحیح اظہار نہیں کر سکے یا مجھ تک ان کی بات صحیح طور پر نہیں پہنچ سکی اس لئے کہ مثلاً غانا کے احمدیوں کو اس دفعہ نہیں جانے دیا میں نہیں سمجھتا کہ سب کو روکا گیا ہے یا کچھ رک گئے ہوں لیکن بہر حال وہاں یہ چیز نمایاں ہوگئی۔ نائیجیریا سے بڑی کثرت سے احمدی حج پر گئے، امریکہ سے گئے، یورپ سے گئے، انڈونیشیا سے گئے، فجی آئی لینڈ سے گئے، پاکستان سے گئے حالانکہ اصل فتنہ وفساد کے مرکز یہاں ہیں مگر وہ بھی ہمارے راستے میں روک نہیں بن سکے اس طرح آوازیں اٹھتی رہتی ہیں۔ ایک دفعہ ایک دوست سعودی عرب سے آئے کہ میں وہاں کام کرتا ہوں میں نے کہا کیا کام کرتے ہو کہنے لگا وائرنگ کا کام کرتا ہوں میں نے کہا آج کل کہاں کام کر رہے ہو کہنے لگا کہ خانہ کعبہ کے اندر۔ میں ہنس پڑا میں نے دل میں کہا کہ مخالفین ہمارا کون کون سا راستہ روکیں گے۔ ہم تو خانہ کعبہ میں بھی موجود ہیں۔ **خانہ کعبہ ہمارا ہے۔ دوست یہ بات یاد رکھیں کہ بیت اللہ ہمارا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جس طرح محمد ﷺ کو حج سے روکا گیا تھا ہمیں بھی حج سے روکا جا رہا ہے۔**

پس جو دلیل تمہارے حق میں دی جاتی ہے اس سے تم کیوں گھبراتے ہو۔ اس لئے **بیت اللہ تو ہمارا ہے۔ ہمارے پاس آئے گا۔** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارتیں بھی ملی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنے وعدوں کا پاس بھی ہے لیکن دنیا کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے پیار اور محبت کرنے کا اور ہمدردی کرنے کا ایک اتنا تیز ہتھیار دیا ہے کہ دنیا کے سخت سے سخت لوہے اور اس سے بنی ہوئی چیزوں کو بھی یہ ہتھیار کاٹ کر رکھ دیتا ہے اور اس

کی سختی کو دور کر دیتا ہے۔ ہم پیار سے تمہارے دلوں کو جیت کر رہیں گے اور ہم اس دن انتہائی طور پر خوش ہوں گے جس دن ہم یہ مشاہدہ کر رہے ہوں گے کہ تم ہماری راہوں میں کانٹے نہیں بچھا رہے بلکہ گلاب کے پھول بچھا رہے ہو اور انشاء اللہ وہ دن آئے گا آج نہیں تو کل آئے گا۔ اس سال کے بعد نہیں تو 75 سال بعد آئے گا۔ مگر وہ دن ضرور آئے گا خواہ دنیا کی ساری طاقتیں اکٹھی ہو جائیں اور زور لگا کر دیکھ لیں وہ اس چیز کو روک نہیں سکتیں انشاء اللہ۔ اس واسطے آپ گھبرائیں نہیں۔ فرضی تکلیفیں ہیں......

اگر اس دنیا میں جہاں ہزار خطرے ہیں وہاں آدمی کو فکر پیدا نہیں ہوتی تو الٰہی وعدے جن کے پورا ہونے کے درمیانی عرصہ میں کوئی خطرہ ہی نہیں، کیا دنیا کی کوئی طاقت، کوئی فیصلہ، دنیا کی کوئی تدبیر ایسی ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناکام کرنے والی ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کوئی آدمی پیدا ہی نہیں ہوا جو مجھے ناکام کر دے قرآن کریم نے یہ اعلان کیا ہے اور خدا کا فعل اس کو ثابت کرتا ہے۔ اس واسطے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ **آج نہیں تو کل ہم مقرر کر دیئے جائیں گے اس بات پر کہ جو ہمیں گالیاں دینے والا ہوگا اور ہر قسم کی بدزبانی کرنے اور ایذاء رسانی کے منصوبے بنانے والا ہوگا اس کے لئے بھی ہمارے زمانے میں بیت اللہ کے دروازے بند نہیں کئے جائیں گے۔ پھر وہ ایک اور حسین نظارہ ہوگا جو دنیا دیکھے گی انشاء اللہ وہ دن بھی آنے والا ہے۔** آپ کے لئے فکر اور تشویش کی کوئی بات نہیں لیکن دعائیں کرنے کی، سمجھانے کی، پیار کرنے کی۔ یہ تو آپ کی ذمہ داریاں ہیں اور یہ آپ کو نباہنی چاہئیں لیکن پریشان ہونے کا کوئی کام نہیں آپ کا۔ اس کے لئے آپ پیدا ہی نہیں کئے گئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1972ء صفحہ 97-95)

......احمدی آئندہ دنیا کے لیڈر اور استاد......

خدا تعالیٰ نے بہت سے نئے خالد پیدا کرنے ہیں

مکرم مولانا جلال الدین شمس خالد احمدیت کی وفات پر خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"دوستوں کو یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ جماعت میں صرف تین خالد تھے۔ جن میں سے دو وفات پا چکے ہیں۔ اب کیا ہوگا خدا تعالیٰ کا ہمارے ساتھ یہی طریق رہا ہے۔ کہ جب ہم میں سے ایک شخص جاتا ہے تو ہمیں اس کی جگہ ایک نہیں ملتا۔ بلکہ دو۔ پانچ یا دس آدمی اس کے مقابلہ میں وہ ہمیں عطا کرتا ہے۔ اس کی نعمتوں کے خزانے غیر محدود ہیں۔ اور ضرورت حقہ کے مطابق وہ اپنی قدرتوں اور اپنی طاقتوں سے اتنے آدمی پیدا کر دیتا ہے۔ جتنے

آدمیوں کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے جماعت کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بہت سے نئے خالد پیدا کرنے ہیں ہمارے لئے سوچنے اور غور کرنے کا یہ مقام ہے اور ہمیں دعا کرنی چاہئے۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو نظر انداز کر کے ہمیں اس گروہ میں شامل کرے جو خالد بننے والے ہیں۔ جو اس کی نگاہ میں خالد قرار دیئے جانے والے ہیں اور جو اس کے دشمنوں کو منہ توڑ جواب دینے والے ہیں۔ جن کی تقریروں اور تحریروں میں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے برکت دینے والا ہے جن کی تقریروں اور تحریروں سے دنیا فیض حاصل کرنے والی ہے۔ دنیا سکون حاصل کرنے والی ہے دنیا ان راہوں کا عرفان حاصل کرنے والی ہے۔ جو راہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف لے جانے والی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 14/ اکتوبر 1966ء از خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 432)

تم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ تم دنیا کے استاد، معلم اور راہبر بنو گے

"غرض اس قسم کی قرب کی راہیں اللہ تعالیٰ ان پر کھول رہا ہے اور سکول کے زمانہ میں تو ہم اس بات پر حیران ہوتے تھے کہ اسلام دنیا میں غالب کیسے آئے گا اور اب اس بات پر حیران ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کتنا فضل کیا ہے کہ اپنا قرب ان کو عطا کر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ماں اپنے بچہ کو اپنے سینہ سے لگا لیتی ہے اسی طرح ان قوموں کو جو اسلام لا رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو پہچاننے لگی ہیں انہیں اب اللہ تعالیٰ اپنے سینہ سے لگا رہا ہے اور ان پر اپنے فضل کر رہا ہے۔

سو میں آج اپنے بڑوں کی طرح آپ سے یہ نہیں کہتا کہ افریقہ میں بھی اسلام لانے والے پیدا ہو جائیں گے۔ ان کے دلوں میں حقیقی اسلام کی نیکی پیدا ہو جائے گی کیونکہ یہ تو ہو چکا لیکن آج جو بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ آپ کے لئے اتنی ہی حیران کن ہے جتنی وہ باتیں جو ہمارے بزرگ کیا کرتے تھے ہمارے لئے حیران کن تھیں لیکن جس طرح وہ باتیں اپنے وقت پر پوری ہو گئیں۔ اسی طرح آپ یقین رکھیں کہ یہ باتیں بھی جو میں آج آپ سے کہہ رہا ہوں اپنے وقت پر ضرور پوری ہو جائیں گی آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہاں اسی فضل کے نتیجہ میں جو وہ آج اسلام پر کر رہا ہے یہ کہنے کے قابل ہوں کہ آپ جو اس وقت چھوٹی عمر میں میرے سامنے بیٹھے ہیں جس وقت آپ بڑے ہوں گے اور آپ کی عمریں 40,35,30,25 سال کی ہوں گی اس وقت

دنیا کی اکثریت اللہ تعالیٰ کو پہچان چکی ہوگی انشاء اللہ اور وہ آپ سے مطالبہ کرے گی کہ آؤ اور ہمیں اسلام سکھاؤ۔ اگر آج اس عمر میں آپ نے اسلام نہ سیکھا تو جس وقت دنیا آپ کو کہے گی کہ آؤ اور ہمیں اسلام سکھاؤ تو آپ انہیں کیسے اسلام سکھائیں گے۔ اس لئے میں یہ تو نہیں کہتا کہ دنیا کمانا برا ہے یا دنیا کمانے کی جو راہیں ہیں انہیں آپ اختیار نہ کریں۔ اگر تم میں کوئی ڈاکٹر بننا چاہتا ہے تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ تم ڈاکٹر نہ بنو۔ کوئی انجینئر بننا چاہتا ہے تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ انجینئر نہ بنو **لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ تم کوئی اور پیشہ اختیار کرنے کے باوجود علم قرآن اتنا تو سیکھ لو کہ جب تمہیں دنیا استاد بنانا چاہے تو تم استاد بننے کے قابل ہو۔ کیونکہ تم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ تم دنیا کے استاد، معلم اور راہبر بنو گے۔"**

(خطاب اجتماع اطفال الاحمدیہ پاکستان 21/اکتوبر 1967ء از مشعل راہ جلد 2 صفحہ 66-67)

میں آپ کے چہروں میں مستقبل کے عظیم لیڈروں کے چہرے دیکھ رہا ہوں

"میں چاہتا ہوں کہ سکول کے چھوٹے بچے بھی میری بات کو سمجھ سکیں اس لئے بہت سادہ الفاظ میں بات کروں گا۔ آپ قادر مطلق، علیم، خبیر خدا کو ماننے والے ہیں۔ وہ خود ہے اور دوسرے اسی کی وجہ سے ہیں۔ سب کچھ اس نے ہمارے لئے پیدا کیا اور تمام کائنات کو ہمارا خادم بنایا۔ اس نے اَسّی سال پہلے اپنے ایک بندے کو چنا آپؑ قادیان کی گمنام بستی میں رہتے تھے۔ آپؑ کو کوئی جانتا تک نہیں تھا۔ آپؑ کے رشتے دار آپؑ کو اہمیت نہ دیتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو چنا اور فرمایا کہ انسانوں کو جو مجھے بھول چکے ہیں میری طرف بلاؤ۔ **اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ وہ آپؑ کی مدد کرے گا اور آپؑ کے ساتھ ہوگا۔ آپؑ مخالفت کے باوجود فتح پائیں گے اور آخری جیت آپؑ ہی کی ہوگی۔**

آپ کی روحیں بہت پیاری اور حسین روحیں ہیں۔ آپ دنیا کی کسی قوم سے کم نہیں۔ یاد رکھیں سب انسان اللہ تعالیٰ کی نظر میں برابر ہیں۔ انشاء اللہ اب آپ انسان کی نظر میں بھی برابر ہو کر رہیں گے۔ **ایک عظیم دن طلوع ہو چکا ہے اور وہ آپ کی عزت اور تکریم کا دن ہے دنیا نے یہ بات پالی ہے اور اب آپ کے خلاف امتیازی سلوک برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں تو یقیناً آپ کامیاب ہوں گے اور دنیا کی لیڈری آپ کے ہاتھ میں ہوگی۔** تب ان لوگوں سے جنہوں نے آپ کو صدیوں اپنے ظلم و تشدد کا نشانہ بنائے رکھا آپ کہہ سکیں گے کہ تم ہمارے ملک کو Exploit (ناجائز جلب منفعت) کرنے آئے تھے لیکن ہم محبت سکھانے آئے ہیں کیونکہ اسلام کسی سے نفرت نہیں سکھاتا۔ محبت اور ہمدردی سکھاتا ہے۔ اگر آپ کو علم ہو جائے کہ

اللہ تعالیٰ ہم سے کتنی محبت کرتا ہے' اگر آپ اپنی ذمہ داریاں سمجھ لیں اور ان کے مناسب حال محنت کریں تو آپ ایک دن دنیا کے راہبر بن جائیں گے۔ آپ سے ناجائز فائدہ اٹھانے والے اپنی غلطی کو تسلیم کریں گے اور آپ کو عزت کے ساتھ برابری کے مقام پر فائز کیا جائے گا۔ آپ کو برابری کا' برابر کی ترقی کا حق ضرور ملے گا یہی میرا پیغام ہے۔ افریقہ کی نئی نسل کے کندھوں پر بہت عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے میری دعا ہے کہ آپ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔ آپ میں یہ صلاحیت ہے کہ آپ بڑی سے بڑی ذمہ داری کو نبھا سکیں۔ **میں آپ کے چہروں میں مستقبل کے عظیم لیڈروں کے چہرے دیکھ رہا ہوں۔ تمام دنیا آپ کے لئے بنائی گئی ہے۔** علم کے دروازے آپ پر کھول دیئے گئے ہیں۔ آپ مت سمجھیں کہ علم کا میدان تنگ ہو چکا ہے۔ انسان نے جو کچھ دریافت کیا ہے وہ تو بحر اوقیانوس کے مقابلے پر زیادہ سے زیادہ ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے ابھی باقی سمندر کا انکشاف آپ کے لئے مقدر ہے۔ انشاء اللہ آپ اس میں کامیاب ہوں گے۔ حضور نے فرمایا **میرا پیغام امید کا پیغام ہے۔ اٹھو اور دلوں میں علم و ایمان کی شمعیں روشن کر دو۔** اگر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کی روشنی آپ کو مل جائے تو آپ نہ صرف دنیا کے بہترین سائنسدان اور عالم بلکہ دنیا کے بہترین انسان بن جائیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو طاقت دے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کر سکیں اور ان کا حق ادا کر سکیں۔ آمین"

(احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے طلباء سے خطاب کا خلاصہ 7 مئی 1970ء از ماہنامہ خالد ربوہ اکتوبر 1970ء صفحہ 103-101 دورہ مغربی افریقہ نمبر)

جماعت غلبۂ اسلام کی دوسری صدی کے لئے تیاری کرے اس صدی میں انسانیت کے تم استاد ہو گے اور رہبر ہو گے

"بڑا اہم کام ہے جو ہمارے سپرد ہے اور اس اہم کام کے ایک نہایت اہم موڑ کے اوپر ہم پہنچ چکے ہیں اور غلبہ اسلام کی صدی جو میرے نزدیک (میں بھی انسان ہوں غلطی بھی کر سکتا ہوں میں نے بڑا سوچا۔ دعائیں کیں اسی بات پر میرا انشراح صدر ہے کہ) **جو جماعت احمدیہ کی دوسری صدی ہے' وہ صدی انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ جماعت اس کے لئے تیاری کرے وہ غلبہ اسلام کی اگر صدی ہے تو انسانیت کے تم استاد ہو گے اور رہبر ہو گے۔** کچھ کئے بغیر کیسے رہبر بن جاؤ گے اگر تم نہ سوچو گے نہ سمجھو گے نہ قرآن کریم پڑھو گے نہ بچوں کو پڑھاؤ گے نہ اپنی روحوں کو پاک کرو گے نہ خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرو گے نہ اس کے پیار کو حاصل کرو

گے نہ دنیا کے لئے نشان بنو گے تو پھر کیسے ان کے قائد بن جاؤ گے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1980ء صفحہ 135)

افریقن ممالک کے ہاتھ میں دنیا کی لیڈر شپ ہوگی

"حضرت مسیح موعودؑ کی ایک دعا اور کشف کے مطابق جماعت احمدیہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کی مانند ہے جن کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اصحابی کالنّجوم. کہ میرے صحابہ ستارں کی مانند ہیں۔ حضور نے فرمایا " اور ستارے بن گئے تم"۔ اس لئے "غور کر کے دعا کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ آج میں آپ کو ستارۂ احمدیت دوں جو علامت ہو ان برگزیدہ احمدیوں کی جو آسمانی رفعتوں پر ستاروں کی طرح پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے"

"یہ ستارہ احمدیت ہے جو اللہ کے فضل سے اور دعاؤں کے بعد آپ کو دے رہا ہوں"

"جس طرح اس کائنات کی بنیاد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اسی طرح جماعت احمدیہ کا دل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اس لئے ستارے کے دل میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لکھا گیا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس آئینہ کمالات اسلام سے پیش کر کے جس میں حضور اقدسؑ نے صحابہؓ کی تعریف میں فرمایا کہ "وہ پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہو گئے تھے۔ اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اٹھے تھے۔"

اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

دوسری بات ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ اسی فرمان اور ارشاد کے مطابق کہ وہیں یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ تم بھی ہادی بن جاؤ گے، ہدایت پا جاؤ گے، اس مقام تک پہنچ جاؤ گے جس مقام پہ وہ پہنچے اور ہدایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ پھر جو تمہارے نقش قدم پر چلے گا وہ ستارہ بن جائے گا۔ پھر جو ان کے نقش قدم پر چلے گا وہ ستارہ بن جائے گا۔ چودہ صدیاں امت مسلمہ کی، جس زمانہ میں نبی کریم ﷺ کی روحانی زندگی کی ہمیں سمندر کی لہروں سے بھی زیادہ شان کے ساتھ لہریں اٹھتی نظر آ رہی ہیں، اس قسم کے ستارے پیدا ہوئے جو دنیا کی ہدایت اور رہنمائی کا سبب بنے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ دیکھا اور یہ پرکھا اور یہ پایا تو آپ نے اپنی جماعت کو تلقین کی ان الفاظ میں (مضمون لمبا ہے۔ میں نے ایک چھوٹا سا اقتباس لیا ہے۔ اس کا جوڑ ملا دوں) کہ کسی نبی پر نبی کریم ﷺ کے علاوہ حضرت جبرائیل علیہ السلام انسان کی شکل میں نہیں آئے۔ کبوتر کی شکل میں آ گئے، اور شکلوں میں آ گئے

انسان کی شکل میں پہلی بار حضرت جبرائیل علیہ السلام محمد رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش ہوئے۔ اس سے جو استدلال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا' وہ بڑا زبردست ہے۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے نبی ﷺ کی انسانیت اس قدر زبرست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ پس تم (اے احمدیو!)

ایسے برگزیدہ بنی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں......

اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔ آمین ثم آمین۔ (کشتی نوح صفحہ 75-76)

یعنی دل میں آپ کے یہ تڑپ تھی کہ جس طرح نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے نقش قدم پر چلنے والے پہلے ہزاروں' لاکھوں' خدا جانے کتنے؟ آسمان کے ستارے بنے۔ جماعت احمدیہ کے سارے افراد ہی ستارے بن جائیں آپؑ نے فرمایا۔

"اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔"

اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو 2 نومبر 1906ء میں ایک کشف دکھائی دیا۔

آپؑ فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک اور شخص میرے پاس ہے۔ تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب میں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

آسمانی بادشاہت............ اس کی تعبیر میں نے یہ کی کہ **آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔**" (تذکرہ طبع سوم 1969ء صفحہ 679-680)

اور وہ ستارے بن جائیں گے۔ دعا تھی ستارے بن جاؤ تم' اور ستارے بن گئے تم۔

یہ دیکھ کر' پڑھ کے' غور کر کے' دعا کر کے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ آج میں آپ کو ستارۂ احمدیت دوں۔ جو

علامت ہو Symbol ہو ان برگزیدہ احمدیوں کا جو آسمانی رفعتوں پر ستاروں کی طرح پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے، جو دنیا کی ہدایت کا سامان بنے اور وہ یہ ہے (حضور نے اس موقع پر اس کپڑے کی طرف اشارہ کیا جس کے وسط میں یہ ستارہ بنا ہوا ہے۔ حضور کے ارشاد پر یہ کپڑا اونچا کر کے حاضرین جلسہ کو دکھایا گیا تا وہ اس ستارے کا نظارہ کر سکیں۔

ستارۂ احمدیت

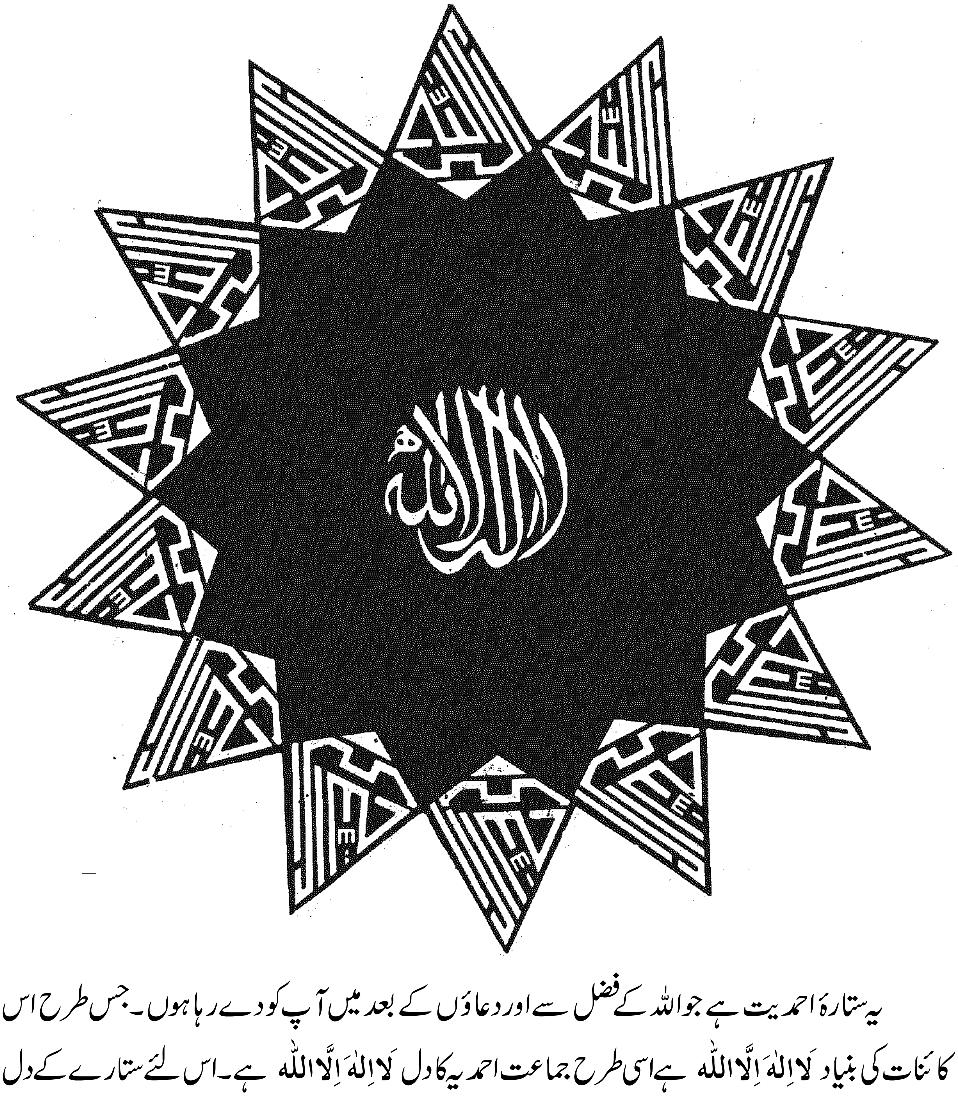

یہ ستارۂ احمدیت ہے جو اللہ کے فضل سے اور دعاؤں کے بعد میں آپ کو دے رہا ہوں۔ جس طرح اس کائنات کی بنیاد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اسی طرح جماعت احمدیہ کا دل لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے۔ اس لئے ستارے کے دل

(وسط) میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ لکھا گیا ہے۔

یہ ستارہ چودہ (14) کونے کا ہے اور اس میں حکمت ہے ایک۔ وہ یہ کہ امت مسلمہ کی زندگی کے ایک دور میں ستارہ چھ کونوں کا تھا۔ پھر ایک نیا دور آیا اور افق حیات امت پر آٹھ کونے کا ستارہ بلند ہوا۔ پھر ایک تیسرا دور آیا جب (10) کونے کا ستارہ اُبھرا۔ پھر چوتھا دور آیا جس میں بارہ (12) کونے کا ستارہ نمودار ہوا۔ قدیم عمارتوں پر ان کے نشان باقی ہیں۔ بعض خطوں میں پانچ کونے کا ستارہ بھی رہا۔ اور اب چونکہ چودہ صدیاں گزر گئیں اس واسطے میں نے مناسب سمجھا کہ چودہ کونوں والا ستارہ جماعت کو پیش کروں......

نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ آپؐ نے غزوۂ خندق کے موقع پر تین دفعہ "اللّٰہ اکبر" کا نعرہ لگایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اسلام لائے اس وقت "اللّٰہ اکبر" کا نعرہ لگایا۔ پانچ سات دفعہ کے قریب (تھوڑے وقت میں جو میں تلاش کر چکا ہوں) آپؐ نے "اللّٰہ اکبر" کا نعرہ لگایا سنت نبویؐ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا کوئی عظیم نشان دیکھا جائے تو "اللّٰہ اکبر" کا نعرہ لگایا جائے۔ ہمارے لئے اس میں سبق یہ ہے کہ ہر چیز خدا کی عظمت کی طرف اور کبریائی کی طرف منسوب ہو اور انسان کے دل میں کوئی ریاء اور شیطنت نہ پیدا ہو، تکبر نہ پیدا ہو۔ نبی کریم ﷺ ایک زندہ نبی ہیں اور آپؐ کے طفیل ہماری زندگی کی چودہ صدیوں میں سے ہر صدی نے خدا تعالیٰ کے عظیم نشان دیکھے ہیں۔ ایک نے نہیں۔ دو نے نہیں، ہر صدی نے۔ ہر صدی نے زبان حال سے "اللّٰہ اکبر" کا نعرہ لگایا۔ اس واسطے چودہ کونوں میں "اللّٰہ اکبر" لکھوا دیا گیا ہے جو آپ کے سامنے ہے۔ اب لگاؤ نعرے! (سب سے پہلے حضورؒ نے از خود "اللہ اکبر کا نعرہ نہایت پُر شوکت آواز میں لگایا اور پھر حاضرین جلسہ کی طرف سے نعرے بلند ہوئے۔ پھر حضورؒ نے فرمایا) اب ورد کریں میرے ساتھ مل کے۔ میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کا ورد کروں گا۔ ورد کرنا ہے، نعرے نہیں لگانے (چنانچہ تمام حاضرین نے حضورؒ کی اقتداء میں پندرہ بار "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کا ورد کیا اور چودہ بار "اللّٰہ اکبر" کا)

(پھر حضورؒ نے فرمایا) ہر صدی کی طرف سے ہم سب نے "اللّٰہ اکبر کا ورد کیا اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کیا اور اب ہم پندرہویں صدی میں خدا تعالیٰ کے بڑے عظیم نشانوں کو دیکھنے کے لئے داخل ہو چکے ہیں۔ اب ایک صدی کا ایک نعرہ نہیں۔ وہ تو گذشتہ نعمتوں کے شکر کے طور پر، ان لوگوں کی طرف سے تھا جو اس جہان سے گزر چکے ہیں ہم نے ذکر کیا ہے ان کی طرف سے۔

جو سال گزرا ہے اس صدی کا، اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے بے انتہا نشان دکھائے ہیں اور بڑی عظمتوں کے نشان۔ مثلاً سپین میں سات سو پینتالیس (745) سال کے بعد اللہ کا گھر، مسجد مکمل ہو گئی الحمدللہ۔! اس کے

میناروں کی شکل بھی بڑی خوبصورت ہے۔

پھر ہم چلے مشرق کی طرف۔ ابھی تک ادھر نہیں گئے تھے۔ جاپان میں اللہ تعالیٰ نے ایک گھر کی خرید کا سامان پیدا کر دیا جس کے لئے اس نے خود رقم اکٹھی کی ہوئی تھی۔

بڑی وسعت پیدا ہو رہی ہے کینیڈا اور امریکہ میں۔

بہت وسعت پیدا ہو رہی ہے افریقہ کے بہت سے حصوں میں۔ ابھی ہر جگہ تو ہم نہیں پہنچ سکے لیکن جہاں پہنچے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔

اور یہ سب پیار اور محبت اور خدمت کا نتیجہ ہے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کا یہ خیال، عقیدہ یا یہ پیشگوئی جو مرضی سمجھ لیں۔ یہ تھا کہ **آئندہ دنیا میں افریقین ممالک کے ہاتھ میں دنیا کی لیڈر شپ ہوگی**۔ اور میں نے ان کو یہی کہا۔ میں نے کہا کہ ہمارا یہ اندازہ ہے کہ مستقبل میں نوع انسان کی قیادت تمہارے ہاتھ میں ہوگی۔ ایک شرط ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ میں احمدیت کا جھنڈا ہوگا تو نوع انسانی کی قیادت بھی تمہارے ہاتھ میں ہوگی۔ احمدیت کو وہ قبول کر رہے ہیں بڑی تیزی کے ساتھ۔ اور پہلی خوشکن تبدیلی ان کے اندر یہ پیدا ہوتی ہے کہ احمدیت قبول کرنے کے ساتھ ہی وہ عاشق محمد ﷺ بن جاتے ہیں یعنی اس طرح عشق کے ساتھ درود بھیجتے ہیں کہ ان کو چین نہیں آتا درود پڑھنے کے بغیر۔ اپنی لاریوں کے اوپر لاؤڈ سپیکر لگائے شہروں کے گلی کوچوں میں صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ گاتے پھر رہے ہوتے ہیں (بے دھڑک، بے فکر) اور بڑی برکتیں جماعت وہاں حاصل کر رہی ہے۔ اور ہر وہ جو احمدیت میں داخل ہوگا خلوص دل کے ساتھ محمد ﷺ پر درود بھیجنے والا ہوگا۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26؍دسمبر 1981ء از الفضل 13؍مارچ 1982ء)

پیشگوئیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

"آج کے دن خدائی خبروں کے پورا
ہونے کا وقت آ گیا ہے...... یہ خدا کے منہ کی
باتیں ہیں یہ کبھی تبدیل نہ ہوں گی پورے
یقین سے اپنی راہ پر قائم رہیں اللہ ضرور
بگڑے دلوں کو جماعت احمدیہ کے حق میں
تبدیل فرمائے گا"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن 31 / جولائی 1994 از الفضل 20 / اگست 1994ء)

عالمگیر غلبۂ اسلام

......غلبۂ توحید......

دنیا میں اب توحید کی بادشاہی ہوگی

"یہ تقدیر الٰہی ہے کہ اللہ ہی کا ارادہ ہے جس نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ دنیا میں **ایک دفعہ ضرور توحید کی بادشاہی ہوگی اور ہر جھوٹا خدا مٹا دیا جائے گا**۔ سو اس مقصد کے لئے آپ اٹھ کھڑے ہوں اور یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی ان کوششوں کو ضرور بار آور فرمائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی لازماً پورا ہوگا کہ " میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" یہ بھی 1897ء کا الہام ہے۔ **پس اب وقت آرہا ہے کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے جو توحید کے نور سے معطر تھے، ان کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔**"

(خطبہ جمعہ 25/ جولائی 1997ء از الفضل انٹرنیشنل 12/ ستمبر 1997ء)

اپنے وجود کے حقیر ذرّے کو توحید باری تعالیٰ کے ناپیدا کنار سمندر میں غرق کر دیں پھر آپ نے غالب آنا ہی آنا ہے

"وہ کہتے ہیں کہ نیک ارادے ہیں بڑھو آگے بڑھو لیکن یہ دنیا تمہارے اختیار کی دنیا نہیں۔ جس رفتار سے تم اس دنیا کو توحید کی طرف لاؤ گے اس سے سینکڑوں گنا زیادہ رفتار سے یہ دنیا غیر مؤحد، مشرک اور بے دین بچے پیدا کر رہی ہوگی۔ اس لئے عقل کے ناخن لو۔ تم کیسے اتنے بڑے دعوے کرتے ہو۔

فرمایا۔ اگر دنیا کے کمپیوٹرز میں ان کے یہ دلائل ڈالے جائیں تو اس میں شک نہیں کہ دنیا ہمیں دیوانہ اور توحید کے غلبہ کا انکار کرنے والوں کو فرزانہ قرار دے گی۔ لیکن ایک کمپیوٹر مذاہب کی تاریخ کا اور تقدیر الٰہی کا کمپیوٹر ہے۔ اس میں اگر آپ یہی واقعات ڈالیں اور یہی موازنے کریں تو ہمیشہ یہ جواب آئے گا کہ یہ دیوانے جنہیں دنیا سمجھتی ہے کہ آج نہیں تو کل مٹا دیئے جائیں گے، انہوں نے ضرور غالب آنا ہے۔ اس لئے کہ توحید کا مضمون ہی

ایسا ہے۔

حضور انور نے غالب کے شعر

؎ عشرت قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

کی روشنی میں فرمایا کہ میں اس کو ہمیشہ توحید کے مضمون پر اطلاق کر کے اس کی لذت حاصل کرتا ہوں۔ ہم ایک قطرہ ہیں اور ہمارے مقابل پر سمندر ہیں۔ ہماری عشرت یہ نہیں ہے کہ ان شور سمندروں میں غائب ہو جائیں اور ان کے ساتھ یکجہتی اختیار کر کے ان کی عظمتوں کو اپنی عظمت سمجھنے لگیں۔ یہی وہ مضمون ہے جو پاکستان ہمیں دے رہا ہے اور یہی وہ پیغام ہے جو آج بعض دیگر مسلمان ممالک ہمیں دے رہے ہیں اور وہ یہی کہتے ہیں کہ آ ؤ ہم تمہیں عشرت قطرہ بتاتے ہیں۔ تم ہمارے مقابل پر ایک قطرہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے اور قطرے کی لذت یہ ہوا کرتی ہے کہ وہ سمندر میں غرق ہو جائے اور اپنے وجود اور اپنی انفرادیت کو کھو دے پھر تم ہم جیسے ہو جاؤ گے اور ہمارے غلبوں کے ساتھ غلبے حاصل کرو گے۔ لیکن میں ان سے کہتا ہوں کہ "نہیں" ہم اور قسم کے قطرے ہیں۔ ہم وہ قطرے ہیں جو توحید میں فنا ہونے والے ہیں تمہارے سمندروں کے تو کنارے موجود ہیں مگر توحید باری تعالیٰ بے کنار ہے۔ اس کی کوئی حدیں نہیں ہیں۔ اگر تمہارے سمندر میں غرق ہونے سے قطرہ تمہارے سمندر کی سی عظمتیں حاصل کر سکتا ہے تو کیوں غور نہیں کرتے کہ توحید باری تعالیٰ کے سمندر میں غرق ہونے سے ایک قطرہ کتنی عظیم الشان اور ناقابل بیان عظمتیں حاصل کر سکتا ہے۔ پس یہ وہ عشرت ہے جس کی طرف میں آپ کو بلاتا ہوں اپنے **وجود کے حقیر ذرّے کو اور جماعت کے ایک قطرے کو آپ توحید باری تعالیٰ کے ناپیدا کنار سمندر میں غرق کر دیں پھر آپ نے غالب آنا ہی آنا ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ پر غالب نہیں آ سکتی۔ یہ سمندر پھر آپ کی منتیں کریں گے کہ اے قطرۂ توحید ہمیں اپنے اندر داخل کر لو۔ ہمیں اپنے وجود کا حصہ بناؤ۔ ہمیں پاک بناؤ تا کہ ہم تمہارے ساتھ مل کر خدا کی توحید کے عظیم سمندر کا حصہ بن جائیں۔"**

(خلاصہ خطبہ جمعہ 28؍اپریل 1989ء از الفضل 14؍مئی 1989ء)

......کلمہ طیبہ اور غلبۂ اسلام......

جتنا یہ ظاہری کلموں کو مٹائیں گے اتنا ہی زیادہ روشن اور پائندہ و تابندہ حروف میں احمدیت کے دلوں پر کلمہ لکھا چلا جائے گا

"حقیقت یہ ہے کہ یہ کلمہ نہیں مٹا رہے یہ اپنے نام و نشان مٹانے کے سامان کر رہے ہیں۔ ان کی سیاہیاں احمدی کے دل تک نہیں پہنچ سکتیں۔ **جتنا یہ ظاہری کلموں کو مٹائیں گے اتنا ہی زیادہ روشن حروف میں اتنے ہی زیادہ نمائندہ و پائندہ و تابندہ حروف میں احمدیت کے دلوں پر کلمہ لکھا چلا جائے گا لکھا چلا جائے گا اور ہمیشہ کی زندگی احمدیت کو عطا ہوگی۔** دلوں کے کلمے پر دنیا کے گندے اور کوتاہ ہاتھ نہیں پہنچ سکتے اور کوئی ان کو مٹانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ایسی قومیں خود مٹ جایا کرتی ہیں اور وہ قومیں ہمیشہ کی زندگی پا جاتی ہیں جو خدا کے نام پر اپنا سب کچھ مٹانے کے لئے خود تیار ہو کر بیٹھ جاتی ہیں۔ اس لئے خوش نصیب ہیں وہ بڑے اور وہ چھوٹے، وہ مرد اور وہ عورتیں، وہ بوڑھے اور وہ بچے جو آج اللہ کی راہ میں سب کچھ فدا کرنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگائے بیٹھے ہیں اور کوئی پرواہ نہیں، کوئی غیر اللہ کا خوف ان کے دل میں نہیں ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی خاطر کائنات کو پیدا کیا گیا تھا اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی خاطر کائنات کو رکھا جائے گا یا مٹایا جائے گا۔ اگر انہوں نے اس بات کو تسلیم کر لیا، اس آواز کو تسلیم کر لیا جو خدا نے اپنے ایک بندہ کی زبان سے جاری کروائی تھی تو وہ اپنی بقا کا سامان کریں گے اور یاد رکھیں اگر وہ اس شرارت پر مصر رہے، اگر وہ ان گندگیوں میں آگے بڑھتے چلے گئے تو پھر خدا کی تقدیر ان کا کوئی نشان باقی نہیں چھوڑے گی۔ کبھی اس تقدیر نے پہلی قوموں سے اس کے سوا کوئی سلوک نہیں کیا۔ وہی خدا آج بھی زندہ خدا ہے وہ آج بھی ویسی ہی تقدیریں دکھائے گا جیسے پہلے دکھاتا چلا آیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 9؍نومبر 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 660)

کلمہ طیبہ کی محبت کی شاخِ نہال ہی نے لازماً غالب آنا ہے

دنیا کے تمام روحانی پرندے اس کی شاخوں پر بیٹھیں گے

ے " چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخِ نہالِ دل جسے غم کہیں سو ہری رہی

پس یہ کہنا ہرگز بے جا نہیں کہ ایک ایسی ہوا چلی ہے جس سے جماعت احمدیہ کے سرور کا سارا چمن جل گیا

لیکن ایک شاخِ نہالِ دل باقی رہی ہے وہ کلمہ طیبہ کی محبت کی شاخِ نہالِ ہے۔ یہ ساری ہوائیں جنہوں نے سرور کے ہر چمن کو جلا کر خاکستر کر دیا ہے۔ احمدی دلوں سے اس پاک شاخِ نہالِ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں۔ وہ شاخ نہال دل بڑھتی رہی جس کی احمدی اپنے خون سے آبیاری کرتے رہے اُس پر آنچ نہیں آنے دی۔ اور آپ دیکھیں گے کہ یہی شاخِ نہالِ دل ہے جو تمام دنیا میں ایک تنومند درخت کی شکل میں ابھرنے والی ہے۔ جس کی شاخیں سارے عالم سے باتیں کریں گی اور زمین کے کناروں تک پہنچیں گی۔ یہی شاخِ نہالِ دل ہے جو آپ کے مستقبل کی ضمانت ہے۔ کلمہ طیبہ کی محبت کی شاخِ نہالِ ہی ہے جس نے لازماً غالب آنا ہے اور ساری دنیا کو اپنی چھاؤں تلے لے لینا ہے۔ دنیا کے روحانی پرندے اس کی شاخوں پر بیٹھیں گے اور اس سے روحانی رزق پائیں گے، گرمی اور سردی سے بچیں گے اور اللہ کی تسبیح اور تحمید کے گیت گائیں گے۔ اور جب ساری دنیا اس شاخِ نہالِ کے عظیم الشّان بننے والے درخت کی چھاؤں تلے آ جائے گی تو ان سب کی دعائیں، ان سب کی حمد، ان سب کے خدا کی محبت میں گائے جانے والے گیتوں میں آپ کے دلوں کی آواز شامل رہے گی۔ خدا کی تقدیر کبھی آپ کو نہیں بھولے گی۔ ان کے ہر دل سے اٹھنے والے نغمے میں آج کے احمدیوں کے دل کی گریہ وزاری شامل رہے گی اور خدا کے پیار کی نظر سب سے زیادہ ان گریہ وزاری کے راگوں پر پڑے گی جو ان اٹھنے والے نغموں کے وجود میں شامل ہو چکی ہوگی۔

پس یہ بڑا ہی مبارک دور ہے اور بڑا ہی سعید دور ہے۔ اس لئے ایک لمحہ کے لئے بھی حوصلہ نہیں ہارنا اور صبر کے ساتھ اس راہ پر قائم رہنا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 20؍جون 1986ء از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید جون 1986ء)

ہم انشاء اللہ آئندہ صدی کو لا الہ الا اللہ کی تفسیر بناتے ہوئے تمام دنیا کو سچی آزادی دینے والے بنیں گے

"یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ فکّ رقبۃ سے مراد صرف غربت دور کرنا نہیں، یہ ایک محدود معنی ہیں۔ بلکہ اس کا منبع دراصل لا الہ الا اللہ ہے۔ یعنی ہر اس احتیاج سے آزاد ہونا جس میں انسان کو خدا کے سوا کسی اور کا دست نگر ہونا پڑے۔ اور یہاں سے اخلاقیات کا مضمون شروع ہوتا ہے کہ جب تک کوئی شخص اعلیٰ اخلاق پر فائز نہیں ہوتا وہ کلیتہً ہر چیز سے ہر انسانی احتیاج سے آزاد نہیں ہو سکتا۔

یہ وہ قرآنی مضمون ہے جس کے تحت ہم انشاء اللہ آئندہ صدی کو لا الہ الا اللہ کی تفسیر بناتے ہوئے خود

بھی آزاد ہوں گے اور تمام دنیا کو سچی آزادی دینے والے بنیں گے۔ آج سارے بنی نوع انسان کی آزادی احمدیت سے وابستہ ہے۔ اس لئے آج کی نسلوں کی بھاری ذمہ داری ہے کہ باشعور طور پر آزادی کے علمبردار بن کر اور منصوبوں میں حصہ لے کر اگلی صدی میں داخل ہوں۔ تا احمدیت کے جدوجہد آزادی نمایاں نقوش بن کر ابھرے اور زیادہ سے زیادہ دنیا اس سے متعارف ہو۔"

(خطبہ جمعہ 20 رمئی 1988ء از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید مئی 1988ء)

...... اشاعت علوم قرآنیہ اور جماعت احمدیہ ......

خدا تعالیٰ جماعت کو اتنا موقع دے گا کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں قرآن اور قرآنی تعلیم کو پھیلاتی چلی جائے

"جہاں تک مخالفوں کا تعلق ہے اگر دنیا والے کہیں کہ آپ سے قرآن چھین لیں گے تو وہ ہرگز نہیں چھین سکیں گے یہ ناممکن ہے یہ جتنی کوشش کریں گے **خدا تعالیٰ اس جماعت کو اتنا ہی زیادہ موقع دے گا کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں قرآن اور قرآن کی تعلیم کو پھیلاتی چلی جائے** ہمیں ان لوگوں سے کوئی خوف نہیں ہم خدا کے بندے ہیں اور خدا کے مومن بندے ہیں ہم ہلاکتوں میں سے نئی زندگیاں نچوڑنا جانتے ہیں اس لئے یہ جتنی ہلاکتیں ہمارے لیے تجویز کریں گے اتنا ہی زیادہ ہم زندگی کا رس ان ہلاکتوں سے نچوڑ لیں گے اور وہ رس ہمیں مزید زندہ کرتا چلا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ 21 رنومبر 1986ء از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید نومبر 1986ء)

...... غلبہ دین مصطفیٰ ﷺ ......

روئے زمین پر محمد رسول اللہ ﷺ کا دین غالب آئے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پڑھ کر فرمایا۔

"ایک وقت تھا کہ ان راہوں میں میں اکیلا پھرا کرتا تھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ تو اکیلا نہ رہے گا بلکہ تیرے ساتھ فوج درفوج لوگ ہوں گے اور یہ بھی کہا کہ تو ان باتوں کو لکھ لے اور شائع کر دے کہ آج

تیری یہ حالت ہے پھر نہ رہے گی۔ میں سب مقابلہ کرنے والوں کو پست کر کے ایک جماعت کو تیرے ساتھ کر دوں گا...... ہندو مسلمان اور عیسائی سب گواہی دیں گے کہ یہ اس وقت بتایا تھا۔ جب میں اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ تیری مخالفت ہوگی مگر میں تجھے بڑھاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اب ایک آدمی سے پونے دو لاکھ تک تو نوبت پہنچ گئی دوسرے وعدے بھی ضرور پورے ہوں گے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 98)

جنہیں آج ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

آج خدا کے فضل سے ایک ہی سال میں دنیا کے شمال و جنوب، مختلف قوموں اور مختلف زبانوں میں ایک کروڑ آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اے مسیح الزّماں تو سچا ہے اور اللہ تیرے ساتھ ہے اور تیرے ساتھ رہے گا **یہاں تک کہ تو روئے زمین پر محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کو غالب کر دے انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا** اور اس کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور اس صدی کے آخر پر خدا کی تقدیر کیا دکھائے گی وہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن جو بھی دکھائے گی وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں دکھائے گی اتنا میں یقین سے کہہ سکتا ہوں۔"

(خلاصہ خطاب جلسہ سالانہ لندن 31ر جولائی 1999ء دوسرا روز از الفضل انٹرنیشنل یکم اکتوبر 1999ء)

ساری دنیا میں آنحضور ﷺ کا جھنڈا گاڑا جائے گا

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمن بھی منصوبے بناتا ہے اور مکر کرتا ہے۔ اور اللہ بھی منصوبے بناتا ہے۔ اور ایک مکر کرتا ہے۔ واللہ خیر الماکرین (آل عمران آیت:55) اور اللہ کا مکر بہتر ہوتا ہے اپنی خوبیوں کے لحاظ سے بھی انجام کار بھی وہی غالب آیا کرتا ہے۔ پس جتنا وہ مکر کر رہے ہیں آپ کو ذلیل اور رسوا کرنے کے لیے اور مٹانے کے لئے بھی اور آپ کی جڑیں اکھاڑنے کے لئے، آپ بھی مقابل پر مکر کریں اور وہ مکر کریں جو اللہ کرتا ہے جو خیر الماکرین کا مکر ہوتا ہے۔ دیکھتے دیکھتے اللہ کی تائید کے ساتھ یہ ساری بستیاں انشاء اللہ احمدی ہو جائیں گی۔ یہاں احمدیت کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پس وہ جو ہمیں مٹانے کے خواہاں ہیں۔ یہ ان لوگوں کی خوابیں ہیں جو کبھی پوری نہیں ہوں گی۔ وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا حضرت محمد ﷺ کی خواب تھی، جو آپ کے عاشق کامل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواب تھی۔ **ساری دنیا میں آنحضور ﷺ کا جھنڈا گاڑا جائے گا۔ اور دشمن اسلام کی ساری خوابیں ناکام ہو جائیں گی، پوری نہیں ہوں گی، اور نامراد نکلیں گی اور ہر جگہ ہر بستی، ہر قریہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جھنڈا گاڑا جائے گا۔** یعنی وہی جھنڈا جو در حقیقت حضرت محمد ﷺ کا

جھنڈا ہے تمام دشمنانِ اسلام کی ہر خواب نامراد ہو جائے گی۔ اگر آپ دعائیں کریں گے، اگر آپ احسن تدبیر سے کام لیں گے۔ اگر آپ برائی کا بدلہ حسن و احسان سے دیں گے اور صبر سے کام لیں گے تو یہی ایک تقدیر ہے جو پوری ہونی ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔"

(اختتامی خطاب بر موقع اجتماع انصار اللہ ربوہ 7/نومبر 1982ء از الفضل 9/جون 1983ء)

حضرت محمد ﷺ کی مالکیت کل عالم پر جلوہ دکھانے والی ہے

"ہم ایسے دور میں ہیں کہ آئندہ کا زمانہ ہمارے سپرد کیا جانے والا ہے۔ **حضرت محمد ﷺ کی مالکیت اب کل عالم پر جلوہ دکھانے والی ہے** اور خدا نے ہم عاجزوں اور نکمّوں کو چن لیا ہے تو وہی طاقت بخشے گا، وہی صلاحیتیں عطا کرے گا، لیکن وہ صلاحیتیں اسماءِ باری تعالیٰ پر غور کے نتیجے میں حاصل ہوں گی۔"

(خطبہ جمعہ 17/مارچ 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 28/اپریل 1995ء)

نارِ بولہبی یقیناً شکست کھائے گی اور نورِ مصطفوی ﷺ یقیناً کامیاب ہوگا

"پس آج آغازِ اسلام کی باتیں کرتے ہوئے ہمیں درود بھیجنا چاہئے اس محسن اعظم پر جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے!

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ کس شان کا وہ رسول تھا اور کس شان کے وہ غلام تھے جو آپؐ کے ساتھ تھے۔ ان کی کیسی اعلیٰ تربیت کی گئی اور انہوں نے تربیت کا کیسا پیارا رنگ پکڑا۔

پس آؤ آج کی دعاؤں میں خصوصیت کے ساتھ ہم درود بھیجیں محسن اعظم محمد ﷺ پر اور سلام بھیجیں روحِ بلالی پر اور سلام بھیجیں روحِ خبابؓ پر اور سلام بھیجیں روحِ خُبیبؓ پر۔ **میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا اِدھر سے اُدھر ہو جائے زمین و آسمان ٹل جائیں مگر یہ تقدیر نہیں بدل سکتی کہ ہمیشہ ہر حال میں نارِ بولہبی یقیناً شکست کھائے گی اور نورِ مصطفوی یقیناً کامیاب ہوگا۔** کوئی نہیں جو بلالی اَحد کی آواز کو مٹا سکے۔ کوئی پتھر، کوئی پہاڑ نہیں جو سینوں پر پڑ کر لَا اِلٰـہ کی آواز کو دبا سکے۔ کوئی دکھ اور کوئی غم نہیں، کوئی صدمہ نہیں جو محمد ﷺ کی صداقت کی شہادت سے کسی کو باز رکھ سکے۔

یہ امر یقیناً ہمیشہ کے لئے زندہ اور قائم رہے گا۔ محمد مصطفیٰ ﷺ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ غالب آنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مغلوب ہونے کے لئے نہیں بنائے گئے۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26/دسمبر 1982ء از الفضل 10/فروری 1983ء)

…… جماعت احمدیہ اور غلبۂ اسلام ……

آج دنیا کی تقدیر جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ اور محمد ﷺ کے دین کا غلبہ جماعت احمدیہ کے وسیلے سے ہی ہوگا۔

"میں تو آپ کو محض قرآن کریم کی نصیحتوں کی طرف اشارے کر کے آپ کو بار بار متوجہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں مگر مجھے دل میں یقین ہے کہ خدا کے ہاں آسمان پر یہ فیصلے ہو چکے ہیں اللہ کی یہ تقدیر خوب کھل کر ظاہر ہو گئی ہے کہ **آج دنیا کی تقدیر جماعت احمدیہ سے وابستہ ہو چکی ہے اور حضرت محمد ﷺ کے دین اور آپ کی سنت کا غلبہ اب اگر دنیا میں ہوگا اور ضرور ہوگا تو جماعت ہی کی خاطر ہوگا جماعت احمدیہ کے وسیلے سے ہی ہوگا۔** پس اپنے دل کو ہر قسم کی ظلمات سے پاک وصاف کر لیں تا کہ محمد مصطفی ﷺ کا نور جو آپ نے تمام تر خدا سے پایا ہے وہ ہمارے سینوں کو روشن کر دے اور ہمیشہ کے لئے وہاں اپنی جگہ بنا لے تا کہ ظلمات پھر ان سینوں میں جھانک بھی نہ سکیں۔ "

(خطبہ جمعہ 19/اپریل 1996ء از الفضل انٹرنیشنل 7/جون 1996ء)

انشاء اللہ ہم بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں گے

"یہ امر واقعہ ہے کہ تمام دنیا میں جماعت کے اندر بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہوتی دکھائی دے رہی ہے جس سے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ آسمان پر کچھ فیصلے ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ بہت جلد اور تیز رفتاری کے ساتھ اب اس جماعت کو آگے بڑھائے۔ اس لئے الٰہی فیصلوں کے مطابق ہمیں اپنی زندگیوں کو ڈھالنا چاہئے۔ خدا کی تقدیر میں جس قدر تیزی آتی دکھائی دے اسی قدر ہمیں اپنے اعمال میں بھی تیزی پیدا کرنی چاہئے۔ "پیدا کرنی چاہئے" کے لفظ تو شاید محاورہ کے اعتبار سے یہاں درست نہ ہوں لیکن مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ خدا کی تقدیر یہ پیدا کرے گی۔ اور جو آثار میں دیکھ رہا ہوں ان کے مطابق میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس تقدیر کے خلاف عمل نہیں کرے گی اور **انشاء اللہ ہم بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں گے اور دن بدن ہماری رفتار میں اور بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا وباللہ التوفیق۔** "

(خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس سے افتتاحی خطاب 22/اپریل 1983ء از ماہنامہ خالد جولائی 1983ء)

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو غالب کرنے کی کوششیں رنگ لائیں گی

"اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کے احیائے نَو کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے یہ دعویٰ کیا کہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اور اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے آیا ہوں اور تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی عظیم الشان خدمت میرے سپرد ہوئی ہے اس اہم مقصد کے لئے آپ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی جو قرآن کریم کے پیغام کو جانی اور مالی قربانی کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے پر کمربستہ ہے اور اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ خدا کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے کا بیڑا اٹھانے والے لوگ خواہ کتنے ہی تھوڑے اور کمزور کیوں نہ ہوں بالآخر وہی فتح یاب ہوتے ہیں جماعت احمدیہ کی تاریخ اور اس کے عزائم اسی PHENOMENA کے مظہر ہیں گو درمیانی عرصہ میں بعض دفعہ ہم پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ ہمارے رستے میں مشکلات کے پہاڑ کھڑے کر دیئے گئے۔ ہمیں ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا اور ایذا رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی رہی لیکن بایں ہمہ احمدیت کا قافلہ مخالفت کی آندھیوں اور طوفانوں میں سے زندہ وسلامت گزر کر ترقی کی نئی سے نئی منزلوں سے ہمکنار ہوتا رہا۔ اس لئے یہ **ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ دین اسلام کو دنیا پر غالب کرنے کی کوششیں رنگ لائیں گی اور اللہ تعالیٰ اس کے شیریں ثمرات عطا فرمائے گا۔**"

(خطاب برموقع افتتاح مسجد صووا (فجی) 18 ستمبر 1983ء از الفضل 19 اکتوبر 1983ء)

اب دنیا میں عظیم غلبے عطا ہونے والے ہیں

"**پس جماعت احمدیہ کو چونکہ اب دنیا میں عظیم غلبے عطا ہونے والے ہیں** اور جماعت احمدیہ کے حق میں گزشتہ انبیاء کے وعدے پورے ہونے کے دن قریب آرہے ہیں...... **اس پہلو سے لازم ہے کہ ہم اپنی اصلاح کی طرف پہلے سے بڑھ کر متوجہ ہوں۔**"

(خطبہ جمعہ 27 جولائی 1990ء از الفضل 23 اکتوبر 1990ء)

یہ الٰہی تقدیریں آپ کے حق میں لازماً پوری ہونے والی ہیں

" آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ زمین پہ بھی ایک معجزہ رونما ہونے والا ہے اور وہ احمدیت کے غلبہ کا معجزہ ہے

اس غلبے کے معجزے میں آپ شامل ہوں۔ آپ میں سے ہر وجود اپنا حصہ ڈالے اور یاد رکھے کہ اپنے اندر جتنی بھی پاک تبدیلیاں وہ کرے گا اسی قدر خدا کی تائید اور روح القدس کی تائید اس کو حاصل ہوگی……

پس جو باتیں میں آپ سے کر رہا ہوں یہ اگرچہ عجیب ضرور ہیں مگر ان کا ہونا ممکن ہے اور ہوتا رہا ہے اور وہ ابتداء میں جو مضمون میں نے آپ کے سامنے رکھا تھا یعنی مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ نے جماعت کی توفیق بڑھانی شروع کی اس کے متعلق یہ خبر دینا کہ ایسا ہو جانا ہے دیکھیں وہ میرے بس کی بات نہیں تھی اور دنیا کے قوانین بتا رہے تھے کہ جماعت کی تو جائیدادیں لٹ رہی ہیں۔ لوگ احمدیوں کو غریب کرنے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں، حکومتیں بعض جگہ ان کی تائید میں ہیں، ہر جگہ یہ مخالفت ہوئی یہاں تک کہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کو پیس کر صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ لیکن گزشتہ 1974ء یا 1984ء کہنا چاہئے 1984ء کے دور کے بعد آپ اگر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جن جن کے اموال کو خطرہ لاحق ہوا تھا ان کی زندگی کو خطرہ لاحق ہوا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکتیں عطا فرمائیں اور بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کے نام میرے ہاتھ سے لکھے ہوئے خط اب تک ان کے پاس موجود ہیں، ان کو میں نے کامل یقین سے بتایا تھا میں نے کہا آپ کو یہ بات عجیب دکھائی دے گی مگر میں آپ کو اپنی تحریر سے، ہاتھ سے لکھ کر بتا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے حالات کو پلٹے گا اور غیر معمولی برکتیں آسمان سے نازل ہوں گی جن کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ نے بعینہٖ ایسا کر کے دکھایا۔

پس خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر یقین رکھنے کے لئے بناء ہونی چاہئے۔ کسی مضبوط پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر ایک انسان ایک دعویٰ کر سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی عجائب کی تاریخ جو خدا تعالیٰ سے جماعت کو عطا ہوئے اس تاریخ پر نظر رکھ کر میں اس مقام پر کھڑا ہوں جس پر **میں یقین کے ساتھ آپ کو بتا سکتا ہوں کہ یہ الٰہی تقدیریں ہیں جو آپ کے حق میں لازماً پوری ہونے والی ہیں**۔ آپ کا صرف اتنا کام ہے کہ اپنا دامن پھیلائیں اور خدا کے فضلوں کا شکر ادا کرتے ہوئے جس حد تک آپ کی جھولیاں بھری جا سکتی ہیں بھرتی چلی جائیں لیکن خدا یہ جھولیاں بڑھا بھی دیتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 19 ستمبر 1997ء از الفضل انٹرنیشنل 7 نومبر 1997ء)

یہ دور بدلے گا اور صبح آئے گی اور ضرور آئے گی

"اللہ تعالیٰ خود آسمان سے وہ انصار بھیج رہا ہے۔ جن کا وعدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو "یَنۡصُرُکَ رِجَالٌ نُّوۡحِیۡ اِلَیۡھِمۡ مِنَ السَّمَآءِ" کے الفاظ میں دیا گیا تھا۔

آپ نے اس زمانے کی تقدیر کو ضرور بدلنا ہے اور ضرور بدلیں گے۔ صرف اس کے لئے ضروری شرطیں پوری کریں۔ شاہد اور مبشر و نذیر بنتے ہوئے دنیا کی تقدیریں بدلنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ یہ صدی احمدیت کے لئے وہ عظیم الشان فتوحات لے کر آئے گی جس کے نتیجے میں اگلی صدی خود اس کے آگے جھک کر اس کے قدموں میں جا پڑے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کی مظلوم جماعتوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ **یہ دور بدلے گا اور صبح آئے گی اور اچانک آئے گی مگر ضرور آئے گی**۔ اللہ کرے کہ ہم سارے اس عظیم جشن میں شریک ہوں جس میں احمدیت کی فتوحات کے گیت گائے جائیں گے۔"

(خلاصہ اختتامی خطاب برائے جلسہ سالانہ قادیان از لندن 26/دسمبر 1996ء از الفضل انٹرنیشنل 17/جنوری 1997ء)

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوگا قدم قدم پر سلطان نصیر عطا کرتا چلا جائے گا

"دعا مانگو اللہ سے کہ جہاں دشمن طاقتور ہے اور دنیاوی طاقتوں کے بل بوتے پر دنیاوی سلطانوں کے بل بوتے پر وہ خدا کے بندوں کو گزند پہنچانے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ اے خدا جب ہمیں مزید روحانی ترقیات عطا فرما تو ساتھ ساتھ سلطان نصیر بھی عطا کرنا۔ کیونکہ ہم میں تو اپنی حفاظت کی طاقت نہیں ہے۔ ہم تو عاجز اور کمزور بندے ہیں۔ پس ان معنوں میں اگر آپ سلطان نصیر کی دعا بھی گہرائی کے ساتھ سوچ کر کرتے رہیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو کوئی فکر نہیں ہے۔ کسی غم کی ضرورت نہیں، کسی کھوئے ہوئے پر حزیں ہونے کی ضرورت نہیں۔ **اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوگا۔ آپ کو قدم قدم پر لمحہ لمحہ سلطان نصیر عطا کرتا چلا جائے گا۔ پھر آپ دندناتے ہوئے شاہراہ ترقی اسلام پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے**۔ اور ان دعاؤں کے ساتھ جب آپ آگے بڑھیں گے تو مجال نہیں کسی دشمن کی خواہ وہ ایک ادنیٰ انسان ہو یا دنیا کا طاقتور بادشاہ ہو کہ آپ کی ترقی کی راہ روک سکے اور آپ کو گزند پہنچا سکے۔"

(خطبہ جمعہ 8/ستمبر 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 27/نومبر 1995ء)

لازماً فتح آپ کے مقدر میں ہے۔ آپ کے قدم چومے گی

"مخالفت لازماً ہونی ہے۔ آپ ان رستوں پر چلے ہیں جہاں مخالفتوں کی ہمارے مالک نے اجازت دی ہے بلکہ دعوتیں دی ہیں کہ آجاؤ، چڑھا لاؤ اپنے پیادے، اپنے سوار لے آؤ، اپنی ساری طاقتیں استعمال کر لو لیکن تم

ضرور نامراد رہو گے میرے بندوں پر تمہیں غلبہ نصیب نہیں ہوسکتا۔

اللہ کے بندے بنیں پھر کون سا ڈر ہے۔ **لازماً فتح آپ کے مقدر میں ہے۔ آپ کے قدم چومے گی۔ خدا نے آپ کے ہاتھ میں فتح کی کلید تھما دی ہے۔** پس اس یقین کے ساتھ جو عزم ہے اس کے ساتھ یقین ضروری ہے اور یہ توکّل ہے جو لفظ یہ ہمیں سمجھا رہا ہے کہ تم نے عزم کیا کیسے تم توقع رکھتے ہو کہ خدا تمہارے عزم کے بدلے میں اپنی نصرت کے وعدے نہیں عطا کرے گا۔ وہ دوسرا حصہ توکّل کا ہے۔ پس ان سب کاموں میں عزم کر لیں، فیصلہ کر لیں کہ اپنی تمام صلاحیتیں اس راہ میں جھونک دیں گے۔ قدم نہیں ڈگمگانے دیں گے۔ جس قدر طاقت ہے لازماً آگے بڑھتے جائیں گے پھر توکّل کریں **کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ آپ کے عزم کی تائید فرمائے گا اور لازماً آپ کو غلبہ عطا ہوگا۔** اللہ کرے کہ کل کی بجائے یہ آج عطا ہو۔ مگر جو سلسلہ جاری ہے اس نے تو انشاء اللہ دن بدن آگے بڑھتے ہی چلے جانا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 17؍فروری 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 31؍مارچ 1995ء)

دنیا بھر سے فوجیں اپنے تاج و تخت آپ کی گود میں ڈالنے آئیں گی

"مجھے یقین ہے کہ اس نظام کے ذریعے دنیا بھر میں احمدیت کے تیزی سے پھیلنے کا وقت بالکل قریب آگیا ہے۔ خدا مجھے بھی اور آپ کو بھی زندہ رکھے کہ ہم اس عالمی نظام کے پھل کھانے کی توفیق پاسکیں......ساری دنیا کی طاقتیں ہمیں کہتی ہیں کہ قدم آگے نہ بڑھاؤ لیکن جو فضل آسمان سے برستے ہیں کس کی طاقت ہے کہ ان کو روک سکے کوئی چھتری کوئی شامیانہ ان کی راہ میں روک نہیں بن سکتا۔

آج ساری دنیا کے آسمان سے جماعت احمدیہ پر افضال نازل ہو رہے ہیں...... **عنقریب فوج در فوج افراد احمدیت کی آغوش میں آئیں گے۔** اس مضمون کا گہرا تعلق بخشش سے ہے کلام الٰہی میں جب ایسی فتوحات کا ذکر کیا گیا ہے تو ساتھ حکم ہے کہ اللہ کی تسبیح کرو اور اللہ سے بخشش مانگو۔ تو جب بھی فتح کا وقت آئے۔ اس بات کو یاد رکھیں۔ **دنیا بھر سے فوجیں اپنے تاج و تخت آپ کی گود میں ڈالنے آئیں گی۔** اس موقع پر فتح کے نقارے نہیں بجانے۔ خدا کی حمد کے نعرے لگانے ہیں۔"

(خلاصہ افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یو۔کے 30؍جولائی 1993ء از الفضل 2؍اگست 1993ء)

یہی وہ مذہب ہے جس نے تمام دنیا کے مذاہب پر غلبہ پانا ہے

"یہ جمعہ ہمارے لئے ایک غیر معمولی تاریخی حیثیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ یہاں جمعہ ادا کرتے ہوئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک پیشگوئی یاد آتی ہے جس کا ظہور تو ایک لمبے عرصہ سے ہو چکا ہے لیکن بعض پہلوؤں سے وہ ابھی تشنہ تکمیل تھی اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اس قافلے کو یہ عظیم تاریخی سعادت نصیب ہو رہی ہے کہ اس پہلو سے بھی حضرت اقدس محمد ﷺ کی عظیم الشان پیش گوئی کو پورا کرنے والے بنیں۔

ایک موقعہ پر دجّال کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے ایسے دنوں کا بھی ذکر فرمایا جو سال کے برابر لمبے ہو سکتے ہیں اور وہ دجال کے زمانے میں آنے تھے۔ اسی طرح ان دنوں کے ذکر میں فرمایا کہ بعض دن نسبتاً چھوٹے مہینوں تک ہوں گے بعض ہفتوں تک ہوں گے اور بعض سال کے برابر بھی ہوں گے اور ان انتہائی دنوں کے درمیان عام روزمرہ کے دن بھی ہوں گے۔ یعنی دجال کے زمانہ میں یہ باتیں بیک وقت نمودار ہوں گی جس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ کہیں سال کا دن بھی ہوگا۔ کہیں چھ چھ مہینے کا دن بھی ہوگا۔ کہیں تین مہینے کا کہیں ہفتے کا اور باقی دن برابر ہوں گے یعنی عام روزمرہ کے دن ہوں گے۔

یہ پیشگوئی بہت ہی عظیم الشان پیشگوئی ہے ...... جو پہلو میرے ذہن میں ہے وہ یہ ہے کہ جہاں تک میں نے نظر دوڑا کر دیکھا ہے مجھے اس بات کا کوئی امکان دکھائی نہیں دیتا کہ آج سے پہلے ایسے علاقوں میں جہاں چھ مہینے کا دن چڑھا ہو یا چوبیس گھنٹے سے زائد کا کہیں دن ہو وہاں باقاعدہ کبھی پانچ وقت کی نمازیں ایک جگہ باجماعت ادا کی گئیں ہوں اور پھر جمعہ اس طرح باجماعت ادا کیا گیا ہو کہ امت مسلمہ کے ہر طبقے کی نمائندگی اس میں ہوگئی ہو۔ مثلاً انصار کی عمر کے لوگ بھی ہوں، خدام کی عمر کے لوگ بھی ہوں، بچے بھی ہوں، مرد بھی ہوں اور عورتیں بھی ہوں۔ یہ واقعہ میرے اندازے کے مطابق پہلی دفعہ رونما ہو رہا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کو ان غیر معمولی وقت کے علاقوں میں باقاعدہ باجماعت پانچ نمازیں پڑھنے کی توفیق ملی اور یہ سلسلہ کل سے شروع ہوا۔ کل ہم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں یہاں ادا کیں اور اس کے بعد یہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہمارے اندازے کے مطابق صبح کا وقت ہوا اور پھر صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد یہاں سے اس کیمپ کی طرف روانہ ہوئے جہاں ہمارا قیام ہے اور پھر اب جمعہ کے لئے آ گئے ہیں جہاں جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز بھی پڑھی جائے گی۔ پس اس پہلو سے اس طرح باجماعت پانچ نمازیں یہاں ادا کی گئی ہیں کہ اس میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی اور بچے بھی۔ سب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں شامل ہیں اور یہ جمعہ اس پہلو سے وہ تاریخی جمعہ ہے کہ جس میں

پہلی باران غیر معمولی اوقات کے علاقوں میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیش گوئی کو پورا کرتے ہوئے ہم جمعہ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں......

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو چونکہ یہ غیر معمولی سعادت بخشی ہے اور جیسا کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے میں جمعہ کے متعلق بتا رہا ہوں کہ اس کا جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے ساتھ جمعہ کا یہ ایک اور تعلق بھی قائم ہوا ہے کہ جب سے دنیا بنی ہے ان غیر معمولی اوقات کے علاقوں میں یہ پہلا جمعہ پڑھایا جا رہا ہے جس میں مرد، عورتیں اور بچے سب شامل ہیں اور سب کا تعلق جماعت احمدیہ مسلمہ سے ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی آخری زمانے کی پیش گوئیوں کو پورا کرنے کے لئے چن لی گئی ہے اور یہ سعادت ہمیں نصیب ہوئی ہے۔ پس اس کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔ اس پہلو سے کہ یہ ایک تاریخی حیثیت کا جمعہ ہے..........

پس الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے ہم سب کو بغیر ہماری کسی نیکی کے یہ عظیم سعادت عطا فرمائی کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی چودہ سو سال پہلے کی گئی پیش گوئی کے ایک اور پہلو کو جو دراصل اس پیش گوئی کا مرکزی نقطہ ہے اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور اس دجال کے مقابل پر جس مسیح موعود کو کھڑا کیا گیا تھا اس کے غلاموں کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ غیر معمولی اوقات کے ان علاقوں میں پانچ باجماعت نمازیں پڑھیں اور جمعہ کا دن بھی اس میں شامل ہو جائے اور تاریخ عالم کا پہلا باقاعدہ جمعہ ان غیر معمولی علاقوں میں ادا کیا جائے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ......

آج ہم بھی ایک تاریخ بنا رہے ہیں۔ اس تاریخ کی زمین والوں کی نظر میں آج کوئی بھی اہمیت نہیں، کوئی بھی قدر نہیں لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کچھ تاریخیں ایسی ہیں جو زمین پر نہیں مگر آسمان پر محفوظ کی جاتی ہیں......ایک وہ تاریخ ہے جس کا آغاز حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا اور اس کے متعلق قرآن کریم کا وعدہ ہے کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کہ یہ وہ تاریخ ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جو تمام دنیا پر لازماً غالب آکر رہیں گے۔ یہی وہ تاریخ ہے جو باقی رہے گی۔ جسے عزت اور فخر سے یاد کیا جائے گا۔ **اور یہی وہ مذہب ہے جس نے تمام دنیا کے مذاہب پر غلبہ پانا ہے۔ کوئی ایک مذہب بھی ایسا نہیں رہے گا جو اسلام کے سامنے کوئی حیثیت رکھتا ہو۔** یہ وہ تاریخ ہے جسے ہم از سر نو رقم کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں یہ تاریخ اس دنیا کے تاریخ دانوں کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن آسمان پر لکھی جا رہی ہے۔ پس یہ چھوٹا سا قافلہ جو آج یہاں آیا ہے اس دنیا کی نظر میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی لیکن میں خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ ایک زمانہ آئے گا جب یہ تاریخ آسمان سے زمین پر اترے گی اور ناروے کے لوگ ہی نہیں بلکہ دنیا کی دوسری قومیں بھی فخر سے ان دنوں کو یاد کریں گی کہ جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے عاجزوں کا ایک چھوٹا سا قافلہ کل یہاں پہنچا اور آج یہاں حضرت

محمد رسول اللہ ﷺ کا نام بلند کر رہا ہے۔ خدائے واحد کا نام بلند کر رہا ہے اور یہ جمعہ یہاں ادا کر رہا ہے۔ پس اصل تاریخ تو وہی ہے جس کا تعلق خدا سے ہو۔ جو خدا کی باتیں کرنے والی تاریخ ہو۔ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ آتے ہیں اور نکل جاتے ہیں اور اکثر کے نام تاریخ میں نفرت سے یاد کئے جاتے ہیں مگر جو تاریخ آسمان سے اترتی ہے اس تاریخ کو ہمیشہ محبت سے یاد کیا جاتا ہے......اور سب سے آخر مگر سب سے بالا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن پر ارب ہا ارب انسان نسلاً بعد نسلٍ سلام بھیجتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا جب آپ پر کروڑوں، اربوں، ان گنت سلام نہ بھیجے جاتے ہوں۔ آج ہم یہ عہد کر کے اٹھے ہیں کہ یہ سلام کا سلسلہ پھیلتا چلا جائے گا یہاں تک کہ روئے ارض پر محیط ہو جائے اور دنیا کی کوئی قوم ایسی نہ ہو اور دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہ ہو جہاں ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام سلام کے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔ پس ہم ناروے کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر رہے ہیں..........تو میں تمام جماعت عالمگیر کی طرف سے ناروے کی جماعت سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر آپ کو توفیق نہ ہوئی تو ہم نارتھ کیپ کے علاقوں میں انشاء اللہ دنیا کی سب سے پہلی مسجد بنائیں گے۔ جو آج کے اس جمعہ کی یاد میں بنائی جائے گی۔ اور نارتھ کے علاقے میں یورپ کی سب سے آخری شمالی علاقے میں بنائی جانے والی پہلی مسجد ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن پہلی ہو گی آخری نہیں ہو گی۔ اور اس کے بعد مسجدوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گا۔"

(قطب شمالی میں تاریخی خطبہ جمعہ 25/جون 1993ء از الفضل 7/نومبر 1993ء)

بہت تیزی سے وقت آ رہا ہے کہ اسلام کا غلبہ میں دیکھ رہا ہوں

"**بہت تیزی سے وقت آ رہا ہے کہ اسلام کا غلبہ میں دیکھ رہا ہوں۔** کثرت کے ساتھ لوگ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے ہیں اور تیزی سے بڑھ رہی ہے یہ رفتار، مجھے تو یہ فکر لگی ہوئی ہے کہ ان کو سنبھالیں گے کیسے، ان کی تربیت کیسے کریں گے۔ اگر احمدی گھروں میں انہوں نے یہی مصائب دیکھے تو کیا پائیں گے وہ یہاں آکر؟ اس لئے بڑی جلدی اس طرف متوجہ ہوں اور فکر کریں اپنی۔"

(خطبہ جمعہ 13/جنوری 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 29)

......دوسری صدی میں غلبۂ اسلام......

احمدیت کی دوسری صدی میں حیرت انگیز تائیدی نشانات ظاہر ہوں گے نئے جزیرے تعمیر ہوں گے نیا آسمان بنے گا

"احمدیت کی پہلی صدی کے آخر پر آج یہ وہ جمعہ ہے جسے ہم اس صدی کا جمعۃ الوداع کہہ سکتے ہیں جوں جوں وقت قریب آ رہا ہے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی چلی جا رہی ہیں اس وقت تمام دنیا کے احمدی بہت تیزی کے ساتھ مختلف رنگ میں اگلی صدی میں داخل ہونے کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں اور مختلف ممالک کے لوگ اپنی اپنی زبانوں میں مختلف نغمے بنا رہے ہیں اور ریکارڈ کر کے بھجوا رہے ہیں۔ تو ایسے نغمات کے دن آنے والے ہیں جن میں ہم خدا کی حمد کے ترانے گائیں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجیں گے اور اسی طرح حمد وثناء اور درود کے راگ الاپتے ہوئے ہم اللہ نے چاہا تو اگلی صدی میں داخل ہوں گے۔

مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ **اگلی صدی میں فضا تبدیل ہونے والی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے حیرت انگیز تائیدی نشانات دکھلائے جائیں گے......پس ہمارے بلند بانگ دعاوی دیوانوں کی بڑ نہیں ہیں بلکہ ایسے فرزانوں کی باتیں ہیں جن کے پیچھے خدا کا کلام ہے اور جن کے پیچھے انبیاء کی تاریخ کھڑی انہیں حوصلے دلا رہی ہے کہ آگے بڑھو کہ دنیا کی کوئی طاقت تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتی۔ تمہارے مقدر میں آگے بڑھنا ہے۔ آگے بڑھنا ہے آگے بڑھنا ہے اس لئے خدا پر توکّل کرتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے بے خوف آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ۔**

چودہ سو سال پہلے جب محمد مصطفیٰ ﷺ کی زبان سے دنیا نے یہ دعویٰ سنا کہ مجھے خدا نے تمام دنیا کی فتح کے وعدے دیئے ہیں اور تمام عالم کو میری صداقت کے اقدام کے نیچے بچھا دیا جائے گا......

خدا نے یہ وعدہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے چودہ سو سال پہلے کیا اور اس کے تھوڑی دیر بعد ہی ہم نے واقعتاً عظیم الشان پہاڑوں کو ریزہ ریزہ ہو کر بکھرتے دیکھا اور اسلام کا پیغام دندناتا ہوا ان کے سینوں پر سے راہیں نکالتا ہوا اگلی دنیا تک بڑھتا رہا تو جو پیشگوئی ایک دفعہ لفظاً لفظاً پورا ہوتے دیکھ لی کیوں تم تعجب کرتے ہو کہ اس پیشگوئی کا دوبارہ ظہور نہیں ہوگا آج بھی یقیناً دنیا کی عظیم الشان سلطنتوں کے عظیم الشان پہاڑ احمدیت کی راہ روکے

کھڑے ہیں۔ آج بے شک **ہمیں محمد مصطفیٰ ﷺ کے عرب غلاموں جتنی طاقت بھی ان کے مقابل پر حاصل نہیں۔ لیکن آج بھی ہم نہیں ہمارا خدا ان پہاڑوں کو ریزے ریزے کر دے گا۔ اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اگلی صدی میں تم یہ نظارے دیکھو گے کہ عظیم الشان طاقتوں کے پہاڑ ریزہ ریزہ کر کے ہموار میدان کی طرح تمہارے سامنے بچھا دیئے جائیں گے۔ اور احمدیت کی فتح کے گھوڑے دندناتے ہوئے اگلی دنیاؤں کو اور پھر مزید اگلی دنیاؤں کو فتح کرتے چلے جائیں گے۔** پس پہاڑوں کو ریزہ ریزہ ہوتے دیکھنا کوئی تعجب کی بات نہیں یہ خدا کی طاقت ہے جو ایسا کرتی ہے اس مضمون پر غور کرنے سے جہاں ہمارے عزائم کے سر بلند ہوتے ہیں وہاں انکساری کے ساتھ سر جھکتے بھی ہیں وہیں ہمیں یہ پیغام بھی ملتا ہے کہ ہم اپنی حکمتوں اور ہوشیاریوں کے بل بوتے پر دنیا میں کوئی کام سرانجام نہیں دے سکیں گے۔ عظیم طاقتوں کو اگر کوئی طاقت شکست دے گی تو وہ ہمارے رب کی طاقت ہے۔ اگر اس پیغام کو تم نے بھلا دیا تو کوئی پہاڑ تمہارے لئے سر نہیں جھکائے گا اس لئے احمدیت کی سربلندی کی خاطر اس صدی سے اپنے سر جھکا کر نکلو اور اگلی صدی میں دین حق کی سربلندی کی خاطر اپنے سر جھکا کر دعائیں کرتے ہوئے داخل ہو خوشیوں کے گیت ضرور گاؤ لیکن اس کامل یقین کے ساتھ کہ ہمارا ایک خدا ہے۔ جو ہماری پشت پناہی کے لئے کھڑا ہے۔ جب تک اس خدا کی نصرت ہماری مدد کو نہ آئے ہم ایک انگلی ہلانے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ اگر اس عجز کے ساتھ آگے بڑھو گے تو خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمیں ایسے نظارے بھی دکھائے گی کہ ریزوں کے پہاڑ بنا دیئے گئے اور ذروں کو بلندیاں اور عظمتیں بخشی گئیں.......... یہ جان لیں کہ آپ اور آپ کی نسلوں کی نعشوں پر دین حق کے جو جزیرے تعمیر ہوں گے ان سے بڑھ کر فائدہ مند جزیرے کبھی دنیا کے لئے نہیں بنائے گئے۔ آپ کا مقابلہ سمندر کے ایک حصے سے نہیں بدی کا پانی آج تمام دنیا کی خشکیوں کو غرق کر چکا ہے آپ کو مسلسل ایسی قربانیاں دینی بلکہ نئی زمینیں تعمیر کرنی ہوں گی۔ اور نئی زمینیں بعد میں ہی بنا کرتی ہیں پہلے خدا تعالیٰ کی طرف سے نئے آسمان بنائے جاتے ہیں۔ پس آسمان سے اپنا تعلق جوڑ لو اور اس بات سے بے نیاز ہو جاؤ کہ تم آج فتح کا منہ کیوں نہیں دیکھ رہے یا کل فتح کا منہ کیوں نہیں دیکھ رہے۔ تمہاری فتح کا دن وہ دن ہے جب دین کی خاطر تم قربان ہو جاؤ گے۔ یہی وہ راز تھا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے غلاموں کو سکھا دیا تھا اور پھر اس کے بعد اسلام کے لئے کسی قسم کا کوئی سوال باقی نہیں رہا تھا۔

پس اس عزم کے ساتھ آگے بڑھو۔ میں جانتا ہوں کہ **خدا کی تقدیر ضرور از ضرور عظیم فتوحات دکھائے گی** لیکن میں قرآن اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم آپ کو دیتا ہوں کہ ان فتوحات کی لالچ سے اور حرص لے کر آگے نہ بڑھو چونکہ حقیقی اور اصلی اور دائمی فتح تمہاری قربانی کا دن ہے............

اگر ایسا کرلو گے تو ہر آن، ہر لمحہ ہماری فتح کا لمحہ ہوگا۔ **یہ وہ جماعت ہوگی جس کو دنیا کی کوئی طاقت مفتوح اور مغلوب نہیں کرسکے گی۔"**

(احمدیت کی پہلی صدی کے آخری خطبہ جمعہ کا خلاصہ 17/مارچ 1989ء از الفضل 27/مارچ 1989ء)

دوسری صدی میں احمدیت نے جتنی ترقی کرنی ہے ہم اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے

"جس کے احسانات کے تابع ہم ہیں۔ اس کی رحمتوں کی بارشوں نے ایک سوسال تک جماعت احمدیہ پر ہر قسم کے فضل نازل فرمائے۔ حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں ایک قطرہ تھا اس کے فضل نے دریا بنادیا اور ایک خاک کا ذرہ تھا جسے خدا نے ثریا بنادیا۔ آج ایک کروڑ احمدی اسی قطرے کے بنے ہوئے دریا ہیں پس اگر آپ خدا تعالیٰ کے احسانات کے ہر قطرے پر شکر ادا کرنے کا سلسلہ سیکھ جائیں گے تو آپ میں سے ہر ایک قطرہ یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ اگلی صدی کے آغاز سے پہلے ایک ایک کروڑ بن جائے اور اگر زمین پر آپ کے پھیلنے کی جگہ نہیں ہوگی تو اس صدی تک خدا آسمان میں وسعتیں عطا کرے گا اور آسمان میں آپ کے پھیلنے کے لئے گنجائشیں نکالی جائیں گی۔ لیکن یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اگر آپ احسان مند رہیں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل آپ کا احاطہ کرلیں گے اور آپ میں استعداد نہیں ہوگی کہ ان فضلوں کا احاطہ کرسکیں ...... بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کا علم بعد میں ہوگا لیکن ایک بات میں آپ کو سب سے اہم یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

وہ خدا جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار اور محبت کے ساتھ واضح اور کھلی کھلی آواز میں اس صدی کا پہلا الہام یہ تھا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ تاکہ میں اسے تمام دنیا کی جماعتوں کے سامنے پیش کرسکوں۔ دنیا چاہے ہزار لعنتیں آپ پر زبانی ڈالتی پھرے۔ کروڑ کوششیں کرے آپ کو مٹانے کی، مگر اس صدی کے سر پر خدا کی طرف سے نازل ہونے والا سلام ہمیشہ آپ کے سروں پر رحمت کے سائے کئے رکھے گا۔

پس وہ مخلصین جو اس آواز کو سن رہے ہیں اور وہ سب احمدی جو اس آواز کو نہیں سن رہے سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ پہنچے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ یہ سلام ان احمدیوں کو بھی پہنچے گا جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ ان احمدیوں کو بھی پہنچے گا جو ابھی احمدی نہیں ہوئے۔ ان قوموں کو بھی پہنچے گا جن تک ابھی احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا۔ **آئندہ سوسال میں احمدیت نے جو ترقی کرنی ہے ہم ابھی اس کا تصور بھی نہیں باندھ سکتے۔** لیکن یہ میں جانتا ہوں کہ دنیا میں جہاں بھی احمدیت پھیلے گی ان سب کو اس سلام کا تحفہ ہمیشہ ہمیش پہنچتا رہے گا۔ مجھے کامل

یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو خدا تعالیٰ تقویٰ کی نئی لہر اس صدی کے لئے بھی جاری کرے گا اور رحمتوں کے نئے پیغام آئندہ صدی کے لئے خود پیش فرمائے گا۔

آج دنیا کے ہر احمدی کا دل خوش ہے اور زمین کے کناروں تک سے یہ آوازیں آ رہی ہیں کہ ہاں خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچا کر چھوڑا ہے۔ لیکن ان کناروں کو ابھی مزید وسعتیں عطا ہونی ہیں۔ آج ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کس حد تک قربانیوں کے معیار کو بلند کر کے ہم نے آنے والی نسلوں کے لئے رحمت کے سامان مہیا کرنے ہیں۔

ربوہ میں جشن نہ منانے کے حکم نامہ پہ تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ربوہ کی خصوصی حیثیت کے پیش نظر اگرچہ وہاں بتیاں تو نہیں جل سکیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ اب اتارنی آپ نے نہیں ہیں۔ وہ بتیاں جو ان کو آپ کے گھروں پر جلتی ہوئی نظر نہیں آتیں وہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ روشن قرار دی جائیں گی۔ **میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ نئی صدی احمدیت کے لئے نئی نئی خوشیاں لے کر آنے والی ہے۔ پس خوشی سے اچھلو اور کودو اور خدا کی رحمتوں پر شکر کے لئے اور تیاری کرو۔** میں دوبارہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی خوشیاں ان کی پہنچ سے بالا ہیں۔ آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کس قدر ان کے دل مغلوب ہو چکے ہیں ان کا حکم دینا بتاتا ہے کہ ان کے دلوں میں آگ لگی ہوئی ہے کہ احمدیوں کو کیوں خدا تعالیٰ نئی نئی رحمتیں اور نئی نئی برکتیں عطا کرتا چلا جا رہا ہے۔

حضور انور نے اس حکم نامے کے الفاظ سناتے ہوئے فرمایا کہ۔ وہ آج سو سال کے بعد اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں کہ کوئی پیش نہیں گئی اور احمدیت کے پاؤں کی خاک کو بھی وہ ناکام و نامراد نہیں کر سکے اس لئے چاہتے ہیں کہ اب خدا کے لئے کچھ نہ ہو۔ یہ حکم نامہ ان کی طرف سے شکست کا ایک اعتراف ہے۔ آپ کی خوشیاں بعض سینوں میں جہنم کے سامان پیدا کر رہی ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ سرسبز و شاداب کھیتیاں جو خدا کی راہ میں اگائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے ضرور نشوونما پانی ہے جتنی یہ کھیتی چراغ ہوتی چلی جائے گی اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ انکار کرنے والے اور زیادہ غیظ و غضب کی آگ میں جلتے چلے جائیں گے۔ یہ حکم نامہ ہمیں مغموم کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہماری خوشیوں میں اضافہ کرنے کے لئے ایک دستاویزی ثبوت کے طور پر ہمارے ہاتھ میں آیا۔

حضور نے فرمایا۔ بڑی بڑی حکومتیں ہم نے سنی ہیں مگر ایسا حکم نامہ آج تک میرا خیال ہے دنیا کی کبھی کسی حکومت کو جاری کرنے کی توفیق نہیں ہوئی ہوگی۔

حضور انور نے حکم نامہ جاری کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ہم تو سانس لیتے ہیں تب بھی آپ کے

جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ سانس لینا تو نہیں چھوڑ سکتے۔ تم میں طاقت نہیں ہے کہ احمدیت کے سانس بند کر سکو۔ تمہاری مجال نہیں ہے کہ احمدیت کی خوشیاں چھین سکو۔ خدا کی قسم تمام دنیا کی حکومتیں بھی مل کر اگر ایسے فیصلے کریں گی تب بھی احمدیوں کے دلوں سے ان کی خوشیاں نہیں چھین سکیں گی۔ ایک سو سال کی خوشیوں پر اس قدر نامرادی کا اظہار کر رہے ہو تمہیں کیا پتہ کہ اگلے سو سال تمہیں کیا دکھانے کے لئے آ رہے ہیں۔ **خدا کی قسم احمدیت کی آنے والی صدی بے شمار اور بے انتہا خوشیاں لے کر آئے گی اور کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو ان خوشیوں کے دلوں پر اپنے پنجے گاڑ سکے۔ تم خدا کی بارش کی طرح برستی رحمتوں کو نہیں روک سکتے۔**"

(دوسری صدی کے پہلے خطبہ جمعہ 24/مارچ 1989ء کا خلاصہ از الفضل 14/اپریل 1989ء)

آنے والی صدی نئی عظیم الشان فتوحات لے کر آئے گی

"احمدیت کی پہلی صدی تو اب جدائی کے مراحل میں داخل ہو چکی ہے اور ہم اسے وداعی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ آئندہ صدی کے استقبال کی تیاریاں ہیں اور دن بدن دل اس یقین کے ساتھ بھر رہے ہیں کہ **آنے والی صدی عظیم الشان نئی فتوحات لے کر آئے گی** اور جانے والی صدی کے آخری صبر آزما پُر ابتلا لمحات اگلی صدی کے چڑھتے سورج کی روشنی میں خواب بن جائیں گے۔ ضرور ایسا ہی ہوگا۔ مصائب کی تاریکیاں چھٹیں گی **اور نئی فتوحات کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوگا۔**"

(جماعت احمدیہ کراچی کے نام حضورؒ کا پیغام از سوونیئر 1988ء شائع کردہ جماعت احمدیہ کراچی)

دوسری صدی کا سورج وسیع علاقہ میں طلوع ہوگا اور وہ دن طلوع ہوگا جس کو آئندہ کئی نسلیں کبھی بھی ڈوبتا ہوا نہیں دیکھیں گی

"روحانی دنیا کا بھی ایک سورج ہے اور غیر مذہبی عام انسانی تعلقات کے لحاظ سے بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر سورج کا لفظ اپنی کامل شان کے ساتھ اطلاق پاتا ہے۔ پس اس پہلو سے جو صبح ہم جانتے ہیں وہ تو طلوع اسلام کی صبح ہوگی اور وہ وہی صبح ہے...... جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ طلوع ہوگی ...... میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ جو کچھ بھی پاکستان میں رونما ہوا ہے یہ اس سے بہت بہتر ہے جو گیارہ سالہ دور میں ہم نے دیکھا ہے جس میں جماعت احمدیہ نے نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ خطرناک مظالم کا سامنا کیا اور ان

مظالم کو للہ خدا کی راہ میں برداشت کرتے رہے۔ اب میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان مظلوموں کو بھی اس صبح کی روشنی سے حصہ دے۔ **لیکن میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر اب نہیں تو کل اگر کل نہیں تو پرسوں احمدیت پر بھی لازماً وہ سورج طلوع ہوگا جو خدا کا بنایا ہوا سورج ہے۔ اور وہ دن طلوع ہوگا جس کو آپ کی آئندہ کئی نسلیں کبھی بھی ڈوبتا ہوا نہیں دیکھیں گی اور میں خدا کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ دن روشن تر ہوتا چلا جائے گا اور پھیلتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ساری دنیا کو دین حق کے نور سے منور کر دے گا......** میں جماعت کو ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہم ایک ایسے دور میں داخل ہو رہے ہیں جہاں آنحضرت ﷺ کے پیغام کی صبح کو کل عالم میں روشن کرنے کے مقصد میں ہم بہت نمایاں کامیابیاں حاصل کریں گے۔ نمایاں کامیابی کی یہ منزل دوسری صدی سے تعلق رکھتی ہے۔ **یہ دوسری صدی کا سورج زیادہ وسیع علاقے پر طلوع ہوگا** اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اگلی صدی جماعت کو ایک عظیم عالمی جماعت کے طور پر منصۂ شہود پر ابھارے گی اور جماعت کے قدم بڑی مضبوطی کے ساتھ ہر ملک میں قائم ہو چکے ہوں گے۔ پس اس پہلو سے تسبیح و تحمید کے ساتھ ہمیں اس صبح کے لئے خدا تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ برکتوں کے حصول کا طالب ہونا چاہئے تسبیح و تحمید کے ذریعہ اپنی صبحوں کو برکتوں سے بھر دینا چاہئے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی احمدیت کے حالات پہلے سے بہتر ہوں گے اور یہ تبدیلیاں احمدیت کے لئے نئی روشنیاں لے کر آئیں گی اور مظالم کی اندھیری رات انشاء اللہ ٹل جائے گی۔

...... دعا کی اس تاکید کے بعد میں آپ کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ حالات کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے سب تفکرات اور اندیشے تقدیر الٰہی سے انشاء اللہ احمدیت کے حق میں غلط ثابت ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ نے احمدیت کے لئے جو سہولتیں پیدا کرنی شروع فرما دی ہیں وہ سہولتیں بڑھتی اور پھیلتی چلی جائیں گی اور ہمارے راستے وسیع ہوتے چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ راہ حق پر ہمارے قدم پہلے سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ اور زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ خدا کی تقدیر اسی طرح ظاہر ہو رہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 2 /دسمبر 1988ء از الفضل 11/دسمبر 1988ء)

یہ وہ صدی ہے جس میں ہم بادشاہوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈتے ہوئے پائیں گے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رفیق حضرت مولانا محمد حسین صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ یہ آسمانی بادشاہت کے نمائندہ کے طور پر یہاں آئے ہیں۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ظاہری معنوں کے علاوہ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ بادشاہ حضرت اقدس کے رفقاء سے برکت ڈھونڈیں گے۔ گویا کپڑوں سے مراد رفقاء ہیں۔ فرمایا۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ **یہ وہ صدی ہے کہ جس میں ہم بادشاہوں کو حضرت اقدس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈتے ہوئے پائیں گے۔**

خدا تعالیٰ رفقاء حضرت اقدس کی برکت کا سایہ اگلی صدی میں ممتد کرے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا بھی آنے والا ہے جب وہ سب لوگ جو اس رفیق کی زیارت کر رہے ہیں تاریخ احمدیت میں تابعین کے طور پر لکھے اور یاد کئے جائیں گے۔ اس لئے آپ سب خوش نصیب ہیں جنہوں نے اس سے قبل کسی رفیق کو نہیں دیکھا کہ وہ آج حضرت اقدس کے رفیق کو اپنی جسمانی آنکھوں سے بھی دیکھ رہے ہیں کیونکہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ وہی عزت جو ایک رفیق کو دی جارہی ہے کسی تابعی کو بھی دی جارہی ہوگی اور اس وقت کا امام جماعت ایک تابعی کے گلے مل رہا ہوگا۔"

(خلاصہ افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یو۔ کے 11/ اگست 1989ء از الفضل 16/ اگست 1989ء)

دوسری صدی ایک غیر معمولی صدی ہے

"جماعت احمدیہ پہلے سے بڑھ کر تیزی سے ترقی کرے گی۔ جماعت احمدیہ پہلے سے دسیوں گنا تیزی سے آگے بڑھے گی۔ **جماعت احمدیہ پہلے سے سینکڑوں گنا تیزی سے آگے بڑھ کر دنیا کے قلوب کو اپنے ساتھ ملائے گی۔** ابھی تو آغاز ہے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی ایک غیر معمولی صدی ہے۔ دنیا دیکھے گی کہ احمدیت کو کہاں کہاں تک پہنچا کر چھوڑتے ہیں، یہ وہ کام ہے جو ہم نے کرنا ہے۔ بہت سی منازل اور سفر طے کرنے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 16/ اکتوبر 1992ء از الفضل 27/ اکتوبر 1992ء)

دوسری صدی جماعت احمدیہ کی دوسری منزل ہے اور دوسری منزل پر ہمارا تمام دنیا میں غلبہ ہونا ہے

" جماعت احمدیہ لاہور نے اگلی صدی کی مبارکباد اور نشانی کے طور پر ایک پلیٹ بنا کر امیر صاحب کی معرفت بھجوائی ہے۔

یہ نہایت اچھوتا خیال ہے اس پر حضرت مسیح موعود اور حضور کے خلفاء کے دستخط اور منارۃ المسیح ہے۔

آج رات اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے اس سے بھی زیادہ اچھوتا خیال دکھایا۔ اور اس عجیب اور دلچسپ رؤیا کا جرمنی کی جماعت کے ساتھ تعلق ہے خواب میں یہ تأثر شروع ہوا کہ جماعت جرمنی صدسالہ جشن تشکر کے طور پر نئے انداز میں خوبصورت سا نشان یا مجسمہ بطور یادگار بنانا چاہتی ہے۔ اس میں ایک سے زائد خیالات پیش نظر رکھے گئے ہیں۔ جن کے پیش کرنے کا انداز خاص ہے۔ جیسے انہوں نے یہ مینارہ بنایا ہے جو غالباً شریف خالد صاحب کی ڈیزائننگ یا برین وئیر (Brain wear) تھی کہ جس جگہ سے میں خطاب کروں۔ وہ منارۃ المسیح کی شبیہ کا ہو۔ گویا حضرت مسیح موعود کو جس کشفی رنگ میں منارہ دکھایا گیا اور معنوی طور پر جس مینار کی خوشخبری دی گئی تھی اس کو ظاہری نشان کے طور پر آج یہاں دکھایا گیا اور اسی مینار سے میں آپ کو مخاطب کروں۔

لیکن رؤیا میں کچھ اور انداز اختیار کئے ہوئے ہیں اس وقت خدا تعالیٰ مجھے ایک اور نظارہ دکھاتا ہے کہ یہ بھی اچھے اظہار ہیں۔ مگر میں جو اظہار چاہتا ہوں۔ وہ اس طرح ہونا چاہئے اور اس میں ایک بلاک دکھایا گیا جس طرح پلاسٹک کا بلاک ہوتا ہے مگر اس میں خم اتنے خوبصورت ہیں کہ نظر پر جادو کرتے ہیں اور میں حیرت سے دیکھتا ہوں کہ اتنی خوبصورت چیز بھی کوئی دنیا میں ہوسکتی ہے اس بلاک پر کچھ کندہ نہیں ہے مجھے غالب کا مصرعہ

ع موج خرام ناز بھی کیا گل کترَ گئی

یاد آ گیا۔ ایک حیرت انگیز آرٹ کا مجسمہ تھا اور اس کے اوپر دنیا کا گلوب تھا۔ میرے دل میں یہ بات چھا گئی کہ یہ نشان ہے جو اگلی صدی کا نشان ہے اس وقت میرے ذہن میں یہ تعبیر نہیں آئی مگر رؤیا ختم ہوتے ہی میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ **اگلی صدی دوسری منزل ہے اور دوسری منزل میں تمام دنیا پر ہمارا غلبہ ہونا ہے۔**

پہلی صدی کی قربانیاں ایک خاموش موج خرام ناز کا ایک کترا ہوا گل ہیں جس کو ہمیشہ ہمیں اپنی نظر کے سامنے رکھنا چاہئے۔ اگلی صدی کی ترقیات جو ہمیں عطا ہونی ہیں۔ ان کا دنیا کے کسی ایک ملک سے تعلق نہیں ہوگا

بلکہ ساری دنیا احمدیت کا فیض پا چکی ہوگی اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اس خوشخبری میں شریک کروں اور یہ بتاؤں کہ آپ نے جو کوششیں کی ہیں اس صدی کے منانے میں اللہ تعالیٰ نے وہ بھی قبول کی ہیں ......ایک بات میں یہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے کاموں کا اختتام نہیں۔ آغاز ہو رہا ہے۔ یہ سال وہ منزل ہے جو پہلوں نے اپنی قربانیاں اور محنتوں سے جماعت کی ترقی کے لئے بنائی تھی اور اب اس منزل سے جو بنیاد ہم نے اٹھانی ہے خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمیں دکھا رہی ہے کہ تمام دنیا پر غلبہ کا کام ہم نے ایک سو سال میں کرنا ہے تا کہ دنیا کا جو نقشہ ظاہر ہو۔ اس میں ایک دو یا تین چار جگہ قمقمے روشن کر کے یہ نہ دکھانا پڑے کہ آج احمدیت یہاں قائم ہو چکی ہے۔ بلکہ ساری دنیا مکمل طور پر احمدیت کے غلبہ کے نیچے جمع ہو جائے۔ تا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بتائی گئی وہ خبر

ع پائے محمدؐیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

عملی طور پر پورا ہوتا دکھائی دے۔

یہ جو سفید منار آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ تو ایک نشان ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خوشخبری دی کہ تیری کوششوں سے اور تیرے بعد آنے والے غلاموں کی کوششوں سے ایک عظیم منار تعمیر ہوگا۔

حضور نے فرمایا۔ اس منار سے مراد ظاہری اینٹ اور پتھر کا منار نہیں تھا۔ نہ ہی یہ کوئی لکڑی کا منار ہے بلکہ اس سے مراد احمدیت کی سربلندی کا منار ہے۔"

(خلاصہ خطاب صدسالہ جشن تشکر منعقدہ جرمنی 1989ء از الفضل 5/جون 1989ء)

اگلی صدی کے اختتام تک اسلام تمام دنیا پر غالب آجائے گا

"یہ سال کئی پہلوؤں سے احمدیت کی تاریخ میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ ایک بات یقینی ہے کہ ہم اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ سپیڈ (speed) بھی بڑھ رہی ہے اور ایکسلریشن (Acceleration) بھی۔ اس طرح سے امید ہے کہ **اگلی صدی کے اختتام تک انشاءاللہ تمام دنیا پر اسلام غالب آجائے گا۔**

ہم اس وقت تک خاک ہو چکے ہوں گے مگر ہم یقین سے کہہ سکیں گے کہ ہماری خاک سے یہ کہکشاں پیدا ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ میری خواب ہے۔ میں ان خوابوں میں رہتا ہوں میں جانتا ہوں کہ ہم ان خوابوں

کو حقیقت کے روپ میں دیکھیں گے۔ یہ وہ تقدیر ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔"

(خلاصہ خطاب بر موقع انٹرنیشنل تربیتی سیمینار لندن 29/ جولائی 1999ء از الفضل 13/ ستمبر 1999ء)

دوسری صدی تمہاری اور غلبۂ اسلام کی صدی ہے

"میں نے تو مباہلہ میں یہ دعا کی تھی کہ خدا ساری دنیا میں احمدیت کے اوپر برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے اور یہ لوگ ذلیل و رسوا ہوتے چلے جائیں۔ گالیاں دینا تو ہرگز عزت نہیں ہے۔ عزت تو یہ ہے کہ غیر جانبدار لوگ اس کی عزت و اکرام میں بڑھتے چلے جائیں۔ پس خدا نے اس سال جماعت کو ساری دنیا میں جو غیر معمولی اکرام دیا ہے وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے آسمان صداقت پر اس بات کا ثبوت بن کر سورج کی طرح چمکتا رہے گا کہ یہ جماعت سچی اور سچے کی جماعت ہے............ پہلے تو میں جماعتی پروگراموں کے بارہ میں حکمت سے کام لیتا تھا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ حکمتیں خدا پر چھوڑو کیونکہ جب وہ ترقی دے رہا ہے تو مخالفین اسے روک کیسے سکتے ہیں؟۔ فرمایا اسی لئے اب میں سب پروگرام بتا دیتا ہوں کہ آؤ اور اپنا زور لگا لو۔ لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم یقیناً ناکام و نامراد رہو گے۔ خدا نے جماعت احمدیت کی ترقی کے فیصلے کر لئے ہیں اور آسمانی تحریروں والے یہ فیصلے زمین پر پوری ہوتی ہوئی تعبیروں کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت اب آپ کی ترقی کو روک نہیں سکتی ہاں اپنے ایمان اخلاص، صبر اور عزم و حوصلے کی حفاظت کریں اور غیر اللہ کے خوف کے بغیر خدا پر توکّل کرتے ہوئے سر بلند کئے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ترقی کی تمام راہیں اب آپ کے لئے کشادہ کھلی پڑی ہیں اور یہ نئی صدی آپ کے لئے ایسے عظیم الشان پیغام لے کے آئی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ ترقیات کے نقشے خدا نے مختصر رنگ میں اس جلسے پر ہمیں دکھا دیئے ہیں............

میں اس یقین سے بھر چکا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے دل میں خدا نے تقویٰ دیکھا اور للٰہی محبت پائی ہے اور ایسا خلوص دیکھا ہے جو تقدیروں کو ڈھالا کرتا ہے۔ پس نئی صدی میں آگے بڑھنے والو! اسی تقویٰ، خلوص اور توکل سے آگے بڑھتے چلے جاؤ کہ **یہ صدی تمہاری اور غلبہ اسلام کی صدی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔**"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 18/ اگست 1989ء از الفضل 27/ اگست 1989ء)

غیر معمولی واقعات رونما ہونے والے ہیں جن کے اثرات آئندہ صدی پر ممتد اور مترتب ہوں گے

"سال رواں غیر معمولی اہمیت کا سال ہے اور مجھے یہ دکھائی دے رہا ہے کہ **اس سال کے اختتام سے پہلے پہلے غیر معمولی واقعات رونما ہونے والے ہیں جن کے اثرات دور دور تک آئندہ صدی پر ممتد اور مترتب ہوں گے** اور اسی ایک سال میں یعنی احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے سال میں خوب کھل کر آئندہ صدی میں ہونے والے واقعات کے نقوش ابھر آئیں گے......

جماعت پاکستان نے جس غیر معمولی صبر اور عزم اور بلند حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ تاریخ احمدیت کے سنہری حروف میں لکھے جانے والے ان مٹ باب ہیں جو بعد کے آنے والے زمانوں میں آج سے بھی بہت زیادہ بڑھ کر روشن دکھائی دیں گے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی عظیم سعادتیں حاصل کی ہیں جنہوں نے آپ کے مخدوش مقدر کو ہمیشہ کے لئے روشن کر دیا ہے تکلیف کا یہ دور مجھے یقین ہے کہ نہ صرف عارضی ثابت ہوگا بلکہ اپنے آخری دموں پر ہے لیکن آپ کی راحت وطمانیت کا دور اور خدا کی بارگاہ میں اجر عظیم پانے کا دور ایک لافانی دور ہے جس کا فیض آپ اس دنیا میں بھی پاتے رہیں گے اور اُس دنیا میں بھی پاتے رہیں گے۔ آپ کی موجودہ نسل بھی اس کا فیض پائے گی اور آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس کا فیض پائیں گی۔ تمام روئے زمین پر منعقد ہونے والی مجالس شوریٰ میں جو عظیم امتیاز آپ کی مجلس شوریٰ کو حاصل ہے۔ اس کے ساتھ دنیا کی کسی اور مجلس شوریٰ کو کوئی نسبت نہیں۔"

(ربوہ میں دوسری صدی کی پہلی مجلس مشاورت پر حضور کا پیغام مارچ 1989ء از الفضل 8/اپریل 1989ء)

نئی صدی میں اللہ تعالیٰ آپ کو احمدیت کی شاندار فتح کے لئے ایک نئے دور میں داخل کر رہا ہے

"احمدیت کی نئی صدی کے آغاز کے ساتھ تمام دنیا کی احمدی جماعتیں ایک بہار نَو کی آمد کی لذت محسوس کر رہی ہیں اور ایک عظیم الشان اور خوش کن تغیر کا شدید احساس افریقہ، یورپ، امریکہ، ایشیا اور آسٹریلیا میں بسنے والے احمدیوں میں پیدا ہو چکا ہے اور یہ تغیر اس حقیقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ **اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے تحت**

آپ کو احمدیت کی شاندار فتح کے ایک نئے دور میں داخل کر رہا ہے اور اسلام کی فتح عظیم آپ کے ذریعہ سے اور آپ کی مساعی سے نصیب ہونی قرار پا چکی ہے۔ حضور نے فرمایا علاوہ ازیں ایک اور بڑے تغیر کے رو پذیر ہونے کے واضح آثار نظر آ رہے ہیں اور وہ غیروں کے احمدیت کے بارہ میں رویہ میں تبدیلی ہے نئی صدی کے آغاز ہی سے تمام دنیا کے ممالک احمدیت میں انتہائی سنجیدگی سے دلچسپی لے رہے ہیں اور دنیا کی مختلف حکومتیں اور عوام احمدیت کے متعلق اپنے نظریات کا جائزہ لیتے ہوئے ایک نئے تغیر کا اظہار کر رہے ہیں اور یقیناً وہ احمدیت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ ادب اور احترام کی نظر سے دیکھ رہے ہیں اسی طرح دنیا کے تمام ذرائع ابلاغ بھی جماعت احمدیہ میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔"

(خلاصہ افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ امریکہ 23/جون 1989ء از الفضل 30/جولائی 1989ء)

دوسری صدی میں آپ کے ذریعہ ساری دنیا میں لا الہ الا اللہ کا پیغام پھیلتا چلا جائے گا

"اس پہلو سے رمضان سے باہر آ کر آپ آفاقی نظر سے دنیا کا مطالعہ کر کے دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ اس غلام دنیا میں آپ ایک آزادی کا جزیرہ ہیں اور ایسا جزیرہ ہیں جس جزیرے سے آزادی کا پیغام پھوٹنا ہے اور ساری دنیا میں پھیلنا ہے۔ تمام دنیا کو آزادی کا پیغام دینے اور غلامیوں سے آزاد کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے جو سرزمین قائم کی ہے اسلام کی وہ سرزمین آپ ہیں یعنی جماعت احمدیہ اس لئے اس پیغام کو لے کر نئی صدی میں آپ نے داخل ہونا ہے۔ اس لئے ہماری حقیقی عید تب ہو گی جب ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

پس آج ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے اور اس عہد کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہئے کہ اگلی صدی میں ہم آزادی کا پیغام لے کر داخل ہوں گے اور قوموں کو اور انسانوں کو ہر قسم کی انسانوں کی غلامی اور شیطانوں کی غلامی سے آزاد کرنے کی کوشش کریں گے۔.........تو میں یقین رکھتا ہوں کہ آئندہ صدی کی آخری عید اس عید سے بالکل مختلف ہو گی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ **آئندہ صدی کی آخری عید میں دنیا کی ساری قومیں آزاد ہو چکی ہوں**' دنیا کے سارے **افراد آزاد ہو چکے ہوں** اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سچے غلاموں یعنی جماعت احمدیہ کو یہ توفیق بخشے کہ وہ تمام دنیا کی آزادی کے گیت گانے والے اور ان کو آزادی کے گیت سکھانے والے ہوں تمام دنیا سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کا نعرہ بلند ہونے کا دراصل یہی مقصد ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ آزادی کا پیغام ہے۔ اس کے سوا اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں رہتی۔ صرف خدا ہے جس کے سامنے گردن جھکنی چاہئے۔ اس کے سوا ہر غیر اللہ کی برتری کا انکار ضروری ہے۔

یہ وہ لَا اِلٰـــہَ کا پیغام ہے جو میں سمجھا ہوں اور اس رمضان میں خصوصیت کے ساتھ خدا تعالیٰ نے مجھے سمجھایا ہے اور اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اس آخری عید پر یہ آخری پیغام میں جماعت احمدیہ کے سربراہ کی حیثیت سے تمام دنیا کی جماعتوں کو دیتا ہوں کہ اپنے آپ کو غریبوں کی خدمت کے لئے ان کو غربت کی غلامی سے آزاد کرنے کے لئے اور اسی طرح دیگر مصیبت زدگان کو ان کی ظاہری مصیبتوں سے آزاد کرنے کے لئے قوموں کو ان کی قومی زنجیروں سے آزاد کرنے کے لئے' افراد کو شیطانوں کی زنجیروں سے آزاد کرنے کے لئے' قوموں کو شیطانی زنجیروں سے آزاد کرنے کے لئے وقف کر دیں۔ یہ وہ پیغام ہے اگر آپ اس کا تتبع کریں تو آپ کو اللہ تعالیٰ عظیم الشّان ترقیات عطا فرمائے گا اور آپ کی توفیق کو بڑھائے گا اور آپ کی طاقت کو بڑھاتا چلا جائے گا اور **آپ کے ذریعے خدا کے فضل کے ساتھ ساری دنیا میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا حقیقی پیغام پھیلتا چلا جائے گا اور روشن تر ہوتا چلا جائے گا۔ اس کے مفہوم کو دنیا سمجھے گی اور اس کے فیض سے دنیا استفادہ کرے گی۔"**

(خطبہ عید الفطر 17 رمئی 1988ء از خطبات عیدین صفحہ 88)

اگر ساری دنیا بھی چاہے تو احمدیت کی آواز کو دبا نہیں سکتی

دوسری صدی میں جماعت کو عظیم الشان فتوحات ملنے والی ہیں

"خدا تعالیٰ کا کلام سچا تھا اور لیکھرام جھوٹا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ کم و بیش سو سال بعد پھر ایک اور لیکھرام جماعت کے مقابل پر آیا اور اس نے دعویٰ کیا کہ وہ احمدیت کا روئے زمین سے صفایا کر دے گا لیکن احمدیت اس کے سامنے مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی اور خدا تعالیٰ کی قہری تجلی نے اس لیکھرام ثانی کو فنا کر دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ دشمن کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے اور احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی ہے اور شکست کا نام نہیں جانتی۔

............حضرت فضل عمر کے بعد قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے زمانہ میں بھی احمدیت مسلسل ترقی کی شاہراہ پر چلتی رہی اور **آج محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدر مضبوط ہو چکی ہے کہ اگر ساری دنیا بھی چاہے تو بھی اس کی آواز کو دبا نہیں سکتی۔**

آئندہ صدی میں عظیم الشان فتوحات ملنے والی ہیں اور احمدیت سے اشاعت اسلام کے جذبہ کو کوئی سرد نہیں کر سکتا۔"

(خطاب بر موقع جلسہ پیشگوئی مصلح موعود 26 رفروری 1989ء از الفضل 22 راپریل 1989ء)

اگلی صدی کے اختتام تک یہ جماعت دنیا پر چھا جائے گی

"جماعت کی گزشتہ سو سالہ ترقی کو دیکھ کر اگر کمپیوٹر کی زبان میں نتیجہ نکالا جائے تو وہ یہ ہوگا۔ **اگلی صدی کے اختتام تک یہ جماعت دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ پر چھا جائے گی۔**

حضور انور نے اس موقع پر عیسائیت کی ابتدائی تاریخ جماعت کی ابتدائی تاریخ سے موازنہ کرتے ہوئے بتایا کہ جس طرح اس زمانہ میں رومن ایمپائر عیسائیت کے مقابل پر تباہ و برباد ہوگئی تھی اور عیسائیت کی ایک عالمگیر حکومت کا ظہور ہوا۔ ایسے ہی آج مقدر ہے۔ مستقبل کمزور اور بے بس سمجھے جانے والوں کا ہی ہے............ اور آنے والا وقت عظیم الشان نتائج کا حامل ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ **اگر آپ خدا کے ہو گئے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو شکست نہیں دے سکے گی۔** کیونکہ جو خدا کا ہوتا ہے۔ خدا اس کا ہو جاتا ہے۔"

(فرانس میں صد سالہ تقریب جشن تشکر کے موقع پر خطاب 23/مئی 1989ء کا خلاصہ از الفضل 25/جولائی 1989ء)

آئندہ صدیوں میں تمام دنیا کے دل اس طرف مائل کئے جائیں گے

جماعت احمدیہ کے حق اور تائید میں ایک آندھی چل پڑے گی

"آئندہ صدیاں یہی نظارہ دیکھنا چاہتی ہیں کہ جب خدا جماعت کی طرف دوڑتا ہوا چلا آ رہا ہو، جب اللہ دوڑ کر آئے گا تو دنیا کی کیا مجال ہے کہ جماعت احمدیہ کو نظر انداز کر دے۔ جس طرف خدا دوڑتا ہوا جائے گا ساری کائنات اسی طرف دوڑے گی **تمام دنیا کے دل اس طرف مائل کئے جائیں گے۔ ایک آندھی چل پڑے گی جماعت احمدیہ کے حق میں اور اس کی تائید میں کیونکہ آسمان سے اللہ کی توجہ اس طرف ہوگی۔**"

(خطبہ جمعہ 10/جولائی 1998ء از الفضل انٹرنیشنل 28/اگست 1998ء)

آپ کے قدموں کی دھمک اگلی صدی میں سنائی دی جائے گی

"وہ دور آ چکا ہے کہ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق راؤں نے تبدیل ہونا تھا۔ اور آسمان سے رائیں تبدیل کرنے کی ہوائیں چل چکیں ہیں...... یہ جو دور ہے یہ ایک لحاظ سے تو، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، آج کے حالات پر صادق آ ہی رہا ہے۔ مگر قرآن کریم کی جو آیت میں نے پڑھی ہے اس کا مضمون زیادہ وسیع ہے قرآن کریم یہ بتا رہا ہے کہ ایسے دور آتے ہیں جب کہ کثرت سے لوگ حق کو قبول کرنے لگ جاتے

ہیں......

پس اب ہم دنیا کے سامنے ایک چیلنج بن چکے ہیں دنیا سمجھتی ہے کہ اتفاقی واقعات تھے۔ یہ حادثات کے نتائج ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ **یہ تقدیر الٰہی ہے جو جماعت احمدیہ کو ایک نئے دور میں داخل کر چکی ہے۔ اس کے ہر سال کا موڑ پہلے سے بڑھ کر شاندار آئے گا۔** اور یہ وہ تقدیر ہے جو میں دیکھ چکا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ آئندہ اسی طرح جاری ہوتی چلی جائے گی۔

پس اس سفر کی تیاری اس شان سے کریں۔ ہر موڑ پر آپ کو خدا کے نئے کرشمے نئے جلوے دکھائی دیں۔ اور ایسے جلوے ہوں جو دنیا کی آنکھوں کو چندھیا دیں مگر وہ انکار نہ کر سکیں............ نئی قوموں کی طرف نکلیں۔ نئے شہروں کی طرف رجوع کریں اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ سلسلے، یہ پھیلنے والے سلسلے وہ سلسلے ہیں اور بن کر ابھرنے والے ہیں کہ تمام دنیا کی طاقت بھی اس راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔

میں خدائے واحد و یگانہ کی قسم کھا کر آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ نے آگے بڑھنا ہے اور بڑھتے چلے جانا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کے قدموں کی دھمک اگلی صدی میں سنائی دی جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ 19/ اگست 1994ء از الفضل 13/ ستمبر 1994ء)

یہ صدی اختتام تک نہیں پہنچے گی جب تک اللہ تعالیٰ جماعت کو کروڑوں سے اربوں میں نہ داخل کر دے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح اب جماعت کو دیکھ کر کتنا خوش ہوگی کہ کئی کروڑ کا دعویٰ کر سکتے ہیں آپ۔ اور آئندہ مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ وہ زمانہ دور نہیں کہ کئی ارب کا دعویٰ کر سکیں گے اور میں **امید رکھتا ہوں کہ یہ صدی اختتام تک نہیں پہنچے گی جب تک اللہ تعالیٰ جماعت کو کروڑوں سے اربوں میں نہ داخل کر دے۔** یہ مولوی کیا چیز ہیں ان کی تو حیثیت ہی کچھ نہیں بے چاروں کی۔ صرف جلن، صرف حسد کچھ بھی ان کے حصے میں نہیں۔ اور جماعت کو اللہ تعالیٰ فتوحات پر فتوحات عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 20/ نومبر 1998ء از الفضل انٹرنیشنل 8/ جنوری 1999ء)

...... فضل الٰہی اور غلبۂ اسلام ......

خدا کے فضلوں کا سایہ جماعت احمدیہ پر ہمیشہ رہے گا

"حضور نے ایک احمدی خاتون کی ذہانت کا واقعہ سنایا۔ حضور نے فرمایا یہ واقعہ احمدیت سے باہر کہیں ہو ہی نہیں سکتا کہ شیخوپورہ کی ایک عورت کو سفر کے دوران ڈاکوؤں نے روک کر زیور لوٹ لئے۔ اس خاتون نے عقلمندی سے تھوڑے سے زیور بچا لئے۔ مگر بڑی مالیت کے زیور ڈاکو لے گئے۔ گھر آ کر اس نے سوچا کہ میرے باقی کے زیورات کی واپسی کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ یہ جو زیورات بچے ہیں یہ میں اللہ کی راہ میں دے دوں۔ چنانچہ اس نے بچے ہوئے زیورات صد سالہ جوبلی فنڈ میں دے دیئے۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر ڈاکو پکڑے گئے اور سارا زیور برآمد ہو گیا۔

یہ ہے جماعت احمدیہ کی شان' یہ ہے وہ خدا جو آنحضرت ﷺ کا خدا ہے اور جو محمد مصطفیٰ ﷺ کے کامل غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں کا خدا ہے۔ اس لئے کبھی غم نہ کریں۔ **اس کے فضلوں کا سایہ جماعت احمدیہ پر ہمیشہ رہے گا**۔ آپ وہ جماعت ہیں جس کو کوئی خوف لاحق نہیں ہو سکتا آگے بڑھئے اور خدا کی خاطر قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جایئے۔ خدا کی جماعتیں تو چڑھے ہوئے دریاؤں سے بھی زیادہ موثر ہوتی ہیں۔ دریا تو باندھے ہوئے بند توڑ دیتے ہیں۔ اور جو بارش آسمان سے ہو رہی ہو اُس کو بھی کبھی زمینی چھتوں نے روکا ہے اور خدا کی رحمت کی جو بارش مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں برس رہی ہو اس کو کون روک سکتا ہے۔ کون ہے جس کی چھت اس میں حائل ہو۔

ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔
اس نے نہ پہلے کبھی ہمیں چھوڑا ہے اور نہ اب کبھی ہمیں چھوڑے گا۔"

(خلاصہ خطاب جلسہ سالانہ 27 / دسمبر 1983ء از الفضل 14 / جنوری 1984ء)

غالب آنے کی یہ خدا کے فضلوں کی تقدیر ہے جو ہمارے اوپر عملی دنیا میں ظاہر ہو رہی ہے

"یہ ہے اللہ کی رضا کا معاملہ اپنے ان بندوں سے جن کی قربانیوں کو وہ قبول فرماتا ہے۔ اور خدا کی راہ میں سچی اور خالص قربانی کرنے والوں کے ساتھ ہمیشہ بلا استثناء یہی سلوک ہوا ہے۔ اب جن کے ساتھ خدا کا یہ سلوک

ہوان کے متعلق کوئی یہ کہے کہ ہم غالب آجائیں گے (یعنی وہ مخالف غالب آجائے گا) یہ کیسے ممکن ہے یہ خدا کے فضلوں کی تقدیر ہے جو ہمارے اوپر عملی دنیا میں ظاہر ہو رہی ہے یہ خوابوں کی بات نہیں ہے۔ اگر دشمن نے ہر دفعہ یہ آواز اٹھائی کہ وہ غالب آئیں گے تو خدا کی تقدیر ان کو یہ کہے گی اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ بڑھ تو یہ رہے ہیں ہر سمت میں، ہر طرف پھیلتے چلے جا رہے ہیں تم کیسے غالب آجاؤ گے۔ وہی غالب آیا کرتے ہیں جو اللہ کے فضلوں کے سہارے بڑھ رہے ہوں جن کی ادنیٰ کوششوں کو بھی خدا تعالیٰ پھل لگا رہا ہو جن کی اعلیٰ کوششوں کو بھی خدا تعالیٰ پھل لگا رہا ہو جنہیں بہار میں بھی پھل لگ رہے ہوں جنہیں خزاں میں بھی پھل لگ رہے ہوں جنہیں موسلا دھار بارشیں بھی بکثرت نشوونما عطا کر رہی ہوں اور جنہیں ہلکی پھلکی نہ نظر آنے والی شبنم بھی بکثرت پھل عطا کر رہی ہو۔

پس الحمد للہ خدا کی رحمت اور فضلوں کا یہ سلوک جو ہمیشہ سے جاری چلا آرہا ہے آج بھی جاری ہے اور اگر آپ اپنے معاملات کو خدا کے ساتھ تبدیل نہیں کریں گے تو کل بھی جاری رہے گا۔ اور یہی وہ آخری بات ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 14/جولائی 1986ء از ضمیمہ ماہنامہ مصباح جون 1987ء)

خدا کی قسم بے شمار خدا کے فضل آپ پر نازل ہوں گے آپ کی سچائی نے دنیا پر غالب آنا ہے

"وفا کے ساتھ آپ احمدیت پر قائم رہیں میں آپ کو خدا کی قسم کھا کر یقین دلاتا ہوں کہ اتنے بے شمار خدا کے فضل آپ پر نازل ہوں گے کہ جواب تک ہوئے ہیں ان کو آپ بھول جائیں گے۔ کثرت کے ساتھ خدا آپ کو بڑھاتا چلا جائے گا اور آپ ہیں اور آپ ہی کی سچائی ہے۔ جس نے دنیا پر غالب آنا ہے باقی ہر بات جھوٹی ہے، ہر بات قصہ ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے یہی وہ حقیقت ہے...... جسے ہم عیسوی حقیقت کہہ سکتے ہیں۔ یہی موسوی حقیقت تھی، یہی ابراہیمی حقیقت تھی، یہی حقیقت نوح کی حقیقت تھی۔

پس اگر نوح کی طرح آپ کے مقابل پر اتنی عظیم قومیں بھی کھڑی ہوئیں جن پر بظاہر نوح کے پیغام کا غالب آنے کا کوئی سوال نہ رہا۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ نوحی قومیں مٹا دی جائیں گی اور آپ کو زندہ رکھا جائے گا کیونکہ آپ پوری سچائیوں پر قائم ہیں جو ہمیشہ سے خدا کی طرف سے نازل ہوا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے آپ کے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آپ کے دل کو اور آپ کے ایمان کو نئی جلا بخشتا چلا جائے۔"

(خطبہ جمعہ 29/ستمبر 1989ء از الفضل 4/دسمبر 1989ء)

دنیا کی کوئی طاقت خدا کے فضلوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی تمام دنیا کی پھونکیں اس چراغ کو بجھا نہیں سکتی جو آج محمد مصطفیٰؐ کے دین کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے روشن فرمایا گیا ہے

"پس جو بھی خدا نے ہم پر احسان فرمائے یہ ہماری کسی کوشش اور کاوش کا نتیجہ نہیں تھے۔ جاہل ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم پر بناء ہے اور ہماری کوشش کے نتیجے میں ہمیں کچھ نصیب ہو رہا ہے۔ وہ مالک اور قادر خدا ہے جس طرف سے چاہے‘ جہاں سے چاہے اس نے آسمان سے ہم پر رحمتوں کی بارشیں نازل فرمانی ہی فرمانی ہیں پس اگر وقتی ابتلاء پیش آئیں تو ان میں ثابت قدم رہیں۔ ان پر بھی خدا کا شکر ادا کریں۔ اور یہ بھی سوچیں کہ آپ کو کتنی عظیم نعمت ملی تھی کہ اب اس کے نہ ہونے سے کتنی بے چینی محسوس ہو رہی ہے۔ تب آپ کو سمجھ آئے گی کہ نعمتوں کی قدر کیسے کی جاتی ہے۔ تب آپ کا ذہن اس طرف منتقل ہونا چاہئے کہ اتنا عرصہ تو ہم نے ناشکری میں گزارا ہے۔ احساس ہی نہیں کیا کہ خدا نے ہمیں کیا کچھ عطا فرمایا تھا۔ پھر اس کے نتیجے میں جب **خدا کے فضل نازل ہوں گے تو ان کی کوئی انتہا نہیں ہوگی۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کوئی دنیا کی طاقت خدا کے فضلوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے تمام دنیا کی پھونکوں** سے بھی یہ چراغ بجھایا نہیں جا سکتا جو آج محمد مصطفیٰؐ کے دین کو غالب کرنے کے لئے روشن فرمایا گیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 22/دسمبر 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 9/فروری 1996ء)

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر آنے والا دن‘ ہر آنے والا ہفتہ‘ ہر آنے والا مہینہ‘ ہر آنے والا سال ہمارے لئے برکتیں لے کر آئے گا اور ہر جانے والا سال برکتیں چھوڑ کر ہمارے لئے جائے گا۔

"دشمن کی تکلیف آپ کی خوشیوں کو آپ کے دلوں سے کیسے نوچ سکتی ہے؟ یہ ناممکن ہے۔ پاکستانی حکومت نے پہلے تو بغیر کسی قانون کے ان مظلوموں پر ہاتھ ڈال دیئے جو خوش ہو رہے تھے کہ خدا تعالیٰ نے سو سال کے بعد ہمیں پھر وہ دن دکھائے جبکہ چاند اور سورج کے گرہن کی عظیم پیش گوئی پوری ہوئی۔ ان کو قیدوں میں ڈالا گیا گھسیٹا گیا‘ مارا کوٹا گیا‘ گالیاں دی گئیں۔ ان کے خلاف تحریکات چلیں پتوکی میں کیا ہوا؟ لاہور میں کیا ہوا؟ ربوہ

میں کیا ہوا؟ جگہ جگہ ایسے واقعات ہیں اور کوشش کیا ہے! کہ اللہ نے ان پر جو فضل فرمایا ہے اس سے یہ خوش ہو رہے ہیں یہ خوشیاں ان سے نوچ لیں۔ خوشیاں تو وہ دلوں سے نہیں نوچ سکتے نہ ہمیں یہ توفیق ہے کہ ان کے دل میں حسد نے جو غیظ برپا کر رکھا ہے' آگ کھول رہی ہے' اس آگ کو ٹھنڈا کر سکیں۔ نہ ان کو توفیق نہ ہمیں توفیق۔ ہم دونوں بندے ہیں بے اختیار ہیں۔ یہ ہمارا اللہ ہی ہے جو غیظ و غضب کی آگ کو ٹھنڈا کر سکتا ہے **اور یہ اللہ ہی ہے جو ہماری خوشیوں کو اور بڑھاتا چلا جائے گا۔**

پس اہل ربوہ اور اہل پاکستان کی ان خوشیوں کی راہ میں جو خدا نے ان کو عطا کی ہیں روڑے اٹکانے والوں کا بدلہ میں نے اس طرح لیا کہ آج کے دن بین الاقوامی احمدیہ ٹیلی ویژن کو ہدایت کی کہ وہ چاند اور سورج کے گرہن کی خوشخبریاں اہل ربوہ کے نام سے منسوب کر کے ان کا ذکر' ان کی خوشیوں کے پروگرام بنائیں۔ وہ ساری دنیا کو دکھائیں۔ اس وقت تو میں نے اہل ربوہ کا نام لیا تھا غالباً یہی نام لیا جا رہا ہوگا۔ لیکن اب مجھے خیال آیا کہ صرف ربوہ نہیں اور بھی تو پاکستان کے احمدی ہیں جن کے متعلق اب قانون بنا کر نوٹس دیئے جا چکے ہیں کہ خبردار جو تم خدا کے فضلوں پر خوش ہو۔ پھر خدا کے فضلوں کو روک دو اگر روکا جا سکتا ہے تو! خوشی کس طرح چھین سکتے ہو۔ فضل نازل ہوں گے تو خوش تو ہم ہوں گے۔ لیکن خدا کے فضلوں کو روکو گے کیسے؟ یہ تو سمجھاؤ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذَالِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ۔ تمہیں نصیب نہیں ہوا تو جس کو دیتا ہے اس کو دے گا اور دیتا چلا جائے گا اور روکو گے کیسے؟ **وہ ذوالفضل العظیم ہے بڑے فضل ہیں اس کے پاس۔ ایک روکو گے تو دس اور عطا فرما دے گا۔ دس روکو گے تو ہزار عطا کر دے گا۔ پس جماعت احمدیہ کے اوپر خدا کے جو فضل برس رہے ہیں ان کو تو روکنے کی تمہیں طاقت نہیں۔ لگا لو زور۔** خوشیاں بھی نوچ نہیں سکتے۔ وہ تو دلوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور کوئی دنیا کی طاقت تمہارے دلوں سے وہ غیظ و غضب اور حسرت نوچ نہیں سکتی۔ وہ بڑھنی ہی بڑھنی ہے قرآن کریم کی پیش گوئی ہے کہ یہ لوگ جو آخرین میں پیدا ہوں گے یہ اللہ کے فضل کے ساتھ بڑھیں گے۔ ان کے حق میں پیش گوئیاں پوری ہوں گی۔ ایک کھیتی کی طرح نشوونما پا کر بلند تر ہوں گی۔ اور مضبوط تر ہوتے چلے جائیں گے۔ تو بعض ظالم ایسے ہیں کہ ان کے مقدر میں غیظ و غضب کے سوا کچھ نہیں۔

ہم ہی ہیں وہ آخرین کے دور میں پیدا ہونے والے' جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ برکتیں پائیں۔ ہم ہی ہیں جو ان صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کو آخر میں ہونے کے باوجود اوّلین سے ملایا گیا تھا اور ہم وہ خوش نصیب ہیں جو سو سال کے بعد پیدا کئے گئے ہیں۔ اس زمانے میں پیدا کئے گئے ہیں جب مسیح موعود کی سوسالہ تاریخ اوّل سے آخر تک دہرائی جا رہی ہے وہ ساری برکتیں اللہ تعالیٰ ہمیں

عطا فرما رہا ہے......وہ ساری برکتیں جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے عطا کرنی شروع کی تھیں یہ اسی دور سے تعلق رکھتی ہیں۔ سب اس میں شریک ہیں۔ میں نہیں۔ آپ سب۔ وہ ساری جماعت جس کو خدا نے آغاز سے لے کر آخر تک کے لئے ان برکتوں کو دیکھنے کے لئے چن لیا ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے ہم میں سے کتنے ہیں جو کتنی برکتیں دیکھیں گے۔ مگر دعا ہمیں یہی کرنی چاہئے کہ ہم میں سے بھاری تعداد ایسی ہو جو بیاسی (1982ء) سے لے کر آخر تک کم از کم 2008ء سال تک زندہ رہ کر اللہ کے فضلوں کے گواہ بنتے رہیں۔ اور یہ وہ مبارک عظیم دور ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں اس کا شکر کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ ناممکن ہے۔ یہ وہ جادو ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔ جس کے نشے میں ہم چل رہے ہیں اور یہی وہ جادو ہے جو حقیقت بن کر دنیا کی تقدیر بدلے گا۔ آپ پر اس جادو کا نشہ طاری ہے تو یاد رکھیں کہ پھر اس سے دنیا میں بھی تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ اس روح کے ساتھ آپ ترقی کی اس راہ پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ دشمن تکلیفیں پہنچاتا ہے پہنچاتا رہے فضلوں کی راہ نہیں روک سکتا۔ نہیں روک سکتا۔ نہیں روک سکے گا۔ جو چاہے کر لے۔ لیکن آپ وفا کے ساتھ اس راہ پر قدم رکھتے رہیں۔ اس سے قدم ہٹائیں نہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر آنے والا دن ہمارے لئے اور برکتیں لے کے آئے گا۔ ہر آنے والا ہفتہ ہمارے لئے اور برکتیں لے کے آئے گا۔ ہر آنے والا مہینہ ہمارے لئے اور برکتیں آسمان سے انڈیلے گا۔ ہر آنے والا سال برکتوں کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کرے گا۔ ہر جانے والا سال برکتیں چھوڑ کر ہمارے لئے جائے گا۔ یہ عظیم دور ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ پس خدا کے شکر کے گیت گاتے ہوئے اس کی حمد و ثناء کرتے ہوئے محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے چلے جاؤ‘ کوئی نہیں جو تمہاری راہ روک سکے۔"

(خطبہ جمعہ 11/مارچ 1994ء از الفضل انٹرنیشنل یکم اپریل 1994ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم دنیا کی توقعات کو پورا کریں گے

یہ خوشخبری ساری جماعت کے لئے ہے

"میرے دل میں ایک خوف پیدا ہوا کہ اگر اللہ کی تائید ایک لمحہ کے لئے بھی مجھے چھوڑ دے تو جس مقام پر اس نے فائز فرما دیا اور دنیا کی توقعات بلند کر دیں۔ اس مقام سے تو میں ایسا گروں گا کہ لوگوں کو کچھ سمجھ ہی نہیں آئے گی کہ یہ کون شخص ہے جواب سامنے آیا ہے۔ اس سے پہلے تو کوئی اور وجود تھا۔ چنانچہ بڑی گھبراہٹ

اور پریشانی میں میں نے دعا کی اے خدا! تو وہ نہ بَن کہ رحمت کا جلوہ دکھا کر پیچھے ہٹ جائے تُو نے فضل فرمایا ہے تو پھر ساتھ رہ اور ساتھ ہی رہ اور کبھی نہ چھوڑ۔

اسی رات میں نے ایک خواب دیکھی اور اس سے مجھے یہ یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس سارے سفر کو کامیاب کرے گا اور مجھے کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ یعنی جماعت کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد بشارت سپین کے صحن میں میرے بھائی صاحبزادہ مظفر احمد صاحب آکر مجھے گلے لگا لیتے ہیں اور پھر چھوڑتے ہی نہیں، میں حیران کھڑا ہوں مجھے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ اب ملاقات کافی لمبی ہوگئی ہے۔ اب بس کریں۔ لیکن وہ چمٹ جاتے ہیں اور چھوڑتے ہی نہیں۔ اسی حالت میں خواب ختم ہوگئی۔

صبح اٹھ کر مجھے یاد آیا کہ میں نے تو یہ دعا کی تھی، اس لئے **اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف اس سفر کو بابرکت کرے گا۔ باقی ساری زندگی کو بھی بابرکت کرے گا۔ دنیا کو جماعت سے جو توقعات ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم ان کو پورا کریں گے۔** یہ "ہم" کا صیغہ میں اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ وہاں ایک شخص مرزا طاہر احمد مراد نہیں تھا۔ میری دعائیں نہ اپنی ذات کے لئے تھیں، نہ ایک وجود کے لئے تھیں۔ میری دعائیں تو اس جماعت کے لئے تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں آج اللہ کی صفات کا مظہر بنی ہوئی ہے۔ اس جماعت سے جو توقعات ہیں وہی اس کے خلیفہ سے ہوتی ہیں اس سے الگ توقعات نہیں ہوا کرتیں۔ **پس میں اس خوشخبری کو ساری جماعت کے لئے سمجھتا ہوں۔**"

(سفر یورپ سے واپسی پر صدر انجمن کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ کے موقع پر خطاب 11 ر نومبر 1982ء از الفضل 8 ر مارچ 1983ء)

......عبادات اور غلبۂ اسلام......

اپنے سجدوں کو سچی حمد سے بھرنے کی وجہ سے آپ ہی غالب رہیں گے

" آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اگر آپ مومن رہیں گے اگر آپ اپنے سجدوں کو سچی حمد سے بھر دیں گے تو خدا کی قسم! آپ ہی غالب رہیں گے اور آپ ہی غالب رہیں گے۔ خدا تعالیٰ تکرار کے ساتھ آپ کو بتا رہا ہے کہ اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! تم پر کسی اور قوم کو، کسی اور فرعون کو غلبہ نصیب نہیں ہوسکتا، ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم نے تم سے وعدہ کیا ہے کہ تم اعلیٰ ٹھہرو گے لیکن شرط یہ ہے کہ ربِّ اعلیٰ کے

حضور جھکے رہنا اور زمین میں علوّ کی تمنا نہ کرنا کیونکہ زمین میں علوّ کی تمنا کرنے والے ہمیشہ ذلیل ہوتے رہے ہیں۔

پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کی ترقی اور **جماعت احمدیہ کے غلبے اور جماعت احمدیہ کی فلاح و بہبود کا راز جماعت احمدیہ کے رکوع اور سجدے میں مضمر ہے آپ کا رکوع ربّ عظیم کے حضور جتنی عاجزی اختیار کرے گا خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اتنی ہی زیادہ عظمتیں نصیب ہوں گی۔** آپ سجدوں میں ربّ اعلیٰ کے حضور جس قدر انتہائی انکساری اختیار کریں گے اسی قدر ربّ اعلیٰ کی طرف سے آپ کو علوّ نصیب ہوگا۔ نہ عظمتوں میں کوئی قوم آپ کا مقابلہ کر سکے گی نہ علوّ مرتبت میں کوئی قوم آپ کا مقابلہ کر سکے گی۔ اور اگر آپ رکوع اور سجدے کو لازم بنا لیں اور اُسے پکڑے رکھیں اور نہ تھکیں اور جان سے زیادہ عزیز بناتے ہوئے ان کے ساتھ چمٹے رہیں تو ہمیشہ کے لئے آپ کی عظمتیں بھی بڑھتی رہیں گی اور آپ کا علوّ مرتبت بھی بڑھتا رہے گا۔ کیونکہ سجدوں میں جس خدا کی عظمت کے آپ گیت گاتے ہیں اس کی عظمتوں کی کوئی انتہا نہیں آپ اس کی معرفت میں جتنی زیادہ ترقی کریں گے آپ کو اتنی زیادہ عظمتیں نصیب ہوتی چلی جائیں گی......

پس اپنے رکوع اور سجود کو حمد سے بھر دیں' اپنے سارے وجود کو حمدِ ربِّ رحمٰن سے بھر دیں یہاں تک کہ ساری جماعت خدا کے حضور حمید الرحمٰن بن کر دست بستہ کھڑی ہو جائے۔ یہ حالت اگر آپ پر طاری ہو گئی جیسا کہ اس خوشخبری میں بتایا گیا ہے (خدا کے نزدیک اگر ابھی پوری طرح نہیں تو انشاءاللہ کل ضرور طاری ہو جائے گی) تو پھر میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں خدا تعالیٰ کی طرف سے اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ خدا کی قسم! تم غالب رہو گے' خدا کی قسم! تم غالب رہو گے کیونکہ خدا کے حمید الرحمٰن بندوں پر کوئی دنیا کی چیز غالب نہیں آسکتی۔"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 20 / دسمبر 1985ء از ضمیمہ ماہنامہ انصاراللہ جنوری 1986ء)

تم اگر عبادت پر قائم ہو جاؤ گے تو ہر وہ ہاتھ جو تمہاری طرف اٹھے گا آسمان اس کو یہ آواز دے گا

بترس از تیغ بُرّان محمدؐ

"جب میں آپ کو عبادت کے میدانوں کی طرف بلاتا ہوں تو ایک حقیقت کی طرف بلاتا ہوں۔ عبادت کوئی فرضی مد نہیں یہی وہ نصرت ہے اسلام کی جو آج آپ کر سکتے ہیں۔ **پس آپ عبادت پر قائم ہوں۔ اگر**

آپ عبادت پر قائم ہو جائیں گے تو کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو آپ کو مغلوب کر سکے اور کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو آپ پر غالب آ سکے۔

اے میرے پیارے احمدیو! میرے بھائیو! میری ماؤ! میری بہنو! میری بیٹیو! خدا کے حضور عبادت میں اپنی طاقتوں کو انتہا تک پہنچا دو اپنے سینوں میں وہ گلزار کھلاؤ جس گلزار کو خدا پیار سے دیکھتا ہے اور جس پر محبت کی نگاہیں ڈالتا ہے۔ **تم اگر ایسا کرو گے تو یقیناً دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آ سکے گی۔ ہر وہ ہاتھ جو تمہاری طرف اٹھے گا آسمان اس کو یہ آواز دے گا۔**

ع بترس از تیغ بُرّان محمد

اس شاخ کی طرف ہاتھ ڈالتے ہو۔ یہ تو شاخ مثمر ہے۔ اس پر تو خدا کی عبادت کے پھول اور پھل لگے ہوئے ہیں۔"

(ضمیمہ ماہنامہ خالد جون 1986ء)

سجدہ گاہوں میں بہنے والے آنسو رحمت باری کو جذب کریں گے

"زمینی لوگوں سے ہمیں کوئی امید نہیں۔ ہماری نگاہیں صرف آسمان کی طرف اٹھتی ہیں اور آسمان ہی کی طرف ہماری گریہ وزاری کا شور بلند ہو رہا ہے۔ یہ شور تو اب دبنے کا نہیں بلکہ بلند سے بلند تر ہوتا چلا جائے گا۔

سجدہ گاہوں میں بہنے والے آنسو تو اب رکنے کے نہیں۔ اب تو انہیں بہنا ہے اور بہتے چلے جانا ہے۔ ہماری آنکھیں تو اب سے ہمیشہ رحمت باری کے قدموں پر جھکی رہیں گی اور ان سے ٹپکنے والے غم ان قدموں کو ہمیشہ تر رکھیں گے۔

ایسا ہی ہوگا اور ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ دن آئے گا **اور خدا کی قسم وہ دن دور نہیں کہ جب رحمت باری خود ہم پر جھکے گی اور قدموں سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لے گی اور اپنے پیار کی گود میں بٹھائے گی** اور اس کی شفقت کا ہاتھ ہمارے آنسو پونچھے گا اور اس کی محبت کی باہیں ہماری گردنوں کا ہار بن جائیں گی۔ اور اس کی الفت کی صبا اٹھلاتی ہوئی ہماری سمت چلے گی۔ وہ ہماری سسکتی دکھتی ہوئی روحوں کو سہلائے گی اور پریشان حالوں اور پراگندہ بالوں کو سلجھائے گی۔ اور اس کی پیار کی سرگوشیاں ہمیں سنائی دیں گی۔

اس کے پیار کی سرگوشیاں ہمیں سنائی دیں گی کہ اے میرے بندو! میرے در کے فقیرو میری خاطر تم بہت

روئے اب میری ہی خاطر اپنے آنسو خشک کرلو۔ دیکھو میں تمہیں کہتا ہوں کہ اب نہیں رونا۔ دیکھو۔ میں تمہیں کہتا ہوں۔

میری رضا کی خاطر تمہارے چہرے اداس ہوگئے اور مسکراہٹیں لٹ گئیں۔ لیکن ذرا نگاہیں تو اٹھاؤ اور دیکھو کہ میں تمہیں کس پیار سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھے دیکھو اور میری محبت کی شادابی سے پھولوں کی طرح کھل اٹھو۔ میرا پیار تمہیں گدگدائے گا اور تمہیں مسکرانا ہوگا۔ میری خاطر میرے بندو! میرے در کے فقیرو۔ میری خاطر!

غموں کے دن بیت گئے اور خوشیوں کا زمانہ آ گیا۔ اٹھو اور بلند آواز سے میری حمد کے ترانے گاؤ اور میری محبت کے ناقوس بجاؤ۔ آسمان کی طرف نظریں اٹھاؤ اور فوج در فوج میری نصرت کے فرشتوں کو نازل ہوتے ہوئے دیکھو۔ دیکھو کہ کس طرح غم کی ہر تقدیر کو خوشی کی تقدیر میں تبدیل کیا جائے گا اور ہر دکھ کے اندھیرے کو روشنی میں بدل دیا جائے گا۔

ایسا ہی ہوگا اور ضرور ایسا ہی ہوگا۔"

(لندن ہجرت کے چند روز بعد اہم پیغام 4؍مئی 1984ء از الفضل انٹرنیشنل 13؍مئی 1984ء)

……مال‘ جان کی قربانی اور غلبۂ اسلام……

جماعت احمدیہ کی التجاؤں‘ قربانیوں‘ جانوں اور عمر بھر کے اثاثوں کو قبول کیا جائے گا

"جتنی دفعہ بھی خدا کے نام پر خدا کے نام لیواؤں پر ظلم کئے گئے بلا استثناء سارے خطہ عالم پر ایک ہی تاریخ آپ کو دہرائی جاتی نظر آئے گی اور وہ تاریخ یہ ہے کہ مظلوم نہیں مٹے اور ظالم مٹا دیئے گئے‘ جن کی گردنیں کاٹی جارہی تھیں ان کی گردنوں کو برکت دی گئی‘ جن کے اموال لوٹے جارہے تھے ان کے اموال کو برکت دی گئی‘ جن کے نفوس کم کئے جارہے تھے ان کے نفوس کو برکت دی گئی‘ جن کے گھر جلائے جارہے تھے ان کے گھروں کو برکت دی گئی‘ جن کے بچے قتل کئے جارہے تھے ان کے بچوں کو برکت دی گئی غرضیکہ کوئی ایک پہلو بھی ایسا نہیں جس کو اختیار کر کے دشمن نے ان کو گزند پہنچانے کی کوشش کی ہو اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی برکت نہ عطا فرمائی ہو۔

یہ ہے غیر مبدّل تاریخ جس کو خدا تعالیٰ قرآن کریم میں پیش فرما کر کہتا ہے کہ پھر کیا نتیجہ نکالو گے اس کا کہ یہ لوگ کیوں مٹائے نہیں گئے؟ طاقتیں تو تمہارے پاس تھیں‘ اکثریت تو تمہارے پاس تھی۔ حکومتیں تمہارے پاس تھیں‘ دنیا کے ہتھیار تمہارے پاس تھے‘ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ مٹائے نہیں گئے؟ عقل اس کے سوا کوئی نتیجہ نہیں

نکالتی کہ یقیناً محمد رسول اللہ اور ان کے ساتھی اللہ والے ہیں اور اللہ ان کے ساتھ تھا۔ فرمایا ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ لَا مَوْلٰی لَھُمْ ایک نتیجہ نہیں، ہم دو نتیجے نکال رہے ہیں۔ تم تو ان کی ولائیت میں شک کر رہے تھے ہم نے تاریخ کے ابواب کھول کر تمہارے سامنے رکھ دیئے کہ سوائے اس کے کہ یہ اللہ کے ولی ہوں یہ بچائے نہیں جاسکتے۔ بظاہر حالات ان کے بچنے کی کوئی صورت ہی نہیں سوائے اس کے اللہ ان کا ولی ہو۔ فرمایا صرف یہی نہیں بلکہ تاریخ ایک اور نتیجہ بھی نکالتی ہے کہ اے محمد رسول اللہؐ کے مخالفو! تمہارا کوئی ولی نہیں ہے۔ جن کو تم اپنا ولی سمجھ رہے ہو ان کی ولائیتں توڑ دی جائیں گی۔ ان کے ہاتھ شل کر دیئے جائیں گے اور خدا کے مقابل پر کوئی بھی تمہاری مدد کے لئے نہیں آسکے گا۔ کتنا عظیم الشان، کتنا ہیبت ناک نتیجہ ہے جو تاریخ نے بار بار دنیا کے سامنے اسباق کی صورت میں دہرایا ہے، لیکن جاہل اور آنکھوں کے اندھے ان نتائج کو نہیں دیکھ سکے۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے خوشخبری ہے۔ ان کے لئے بھی خوشخبری ہے جن کی امنگیں پوری کی جائیں گی اور جن کی التجاؤں کو اس رنگ میں قبول کیا جائے گا کہ اللہ ان کی پیش ہونے والی قربانیوں کو قبول فرمالے گا، ان کی پیش کی جانے والی جانوں کو قبول فرمائے گا، ان کے پیش کئے ہوئے گھروں کو قبول فرمائے گا، ان کے پیش کئے ہوئے عمر بھر کے اثاثوں کو قبول فرمائے گا۔ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ان کے لئے خوشخبری ہے فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وہ ان لوگوں میں شامل ہو گئے جنہوں نے اپنی امنگوں کو پورا کر لیا اور ان کے لئے بھی خوشخبری ہے جن کے لئے خدا کی غیرت جوش میں آئے گی اور دنیا کو اس بات کی استطاعت نہیں ہوگی، اس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ ان کو مٹا سکے۔ جس پہلو میں بھی ان کو کمزور کرنے کی کوشش کی جائے گی وہ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور طاقتور ہو کر نکلیں گے۔ یعنی خدا اپنے پورے جلال کا اظہار ان کے لئے کرے گا۔ پس ان کے لئے بھی خوشخبری ہے گھاٹے کا سودا تو نہ اس طرف ہے، نہ اس طرف۔"

(خطبہ جمعہ 24/جون 1983ء از خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 347-349)

واقفین اسلام کو چہار دانگ عالم میں فتح نصیب ہوگی

"ہمارا ہر اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پہلے سے زیادہ بابرکت اور زیادہ پُر رونق ہوتا ہے۔ اور ہر اجتماع پر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ شامل ہونے والے نئی امنگیں اور نئے ولولے لے کر واپس جاتے ہیں اور ان کا آنے والا سال پچھلے سال سے ہر پہلو سے بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا یہ ایک ایسا زندہ نشان ہے جسے دنیا کی کوئی مخالفت کبھی بھی جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکی۔ اور کبھی بھی دنیا کی کوئی مخالفت اللہ کی اس نصرت کے نشان کو جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکے گی۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسی کے فضل اور رحم کے

ساتھ، اسی کی رحمت اور نصرت اور برکتوں کے سایہ تلے آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔...... یہ لطف بھی کیا لطف ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے اپنی رضا کی گردن پر چھری رکھ دے۔ اور وہ پھر اپنا ہاتھ اٹھالے اور سلسلہ سے کہے کہ اب جس کے ہاتھ میں چاہو یہ چھری پکڑا دو ہم اُف نہیں کریں گے۔ پس اگر انسان اپنے دل میں کوئی امنگ نہ رہنے دے۔ کوئی تمنا نہ رہنے دے۔ وہ یہ فیصلہ کرلے کہ دنیا کی زندگی کے جو مزے لوٹنے تھے وہ لوٹ چکا ہوں۔ اب سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ اس ارادہ، اس اخلاص اور اس نیّت کے ساتھ زندگی پیش کرنے کا ایک الگ لطف ہے۔ اس لئے ایسے انصار جن کو دنیا کے ذرائع معاش میسر ہوں۔ وہ اگر اپنے دل میں یہ ہمت پاتے ہوں۔ اگر ان کے حالات اجازت دیتے ہوں۔ تھوڑے (میں) ہی گزارہ کرنے کی توفیق پالیتے ہوں تو ان کو میں یہی کہوں گا کہ یہ بہت بہتر راستہ ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے پیش کریں اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے میں حصہ لیں۔ کیونکہ **جتنے زیادہ واقفین اس وقت میسر آئیں گے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنی ہی تیزی کے ساتھ اسلام کو چہار دانگ عالم میں فتح نصیب ہوگی**...... حقیقت یہ ہے کہ اس سے زیادہ طمانیت بخش کوئی زندگی نہیں جو خدا کے دین کی خدمت میں صرف ہو رہی ہو۔ غرض انصار کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں۔ دنیا کے لحاظ سے ان کو زیور تعلیم سے خوب مزّین کریں اور پھر ان سے کہیں کہ اب اپنے نام خدمت دین کے لئے پیش کرو...... انشاء اللہ الٰہی دیوانوں کے ذریعہ سے آج دنیا میں انقلاب برپا ہوگا۔ فرزانوں کے ہاتھوں تو دنیا بہت ویران ہو چکی اور اب بالکل تباہی کے کنارے پر جا کھڑی ہے۔ احمدیت کے دیوانوں نے دنیا کو اس تباہی سے بچانا ہے۔

......پس ہمیں ان دیوانوں کی ضرورت ہے۔ جو دنیا کی چمک دمک کی پرواہ نہ کریں بلکہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کو رد کر دیں۔ اس کو دھتکار دیں۔ اور کہیں کہ ہم خدا کے بندے ہیں۔ خدا کے حضور حاضر ہوں گے۔ تیری طرف ہرگز مائل نہیں ہوں گے۔"

(افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع انصار اللہ ربوہ 5 رنومبر 1982ء از ماہنامہ انصار اللہ دسمبر 1982ء)

اللہ تعالیٰ کروڑ ہا ایسے بندے پیدا کردے گا جو احمدیت کی طرف منسوب ہونے میں فخر سمجھیں گے

"دنیا میں قوموں نے پہلے بھی قربانیاں دی ہیں اور خدا کے نام پر تو قربانی دینا الٰہی قوموں کے مقدر میں لکھا ہوا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ ذلیل ذلیل قومیں جو خدا کے تصور سے بھی نا آشنا ہیں بلکہ خدا کی ہستی کے خلاف علمِ بغاوت بلند

کرتی ہیں وہ ادنیٰ پیغامات کے لئے بڑی بڑی قربانیوں سے دریغ نہیں کرتیں۔ ہم اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے، اللہ کے نام اور اس کی عظمت کی خاطر اور محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں سے وابستہ رہنے کے لئے بدرجہ اولیٰ قربانیاں دیں گے اس لئے اگر ہم میں سے ہر ایک کاٹا جائے اور پھینکا جائے تو اس کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے۔ پس اگر اسلام کی زندگی ہماری ظاہری موت کا تقاضا کرتی ہے تو اے اللہ! ہم مرنے کے لئے حاضر ہیں۔ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ......

بڑے ہی غلط فہمی کا شکار ہیں وہ لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ڈرا کر ہمیں غلبہ اسلام کی مہم سے ہٹا دیں گے۔ وہ نہیں جانتے کہ ہم کس سرشت کے لوگ ہیں، کس خمیر سے ہماری مٹی اٹھائی گئی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق سے ہمارا خمیر گوندھا گیا ہے اللہ کی محبت اور اس کی اطاعت ہمارے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے اس لئے دنیا کا کوئی خوف ہمیں ڈرا نہیں سکتا۔ ایک کروڑ احمدی خدا کے نام پر مرنے کے لئے تیار ہے۔ **ہمیں یقین ہے کہ اگر ایک کروڑ احمدیوں کو دشمنی سے مار دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کروڑہا کروڑ ایسے بندے پیدا کر دے گا جو احمدیت کی طرف منسوب ہونے میں فخر سمجھیں گے اور احمدیت کے لئے مزید قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں گے اس لئے یہ سودا نقصان کا سودا نہیں ہے۔"**

(خطبہ جمعہ 17/ جون 1983ء از خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 336-334)

شہادت کے ذریعہ بہنے والے خون کا ایک ایک قطرہ جماعت احمدیہ کے لئے نئی بہاریں لے کر آئے گا

"امسال جو جماعت احمدیہ کی اگلی صدی کا پہلا سال ہے۔ قربانیوں کی عید جس دن آئی، یہ وہی دن ہے جس دن اس صدی کی بلکہ اس دور کی سب سے عظیم (شہادت ہے) یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے 14/ جولائی 1903ء کو شہید کیا گیا۔ اس کے بعد ہماری اگلی صدی کی قربانیوں کی پہلی عید کے دن بعینہ یہ وہی تاریخ تھی اس وجہ سے میں نے عید کے خطبہ کا موضوع وہی شہادت بنایا اور میرے دل پر اس بات کا گہرا اثر تھا اور میں سمجھتا تھا کہ یقیناً اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکمت اور پیغام ہے اور یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں۔ اسی وجہ سے اس خطبہ میں میں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہوسکتا ہے جماعت احمدیہ کو اس غرض کے لئے تیار کیا گیا ہو اور ذہنی طور پر ہماری توجہ اس طرف مبذول کروائی جا رہی ہو کہ ہماری قربانیوں کا دور ابھی ختم نہیں ہوا جیسی شہادت

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب...... نے خدا کے حضور پیش کی تھی اسی قسم کی شہادت کا مطالبہ ابھی آسمان کی طرف سے جاری ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس میں ایک خوشخبری بھی ہے اور وہ خوشخبری بھی بہت ہی عظیم ہے۔ خوشخبری یہ ہے کہ عید جن قربانیوں کی یاد میں ہم مناتے ہیں، اس قربانی اور ان قربانیوں کو جو اس قربانی کے نتیجے میں بعد میں پیدا ہوئیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے اجر کے بغیر نہیں چھوڑا۔ بلکہ قربانیوں کی نسبت سے غیر معمولی اجر دنیا کو عطا فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اپنے ایک پیارے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہوئے تھے اس کے بدلے آپ کو تمام دنیا کا ہی نہیں تمام انبیاء کا باپ قرار دیا گیا۔ پس اس پہلو سے جماعت کو جہاں قربانیوں کے لئے تیار رہنے کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے وہاں یہ یقین بھی دلایا گیا ہے کہ **کسی قیمت پر، کسی صورت میں تمہاری قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تمہیں عظیم الشان پھل عطا کرے گا اور انہیں قربانیوں کے نتیجے میں تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کے غلبے کے سامان پیدا ہوں گے**............ پس جہاں تک ہمارے شہیدوں کا تعلق ہے۔ اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی مراد کو پا گئے اور جیسا کہ میں نے گزشتہ ایک خطبے میں ننکانہ صاحب کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر دشمن کا یہ وہم ہے کہ ایک ننکانہ کو جلانے کے نتیجے میں وہ جماعت احمدیہ کو خوفزدہ کر کے جماعت احمدیہ کو ارتداد پر مجبور کردے گا تو وہ باطل خیال ہے۔ جھوٹا ہے۔ شیطانی وہم ہے۔ **جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے مومنوں کی جماعت ہے اس کو دنیا کی کوئی طاقت اپنے ایمان سے متزلزل نہیں کرسکتی**۔ ایک ننکانہ تم نے جلایا ہے۔ پاکستان کی ساری احمدی بستیاں شوق کے ساتھ خدا کی راہ میں جلنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔ تم آؤ اور آزمائش کر کے دیکھ لو۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے اوپر میری جو توقعات تھیں اور کہا جاتا ہے "مان" تھا مجھے یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت دنیا کی کسی بھی مذہبی جماعت سے کبھی بھی پیچھے نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ اللہ نے اس ایمان اور اس یقین اور اس ارمان اور مان کو پورا کر دکھایا اور مجھے اس پر قرآن کریم کی وہ آیت یاد آئی کہ...... محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام ایسے عظیم الشّان ہیں کہ کچھ وہ ہیں جنہوں نے اپنی شہادتوں کی آرزوؤں کو پورا کر دکھایا ہے اور باقی ڈر سے نہیں بلکہ اس انتظار میں بیٹھے ہیں کہ کب ان کی تمنائیں بھی پوری ہوں۔ پس وہ جماعت جو خدا کی راہ میں قربانی کی آرزوئیں اور امنگیں لئے بیٹھی ہو دنیا کی کوئی شیطانی طاقت اس جماعت کو ناکام نہیں کرسکتی......

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا خدا بھی وہی خدا ہے جس نے ہمیشہ ذلیل دشمنوں کو ناکام اور رسوا اور ذلیل کر کے دکھایا ہے اور کبھی بھی خدائی جماعتیں ان شیطانوں کے مقابل پر شکست نہیں کھائیں گی۔ نہ اب ایسا واقعہ ہوگا۔ اس لئے جہاں تک جماعت کی ہمت اور جماعت کے حوصلے کا تعلق ہے وہ خدا کے فضل

سے نہ سرنگوں ہوا ہے نہ کبھی آئندہ سرنگوں ہوگا............

میری نصیحت وہی ہے کہ صبر سے کام لیتے چلے جائیں۔ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ پر توکّل رکھیں۔ وہ کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ اس نے کبھی صبر کرنے والوں کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اگر دشمن حکومت کی شہ پر یا کسی اور برتے پر آپ کے گھروں پر حملہ کرتا ہے۔ آپ کے بچوں اور عورتوں کی جانوں سے کھیلنے کی کوشش کرتا ہے تو آپ کو مکمل دفاع کی اجازت ہے اور آپ دیکھیں گے کہ کمزور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا اور آپ کی حفاظت کے سامان پیدا فرمائے گا **اور اس راہ میں اگر آپ کو قربانیاں دینی پڑیں گی تو ہر قربانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو عظیم الشّان فتوحات عطا فرمائے گا اور اس دنیا میں بھی اجر عطا کرے گا اور دوسری دنیا میں بھی اجر عطا کرے گا۔ احمدی...... کا خون ضائع ہونے والا نہیں ہے۔ اس کے ایک ایک قطرے کا ظالموں سے حساب لیا جائے گا اور اس کا ایک ایک قطرہ جماعت احمدیہ کے لئے نئی بہاریں لے کر آئے گا اور نئے چمن کھلائے گا اور نئی بستیوں کی آبیاری کرے گا اور تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کے نشوونما کے لئے یہ قطرہ باران رحمت کے قطروں سے بڑھ کر ثابت ہوگا۔**

شہادتوں کا جواب (دی گئی) ہیں اور ان واقعات کا' مجھے کوئی شبہ نہیں کہ حضرت صاحبزادہ عبدالطیف صاحب کی شہادت سے ایک گہرا تعلق ہے اور بہت سے امور اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ یہ واقعہ اتفاقی نہیں ہے۔ اس لئے اس شہادت کے بعد افغانستان کے 100 سال جس عذاب میں گزرے ہیں۔ اس سے پاکستان کو سبق لینا چاہئے۔ اگر پاکستان نے اس بات سے سبق نہ لیا تو جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے' اس کی ترقی تو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ جب سے پاکستان نے مخالفت شروع کی ہوئی ہے' جماعت اگر چل رہی تھی تو تیزی سے دوڑ رہی ہے' اگر دوڑ رہی تھی تو اڑتی چلی جا رہی ہے۔ کوئی دنیا کا ایسا ملک نہیں جہاں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بیسیوں گنا زیادہ تیز رفتار کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہی۔ اس لئے **جماعت کی تقدیر تو آسمان پر لکھی ہوئی ہے۔ تمہارے ذلیل اور رسوا ہاتھ آسمان پر لکھی ہوئی تقدیر کو مٹا نہیں سکتے۔ تمہاری رسوائی کی تقدیر اس زمین پر بھی لکھی جائے گی اور اگر تم اپنے ظلم اور سفا کی سے باز نہیں آئے تو تمہیں خدا کی تقدیر عبرت کا نشان بنا دے گی اور تم ماضی کا حصہ بن جاؤ گے۔ مستقبل میں آگے بڑھنے والی قوموں میں شمار نہیں کئے جاؤ گے۔!"**

(خطبہ 21/ جولائی 1989ء از الفضل 11/ نومبر 1989ء)

خدا کی محبت رکھنے والوں اور اس کی راہ میں قربانیاں کرنے والوں کو خدا مٹنے نہیں دے گا

"ایک اور بچی کے متعلق اطلاع ملی کہ نئی نئی دلہن پاکستان سے آئی تھی اور زیورات جو دیئے تھے اس کی خواہش تو یہی تھی کہ جاؤں گی، خاوند سے ملوں گی تو زیورات پہن کر سج کر پھر مجالس میں جایا کروں گی تو جب اطلاع ملی تو ابھی اس نے زیور پہنا نہیں تھا کوئی۔ چنانچہ ایک دفعہ بھی نہیں پہنا۔ سارا زیور اسی وقت جماعت کی خدمت میں پیش کر دیا اور پھر ایسے جو قربانی کرنے والے ہیں وہ اپنے اوپر کوئی رحم نہیں کرتے یعنی یہ خیال نہ کریں کہ وہ بڑے درد محسوس کرتے ہیں کہ ہم سے یہ کیا ہو گیا ہمارے ہاتھ خالی ہو گئے کیونکہ جو خط آتے ہیں اس میں اصل لطف کی بات یہ ہے وہ اتنے پیار اور محبت سے اپنے خالی ہاتھوں پر نظر ڈالتی ہیں عورتیں پھر جب شیشوں میں دیکھتی ہیں اپنے چہروں کو کہ وہاں جھومر نہیں ہے کوئی، کوئی بُندے باقی نہیں رہے، کوئی بالی باقی نہیں رہی تو بڑا ہی سرور حاصل کرتی ہیں۔ کہتی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ ہے زینت جو خدا کی راہ میں ہمیں نصیب ہوئی ہے۔ تو یہ ایک ایسی جماعت ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ ساری کائنات میں جماعت احمدیہ جیسی آج کوئی جماعت نہیں ہے یہ خلاصہ ہے کائنات کا۔ کیسے ممکن ہے کہ خدا اس جماعت کو مٹنے دے؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ بڑے بڑے متکبر آئے ہیں پہلے بھی مٹانے کے لئے اور خود مٹ کر صفحۂ ہستی سے غائب ہو گئے اور بھی بہت آئیں گے کیونکہ جماعت کا جو رستہ ہے یہ تو رستہ ہی قربانیوں کا رستہ ہے لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان بندوں کو خدا نہیں مٹنے دے سکتا جن کے اندر خدا کی محبت اس طرح ٹھاٹھیں مار رہی ہو اور جو کچھ خدا نے دیا ہو وہ پیش کرتے ہوں اور پھر روتے ہوں کہ ہم پیش کچھ بھی نہیں کر سکے۔"

(خطبہ جمعہ 29؍جون 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 344)

مالی قربانیوں کی بدولت ملک ملک فتوحات کی نوبت بجنے لگے گی
جگہ جگہ سے فتوحات کی نوید سنائی دے گی

"آج کل جماعت احمدیہ جس دور سے گزر رہی ہے اس کا خاص طور پر تعلق اس مضمون سے ہے جو ان آیات میں بیان فرمایا گیا ہے (سورۃ الحدید:12-11) ابھی خدا تعالیٰ کی طرف سے جماعت کے آخری غلبے کی گھڑی کسی ایک ملک میں بھی اس طرح ظاہر نہیں ہوئی کہ جس کے بعد یہ پتہ چلے کہ یہ ملک کلیتہً احمدیت کی گود میں

آ گیا ہے اور ایک سو پچاس ممالک میں جہاں احمدیت پھیلی ہوئی ہے ہر جگہ یہی آیت کریمہ قربانی کی راہوں کی طرف بلا رہی ہے۔ اور یاد دلا رہی ہے کہ **وقت تھوڑا ہے آج قربانیاں کرلو ورنہ کل وہ دن ضرور آئے گا جب تمہیں غلبہ عطا ہوگا۔ پھر اس وقت کو یاد کروگے اور یہ وقت دوبارہ نہیں آئے گا۔** کیونکہ خدا کی طرف سے جو غلبہ آئے گا وہ میراث کے طور پر آئے گا۔ ایسا غلبہ ہوگا جو تمہاری جائیداد بن جائے گا۔ اس وقت جو قربانیاں کروگے ان کا بھی خدا اجر عطاء فرمائے گا۔ اس وقت بھی ایسی صورت حال پیدا ہوسکتی ہے کہ جہاد کے تقاضے تمہیں اپنی طرف بلائیں لیکن **جو آخری نمایاں غلبے سے بعد کی قربانیاں ہیں ان کو نمایاں غلبے سے پہلے کی قربانیوں سے کوئی نسبت نہیں۔**

ابھی باوجود اس کے کہ ہمیں **فتوحات کی آواز سنائی دینے لگی ہے ان کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی ہے نظر آ رہا ہے کہ آج نہیں تو کل اللہ تعالیٰ احمدیت کو غلبہ عطاء فرمائے گا۔ اب وقت ہے کہ اس آیت کی آواز پر لبیک کہیں کیونکہ یہ عظیم تر قربانیوں کے دن زیادہ لمبے نہیں چلیں گے۔ اب جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ملک ملک فتوحات کی نوبت بجنے لگے گی جب جگہ جگہ سے فتوحات کی نوید سنائی دے گی** اس وقت پھر بھی قربانیاں تو خدا کی خاطر جاری رہیں گی کیونکہ یہ قربانیوں کا مضمون صرف ایسے چندوں سے تعلق نہیں رکھتا جو غلبہ دین کی خاطر دیئے جاتے ہیں بلکہ مستقل انسانی ضروریات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور یہ ضروریات کبھی ختم نہیں ہوسکتیں لیکن وہ قربانیاں اور ہوں گی یہ پہلی قربانیاں اور ہوں گی۔"

(خطبہ جمعہ 25/ اگست 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 13/ اکتوبر 1995ء)

قربانیوں کے بعد وسیع تر علاقے آپ کو عطا کیئے جائیں گے

"پس جماعت احمدیہ کے لئے نہ خوف کا مقام ہے نہ غم کی جگہ ہے کیونکہ **ہر قربانی کے بعد آپ کو عظیم تر برکتیں ضرور نصیب ہوں گی۔ ایک جگہ کے نقصان کے بدلے وسیع تر علاقے آپ کو عطا کیئے جائیں گے۔** ایک مسجد کے نقصان کے بدلے جیسا کہ میں نے بتایا اوّل تو ساری سرزمین مسجد بنادی گئی مگر ظاہری مسجدیں بھی اس سے بہت بڑھ کر وسیع زیادہ شان والی ایسے علاقوں میں ملیں گی جہاں لوگ حیا رکھتے ہوں۔ جہاں لوگ خدا کا خوف رکھتے ہوں، جہاں مساجد کی بے حرمتی کو گناہ سمجھا جاتا ہے۔ امن کے ساتھ فرشتوں کی حفاظت میں آپ کو ایسی مسجدیں عطا ہوں گی اور زور لگانا ہے تو لگا دیکھیں مولوی بھی، ان کی حکومتیں، ان کی عدالتیں، خدا کی اس تقدیر کو یہ بدبخت کبھی بدل نہیں سکتے ناممکن ہے کہ اللہ کی اس تقدیر کو یہ بدل دیں۔ پہلے کب بدل سکے ہیں جواب بدل کے دکھا دیں گے۔ اس لئے میں ان لوگوں کو جو آج اشک بار ہیں حزیں دلوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، بھاری دل

لئے بیٹھے ہیں ان کو بتاتا ہوں کہ ان آنسوؤں کو پونچھ ڈالو' تمہارے لئے رونے کا مقام نہیں ان بدبختوں کے لئے رونے کا مقام ہے۔ فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا قرآن کریم ایسے موقعوں پر فرماتا ہے کہ یہ ہنس رہے ہیں۔ ان بدبختوں کو پتہ کیا ہے کہ ان کے لئے کیا مقدر ہے اگر ان کو سمجھ آئے کہ یہ کیا کر رہے ہیں اور کس وجہ سے ہنس رہے ہیں تو ہنسیں کم اور روئیں بہت۔ ایسا روئیں کہ وہ رونا پھر ختم نہ ہو۔ تو ان کے لئے تو خدا کی تقدیر وہی ظاہر ہوگی جو دائمی رونے پر ان کو مجبور کر دے گی۔"

(خطبہ جمعہ 16 ستمبر 1994ء از الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 1994ء)

جو بھی صورت ہو فتح اور نصرت ہمارے مقدر میں ہے

"بہت سے خوش نصیب ہیں جو بدلے ہوئے حالات کو ضرور دیکھیں گے جن کے سامنے تاریکیوں کا دل پھاڑا جائے گا اور نور کے چشمے اس سے پھوٹیں گے۔ بہت سے خوش نصیب ہیں جو اس سے پہلے خدا کی راہ میں جان بھی دیں گے اور اپنے رب کا قرب ان کو نصیب ہوگا اور وہ اپنے آپ کو بہتر سمجھیں گے ان لوگوں سے جو ان خوشیوں کو دیکھنے کے لئے پیچھے چھوڑے گئے لیکن **جو بھی صورت ہو فتح اور نصرت ہمارے مقدر میں ہے اور کوئی نہیں دنیا میں جو اس مقدر کو بدل سکے۔**"

(خطبہ عید الاضحیٰ 6 ستمبر 1984ء از خطبات عیدین صفحہ 402)

۞ ...... ابتلاء اور غلبۂ اسلام ...... ۞

جماعت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں اس نے دکھوں کے رستوں سے گزر کر جیتنا ہے

"میں پھر یقین دلاتا ہوں آپ کو جماعت احمدیہ کو کوئی خطرہ نہیں۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہے اس نے لازماً جیتنا ہے دکھوں کے رستوں سے گزر کے جیتنا ہے اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن جیتنا بہر حال ہے لیکن ان ظالموں کو خطرہ ہے جو خدا اور خدا کی جماعت سے ٹکر لے بیٹھے ہیں اس لئے اپنی دعاؤں میں اس بات کا خیال کریں اور وہی بات کہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں کہ

؎ اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوائے حُبِّ پیغمبرم

(درثمین فارسی صفحہ: 107)

کہ اے میرے دل بہت دکھ اٹھائے تو نے قوم سے لیکن اس طرف تو خیال کر یہ بھی تو نگاہ میں رکھ کا آخر کنند دعوائے حبّ پیغمبرم۔ آخر میں میرے ہی محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت کے یہ بھی تو دعوے دار ہیں۔ تو اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے، حوصلے عطا فرمائے اور وہ دن جلد لائے جب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سب دکھ خوشیوں میں تبدیل کئے جائیں گے، تمام غم راحت واطمینان میں بدل دیئے جائیں گے، تمام فکریں دور کی جائیں گی اور اگر ظالم باز نہ آئے تو ہر ظلم ان پر لوٹایا جائے گا۔ اللہ ہمیں اس دن کے دیکھنے سے محفوظ رکھے اور خدا کرے کہ ایسا ہو کہ ظالم ظلم سے باز آجائیں، ائمۃ الکفر کو عبرت ناک سزائیں ملیں اور عالمِ اسلام ان سزاؤں سے محفوظ رہے۔ (آمین)"

(خطبہ جمعہ 25 رمئی 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 279)

لازماً جماعت احمدیہ اور اس کے عاجز اور غریب بندے جیتیں گے

"اس جماعت کو دنیا کی کون طاقت مار سکتی ہے! بڑا ہی جاہل ہے وہ شخص جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اٹھا ہوں اس دنیا میں اس جماعت کو تباہ کرنے کے لئے، بڑے بڑے پہلے آئے ہیں، بڑے بڑے ہم نے پہلے دیکھے ہیں آئے اور نیست و نابود ہو گئے، ان کے نشان مٹ گئے اس دنیا سے، لیکن ان غریبوں کی قربانیوں کو خدا نے قبول فرمایا اور پہلے سے بڑھ کر عظمت اور شان عطا کی جنہوں نے اپنے گھر خدا کے لئے خالی کئے۔ ان پر اتنی برکتیں نازل فرمائیں کہ آج ان کی اولادیں بھی ان کی نیکیوں کا پھل کھا رہی ہیں اور وہ ختم نہیں ہو رہا۔ **تو اس نئے قربانی کے دور میں جماعت جو داخل ہوئی ہے، نئی خوشخبریوں کے دور میں داخل ہوئی ہے، نئی عظیم الشان ترقیات کے دور میں داخل ہوئی ہے** اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ اب ہم ان مقاصد کو بھی حاصل کر رہے ہیں جن کی خاطر ان چندوں کی تحریکات کی گئیں تھیں............

پھر وقف جدید کا میں نے بتایا اور ابھی وہ موومنٹ نہیں چلی تھی جو بعد میں پیپلز پارٹی نے چلائی تو میں نے ان کو کہا کہ آپ دیکھیں گے کہ آپ بھی ایک تحفہ دیں گے ہمیں اور اس تحفے کو بھی خدا فضلوں میں تبدیل کرے گا اور جماعت پہلے سے بہت زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھے گی چنانچہ یہی ہم نے دیکھا۔ تو جس خدا کی یہ اٹل تقدیر جماعت نے دیکھی ہو اور ہر دکھ کو رحمتوں اور فضلوں اور خوشیوں میں تبدیل ہوتے دیکھا ہو اس جماعت کے حوصلے کون مٹا سکتا ہے؟ اس جماعت کو شکست کون دے سکتا ہے؟ **اس لئے لازماً جماعت احمدیہ جیتے گی۔ لازماً آپ جیتیں گے اور خدا کے یہ عاجز اور غریب بندے جیتیں گے** جن کو آج دنیا کمزور سمجھ کر جو ظالم اٹھتا ہے اس پر ظلم

شروع کر دیتا ہے مگر تقدیر الٰہی نے آپ کا کبھی ساتھ نہیں چھوڑنا۔ کبھی ہمت نہ ہاریں، ہمیشہ دعاؤں اور صبر کے ساتھ اپنی اس راہ پر قائم رہیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کثرت کے ساتھ آپ پر فضل نازل فرماتا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا۔

جو خوشخبریاں میں نے آپ کو سنائیں ان میں ایک ایسی خوشخبری کا بھی اضافہ کرنا چاہتا ہوں جو ان سب پر بھاری ہے، اس سے زیادہ عظیم الشان خوش خبری کوئی احمدی اپنے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا اور وہ خوش خبری ہمیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے دی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں، کنز العمال میں ہے یہ حدیث، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے سارے حقوق تلف کر لئے جائیں گے لیکن وہ اپنی طرف سے تمام حقوق ادا کیا کریں گے باوجود اس کے کہ ایک طرف لوگ ان کے حقوق تلف کر رہے ہوں گے وہ اپنی طرف سے تمام حقوق ادا کرتے رہیں گے۔ **ایسے لوگوں کے متعلق آنحضرت ﷺ نے خوش خبری دی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ خدا ان پر فضل نازل فرمائے گا، اللہ ان کو ضائع نہیں کرے گا اور میں یہ خوش خبری ان کو دیتا ہوں کہ وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔** (کنز العمال، الاکمال الباب السابع، فضائل فی ھذہ الامۃ المرحومۃ، المجلد الثانی عشر) تو جس جماعت کے نصیب میں، جس کے مقدر میں یہ لکھا جائے کہ چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو ان کا حال بتا دیا گیا تھا، بتایا گیا تھا کہ ان کے سارے حقوق تلف کر لئے جائیں گے لیکن وہ اپنی طرف سے سارے حقوق ادا کرتے رہیں گے اور چودہ سو سال پہلے حضورؐ نے یہ پیغام بھیجا ہو ہمیں کہ میں تمہارا ہوں تم میرے ہو اس سے بڑھ کر اور کیا جنت ہمارے لئے ہو سکتی ہے۔ **پس یہ بھی خوشخبری ہے وطوبیٰ لکم اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! تمہیں طوبیٰ ہو، تمہیں بے انتہا برکتیں اور خوش خبریاں خدا کی طرف سے پہنچتی رہیں کہ تم محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہو چکے ہو اور محمد مصطفیٰ ﷺ تمہارے ہو گئے۔"**

(خطبہ جمعہ یکم جون 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 295-290)

جماعت ہر مصیبت اور ابتلاء میں زیادہ مستحکم ہو کر نکلے گی

"جہاں تک جماعت احمدیہ کی بقاء اور اندرونی استحکام کا تعلق ہے یہ بات تو شک سے اسی طرح بالا ہے جس طرح اس وقت ہم سورج کو آسمان پر دیکھ رہے ہیں، کہ **جماعت احمدیہ کے استحکام کو دنیا کی کوئی طاقت ہرگز متزلزل نہیں کر سکتی کیونکہ اس کے استحکام کی ضمانت خود خدا تعالیٰ نے دی ہے** یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ پس اس کی جڑیں تو مستحکم اور مضبوط ہیں لیکن جہاں تک انفرادی طور پر چند احمدیوں کو مزید اذیتیں دینے کا

تعلق ہے یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے کہ مذہبی جماعتوں کے بعض افراد کو قربانی دینی پڑتی ہے۔ جیسا کہ اس دور میں جماعت احمدیہ کے افراد قربانیاں دے رہے ہیں۔ پہلے بھی جماعت احمدیہ بڑے حوصلے اور کامل وفا کے ساتھ قربانیاں دیتی رہی ہے، آئندہ بھی جہاں تک خدا کی تقدیر میں لکھا گیا ہے، یہ قربانیاں جماعت دیتی چلی جائے گی۔ کبھی دنیا میں ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ سچوں کی جماعت کو جھوٹے ظلم کا نشانہ بنا کر اور ان کا خون چوس کر پنپ سکیں۔ یہ واقعہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے ظالم مظلوموں کو چند دن اور ظلم کا نشانہ بنا سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن انہیں خود اس سے بہت زیادہ بڑھ کر ظلموں کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔

پس جماعت احمدیہ ہر تکلیف کے لمبے دن میں سے اور زیادہ طول قامت ہو کر نکلے گی۔ ہر مصیبت اور ابتلاء کے وقت میں سے اور زیادہ مستحکم ہو کے نکلے گی۔ یہ وہ تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں بدل سکتی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ظالم سزا کے بغیر نہیں رہیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 5/ستمبر 1986ء بمقام بیت النور اوسلو ناروے از ضمیمہ ماہنامہ مصباح ستمبر 1986ء)

انقلاب تو بہت بڑا آنے والا ہے اور خدا تعالیٰ نے آپ ہی کو اس کے لئے چنا ہے

"انقلاب تو بہت بڑا آنے والا ہے اور خدا تعالیٰ نے آپ ہی کو اس کے لئے چنا ہے مگر انقلاب تب آئے گا جب آپ کا وقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وقت کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے گا۔ جب قدم بقدم اس آقا کے پیچھے آپ کا وقت غلاموں کی طرح پیروی کرے گا تب یہ انقلاب دنیا میں ضرور آئے گا پھر آپ کو اتنا بھرپور پھل ملے گا۔ کہ آپ واقعۃً جس طرح کہتے ہیں کہ سنبھالا نہیں جاتا اس طرح کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ آپ کے وقت کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے گا۔ بہترین شیریں دائمی پھل اس کو لگنے شروع ہو جائیں گے اور کتنی شاخیں ہیں جن کا وقت اس طرح مثمر ہو چکا ہے۔ کتنی ایسی شاخیں ہیں جو صرف موت کی حالت میں موت ہی کا انتظار کر رہی ہیں۔ اور ان کا کوئی بھی مقصد نہیں۔"

(خطبہ جمعہ 9/جنوری 1987ء از ضمیمہ ماہنامہ مصباح جنوری 1987ء)

پہلے سے بڑھ کر انفرادی قوت بھی اور روحانی قوت بھی جماعت کو نصیب ہو گی

"مذہبی دنیا میں ترقیات، زندگی کی آخری سانس تک ہمارے لئے مقدر ہیں اور کوئی ترقی ایسی نہیں جو مفت مل سکے ہر ترقی کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے اور کچھ صرف کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک سائنٹیفک اصول ہے جس میں کوئی

استثناء آپ نہیں دیکھیں گے اگر جماعت احمدیہ میں سے کسی کو یہ خیال ہو کہ یہ ابتلاء کا دور لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے یا ایک جگہ کی بجائے دوسری جگہوں پر بھی ابتلاء شروع ہو گئے ہیں تو اس کے نتیجہ میں اس کے دل میں خوف اور مایوسی پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ ساری مذہبی تاریخ گواہ ہے کہ ایسے ابتلاء مزید بلند تر منازل کی طرف لے جانے والے ہوا کرتے ہیں لا مذہب قوموں کے ابتلاء بعض دفعہ ان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ لیکن با خدا مذہبی قوموں کے ابتلاء ان کو کبھی ہلاک نہیں کیا کرتے۔ لازماً بلا استثناء ہمیشہ ہر ابتلاء کے بعد وہ نئی قوت نئی شان نئی زندگی کے ساتھ باہر نکلتے ہیں۔ پس اس امر کو سامنے رکھ کر ابتلاء پر نظر کریں اور ان کے مقابلہ کی کوشش کریں لیکن مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

ابتلاؤں کے ضمن میں حضور نے بنگلہ دیش میں برہمن بڑیا اور اس کے ماحول میں جماعت احمدیہ کے افراد پر مولویوں کے شدید مظالم کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ پاکستان اور یہاں کے حالات میں فرق ہے۔ پاکستان میں کلمہ پڑھنے سے روکا جا رہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جب تک کلمے سے باز نہیں آؤ گے ہم تمہیں مارتے جائیں گے۔ بنگلہ دیش میں مخالف یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کلمہ نہیں پڑھتے اس لئے وہ کلمہ پڑھانے کے لئے مارتے ہیں اور جب کلمہ پڑھ کر سناتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار بھی کرو۔ لیکن ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا کہ کلمہ پڑھنے کے نتیجے میں سزا ملی ہو۔ دراصل حضرت بانی سلسلہ سے انکار کروانے کے لئے ایسے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔

ان مظالم کے نتیجہ میں...... **تو کوئی شک نہیں کہ لازماً پہلے سے بڑھ کر انفرادی قوت بھی جماعت کو نصیب ہوگی اور روحانی قوت بھی نصیب ہوگی اور اخلاقی لحاظ سے بھی جماعت بہت ترقی کرے گی۔"**

(خلاصہ خطبہ جمعہ 18ستمبر 1987ء از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید ستمبر 1987ء)

ابتلاؤں کی یہ رات جلد ختم ہوگی

"جماعت احمدیہ نے تکلیفوں کا جو لمبا زمانہ بڑے صبر سے برداشت کیا ہے اور اب تک برداشت کرتی چلی جا رہی ہے اس سے بکثرت احمدیوں کو جو اصلاح نفس کی توفیق ملی ہے اور تعلق باللہ میں اضافہ ہوا ہے وہ بلاشبہ اس ابتلاء کا ایک عظیم پھل ہے۔ مگر میں اللہ کی رحمت سے بھاری امید رکھتا ہوں کہ **انشاء اللہ تعالیٰ اس ابتلاء کی یہ رات جلد ختم ہوگی اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کی ایک نئی صبح ضرور طلوع ہوگی۔** کچھ لوگ بہر حال کوشش کریں گے کہ اس راہ میں روڑے اٹکائیں اور دن کا راستہ روک دیں مگر

ع بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

............الفضل جس صبح صادق کا پیغام لے کر آج آپ کے ہاتھوں تک پہنچا ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد تر روز روشن میں تبدیل فرما دے اور تمام دنیا اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حقانیت کے نور سے روشن ہو جائے............اہل پاکستان ہی کو نہیں تمام بنی نوع انسان کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے حقیقی آزادی نصیب کرے۔ ان کے اجسام کو ہر قسم کی آمریت کے تسلط سے اور ان کی روحوں کو ہر نوع کے شرک اور شر کے غلبہ سے دائمی نجات بخشے (آمین) خدا کرے کہ اب ہر دن ہمارے لئے نئی خوشیاں لے کر طلوع ہو اور ہر رات رضائے باری کی نئی اور دائمی لذتیں لے کر آئے۔ آپ سب کو الفضل کی اشاعت نو مبارک ہو۔ (آمین)"

(الفضل کے دوبارہ اجراء پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا خصوصی پیغام از الفضل 28/نومبر 1988ء)

مظالم کا دور ختم ہوتے ہی لاکھوں افراد احمدی ہو جائیں گے

ایک اخباری نمائندے کے پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم کے حوالے سے سوال پر حضور رحمہ اللہ نے فرمایا۔

"ہم الٰہی جماعت ہیں اور الٰہی جماعتوں کے مستقبل کا انحصار سیاسی حکومتوں کے بدلنے پر نہیں ہوا کرتا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ احمدیوں نے پاکستان میں ہر قسم کے مظالم سہے لیکن اپنا سر اونچا ہی رکھا اور نہ صرف یہ کہ وہ اپنے للّٰہی مقاصد سے ذرہ بھر بھی پیچھے نہیں ہٹے بلکہ ان مظالم کے نتیجہ میں وہ پہلے سے بھی بڑھ کر تعداد اور کوالٹی میں ابھرے اور نمایاں ہوئے ہیں۔......**ان مظالم کے ختم ہوتے ہی وہ ہزاروں لاکھوں افراد جنہوں نے اس دور میں جماعت کے بے مثال کردار کو دیکھا ہے جوق در جوق جماعت احمدیہ میں داخل ہو جائیں گے۔**"

(آئرلینڈ کے اخباری نمائندے سے گفتگو کا خلاصہ 29/مارچ 1989ء از الفضل 10/جون 1989ء)

احمدیت کے دل میں محمد مصطفیٰؐ اور اللہ کی محبت کے Birth Mark کو تم نہیں مٹا سکتے

"پس وہ آگ جو چک نمبر 563 پر اُگلی گئی یا ننکانہ صاحب کے معصوم احمدیوں کے گھروں پر برسائی گئی یہ ان کے دلوں سے نکل کر ان گھروں پر آ لپکی ہے۔ اس نے ہماری جائیدادوں کے ظاہر کو تو جلایا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک بھی احمدی نہیں ہے جس کے دل پر وہ آگ لپک سکی ہو۔ دل اس آگ سے مامون و محفوظ ہیں کیونکہ جن دلوں میں خدا کی محبت ہے اور بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی ہے ان کو دنیا کی کوئی آگ جلا نہیں سکتی۔ لیکن ان کو میں یہ ضرور مطلع کرتا ہوں کہ ایک اور آگ ہے جو دلوں پر لپکتی ہے اور وہ خدا کی آگ ہے پہلے بھی تم اسی

آگ میں جل رہے ہو۔ اب اور بھی زیادہ اپنے لئے اس آگ کو بھڑ کانے کا سامان کر رہے ہو......

احمدیوں کے خلاف مزید منصوبے بنائے جارہے ہیں لیکن یہ تو انسان کی بنائی ہوئی تدبیریں ہیں جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ خدا کے نام پر کوئی سودا نہیں کر سکتی اور خدا تعالیٰ نے جو اپنی محبت اور اپنے محبوب ترین رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دی ہے وہ ہمارے وجود کا ایک انمٹ حصہ بن گئی ہے اسے الگ کرنا ہمارے قبضۂ قدرت میں نہیں یہ تو ہمارا پیدائشی نشان Birth Mark ہے ہمارے گھروں کو جلا دو ہمارے جسموں کو جلا دو۔ **ہمارے اموال لوٹ لو مگر خدا کی قسم محمد مصطفیٰ ﷺ کے خدا کی قسم اور کائنات کے خدا کی قسم احمدیت کے دل میں محمد مصطفیٰ ﷺ اور اللہ کی محبت کا جو پیدائشی نشان Birth Mark ہے اس کو تم نہیں مٹا سکتے، تمہاری آگیں جسموں تک جا کر ختم ہو جائیں گی۔ ہاں دلوں تک پہنچنے والی ایک آگ ہے جو خدا تعالیٰ جلاتا ہے اور جب وہ برسائی جائے گی تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں اس آگ میں جلنے سے بچا نہیں سکتی......**

مگر وہ قومیں جو خدا کے لئے خدا کی طرف سے ابتلاؤں میں ڈالی جاتی ہیں ان پر ان لعنتوں میں سے ایک بھی صادق نہیں آتی اور نہ ان کے قدم رکتے ہیں اور نہ ان کے حوصلے پست ہوتے ہیں۔ **یہ وہ تقدیر ہے جو جماعت احمدیہ کی تقدیر ہے پہلوں نے بھی آزمایا تھا تم بھی آزما لو اور تمہاری اگلی نسلیں بھی آزماتی چلی جائیں مگر جماعت احمدیہ کی ترقی کو تم نہیں روک سکتے۔ جماعت احمدیہ کے قدم ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔** قربانی کے ہر میدان میں ہم لبیک کہیں گے۔

............آج میرے دائیں بائیں آگے پیچھے لڑنے کا وقت نہیں، کلمہ توحید کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے لڑنے کا وقت ہے۔ اس لئے میں نے بار بار آپ کو یہ سمجھایا ہے کہ یہ وہی آواز ہے جو پہلی آواز تھی آج ہم سے کلمہ توحید سے تعلق توڑنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر تم یہ اعلان کر دو کہ خدا ایک نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ اس کے سچے رسول نہیں تو ہم تمہارے لئے آسانیاں پیدا کر دیں گے۔ لیکن محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت اور توحید کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ ہم اس کے آگے بھی لڑیں گے اور اس کے پیچھے اور اس کے دائیں اور اس کے بائیں ہر طرف لڑیں گے۔ کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو اس لحاظ سے ہمیں شکست دے سکے پس ہمارا تمہیں وہی جواب ہے جو محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں کا جواب تھا............

پس ننکانہ صاحب کی جماعت یا 563 گ ب کی جماعت کو بھی اس میں شامل کر لیں۔ یہ اس صدی کی وہ پہلی خوش نصیب جماعت ہے جو آئندہ صدی کے لئے جماعت کے عزم کا نشان بن گئے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کو مغلوب نہیں کر سکتی۔ یہ فیصلہ تمام صدی اور آئندہ صدیوں تک محیط رہے گا۔ اس سورۃ میں ایک اور فیصلہ بھی

بیان ہوا ہے کہ جو باتیں تم کر رہے ہو اللہ بھی اس پر شاہد ہے وہ تمہیں موقعہ دے گا لیکن اگر تم نے ظلم کی تکرار کی تو یاد رکھو کہ خدا بھی تکرار کرنا جانتا ہے۔"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 14/اپریل 1989ء از الفضل 26/اپریل 1989ء)

وہ ہاتھ شل کر دیئے جائیں گے جو احمدیت کو مٹانے کے لئے آج اٹھے ہیں یا کل اٹھیں گے

"پس تم یہ نہ دیکھو کہ آج تلوار کس کے ہاتھ میں ہے تم یہ دیکھو کہ وہ ہاتھ کس خدا کے قبضے میں ہے۔ وہ بازو کس کی قدرت کے تابع ہیں جنہوں نے آج تمہارے سر کے اوپر ایک تلوار سونتی ہوئی ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تلوار پہلے گرے گی مگر **ہمارا خدا جانتا ہے اور وہ گواہ ہے کہ تلوار گرانے والوں پر اس کے غضب کی بجلی پہلے نازل ہو گی اور وہ ہاتھ شل کر دیئے جائیں گے جو احمدیت کو دنیا سے مٹانے کے لئے آج اٹھے ہیں یا کل اٹھائے جائیں گے۔ اس تقدیر کو دنیا کی کوئی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی۔**

گزند پہنچیں گے۔ تکلیفیں پہنچیں گی۔ قرآن فرماتا ہے کہ ایسا ہوگا۔ روحانی اور جذباتی طور پر تم کئی قسم کی اذیتیں پاؤ گے لیکن اگر تم ثابت قدم رہو اور اگر محمد رسول اللہ ﷺ کے اس جواب پر ہمیشہ پوری وفا اور توکل کے ساتھ چمٹے رہو کہ اے تلوار اٹھانے والے دشمن! جس طرح کل میرے خدا نے خدا والوں کو تیری تلوار سے نجات بخشی تھی اور اپنی حفاظت میں رکھا تھا، آج بھی وہی زندہ خدا ہے۔ اسی کی جبروت کی قسم کھا کر ہم کہتے ہیں کہ وہی خدا آج ہمیں تمہارے ظلم وستم سے بچائے گا۔ پس آپ کو اگر ان دعاوی سے تکلیف ہے تو مجھے ان احمدیوں کے اس ردعمل سے تکلیف پہنچی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذلک یہ تلوار اب ان ہاتھوں میں آئی ہے کہ جو ضرور احمدیت کا سر کاٹ کے رہیں گے۔ خدا کی قسم! ایسا نہیں ہوگا۔ ہمیشہ ان ظالموں کی مخالفت نے احمدیت کی ترقی کے سامان پیدا کئے ہیں۔ نئے راستے کھولے ہیں۔ گزشتہ ابتلاؤں میں ضیاء کے گیارہ سال اس طرح کٹے کہ ہر لمحہ اس کی چھاتی پر سانپ لوٹتے رہے مگر احمدیت کی ترقی کو وہ دنیا میں روک نہیں سکا اور آخر انتہائی ذلّت کے ساتھ نامراد اور ناکام اس دنیا سے رخصت ہوا۔ پس تلواروں کے بدلنے سے تمہارے ایمان کیسے بدل سکتے ہیں۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرو اور ثابت قدمی دکھاؤ اور اللہ پر توکّل رکھو اور یقین کرو کہ **وہ خدا جس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے وہ خدا اور اس کے رسول ضرور غالب رہیں گے اور ضرور غالب رہیں گے اور ضرور غالب رہیں گے۔**"

(خطبہ جمعہ 9/نومبر 1990ء از خلیج کا بحران صفحہ 85-84)

(دورِ ابتلاء میں) پھل اس تیزی کے ساتھ گریں گے کہ سنبھالنا دشوار ہو جائے گا

" گذشتہ دورِ ابتلاء میں احمدیوں نے جس صبر اور حوصلے کا نمونہ دکھایا ہے۔ جن کو تکالیف دی گئیں اور ان کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا کیا گیا ان کو خوشخبری ہو کہ آخر برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے...... برکتوں کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے۔ جس تیزی سے برکتوں کے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔ یہ وہ دور ہے کہ لگتا ہے کہ ہم سے یہ ساری برکتیں سمیٹی نہیں جائیں گی باغوں کا تجربہ رکھنے والے جانتے ہیں کہ ایک وقت میں جب پھل آنے کی ابتدا ہوتی ہے تو معمولی کھٹے پھل کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن پھر وہ دور آتا ہے پھل پکنے پر آجاتے ہیں اور اتنا پھل آتا ہے کہ سنبھالا نہیں جاتا۔ اور وہ زمیندار جو پہلے ایک ایک پھل کی حفاظت کرتا تھا وہ دعوت عام دے دیتا ہے کہ آؤ اور توڑ توڑ کر لے جاؤ۔ **احمدیت کے لئے بھی وہ زمانہ آرہا ہے۔ کہ پھل اس تیزی سے گریں گے کہ سنبھالنا دشوار ہو جائے گا۔** اب فصلیں کاشت کرنے کی بجائے پھل کاٹنے کا زمانہ آگیا ہے۔ ساری دنیا میں پھل پک چکے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 11/جون 1993ء از الفضل 14/ستمبر 1993ء)

آسمان پر احمدیت کی تائید میں ایک ہوا چل پڑی ہے دنیا کی کوئی طاقت خدا تعالیٰ کے فضلوں کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی

"چند سال پہلے جب پاکستان میں اس مخالفت کا آغاز ہوا جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے تو آغاز ہی میں میں نے ایک خطبہ میں یہ مضمون خوب کھول کے بیان کیا تھا اور احمدیت کے مخالفین کو خوب اچھی طرح متنبہ کیا تھا کہ آپ جتنا چاہیں دکھ ہمیں پہنچائیں۔ جتنے کانٹے چاہیں راہ میں بوئیں لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ خدا کے فضلوں کی راہ آپ نہیں روک سکتے۔ **خدا کی تقدیر جب کسی پر رحمتوں کی بارش نازل فرمانے کا فیصلہ کرلے تو یہ ناممکن ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت خدا کے فضلوں اور ان لوگوں کی راہ میں حائل ہو سکے جن پر خدا اپنے فضل نازل فرمانے کا فیصلہ کر لیتا ہے** میں نے اس کی مثالیں دیں اور کہا کہ **آپ دریاؤں کے رخ تو موڑ سکتے ہیں لیکن رحمتوں کی بارش کو کیسے روکیں گے، کون سی چھتری تانیں گے جو تمام دنیا پر آسمان سے نازل ہونے والی خدا کی رحمتوں کی بارش کو جماعت احمدیہ پر برسنے سے روک سکے گی۔** اس کے بعد سے مسلسل ہم ہر سال خدا

کی اس عالمگیر فضلوں کی بارش کا مشاہدہ کرتے چلے آئے ہیں اور آئندہ بھی ہمیشہ کرتے چلے جائیں گے۔"

(خطاب جلسہ سالانہ یو۔کے 23 / جولائی 1988ء دوسرا روز از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید اگست 1988ء)

انہی مظالم کی کوکھ سے وہ فجر طلوع ہوگی جس کو میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں

خدا کی قسم بشارتوں کی اور فتح وظفر کی صبح آئے گی

"پھر میری توجہ ایک اور بچے کی طرف چلی گئی۔ اس بچے کے باپ نے مجھے لکھا کہ چھوٹا سا معصوم بچہ ہے۔ ابتدائی کلاسوں میں پڑھتا ہے۔ ایک دن اس حال میں لوٹا کہ کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور جگہ جگہ جسم پر مار کے نشان تھے۔ میں نے کہا بیٹا کیا بات ہے؟ اس نے کہا مجھے تو کچھ پتا نہیں، میں نے تو کچھ نہیں کہا۔ وہ سارے مجھے مرزائی کتا کہتے ہوئے مارنے لگے اور میرے کپڑے پھاڑ دیئے اور کہا تم ناپاک ہو تمہارے ساتھ ہم ان کلاسوں میں نہیں بیٹھ سکتے۔ چنانچہ اس باپ نے لکھا میں نے لاچار مجبور ہو کر اس بچے کو اٹھا لیا ہے اور اپنی بچیوں کے خوف سے ان کو بھی اٹھا لیا ہے تعلیم سے۔ اللہ ان کی تعلیم کا خود انتظام فرمائے۔ تو میں نے سوچا کہ ہاں میرے مولیٰ یہ ان کی عید ہے۔

اور دنیا میں کسی کی عید نہیں ہے تیری راہ میں غم اٹھانے والوں کی عید ہے، ان کی بھی عید ہے جو ان دکھوں کے حالات میں سے گزر رہے ہیں اور ان کی بھی عید ہے جو ان کے لئے راتوں کو اٹھتے ہیں اور روتے ہیں اور ان کے دکھ کو اپنے دلوں میں محسوس کر رہے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ عید نہیں ہے؟ یہ عید تو ہماری عید ہے اور ایسی عید ہے کہ تاریخ ہمیشہ سر اٹھا کر اس عید کی عظمتوں کو دیکھا کرے گی، اس عید کی رفعتوں کو دیکھا کرے گی اور حسرت سے لوگ یاد کیا کریں گے کہ کاش ہم ہوتے تو ہم بھی وہ عید مناتے جو ہمارے مولیٰ نے ان بندوں کے لئے نازل فرمائی تھی **لیکن یہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ غم کے حالات ٹھہرنے والے نہیں ہیں۔ یہ عیدیں اپنے عقب میں بے شمار بشارتیں لے کر آیا کرتی ہیں۔ انہی مظالم کی کوکھ سے وہ فجر طلوع ہوگی جس کو میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں اور خدا کی قسم ضرور وہ فجر طلوع ہوگی۔ وہ خوش خبریوں کی صبح آئے گی، وہ بشارتوں کی صبح آئے گی، وہ فتح وظفر کی صبح** آئے گی اور ہماری عید ایک نئے دور میں داخل ہو جائے گی جو خدا کے فضلوں کا ایک نیا اظہار ہوگا۔

پس اس عید کا بھی انتظار کیجئے صبر اور حوصلے کے ساتھ انتظار کریں۔ دلگیر مت ہوں کیونکہ خدا اپنے وعدے یقیناً پورے کیا کرتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا، ناممکن ہے کہ یہ خدا کی تقدیر کبھی بدل جائے اس لئے میں تو منتظر ہوں اپنے مولیٰ کی راہ میں سر جھکائے ہوئے۔ یہ غم بھی میرے لئے عید ہیں جو خدا کی راہ میں اٹھا رہا ہوں اور آپ میرے

ساتھ اٹھا رہے ہیں۔ وہ خوشیاں بھی ہمارے لئے عید ہوں گی جو ہمارا رب ہمارے لئے بعد میں لے کر آنے والا ہے۔ پس منتظر رہیں اور ہرگز دلگیر نہ ہوں، **لازماً یہ دن بدلیں گے، لازماً خوشی کے دن آنے والے ہیں، اس دن مومن خوش ہوں گے اور اس دن ظالموں کو اپنے کیفر کردار کو پہنچایا جائے گا۔"**

(خطبہ عید الفطر 30/ جون 1984ء از خطبات عیدین صفحہ 35-36)

......صبر اور غلبۂ اسلام......

آنحضرت ﷺ اور حضرت اسماعیلؑ کے صبر کی بدولت آپ ہمیشہ ترقی پر ترقی کرتے چلے جائیں گے

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا صبر صحابہؓ کی صورت میں ان کی جانوں میں ان کی روحوں میں ڈھل گیا اور ایک اسماعیلؑ نہیں محمدؐ رسول اللہ کی امت میں پھر ہزاروں لاکھوں اسماعیل پیدا ہوئے۔ پس آپ بھی اسی امّت سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی دعوت الیٰ اللہ بھی سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اختیار کرنے کے نتیجے میں کامیاب ہوگی۔ محمد مصطفیٰؐ کا صبر اختیار کریں۔ اسماعیلؑ کا صبر اپنے سینوں میں لگائیں تو **یقین رکھیں کہ آپ ہمیشہ ترقی پر ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ دشمن کی کوئی تدبیر آپ کا ادنیٰ سا بھی نقصان نہیں کر سکے گی جو دکھ وہ آپ کو پہنچائے گی اس کے مقابل پر آپ کو اتنی ترقیاں نصیب ہوں گی کہ آپ بلندیوں سے اس دکھ کی حالت کو دیکھیں گے اور ہنسیں گے کہ بھلا یہ بھی کوئی دکھ تھا۔"**

(خطبہ جمعہ 28/ جولائی 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 15/ ستمبر 1995ء)

آج ہم وہ روحیں ہیں جن کے ذریعہ دنیا میں انقلاب برپا ہوگا

" آنحضرت ﷺ نے صبر کا جو راستہ تجویز فرمایا تھا اس کو پکڑے رکھیں۔ اب لازماً وہ انقلاب آئے گا۔ وہ انقلاب ہم نے برپا نہیں کرنا وہ خدا کے فضل سے برپا ہوگا۔ ایسے ملک جہاں صبر کے نمونے دکھائے جائیں گے وہاں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک احمدیت پھیل جائے گی اور **اگر ساری دنیا کے احمدی صبر دکھائیں گے تو تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ احمدیت سے بھر دے گا یہاں تک کہ اس جماعت پر سورج غروب نہیں ہوگا۔** یہ ہے وہ پیغام جو آنحضرت ﷺ مومنین کو دینا چاہتے ہیں اور یہی وہ مضمون ہے جو سورۂ عصر میں بیان ہوا ہے جو

راتوں کو دن بنانے والا مضمون ہے۔

مجھے بعض دفعہ تعجب ہوتا ہے بعض لوگ بڑی بے صبری سے لکھ دیتے ہیں کہ اب کیا ہوگا؟ اب تو قبریں اکھاڑ کر ہمارے مُردے باہر پھینکے جانے لگے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ ایک مُردہ کیا تمام احمدیوں کی لاشیں بھی اکھاڑ کر پھینک دی جائیں تب بھی وہ اپنے مسلک سے نہیں ہٹیں گے اور ہرگز نہیں ہٹیں گے۔ وہ اپنے رب کریم پر توکّل کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے اور کسی صورت میں صبر کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ ہم مظلوم بن کر زندہ رہنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور مظلوم بن کر ہی زندہ رہیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم پر ظلم کا داغ کبھی نہیں لگ سکے گا۔

پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ خدا کی راہ میں ہر دکھ اور تکلیف برداشت کریں۔ خدا پر توکّل کریں اور اس سے دعائیں کریں پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل آپ پر کس طرح نازل ہوتے ہیں۔ یہی ہماری تقدیر ہے اسی تقدیر کے ساتھ ہم نے آگے بڑھنا ہے۔ اسی طرح ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے۔ صبر اور نصیحت یہی دو ہتھیار ہیں جو ہمیں عطا کئے گئے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ صبر اور نصیحت کے طریق پر قائم رکھے، ہمارا مدد و مددگار رہو، ہمارے حق میں وہ ساری خوشخبریاں پوری فرمائے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے صبر کرنے والوں کو دی ہیں اور وہ تمام خوشخبریاں پوری فرمائے جو غلبہ اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات سے وابستہ تھیں۔ حقیقت ہے کہ آج **ہم وہ روحیں ہیں جن کے ذریعہ دنیا میں انقلاب برپا ہوگا، ہم وہ انقلابی ہیں جن کے ذریعہ ایک نہ ایک دن ضرور دنیا کی تقدیر بدل جائے گی۔ ہم نے دکھوں کو راحتوں میں بدلنا ہے، ہم نے راتوں کو دنوں میں بدلنا ہے۔** اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(خطبہ جمعہ 22/ اپریل 1983ء از خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 239)

دنیا کی ساری طاقتیں بھی مل کر شکست نہیں دے سکتیں لازماً آپ کامیاب ہوں گے

حضورؒ نے مسجد مبارک ربوہ میں 28/ اپریل 1984ء کو بعد نماز عشاء حاضر احباب جماعت کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ۔

"میں آپ کو صبر کی تلقین کرنا چاہتا ہوں یاد رکھیں سب سے بڑی طاقت صبر کی طاقت ہے جو الٰہی جماعتوں کو دی جاتی ہے اور جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

صبر دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے اور دعاؤں میں قوت پیدا کرتا ہے اور الٰہی جماعتوں کا صبر روحانیت میں تبدیل ہونے لگتا ہے اس لحاظ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ جماعت ایک نئے روحانی دور میں داخل ہو رہی ہے۔ لہٰذا یہ غم جو آپ کو ملا ہے اس کی حفاظت کریں اور اس کو دردناک دعاؤں میں تبدیل کرتے رہیں۔ اگر آپ ایسا کریں **گے تو آپ کی دعاؤں اور گریہ وزاری سے عرش کے کنگرے بھی لرزنے لگیں گے۔ پس اس غم کی حفاظت کریں اور اسے ہرگز نہ مرنے دیں یہاں تک کہ خدا کی تقدیر خود اسے خوشیوں میں تبدیل کر دے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دنیا کی ساری طاقتیں بھی مل کر آپ کو شکست نہیں دے سکتیں۔ لازماً آپ کامیاب ہوں گے۔"**

(ماہنامہ خالد مئی 1984ء)

اللہ تعالیٰ کی بشارتیں ضرور پوری ہوں گی

"حضرت مسیح موعود کو یہ خبر دی گئی تھی کہ تمہارے زمانے میں جب قدرت ثانیہ کے مظہر رابع کا دور ہوگا پھر اس قسم کے حالات ہوں گے کہ لازماً تم لوگوں کو صبر کرنا پڑے گا اور لازماً توکّل سے کام لینا ہوگا اور اگر ایسا کرو گے پھر تم اللہ تعالیٰ کو بہترین وکیل پاؤ گے اس سے بہتر کوئی ذات نہیں۔ جس پر توکّل کیا جا سکے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کو خوشخبری دی گئی ہے کہ ان مومنوں کو خوشخبری دے دے ان کے لئے بہت ہی عظیم فضل خدا تعالیٰ کے ہاں مقدر ہے۔ پس وہ خوشخبری دی گئی جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومنین کو دی تھی وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے خدا تعالیٰ نے آپ کو بھی دی ہے اور وہ خوشخبری میں آج آپ کو پہنچاتا ہوں کہ صبر کرنے والوں کا صبر کبھی ضائع نہیں جائے گا۔ توکّل کرنے والے اپنے خدا کو بہترین وکیل پائیں گے۔ پس ہمت اور حوصلے اور صبر اور توکّل اور دعاؤں کے ساتھ اس وقت کو کاٹیں اور **یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو بشارتیں آپ کے حق میں مقدر فرمائی ہیں وہ ضرور پوری ہوں گی اور فضل کبیر آپ کا منتظر ہے۔"**

(خطبہ جمعہ یکم نومبر 1985ء از ضمیمہ انصار اللہ نومبر 1985ء)

یہ خون برسانے والے بادل رحمت کی بارش برسانے والے بن جائیں گے

"آنحضرت ﷺ کے غلام ہوتے ہوئے ہمیں یہ دکھ دیکھنے تھے اور یہ ہمارے مقدر میں تھے۔ پس ہمارا

فرض ہے کہ ہم حضور ﷺ کی طرح مسلسل دکھ اٹھا کر صبر کریں اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے اور یقیناً ہم ایسا کر رہے ہیں تو پھر یقین رکھیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو صبر کا بے انتہا شیریں پھل عطا فرمایا تھا وہ جماعت احمدیہ کو بھی آپ ﷺ کی غلامی کی برکت سے پھل عطا فرمائے گا۔

؎ تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطرات محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

پہلے بھی اسی طرح کے بھیانک دور گزرے ہیں۔ اور پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے لیکن ان خوفناک بادلوں سے جو خون برسانے والے تھے بالآخر رحمت کے قطرے برسنے لگے اور پھر وہ موسلا دھار بارشوں میں تبدیل ہو گئے۔ یہ بادل جو بھیانک اٹھے ہیں یہ جو خون برسا رہے ہیں آپ کے اوپر۔ **لیکن خدا کی قسم! آپ کا صبر ان پر غالب آئے گا اور آپ کی آہیں ان بادلوں کی صفات کو تبدیل کر کے رکھ دیں گی یہ خون برسانے والے بادل ایک دن آپ دیکھیں گے رحمتیں برسانے والے بادلوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔**

جماعت احمدیہ مٹنے کے لئے نہیں بنائی گئی‘ یہ وہ جماعت نہیں ہے جس کی سرشت میں ناکامی کا خمیر ہو۔ اس نے ساری دنیا میں پھیلنا ہے اور بڑھتے چلے جانا ہے اور اس سرزمین میں بھی پھیلنا ہے جہاں آج ہم بیٹھے ہوئے ہیں اور جہاں ہماری کوئی بھی حیثیت نہیں۔ پس کسی قسم کا خوف اور مایوسی اپنے پاس نہ آنے دیں۔ سابقہ تاریخ پر نظر ڈالیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار مرتبہ یہ تاریخ دوہرائی گئی ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار مرتبہ خدا والے ہمیشہ غالب آتے رہے ہیں اور خدائی جماعتوں نے ہی فتح پائی ہے اور خدائی تقدیریں ہی ہمیشہ غالب آتی رہی ہیں۔ **پس آپ کے مقدر میں بھی وہ فتح و ظفر لکھی جا چکی ہے جو ہمیشہ خدا کے ہاں انبیاء اور ان کی جماعتوں کے لئے لکھی جاتی ہے۔"**

(خطبہ جمعہ 29/اگست 1986ء از ضمیمہ ماہنامہ خالد ستمبر 1986ء)

ایک نیا سورج طلوع ہو رہا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰؐ کے نور سے اس کرّۂ عالم کو بھر دے گا

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ معجزہ بڑھتے بڑھتے اپنی تکمیل کے مراحل تک اب پہنچ رہا ہے اور اس کے **بعد اب یہ بات یقینی ہے کہ جماعت احمدیہ عالمی غلبہ کے لئے تیار کھڑی ہے اور ایک نیا سورج طلوع ہو رہا ہے۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور سے اس کرہ عالم کو بھر دے گا** .... یہ سال خاص سال ہے۔ ابتلاؤں کا بھی خاص سال ہے اور انشاء اللہ خدا کی طرف سے جزاؤں کا بھی خاص سال بننے والا ہے۔ **اگر آپ صبر سے کام لیں تو اس کی جزائیں اور اس کی برکتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ سو سال تک آنے والی دنیا آپ**

کے صبر کے پھل کھائے گی۔"

(خطبہ جمعہ 4/اگست 1989ء از الفضل 22/اگست 1989ء)

خدا کی رحمتیں گھنگھور گھٹاؤں کی طرح تم پر برسیں گی

"میں ان مسکین اور بے بس طالب علموں سے کہتا ہوں کہ اپنے کاموں میں مصروف رہو۔ خدا کی خاطر برداشت کرتے جاؤ۔ برداشت کرتے جاؤ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ **ایک دن تم ضرور ایسا دیکھو گے کہ خدا کی رحمتیں گھنگھور گھٹاؤں کی طرح تم پر بھی برسیں گی اور خدا کے فضلوں کو تم اپنی آنکھوں سے برستا ہوا دیکھو گے۔** اس یقین اور صبر پر قائم رہو تو دنیا تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے گی...... خدا تعالیٰ بے انتہا فضل ہم پر نازل فرمائے۔ آپ دیکھیں گے کہ **یقیناً وہ زمانہ آئے گا کہ تمام احمدی جو آج مظلوم ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے مراتب بلند کرے گا......**

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ لکھا کہ

عزت مجھ کو اور تجھ کو ملامت آنے والی ہے

تو امر واقعہ یہ ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور ذلت جو اس وقت ملاں کا مقدر ہو چکی ہے۔ اس لئے صبر کے ساتھ خدا تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے دکھوں کے یہ دن کاٹتے چلے جائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جو رحمتیں احمدیت پر سایہ کئے ہوئے ہیں وہ آپ کے گھر تک بھی پہنچیں گی۔ اور خدا تعالیٰ وہاں بھی حالات کو تبدیل کر دے گا۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ لندن 11/اگست 1989ء از الفضل 16/اگست 1989ء)

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں آپ نے بہر حال بڑھنا ہے دکھوں میں بھی سُکھوں میں بھی اندھیروں میں بھی اور روشنیوں میں بھی بڑھنا ہے

"یہ ناممکن ہے کہ آپ کو دکھ دے کر یہ لوگ جو رزق کما رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ آپ کے رزق میں برکت نہ ڈال رہا ہو۔ اس رزق نے تو بہر حال آگے ہی آگے بڑھنا ہے۔ آپ کسی طرح بھی کمزور نہیں کیونکہ دنیا کی تمام طاقتوں کا سر چشمہ آپ کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا۔

ہم نہ غریب جماعت ہیں نہ کمزور جماعت ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہم نے لازماً آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے...... میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' کہ ابد تک یہی خدا کی تقدیر ہے جو جاری ہو چکی ہے اور جاری رہے گی **آپ نے بہر حال بڑھنا ہے اور ہر حالت میں بڑھنا ہے دکھوں میں بھی بڑھنا ہے سکھوں میں بھی بڑھنا ہے' اندھیروں میں بھی بڑھنا ہے' روشنیوں میں بھی بڑھنا ہے' تکلیف میں بھی بڑھنا ہے' راحت و آرام میں بھی بڑھنا ہے۔ بڑھنا آپ کا مقدر ہے اور یہ وہ مقدر ہے جسے دشمن اب تبدیل نہیں کر سکتا۔"**

(خطبہ جمعہ 26/جولائی 1985ء از ضمیمہ ماہنامہ خالد اگست 1985ء)

......دعا اور غلبۂ اسلام......

آپ اپنی دعاؤں کی بدولت خدا کی رحمت کو موسلا دھار بارش کی طرح برستا دیکھیں گے

"آپ لوگ آجکل اصحاب کہف کے دور سے گزر رہے ہیں اس لئے ہر احمدی گاؤں اور ہر احمدی بستی میں سر جوڑ کر بیٹھیں اور مشورہ کا طریق اختیار کریں۔ اللہ کے حضور عاجزانہ عرض کریں کہ اے مولیٰ ہم انتہائی خراب حالات میں محض تجھ پر توکّل کرتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھانے میں کامیاب ہوئے ہیں تو ہماری مدد فرما اور ہمارے لئے دعوت الی اللہ کے نئے راستے کھول اور کامیابی عطا فرما۔ اگر ہر احمدی کو اس پر عمل کرنے کی توفیق مل جائے تو فتح کا وہ تصور جو ایک عرصے سے آپ کے آگے آگے بھاگ رہا ہے رک کر تیزی سے آپ کی طرف پلٹے گا اور آپ کو اپنی آغوش میں لے لے گا۔ **آپ خدا کی رحمت کو موسلا دھار بارش کی طرح برستا دیکھیں گے۔** ایسا ضرور ہوگا۔ حالات کیسے بھی ہوں ایک لمحہ کے لئے بھی شک میں مبتلا نہ ہوں۔ خدا اس رات کا سینہ پھاڑ کر اس میں سے آپ کے لئے نور کے سوتے جاری کر دے گا۔ آپ مغلوب رہنے کے لئے نہیں غالب آنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ **لیکن آپ کے غلبہ کا راز یہ ہے کہ خدا کے آگے عاجزانہ دعا کرتے ہوئے کہیں رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ کہ اے خدا میں مغلوب ہو گیا ہوں میری مدد کر۔ آپ کی طاقت کا بھید اسی دعا میں پوشیدہ ہے۔ اللہ کے فضل اور رحمت کے ساتھ فتح یقیناً آپ کا ہی مقدر ہے۔"**

(نمائندگان مجلس مشاورت پاکستان کے نام پیغام مارچ 1987ء از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید اپریل 1987ء)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور خوشیاں آنے والی ہیں

دنیا کی ہدایت کے عظیم سامان پیدا ہونے والے ہیں

"خدا تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں یہ سمجھایا کہ یہ دنیا کی کارروائیاں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ تم دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم رکھو اور اسے بڑھاؤ اور اسے مضبوط کرو تو خدا تعالیٰ یقیناً اپنے فضل اور رحم کے ساتھ تمہارے حالات کو تبدیل فرما دے گا اور بے انتہا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ رؤیا میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کلام ایک خاص انداز سے پڑھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ کون وہ بدبخت ہوگا جو خدا کے در پر مانگنے جائے اور پھر نامراد واپس لوٹے اور یہ کلام اگرچہ اکثر ہمارے سامنے پڑھا جاتا ہے لیکن اس کلام کے بعض ایسے مصرعے جو رؤیا میں مجھے یاد رہے اور میں بار بار پڑھتا رہا۔ بیداری کی حالت میں یاد نہیں رہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص پیغام تھا۔ ان مصرعوں میں سے ایک مصرعہ خصوصیت کے ساتھ جو بار بار زبان پر جاری ہوا اور دل پر نقش ہو گیا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی پر قادر ہے۔ جب وہ چاہے گا حیرت انگیز قدرت کے کرشمے دکھائے گا۔ اس لئے دعاؤں کے ذریعے اس پر توکّل کرتے ہوئے' اس کی رحمت کے قدموں سے چمٹے رہو اور امید رکھو کہ وہ اپنے فضل کے ساتھ حیرت انگیز قدرت کے نشان دکھائے گا۔ اور پھر ایک مصرعہ جو خاص طور پر میں نے بار بار پڑھا اور دو چار مصرعوں کے بعد پھر وہ مصرعہ زبان پر آ جاتا رہا وہ یہ تھا کہ۔

ع ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی

اور ساتھ پھر وہ دوسرا مصرعہ بھی اس شعر کا کہ

ع فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِیْ لیکن فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی والا مصرعہ ہر دفعہ نہیں پڑھا لیکن یہ مصرعہ جو ہے۔

ع ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی

یہ تو اس کثرت کے ساتھ میں رات اپنی رؤیا میں گنگناتا رہا ہوں اور بار بار پڑھتا جا رہا ہوں کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بار بار دوسرے مصرعوں سے میری توجہ اس طرف منتقل ہو جاتی تھی۔ اس کی تعبیر میں نے یہ کی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے مہدی بنایا ہے اور خدا کا ہادی کے طور پر آپ پر ظاہر ہونا یہ بتاتا ہے کہ خدا جو

بھی قدرت نمائی فرمائے گا۔ اس کے بہتوں کے لئے ہدایت کے سامان پیدا ہوں گے اور بار بار اس کا ہادی کے طور پر ظاہر ہونا یہ بتاتا ہے۔ یہ بڑی عظیم خوشخبری اپنے اندر رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دنیا کی ہدایت کے عظیم سامان پیدا کرنے والا ہے۔

.... میں نے رؤیا کے دوران بھی یہ محسوس کیا تھا کہ یہ ایک عجیب رؤیا ہے جس کا عام طور پر دیکھنا کم سے کم میرے حالات میں بعید نظر آتا ہے میری سوچوں، میری فکروں کے ساتھ اس مضمون کا اس رنگ میں تعلق نہیں تھا یہ ایک خاص انداز تھا۔ جس کے ذریعے انسان کو یقین دلایا جا رہا ہو کہ یہ خدا کی طرف سے پیغام ہے۔ اسے تم اتفاقی واقعہ نہ سمجھنا۔ پس اس کامل یقین کے ساتھ میں جماعت کی امانت جماعت کے سپرد کرتا ہوں۔ **یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل آنے والے ہیں۔ خوشیاں نصیب ہونے والی ہیں۔ اس کی تیاری شروع کریں اور دعاؤں کو تیز کر** دیں اور خدا کے ساتھ کامل وفا کے ساتھ وابستہ ہو جائیں اور اپنے دلوں کو خدا کے لئے خالص کر دیں۔ شرک کی ہر ملونی سے ان کو پاک کر دیں اور پھر یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ فضاء میں عظیم تبدیلیاں پیدا ہونے والی ہیں اور ان تبدیلیوں کا معراج یہ ہوگا کہ ہادی خدا ہم پر نازل ہوگا اور وہ اس کثرت کے ساتھ دنیا میں ہادی کے طور پر نازل ہوگا کہ جماعت کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کے ذریعے کثرت کے ساتھ قوموں کی ہدایت کے سامان پیدا ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ 20/ اکتوبر 1989ء از الفضل 5/ نومبر 1989ء)

دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حیرت انگیز قدرت نمائی فرمائے گا

"خدا تعالیٰ نے مجھے یہ خوشخبری دی ہے کہ جماعت اگر دعاؤں سے چمٹی رہے تو اللہ تعالیٰ ہرگز اسے شقی نہیں بنائے گا۔ اور اپنے فضل سے حیرت انگیز قدرت نمائی فرمائے گا۔"

(پیغام بر موقع اجتماع خدام الاحمدیہ پاکستان اکتوبر 1989ء از ماہنامہ خالد اکتوبر، نومبر 1989ء)

وہی لوگ خدا کی زمین کے وارث بننے والے ہیں
جو خدا تعالیٰ سے دعاؤں کا تعلق جوڑتے ہیں

"سورۂ نمل کی جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ سوالیہ رنگ میں اس حقیقت کا اظہار فرما رہا ہے کہ کون ہے جو خدا کے سوا بھی تمہاری بے قرار دعاؤں کو یعنی تم میں سے ایسے بے قراروں کی دعاؤں کو جو

مجبور اور لاچار ہو چکے ہوں سنتا ہے اور پھر ان سے برائی اور تکلیف کو دور فرما دیتا ہے۔ **وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ** اور وہ تمہیں زمین میں خلفاء بنانے والا ہے یعنی تم زمین کے وارث بننے والے ہو .... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف مضطر کے ساتھ دعا کے تعلق کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا بلکہ ساتھ ہی مسلمانوں کو ایک عظیم الشان خوش خبری مستقبل کے متعلق دی کہ بالآخر زمین کے وارث تم بننے والے ہو ...... **وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ** تم لازماً اس زمین میں خلفاء بننے والے ہو۔ اور خلفاء الارض سے مراد یہ ہے کہ بالآخر زمین کے وارث تم ہی بنائے جاؤ گے اور اس دنیا کی تقدیر کا فیصلہ تمہارے ذریعہ ہوگا .... ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا کا کلام بہر حال پورا ہو کر رہتا ہے دنیا کی کوئی تقدیر، دنیا کی کوئی طاقت، دنیا کی کوئی تدبیر اسے بدل نہیں سکتی۔

پس آج جب کہ دنیا میں ایک طرف سیاست کے دھارے رواں دواں ہیں اور دنیا کی قومیں یہ سمجھ رہی ہیں کہ بالآخر انسانوں کی تقدیر ان کے باہمی جنگ وجدال کے ذریعہ ان میں سے ایک کے غلبہ پانے کے بعد طے ہوگی اور انسانوں کی تقدیر کی کنجیاں غلبہ پانے والوں کے ہاتھوں میں تھمائی جائیں گی، قرآن اس کے برعکس ایک اعلان کر رہا ہے۔ اور قرآن کے اعلان کے مطابق **آج بھی وہی لوگ خدا کی زمین کے وارث ہیں اور کل بھی وہی وارث بننے والے ہیں جو خدا تعالیٰ سے دعاؤں کا تعلق جوڑتے ہیں** اور قبولیت دعا کے نشان پاتے ہیں۔ آج جس قوم میں بھی یہ علامتیں پائی جاتی ہیں لازماً وہی ہے جس کے ساتھ آئندہ انسانیت کا مستقبل وابستہ ہو چکا ہے......

جماعت احمدیہ عالمگیر روحانی لحاظ سے ایک ایسی زندہ عالمگیر جماعت ہے کہ زمین کے کناروں تک جہاں بھی جماعت احمدیہ پائی جاتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے براہ راست تعلق کے نشان دیکھ رہی ہے۔ وہ نشان ہی اس کی زندگی کی غذا ہیں اور وہی آئندہ مستقبل میں اس کے لئے یقین کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ دنیا جس قسم کی مخالفتیں بھی چاہے کرے جس قسم کے اندھیرے بھی ہمارے سامنے ہماری راہ روکتے ہوئے دکھائی دیں، دعا کا تعلق ایک ایسا تعلق ہے، یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جو ہر قسم کی مخالفتوں پر بالآخر غالب آنے والا ہے اور ہر قسم کے اندھیروں کے سینے چیرنے کی طاقت رکھتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 25/ جولائی 1986ء از ضمیمہ ماہنامہ خالد جولائی 1987ء)

دعاؤں میں مشغول رہنے سے آپ ہی غالب آئیں گے
اور آپ کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے

" دشمن جب ڈرائے گا تو حوصلہ نہیں چھوڑنا دعائیں کرنی ہیں اور یقین میں ادنیٰ سا بھی تزلزل نہیں آنا چاہئے کہ **اللہ تعالیٰ نے ہمیں غالب کرنے کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ زمین کے چپے چپے پر اسلام کو غالب**

کرنے کے لئے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ یعنی روحانیت کے زور سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کی طاقت کے ساتھ دلوں پر غلبہ نصیب ہونا ہے ہمیں، حکومتوں پر غلبہ نہیں، انسانوں کے قلوب پر غلبہ ہونا ہے ان کے جسموں پر نہیں۔ اس بات کو ہمیشہ جماعت کو اپنے پیش نظر رکھتے رہنا چاہئے اور ہمیشہ ان دعاؤں میں اور اس کے علاوہ بہت سی قرآنی دعائیں اور آنحضرت کی سکھائی ہوئی دعاؤں میں مشغول رہنا چاہئے۔ یقین رکھیں کہ لازماً آپ ہی غالب آئیں گے اور لازماً آپ کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے لیکن آپ کو کبھی نہیں مٹا سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

(خطبہ جمعہ 6/اپریل 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 98-197)

اگلی صدی میں جماعت نے غیر معمولی ترقی کرنی ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل ہے

"آج سے سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی فضا میں سانس لئے تھے اسی فضا میں گریہ وزاری کی تھی، اسی فضا میں جو اس زمانے کی فضا ہے آج سے سو سال پہلے آپ نے اپنی راتوں کو اپنے گریوں سے جگا دیا تھا ایسی گریہ وزاری کی کہ اللہ کے حضور یہ عرض کیا۔

ع کون روتا ہے کہ جس سے آسمان بھی رو پڑا

پھر عرض کیا۔

ع شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

میں نے کہا وہی فضائیں ہیں وہی موسم ہیں جو اب دہرائے جا رہے ہیں نہ ہماری کوئی خیر ہے نہ ہماری برکتیں ہیں۔ ہر سو سال کے بعد جب وہ زمانہ آئے گا جس میں مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے اور اس دنیا میں سانس لے رہے تھے اسی قسم کی پہلے سے بڑھ کر تائیدی ہوائیں آسمان سے چلائی جائیں گی۔ پس آنے والے اگلے سو سال بھی اس بات کو یاد رکھیں گے اور اس سے آنے والے بھی یاد رکھیں گے۔ یہ وہ دور ہیں جن میں جماعت احمدیہ نے غیر معمولی ترقی کرنی ہے مگر اس دور کے احمدیوں کو آج بھی میں نصیحت کرتا ہوں اور کل بھی کرتا ہوں کہ غلط فہمی سے ان ترقیوں کو اپنی کسی کامیابی اپنی کسی ہوشیاری کسی چالاکی کی طرف منسوب نہ

کر دینا اپنے عجز کی حفاظت کرنا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا طفیل ہے اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تمام کامیابیوں کو محمد رسول اللہ کی دعاؤں کے صدقے قرار دیا آپ بھی اپنی تمام کامیابیوں کو قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے صدقے قرار دیتے رہیں تو یہ فضل ہیں جو ہر صدی پر بڑھتے ہی چلے جائیں گے خدا ان کو اور بڑھائے اور یہ وہ پورا زمانہ ہم دیکھیں اور خدا کے فضل ہر سال پہلے سے بڑھ کر ہم پر نازل ہوں اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 13/اگست 1994ء از الفضل انٹرنیشنل 4/نومبر 1994ء)

ہمارے تمام اسباب کا شہتیر دعائیں ہیں اور اسباب کے بالے دعاؤں کے شہتیر پر لٹکے ہوئے ہیں

"جب بھی الٰہی جماعتیں اپنے پہلے عہد میں ہی اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیتی ہیں اور اپنا کچھ بھی نہیں رہنے دیتیں، ان کو کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ یہ وہ کنگال ہیں جن پر دنیا کے عظیم ترین اور متموّل انسان بھی فتح نہیں پا سکتے، یہ وہ نہتے ہیں جن پر دنیا کی سب سے زیادہ مسلح اور ہتھیار بند قومیں بھی فتح نہیں پا سکتیں کیونکہ ان کے مقدر میں شکست باقی نہیں رہتی اور اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ شکست ان کے نصیب میں نہیں لکھی جائے گی...... آدم سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے تک اور پھر اس زمانے میں اپنی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں کس دن خدا نے اپنے ان کمزور بندوں کو اکیلا چھوڑا ہے؟ کس دن خدا نے اجازت دی ہے کہ دنیا والے ان نہتے درویشان الٰہی کو شکست دیں؟ نہ پہلے کبھی ایسا ہوا، نہ آئندہ کبھی ایسا ہوگا۔

اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ کی نصرت اب بھی ضرور آئے گی۔ **آپ دعاؤں سے کام لیں ہمارے ہتھیار دعائیں ہیں، ہمارے تمام اسباب کا شہتیر دعائیں ہیں۔ اسباب کے بالے دعاؤں کے شہتیر پر لٹکے ہوئے ہیں۔ اگر آپ دعاؤں سے غفلت نہیں کریں گے، اگر آپ کا توکّل کامل ہوگا تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیشہ آپ کا ساتھ دے گی۔ یہ ایک اٹل تقدیر ہے جو لازماً آپ کے لئے** ظاہر ہوگی اور پہلے بھی ہمیشہ ظاہر ہوتی رہی ہے۔ خدا ایک ایسا وفادار دوست ہے کہ دنیا میں اس جیسی وفادار ہستی کبھی کسی نے نہیں دیکھی۔ وہ ایک ایسا طاقتور دوست ہے کہ اس کے مقابل پر دنیا کی ساری طاقتیں ہیچ ہو جایا کرتی ہیں اور جس طرح سیلاب کے مقابل پر تنکے بہہ جاتے ہیں اسی طرح دنیا کی طاقتیں خدا کی طاقت کے مقابل پر

بہہ جایا کرتی ہیں اور کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔ کبھی وہ خاک بن کر اڑ جاتی ہیں، کبھی وہ اپنی ہی آگ میں بھسم ہو جایا کرتی ہیں۔ خدا کی ایک تقدیر میں ہزار تقدیریں ہیں جو اپنا کام کر دکھاتی ہیں اس لئے آپ ثابت قدم رہیں، آپ اپنے توکّل کے مقام سے نہ ہٹیں، آپ اپنی دعاؤں میں انتہا کر دیں پھر دیکھیں کہ کس طرح **میرے مولیٰ کی نصرت آپ کی مدد کے لئے دوڑی چلی آئے گی**۔ چند دن صبر کر کے دیکھیں آپ لازماً یہ نظارہ دیکھیں گے کہ یہ جو آفات و مصائب کے بادل ہیں، جو خون برسانے کی دھمکیاں دے رہے ہیں انہی میں سے آپ کے لئے قطرات محبت ٹپکیں گے۔ ان جان لینے والوں میں جان فدا کرنے والے دوست پیدا ہوں گے۔ **احمدیت کے غلبہ کی تقدیر ایک اٹل تقدیر ہے اس نے جاری وساری رہنا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے**۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔"

(خطبہ جمعہ 18 / مارچ 1983ء از خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 166-167)

......درود شریف اور غلبۂ اسلام......

درود کی برکت سے دنیا میں اسلام پھیلے گا اور درود کی برکت سے ہم عالمی مصیبتوں سے بچائے جائیں گے

جمعہ اور درود شریف کی اہمیت و برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"پس اس روز تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ پس جماعت کے لئے دیکھو کتنی بڑی خوشخبری ہے اس میں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں ہماری تمام برکتیں درود سے وابستہ ہو چکی ہیں۔ یہ وہ زمانہ ہے جس میں **کثرت سے درود بھیجنے کے نتیجے میں ہم ان عالمی مصیبتوں سے بچائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے درود ہی کی برکت سے دنیا میں اسلام پھیلے گا**۔ ظاہر بات ہے جب رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو گے تو رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والوں کی کثرت ہوگی۔ کیونکہ آسمان سے خدا اور اس کے فرشتے بھی درود بھیج رہے ہوں گے جس کے اندر ایک عددی برکت بھی شامل ہوتی ہے۔ پس کثرت سے درود بھیجو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کثرت سے تم پر اور خدا کے فرشتے بھی تم پر درود بھیجیں گے اور اس کے نتیجے میں عددی برکت بھی نصیب ہوگی۔"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 12 / مارچ 1999ء از الفضل انٹرنیشنل 30 / اپریل 1999ء)

......اعمال صالحہ اور غلبۂ اسلام......

اپنے اعمال کی نگہداشت کریں دنیا کی کوئی طاقت احمدیت کا سر نہیں جھکا سکتی

"ہم دبنے والی قوم نہیں ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت احمدیت کا سر نہیں جھکا سکتی ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اور خدا کی تقدیر جو ہم سے چاہتی ہے ہم اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں گے لیکن غیر کے سامنے ہرگز نہیں کریں گے۔ خدا کی تقدیر جب تک چاہے جاری رہے ہم اس عظیم جہاد میں ہمیشہ مصروف رہیں گے۔ لیکن یہ کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک آسمان پر آپ حرکت پیدا نہ کریں اور وہ حرکت آسمان سے زمین پر منتقل نہ ہو اور یہی وہ مضمون ہے جسے قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا ہے کہ اللہ ایمان والوں کا مولا ہے اور کافروں کا کوئی مولا نہیں............

اس میں ہمارے لئے دو پیغام ہیں۔ دنیا چاہے آپ کو دھتکار دے نہ کوئی حمایتی دائیں طرف کھڑا ہو نہ بائیں طرف۔ تو بھی تمہارا ایک لمحہ کے لئے یہ خیال نہ ہو کہ تمہارا کوئی مولا نہیں۔ کائنات کا خدا تمہارے ساتھ ہے اور اس کو کبھی تم نے نہیں بھلانا۔ اور دوسرا پیغام یہ ہے کہ جن کے متعلق تم یہ سمجھ رہے ہو کہ دائیں طرف اور بائیں طرف ان کے ساتھ طاقتیں کھڑی ہیں ہم بتاتے ہیں کہ یہ **بے وفا طاقتیں ہیں۔ خدا ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ وہ ان کے کسی کام نہیں آئیں گی اور تم اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھو گے کہ وہ نہتے اور بے سہارا رہ جائیں گے۔** خدا کی تقدیر ہمیشہ ایسا کیا کرتی ہے اگر ان لوگوں نے توبہ نہ کی اور استغفار سے کام نہ لیا تو ان کے لئے بھی یہی مقدر ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمینی کوششیں ضرور کرنا مگر جب ہر طرف سے کوشش کر کے تم تھک چکے ہو گے تب خدا تمہیں بتائے گا کہ تمہاری طاقت کا سرچشمہ یہ دنیا کی طاقتیں نہیں بلکہ میں تھا اور میں کبھی تمہیں نہتا نہیں چھوڑوں گا اس لئے **آپ جیتی قوم ہیں آپ سر بلند کر کے پھریں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ وہم دل میں نہ لائیں کہ آپ کو دنیا کی کوئی طاقت شکست دے سکتی ہے** لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ آپ کا مولا ہو اور اللہ کو مولا بنانے کے لئے آپ کو بھی تو اس کا مولا بننا پڑے گا۔ پس آپ سب لوگ میری آواز کو براہِ راست سن رہے ہیں یا جن تک میرا پیغام پہنچے گا ان سب کو میری نصیحت ہے کہ یہ دور جس میں سے ہم گزر رہے ہیں بہت نازک دَور ہے۔ تمام دنیا کی طاقتوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ ایک خدا کی طرف سے آواز ہے کہ ہاں میں تمہارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔

اس خدا کو اگر آپ نے ناراض کر لیا تو آپ نہ دنیا کے رہیں گے نہ آخرت کے رہیں گے۔ اس لئے آپ اپنے **اعمال کی نگہداشت کریں اور پہلے سے بڑھ کر ان پر نگران ہو جائیں اور کوئی حرکت ایسی نہ کریں جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ دفعتہً دنیا میں تبدیلی ظاہر ہو گی اور اللہ حیرت انگیز فضل نازل فرمائے گا۔**"

(خطبہ جمعہ 12/مئی 1989ء از الفضل 3/جون 1989ء)

نیکیوں اور بھلائیوں کے صدقے ایسی نسلیں آنے والی ہیں جو فتح میں آنکھیں کھولیں گی

"اسوۂ رسولؐ کو اگر آپ سختی سے پکڑ لیں یعنی بڑی مضبوطی کے ساتھ اس پر کاربند ہو جائیں تو پھر آپ کا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔ ہم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جو بیچارے فتح کی تمنا لئے ہوئے دنیا سے رخصت ہو جائیں گے مگر مرتے وقت ان کو راضی برضا رہنا چاہئے اور ان کی **ان نیکیوں کے بدلے ان کی ان بھلائیوں کے صدقے ایسی نسلیں آنے والی ہیں جو فتح میں آنکھیں کھولیں گی** اور وہ سوچ بھی نہیں سکیں گی کہ ہمارے ماں باپ نے کیسی کیسی دردناک قربانیاں دی تھیں اس فتح کے لئے۔ اس لئے یہ تو بہر حال ہوگا کہ جس شخص نے قرآن پر ہاتھ ڈالا ہے وہ لازماً ہاتھ کاٹا جائے گا۔ جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے فیض کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے اس کے فیض کے چشمے سوکھیں گے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے فیض کے چشمے کو کوئی سکھا ہی نہیں سکتا اس لئے لازماً ان کے مقدر میں حسرت ناک شکست ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہ یقین آپ رکھیں کیونکہ اس کے لئے ساری تاریخ ہمیں بتا رہی ہے کہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے ایسا ہی ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ 3/اگست 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 425)

صبر، تقویٰ، عفو اور درگزر سے ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی فتح ہی فتح ہے کوئی دنیا کی طاقت آپ کو کسی پہلو سے بھی شکست نہیں دے سکتی

"صبر اور تقویٰ، عفو اور درگزر یہ چار صفات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خصوصیت کے ساتھ بیان فرمائی ہیں اور انہی چار صفات کے مقابل پر چار اور صفات ہیں جو آپ سورۃ فاتحہ کے حوالے سے آپ کے سامنے پیش کریں گے اور یہ مضمون ہے جو باہم ربط رکھتا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت جرمنی کے

چھوٹے بڑے، عورتیں اور مرد سب غور سے اس مضمون کو سن کر اپنے دلوں کی تہوں میں جگہ دیں گے اور سنبھال کر رکھیں گے۔ سنبھال کر رکھنے کا ایک تو مطلب ہوتا ہے کہ استعمال ہی نہیں کیا میری وہ مراد نہیں۔ سنبھال کر اس سے چمٹے رہیں اسے حرز جاں بنالیں، اسے اپنا اوڑھنا بچھونا کرلیں۔ یہ نصیحتیں جو اس اشتہار میں کی گئی ہیں یہ اسلام کی جاں ہیں اگر ان پر آپ پوری طرح سے کاربند ہوگئے **تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی فتح ہی فتح ہے کوئی دنیا کی طاقت آپ کو کسی طرف سے بھی کسی پہلو سے شکست نہیں دے سکتی۔**"

(خطبہ جمعہ 15/اگست 1997ء از الفضل انٹرنیشنل 17/اکتوبر 1997ء)

تقویٰ کے ذریعہ ہر قدم پر ترقی ہوگی۔ آپ کا مقام کہکشاں کی طرح بلند اور روشن ہوگا

"اپنے تقویٰ کی حفاظت کرو۔ یہ ہماری ساری دولت ہے۔ یہ ساری دولت دل کی سچائی اور تقویٰ میں پوشیدہ ہے۔ **اگر آپ ان نیکیوں کی حفاظت کریں گے تو ہر قدم پر ترقی ہوگی اور آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور آپ کا مقام کہکشاں کی طرح بلند اور روشن ہوگا** اور دنیا سر اٹھا کر آپ کو دیکھے گی کہ یہ وہ جماعت ہے جو کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ اس کے لئے تقویٰ اختیار کریں۔ مٹی میں مل جائیں تاکہ خدا مل جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

ع میں خاک تھا اسی نے ثریّا بنا دیا

جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاک سے ثریا بنادیا وہ آج بھی زندہ ہے اور آج بھی خاک کو ثریّا بنا رہا ہے۔ خدا کرے ہمیں ایسی اداؤں کی توفیق ملے جن پر خدا کے پیار کی نظریں پڑیں یہی ہماری زندگی کا مدعا ہے اور یہی ہماری دولت ہے۔

(خطبہ جمعہ 30/اکتوبر 1992ء از الفضل یکم نومبر 1992ء)

......عجز وانکسار اور غلبۂ اسلام......

تم خدا کے عاجز بندے ہو۔ تم ضرور سرفراز ہوگے

"دعا کریں کہ اللہ ان کو ہوش دے ان کو عقل اور ہوش کے ناخن دے مگر وہ ناخن لوگوں کو چھیلنے والے نہ ہوں، ظلم کے ناخن نہ ہوں۔ اللہ ان کو عقل دے، ایسی عقل نہ دے جو گھاس چرتی ہے۔ ایسی عقل دے جو جانوروں کو

انسان بنانے والی عقل ہوا کرتی ہے نہ کہ انسانوں کو جانور بنانے والی۔ پس دعائیں سب سے بڑی طاقت ہیں۔ اپنی دعاؤں کو ان مقاصد کے لئے استعمال کرو اور نصیحت کو ان مقاصد کے لئے استعمال کرو۔ اپنے گردوپیش درد کے ساتھ دل کی گہرائی کے ساتھ ان حق کی آوازوں کو بلند کرو اور پھر انتظار کرو۔ میں تمہیں ایک یقین ضرور دلاتا ہوں اور آج تک کبھی میرا یہ یقین متزلزل نہ ہوا ہے نہ مرتے دم تک ہوگا کہ **تم ضرور سرفراز ہوگے۔ تمہاری قسمت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے تم خدا کے عاجز بندے ہو۔ کبیر اور متعال کے بندے ہو اسی کے بندے بنے رہو تو** کبھی دنیا کے انقلابات تم پر کوئی منفی اثر پیدا نہیں کر سکیں گے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔"

(خطبہ جمعہ 10/مئی 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 28/جون 1996ء)

ہم خاک ہیں یہ خاک طوفان بن کر اٹھے گی اور ساری دنیا پر چھا جائے گی

" ہم نے دنیا کو زندہ کرنا ہے یہ یقین رکھتے ہوئے کہ ہم خاک ہیں۔ ہم میں کوئی طاقت نہیں ہم خاک ہیں **مگر یہ خاک خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جو طوفان بن کر اٹھے گی اور ساری دنیا پر چھا جائے گی۔"**

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ لندن 26/جولائی 1996ء از الفضل 28 جولائی 1996ء)

ہمارا عاجزانہ رنگ ضرور رنگ لائے گا

"دیکھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کس قدر عجز و انکسار پر مشتمل تھی کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال بھی آگے کر دو پھر ان کے ماننے والے عموماً کمزور لاچار اور اکثر بے چارے ماہی گیر تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان کے پیغام کو سختی سے کچلنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی کیونکہ ان کے پاس سچائی تھی۔ جبکہ باطل کی دنیا میں رہنے والے ہمیشہ ہی حق سے نفرت کرتے آئے ہیں اور سنت الٰہی بھی یہی ہے کہ جب تاریکی پھیلتی ہے اور قومیں راہ راست سے دور ہو جاتی ہیں تو وہ اپنا پیغمبر لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کے لئے بھیجتا ہے حضور انور نے فرمایا کہ میں بھی سچائی کا علمبردار ہوں اور آج نہایت عاجزانہ رنگ میں حقائق کا جو اظہار کر رہا ہوں اس سے میرا مقصد ہرگز کسی کی دل آزاری نہیں ہے تاہم یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آج کی دنیا بھی سراسر جھوٹی دنیا ہے اور جھوٹ نے ہر طرف ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ اس میں سچائی کلیۃً مفقود ہے......

ہم بھی آج سچائی کو لے کر اٹھے ہیں اور ہمیں اس بات کا پورا یقین ہے کہ ہم ضرور کامیاب ہوں گے کیونکہ کوئی بھی مذہب جو خالص سچائی پر مبنی ہو کامیابی سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

(لندن میں صد سالہ جشن کے موقع پر عشائیہ سے حضور کا خطاب 23/مارچ 1989ء کا خلاصہ از الفضل 6/جون 1989ء)

……دعوت الی اللہ اور غلبۂ اسلام……

داعیان کے ذریعہ ایک عظیم انقلاب برپا ہو جائے گا

" عنقریب آپ دیکھیں گے کہ جب ساری دنیا کا احمدی روئیدگی بن کر پھوٹے گا اور پھر مبلّغ کی کونپل اس سے نکلے گی اور مضبوط ہو جائے گی اور پھر وہ ایک تناور درخت کی طرح اپنے قدموں پر کھڑا ہو جائے گا **تو ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عظیم انقلاب برپا ہو جائے گا۔**

یہی وہ طریق ہے اسی مثال میں خدا تعالیٰ نے ہمیں غالب آنے کی حکمت بھی بتا دی ہے۔ جس قوم کی مثال یہ ہو کہ کھیتی کی طرح تمہیں بویا جائے گا، کھیتی کی طرح تم نے بڑھنا ہے اور پھر جب تم پھوٹ جاؤ گے اور بڑھ جاؤ گے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ گے تو غیظ و غضب تو ضرور بڑھے گا لیکن یہ غیظ و غضب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ کیوں کہ ہم نے اس خاطر پیدا کیا ہے اس کھیتی کو کہ اس کے بونے والے اسے دیکھ کر خوش ہوں۔ اگرچہ غضب بھی پیدا ہو رہا ہے لیکن غضب ہونا مقصد نہیں ہے مقصد اس کھیتی کا یہ ہے کہ اس سے بونے والوں کو خوشی نصیب ہو۔

تو اس لحاظ سے بہت ہی عظیم الشان مستقبل مجھے ان خطرات میں سے پھوٹتا دکھائی دے رہا ہے اور یہ فرضی باتیں نہیں ہیں ہر جگہ نئے مبلّغ پیدا ہو رہے ہیں، نئے آدمی اپنے آپ کو دن رات تبلیغ کے لئے وقف کر رہے ہیں۔ دعائیں کر رہے ہیں اور ابھی ان کی کوششیں بھی پوری طرح روئیدگی میں تبدیل نہیں ہوئیں کیونکہ ساری جماعت کی کوششیں مبلّغ بنانے والی تو ابھی نسبتاً بہت ہی کم ہیں جو روئیدگی کی صورت میں پھوٹی ہیں۔

میں تو اس تصور کے ساتھ ہی ایک عجیب عالم میں پہنچ جاتا ہوں خوشی کے کہ جب ساری جماعت اللہ کے فضل سے مبلّغین کی جماعت بن چکی ہو اور لکھوکھہا احمدی ساری دنیا میں مختلف ادیان کے اوپر اسلام کو اور محمد مصطفیٰ ﷺ کو غالب لانے کے لئے دن رات وقف کئے ہوئے ہوں اور یہ تصور ہی اتنا پیارا ہے، اتنا حسین ہے کہ اس میں کھو کر انسان جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ جب یہ ہوتا دیکھیں گے ہم، تو کیا عالم ہوگا ہمارے دل کا! ساری دنیا کی طاقتیں آپ کو سمیٹنے کی کوشش کریں گی، تمام دنیا کی طاقتیں آپ کے گرد باڑیں لگانے کی کوشش کریں گی، تمام دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں دیواریں کھڑی کریں گی جس طرح پاکستان کی حکومت آج کل دیواریں کھڑی کرنے میں مصروف ہے لیکن

خدا کی قسم آپ کے اندر ایسی قوتیں پیدا ہو جائیں گی خدا کی طرف سے کہ آپ چھلانگیں لگاتے ہوئے ہر اونچی دیوار کو پھلانگ کر آگے نکل جائیں گے‘ ہر حد کو توڑ دیں گے اور لازماً اسلام کی یہ لہر ساری دنیا پر غالب آتی چلی جائے گی۔ یہ مقدر ہے احمدیت کا جو مجھے اس دشمنی کے پار اس کے دوسری طرف نظر آ رہا ہے اس لئے جماعت کا ردعمل یہی ہونا چاہئے جو قرآن کریم نے مقرر فرمایا ہے۔ اس غیظ و غضب کو بھول جائیں اور اپنی ترقی کی طرف نگاہ کریں اور روئیدگی کی طرح پھوٹیں اور پھر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ 16 ؍نومبر 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 669-670)

جاہل بھی بڑے بڑے عالموں کے منہ بند کر دیں گے
دعوت الی اللہ کا ایک نیا منشور آپ کے لئے ظاہر ہوگا

"ہمارے لئے اس کی ایک ہی راہ ہے کہ ہر برّ اعظم اور ہر ملک کا احمدی جہاں تک اپنے بس میں ہوتا ہے جہاں تک اس کی پیش جاتی ہے اپنے ماحول میں ہر جگہ انقلابی رنگ میں ایک وقف کی صورت میں دعوت الی اللہ کے کام کو شروع کر دے تب وہ اپنی غیرت کے اظہار میں سچا ہوگا‘ تب وہ کہہ سکے گا خدا سے کہ اے خدا اب تو ہمیں ان کے دکھوں سے بچا‘ تیری خاطر جو کچھ ہم سے ہو سکتا تھا وہ ہم کر رہے ہیں‘ جس کی تو نے اجازت نہیں دی وہ ہم نہیں کر رہے‘ اب تو ہمیں اس دل آزاری سے محفوظ رکھ اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں کس طرح برکت دیتا ہے‘ کس طرح آپ کے کمزور بھی ان کے بڑے بڑے طاقتوروں پر غالب آ جائیں گے آپ کے جاہل بھی ان میں سے بڑے بڑے عالموں کے منہ بند کر دیں گے۔ دعوت الی اللہ کا ایک نیا منشور آپ کے لئے ظاہر ہوگا۔ زمین بھی آپ کے لیے نرم کر دی جائے گی اور آسمان بھی آپ پر رحمتوں کی بارش برسائے گا۔ آپ دن کو بھی پھولیں گے اور پھلیں گے اور رات کو بھی پھولیں گے اور پھلیں گے‘ اور صبح کو بھی پھولیں گے اور پھلیں گے‘ اور شام کو بھی پھولیں گے اور پھلیں گے۔ کوئی نہیں جو آپ کی نشوونما کو پھر روک سکے۔"

(خطبہ جمعہ 19 ؍جولائی 1985ء از ماہنامہ تحریک جدید جولائی 1985ء)

......ایم ٹی اے اور غلبۂ اسلام......

ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر ہفتے جلسے ہوا کریں گے اور زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود کی آواز سنی جائے گی

"مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ چوہدری محمد علی صاحب کی ایک نظم الفضل میں چھپی تھی اس کا ایک شعر نام لئے بغیر دراصل مجھے ذہن میں رکھ کر کہا گیا تھا اور وہ بات کھلی کھلی ظاہر و باہر تھی۔ وہ شعر تھا کہ

ے کبھی تو اس سے ملاقات ہوگی جلسے پر
کبھی تو آئے گا وہ وصل کے مہینوں میں

میں ان کو بتاتا ہوں کہ اب **تو ہر ہفتے جلسے** ہوا کریں گے اور وصل کے مہینوں کا انتظار نہیں وصل کے ہفتوں کا انتظار ہے جواب جاری ہو گیا اور (انشاء اللہ) یہ سلسلہ بند نہیں ہوگا اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ بات پھیلتے پھیلتے اب امریکہ تک بھی جا پہنچے گی اور کینیڈا تک بھی......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ادنیٰ غلام کو یہ توفیق ملی ہے، آئندہ آنے والے بھی اسی (۔) کی برکت سے براہ راست تمام دنیا کو مخاطب ہوا کریں گے **اور زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز سنی جائے گی۔** یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے اس کے احسانات ہیں۔ اتنے کہ ہم ان کو گن نہیں سکتے۔ اتنے کہ ساری زندگیاں بھی خدا کے حضور قربان کر دیں تو ان کے شکر ادا نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکر گزار بندے بنائے اور ناشکرا نہ بنائے کیونکہ اگر ہم شکر گزار بندے بن جائیں تو جو احسان ہم گن نہیں سکتے ان میں سے ہر احسان پھر نشوونما پائے گا۔ ہر احسان کو پھر بکثرت پھل لگیں گے اور اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا سلسلہ لامتناہی ہو جائے گا۔ پس شکر گزار بندوں کا یہ انعام مقدر ہے......اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور بڑھاؤں گا اور ضرور بڑھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اب خدا کے جو فیض ہم پر نازل ہو رہے ہیں انہوں نے بڑھنا ہی بڑھنا ہے اور پھیلنا ہی پھیلنا ہے اور پھولنا ہے اور پھلنا ہے۔ تمام دنیا میں یہ بات پھیلتی چلی جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ 21؍اگست 1992ء از الفضل 18؍اکتوبر 1992ء)

آج جماعت احمدیہ تمام دنیا کی ہو چکی ہے یہ سلسلے اب پھیلتے چلے جائیں گے کون ہے جو دنیا میں احمدیت کے عالمگیر پھیلاؤ کو روک سکے۔

"ایک اور لکھنے والے نے مجھے لکھا کہ جلسہ سالانہ کے آخری دن آپ کی ہندی اور اردو نظم کے دوران ایک شخص رونے لگ گیا۔ یعنی ایک پاکستانی دیہاتی سا تھا جو رونے لگ گیا۔ اور اس کو تعجب ہوا کہ اس کو تو ایسی تقریر اور ایسی نظم جس میں اتنے ہندی کے الفاظ ہوں سمجھ نہیں آسکتی۔ یہ روتا کیوں ہے؟ کہتا ہے کہ میں نے ان صاحب سے پوچھا "آپ کو ہندی آتی ہے؟" تو اس نے کہا کہ ہندی تو سمجھ نہیں آتی مگر یوں لگتا ہے کہ حضرت صاحب اب ہندوستان ہی کے ہو گئے ہیں۔ یہ مجھے محسوس ہو رہا ہے۔ اسے جو محسوس ہو رہا تھا وہ اس سے بہت زیادہ ہے جو حقیقت میں اس کے احساس کی وجہ بنا۔ واقعہ یہ ہے کہ **آج احمدیت سب دنیا کی ہو چکی ہے** صرف ہندوستان کی بات نہیں ہے۔ انگلستان کی بات نہیں ہے۔ امریکہ اور افریقہ کے قصّے نہیں رہے۔ چین اور جاپان کی باتیں نہیں رہیں۔ **آج جماعت احمدیہ تمام دنیا کی ہو چکی ہے۔** اور جو جماعت سب دنیا کی ہو اس کا (امام) بھی سب دنیا کا ہونا لازم ہے۔ اس لئے مجھے اس خیال سے اور اس تصّور کے ساتھ باندھ کر خلیفہ نہ سمجھیں کہ گویا میں صرف پاکستان کا خلیفہ ہوں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر ہے۔ **اور جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ بھی عالمگیر حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اور وسیع تر عالمگیر حیثیت اختیار کرتا چلا جائے گا۔ وہ افریقن بھی ہے اور چینی بھی ہے اور جاپانی بھی ہے اور ہندوستانی بھی ہے' امریکن بھی ہے اور اسی طرح وہ یورپ کے تمام ممالک سے بھی وابستہ ہے۔** وہ مشرق بعید سے بھی تعلق رکھتا ہے اور مغرب بعید سے بھی تعلق رکھتا ہے کل عالم میں آج جہاں جہاں یہ آواز سنائی دے رہی ہے اور یہ تصویر دکھائی دے رہی ہے۔ خدا کی قسم میں آپ سب کا ہوں کیونکہ میری جماعت آپ سب کی ہے۔ میں اس مذہب سے تعلق رکھتا ہوں جو آپ سب کا مذہب ہے۔

یہ تو اب سلسلے پھیلنے شروع ہوئے ہیں اور پھیلتے چلے جائیں گے۔ یہ تو اب (مخالفوں) کے ہاتھوں رکنے کی باتیں نہیں رہیں۔ **کون ہے جو دنیا میں اسلام اور احمدیت کے اس عالمگیر پھیلاؤ کو روک سکے۔** یہ مناظر جو آج اس جلسے میں آپ دیکھ رہے ہیں یہ واقعۃً اس وقت قطب شمالی پر بھی دکھائی دے رہے ہیں قطب جنوبی پر بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ شمالی امریکہ کے وسیع ممالک میں بھی اور جنوبی امریکہ کے وسیع ممالک میں بھی دکھائی دے

رہے ہیں۔ یہ روس کے وسیع ریگستانوں میں بھی اور سائبیریا کے منجمد برفستانوں میں بھی دکھائی دے رہے ہیں۔ افریقہ کے ان جنگلوں میں بھی دکھائی دے رہے ہیں جن میں روشن ضمیر انسان بستے ہیں لیکن ان جنگلوں کو کالے جنگل اور اس خطّہ کو سیاہ خطّہ کہا جاتا ہے۔ مشرق بعید کے جزائر میں بھی یہ آواز پہنچ رہی ہے یہ مناظر دکھائی دے رہے ہیں۔ اللہ کی تقدیر ہے اور اس غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے آج آپ کو قائم کیا ہے اور اس غرض سے آپ کے قدموں پر یہ آج کی نئی ایجادات ڈال دی گئی ہیں کہ ان سے فائدہ اٹھائیں اور سر بلند ہو کر اس یقین کے ساتھ دنیا میں پھیلتے چلے جائیں۔ زمین کے کناروں تک پہنچیں کہ کوئی نہیں ہے جو آپ کو قید کر سکے اور آپ کے پاؤں میں زنجیریں باندھ سکے۔ آپ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال سکے اور آپ کے ہاتھوں میں بیڑیاں پہنا سکے۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ 28/دسمبر 1992ء از الفضل 3/فروری 1993ء)

انشاءاللہ جلد وہ وقت بھی آجائے گا جب ہم دونوں ٹیلی ویژن کے ذریعہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے

"امریکہ کے ایک دوست نے خط لکھتے ہوئے بڑے جوش میں جلسے کے اثرات بیان کرنے شروع کئے کہ مجھے یوں لطف آیا اور پھر مجھے یوں لطف آیا اور اچانک انہوں نے کہا کہ ایک بات سوچ کر میرا رنگ فق ہو گیا اور وہ یہ بات تھی کہ میں نے سوچا کہ یہ نہ ہو کہ آپ امریکہ کا اگلا جلسہ بھی لنڈن ہی سے کروادیں۔ یہ لطیفہ میں نے گھر میں بچوں کو سنایا تو میری ایک بیٹی نے کہا کہ "یہ نہ ہو" کا کیا مطلب؟ اب تو یہ ہونا ہی ہے کیونکہ جماعت خدا کے فضل سے اس تیزی سے پھیل رہی ہے اور ہر ملک کی خواہش ہوگی کہ آپ ضرور جائیں۔ اب تو جلسے پھیلنے شروع ہو جائیں گے اور لازماً خلیفہ وقت جو بھی ہوگا جہاں بھی ہوگا وہاں سے وہ ہر جلسے میں شرکت کیا کرے گا تو میری دوسری بیٹی نے پھر ایک سالانہ کیلنڈر تجویز کیا کہ صبح اٹھ کر لوگ جس طرح تاریخیں پوچھتے ہیں یہ پوچھا کریں گے کہ آج کونسا جلسہ ہے تاکہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ اس جلسہ کو دیکھیں تو بہرحال یہ لطیفے بھی ہیں اور حقیقتیں بھی ہیں۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے احمدیت کی کائنات بدل دی ہے۔ موسم تبدیل کر دیئے ہیں۔ وہ احمدی جن کی آواز گھروں تک پہنچنے سے روکی جارہی تھی وہ گھروں میں داخل ہو گئے ہیں۔ ساری دنیا کے گھروں میں داخل ہو کر ان کے دلوں میں اتر رہے ہیں۔ **کون ہے جو خدا کی اس تقدیر میں حائل ہو سکے۔ اب تو یہ سلسلہ پھیلے گا اور پھولے اور پھلے گا اور کوئی نہیں جو اس کی راہ میں حائل ہو سکے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ**

شاداب درخت ہے جس کی شاخوں نے تمام دنیا پر پھیل کر سب دنیا کے لئے سائے اور عاطفت کے سامان پیدا کرنے تھے۔

سب سے دلچسپ بات یا دلچسپ باتوں میں سے ایک بات کہہ لیجئے جس کی طرف میری خاص توجہ گئی تھی اور جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ ساری دنیا کی جماعتیں بھی محسوس کر رہی ہیں وہ ہے عالمی بیعت۔ تاریخ عالم میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اللہ اور رسول کے نام پر کوئی بیعت لی جا رہی ہو اور بیک وقت سارے جہاں میں اس بیعت کے ساتھ زبانیں بھی متحرک ہوں اور دل بھی دھڑک رہے ہوں اور ایک آواز کے ساتھ **لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ** کا اقرار کرنا دل میں ایک عجیب کیفیت پیدا کرتا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کا ایک اظہار تھا۔ یہ کوئی اتفاقیہ واقعہ نہں ہوا۔ یہ بیان کیا گیا تھا کہ ایک انگریز نئے مسلمان کے دل میں یہ خیال آیا کہ میں بھی اس موقعہ پر بیعت کرلوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ فرشتوں کی تحریک تھی کوئی اتفاقی خیال نہیں تھا۔ ہمارا گذشتہ سال اس بیعت سے سج گیا ہے اس کے سر پر ایک تاج رکھا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ ساری دنیا کی جماعت تجدید بیعت کے ذریعہ اب وفاؤں اور خدمتوں کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہے کیونکہ ہر جگہ جماعت بیعت میں شامل تھی۔ یہ اس بیعت کی تعبیر ہے اور میں سمجھ رہا ہوں کہ آئندہ پھر بیعتیں انشاء اللہ اسی طرح ہوا کریں گی کہ ایک جگہ جب کسی جلسہ میں بیعت ہو رہی ہوگی تو لاکھوں بیعتیں دنیا میں ساتھ ہو رہی ہوں گی اور وہ جو کروڑ کا تصور میں نے پیش کیا تھا اب وہ دور کی خواب و خیال اور خواہش کی بات نہیں رہی میں سمجھتا ہوں کہ اس کا وقت قریب آرہا ہے کیونکہ جلسوں میں جو شریک ہوتے ہیں خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم یا خطبوں میں جو شریک ہوتے ہیں خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ان کے متعلق پہلے دوسرے لکھتے ہیں پھر وہ خود خط لکھنے لگ جاتے ہیں اور آج کل تو تقریباً روزمرّہ ڈاک میں ایسے خط نکلتے ہیں کہ ہمیں ایک احمدی دوست لے آئے تھے۔ ہم مسلمان تھے لیکن احمدی نہیں تھے بلکہ بعض سخت نفرتوں کا شکار تھے اور ایک جمعہ میں ہی آکر کایا پلٹ گئی۔ اب ہم نے وہ کچھ دیکھا ہے جو سنی سنائی باتوں کے بالکل برعکس ہے۔ کان اور سنتے تھے۔ آنکھیں اور دیکھتی ہیں اور اب کان بھی اور سننے لگ گئے ہیں۔ اس قسم کے تاثرات مسلمانوں کی طرف سے ہی نہیں ہندوؤں کی طرف سے بھی، سکھوں کی طرف سے بھی اور انگریزوں یا یورپینز کی طرف سے بھی آنے شروع ہوئے ہیں اور بعض بیعتوں کے قریب پہنچ گئے۔ بعض نے اس شمولیت کی وجہ سے بیعتیں کرلیں تو جوں جوں یہ سلسلہ پھیلے گا جماعت سے باہر سننے والوں کی تعداد میں بھی خدا کے فضل سے نمایاں اضافہ ہوگا کیونکہ بعض جگہ سے تو یہ بھی اطلاع ملی کہ ایک غریب احمدی کو ڈش اینٹینا لگوانے کی توفیق نہیں تھی اس کے امیر ہمسائے کو جو غیر احمدی تھا جب پتہ چلا تو اس نے اینٹینا لگایا

اور کہا کہ اپنے محلے کے سارے احمدیوں کو کہو کہ میرے گھر آ کر سنا کریں اور وہ سارے مل کر اب سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں تو اس لئے یہ جو گذشتہ سال ہے یہ خدا کے فضل سے واقعتاً جماعت احمدیہ کے لئے ایسی خوشخبریاں نہیں لایا جو یادیں بن کر ماضی میں رہ جاتی ہیں بلکہ ایسی خوشخبریوں کے پیغام لایا ہے جو مستقبل میں ہمارے آگے آگے نور کی طرح بھاگیں گی اور ہمیں تیز قدم چلنے کے اشارے کرتے ہوئے اور آگے بڑھیں گی اور اس طرح **احمدیت کا یہ قافلہ شاہراہ ترقی اسلام پر خدائے واحد و یگانہ کی تکبیر کرتے ہوئے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی حسن و جمال کے گیت گاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا**......

اب میں ساری دنیا کی جماعتوں کو جو اس وقت مجھے دیکھ رہی ہیں یا سن رہی ہیں اور احباب جماعت مردوں، بچوں عورتوں کو سب کو میں ایک دفعہ پھر محبت بھرا اسلام کہتا ہوں اور اجازت چاہتا ہوں۔ اب یہ ملاقاتیں انشاءاللہ بار بار ہوتی رہیں گی اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ **انشاءاللہ جلد وہ وقت بھی آجائے گا جب ہم دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔ ایک ٹیلی ویژن دوسرے ملک میں نصب ہوگا ایک یہاں اور اس ملک کے باشندے ہمیں دیکھ رہے ہوں گے اور ہم ان کو دیکھ رہے ہوں گے تو یہ آمنے سامنے کی تمنائیں بھی اللہ ایک دن پوری کرے گا۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد طلوع ہو۔**"

(خطبہ جمعہ یکم جنوری 1993ء از ماہنامہ انصاراللہ جنوری 1994ء)

انشاءاللہ ایسے دن آئیں گے کہ مشرق و مغرب کی جماعتیں ٹیلی ویژن کے ذریعے ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گی ایک ایسا عالمی جلسہ ہوگا جس کی نظیر کبھی دنیا میں پیش نہ کی جاسکے گی

"امسال کا جلسہ سالانہ اپنے ساتھ ایک اور قسم کی خوشخبری بھی لایا ہے جس کا تعلق صرف جماعت کینیڈا سے نہیں بلکہ بطور خاص جماعت انگلستان سے بھی ہے اور عموماً تمام دنیا کی جماعتوں سے ہے۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹیلی ویژن کے ذریعے مرکزی پیغام اور مرکزی جلسے اور مرکزی مجالس تمام دنیا میں دیکھی اور سنی جاسکتی تھیں۔

گزشتہ ایک موقع پر میں نے جماعت سے یہ گزارش کی تھی کہ میں امید رکھتا ہوں کہ **وہ دن بھی آئیں گے جب ہم دوطرفہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے۔** پس آج کے مبارک جمعہ سے اس دن کا آغاز ہو رہا ہے اس وقت انگلستان میں مختلف مراکز میں بیٹھے ہوئے احمدی ہمیں دیکھ رہے ہیں اور ان کی تصاویر یہاں پہنچ رہی ہیں اور بیک وقت

ہم ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں۔

اور بیک وقت ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں اور مجھے وہ سن رہے ہیں لیکن ان کے دل کی دھڑکنیں مجھے سنائی دے رہی ہیں یہ دراصل ایک عظیم پیش گوئی تھی جو ایک پہلو سے تو بارہا پوری ہو چکی اب ایک نئے پہلو سے بھی پوری ہو رہی ہے

حضرت امام صادق سے مروی ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بہت بلند فرمائے۔ بہت بڑے بزرگ بہت پائے کے امام تھے اور عارف باللہ تھے اس میں قطعاً ایک ذرّے کا بھی شک نہیں۔ آپؑ نے فرمایا۔ "ہمارے امام القائم کے زمانے میں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہدی معہود کے زمانہ میں مشرق میں رہنے والا مومن مغرب میں رہنے والے اپنے دینی بھائی کو دیکھ سکے گا اسی طرح مغرب میں بیٹھا ہوا مومن اپنے مشرق میں مقیم بھائی کو دیکھ سکے گا۔"

جہاں تک دوطرفہ رویٔت کا تعلق ہے وہ تو بالبداہت درج ہے اور بعینہٖ اسی طرح آج ہو رہا ہے۔ لیکن جہاں تک آواز کا تعلق ہے یہ پیش گوئی نہیں تھی کہ دونوں ایک دوسرے کو سن بھی سکیں گے۔ پس ایک طرف سے تو یہ آواز بھی پہنچ رہی ہے اور تصویر بھی اور دوسری طرف سے تصویریں بھی پہنچ رہی ہیں اور یہ ابھی آغاز ہے۔ **آئندہ انشاء اللہ ایسے دن آئیں گے کہ مشرق و مغرب کی جماعتیں ٹیلی ویژن کے اعلیٰ انتظامات کے ذریعے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکیں گی۔ ایک ایسا عالمی جلسہ ہوگا جس کی کوئی نظیر کبھی دنیا میں پیش نہیں کی جاسکتی، نہ کی جاسکے گی……**

اب قوموں کی تقدیریں پلٹنے کا زمانہ آ گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم وہ ہیں جن کے ہاتھوں میں قوموں کی تقدیروں کی باگ ڈور تھما دی گئی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 21/جون 1996ء از الفضل انٹرنیشنل 14/اگست 1996ء)

مسیح محمدی کے لئے آسمان کی فضائیں مسخر کی جائیں گی

"اور جب یہ خدمت آخری نقطہ پر پہنچے گی جس کے بعد ایم ٹی اے کی موجودہ استطاعت میں مزید گنجائش نہیں ہوگی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں مجھے ایک ذرّے کا بھی شک نہیں کہ خدا ایک اور Transponder ہمیں مہیا فرمائے گا ہمیں اور وسعتیں عطا کرے گا" **وَاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ " کا وعدہ جہاں مادی دنیا پر چسپاں ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے اس روحانی عالم پر ضرور چسپاں ہوگا کیونکہ یہ روحانی عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے دین کا عالم**

ہے یہ اسلام کا عالم ہے، خدائے واحد و یگانہ کے اس کلام کا عالم ہے جسے ہم قرآن کہتے ہیں اور اس قرآن کی برتری کے لئے اس کی عزت اور وقار کو دنیا پر قائم کرنے کی خاطر یہ نظام جاری فرمایا گیا ہے۔

پس نظام کا محافظ خود خدا ہی ہے...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عجز کا ذرّہ ذرّہ جو خدا کی راہ میں آپ خاک ہوگئے وہ دیکھو کتنے مرتبے پا گیا ہے آج عالم روحانیت کی کہکشاں وہ ذرّے بن چکے ہیں اور ہم بھی وُہی ذرّے ہیں وُہی خاک پائے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کو خدا نے نور کی خدمت پر معمور فرمایا ہے وہی ہے جو ہمارے اندھیروں کو نور میں بدلے گا۔

پس اپنے عجز کے مقام سے ہرگز نہ ٹلیں اور دعا کرتے رہیں تو خدا آپ سے اور بھی بڑے بڑے کام لے گا ایسے بڑے بڑے کام لے گا کہ دنیا کو حیرت میں ڈال دے گا اور دنیا حیرت سے دیکھے گی کہ یہ کیا ہو رہا ہے جن بندوں کو ہم نے ذلیل اور بے طاقت سمجھ کے ٹھکرا دیا تھا، دیکھو دیکھو خدا ان سے کتنے بڑے بڑے عالمی انقلابات کے کام لے رہا ہے۔ یہ ہوگا اور ضرور ہوگا مگر اگر آپ اپنی حیثیت کو پہچانیں اور ہمیشہ بڑھتے ہوئے فضلوں کے ساتھ آپ کا سر اور بھی خدا کے حضور جھکتا چلا جائے......

پس اس عظیم مضمون کو سمجھتے ہوئے اس شاہراہ اسلام کی ترقی کی راہ پر آگے بڑھتے رہیں۔ آپ جو کل چل رہے تھے، آج دوڑ رہے ہیں۔ آپ جو آج دوڑ رہے ہیں ان کو فضاء میں اڑنا بھی نصیب ہوا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا **اب یہ فیصلہ ہے کہ مسیح محمدیؐ کے لئے آسمان کی فضائیں مسخر کی جائیں گی** اور ان تمام مراتب میں جو آسمانی سفروں سے تعلق رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کو سب دنیا کی دوسری قوموں اور انسانوں پر ایک برتری عطا ہوگی۔ پس یہ آسمانی سفر کا آغاز ہوا ہے۔ یہ ایم۔ ٹی۔ اے کی لہریں جو تمام دنیا میں آسمان سے اترتی ہیں یہ اس سفر کا آغاز ہے۔ ابھی بہت کچھ ہے جو آگے آنے والا ہے۔ اگلی صدیاں جو کچھ دیکھیں گی آپ یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کتنی بڑی عظمتوں کی بنیاد ڈالی جا چکی ہے۔ پس اللہ کے فضلوں کا شکر ادا کرتے ہوئے آگے بڑھیں......

میں آج خدا کے فضلوں کو جو بہت سے چلے آرہے ہیں ان کو دیکھ رہا ہوں ان کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں آج جن باتوں کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے ان عظیم فتوحات کو میں اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اس لئے یقین کرو کہ ایسا ضرور ہوگا۔ اب جو کچھ ہمیں عطا ہوا ہے کوئی دنیا کی عقل یہ نتیجہ آج سے چند سال پہلے نکال ہی نہیں سکتی تھی کہ اس طرح فتوحات ہماری طرف بڑھیں گی جبکہ ہمیں تیزی کے ساتھ ان کی طرف بڑھنے کی توفیق نہیں۔ خدا تعالیٰ وہ توفیق عطا فرمائے گا جو آج دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کو عطا نہیں ہوئی۔ وہ میل ہا میل اور سالوں ہم سے

پیچھے رہ چکے ہیں اور ان کو وہ توفیق مل ہی نہیں سکتی جو خدا نے احمدیت کے لئے مقدر کر رکھی ہے۔"

(ایم ٹی اے کی مسلسل 24 گھنٹے کی نشریات کے آغاز کے موقع پر روح پرور خطاب یکم اپریل 1996ء از الفضل انٹرنیشنل 4/جولائی 1997ء)

عالمی بیعت پر مختلف بولیاں بولنے والوں کا واقعہ جماعت احمدیہ ہر سال پہلے سے بڑھ کر بڑی شان سے پیش کرتی جائے گی

"بائبل میں حضرت مسیح ناصری کا ایک کشف درج ہے۔ ان کے مرید روح القدس کی برکت سے مختلف زبانیں بولنے لگے۔ چونکہ اس واقعہ کی کوئی تاریخی سند موجود نہیں اس لئے یہ واقعہ دراصل آج جماعت احمدیہ پر پورا اترتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ اس واقعہ کو زندہ صورت میں پیش کر رہی ہے اور ہر سال پہلے سے بڑھ کر بڑی شان سے پیش کرتی جائے گی۔"

(خطاب بر موقع عالمی بیعت یو۔ کے 31/جولائی 1994ء از الفضل 4/اگست 1994ء)

احمدیت زمین کے کناروں تک

......ملک عظیم کا وعدہ ......

ملک عظیم کا وعدہ آئندہ بھی شان کے ساتھ پورا ہوتا رہے گا

"اب ایک اور الہام ہے" **حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ يُؤْتٰى لَهُ الْمُلْكُ الْعَظِيْمُ وَ يُفْتَحُ عَلٰى يَدِهِ الْخَزَائِنُ وَ تُشْرِقُ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَ فِىْ اَعْيُنِكُمْ عَجِيْبٌ."**

وہ خدا جو رحمٰن ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیفہ سلطان فرمایا گیا ہے" کہ اس کو ایک **ملک عظیم** دیا جائے گا" اب احمدیت جس کثرت کے ساتھ جس تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیل رہی ہے یہ **ملکِ عظیم** ہی ہے جس کا وعدہ دیا گیا تھا اور کیسی سچائی اور صفائی سے پورا ہو چکا ہے اور ہوتا جا رہا ہے اس لئے بعید نہیں کہ یہی ایک مذہب ہوگا جو سچا اسلام بن کر ساری دنیا پر غالب آئے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو **ملک عظیم** کا وعدہ تھا جس شان سے اب پورا ہو رہا ہے اس سے بڑھ کر شان سے آئندہ پورا ہوتا رہے گا۔ یہاں تک کہ فرمایا "اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بھی پیشگوئی تھی کہ میرے غلاموں کو بھی اللہ تعالیٰ بہت علم عطا کرے گا یہاں تک کہ بڑے بڑے علماء کے منہ بند کر دیں گے۔ "اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی" اور زمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کی برکت سے اسلام کو پھیلا کر روشن ہو جائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔

(ازالہ اوہام از روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 565-566)

(خطبہ جمعہ 20/ جولائی 2001ء از الفضل انٹرنیشنل 24/ اگست 2001ء)

……مشرق و مغرب میں غلبہ……

ایک وقت ایسا ضرور آئے گا کہ سب دنیا پر مشرق ہو یا مغرب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بادشاہی ہوگی

"اس ضمن میں ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کا الہام بھی ہے 22؍اکتوبر 1903ء کا "اِنِّـــیْ مَـلَکْتُ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ" میں مشرق اور مغرب کا مالک ہوا۔ اس الہام میں ایک پیشگوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مشرق اور مغرب پر ایک فوقیت عطا فرمائی جائے گی اور یہ پیشگوئی ان دنوں بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے کہ مشرقی دنیا میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلبہ کے آثار بڑے نمایاں ہو چکے ہیں اور مغربی دنیا میں بھی وہ آثار ظاہر ہوتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ اس کثرت سے ظاہر نہیں ہوئے جیسے مشرقی دنیا میں ہیں **لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا کہ انشاء اللہ سب دنیا پر، مشرق ہو یا مغرب ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی بادشاہی ہوگی یا دوسرے لفظوں میں کہنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ ہی کی بادشاہی ہوگی جو اپنے اس غلام، غلام احمد کے ذریعہ دنیا پر حکومت کرے گا۔"**

(خطبہ جمعہ 17؍اگست 2001ء از الفضل انٹرنیشنل 7؍ستمبر 2001ء)

تمہاری قربانیوں سے مغرب میں ڈوبتا ہوا سورج دوبارہ ابھر کر سارے عالم کو روشن کر دے گا

" شیروں کی طرح یہ عزم لے کر اٹھیں کہ اس ملک کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے فتح کرنا ہے۔ اسلامی اصطلاح میں فتح سے مراد دلوں اور روحوں پر قبضہ ہے اور دلوں اور روحوں پر قبضہ سے پہلے خود مفتوح ہونا پڑتا ہے جیسا کہ کسی شاعر نے کہا کہ

ع عشقِ اوّل در دلِ معشوق پیدا می شَود

پس حقیقت میں ہماری فتح سے مراد دنیاوی فتح نہیں بلکہ وہ روحانی فتح ہے جس کے نتیجہ میں جن پر ہم غالب آتے ہیں وہ فاتح ہوتے ہیں۔

یہ ایک انتہائی ضروری امر ہے میں آپ کو بار بار اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ یورپ کو اگر آپ نے ہلاکت سے بچانا ہے تو جرمن قوم کو ہلاکت سے بچائے بغیر یورپ نہیں بچ سکتا۔ اس قوم کو اولیت حاصل ہے پہلے ان کی

طرف توجہ دیں ان کو سنبھال لیں پھر سارا کام یہ خود کریں گے۔ احمدیت کی خاطر یہ صف اوّل کے خادم دین بن جائیں گے اور میں یقین دلاتا ہوں کہ یورپ کی تقدیر بھی بدل جائے گی اور اگر یورپ احمدی ہو جائے تو ساری دنیا کے لئے احمدی ہوئے بغیر چارہ نہیں رہے گا۔ ایسی صورت میں میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مغرب سے دین حق کا سورج طلوع ہو گا اور ضرور مغرب سے دین حق کا سورج طلوع ہو گا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئی حرف بحرف سچی نکلے گی۔

پس اَے مغرب سے دین حق کا سورج طلوع ہونے کی تمنا رکھنے والو! تمہاری محنتوں سے تمہاری کوششوں سے تمہاری توجہ سے اور تمہاری قربانیوں سے یہ مغرب میں ڈوبتا ہوا سورج دوبارہ ابھر آئے گا اور سارے عالم کو روشن کر دے گا۔"

(اختتامی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ یورپ 26/اکتوبر 1986ء از ماہنامہ انصار اللہ دسمبر 1986ء)

......قادیان کی عظمت اور ہندوستان میں غلبۂ اسلام......

قلعہ ہند میں بلند ہونے والی آوازیں تمام دنیا کے دل دہلا دیں گی

"پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کو اللہ نے سن لیا اور ہندوستان کی عظمت جو محمد رسول اللہ کے قدم سے تھی اس عظمت کو اب دوبارہ بحال کرنے کا خدا نے ارادہ کرلیا ہے۔ قلعہ ہند تھا جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پناہ گزیں ہوئے اور **آپ دیکھیں گے کہ اسی قلعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ آوازیں بلند ہوں گی جو تمام دنیا کے دل دہلا دیں گی اور ہر حملہ آور کے حملے کو ناکام بنا دیں گی۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کا قدم بلند ترین مینار پر مستحکم ہوتا چلا جائے گا۔**"

(اختتامی خطاب برائے جلسہ سالانہ قادیان 7؍دسمبر 1998ء از الفضل انٹرنیشنل یکم جنوری 1999ء)

آئندہ صدی میں قادیان کے ذریعہ عظیم انقلابات برپا ہوں گے

"میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ آئندہ قادیان اور ہندوستان کی محصور جماعتوں کے لئے جو بھی خدمتیں کرنی ہوں ان کے لئے رُخ رستہ وقف جدید کے چندے کا رستہ ہے۔ اس راہ سے باقاعدہ مسلسل قربانی پیش کرتے رہیں جو وقتی طور پر تحریکیں ہیں وہ ایک دو سال کے کام تو کر دیتی ہیں لیکن مستقل ضرورتیں پوری نہیں کرسکتیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے قادیان اور ہندوستان کی ضرورتیں لمبے عرصہ کی ضرورتیں ہیں اور جماعت کے بہت بڑے مفادات ان سے وابستہ ہیں۔ ہندوستان میں جماعت کی خدمت کرنے میں اتنے عظیم الشان عالمی مفادات ہیں کہ اگر آپ کو ان کا تصوّر رہو تو دل میں غیر معمولی جوش پیدا ہو اور کبھی بھی اس خدمت سے نہ تھکیں۔ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ **آئندہ صدی کے ساتھ ہندوستان کی جماعتوں کے بیدار ہونے‘ قادیان کی عظمت کے بحال ہونے اور وہاں کثرت سے جماعت کے پھیلنے کا ایک بہت ہی گہرا تعلق ہے اور یہ تعلق** مقدّر رہے۔ اس کے نتیجہ میں عظیم انقلابات برپا ہوں گے۔ اس لئے اس بات کو معمولی اور چھوٹا نہ سمجھیں۔ جب

خدا آپ کو غور کی توفیق عطا فرمائے گا تو آپ اندازہ کریں گے کہ کتنے بڑے بڑے عظیم مقاصد اس منصوبے کے ساتھ وابستہ ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 24 / جنوری 1992ء از الفضل 11 / مئی 1992)

لوائے قادیان اور لوائے احمدیت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں جو تمام عالم پر لہرائے گا

" آج خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کا جھنڈا ہندوستان کو عطا فرمایا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیائے نَو کا جھنڈا ہندوستان کو عطا فرمایا ہے۔ آج لوائے احمدیت قادیان کی نشانی بن چکا ہے۔ **لوائے قادیان اور لوائے احمدیت ایک ہی چیز کے دو نام بن گئے ہیں اور یہی جھنڈا آئندہ تمام عالم پر لہرائے گا**۔ اس کو کیوں آپ اپنے سینے سے چمٹا کر نہیں رکھتے۔ کیوں اس سعادت کو دوسروں کو لے جانے کی اجازت دیتے ہیں۔ پس اے بھارت کی جماعتو! میں تمہیں بار بار بڑے عجز اور انکسار کے ساتھ اس اہم فریضے کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ **اُٹھو! اور شیروں کی طرح دندناتے ہوئے غازیوں کی طرح فتح کے ترانے گاتے ہوئے تمام بھارت میں پھیل جاؤ۔ کیونکہ آج بھارت کی نجات تمہارے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے اور اگر آپ سارے بھارت کو اسلام کے پر امن پیغام کی رونق سے بھر دیں گے۔ اگر آپ آج تمام بھارت کو اسلام کے عالمگیر امن کے لواء کے نیچے اکٹھا کر دیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تمام دنیا کی قوموں کا امن آپ سے وابستہ ہو جائے گا**۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 26 / دسمبر 1991ء از الفضل 16 / مارچ 1992ء)

احمدیت اگر ہندوستان میں غالب آ جائے تو ہندوستان دنیا کا عظیم ترین ملک بن جائے گا

" یہ احساس بھارتی پنجاب کے دلوں میں جا گزیں ہے کہ امن ہے تو احمدیت میں ہے ایک احمدی نے جو قادیان سے ہو کر آیا ہے بتایا ہے کہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جگہ جگہ حضرت صاحب کی تصاویر آویزاں ہیں اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص آیا تو یہاں امن آیا۔ یہ آیا تھا تو ہمارے دن بدلے۔ احمدیت کے ساتھ پنجاب کا امن ہے۔ آپ نے فرمایا۔ آپ کو اپنی جان اور اپنی روح اور اپنے دل کو اس کی راہ میں نچھاور کرنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ **آج اگر ہندوستان میں احمدیت غالب آ جائے تو ہندوستان ساری دنیا کا عظیم ترین ملک بن جائے گا**۔ اس لئے ہندوستانی احمدیوں کے حب وطن کا بھی تقاضا یہ ہے کہ وہ، وہ فقیر بن جائیں جیسے فقیر بننے کی

خواہش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی۔ وہ کون ہے جو آپ پر غالب آئے؟ آپ ہی غالب آئیں گے آپ کی دستک جو دروازوں پر ہوگی وہ ان کے دلوں پر پڑے گی اور غالب آئے گی۔ لازماً احمدیت غالب آئے گی۔ احمدیت غالب آنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ مغلوبیت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔"

(خلاصہ اختتامی خطاب برائے جلسہ سالانہ قادیان 28/دسمبر 1995ء از الفضل 3/جنوری 1996ء)

ایک وقت آئے گا جب قادیان کی زیارت کو جانے والوں کی تعداد ملینز تک پہنچ جائے گی

"جہاں تک قادیان آنے والوں کا تعلق ہے اگرچہ یہ تعداد اب کم ہوئی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو قادیان آنے والوں کی اطلاع دی کہ قادیان لوگ کثرت سے آیا کریں گے وہ سلسلہ لامتناہی ہے۔ وقتی روکوں کے باوجود ان آسمانی وعدوں کا سلسلہ ٹوٹا نہیں ہے بلکہ ابھی بھی جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1907ء کے لگ بھگ جو اس خدائی نشان کا ذکر فرمایا ہے اسے ایک نشان کے طور پر نہیں بلکہ لاکھوں نشانات کے طور پر پیش فرمایا ہے......

اس وعدے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "یہ کوئی دس لاکھ نشان ہوگا"......

اب دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر آنے والے کو ایک نشان کے طور پر شمار فرمایا ہے۔ فرمایا اس بیس سال میں یہ نشان کم و بیش دس لاکھ کی تعداد میں پورا ہو چکا ہے۔ اور یہ دس لاکھ کے قریب نشان ہوگا۔ نشانات نہیں فرمایا بلکہ ایک نشان کو دس لاکھ کی تعداد میں دکھا کر فرمایا دس لاکھ کے قریب نشان ہوگا۔ ہر آدمی نیا آنے والا اس نشان کو پورا کرتا ہے۔

(ایک بزرگ کے لڈو کھانے کا واقعہ تفصیل سے بیان کرنے کے بعد فرمایا)

تو بینا نظر کو تو لڈو کے ایک دانے میں بھی بے شمار نشانات دکھائی دیتے ہیں۔ اور اندھوں کو ان کثرت سے آنے والوں میں بھی کوئی نشان نہیں ملتا جن کی خبر اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائی جب آپ کو کوئی بھی دنیا میں نہیں جانتا تھا۔

؎ کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیان کدھر
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی

یہ وہ زمانہ ہے جب خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ کثرت کے ساتھ لوگ دور دور سے حاضر ہوں گے اوران کے چلنے کی وجہ سے رستوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ آپ ان کو دس لاکھ نشان کہتے ہیں "ہوگا" اور پھر فرماتے ہیں یہ سلسلہ جاری ہے۔ اب تک یہ نشان کروڑوں بن چکا ہوگا اور اربوں میں تبدیل ہونا ہے اس نے۔ اور ارب ہا ارب پھر آپس میں ضرب کھائیں گے اور قیامت تک یہ نشانات کا سلسلہ جاری رہے گا مگر ان کو دکھائی دے گا جو محبت اور عشق اور عرفان کی آنکھوں سے ان باتوں کو دیکھتے اوران پر غور کرتے ہیں۔

تو آج بھی قادیان میں جو مختلف ممالک سے مہمان حاضر ہوئے ہیں یا ہندوستان کے مختلف گوشوں سے وہاں اکٹھے ہوئے ہیں وہ سارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک نشان بنے وہاں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نشانات کے سلسلے کو اور ہمیشہ آگے بڑھاتا چلا جائے گا۔

تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس غرض کو کس شان سے پورا فرمایا ہے کہ آج قادیان کے جلسے میں دنیا بھر سے لکھوکھہا احمدی اور غیر احمدی مسلم اور غیر مسلم شامل ہونے کی توفیق پا رہے ہیں۔ پس جب میں نے کہا کہ یہ سلسلے بڑھتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر پہلو سے بڑھتے رہیں گے۔ ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب قادیان کی زیارت کو جانے والے افراد کی تعداد لاکھوں سے ملینز میں پہنچ جائے گی اور وہ وقت جو نسلیں دیکھیں گی وہ یاد کریں گی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات کو جن کو اس زمانے میں دشمن تضحیک کا نشانہ بناتا رہا لیکن وہ سوچیں گی کہ دس لاکھ نشان دس لاکھ کیسے اب تو یہ کروڑوں اربوں نشان بن چکے ہیں اور اسی طرح اللہ کے فضل سے یہ نشانات بڑھتے رہیں گے۔"

(لندن سے خطاب برائے جلسہ سالانہ قادیان 26 دسمبر 1994ء از الفضل انٹرنیشنل 24 نومبر 1994ء)

...... پاکستان میں غلبۂ احمدیت ......

سیلاب کا بند ٹوٹنے کی طرح پاکستانی احمدیت میں داخل ہوں گے

"اللہ تعالیٰ اس قوم کو توفیق عطا فرمائے کہ جلد جلد ان کی آنکھیں کھلتی چلی جائیں جیسا کہ نظر آ رہا ہے کہ کھل

رہی ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب خدا ان ظالموں کو سزا دے گا تو کس تیزی کے ساتھ یہ قوم احمدیت میں داخل ہونا شروع ہوگی جتنی زیادہ انہوں نے روکیں ڈالی ہیں اتنی ہی قوت اور جوش کے ساتھ، جس **طرح سیلاب کے بند ٹوٹ جاتے ہیں اس طرح میں پاکستانیوں کو خدا کے فضل سے احمدیت میں داخل ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)**"

(خطبہ جمعہ 14 ستمبر 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 522)

غلبۂ اسلام کی پیشگوئی پاکستان کے حق میں ضرور پوری ہوگی

"پاکستان میں جب مخالفتوں کا آغاز ہوا تھا تو 1984ء میں ہی میں نے ایک خطبہ میں یہ ذکر کیا تھا کہ یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آ رہے اور دن بدن فتنوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور کوشش یہ ہے کہ جماعت کو ہر لحاظ سے نیست و نابود کر دیں مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خوشخبریاں مل رہی ہیں اور قرآن کریم کے مطالعہ سے جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ جماعت پر اپنے فضلوں کی بارشیں برسائے گا اور ساتھ میں نے اس زمانے میں یہ مثال دی تھی کہ کبھی چھتریوں سے بھی بارشوں کے پانی روکے جا سکتے ہیں۔ کبھی چھتوں کے ذریعے بھی بارشوں کے اثرات سے زمین کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ **کتنے سائبان تان لو گے جب خدا کے فضل کی بارش برسے گی تو لازماً برسے گی اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔** چنانچہ وہاں انہوں نے اپنی طرف سے بہت سائبان تانے سارے ملک میں احمدیوں کو فضلوں کی اس بارش سے محروم کرنے کی کوشش کی لیکن جماعت گواہ ہے کہ یہ فضل کئی کئی طریق سے نازل ہوتے رہے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اتنا غیر معمولی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم کے ساتھ جماعت کے اخلاص کو بڑھایا۔ اس کے ایمان کو بڑھایا۔ اس کے نیک اعمال کی طاقت کو بڑھایا اس کی وفا کو ثبات قدم عطا فرمایا اور نئے حوصلے دیئے اور مذہب کی ایک ایسی عظیم تاریخ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کی قربانیاں ہمیشہ قیامت تک کے لئے قربانیوں کے آسمان پر روشن ستاروں کی طرح چمکتی رہیں گی۔ اس دور میں قربانیوں کا ایک نیا دور تعمیر کیا گیا ہے اگر آپ غور کریں اور پرانے مذاہب کی تاریخ سے موازنہ کر کے دیکھیں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ اس تھوڑے سے عرصے میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنے فضل کے ساتھ کتنی عظیم الشان تاریخی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ کتنے وسیع پیمانے پر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے اور کتنے حوصلے اور صبر اور ضبط اور وفا کے ساتھ ان قربانیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یہ جو پہلو ہے، بعد کی دنیا زیادہ شان اور وضاحت کے ساتھ دیکھ سکے گی .... وہ جب مڑ کر دیکھیں گے اور جماعت احمدیہ کے

اس دور پر نظر کریں گے تو حیرت کے ساتھ دیکھیں گے کہ یہ کیسی جماعت تھی کیسے لوگ تھے۔ کس صبر آزما مشکل وقت میں خدا تعالیٰ نے ان کو ثبات قدم کی توفیق بخشی اور کتنے وسیع پیمانے پر اتنے بھاری ابتلاء اور اتنے بھاری تشدد اور دباؤ کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائی ہے تو وہ یقیناً اس دور کو مذہب کی تاریخ میں ایک عظیم الشان دور کے طور پر شمار کیا کریں گے اور یہ امر واقعہ بھی ہے۔ تو میں نے یہ ان سے کہا کہ تم لوگ کیا کوشش کر رہے ہو۔ کبھی خدا کے فضلوں کی بارش کو بھی کسی نے روکا ہے۔ ناممکن بات ہے اور یہ بارش اگر پاکستان تک محدود رہتی تو پھر بھی ان کی دخل اندازی کے نتیجے میں ہم کہیں کہیں رخنے پیدا ہوتے دیکھ لیتے۔ بعض چھتوں کے نیچے خشکی دکھائی دیتی۔ بعض سائبانوں کے نیچے ہم سمجھتے کہ پانی کا اثر نہیں پہنچا۔

مگر خدا نے تو اس بارش کو ایک عالمی بارش بنا دیا ہے۔ تمام دنیا میں اس زور کے ساتھ یہ برکھا برسی ہے اور اس شان کے ساتھ برستی چلی جا رہی ہے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ **کہاں ان کی طاقت ہے کہاں ان کی مجال ہے کہاں ان کے اندر یہ استطاعت ہے کہ دنیا کے کسی ملک میں جا کر جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک سکیں اور جس تیزی سے یہ ترقیات اسی رفتار میں بڑھ رہی ہیں وہ ایک حیرت انگیز نظارہ ہے۔** بعض خوشخبریاں ایسی ہیں جو میں انشاء اللہ بعد میں آپ کو بتاؤں گا جو اس وقت اپنی تخلیق کے مراحل میں ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے آئندہ کے لئے بہت ہی عظیم الشان خوشخبریوں کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں اور بنیادیں قائم ہو رہی ہیں .... ابھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اگلی صدی میں ترقی کے ان نئے راستوں پر چل کر ہم نے بہت سی فتوحات حاصل کرنی ہیں اور اب صدیوں کے حساب سے نہیں سالوں کے لحاظ سے سفر طے ہونے والے ہیں۔ ایسے سفر سالوں میں طے ہوں گے۔ جو قومیں صدیوں میں طے کرتی ہیں۔ اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی طرف سے جو بھی خوشخبری ملتی ہے وہ ضرور پوری ہو کر رہتی ہے کوئی دنیا کی طاقت اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی اور یہ **خوشخبریاں جماعت احمدیہ پاکستان کے حق میں بھی ضرور پوری ہوتی دیکھے گی یعنی اپنے حق میں پاکستان میں پوری ہوتے دیکھے گی اور دنیا جو چاہے زور لگا لے، خدا کی اس تقدیر کو نہیں بدل سکتے، نہیں بدل سکتے، ہرگز نہیں بدل سکتے۔"**

(خطبہ جمعہ 27؍اکتوبر 1989ء از الفضل 12؍نومبر 1989ء)

حیرت انگیز روحانی انقلاب پاکستان میں بھی برپا ہو کر رہے گا

"صبر وہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ ہمارے گناہوں پر صبر کرتا ہے ہمیں کچلنے کی طاقت رکھتا ہے لیکن رک جاتا

ہے ان معنوں میں وہ صبور ہے۔ پس جب بھی یہ لوگ بعض اقلیتیں بن جائیں گے اور بن رہے ہیں جب بھی یہ مخالف آپ کے رحم وکرم پر ہوں اس وقت ان سے حسن سلوک کرنا اور انتقامی کارروائی نہ کرنا یہ آپ کے صبر کی دلیل ہوگا۔

آسمان سے جب نصرت آنے کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شان سے بھیجتا ہے کہ اچانک فتح ہی فتح ہو جاتی ہے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کایا پلٹ گئی ہو۔ تو وہ وقت بھی لازماً آئے گا۔ بعض ممالک میں آرہا ہے اور حیرت انگیز روحانی انقلاب برپا ہو رہے ہیں **لیکن پاکستان کے حوالے سے میں بتا رہا ہوں کہ یہاں بھی یہ ہوکر رہے گا۔ جو چاہیں یہ علماء کرلیں جو زور لگانا ہے لگالیں جس طرح چاہیں روکیں ڈالنے کی کوشش کریں ہر روک ان کی خس وخاشاک کی طرح اڑادی جائے گی۔** کوئی بس نہیں چلے گا یہ خود پکڑے جائیں گے اور عبرت کا نشان بنیں گے اور قوم کی اکثریت انشاء اللہ تعالیٰ ہدایت پائے گی۔ لیکن ابھی دکھ اور صبر کے کچھ اور دن ہمیں دیکھنے ہیں اس لئے دکھ کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے چلے جائیں اور یاد رکھیں کہ یہ سنت اللہ ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ فرمانے کے بعد کہ دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے پہلے بھی لوگوں کو' انبیاء کو جھٹلایا گیا انہوں نے صبر کیا اور دکھ دیئے گئے یہاں تک کہ ہماری مدد آئی۔ فرماتا ہے "وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ " یہ کوئی ٹلنے والی بات نہیں ہے جس نصرت کی ہم بات کر رہے ہیں اس کو کوئی دنیا کی چیز تبدیل نہیں کرسکتی۔ "وَلَقَدْ جَآءَ كَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ " اور تیرے پاس مرسلین کی خبریں آچکی ہیں' تو جانتا ہے کہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے پس اب بھی ایسا ہی ہوگا............

"لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ" ہماری نصرت اور فتح میں ایک ذرّے کی بھی شک کی گنجائش نہیں یہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ کا کلام تبدیل نہیں ہوا کرتا۔"

(خطبہ جمعہ 14/جولائی 1995ء از الفضل انٹرنیشنل یکم ستمبر 1995ء)

پاکستان میں غلبۂ اسلام کے وقت مظالم کے باوجود

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کی آوازیں بلند ہوں گی

"پس محبت آنحضرت ﷺ کی جو اصلی اور سچی محبت تھی وہ صحابہؓ ہی کے زمانہ میں تھی اور وہی محبت اب ہم نے پیدا کرنی ہے اللہ کے فضل کے ساتھ۔ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کا نفوذ جوں جوں دنیا میں پھیلے گا حضرت رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت پھیلتی جائے گی ...... احمدیوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفت

جمال کا مظہر ہوں۔ اب اہل پاکستان ہم پر جتنا مرضی ظلم کریں یہ ناممکن ہے کہ احمدی جب غلبہ میں آئیں گے اور یقیناً آئیں گے تو وہ پاکستان کے مولویوں پر ظلم کریں اور ظلم سے بدلہ لیں۔ ان کی ایک ہی آواز ہوگی **لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ** کہ اب ہمارے پاس سوائے اس کے کچھ کہنے کو نہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ سے فرمایا تھا کہ آج کے دن تم پر کوئی پکڑ نہیں۔ اب یہ جو شان ہے رسول اللہ ﷺ کی یہ انشاءاللہ ہمارے دیکھتے میں یا شاید ہمارے بعد پوری ہوگی اور ضرور پوری ہوگی اور اللہ تعالیٰ پاکستان پر احمدیوں کو یقیناً غلبہ عطا فرمائے گا۔ اس میں ایک ذرّہ بھی شک کی گنجائش نہیں اور یقیناً احمدی پھر رحمت کا سلوک کریں گے اور **لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ** کہیں گے۔

اس ضمن میں مجھے اپنی ایک بچپن کی رؤیا بھی یاد آتی ہے۔ جس میں میری ایک بحث ہو رہی ہے غیر احمدی مولویوں سے اور اس بحث کے دوران وہ مجھے کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم آپ کو مان بھی جائیں، سچا بھی مان لیں مگر مشکل یہ ہے کہ ہم آپ لوگوں پر اتنے ظلم کر چکے ہیں کہ جب ہم آپ کے قابو میں آئیں گے تو آپ ہم پر ان سب ظلموں کا بدلہ اتاریں گے۔ میں ان کو کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں۔ تم بے خوف ہو کر ہمارے ساتھ چلنا ہم آپ کے ظلموں کا آپ پر ظلم کے ذریعہ نہیں بلکہ رحم کے ذریعہ بدلہ اتاریں گے اور یہی ہمارا مقدر ہے یہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ تو اس سے مجھے یہ حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور یہ امکان نظر آتا ہے کہ شاید یہ میرے زمانہ میں ہی ایسا ہو۔ اللہ کرے کہ ایسا ہو۔"

(خطبہ جمعہ 13؍جولائی 2001ء از الفضل انٹرنیشنل 17؍اگست 2001ء)

عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

"پس اس پہلو سے ایک لمبے عرصے تک مظالم کا پانی اوپر چڑھتا رہا اور اس عدلیہ کے ظلم میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ہائی کورٹ بھی ڈوب گئی اور ان کے ہاں سے انصاف کا تصور کلیۃً غائب ہو گیا۔ پس ان سے اوپر کی پہاڑی سپریم کورٹ کی پہاڑی رہ جاتی تھی جس پر احمدی پناہ لے سکتے تھے اس پہاڑی پر بھی پانی چڑھ گیا اور ایک ایسا بحران قائم ہوا جسے دستوری بحران کہہ سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے کبھی ان لوگوں کی حمایت کی جو ظلم کی حمایت کرنے والے تھے۔ اب بظاہر احمدیوں کے لئے یہ پہاڑیاں ڈوب گئیں لیکن وہ خدا جس کے علم میں تھا کہ ان کے لئے پہاڑیاں ڈوب جائیں گی اس نے ہمارے لئے کشتی نوح کا انتظام کر رکھا تھا ایسا انتظام کر رکھا تھا جس نے کبھی ڈوبنا نہیں تھا۔ جن پہاڑیوں کو یہ ڈبو رہے تھے یہ اپنی نجات کی راہوں کو ختم کر رہے تھے، اپنی پناہ گاہوں کو

ڈبو رہے تھے۔ آج جو بحران ہے وہ بعینہٖ یہی صورت ہے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے احمدیوں کے لئے کوئی پناہ گاہ نہ چھوڑی۔ اپنے لئے بھی کوئی پناہ گاہ نہ چھوڑی۔ اب وہ سب عدالتیں اس پانی میں ڈوب چکی ہیں جو غرقابی کا پانی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان پر اترا ہے اور اس سے نجات کی اب ان کے لئے کوئی راہ باقی نہیں۔ وہ ملک جس کا آئین ڈوب جائے۔ **وہ ملک جس کا آئین جماعت احمدیہ یعنی سچائی کی مخالفت کر رہا ہو اور خدا تعالیٰ اسے غرق کر دے اس کے لئے کوئی پہاڑی باقی نہیں رہا کرتی۔**

یہ وہ مماثلت ہے جس کی وجہ سے میں نے حضرت نوح کا ذکر کیا۔ حضرت نوح کے بیٹے کا بھی یہی خیال تھا کہ وہ پہاڑیاں مجھے پناہ دیں گی لیکن ایک پہاڑی سے اوپر منتقل ہوتے ہوئے آخر اس کے لئے ناممکن ہو گیا کہ کسی ایسی جگہ پہنچے جہاں سیلاب کا پانی اس کی پناہ گاہ کو غرق نہ کر دے۔ **پس بعینہٖ یہی صورت اس وقت پاکستان کے آئینی بحران کی ہے۔** ان لوگوں کو بارہا میں نے سمجھایا، خطبات کا ایک سلسلہ ہے جو اس بات کا گواہ ہے کہ میں نے خوب متنبہ کیا۔ میں نے کہا جو جو ذرائع تم نے جماعت کے خلاف استعمال کئے ہیں تقدیر الٰہی نے ہمیشہ تم پر الٹائے ہیں۔ کوئی ایک استثناء بنا کے دکھاؤ۔ ہمیشہ جو کچھ تم جماعت پر کرتے رہے اللہ کی تقدیر نے انہیں تم پر الٹا دیا اور آئندہ یہی ہوگا لیکن جنہوں نے عقل نہیں کرنی، جن کو کبھی عقل نہیں آیا کرتی یہ وہ آنکھوں والے ہیں جو آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی اندھے ہیں وہ کانوں والے ہیں جو کانوں سے سنتے ہوئے بھی بہرے ہیں۔ اور اب قوم کو ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا گیا ہے۔ جس سے نکلنے کا کوئی رستہ باقی نہیں سوائے اس کے یہ سارا قانون بھاڑ میں جھونک دیا جائے اور از سرِ نو انصاف پر مبنی قوانین بنائے جائیں۔ اب اس کے سوا کوئی رستہ دکھائی نہیں دے رہا۔ اگر یہ پانی میں ڈوبا ہے اس لئے کہ اسے آگ میں جھونکنا پڑتا ہے تو ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ قانون تو گیا۔ اب یہ قائم نہیں رہ سکتا اس لئے اب قوم کے دانشوروں کا فرض ہے کہ وہ یہ فیصلہ کریں کہ آئندہ قانون میں وہ رخنے نہیں رہنے دیئے جائیں گے جن رخنوں کی راہ سے ملائیت قانون میں داخل ہوتی ہے۔ جن رخنوں کی راہ سے ناانصافی قانون میں داخل ہوتی ہے **ایک ہی قانون ہے جو ملک کی حفاظت کر سکتا ہے جو قانون قائد اعظم نے اپنے بیانات میں پیش کیا اور جس دستور کا قائد اعظم نے تصور باندھا تھا۔ اس میں ایک بھی ایسا رخنہ نہیں تھا جس کے ذریعے ملاں اس دستور میں دخل اندازی کر سکے۔**

پس اب دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ اگر تو انہوں نے عقل حاصل کی، نصیحت پکڑی اور آئندہ جو قانون بنائے جائیں ان میں قائد اعظم کے تصور کی طرف واپس لوٹ گئے تو چونکہ وہ تصور انصاف کا تصور تھا اس لئے میں یقین

رکھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی صورت ہے جو اس ملک کو آئندہ ہلاکتوں سے سے بچالے گی اگر انہوں نے ایسا نہ کیا **تو اللہ کی تقدیر تو بہر حال غالب آنی ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ ضرور اپنے کرشمے دکھائے گی اور جو بھی کرشمہ دکھائے گی وہ لازماً جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا۔** یہ وہ تقدیر ہے جس کو مُلّاں بدل نہیں سکتا۔

؎ اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

یہ وہ تقدیر مبرم ہے جو آپ دیکھیں گے کہ لازماً اسی طرح ظاہر ہوگی جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 28/نومبر 1997ء از الفضل انٹرنیشنل 16/جنوری 1998ء)

پاکستان میں آخری نتیجہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا
مُلّاں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا منہ نہیں دیکھے گا

"پاکستان میں حالات سنگین ہو رہے ہیں اور یہ خطرہ درپیش ہے کہ تیزی سے اور زیادہ سنگین ہو جائیں۔ لیکن ایک بات میں آپ کو یاد دلا دیتا ہوں کہ حالات سنگین ہو بھی جائیں تو نتیجۃً انشاءاللہ وہ جماعت کے حق میں ہوں گے۔ جو بھی نتیجہ اللہ کے علم میں ہے وہ نکلے گا **مگر اس بارہ میں مجھے ادنیٰ بھی شک نہیں کہ تبدیل ہوئے حالات کا آخری نتیجہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا آخری نتیجہ مُلّاں کے خلاف ہوگا اور میں بھاری امید رکھتا ہوں کہ مُلّاں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا منہ نہیں دیکھے گا۔**

پس آپ سے اس دعا کی بھی درخواست ہے کہ پاکستان میں جو حالات تبدیل ہو رہے ہیں جس طرح میں نے نائیجیریا کی بحث کی، سیرالیون کی بحث کی اب آخر پر میرا فرض ہے کہ پاکستان کے متعلق بھی چند امور آپ کے سامنے رکھ دوں۔ بنگلہ دیش میں بھی اسی قسم کے حالات رونما ہو رہے ہیں مگر بہت کم۔ پاکستان میں بہت زیادہ سنگین اور خطرناک ہیں اور نظر آ رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی انگلی اشارے کر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ زبردستی قوم کا رخ درستی کی طرف پھیر دے گا۔ اگر یہ توقع پوری ہو گئی اور قوم نے جنگ سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کر لی اور ان باتوں کی اصلاح کر لی جن کے نتیجے میں ملّائیت کا فتنہ عروج پا رہا ہے، ان چیزوں کا قلع قمع کر دیا جن کے نتیجے میں مظلوموں

پر ظلم کئے جارہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس ملک کو ہر بحران سے نکال دے گا۔ ناممکن ہے پھر کہ ہندوستان یا کوئی دنیا کی طاقت اس ملک کو غرقاب کر سکے۔ پھر اس ملک نے بچنا ہی بچنا ہے اور خدا تعالیٰ کے دین کو بڑی تیزی سے دنیا میں پھیلانے کے لئے بچنا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 7/ اگست 1998ء از الفضل انٹرنیشنل 25/ستمبر 1998ء)

خدا پاکستانی احمدیوں کو اسلام کی عالمی فتح حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا

"لازماً تم غالب آؤ گے لیکن اے مومنوں کی جماعت! تمہیں مبارک ہو کہ محمد مصطفیٰ ﷺ تمہاری قیادت کر رہے ہیں اور آج وہ تمہاری سرداری فرما رہے ہیں۔ آج تمہاری سیادت ان کو نصیب ہوئی ہے۔ پس تمہیں کیسا خوف ہے؟ تمہیں کیسا غم ہے؟ اس سیادت کے ہوتے ہوئے لازماً تمہاری یہ تقدیر ہے جو کبھی بدل نہیں سکے گی کہ جتنا تم غیروں کے ساتھ جہاد کے وقت اپنے بھائیوں کے لئے نرم دل ہوتے چلے جاؤ گے اتنا ہی زیادہ غیروں کے مقابل پر اللہ تعالیٰ تمہیں نئی قوتیں عطا فرماتا چلا جائے گا..........آج صبح نماز کے بعد کچھ عرصے کے لئے جب میں آرام کے لئے لیٹا تو اللہ تعالیٰ نے وہ خوشخبری عطا فرما دی جس کی مجھے مدت سے انتظار تھی اور جو خدا تعالیٰ نے آج عید کے تحفے کے طور پر آپ سب کے لئے رکھی تھی۔

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ قادیان میں بہشتی مقبرہ کے ساتھ جو بڑا باغ کہلاتا ہے وہاں سڑک کے پاس میں کھڑا ہوں اور حضرت اماں جانؓ نصرت جہاں بیگم ایسی صحت کے ساتھ کہ اس سے پہلے میں نے اپنی زندگی میں آپ کو اس صحت میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ سیدھے چلتی ہوئی تنہا ہیں کوئی اور ساتھ نہیں ہے، وہ میری طرف ایک عجیب پیاری مسکراہٹ کے ساتھ بڑھتی ہوئی چلی آرہی ہیں گویا میری آپ کو تلاش تھی۔ اس وقت میرے دل کی عجیب کیفیت ہے۔ میں بے قرار ہوں کہ دونوں ہاتھوں سے آپ کا ہاتھ تھاموں اور اسے بوسے دیتا چلا جاؤں۔ حضرت اماں جانؓ جن کا نام نصرت جہاں پیش نظر رہنا چاہئے، اسی میں دراصل بڑی خوش خبری ہے ویسے آپ کی ذات بھی بڑی مبارک تھی اس میں بھی کوئی شک نہیں لیکن ذات کے ساتھ یہ نام مل کر مکمل خوشی خبری بنتی ہے، آپ ایک شعر پڑھتی ہیں مجھے دیکھ کر۔ وہ شعر تو مجھے یاد نہیں رہا اور میں اسے خواب کے دوران بھی شرمندگی اور انکسار کی وجہ سے یاد رکھنا نہیں چاہتا تھا یعنی مجھے دہراتے ہوئے بھی شرم محسوس ہو رہی تھی۔ اس شعر کا مضمون کچھ اس قسم کا تھا کہ جیسے شمع کو خود اپنے پروانے کی تلاش تھی اور شمع اپنے پروانے کے پاس آ گئی ہے۔ ناقابل بیان لذت تھی اس شعر میں۔ ایسا روحانی سرور تھا کہ کوئی دوسرا انسان جو اس تجربہ سے نہ گزرا ہو اس کو اس کا تصور بھی نہیں ہوسکتا۔ اس شعر کو

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے دو تین مرتبہ اور وہی پاکیزہ فرشتوں کی سی مسکراہٹ آپ کے چہرہ پر تھی اس کے ساتھ وہ زیر لب وہ شعر پڑھتی رہیں اور میں نے جواب میں کوئی شعر پڑھا اور یہ بتانے کی خاطر کہ میں اس لائق کہاں۔ اس شعر میں ایک پنجابی لفظ استعمال کیا "جی آیاں نوں" حضرت اماں جانؓ مسکرائیں اور مجھے فوراً خیال آیا کہ اس لئے مسکرا رہی ہیں کہ تم اپنے جوش میں یہ بھی بھول گئے ہو کہ اردو میں پنجابی ملا رہے ہو۔ لیکن خواب میں اس رؤیا کے وقت اس سے بہتر محاورہ مجھے نظر نہیں آیا کہ آپ آئی ہیں تو جی آیاں نوں......

تو دراصل اس میں بہت عظیم الشان خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل پاکستان کے لئے بھی اور ساری دنیا کی جماعتوں کے لئے بھی اور یہ پیغام ہے ان دشمنوں کے نام بھی جو جماعت کی ترقیات کو پاکستان میں پابہ زنجیر کرنا چاہتے ہیں، جو اپنی سفلی زنجیروں سے جماعت کی ترقی کے قدم جکڑنا چاہتے ہیں کہ تم ایک ملک میں جماعت کی ترقی کو روکنے کے لئے ساری جدوجہد کر رہے ہو اور اپنا سارا زور لگا رہے ہو مگر اللہ کو یہ جماعت ایسی پیاری ہے اور اس لئے پیاری ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ ساتھ ہے کہ تم ایک ملک میں اس کی ترقی کو روکنا چاہتے ہو **خدا سارے جہان میں اپنی نصرتیں لے کر آئے گا اور تمام جہان میں اس جماعت کو غلبہ نصیب فرمائے گا۔** پس آج ایک یہ بھی خوشخبری ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آج عید کے لئے مجھے عطا ہوئی، یہ جماعت کی امانت تھی میں جماعت کے سپرد کرتا ہوں۔

......میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کے وعدے کبھی جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ کچھ وقت تو لگ جاتا ہے، کچھ دیر تو ہو جاتی ہے **مگر لازماً خدا کی نصرت کے وعدے ضرور اور بالضرور آپ کے حق میں پورے ہوں گے۔ کوئی نہیں جو ان وعدوں کو ٹال سکے۔ ایک ملک میں نہیں تمام عالم میں خدا کی نصرت آپ کی مدد کو آنے والی ہے اور حیرت انگیز نشان آپ کی امداد میں دکھائے گی اور خدا آپ کو اسلام کی عالمی فتح حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)۔"**

(خطبہ عید الفطر 9 رجون 1986ء از خطبات عیدین صفحہ 64-55)

......انڈونیشیا میں غلبۂ اسلام......

نئی صدی کے اختتام سے قبل انڈونیشیا سب سے بڑا احمدی مسلم ملک ہوگا۔ انشاء اللہ

" مجلس عاملہ کے ممبران کے ساتھ میٹنگ ہوئی اس میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت انڈونیشیا

کے لمبے صبر اور حوصلہ اور دعاؤں کے بعد آج وہ وقت آیا ہے کہ خلیفۃ المسیح آپ میں موجود ہے۔ **میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ نئی صدی کے اختتام سے قبل انڈونیشیا سب سے بڑا احمدی مسلم ملک ہوگا۔ انشاء اللہ۔**"

(ممبران مجلس عاملہ انڈونیشیا سے خطاب 21؍جون 2000ء کا خلاصہ از الفضل انٹرنیشنل 7؍جولائی 2000ء)

...... روس میں غلبۂ اسلام ......

روس میں عظیم روحانی انقلاب برپا ہوگا

"حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی ایک پیشگوئی کا میں نے گزشتہ سال ذکر کیا تھا جس کے آثار اس زمانے میں پورے ہو رہے ہیں اور ہمیں یہ سعادت ملی ہے کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے مہروں کا کام دیں اور خدا کی تقدیر ہم سے کام لے کر ہمیں اسلام کی ترقی کی راہوں پہ آگے بڑھائے۔ وہ پیشگوئی تھی روس میں عظیم روحانی انقلاب کی پیشگوئی اور جیسا کہ میں نے تفصیل سے بیان کیا تھا اس پیشگوئی میں یا اس رؤیا میں جو پیشگوئی دکھائی گئی تھی اس میں اس عاجز کو بھی ایک بچے کی صورت میں دکھایا گیا تھا جسے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی گود میں اٹھایا ہوا ہے اور روس کی سرزمین پر قدم رکھ رہے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہاں خدا کے فضل سے اندر اندر احمدیت پھیل چکی ہے۔ اب جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں ان سے یقین ہو جاتا ہے کہ **اب وہ وقت آ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ روس کی سرزمین احمدیت کو قبول کرنے کے لئے ذہنی اور قلبی اور روحانی لحاظ سے بہت تیزی کے ساتھ تیار ہو رہی ہے۔** پس دعاؤں میں اس سرزمین کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے ان خدمتوں کی جو بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوں اور ان فضلوں کو نازل ہوتا ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جو مقدر تو ہیں مگر ہماری یہ تمنا ہے کہ ہمارے دور میں وہ فضل اتریں اور ہم اپنی آنکھوں سے ان کو پورا ہوتا دیکھیں۔"

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 30؍مئی 1993ء از مشعل راہ جلد 3 صفحہ 503)

روس کو نئی زندگی ملنے والی ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو روس میں ریت کے ذروں کی مانند دیکھتا ہوں۔ پس اگر روس کی کامل تباہی مراد ہوتی تو ریت کے ذروں کا ذکر نہ ہوتا۔ **مراد یہ ہے کہ نظام ٹوٹے گا۔ روسی قوم سلامت رہے گی اور اسے یہ توفیق ملے گی کہ وہ احمدیت کے نور سے منور ہو اور نئی زندگی حاصل کرے۔ پس**

روس کو نئی زندگی دینے والے ہم ہی ہوں گے۔ اس لئے دعائیں بھی کریں۔ زبانیں بھی سیکھیں اور اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش بھی کریں اور یقین رکھیں کہ جیسا پیشگوئیوں کا پہلا حصہ پورا ہوا۔ ان کا بقیہ حصہ بھی پورا ہوگا۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یو۔ کے 29/جولائی 1990ء از الفضل 22/اگست 1990ء)

...... سری لنکا میں غلبۂ اسلام ......

آپ محبت الٰہی اور عاجزانہ دعاؤں کے نتیجہ میں حیرت انگیز معجزے دیکھیں گے اور بہت جلد سری لنکا کو فتح کریں گے

" آپ تو مسیح محمدی ﷺ کے غلام ہیں آپ کو تو ان سے زیادہ طاقت بخشی گئی ہے اس لئے اگر آپ یہ فیصلہ کریں اور دعا کریں اور اللہ پر توکّل کریں تو ہرگز بعید نہیں کہ چند سال کے اندر اندر آپ کی درویشانہ اور فقیرانہ بلکہ مجنونانہ جدوجہد کے نتیجہ میں سارے ملک کی کایا پلٹ جائے۔

پس آخر پر میرا پیغام آپ کو یہی ہے کہ آپ خدا کی محبت میں اور اسلام کی تبلیغ میں دیوانے بن جائیں۔ ایک مخلص نوجوان رشید احمد نے اپنا خون دے کر آپ کے لئے رستہ بنایا ہے اس رستہ پر آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ ہمارے اس شہید مرحوم کے خون کے ہر قطرہ سے ایک نیا رشید پیدا کرے اور اس کا خون سارے ملک میں اللہ کی محبت اور پیار کا ایسا رنگ بھر دے کہ روحانی لحاظ سے یہ ویرانے گل و گلزار بن جائیں اور یہ گلزار بستی بستی میں بہار جانفزا دکھانے لگیں اور اُسی رنگ میں رنگین ہو جائیں جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بُستان کا رنگ ہے۔

ہم کیا اور ہماری کوششیں کیا یہ سب کام دعا سے ہوں گے اس لئے خدا کے حضور دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ دعاؤں کے نتیجہ میں سب کام آسان ہو جاتے ہیں۔ ساری طاقتیں ہمارے رب کریم کو حاصل ہیں اس سے پیار کریں، اس سے دعا کریں اور اس پر توکل رکھیں۔ **محبت الٰہی اور عاجزانہ دعاؤں کے نتیجہ میں آپ اس بستی میں حیرت انگیز معجزے دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت جلد جلد بڑھائے گا اور پھیلائے گا یہاں تک کہ آپ سارے علاقے کو اپنی محبت کے زور سے اور خدا کے فضل اور رحم کی طاقت کے ساتھ خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے فتح کرلیں گے۔"**

(جماعت احمدیہ نگمبو (سری لنکا) سے خطاب 10/اکتوبر 1983ء از ماہنامہ خالد جنوری 1984ء)

……آسٹریلیا میں غلبۂ اسلام……

وہ زمانہ دور نہیں جب آسٹریلیا کے باشندے
جوق در جوق اس مسجد کے لئے آیا کریں گے

"آج جبکہ ہم برّ اعظم آسٹریلیا میں پہلی احمدیہ مسلم مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی غرض سے اکٹھے ہوئے ہیں یہ دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک نئے سنگ میل کا اضافہ کر رہا ہے۔ آج ہمارے دل اپنے رب کی حمد سے لبریز ہیں اور اُس کے احسان پر اُس کی حمد وثنا کے ترانے گا رہے ہیں۔

بلاشبہ یہ دن آسٹریلیا کی تاریخ میں بھی ایک عظیم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ایک ایسی جماعت جو اس دور میں اللہ کی توحید کو تمام دنیا پر غالب کرنے کا عزم لے کر اٹھی ہے اس عظیم برّ اعظم میں پہلی مرتبہ خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کے لئے ایک گھر تعمیر کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ **یہ پہلی اینٹ جو خالصۃً للہ اس کی عبادت کی خاطر تعمیر ہونے والے اس گھر کی بنیاد میں رکھی جا رہی ہے۔ لیکن یہ اینٹ آخری اینٹ نہیں رہے گی اور نہ خدائے واحد کا یہ گھر آخری گھر ہوگا۔ بلکہ یہ تو خانہ ہائے خدا کے نہ ختم ہونے والے سلسلہ کا ایک نہایت عاجزانہ آغاز ہے۔**

بظاہر یہ ایک عام سی بنیاد ہے جو میں رکھ رہا ہوں اور یہ مٹی میں دب کر نظروں سے غائب ہو جائے گی۔ لیکن ان بنیادوں پر ایک ایسی عمارت بلند ہوگی جو زمین پر ہوتے ہوئے بھی اپنی ذات میں ایک آسمانی عمارت ہوگی۔ اور جو عرش کے خدا تک رسائی پائے گی۔ دن میں پانچ وقت اس کے میناروں سے اللہ کی وحدت اور محمد ﷺ کی رسالت کے اعلان بلند ہوں گے اسی مسجد کے مینارے اس مادی دور میں بسنے والے مردوں اور عورتوں کو ان کا بھولا ہوا یہ سبق یاد دلائیں گے کہ اصل اور حقیقی رفعتیں مادی ترقی سے نہیں بلکہ روحانی ترقی سے حاصل ہوتی ہیں ....

جہاں تک حقیقت حال کا تعلق ہے یہ بات تو بہرحال مسلّم ہے کہ آج دنیا کے پردہ پر صرف ایک ہی جماعت ہے جس کا دعویٰ یہ ہے کہ **آسمانی نوشتوں میں جس جماعت کے لئے غلبۂ اسلام مقدر تھا۔ وہ یہی جماعت ہے اور وہ ساعت سعد آچکی ہے جو اسلام کے غلبۂ نو کی ساعت ہے۔ اُس مہم کا آغاز ہو چکا ہے جس نے عالمی انقلاب برپا کرنا تھا۔**

اگر یہ جماعت اپنے اس دعویٰ میں سچی ہے۔ اگر حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی نے اس غریب اور بے نوا جماعت کو اس آخری انقلاب عظیم کے لئے چن لیا ہے جس نے بالآخر دنیا کی تقدیر بدل دینی ہے۔ اور مذہبی فرقہ وارانہ منافرتوں کا قلع قمع کر کے انسان کو ایک دفعہ پھر اخوّت اور محبت اور ایثار اور انکسار کے درس دینے ہیں تو یہ جماعت جس نئے براعظم یا ملک یا قوم میں بھی پہلی مرتبہ اپنے قدم جمائے گی اور روحانی انقلاب کی عظیم مہم کا آغاز کرے گی بلاشبہ وہ دن اُس برّاعظم یا ملک یا قوم کی تاریخ میں ایک عظیم تاریخی دن ہوگا اور ایک ایسا عجیب سنگ میل ہوگا جو ہمعصر انسان کی نظر سے اوجھل ہونے کے باوجود مستقبل کے انسان کی آنکھ کو بہت بڑا اور نمایاں اور روشن ہو کر دکھائی دے گا۔ اور امتداد زمانہ اس کی عظمت کو کم کرنے کی بجائے اُس کی عظمت و شان کو بڑھاتا چلا جائے گا۔

......پس اگر جماعت احمدیہ وہی جماعت ہے جو امت محمدیہ میں پیدا ہونے والے مسیح ثانی نے قائم کرنی تھی تو آج آسٹریلیا کے اس عظیم برّاعظم میں احمدیہ مسلم مشن کا آغاز بلاشبہ آسٹریلیا کی تاریخ کا عظیم ترین واقعہ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میرے اس دعویٰ کو باور کرنے کی راہ میں ایک بہت بڑا "اگر" حائل ہے۔ یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ اس غریبانہ اور عاجزانہ آغاز کا انجام کیا ہے۔ لیکن مجھے اتنا ضرور کہنے دیجئے کہ اہل بصیرت اور اولوالالباب کسی صداقت کو پہچاننے کے لئے مستقبل کا انتظار نہیں کیا کرتے۔ انہیں اس ننھے سے بیج میں ہی وہ آثار دکھائی دیتے ہیں جو ایک عظیم درخت کا خاکہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ شفق صبح کی پیش رو علامتوں ہی سے بھانپ لیتے ہیں کہ کتنے بڑے اور روشن دن کی صبح ہونے والی ہے......

پس اے اہل آسٹریلیا! اگر ہم وہی ہیں جو اس عزم اور اس صبر اور استقلال اور اس شان فقیرانہ کے ساتھ نئی روحانی بستیاں آباد کیا کرتے ہیں اور دوسروں کے خون سے نہیں بلکہ خود اپنے ہی خون سے بے رنگ زمینوں کو رنگ بخشتے ہیں اور بے آب و گیاہ صحراؤں کو چمن زار بنا دیتے ہیں، اگر ہم وہی ہیں جو بالآخر دلوں پر فتح پاتے ہیں اور روحوں کی تسخیر کرتے ہوئے خیالات اور نظریات کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیتے ہیں، تو یاد رکھنا کہ آج کا دن جبکہ ہم اپنی پہلی مسجد اور پہلے مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں برّاعظم آسٹریلیا کی تاریخ کا عظیم ترین دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جس کی آب و تاب گذرتے ہوئے وقت کے ساتھ بڑھتی چلی جائے گی۔ اور وہ دن جب کیپٹن جیمز کک نے پہلی مرتبہ آسٹریلیا کی سرزمین پر قدم رکھا تھا اس نئے دن کی روشنی کے سامنے پھیکا اور ماند پڑ جائے گا۔ **وہ زمانہ بہت دور نہیں جب آسٹریلیا کے باشندے جوق در جوق اس مسجد کی زیارت کے لئے آیا کریں گے۔** اور اس خانہ خدا میں عبادت کرتے ہوئے اس عظیم دن کو یاد کریں گے جبکہ ایک عاجز بندے نے بڑی متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ وہ

اس مسجد کے صحن میں آنسو بہاتے ہوئے دعائیں دیں گے اُن سب مخلصین کو جنہوں نے اسلام کی فتح کے اس پہلے یادگاری نشان یعنی اس خانہ خدا کی تعمیر میں مال اور جان کی قربانی پیش کی تھی اور حسرت کریں گے کہ کاش ہم بھی اُس زمانہ میں ہوتے اور ہمارا نام اُن مجاہدین کی صف میں لکھا جاتا جنہوں نے آسٹریلیا میں اسلام کے غلبہ کی داغ بیل ڈالی۔ "

(آسٹریلیا میں پہلی مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر خطاب 30؍ستمبر 1983ء از ماہنامہ خالد اکتوبر 1983ء)

آسٹریلیا کی سرزمین پر بکثرت ایسے دل ہیں جو بڑی جلدی اسلام میں داخل ہوں گے

" آسٹریلیا کی سرزمین پر بکثرت ایسے دل پیدا کئے ہوئے ہیں جو تھوڑی سی کوشش کا انتظار کر رہے ہیں اور بڑی جلدی جلدی وہ انشاء اللہ اسلام میں داخل ہوں گے۔ میں نے ان کو مسجد کی سنگ بنیاد کی تقریب پر جو پیغام دیا تھا معلوم ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خاص تصرف کے تابع تھا اس پیغام کی صداقت کے اظہار کا آغاز ہو چکا ہے میں نے اہل آسٹریلیا سے کہا تھا کہ تم آئے تھے اس ملک میں اس زمانے میں جب کہ یہ ملک نیا نیا دریافت ہوا تھا۔ یعنی انگریز قوم جو بعد میں یہاں آباد ہوئی اس نے بزور شمشیر اس کو فتح کیا اور ایک نَوآبادی بنائی اور اسے نَوآبادی بنانے کے دوران تم نے اصل باشندوں پر بڑے مظالم بھی کئے ہیں ویسے بھی نَوآبادیات کے مظالم کا ایسا جوڑ ہے جو الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ آج ہم تمہیں اسلام کی نَوآبادی بنانے کے لئے آئے ہیں اس کے ساتھ بھی ظلم وابستہ ہیں لیکن تم کرو گے اور ہم سہیں گے یہ مضمون الٹ جایا کرتا ہے روحانی نَوآبادیوں میں۔ پرانے باشندے نئے داخل ہونے والوں پر مظالم کیا کرتے ہیں جب کہ دنیاوی نوآبادیوں میں نئے باشندگان پرانوں پر ظلم کیا کرتے ہیں یہ ایک تقدیر ہے جو نہیں بدلا کرتی۔ پس ہم یہ سب کچھ دیکھ کر آئے ہیں اور تیار ہو کر آئے ہیں اور ہم یہ عزم لے کر آئے ہیں کہ ہم نے تمہیں مسلمان بنا کے چھوڑنا ہے تم آج ہماری کم مائیگی پر نگاہ نہ کرو آج یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے ملک میں بھی مسلمان کہلاتے ہیں کہ نہیں کہلاتے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ خدا کی نظر میں ہم مسلمان ہیں اور جن پر خدا کی محبت کی نظر پڑتی ہے وہ دنیا میں لازماً کامیاب ہوا کرتا ہے اس لئے تمہیں اب صاحب عزم لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔ جس طرح تم نے اس ملک کو کسی زمانہ میں فتح کیا تھا اب ہم فتح کریں گے لیکن محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر فتح کریں گے اور نہیں چھوڑیں گے جب تک تمہارے دل جیت نہ لیں۔ "

(اختتامی خطاب اجتماع انصار اللہ ربوہ 30 اکتوبر 1983ء از الفضل 14؍فروری 1984ء)

......فجی میں غلبۂ اسلام......

فجی قوم پر خدا کے فضل بارش کی طرح نازل ہونے والے ہیں

"اللہ تعالیٰ کا یہ بے انتہا احسان ہے کہ وہ ہر پہلو سے جماعت کو ترقی پر ترقی دیتا چلا جا رہا ہے۔ خدا کا یہ وعدہ تھا کہ میں اس جماعت کو بڑھاؤں گا۔ چنانچہ ہم ہر روز بڑی شان کے ساتھ یہ پورا ہوتا دیکھتے ہیں۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے یہ پودا لگایا ہے اور اس کو پرورش دینا' اور اسے بڑھانا' اور اسے برکت دینا' یہ میرا کام ہے پس یہ وعدہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیا گیا تھا یہ پوری شان کے ساتھ جماعت کی تمام تاریخ میں ہمیں ہمیشہ پورا ہوتا نظر آتا ہے............

آج میں نے خطبہ جمعہ میں جس آیت کی تلاوت کی تھی اس میں یہی وعدہ دیا گیا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ کہ تم میری رضا ڈھونڈو میں تمہیں رضا عطا کروں گا لیکن ساتھ ہی تمہارا ظرف بھی بڑھاتا چلا جاؤں گا۔ وسعتیں پیدا کرتا چلا جاؤں گا تمہارے حوصلوں میں تاکہ میری زیادہ سے زیادہ رضا جذب کر سکو...... حقیقت یہ ہے کہ فجی کوئی بڑی جگہ نہیں ہے چند دنوں کا قصہ ہے۔ **پس ایک قدم اور ایک چھلانگ اور ایک جھپٹا مارنے کی دیر ہے سارا فجی اللہ تعالیٰ کے فضل سے محمد رسول اللہ کے قدموں میں پڑا ہوگا۔** اس لئے میں بڑا پُرامید ہو کر لوٹا ہوں اور اپنے رب سے بہت ہی توقعات وابستہ کر کے آیا ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ میں کیا میری توقعات کیا۔ میرے خدا کے فضل لا انتہا ہیں اور اس کی عطا کرنے کی قوتیں لامحدود ہیں جب وہ فضل کرنے پہ آئے گا۔ جب وہ رحم فرمائے گا تو میری توقعات اس کے مقابل پر اِس طرح لگیں گی جیسے کیڑی کا گھروندا ہو اور کوہ ہمالیہ کے دامن میں پڑا ہوا ہو۔ کوئی بھی اس کی حیثیت نظر نہیں آئے گی۔ پس آپ بھی بہت دعائیں کریں اور میں بھی دعائیں کروں گا۔ ساری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا انتظار کرے کیونکہ میں دیکھ چکا ہوں **مجھے نظر آرہا ہے کہ خدا کے فضل بارش کی طرح نازل ہونے والے ہیں اور ساری دنیا میں انشاء اللہ تعالیٰ اسلام کے پھیلنے کے دن قریب آگئے ہیں۔**"

(خلاصہ افتتاحی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ 21/اکتوبر 1983ء از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید اپریل 1984ء)

...... یورپ میں غلبۂ اسلام ......

یورپین لوگوں کا اتنی تعداد میں بیعت کرنا ایک نئے دور کا آغاز ہے

اب یہ سلسلہ تیزی سے بڑھے گا

"اس سال ایک ہزار سے زائد یورپین مرد و زن کا احمدیت قبول کرنا ایک ایسا تاریخی واقعہ ہے جو اس سے قبل احمدیت کی تاریخ میں رونما نہیں ہوا۔ **یہ ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ اب یہ تعداد اللہ نے چاہا تو تیزی سے بڑھے گی۔ اور یہ سلسلہ احمدیت کے لئے بے حد اہم ثابت ہوگا۔**"

(خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 11؍ستمبر 1993ء بر موقع عالمی بیعت از الفضل 29؍ستمبر 1993ء)

......سپین میں غلبۂ اسلام ......

سپین میں اسلام کا سورج ضرور طلوع ہوگا اور سارے سپین کو روشن کر دے گا

"میں اللہ تعالیٰ کے فضل پر کامل یقین اور توکّل رکھتا ہوں۔ دنیا کی کوئی طاقت اب خدا کے اس فیصلہ کو نہیں بدل سکتی جو سپین کے بارہ میں ظاہر ہو چکا ہے۔ ہم نے جو دعائیں کی ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں خوشخبریاں دی ہیں کہ دعائیں قبول کی گئیں۔ ان واضح خوشخبریوں کے بعد اگر ہمارا انگ انگ بھی کاٹ کر پھینک دیا جائے تب بھی سپین میں اسلام فتح یاب ہوگا۔ اور کوئی اس تقدیر کو اب بدل نہیں سکے گا۔

ایک عیسائی مستشرق لکھتا ہے جب سپین کے آخری مسلمان بادشاہ نے ایک آہ بھری۔ اس وقت سپین کی مساجد کے میناروں سے ہلالی جھنڈے چاک چاک کر کے زمین پر پھینک دیئے گئے۔ اور تمام میناروں پر صلیبیں بلند کی گئیں۔ اور صلیب کے پجاری خداوند یسوع کے حضور جھک گئے اور شکر ادا کیا کہ ایک عظیم الشّان فتح خداوند یسوع مسیح نے ان کو عطا کی ہے لیکن ساتھ ہی وہ یہ لکھنے پر بھی مجبور ہے کہ اسلام کا سورج جب سپین میں ڈوبا تو عیسائیت کا چاند نمودار ہوا لیکن اس کی روشنی مستعار روشنی تھی۔ اس کی روشنی اس نور سے حاصل کردہ تھی جو مسلمانوں کا سورج پیچھے چھوڑ رہا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ چاند تاریک ہو گیا اور ایک ایسی گہری تاریکی میں ڈوب گیا جس سے آج تک نہیں نکل سکا۔ وہ سپین جو مسلمان سلطنتوں کے ایام میں یورپ کی عظمتوں کا گہوارہ تھا۔ تنزّل کا ایسا شکار

ہوا کہ اب یورپ میں سب سے زیادہ پسماندہ ملک بن چکا ہے۔

پس ہم یقین رکھتے ہیں کہ سپین کی تاریخ اسی سورج سے وابستہ ہے جو وہاں سے ایک دفعہ غروب ہوا تھا۔ وہ سورج ضرور طلوع کرے گا۔ اور سارے سپین کو روشن کر دے گا اور سارے یورپ میں اس کی شعاعیں پھیلیں گی۔ یہ خدا کی تقدیر ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور یقیناً! اور یقیناً وہ وقت آن پہنچا ہے کہ اسلام دنیا میں لازماً واحد مذہب ہوگا جو تمام دنیا کے مذاہب پر غالب ہو کر رہے گا۔ لیکن ان قربانیوں کے نتیجہ میں جو خدا کی راہ میں پیش کی جائیں گی۔ ان آنسوؤں کے نتیجہ میں جو خدا کی راہ میں بہائے جائیں گے اور اس خون کے نتیجہ میں کہ جب مانگا جاتا ہے تو قربانی کرنے والے بڑی بشاشت کے ساتھ خدا کی راہ میں پیش کرتے ہیں۔ ان لٹے ہوئے گھروں کے نتیجہ میں جو خدا کی راہ میں قربان کرنے پڑتے ہیں۔ ہر ایک ملک جہاں احمدیت پھیلی ہے اس بات کا گواہ ہے کہ خدا کی راہ میں جائدادیں لٹ گئیں، گھر تباہ ہو گئے۔ جانیں دینی پڑیں۔ عورتوں تک پہ ظلم ہوئے صرف اس لئے کہ وہ خدائے واحد کو مانتی ہیں اور خدا کے تازہ نشانات پر یقین رکھتی ہیں۔

پس یہ وہ قربانیاں ہیں جن کے نتیجہ میں مذہب میں تبدیلی آیا کرتی ہے اور خدا کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ یہ ایک ایسا ازلی ابدی قانون ہے جس میں آپ کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ جب سے دنیا مذہب سے آشنا ہوئی ہے یہی ہوتا چلا آیا ہے۔ جن قوموں نے خدا کی راہ میں یقین کامل کے ساتھ قربانیاں پیش کیں وہ کبھی مغلوب نہیں ہوئیں۔ وہ ہمیشہ فتح مند ہوئیں ہیں اور فتح و نصرت کی کلید اُن کو عطا کی گئی ہے۔ پس ہم اس وجہ سے یقین رکھتے ہیں کہ ہم اسلام کو دنیا میں لازماً غالب کریں گے۔ کیونکہ اس راہ میں جب بھی ہم سے قربانیاں مانگی جاتی ہیں۔ ہم پیش کر دیتے ہیں اور کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ ہمیشہ ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرتے ہیں اس لئے خدا کے فضل سے آگے سے آگے اور بھی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان منازل کو قریب تر کر دے جن کی تمنائیں لئے ہم جیتے ہیں۔ اپنے فضل سے اسلام کی دشمنی کی اس عارضی رات کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے جو اس وقت یورپ اور دنیا کے دیگر ممالک پر طاری ہے۔"

(افتتاح مسجد سپین سے واپسی پر امراء اضلاع پنجاب کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب 25/نومبر 1982ء

از الفضل 3/مئی 1983ء)

سپین کی سرزمین کو فتح کرنا ایک ایسی فتح جو دائمی فتح ہوگی

"پس جماعت احمدیہ نے وہ کام جو تلوار سے نہیں ہو سکا تھا محبت اور پیار سے کرنا ہے۔ وہ دل جن میں تلوار

نے نفرت کے بیج بوئے تھے اور مسلمان حاکموں نے نفرت کی فصلیں بوئی تھیں۔ آج آپ نے ان دلوں کو صاف کر کے ان میں محبت کے بیج بونے ہیں اور محبت کے ذریعے سپین کی سرزمین کو دوبارہ اسلام کے لئے فتح کرنا ہے۔ ایک ایسی فتح کرنی ہے جو دائمی فتح ہوگی۔ ایک ایسی فتح کرنی ہے جو قیامت تک قائم و دائم رہے گی۔ اور کوئی دنیا کی طاقت اس فتح کو مٹا نہیں سکے گی۔ ہم ایک چھوٹی سی جماعت ہیں۔ ہمارے کندھوں پر بہت سے بوجھ ہیں۔ تمام دنیا میں ہم نے اسلام کی عظمت اور اسلامی تعلیم کی عظمت کے جھنڈے گاڑنے ہیں............

اس رنگ میں تبلیغ کریں جیسا کہ میں نے آپ کو بیان کیا ہے۔ عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں اور دل کو تبلیغ میں ڈال دیں۔ (دعوت الی اللہ) کے ہو جائیں۔ خدا کی نمائندگی اختیار کرنے کی کوشش کریں اور دعاؤں کے ذریعے خدا سے مدد مانگیں۔ پھر دیکھیں...... دیکھتے دیکھتے اس سرزمین کی تقدیر تبدیل ہوگی۔ نئی شان کے ساتھ اسلام دوبارہ اس سرزمین میں آئے گا۔ یہ شان تلوار کی شان نہیں ہوگی بلکہ پیغام کی شان ہوگی۔ یہ سرزمین کی فتح نہیں ہوگی بلکہ دلوں کی فتح ہوگی جو اس سرزمین پر بستے ہیں اور یہ فتح دائمی فتح ہوگی۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت، کوئی تلوار اسلام کے نشان اس مقدّس زمین سے مٹا نہیں سکے گی۔"

(خطبہ جمعہ 16/مارچ 1990ء از الفضل 12/اپریل 1990ء)

سپین سے انشاءاللہ ساری دنیا کے لئے دین حق کے مربی نکلیں گے

"سپین سے انشاءاللہ دوبارہ ساری دنیا کے لئے دین حق کے مربی نکلیں گے اور تمام دنیا میں سپینش داعی الی اللہ دین کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے عظیم الشان قربانیاں دینے لگے گا۔ یہ ہمارا مقصد اور ادّعا ہے۔ اور میں عہد کرتا ہوں اے خدا! تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اس قبرستان کو جو مسلمانوں کا قبرستان ہے سارے سپین کے لئے زندگی کا سرچشمہ بنا دیں گے۔

آج اس قبرستان نے جو میرے دل کو زخمی کیا ہے اور جو میری روح کو چرکے لگائے ہیں اے خدا! اس سے ایسے خون کی آبشار نکال، ایسے خون کے سوتے نکال جو سارے سپین کو تر و تازہ کر دیں اور اسلام کا نیا رنگ بھر دیں اور تیری محبت کا نیا رنگ بھر دیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام یہاں پیدا ہوں اور صرف غلام نہیں اس شان کے غلام پیدا ہوں کہ وہ دین حق کے لئے ساری دنیا میں قربانیاں دینے لگیں۔ اور مجھے یہ خیال آیا اور میں عہد کرتا ہوں کہ ہم یہ کوشش جاری رکھیں گے اور یہ کوشش کریں کہ انشاءاللہ تعالیٰ بالآخر تمام دنیا کے ہر خطے میں سپینش مربی بھجوائیں گے جو وہاں جا کر دین حق کی اشاعت کریں گے۔ یہی انتقام تھا جو ہم اس قوم سے لے

سکتے تھے اور یہی وہ انتقام ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کو زیب دیتا ہے۔ اور میں آپ کو اس لئے یہ بتا رہا ہوں کہ جب میں آپ کی طرف سے یہ عہد کر چکا ہوں تو آپ نے اس عہد کو نبھانے میں ہر ممکن میری مدد کرنی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ صرف میرے دل کی آواز نہیں بلکہ ہر احمدی کے دل کی یہ آواز تھی۔ اگر آپ دعاؤں کے ذریعہ سے اپنے اس عہد کو قائم اور زندہ رکھنے کے لئے خدا سے التجائیں کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ عہد ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور اس کے عظیم الشان پھل ہمیں بھی عطا ہوتے رہیں گے اور اہل دنیا کو بھی عطا ہوتے رہیں گے۔"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 18 / اکتوبر 1985ء از ضمیمہ ماہنامہ خالد نومبر 1985ء)

...... جرمنی میں غلبۂ اسلام ......

جرمن قوم کا مستقبل بہت روشن ہے اور جرمن قوم تمام یورپ کی قیادت کرے گی

"مجھے جرمنی کا مستقبل بہت روشن دکھائی دیتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ سارے مرد اور عورتیں دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف ہو جائیں گے اور جماعتی کاموں میں بھر پور حصہ لیں گے اور اپنے اردگرد لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے پر آمادہ کریں گے یہ جرمنی کی بہتری میں بہت اہم قدم ہے اور میں امید کرتا ہوں جلد ہی جرمنی کو اسلام کے رنگ میں رنگین کر لیں گے۔ میرے کل کے جرمنی کے مختصر دورے نے مجھے زیادہ یقین دہانی کروائی ہے۔ کہ **انشاء اللہ عظیم جرمن قوم تمام یورپ کی تمام پہلوؤں سے ان کی قیادت کرے گی** گو کہ جرمن قوم عیسائیت قبول کرنے میں سب سے آخر میں تھی۔ لیکن انشاء اللہ اسلام قبول کرنے میں سب سے پہلے ہوگی۔"

(مغربی جرمنی کے احباب کے نام پیغام از اخبار احمدیہ مغربی جرمنی مئی 1987ء صفحہ 13)

جرمنی میں عظیم روحانی انقلاب

"ایک اور پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ کی جس کا تعلق پھر اسی دور سے ہے اور خصوصیت کے ساتھ جرمنی سے ہے۔ آج میں وہ پیشگوئی آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔ اس میں ہمارے لئے بہت سے پیغامات ہیں، بہت سی حکمت کی باتیں ہیں جنہیں سمجھ کر ہمیں اس ملک میں اپنا لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1945ء کی اپنی ایک رؤیا بیان کی جو میں آپ ہی کے الفاظ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

گیارہ سال ہوئے یعنی یہ 1956ء میں آپ نے بیان کی ہے۔ گیارہ سال ہوئے۔ سن 1945ء کی بات ہے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہٹلر ہمارے گھر آیا ہے۔ پہلے مجھے پتہ لگا کہ ہٹلر قادیان میں آیا ہوا ہے اور (مسجد اقصیٰ) میں گیا ہے۔ میں نے اس کی طرف ایک آدمی دوڑایا اور کہا کہ اسے بلا لاؤ۔ چنانچہ وہ اسے بلا لایا۔ میں نے اسے ایک چارپائی پر بٹھا دیا اور اس کے سامنے خود بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بے تکلف وہاں بیٹھا تھا اور ہمارے گھر کی مستورات بھی وہاں بیٹھی تھیں۔ میں حیران تھا کہ ہماری مستورات نے اس سے پردہ کیوں نہ کیا۔ پھر مجھے خیال آیا کہ ہٹلر چونکہ احمدی ہو گیا ہے اور میرا بیٹا بن گیا ہے اس لئے میرے گھر کی مستورات اس سے پردہ نہیں کرتیں۔ پھر میں نے اسے دعا دی اور کہا کہ اے خدا! تو اس کی حفاظت کر اور اسے ترقی دے۔ پھر میں نے کہا کہ وقت ہو گیا ہے میں اسے چھوڑ آؤں۔ چنانچہ میں اسے چھوڑنے کے لئے گیا۔ میں اس کے ساتھ جا رہا تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ میں نے تو اس کی ترقی کے لئے دعا کی ہے۔ یہ میں نے کیا کیا ہے۔ لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ وہ ہٹلر عیسائی تھا اور یہ ہٹلر احمدی ہو چکا ہے۔ یعنی وہ ہٹلر جس کی ترقی کی دعا سے میں گھبراتا ہوں وہ عیسائی تھا اور یہ ہٹلر احمدی ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 11/جنوری 1957ء)

یہ وہ پیشگوئی ہے جس کے پورا ہونے کے کوئی معمولی سے بھی آثار ابھی افق پر ظاہر نہیں ہوئے تھے جب یہ پیشگوئی کی گئی تھی...... پس اس بات میں تو ایک ادنیٰ بھی شک نہیں کہ 1945ء میں جو عظیم الشان رؤیا حضرت مصلح موعود کو دکھائی گئی یہ لازماً پوری ہوگی۔ یہ خدا کا پیغام ہے جسے کوئی ٹال نہیں سکتا اور آپ وہ خوش نصیب ہیں جن کے ذریعے اس رؤیا کے پورا ہونے کی داغ بیل ڈال دی گئی اور اس لحاظ سے آپ کی جماعت کو دنیا کی جماعتوں میں ایک غیر معمولی اہمیت اور انفرادیت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ایک ملک کی تقدیر بدلنے کی خوشخبری دی گئی ہے اور جرمنی کی جماعت کے ذریعے یہ کام ہونا ہے۔ ابھی جماعت یہاں تھی بھی نہیں تو یہ پیشگوئی کی گئی۔ اب خدا کے فضل سے یہاں جماعت مضبوطی سے قائم اور مستحکم ہو چکی ہے............ پس حضرت مصلح موعود نے جو دیکھا کہ ایک ہٹلر وہ تھا جو عیسائی تھا یا کچھ بھی نہیں تھا ایک وہ ہٹلر تھا جس نے اپنی قوم کی رہنمائی اپنے ان خیالات یا نظریات کے تابع ہو کر کی، جس نے بالآخر قوم کو نہایت بُرے انجام تک پہنچایا۔ لیکن ایک وہ ہٹلر ہے جو مجھ سے ملنے آیا ہے۔ جس نے پہلے مسجد اقصیٰ میں جانے کا قصد کیا اور پھر وہاں سے ہو کر مجھ تک پہنچا ہے۔ وہ ہٹلر وہ ہے جو احمدی ہو چکا ہے اور اس کے حق میں دعا کرنی ضروری ہے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ اس سے میری بچیوں کا پردہ نہیں گویا کہ وہ احمدی ہے اور اخلاق میں ایسا بڑھ گیا ہے کہ اس سے احمدی عورتوں کی عفت کو کوئی خطرہ نہیں۔ ان باتوں میں آپ کے

لئے پیغام ہیں۔ مسجد اقصیٰ کیا ہے؟ اگر آپ اس مضمون پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اقصیٰ کا مطلب ہے بہت دور کی مسجد۔ پس حضرت مصلح موعود کو جو مسجد دکھائی گئی ہے میرے نزدیک یہ جماعت احمدیہ جرمنی ہے۔ کیونکہ علم التعبیر کے ماہرین بیان کرتے ہیں کہ مسجد جماعت ہوا کرتی ہے جب رؤیا میں مسجد دکھائی جائے تو اس سے مراد جماعت ہوتی ہے۔ تو اقصیٰ مسجد یعنی دور کی مسجد مراد یہ ہے کہ پہلے ایک دور کی جماعت میں جو قادیان سے، جس وقت رؤیا دیکھی گئی، بہت دور ہے یعنی جرمنی۔ وہاں جرمن قوم کا کیونکہ جب ایک قوم کے رہنما کو دکھایا جائے تو مراد قوم ہوا کرتی ہے۔ **جرمن قوم کا رجحان احمدیت کی طرف ہوگا** اور وہ اس مسجد میں داخل ہوگی جو وہاں قائم ہو چکی ہوگی یعنی جماعت احمدیہ۔ اور اس کے ذریعے پھر وہ مرکز کے قریب آئے گی اور مرکز کے اتنا قریب آئے گی کہ خلیفۂ وقت کے دل سے نکلی ہوئی دعائیں لے گی اور ان کے کردار میں عظیم تبدیلی آئے گی۔ ان کا کردار باقی یورپ کی طرح فاسدانہ نہیں رہے گا بلکہ وہ اپنی خواتین پر پاک نظر ڈالیں گے اور ان سے وہ احترام کا سلوک کریں گے جو اسلام کی تعلیم کے مطابق ایک مرد کو ایک عورت سے کرنا چاہئے۔"

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 30؍مئی 1993ء از مشعل راہ جلد 3 صفحہ 508-503)

جرمن قوم ساری دنیا کی قیادت کرے گی اور کامیابیاں آپ کے مقدر میں ہیں

"اللہ کی پناہ میں آجائیں آپ دنیا سے بے خوف ہو جائیں گے۔ آپ نے تو ان کو بچانا ہے۔ جرمنی میں اگر تشدد کے خیالات سر اٹھا رہے ہیں تو ان سے ڈرنا نہیں۔ آپ بے سروسامان ہو کر آئے انہوں نے آپ کو پناہ دی۔ یہ آپ کے محسن ہیں۔ آپ تو محسن انسانیت کے غلام ہیں۔ ان کے گرد حُسنِ محمد ﷺ کی دیواریں کھڑی کر دیں۔ تب خدا کی خبریں بڑی شان سے پوری ہونگی۔ اور ہٹلر ضرور احمدی ہوگا۔

...... **جرمن قوم اس قابل ہے کہ سارے یورپ ہی کی نہیں ساری دنیا کی قیادت کر سکے۔** پہلے جبر کے ذریعے قیادت کرنے کی کوشش کی اور ناکام رہے اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاق کے ذریعے ساری دنیا کی قیادت کی کوشش کریں گے تو اس میں کامیاب رہیں گے۔

ساری کامیابیاں آپ کے مقدر میں ہیں خدا تعالیٰ آپ کو ان انقلابات کا سردار بنا دے۔ کتنی عظیم خوشخبریاں ہیں جو آپ کے حق میں پورا ہونے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔"

(خلاصہ اختتامی خطاب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 30؍مئی 1993ء از الفضل یکم ستمبر 1993ء)

......فرنچ ممالک میں غلبۂ اسلام......

فرینکوفون ممالک میں بہت تیزی سے جماعت پھیلے گی

"آئیوری کوسٹ کی بھی ایک خاص حیثیت ہے۔ آپ کو یاد ہوگا میں نے جلسے پر آپ کو یہ رؤیا سنائی تھی کہ **اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں دکھایا ہے کہ فرینکوفون ممالک میں بہت تیزی سے جماعت اب پھیلے گی۔** اور وہ جو سابقہ غفلت تھی اس کا ازالہ ہوگا۔ اب آئیوری کوسٹ وہ جماعت ہے جہاں فرینکوفون ممالک میں سب سے زیادہ تیزی سے احمدیت پھیلنی شروع ہوئی ہے اور حیرت ہوتی ہے کہ اچانک ہو کیا گیا ہے۔ یعنی مربی وہی ہے، کوششیں وہی، لیکن جو دس سال کی محنت سے پھل نہیں ملتا تھا وہ چند ہفتوں کی محنت سے ملنا شروع ہو گیا تو اس لئے آئیوری کوسٹ کے لئے دعا کریں۔"

(خطبہ جمعہ 28/اپریل 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 9/جون 1995ء)

فرانسیسی ممالک میں فتوحات کا آغاز ہو چکا ہے

"چند سال پہلے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں ایک کشتی کو ہاتھوں سے کھینچ رہا ہوں اور وہ کشتی بڑی تیز رفتاری سے سمندر میں ایک بڑی کشتی سے جا ملتی ہے اس میں بات کرنے والا فرانسیسی زبان بول رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے شکرانے کے طور پر بتا رہا ہوں کہ 1994ء سے لے کر اب تک فرنچ بولنے والے ممالک میں 1 کروڑ 11 لاکھ، نو ہزار تین سو افراد احمدی ہو چکے ہیں۔ اور اس سال تو فرانسیسی بیعتوں کا حصہ زیادہ ہے اور انگریزی بولنے والے ممالک کا نسبتاً کم ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ میں ان راہوں پر اکیلا پھرا کرتا تھا۔ اور کوئی میرے ساتھ نہ ہوتا تھا خدا نے مجھے بشارت دی کہ تو اکیلا نہ رہے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ان باتوں کو لکھ لو اور شائع کر دو۔ اللہ نے مجھ بتایا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ تیری مخالفت ہوگی۔ میں تجھے بچاؤں گا اور تجھے برکت پہ برکت دوں گا حتیٰ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ آج خدا کے فضل و کرم سے ایک ہی سال میں ایک کروڑ آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ مسیح موعود تو سچا ہے۔ **اب فتوحات کا آغاز ہو چکا ہے۔** اس صدی کے آخر تک خدا کی تقدیر کیا دکھائے گی یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔"

(جلسہ سالانہ لندن 31/جولائی 1999ء خلاصہ خطاب دوسرا روز ز ماہنامہ انصار اللہ نومبر 1999ء)

......ڈنمارک میں غلبہ کی پیشگوئی......

ڈنمارک ایک مہذّب قوم (کا مرکز) بن کر ابھرے گا

"جس طرح کہ عیسائیت کئی صدیاں مغلوب رہنے کے بعد آخر اپنے صدق وسداد کی وجہ سے غالب آ گئی تھی اسی طرح انشاء اللہ احمدیت غالب ہو کر رہے گی۔ ایک کثیر تعداد اس تحریک کی مخالفت کرے گی، اور بُرے سلوک روا رکھے گی۔ لیکن (ایک وقت آئے گا کہ) یہ مخالفت ڈینش باشندوں کے فائدہ میں تبدیل ہو جائے گی اور **ڈنمارک** اس کے نتیجہ میں **ایک مہذب قوم (کا مرکز) بن کر ابھرے گا** بشرطیکہ ڈینش تحریک احمدیت کی مذمّت میں ظلم وستم اور برا سلوک روا نہ رکھیں بلکہ اس پیغام کے لئے اپنے دروازے کھول دیں۔"

(ڈنمارک میں خطاب 13/اگست 1982ء بحوالہ اخبار kristligt Dagblad از ماہنامہ خالد جنوری 1983ء)

......کینیڈا میں غلبۂ اسلام......

کینیڈا اسلام کے لئے مستقبل کی سرزمین بننے والا ہے

"خود اپنے وطن میں جماعت کے لئے جو تکلیف دہ حالات گذر رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والا ان تکالیف کا پھل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی جو ہوائیں چل رہی ہیں ان کا تعلق ان دعاؤں سے ہے جنہیں مانگنے کی توفیق ان تکلیفوں کے نتیجہ میں جماعت کو مل رہی ہے۔ ساری دنیا میں خدا کی رحمت غیر معمولی طور پر خوشخبریاں لے کر آ رہی ہے اور اس کے چھینٹے مردہ دلوں میں نئی تازگی اور نیا ولولہ پیدا کر رہے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ صرف کینیڈا میں ہی نہیں ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی قسم کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ **پس جماعت احمدیہ کو اس پہلو سے خوشخبری ہو کہ جماعت ایک نئے ترقی کے دور میں داخل ہو چکی ہے اور اس دور کے نتائج بہت دیر تک نکلتے رہیں گے**۔ اور اگر ہم ان نتائج کو سنبھال لیں تو آئندہ رونما ہونے والے عظیم الشان اور عظیم تر نتائج کے لئے یہ بنیادیں مہیا کریں گے......

یہ ایسا ملک ہے جہاں امید کے بہت سے پہلو نظر آئے ہیں، دنیا کی تمام جماعتوں کو چاہئے کہ وہ اس ملک کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں **یہ اسلام کے لئے خدا کے فضل کے ساتھ مستقبل کی سرزمین بننے والا ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 10/اکتوبر 1986ء از ضمیمہ ماہنامہ مصباح اکتوبر 1986ء)

……برّ اعظم افریقہ میں غلبۂ اسلام……

براعظم افریقہ تمام دنیا کے لئے روشنی کا مینار بن کر ابھرنے والا ہے

"(افریقی) ایک بہت ہی عظیم الشّان قوم ہے۔ افریقہ کے کسی ایک ملک کی میں بات نہیں کر رہا۔ سارے افریقہ کی بات کر رہا ہوں بعض اتنی حسین عادتیں ہیں ان میں۔ بعض خوبیاں ہیں کہ ان کی وجہ سے میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان قوموں کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا اور ان کی ہدایت کا موجب بنائے گا۔ اس دورہ کے بعد میرا دل یقین سے بھر گیا ہے کہ **جس برّ اعظم کو دنیا اپنی جہالت اور لاعلمی میں تاریک برّ اعظم کہتی ہے وہ تمام دنیا کے لئے روشنی کا مینار بن کے ابھرنے والا ہے۔ وہیں سے روشنی کے سورج طلوع ہوں گے اور تمام دنیا کی ہدایت کے سامان وہاں سے پیدا ہوں گے اور ساری دنیا میں پھیلیں گے۔** میں ان کے مزاج اور کردار میں یہ باتیں دیکھ کر آیا ہوں گویا لکھی ہوئی تقدیریں ہیں جو میں پڑھ کے آیا ہوں۔ اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر افریقہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے تو تمام بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہے ہوں گے آج اگر آپ افریقہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے تو آپ دنیا کے کل کے مستقبل کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہے ہوں گے……اس قوم کا بہت ہی روشن مستقبل ہے۔ قوم سے مراد سارے افریقہ کی بات کر رہا ہوں……

میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ ان کے اندر وہ تمام بنیادی محرکات اور طاقتیں موجود ہیں جو آئندہ ان کے عظیم مستقبل کی خبر دیتے ہیں۔"

(خطاب جلسہ سالانہ یو۔کے دوسرا روز 23/جولائی 1988ء از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید اگست 1988ء)

میں ان قدموں کی چاپ سن رہا ہوں جو فوج در فوج اسلام کے قلعہ میں داخل ہوں گے

شجر احمدیت کی سرسبز شاخو!……میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ افریقہ میں تبلیغ اسلام کی طرف حضرت مصلح موعودؓ نے خاص وجوہات کی بناء پر توجہ فرمائی تھی۔ **خدا کی تقدیر ہے کہ سرزمین افریقہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خاص رول ادا کرے گی۔ یہ سرزمین نہ صرف یہ کہ خود اسلام کے نور سے منور ہوگی۔ بلکہ یہ اس روشن دنیا کو بھی منور کرے گی اور دنیا اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کے جلوہ کو مشاہدہ کرے گی۔**

افریقہ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

"وہاں کے باشندوں میں اسلام کا تعارف اور استحکام نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا باعث ہوگا بلکہ ساری دنیا کو زندہ کرنے کا موجب بن جائے گا۔"

عزیز بھائیو! خوشی سے اچھلو کہ خدا کی نگاہ انتخاب تم پر پڑی ہے نہ صرف یہ کہ آپ کو نئی زندگی نصیب ہوگی بلکہ آپ دوسروں کو زندہ کرنے کا موجب ہوں گے۔ آپ کے ہاتھوں میں آج آب حیات کے جام تھمائے گئے ہیں۔ اٹھو اور پیاسی دنیا کو اسلام کے پیغام سرمدی سے روشناس کرو۔ غلبہ اسلام کا جو وعدہ اللہ نے اس آیت میں بیان فرمایا۔ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ یہ مہدی موعود کے وقت میں پورا ہوگا۔ پس اپنی کوششوں کو خدا کی تقدیر سے ہم آہنگ کرو تا اس کی منشاء زمین پر آ جائے۔

میں ان قدموں کی چاپ سن رہا ہوں جو فوج در فوج اسلام کے دامن اور قلعہ میں داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں جب دنیا "يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا" کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کرے گی۔

میری آنکھ اسلام کے جھنڈے کو بلند ہوتے اور کفر کے سارے جھنڈوں کو سرنگوں ہوتے دیکھ رہی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اب اس کو روک نہیں سکتی......

پس اٹھو اور دیکھو! کہ افق پر غلبہ اسلام کا سویرا طلوع ہو رہا ہے۔ غفلت کے لحاف پھینک دو اور اس کے استقبال کے لئے تیار ہو جاؤ اور آگے بڑھو۔ ان دنوں کے استقبال کے لئے اس کی حمد اور کبریائی کے ترانے گاتے آگے آؤ۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کے قدموں کو استحکام بخشے۔ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آپ کو غلبہ اسلام کے لئے ان مساعی کی توفیق بخشے جو اس کی رضا کا موجب ہوں۔"

(گھانا کے جلسہ سالانہ پر پُر جلال پیغام از الفضل 24/جنوری 1984ء)

سارا افریقہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں آ جائے گا

"افریقہ میں جو عظیم الشان تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کا دورہ کے دوران علم ہوا ہے۔ یہ تبدیلیاں آسانی سے نہیں ہوئیں۔ بلکہ ابتدائی واقفین کی قربانیوں کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ آئندہ بھی جو انقلاب برپا ہوگا وہ بھی عظیم الشان روحانی قربانیاں کرنے والے فقیر منش بندوں کے ذریعہ ہی رونما ہوگا۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نیا برکتوں کا دور شروع فرمائے گا۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ وہ آخری دور ہے جو کام کو اپنے آخری مقام تک پہنچا دے گا۔ تیسری منزل کوئی نہیں۔ یہ دوسری منزل آپ کے سامنے کھڑی ہے جو آخری فتح کی منزل ہے۔ **میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور آپ دیکھیں گے کہ کل اسی طرح ہوگا۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اس دور کے بعد سارا افریقہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں آجائے گا۔ آپ کے قدموں میں نچھاور ہوگا اور افریقہ سے مبلغین اسلام پیدا ہوں گے**......

افریقن لوگوں میں اخلاص اور انکسار ہے اور بڑی قربانی دینے والے لوگ ہیں۔ انہوں نے ایسی ایسی قربانیاں دی ہیں کہ جن کا تصور بھی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ خدا کی تقدیر یہ ہے کہ وہ آواز جو قادیان سے بلند ہوئی تھی، اس پر لبیک کہتے ہوئے جو قربانیاں اس خطے میں بسنے والوں نے دیں **ان کی قبولیت کے پھل کے طور پر جماعت کو افریقہ عطا ہوگا اور افریقہ خود وہ پھل بن جائے گا جس سے کثرت کے ساتھ وہ بیج پیدا ہوں گے** جو ساری دنیا میں وہ ثمر دار درخت لگا دیں گے جسے ہم باغ احمد کہہ سکتے ہیں جس کی شاخیں کل عالم پر محیط ہوں گی۔ اس لئے ان کی نگہداشت اور آبیاری کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(خطبہ جمعہ 4/مارچ 1988ء از ضمیمہ انصار اللہ مارچ 1988ء)

اس صدی کے اختتام سے قبل برّ اعظم افریقہ کے تمام ممالک میں احمدیت داخل ہو چکی ہوگی

"**اس صدی کے اختتام سے قبل برّ اعظم افریقہ دنیا میں ایک ایسا برّ اعظم ہوگا جس کے تمام ممالک میں احمدیت داخل ہو چکی ہوگی**...... اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلے سال کی کامیابیاں تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔ خدا کے فضل سے کروڑوں تک پہنچی ہیں۔ ابھی دو سال باقی ہیں۔ اب آگے آگے دیکھیں کیا ہوتا ہے اور مولوی کس قدر اپنے سینے کے اُبال میں اُبلتے اور جلتے ہیں۔ خدا کے فضل سے اب احمدیت کی دنیا بھر میں ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ ناممکن ہے جتنا چاہیں زور لگائیں۔ ایڑی چوٹی کا زور لگائیں یقیناً ناکام اور نامراد رہیں گے اور احمدیت دن بدن ترقی کرتی چلی جائے گی۔ پس دعاؤں کے ذریعہ ان کوششوں کی مدد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہا ہے۔"

(دوسرے روز کا خطاب جلسہ سالانہ لندن 29/جولائی 2000ء از الفضل انٹرنیشنل یکم ستمبر 2000ء)

افریقہ میں اسلام کے حسن کو پیش کرنا ہوگا

صد سالہ جوبلی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"دنیا کے کونے کونے میں اس شان اور اس قوت کے ساتھ یہ جشن منایا جائے گا کہ اہل دنیا کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے، احمدیوں کے ولولے اور ان کے دبدبے سے اور جس شوکت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوں گے وہ ان کے دلوں کو ہلا دینے والی شوکت ہوگی۔ **اس لئے کہاں ان کی طاقت' کہاں ان کی مجال کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں کی شان نوچ سکیں۔** یہ نہیں نوچ سکتے۔ یہ ملک جہاں میں اس وقت آپ سے مخاطب ہو رہا ہوں یہ ملک بھی نئی دو بالا شان کے ساتھ اسلام کا حسن دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہوگا آپ ہوں گے جو اس حسن کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہوں گے۔ **افریقہ بھی اس شان کو ایک نئے ولولے کے ساتھ پیش کر رہا ہوگا۔** نئے روپ کے ساتھ یہ شان ایشیا کے سارے ممالک میں دکھائی جائے گی............

دنیا پرست بھی اپنی کوششوں کو تیز کرے گا اور ہر جگہ آپ کو ناکام کرنے کی کوشش میں آپ کا تعاقب کرے گا۔ اس لئے دعاؤں کے ساتھ اور اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرتے ہوئے اس ذمّہ داری کو ادا کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں کو بے ثمر نہیں کرے گا۔ **احمدیت کا مخالف ضرور ناکام و نامراد ہوگا۔ خدا کی ساری تقدیر تمہارے لئے تقدیر خیر ہے۔ تم دنیا میں بھی کامیاب رہو گے اور آخرت میں بھی کامیاب رہو گے۔**"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 30؍جنوری 1987ء از ضمیمہ انصار اللہ فروری 1987ء)

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

......پیشگوئیوں کا پورا ہونا......

خدائی خبروں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے

" آج آپ گواہ ٹھہریں کہ آج ان خدائی خبروں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ ...... یہ جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں یہ ان کے لئے ہیں جنہوں نے صبر کیا پس دعائیں کریں اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں یہ کبھی تبدیل نہ ہوں گی۔ پورے یقین سے اپنی راہ پر قائم رہیں۔ اللہ ضرور بگڑے دلوں کو جماعت احمدیہ کے حق میں تبدیل فرمائے گا چند سال پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایک دن میں چار لاکھ احمدی بیعت کریں گے۔

آج آپ خوشخبریوں کے گواہ بنائے گئے ہیں۔ آپ پر لازم ہے کہ دنیا کو حق کا پیغام دیں۔ خدا کرے وہ دن بھی جلد آئے جب ایک دن میں 10 لاکھ افراد احمدیت میں شامل ہوں۔ "

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن 31؍جولائی 1994ء از الفضل 20؍اگست 1994ء)

اللہ دکھائے گا، وہ دن دور نہیں کہ ہر لفظ جو میں نے آپ سے بیان کیا ہے سچا ثابت ہوگا

"اللہ تعالیٰ دکھائے گا، وہ دن دور نہیں کہ ہر وہ لفظ جو آج میں نے آپ سے بیان کیا ہے سچا ثابت ہو گا کیونکہ یہ میرے منہ کی بات نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا ایسا اٹل فیصلہ ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوا اور کبھی تبدیل نہیں ہوگا۔ احمدیت نے کبھی ناکام نہیں ہونا، کسی منزل پر ناکام نہیں ہونا آگے سے آگے بڑھنا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 12؍اگست 1983ء از خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 423)

دنیا کا کوئی ہاتھ ان خوشخبریوں کو روک نہیں سکتا

"سب سے پہلے تو تمام دنیا کی جماعتوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور نیا سال مبارک ہو۔ اور جب

میں نیا سال مبارک کہتا ہوں تو سب بنی نوع انسان کے لیے ہی مبارک ہو اگرچہ بظاہر اس کے مبارک ہونے کے آثار دکھائی نہیں دے رہے، لیکن جماعت احمدیہ کے لیے تو بہر صورت مبارک ہے اور یہ برکتیں بڑھتی جارہی ہیں اور بڑھتی چلی جائیں گی اور انشاء اللہ اگلی صدی تک پھیل جائیں گی..........

اب جہاں تک اگلے سال اور آئندہ سال اور آئندہ صدیوں کی خوشخبریوں کا تعلق ہے اس کے متعلق اب میں 1899ء کا الہام آپ کے سامنے رکھتا ہوں 99ء کا سال جو اَب طلوع ہوا ہے یہ بہت زیادہ برکتوں کا سال ہے اس کی کچھ برکتیں وہ ہیں جو 98ء کے الہامات کے نتیجے میں اس سال کو حاصل ہوئی ہیں۔ اس سال نے 98ء کا ورثہ پایا اور اب 99ء میں یہ برکتیں پھیلیں گی۔ اور 99ء میں جو خوشخبریاں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھیں وہ اتنی عظیم الشان ہیں، صرف یہ ذکر نہیں ہے کہ تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا، وہ تو کایا ہی پلٹ گئی ہے۔ وہ دیکھ کر تو دل بلیوں اچھلتا ہے کہ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے کس طرح نئی صدی میں داخل ہونے کے انتظام جماعت کے لئے کر رکھے ہیں اور پہلے ہی سے کیا فیصلے کئے ہوئے تھے۔

الہامات کی اب شوکت دیکھئے۔ الہام 1899ء "**مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا**" مبشروں کا زوال نہیں ہوا کرتا باقی سارے زوال میں چلے جائیں جماعت احمدیہ سے جو اس مبشر نے وعدے کئے تھے جس کو خدا نے وعدے دیئے، مسیح موعود علیہ السلام، یہ وہ ذکر ہے فرمایا مبشروں کا زوال نہیں ہوا کرتا۔ یہ ناممکن ہے۔ اور اب کیا وقت ہے؟ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ حاشیہ میں فرمایا "ہمارا نام حَکَم عام بھی ہے "حَکَمِ عام یعنی عام حَکَم بنایا گیا ہے، خدا تعالیٰ نے عام حکم بنا دیا ہے مسیح موعود علیہ السلام کو۔ حَکَم عَدَل جو پیشگوئیوں میں نام آیا تھا تو فرمایا حَکَمِ عام ایک نام ہے ہمارا اور انگریزی ترجمہ کیا جائے تو گورنر جنرل ہی ہوتا ہے۔ تو اس لئے جو الہام کے لفظ ہیں گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے، یہ اسی حَکَمِ عام کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اسی وقت کی تعبیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی سمجھا تھا کہ اب میری پیشگوئیاں جو جلال والی پیشگوئیاں ہیں جمال کی ایک نئی شان ابھرنے والی ہے ان کا وقت آ گیا ہے یہ 1899ء کی پیشگوئی تھی اب 1999ء ہے اور وہ وقت آ گیا ہے۔

آپ حیران ہوں گے یہ موازنہ کر کے کہ سو سال پہلے جس سال مسیح موعود علیہ السلام کو کوئی الہام ہوا بعینہٖ اسی سال خدا تعالیٰ نے اس صدی میں ہمارے سامنے اس کے پورا ہونے کے عظیم الشان ذرائع مہیا فرما دیئے اور عظیم الشان طریق پر اسے پورا کر دیا۔ اب یہ کیا ہونے والا ہے اس کے متعلق میں ابھی تفصیل سے آپ کو نہیں بتا سکتا کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ کیا ہونے والا ہے لیکن اب وقت کھلے گا اور آپ کو بتاتا چلا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ السلام کے جو 99ء کے الہامات ہیں وہ انشاء اللہ اس سال جلسہ سالانہ پر آپ کے سامنے پورے رکھوں گا۔ کیا ہونے والا ہے‘ کی بہت سی تفصیل ہے ان الہامات پر غور کرنے سے معلوم ہو جائے گی اور جس طرح پہلے الہام لفظاً لفظاً پورے ہوتے رہے ہیں۔ انشاء اللہ 1899ء کے الہامات بھی لفظاً لفظاً پورے ہوں گے۔

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس الہام کی طرف توجہ اچانک کس طرح ہوئی حالانکہ یہ میرا طریق ہے کہ ہر سال کے الہامات اس سال کے آخر پر بیان کیا کرتا ہوں۔ 98ء کے الہامات کی بات تھی 99ء کا کیسے ذکر شروع ہو گیا۔ اس طرف بھی توجہ پھیرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اپنے بندے کو ذریعہ بنا دیا اور وہ مسعود احمد دہلوی صاحب ہیں مسعود دہلوی صاحب کو یہ سارا لکھنے کا موقعہ اس لئے پیش آیا کہ انہوں نے 1993ء میں ایک رؤیا دیکھی تھی جب MTA کا آغاز ہوا تھا اور نشریات پھیلنی شروع ہوئی تھیں۔ وہ کہتے ہیں اس وقت میں نے رؤیا دیکھی تھی اور مجھے وہم بھی نہیں تھا کہ اس تفصیل سے پوری ہو گی لیکن یہ الہام میری نظر سے گزرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تو فوراً دل نے یہ تعلق جوڑ لیا اور اب میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ رؤیا کیا تھی۔ وہ رؤیا بہت مبشر ہے لیکن اسے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ الہام یعنی رؤیا کے ذریعے احمدیوں کے دل پر بھی نازل ہو رہا ہے اور ان کو تیار کیا جا رہا ہے کہ ان خوشخبریوں کے پورا ہونے کے دن آ گئے ہیں۔

میں اب ان کی تحریر آپ کے سامنے پڑھ کے سناتا ہوں "مئی 1993ء میں دیکھا کہ مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے طلب فرمایا ہے "اب لفظ مسعود جو آپ کا نام ہے اس میں بھی مبارک خوشخبری ہے۔ نام مسعود میں **ایک حکمت ہے کہ دور سعید آنے والا ہے‘ ایک ایسا دور آنے والا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے مسعود دور** قرار دیا ہے۔ کہتے ہیں "طلب فرمایا میں خوشی خوشی ایک بہت کشادہ سڑک پر جا رہا ہوں "اب کشادہ سڑک بھی نمایاں طور پر ذہن نشین ہوئی ہے صاف پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی کے لئے سڑکیں کشادہ کر دی ہیں۔ یہ ضمناً بات کرتے ہیں مگر خواب میں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی ترقی کے لئے سڑکیں کشادہ کر دی ہیں یہ ضمناً بات کرتے ہیں مگر خواب میں جو باتیں ذہن میں نقش ہو جائیں وہ اہمیت رکھتی ہیں۔ 1993ء کی خواب میں ایک سڑک کی کشادگی ان کے ذہن پر نقش رہی ہے۔" پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت عظیم الشان عمارت کے وسیع کمرے میں داخل ہوتا ہوں "یہ عمارت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے اور بہت عظیم الشان ہو چکی ہے اور ہوتی چلی جائے گی وہاں "اس میں بہت بڑی اور نہایت شاندار میز کے ساتھ ایک بہت شاہانہ کرسی پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سربراہ مملکت کی حیثیت سے رونق افروز ہیں "اب وہ گورنر جنرل کی پیشگوئی کو یاد رکھیں۔ یہ سربراہ مملکت کی حیثیت سے ان دونوں باتوں کا آپس میں ایک تعلق واضح

اور ٹھوس طور پر قائم ہو جاتا ہے "میز پر حضور کے دائیں بائیں فائلیں اور کاغذات" دستخط کر رہے ہیں یہاں فیصلہ ہو رہا ہے اس پر فیصلہ ہو رہا ہے...... "میں کمال درجہ ادب و احترام سے السلام علیکم عرض کرتا ہوں حضور علیہ السلام وعلیکم السلام فرمانے کے بعد اپنے بائیں ہاتھ رکھے ہوئے کاغذات میں سے ایک فل سکیپ کاغذ اٹھاتے ہیں"......جس پر آپ لکھ رہے ہیں اور اسے کسی قدر بلند آواز سے پڑھنا شروع کرتے ہیں جو تمام تر بشارتوں پر مشتمل ہے **"اب پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے** یاد رکھیں اور مسعود دہلوی صاحب کو کیا دکھایا گیا تھا جو اتنے کاغذات ہیں ان کا ذکر تو چھوڑیں ایک کاغذ اٹھاتے ہیں جس پر بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو اب پوری ہونے والی ہیں" حضور پھر مجھے واپس جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں سلام عرض کرنے کے بعد الٹے قدموں دروازے تک واپس آتا ہوں اور اس بارے میں خاص احتیاط کرتا ہوں کہ میری پیٹھ حضور کی طرف نہ ہو (علیہ السلام) کمرہ سے باہر آ کر میں خوشی سے جھوم رہا ہوں کہ مجھے حضور علیہ السلام کی زیارت بھی نصیب ہوئی اور حضور کی زبان مبارک سے بشارتیں سننے کی بھی سعادت میرے حصے میں آئی۔ آنکھ کھلنے پر مجھے وہ بشارتیں یاد نہ رہیں "وہ تو یاد رہ بھی نہیں سکتی تھیں۔ بے شمار بشارتیں ہیں جو پوری ہونے والی ہیں جب وقت آئے گا تو نظر آ جائے گا۔

یہ لکھتے ہیں" آنکھ کھلنے پر وہ بشارتیں یاد نہ رہیں۔ خدا نے چاہا تو 1899ء کے عربی الہام لَنَنْسِفَنَّ نَسْفًا کو پورا ہوتا دیکھیں گے" یہ انہوں نے اپنی طرف سے ایک توجیہ پیش کی ہے اس کا رؤیا کے ساتھ اس طرح تعلق نہیں۔ تو کہتے ہیں کس طرح اللہ دشمنوں کی خاک اڑا دے گا اور جماعت کو غیر معمولی ترقیات عطا فرمائے گا۔ اس مضمون کو ہم انشاء اللہ 1999ء میں دیکھیں گے۔ اور مجھے کامل یقین ہے ایک ذرّہ بھی اس بارے میں تردد نہیں کہ دیکھیں گے اور ضرور دیکھیں گے۔ **اللہ جب فیصلہ کرے گا کہ جماعت کو خوشخبریاں ملیں تو کوئی دنیا کا ہاتھ نہیں جو خوشخبریوں کو روک سکے۔"**

(خطبہ جمعہ یکم جنوری 1999ء از الفضل انٹرنیشنل 19 فروری 1999ء)

آئندہ سالوں میں بھی آپ دیکھیں گے کہ کس شان سے اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرتا چلا جائے گا

"وَاِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْم اور یاد رکھ کہ تیرا رب ہی ہے لَھُوَ وہی ہے جو بہت غالب ہے، بڑی عزت والا اور غلبہ والا ہے، دائمی عزت والا اور دائمی غلبہ والا اور رحیم اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پس ہم بھی آنحضرت ﷺ ہی کے تو غلام ہیں ہمیں بھی یہ وعدہ دیا گیا ہے جب تک ہم آنحضرت ﷺ **کے نقش قدم پر چلیں گے ہم اس وجہ سے کہ محمد ﷺ کا رب عزیز ہے، ہم بھی عزیز ہوں گے اور یقیناً عزت کے ساتھ دائمی غلبہ حاصل کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے کوئی اس تقدیر کو روک نہیں سکتا کیونکہ خدا کا** وعدہ اپنے بندے محمدؐ سے ہے اور فرمایا۔ اے محمدؐ تیرا رب بہت عزیز ہے۔ پس ہم بھی تو اسی محمدؐ کے غلام ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے دائمی غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور آج کل جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک یہ ظاہر کر رہا ہے اور کرتا چلا جا رہا ہے اور آئندہ بھی اس سے زیادہ کرتا چلا جائے گا کہ ہر سال جماعت احمدیہ کا غلبہ بڑھتا چلا جا رہا ہے اور اتنا زیادہ بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ گویا اب ان کا حساب رکھنے کا بھی ایک مسئلہ بن گیا ہے، کس طرح اتنی بیعتوں کو ہم اکٹھا کریں اور اجتماعی بیعتیں ہوتی ہیں اور اجتماعی ذکر ملتے ہیں کہ اتنی بیعتیں ہوئیں ان ساروں کے جو بیعت فارم ہیں وہ یہاں مرکز کو نہیں بھیجے جا سکتے۔ کروڑوں بیعت فارم کس طرح مرکز بھیجے جائیں گے اور کیسے جمع کئے جائیں گے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے جب بیعتوں کا رجسٹر بند کرنا پڑے گا۔ اس کثرت سے ہوں گی کہ تم ان کو سنبھال نہیں سکتے۔ وہی عزیز رحیم خدا ہمارا بھی خدا ہے، ہمارا بھی رب ہے کیونکہ وہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا رب ہے اور اس بات کو وہ بار بار پورا فرماتا چلا جا رہا ہے اور **آئندہ سالوں میں بھی آپ دیکھیں گے کس شان کے ساتھ ان وعدوں کو وہ پورا کرتا چلا جائے گا۔**"

(خطبہ جمعہ یکم جون 2001ء از الفضل انٹرنیشنل 6/جولائی 2001ء)

......جماعت خدا کے ہاتھ کا پودا جو پھلے گا اور پھُولے گا......

احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے یہ لازماً بڑھے گا

"احمدیت کوئی مسیح موعود کا لگایا ہوا پودا نہیں۔ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے جس کو اللہ نے آپ کے ہاتھ سے لگوایا ہے اور یہ پودا کبھی ناکام نہیں ہوسکتا۔ یہ لازماً بڑھے گا اور لازماً ہمیشہ ترقی کرتا چلا جائے گا اور دشمن کی پھونکیں اس روشن چراغ کو کبھی بجھا نہیں سکیں گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اور قرآن کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانے میں روشن کیا گیا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 14/مئی 1999ء از الفضل انٹرنیشنل 2/جولائی 1999ء)

جماعت احمدیہ کی مثال کھیتی کی سی ہے اس کا مقدر ہے کہ یہ بڑھے گی یہ اللہ کا وعدہ ہے

"جماعت احمدیہ کی مثال ایک ایسی کھیتی سے ہے جو بیج سے اُگتی ہے۔ آہستہ آہستہ روئیدگی اختیار کرتی ہے۔ پھر کونپل مضبوط ہوتی ہے۔ اس سے ڈنٹھل بنتے ہیں اور یہ مضبوط ہوکر پودے اپنی شاخ پر قائم ہوجاتے ہیں۔ زمیندار اس کھیت کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مخالف اس کی ترقی کو دیکھ کر مخالفانہ تدابیر کرتے ہیں **مگر اس کھیتی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اس کا مقدر ہے کہ یہ بڑھے گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے** ان لوگوں سے جو نیک عمل کے ذریعے اپنے ایمان کی صداقت کا اقرار کرتے ہیں۔ اس دور میں اس کھیتی نے آہستہ آہستہ نشوونما پانا ہے۔ اور مومن کا کام یہ ہے کہ وہ عمل صالح کی شرط پر قائم رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے افضال وانعامات کو جذب کرتا چلا جائے ...... یہ مضمون جس سورۃ میں بیان ہوا ہے اس کے نام میں ایک خبر پوشیدہ ہے اس سورۃ کا نام سورۂ فتح ہے۔ یہ آخرین کے زمانے میں حاصل ہونے والی عظیم فتح کی خوشخبری دے رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان اعمال صالحہ کو بجالانے والے ہوں اور غالب آنے والی صفات اور شان اختیار کریں۔ اس میں ہمیں وہ روئیدگی حاصل ہوگی جسے کوئی ابتلاء یا مصیبت مٹا نہیں سکے گی ...... جب کثرت سے احمدی افراد ان صفات پر عامل ہوں گے **تو وہ وقت آجائے گا کہ کوئی بھی آپ کی ترقی کو روک نہیں سکے گا۔ پھر آپ نے لازماً پھیلنا ہی پھیلنا ہے،** خدا کرے ایسا ہی ہو۔"

(خطبہ جمعہ 21/مئی 1993ء از الفضل 23/اگست 1992ء)

۞ ...... حفاظت الٰہی ...... ۞

سلامتی آپ کے مقدّر میں لکھی جا چکی ہے کوئی نہیں جو اس سلامتی کو مٹا سکے

"اللہ تعالیٰ نے پہلے مجھے رؤیا کے ذریعہ بعض خوشخبریاں عطا فرمائیں اور پھر ایک بہت ہی پیارا کشفی نظارہ دکھایا جو میں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چند روز پہلے تقریباً دو ہفتے پہلے شاید اچانک میں نے ایک نظارہ دیکھا کہ اسلام آباد جو انگلستان میں ہے اس وقت ہمارا یورپین مرکز انگلستان کے لئے۔ وہاں میں داخل ہو رہا ہوں اس کمرے میں جہاں ہم نے نماز پڑھی تھی اور سب دوست صفیں بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں اسی طرح انتظار میں تو عین مصلّے کے پیچھے چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب اپنی اس عمر کے ہیں نظر آرہے ہیں جو 20/15 سال پہلے کی تھی

اور رومی ٹوپی پہنی ہوئی ہے، وہ جو پرانے زمانہ میں پہنا کرتے تھے اور نہایت ہشاش بشاش عین امام کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی وہ نماز کی خاطر اٹھ کر کھڑے ہوئے اور میں ان کی طرف بڑھنے لگا کہ پوچھوں چوہدری صاحب آپ کب آ گئے، آپ تو بیمار تھے اچانک کیسے آنا ہوا؟ تو وہ نظارہ جاتا رہا۔ آنکھیں کھلی تھیں اور جو منظر سامنے ویسے تھا وہ سامنے آ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی خوشخبریاں بھی عطا فرما رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی نصرت اور اسکے ظفر کے وعدے انشاء اللہ تعالیٰ جلد پورے ہوں گے............

چنانچہ اس کشفی نظارہ کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے ایک اور کرم یہ فرمایا جن دنوں پاکستان کے حالات کی وجہ سے بعض شدید کرب میں راتیں گزریں تو صبح کے وقت الہاماً بڑی شوکت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "السلام علیکم" اور ایسی پیاری ایسی روشن کھلی آواز تھی اور آواز مرزا مظفر احمد کی معلوم ہو رہی تھی یعنی بظاہر جو میں نے سنی آواز اور یوں لگ رہا تھا جیسے وہ میرے کمرے کی طرف آتے ہوئے السلام علیکم کہتے ہوئے باہر سے ہی شروع کر دیا السلام علیکم کہنا اور اندر داخل ہونے سے پہلے السلام علیکم کہتے ہوئے آنے والے ہیں۔ تو اس وقت تو خیال بھی نہیں تھا کہ یہ الہامی کیفیت ہے کیوں کہ میں جاگا ہوا تھا پوری طرح لیکن جو ماحول تھا اس وقت اس سے تعلق کٹ گیا تھا۔ چنانچہ فوراً میرا ردعمل ہوا کہ میں اٹھ کر باہر جا کر ملوں ان کو اور اسی وقت وہ کیفیت جو تھی وہ ختم ہوئی اور مجھے پتہ چلا کہ یہ تو خدا تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ السلام علیکم کا وعدہ دیا ہے بلکہ ظفر کا وعدہ بھی ساتھ عطا فرما دیا ہے کیونکہ مظفر کی آواز میں "السلام علیکم" پہنچانا یہ ایک بہت بڑی اور دوہری خوشخبری ہے اور پہلے بھی ظفر اللہ خاں ہی خدا تعالیٰ نے دکھائے اور دونوں میں ظفر ایک قدر مشترک ہے۔

تو اس لئے میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں، یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ ظلم کی آگ بھڑکانا بند کر دیں گے۔ ابراھیم علیہ السلام کے مخالفین نے ظلم کی آگ بھڑکانی بند تو نہیں کی تھی بھڑکانے کے نتیجہ میں خدا نے فرمایا تھا۔

یٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (الانبیاء:70)

چنانچہ آگ شاید اور بھی بھڑکائیں لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ آگ اسی طرح آپ کی بھی غلام ہوگی جیسے مسیح موعود علیہ السلام کی غلام بنائی گئی تھی اور خدا تعالیٰ کی سلامتی کا وعدہ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ بالکل بے خوف ہوں اور شیروں کی طرح غرّاتے ہوئے اس میدان میں آگے بڑھتے چلے جائیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس **الہام کے بعد مجھے کامل یقین ہے ایک ذرہ بھی اس میں شک نہیں، سارے میرے خوف خدا نے دُور فرما دیئے ہیں اور میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ یہ چند مولویوں کی لعنتیں کیا چیز ہیں ساری دنیا کی زمینیں اگر لعنتیں**

ڈالیں گے، کروڑوں اربوں لعنتیں بھی اگر زمین سے اٹھیں گی تو خدا کی قسم زمین کی لعنتیں آپ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گی۔ میرے خدا کا ایک سلام ایسی قوت رکھتا ہے کہ ساری لعنتیں اس سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائیں گی اور ناکام ہونگی اور نامراد ہوں گی۔

خدا کی آواز میں السلام علیکم جماعت کو میں پہنچاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ یہ سلامتی آپ کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ کوئی نہیں جو اس سلامتی کو مٹا سکے۔ یہ کیا چیز ہیں ان کی گالیاں کیا چیز ہیں؟ ان کا ایک ہی جواب ہے پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آپ آگے بڑھیں، زیادہ شان کے ساتھ اسلام کا قافلہ شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے۔ یہ شور وغوغا، یہ تو قافلوں کے مقدر میں لکھا ہوا ہے، ان کی آوازیں بے معنی اور حقیر ہیں اور یہ پیچھے رہ جانے والی آوازیں ہیں۔ ہر منزل پر نئے شور آپ سن سکتے ہیں لیکن ہر منزل کے شور مچانے والے پیچھے رہتے چلے جائیں گے۔ ایک ہی علاج ہے کہ اپنی رفتار کو تیز سے تیز تر کر دیں یہاں تک کہ ان کا شور وغوغا آپ کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکے۔ اس تیزی کے ساتھ، اس شان کے ساتھ غلبہ اسلام کی شاہراہ پر آگے بڑھتے چلے جائیں کہ دیکھتے دیکھتے وہ وعدہ جو اس آیت میں کیا گیا ہے **لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ** آپ کے ذریعہ ہاں آپ کے ذریعہ وہ دن ہم اپنی آنکھوں کے ساتھ ابھرتا ہوا دیکھیں، وہ سورج اپنی آنکھوں کے سامنے ابھرتا ہوا دیکھیں کہ اسلام سارے ادیان پر غالب آ چکا ہو اور میرے آقا و مولا آپ کے آقا و مولا ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام دنیا پر غالب آ چکے ہوں۔ ایک ہی خدا ہو اور ایک ہی رسول ہو اور ایک ہی راجدھانی ہو اور وہ اسلام کی راجدھانی ہو۔ (آمین)"

(خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 682-680)

کون ہے جو تمہیں نقصان پہنچا سکے تمہارے آگے، پیچھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کرنے والے دوڑ رہے ہوں گے

"ہمیں تو چودہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ **تعاقب کرنے والے تمہارے پیچھے دوڑیں گے لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تمہارے آگے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کرنے والے دوڑ رہے ہوں گے اور تمہارے پیچھے بھی حفاظت کرنے والے دوڑ رہے ہوں گے کون ہے جو تعاقب کر کے تمہیں نقصان پہنچا سکے** شرط یہ ہے کہ جس عظیم امانت کی حفاظت کا عہد کر کے تم اس پر ڈٹے ہوئے ہو اس پر قائم اور

مستعد رہو۔ اگر ایسا ہوا تو فرشتے لازماً تمہاری حفاظت کریں گے اور جماعت ان تمام نعمتوں سے متمتّع ہوگی جو نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو عطا ہوئی تھیں۔"

(خطبہ جمعہ یکم اگست 1986ء از ضمیمہ انصار اللہ اگست 1986ء)

......خلافت کا دوام ......

وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا ہمیشہ قائم و دائم رکھے گا

"**پس کامل بھروسہ اور کامل توکّل تھا اللہ کی ذات پر کہ وہ خلافت احمدیہ کو کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا ہمیشہ قائم و دائم رکھے گا** زندہ اور تازہ اور جوان اور ہمیشہ مہکنے والے عطر کی خوشبو سے معطر رکھتے ہوئے اس شجرۂ طیبہ کی صورت میں اس کو ہمیشہ زندہ اور قائم رکھے گا جس کے متعلق وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا............ کہ ایسا شجرۂ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی۔ یہ شجرۂ خبیثہ نہیں ہے کہ جس کے دل میں آئے وہ اسے اٹھا کر اسے اکھاڑ کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پھینک دے کوئی آندھی، کوئی ہوا اس (شجرۂ طیبہ) کو اپنے مقام سے ٹلا نہیں سکے گی اور شاخیں آسمان سے اپنے رب سے باتیں کر رہی ہیں اور ایسا درخت نَو بہار اور سدا بہار ہے۔ ایسا عجیب ہے یہ درخت کہ ہمیشہ نَو بہار رہتا ہے کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا۔"

(خطبہ جمعہ 11/جون 1982ء از الفضل 22/جون 1982ء)

آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی

"اب حمد کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کریں آپس میں، اور حمد کے گیت گائیں۔ اور میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ۔

یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلا ممکن ہو سکتا تھا جو آیا اور جماعت بڑی کامیابی کے ساتھ اس امتحان سے گزر گئی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہوئے۔ **اب آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی**

دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔"

(خطبہ جمعہ 18/جون 1982ء از خطبات طاہر جلد 1 صفحہ 18-17)

خدا کی قسم خدا کی قدرت کبھی بھی آپ سے اپنا پیوند نہیں توڑے گی

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب تک خدا تعالیٰ کامل غلبہ عطا نہیں کرتا اور آپ کے ذریعہ اسلام کو غالب نہیں کرتا، خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ہاتھ نہیں رکے گا، نہیں تھکے گا اور نہیں ماندہ ہوگا۔ اور اسی لئے اس باطل خیال کو ہمیشہ کے لئے اکھاڑ پھینکنے کے لئے حضرت مسیح موعود کو ایک وعدہ دیا گیا جو آپ نے بڑے واضح اور کھلے لفظوں میں جماعت کے سامنے رکھا اور وہ وعدہ قدرت ثانیہ کا وعدہ ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس کے ظہور کا انتظار کرو اور اس کے لئے دعائیں مانگو تا دوسری قدرت آسمان سے ظاہر ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اور اس دوسری قدرت سے متعلق یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جاری رہے گی۔ .... یہ قدرت ثانیہ جاری ہے اور جب تک اس قدرت کے ساتھ جماعت وابستہ رہے گی خدا کی قدرت جماعت کے ساتھ وابستہ رہے گی۔ کوئی نہیں جو اس تعلق کو کاٹ سکے۔ پس آپ کامل وفا کے ساتھ خدا کی قدرت ثانیہ کے ساتھ تعلق جوڑے رکھیں۔ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں اور خدا کی قسم کھا کر آپ سے کہتا ہوں کہ خدا کی قدرت کبھی بھی آپ سے اپنا پیوند نہیں توڑے گی، ہرگز نہیں توڑے گی، اور ہرگز نہیں توڑے گی۔ یہاں تک کہ دین حق کو کامل غلبہ نصیب نہ ہو جائے۔"

(خطبہ جمعہ 18/جون 1982ء از ضمیمہ انصار اللہ جنوری 1986ء)

خلافت رابعہ آئندہ آنے والے حالات کے لئے جو آسمان سے تقدیریں رونما ہو رہی ہیں ان کے لئے ایک پیش خیمہ ہے نئے باب کا آغاز ہے

"خلافت رابعہ میں تو اجتماعیت کا آغاز ہوا ہے اختتام کے اعلان نہیں ہو رہے یہ بتایا جا رہا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو خلافت دی گئی ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی حکومت کو قیامت تک جاری کرنے کے لئے دی گئی ہے اور اس لئے یہ وہم دل سے نکال دو کہ خلافت رابعہ آخری دور ہے۔ خلافت رابعہ آئندہ آنے والے

حالات کے لئے جو آسمان سے تقدیریں رونما ہو رہی ہیں ان کے لئے ایک پیش خیمہ بن گئی ہے پس نئے باب کا آغاز ہے نہ کہ پرانے دور کے اختتام کا اعلان ہے......پس وہ خدا کا احسان کہ آپ کو اکٹھا کر دیا آج یہ دوہری صورت میں ظاہر ہوا ہے اور اس آیت کے حوالے سے میں بتاتا ہوں کہ محمد رسول ﷺ کی برکت سے ہوا ہے فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا۔

محمد رسول ﷺ کی نعمت سے تم جیسے کل بھائی بنائے گئے تھے آج پھر بھائی بنائے گئے ہو لیکن خدا کی قسم اب جو بنائے گئے ہو انشاء اللہ قیامت تک اللہ تعالیٰ تمہیں بنائے رکھے گا۔ اگر تم انکساری کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے زندگیاں بسر کرو گے تو اس نعمت کو کوئی تم سے چھین نہ سکے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں توجہ دلائی گئی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 5/اگست 1994ء از الفضل انٹرنیشنل 9/ستمبر 1994ء)

خلافت احمدیہ بالآخر قادیان واپس لوٹے گی

"قادیان آنے سے متعلق یہ پہلا سفر ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ جب دوبارہ خدا مجھے یہاں لے کے آئے گا۔ اور آئندہ خلفاء کو بھی لے کے آئے گا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان آئندہ خلفاء کی راہ میری ہمیشہ کی آمد سے ہموار کر دی جائے گی یا یہ توفیق کسی اور خلیفہ کو ملے گی۔ **لیکن یہ تو مجھے کامل یقین ہے کہ جس خدا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا تھا وہ ضرور اپنے وعدے سچے کر دکھائے گا۔ اور ضرور بالآخر خلافت احمدیہ اپنے اس دائمی مقام کو واپس لوٹے گی۔**"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ لندن 26/دسمبر 1991ء از الفضل 16/مارچ 1992ء)

......امّت واحدہ کا قیام ......

محمد مصطفےٰ ﷺ کے ہاتھ پر تمام دنیا کے، تمام عالمین کے لوگ ایک ہاتھ اور ایک جھنڈے تلے جمع ہوں گے

"ان مقامات کو دیکھیں تو خدا کی محبت سے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ ان مقامات میں سانس لیں اور اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کے ترانے سنیں۔ یہ

عشق کی صدا بلند ہوتی دیکھیں اور سنیں تو آپ کے دلوں پر جھرجھری طاری ہو جائے، آپ کے وجود پر ایک زلزلہ آ جائے اور یہ سب کچھ عشق کے نتیجہ میں ہو اور پھر جہاں بھی خدا کے عشق کرنے والے بندے اس طرح اپنے اپنے مقامات پر، اپنے اپنے مقدس مقامات پر حج کر رہے ہوں ان کے لئے دلوں میں نفرت اور تکبر کی وجہ سے ان کو نیچا دیکھنا آپ کے تصور میں بھی نہ آئے۔ وہ بھی اپنے اپنے خیال میں چاہے صحیح تھا یا غلط اس حج کی تیاری کر رہے ہیں جس حج نے بالآخر عالمگیر ہونا ہے۔ اس حج کی تیاری کے لئے ان کو یہ طریق سکھائے گئے ہیں، یہ مناسک سکھائے گئے ہیں جو تمام دنیا کی امتوں کو سکھائے گئے اس لئے کہ **بالآخر جب امّت واحدہ بنائی جائے گی، محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ پر تمام دنیا کے، تمام عالمین کے لوگ ایک ہاتھ اور ایک جھنڈے تلے جمع ہوں گے وہ حج اکبر کے دن ہوں گے۔**

آپ اے احمدی جماعت! آپ کو اس کام پر مامور بنایا گیا ہے، آپ کو اس اعلیٰ مقصد کا خادم مقرر فرمایا گیا ہے اور میں ادنیٰ سے شبہ کے بغیر بھی، کامل یقین سے خدا کو گواہ ٹھہرا کر بتاتا ہوں کہ **وہ حج جو آئندہ زمانوں میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے نتیجے میں خدا کے ہاں جب مقبولیت حاصل ہوگی ان کو اس کے نتیجے میں بالآخر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاطر تمام بنی نوع انسان کریں گے، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خاطر ان معنوں میں کہ عاشق صادق سب عاشقوں سے بڑھ کر آپ ہیں، آپ ﷺ سے عشق کے رنگ سیکھتے ہوئے وہ حج ادا کریں گے جو عالمگیر حج ہوگا جو آئندہ زمانوں میں لازماً ہوگا، وہ حج ہے جو حقیقت میں محمد رسول اللہ ﷺ کے ادا کئے ہوئے حجوں کے بعد حج اکبر ہوگا جس سے تمام دنیا کے انسان اکٹھے ہو جائیں گے۔** ان کو اکٹھا کرنے کے انداز آپ نے سکھانے ہیں، ان کو اکٹھا ہونے کی تربیت آپ نے دینی ہے اور وہ وہی صفات حسنہ ہیں جن کا ان آیات میں بیان ہوا ہے۔ ان صفات حسنہ کے آپ پجاری بن جائیں، ان کے خادم بن جائیں، ان کا پرچار کرنے والے ہو جائیں، ان کے منادی بن جائیں، تب تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر، ایک جگہ اکٹھا کرنے کی داغ بیل ڈالی جائے گی۔ وہ خانہ کعبہ جو بیت عتیق تھا وہ اوّل بھی ہوگا اور آخر بھی ہوگا اور اس طرح وہ مضمون جو آغاز آفرینش سے شروع ہوا تھا وہ اپنے منتہیٰ کو پہنچے گا۔"

(خطبہ عیدالاضحیہ 21 مئی 1994ء از خطبات عیدین صفحہ 560-561)

محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر توحید باری کے قیام کی خاطر عالمی ملت ہم ہی نے قائم کرنی ہے

"اس لحاظ سے ہم اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر ادا کرتے ہیں کہ **وہ عالمی ملّت جو محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام**

پر، آپؐ کے پیغام کے اردگرد، توحید باری کے قیام کی خاطر دنیا میں قائم کرنی ہے وہ ہم ہی نے کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے آثار اب ایسے ظاہر فرما دیئے ہیں کہ وہ بات جو امیدوں کی بات تھی اب حقیقت کی دنیا میں پوری ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ پس قادیان کے اس بابرکت جلسے میں جو درحقیقت کل عالم کا جلسہ ہے ہماری آواز قادیان کی نمائندگی میں سب دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور میں اللہ کا جتنا بھی شکر کروں کم ہے کہ اللہ نے ہمیں اس دور میں پیدا فرمایا جس میں اوّلین اور آخرین بھی مل گئے اور تمام دنیا کی قومیں بھی ایک ہی جھنڈے کے تلے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے کے تلے ایسے اکٹھی ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں اور سنائی دے رہی ہیں کہ سب دنیا کے لوگ امّت واحدہ بن چکے ہیں یعنی سب دنیا کے لوگوں میں سے ایک بڑی نمائندگی ایسی ہے جو امت واحدہ بننے کی تیاری کر رہی ہے۔ ورنہ یہ درست نہیں کہ امّت واحدہ بن چکے ہیں ابھی تو امّت واحدہ کی راہ میں بہت سی مشکلات حائل ہیں۔ بہت سی انتشار پیدا کرنے کی کوششیں ہیں جو تمام دنیا میں رونما ہو رہی ہیں اور انسان کی اجتماعیت کو سب سے بڑا خطرہ خود انسان ہی کی طرف سے ہے۔ **مگر میں یقین رکھتا ہوں اور کامل یقین رکھتا ہوں کہ ہم باوجود اس کے کہ تھوڑے ہیں اور کمزور ہیں اور ناطاقت ہیں اور دنیا کی نظر میں حقیر ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے وہ وعدے جو خدا نے آپ کو عطا فرمائے تھے اور جو آپ نے پھر تمام دنیا کو عطا فرمائے وہ ضرور پورے ہوں گے اور ہم ہی کمزوروں اور دیوانوں اور غریبوں اور بےکسوں کے ہاتھ سے پورے ہوں گے** اور انشاء اللہ جس رفتار سے ہم ان وعدوں کی قبولیت کی طرف ان وعدوں کے ایفاء کی طرف بڑھ رہے ہیں کوئی بعید نہیں کہ ہماری یہ نسل تمام دنیا میں ان وعدوں کا ایفاء بڑی شان اور شوکت کے ساتھ پورا ہوتا ہوا دیکھے۔ یہ آغاز کے آثار ہی ایسے ہیں جو دلوں پر ہیبت طاری کر رہے ہیں اور روحیں ایسی ہیں یعنی احمدی مخلصین کی بعض اطلاعوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اندر وہ روحیں موجود ہیں جو سراپا خدا کے حضور احسانات کے نتیجے میں سجدہ ریز رہتی ہیں۔"

(لندن سے خطاب برائے جلسہ سالانہ قادیان 26؍دسمبر 1994ء از الفضل انٹرنیشنل 24؍نومبر 1994ء)

احمدیت کے ذریعہ امّت واحدہ کا تصور حقیقت کا روپ دھارے گا

"اپنے قدم تیز کیجئے اور زیادہ سرعت سے آگے بڑھئے ورنہ وقت کا کارواں آپ کو بہت پیچھے چھوڑ جائے گا۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو منتخب فرمایا ہے اس احسان پر آپ خدا کا جتنا شکر ادا کریں وہ کم ہے۔ **اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا۔ یہ خدا کی اٹل تقدیر ہے۔** ضرورت اس امر کی

ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اپنی مساعی کو تیز کریں اور پیغام احمدیت کو ہر دروازہ تک پہنچائیں۔ تنزانیہ کے ہر فرد بشر تک اسے لے جائیں۔

یہ ہر احمدی کا اٹل ایمان ہے کہ احمدیت اسلام کی حقیقی تعبیر کا نام ہے اور ہم غیر متزلزل یقین رکھتے ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جب انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کے ذریعہ امّت واحدہ کا تصور حقیقت کا روپ دھار لے گا۔ لیکن ضروری ہے کہ اس سے پہلے آپ اپنے نیک ارادوں کو عمل کے سانچے میں ڈھال دیں اور عقائد اور اعمال کے درمیان فاصلے نہ رہنے دیں...... اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم خدا کے حضور جھک جائیں اور جھکے رہیں اور عاجزانہ دعاؤں سے کبھی غافل نہ رہیں یہاں تک کہ اسی کے ہو جائیں اور ہر غیر اللہ سے بے نیاز ہو جائیں...... بچے، بوڑھے، نوجوان، مستورات تبلیغ اسلام کے فریضہ میں منہمک ہو جائیں۔ ہم کیا اور ہماری کوششیں کیا مگر ہم جانتے ہیں کہ ہمارا رب سچے وعدوں والا ہے۔ **وہ اپنے وعدے ضرور ایفاء فرمائے گا اور لازماً اسلام کو غالب کرے گا۔**"

(جماعت احمدیہ تنزانیہ کے جلسہ سالانہ 25 تا 27؍نومبر 1983ء پر حضور کا پیغام از الفضل 4؍دسمبر 1983ء)

تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اور ایک مزاج پر اکٹھا کرنا خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر کر چھوڑا ہے

" حضور انور نے انگریزی مقولہ "مغرب مغرب ہی ہے اور مشرق مشرق ہی ہے" پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ مقولہ اپنے اندر کافی حد تک صداقت رکھتا ہے............

لیکن ایک رستہ اور امکان پیدا ہو رہا ہے کہ یہ مقولہ غلط ثابت ہو سکتا ہے اور ہو گا۔ **قوموں کے درمیان امتزاج کی ایک راہ احمدیت کے ذریعہ کھل رہی ہے اور یہ راہ وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اور ایک مزاج پر اکٹھا کرنا خدا تعالیٰ نے مقدر کر رکھا ہے۔**

فرمایا۔ مقولہ بنانے والے کے وسیع تجربے پر کوئی شک نہیں۔ لیکن وہ خدا کے نور سے دیکھنے والا نہیں تھا۔ اس کی بصیرت ان باتوں تک نہیں پہنچ سکتی تھی جن کو خدا نے مقدر کر رکھا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ ایک ایسا سورج عرب کے صحراؤں میں طلوع ہو چکا ہے جس کی روشنی مشرق و مغرب میں تمیز کرنے والی نہیں اور جو تمام دنیا کا مشترک سورج ہے اسی نور کو لے کر آج احمدیت دنیا میں دوبارہ طلوع ہوئی ہے دوبارہ ابھری ہے اور ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہم

ایک ایسے نور کو لے کر آگے بڑھیں گے جو مشرق و مغرب میں حائل ہونے والی ہر روک کو دور کر دے گا ساری دنیا کو ایک ہی ہاتھ اور ایک ہی مزاج پر اکٹھا کر دے گا۔"

(خلاصہ خطبہ جمعہ یکم اپریل 1988ء از ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ اپریل 1988ء)

۞......نئی اقوام متحدہ کا قیام......۞

جماعت احمدیہ کے ذریعہ قائم محمد ﷺ اور اللہ کی یونائیٹڈ نیشن تمام کائنات پر چھا جائے گی ساری قومیں اس ایک چشمہ سے سیراب ہوں گی

" آج دنیا مختلف قوموں میں بٹی ہوئی ہے۔ آج دنیا مختلف مذاہب میں بٹی ہوئی ہے۔ آج دنیا مختلف گروہوں میں بٹی ہوئی ہے اور ان کے دل پھٹتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ عالمی ادارہ جس کا نام اقوام متحدہ ہے جس کو "یونائیٹڈ نیشنز" کہا جاتا ہے۔ وہ پھٹے ہوئے دلوں کا مصنوعی طور پر باندھا ہوا ایک مجموعہ ہے اس کے سوا اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ کوئی ایک بھی قوم اس میں ایسی نہیں جو جذبہ ایثار کے ساتھ آراستہ ہو۔ جو جذبہ ایثار میں سرشار ہو کر بنی نوع انسان کو اکٹھا کرنے کے ارادہ کے ساتھ اس عالمی ادارہ میں شامل ہو۔ ہر شخص نفس پرست ہے۔ ہر قوم جس کی وہ نمائندگی کر رہا ہے وہ نفس پرست ہے۔ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں توحید کو قائم کریں گے؟ پس ناموں پر نہ جائیں۔ دنیا کے بڑے بڑے اقتدار کے حیلوں کو حقارت کی نظر سے دیکھیں۔ یہ اقتداری حیلے دنیا کے کسی کام نہیں آئیں گے اور اگر آپ خدا کے نام پر اکٹھے ہو جائیں **تو آپ وہ ہیں جو اس یونائیٹڈ نیشنز کو جنم دیں گے جو محمدؐ اور اللہ کی یونائیٹڈ نیشنز ہو گی اور تمام کائنات پر چھا جائے گی ہر دل کو باندھ دے گی ہر وجود کو ایک کر دے گی۔ ساری قومیں اس ایک چشمہ سے سیراب ہوں گی۔** خدا کرے کہ جلد از جلد وہ دن آئیں۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ لندن 28/ جولائی 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 18/ اگست 1995ء)

نئی اقوام متحدہ کی عظیم الشان عمارتیں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہوں گی

"جماعت احمدیہ دنیا کے موحدین میں صف اوّل کی موحد جماعت ہے بلکہ توحید کی علم بردار جماعت ہے۔ توحید کا جھنڈا آج جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں تھمایا گیا ہے۔ اس لئے ہر شرک کے خلاف آواز بلند کریں گے۔ ہر تکبر کے خلاف آواز بلند کریں گے اور دنیا کا کوئی خوف ہماری اس آواز کا گلا نہیں گھونٹ سکتا کیونکہ وہ مصنوعی

خدا جو دنیا کی تقدیر پر قابض ہونے کی کوشش کرتے ہیں ان کے سامنے سر جھکانا اور موحد ہونا بیک وقت ممکن ہی نہیں۔

......پس مجھے کس بات سے ڈراتے ہیں۔ امریکہ کی طاقت ہو یا یہود کی طاقت ہو یا انگریز کی طاقت ہو یا تمام دنیا کی اجتماعی طاقتیں ہوں، اگر توحید کی آواز بلند کرتے ہوئے میں پارہ پارہ بھی ہو جاؤں تو خدا کی قسم میرے جسم کا ذرّہ ذرّہ یہ اعلان کرے گا کہ فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ، فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ میں خدائے کعبہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کامیاب ہو گیا اور یہی وہ آواز ہے جو آج تمام دنیا کے احمدیوں کے دلوں سے اور ان کے جسموں کے ذرے ذرے سے اٹھنی چاہئے۔ کیا پروگرام ہیں؟ اور کن طاقتوں پر یہ بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔ Desert Storm کی باتیں کرتے ہیں یعنی صحراؤں کا ایک طوفان ہے جو دشمن کو ہلاک اور ملیا میٹ کر دے گا۔ یہ نہیں جانتے کہ طوفان کی باگیں بھی خدا کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ خدا کی تقدیر کیا فیصلہ کرے گی، مگر یہ **ضرور جانتا ہوں کہ خدا کی تقدیر جو بھی فیصلہ کرے گی وہ بالآخر متکبروں کو ہلاک کرنے کا موجب بنے گا۔ آج نہیں تو کل یہ تکبر ملیا میٹ کئے جائیں گے۔ کیونکہ وہ بادشاہت جو آسمان پر ہے اسی خدا کی بادشاہت زمین** پر ضرور قائم ہو کر رہے گی۔ پس آج نہیں تو کل، کل نہیں تو پرسوں آپ دیکھیں گے کہ یہ تکبر دنیا سے ہلاک کیا جائے گا اور طوفان ان پر الٹائے جائیں گے اور ایسے ایسے خوفناک Storms خدا کی تقدیر ان پر چلائے گی کہ جن کے مقابل پر ان کی تمام اجتماعی طاقتیں بھی ناکام اور پارہ پارہ ہو جائیں گی۔ ۔ یہ نظام کہنہ مٹایا جائے گا۔ آپ یاد رکھیں اور اس بات پر قائم رہیں اور کبھی محو نہ ہونے دیں۔ یہ اقوام قدیم جن کو آج اقوام متحدہ کہا جاتا ہے ان کے اطوار زندہ رہنے کے نہیں ہیں۔ یہ قومیں یادگار بن جائیں گی اور عبرتناک یادگار بن جائیں گی اور ان کھنڈرات سے، **اے توحید کے پرستارو! وہ آپ ہیں جو نئی عمارتیں تعمیر کریں گے۔ نئی اقوام متحدہ کی عظیم الشان فلک بوس عمارتیں تعمیر کرنے والے تم ہو! اے مسیح محمدیؐ کے غلامو! جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ تم دیکھو گے۔ آج نہیں تو کل دیکھو گے، اگر تم نہیں دیکھو گے تو تمہاری نسلیں دیکھیں گی اگر کل تمہاری نسلیں نہیں دیکھیں گی تو پرسوں ان کی نسلیں دیکھیں گی مگر یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں اور اس کی تقدیر کی تحریریں ہیں جنہیں دنیا میں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ آپ وہ مزدور ہیں جنہوں نے وہ نئی عمارتیں تعمیر کرنی ہیں۔ نئی اقوام متحدہ کی بنیادیں تو ڈالی جا چکی ہیں، آسمان پر پڑ چکی ہیں ان کی عمارتوں کو آپ نے بلند کرنا ہے۔ پس ان دو مقدس مزدوروں** کو کبھی دل سے محو نہ کرنا جن کا نام ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام تھا اور ہمیشہ یاد رکھنا اور اپنی نسلوں کو نصیحتیں کرتے چلے جانا کہ اے خدا کی راہ کے مزدورو! اسی تقویٰ اور سچائی اور خلوص کے ساتھ، اسی توحید کے ساتھ

وابستہ ہو کر، اسے اپنے رگ و پے میں سرایت کرتے ہوئے تم اس عظیم الشان تعمیر کے کام کو جاری رکھو گے، اگلی صدی بھی جاری رکھو گے یہاں تک کہ یہ عمارت پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔ اس عمارت کی تکمیل کا سہرا جس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈالی تھی۔ جن کے ساتھ ان کے بیٹے اسماعیل نے مزدوری کی تھی خدا کی تقدیر میں ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کے سر پر باندھا جا چکا ہے۔ کوئی نہیں ہے جو اس تقدیر کو بدل سکے۔ ہم تو مزدور ہیں۔ محمد ﷺ کے قدموں کے غلام۔ آپ کے خاک پا کے غلام ہیں۔ پس آپ وفا کے ساتھ کام لیں اور نسلاً بعد نسلٍ اپنی اولاد کو یہ نصیحت کرتے چلے جائیں کہ تم خدا اور رسول کے مزدوروں کی طرح کام کرتے رہو گے، کرتے رہو گے، اپنے خون بھی بہاؤ گے اور پسینے بھی بہاؤ گے اور کبھی نہ تھکو گے نہ ماندہ ہو گے، یہاں تک کہ خدا کی تقدیر اپنے اس وعدے کو پورا کر دے کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ **کہ محمد ﷺ کا دین اس لئے دنیا میں بھیجا گیا تھا کہ تمام ادیان پر غالب آجائے اور ایک ہی جھنڈا ہو جو محمد ﷺ کا جھنڈا ہو اور ایک ہی دین ہو جو خدا اور محمد ﷺ کا دین ہو اور ایک ہی خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہو۔** خدا کرے کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں اگر نہ دیکھ سکیں تو ہماری اولادیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ اور ہمیں یاد رکھیں۔ اور اگر وہ بھی نہ دیکھ سکیں تو ان کی اولادیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ **لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان دنیا کی آنکھوں سے آپ دیکھ سکیں یا نہ دیکھ سکیں، میری روح کی آنکھیں آج ان واقعات کو دیکھ رہی ہیں۔** ان عظیم الشان تغیرات کو اس طرح دیکھ رہی ہیں جیسے میرے سامنے واقعہ ہو رہے ہیں اور ہمارے مرنے کے بعد ہماری روحوں کو آشنا کیا جائے گا اور خبریں دی جائیں گی کہ اے خدا کے غلام بندو! خدا سے عشق اور محبت کرنے والے بندو! تمہاری روحیں ابدی سرور پائیں اور ابدی سکینت حاصل کریں کہ جن راہوں میں تم نے قربانیاں دی تھیں وہ راہیں شاہراہیں بن چکی ہیں اور جن تعمیرات میں تم نے اینٹ اور روڑے اور پتھر رکھے تھے وہ خدا کی توحید کی ایک عظیم الشّان عمارت بن کر اپنی پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ ہوگا اور ایسا ہی ہوگا۔ اللہ کرے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ اس رنگ میں خدمت کی توفیق عطا ہو۔"

(خطبہ جمعہ 25 / جنوری 1991ء از خلیج کا بحران صفحہ 179-177)

آپ کے ذریعہ نئی اقوام متحدہ کی بنیاد ڈالی جائے گی
آپ کے ذریعہ مختلف زمانے اکٹھے کر دیئے جائیں گے

"سورۂ جمعہ کا جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت ہی گہرا تعلق ہے اور اس میں ہر قسم کی خوشخبریاں عطا کر دی گئی ہیں۔ آپ کے ذریعے زمانے کی تقدیر بدلی جائے گی۔ **آپ کے ذریعہ تمام دنیا کی قوموں کو ایک ہاتھ پر جمع کیا**

جائے گا اور ایک نئی قسم کی اقوام متحدہ کی بنیاد ڈالی جائے گی۔ اس اقوام متحدہ کی بنیاد ڈالی جائے گی جس کا ذکر سورہ جمعہ میں ملتا ہے آپ کے ذریعہ مختلف زمانے اکٹھے کر دیئے جائیں گے آپ کے ذریعہ خدا کے ہر قسم کے فضل اکٹھے کر دیئے جائیں گے اور انسانوں کو ہر قسم کی نعمتیں اور رحمتیں عطا کی جائیں گی۔ کتنی عظیم الشّان سورۃ ہے اور کتنا عظیم الشّان اس میں ذکر ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ اور وہ شرط یہ ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہ جب تمہیں جمعہ کے دن بلایا جائے، جمعہ کے دن سے مراد اگر ظاہری جمعہ کا دن لیا جائے تو یہ بھی درست ہے ہر ہفتے آپ کو بلایا جاتا ہے لیکن یہ سورۃ جن وسیع معانی میں جمعہ کا ذکر کر رہی ہے اگر ان معنی میں آپ اس پر غور کریں تو اس آیت کا یہ مطلب ہوگا کہ اے ایمان والو! جب خدا کی طرف سے ایک بلانے والا بنی نوع انسان کو ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونے کی آواز دے اور جب یہ آواز دے کہ آؤ اور میرے ذریعہ زمانوں کو بھی اکٹھا ہوتے دیکھو اس وقت تجارتوں کو ترجیح نہ دو، اس کی آواز پر دنیا کے منافع کی قدر نہ کرو، اس کی اس آواز کے مقابل پر ان سب کو تج کر، اس کی طرف دوڑے چلے آؤ، اس کی آواز پر لبیک کہو۔ اگر تم دنیا کو اس آواز کی خاطر چھوڑ دو گے اور دنیا کے منافع کی پرواہ نہیں کرو گے تو پھر ہم تمہیں خوشخبری دیتے ہیں کہ ہم تمہیں فضلوں سے محروم نہیں کریں گے اس آواز کو قبول کرنے کے بعد تم دنیا میں پھیل جاؤ گے۔ جب تم اپنا فریضہ ادا کر دو گے، جب تم سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو گے۔ پھر فرمایا۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ، قُضِيَتِ الصّلٰوة کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جب عبادت کے تقاضے پورے ہو جائیں، جب تم اپنی نیتیں پوری کر دکھاؤ گے اور لبیک کہہ دو گے.......... **پھر خدا تعالیٰ تمہیں تمام دنیا میں پھیلا دے گا، زمین کے کناروں تک تمہیں پہنچائے گا،** وہاں تم دنیا کے لحاظ سے بھی فضل جوئی کرو گے اور دین کے لحاظ سے بھی فضل جوئی کرو گے۔ بظاہر تم دنیا کے کاموں کے لئے بھی نکلو گے لیکن اللہ کے ذکر کے ساتھ نکلو گے۔ اگر تم صناع ہو تو صناعی کے ساتھ ذکر الٰہی بلند کر رہے ہو گے، اگر تم تاجر ہو تو اپنی تجارتوں کے ساتھ ذکر الٰہی بلند کر رہے ہو گے، اگر تم ڈاکٹر ہو تو اپنی ڈاکٹری کے ساتھ ذکر الٰہی بلند کر رہے ہو گے اگر تم سائنسدان ہو تو سائنس کے کاموں کے ساتھ ساتھ ذکر الٰہی کو بلند کر رہے ہو گے غرضیکہ تمام دنیا میں ذکر پھیلانے کا یہ ایک ذریعہ ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ 10رمئی 1986ء از ضمیمہ ماہنامہ خالد نومبر 1986ء)

حقیقی یونائیٹڈ نیشن کے ذریعہ تمام دنیا ایک ہاتھ پر ایک آواز پر اکٹھی ہوگی

"خلیفہ وقت جہاں بھی جاتا ہے ہر احمدی خاندان اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کا خاندان سمجھتا ہے۔ یہ عجیب

دنیا ہے۔ یہ احمدیت کی دنیا ایک ایسا عظیم خاندان ہے۔ جو تمام دنیا کے ملکوں میں پھیلا پڑا ہے۔ اور رنگ و نسل کا امتیاز اس خاندان کی راہ میں حائل ہوتا ہے نہ جغرافیائی حدیں اس خاندان کو تقسیم کرتی ہیں۔ **ایک عظیم الشان خاندان دنیا میں ایک نئے روشنی کے سورج کے طور پر طلوع ہو رہا ہے اور ایک ایسی نئی دنیا بن گئی ہے جو حقیقی معنوں میں یونائیٹڈ نیشن کے طور پر اس کائنات میں ابھر رہی ہے۔** وہ اہل بصیرت جو افق پر لکھی ہوئی تحریروں کو پڑھنا جانتے ہیں۔ وہ اہل بصیرت جو یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ نئے انقلابات کے آثار کو دیکھیں اور سمجھیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ صحیح بات ہے اور ایسا ہی ہے **اور دنیا میں اگر کوئی بھی روحانی انقلاب برپا ہو سکتا ہے جس سے کالے اور گورے اور مشرقی اور مغربی ایک ہو جائیں تو پھر وہ جانتے ہیں کہ ایک ہی اس کا امکان ہے اور ایک ہی امید کی شعاع ہے یعنی جماعت احمدیہ کا عروج جس کے عروج کے ساتھ ساتھ یہ سورج بھی بلند تر ہوتا چلا جائے گا اور تمام دنیا ایک ہاتھ پر ایک آواز پر اکٹھی ہوگی اور ایک دوسرے سے انسان محبت کرنے کے گر سیکھ لے گا۔**"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن 13/ اگست 1989ء از ماہنامہ انصار اللہ نومبر 1989ء)

جماعت احمدیہ کے جلسے آئندہ اقوام متحدہ کی بنیاد بنیں گے

"یہ ایک تاریخی جلسہ ہے جو آج اختتام کو پہنچ رہا ہے یہ اس سو سال کا آخری جلسہ ہے اور سو سال کے بعد جو جلسہ ہوتا ہے وہ آئندہ آنے والے سو سال کے لئے نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

ہمارے یہ جلسے انسانیت کے احیاء کے لئے ہیں۔ **خدا کی قسم یہ جلسہ وہ جلسہ ہے جس پر آئندہ اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جائے گی۔**"

(خلاصہ اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان 28/ دسمبر 1991ء از الفضل 29/ دسمبر 1991ء)

...... قیام نظام نو ......

بالآخر اسلام کی ترقی اور فتح اور احمدیت کے غلبے کے دن آئیں گے

"آج ہم جس دور میں داخل ہوئے ہیں یہ اس کی تکمیل کے آخری مراحل کا دور ہے۔ جب روس اور امریکہ کے درمیان مفاہمتیں شروع ہوئیں اور برلن کی دیوار گرنی شروع ہوئی تو مجھے اس وقت یہ منصوبہ یاد آیا

اگرچہ میرے پاس موجود نہیں تھا کہ میں اپنی Memory اپنی یادداشت کو تازہ کرسکتا مگر اتنا مجھے یاد ہے کہ اس کے آخر پر یہی لکھا ہوا تھا کہ بالآخر ہم پھر ساری دنیا کو پہلے تقسیم کریں گے اور پھر اکٹھا کردیں گے اور یہ اس وقت ہوگا جب ہمارا United Nations پر پوری طرح قبضہ ہو چکا ہوگا۔ تو اس وقت سے میرا دل اس بات پر دھڑک رہا تھا کہ اب وہ خطرناک دن آنے کا زمانہ معلوم ہوتا ہے آگیا ہے لیکن اس خوف کے باوجود جو اتنی بڑی بڑی علامتوں کے ظاہر ہونے کے بعد ایک طبعی امر ہے مجھے ایک یہ بھی کامل یقین ہے کہ بالآخر یہ منصوبہ ضرور ناکام ہوگا اور میرا یہ اعلان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰہ والسلام کے ایک الہام کی بناء پر ہے ۔ 1901ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہوا کہ

"فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے۔"

اور 1905ء میں انگریزی میں یہ منصوبہ دنیا کے سامنے آیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ فری میسن مسلط کئے جائیں گے۔ پس اس زمانے میں جبکہ فری میسنز کا کسی کو تصور بھی نہ تھا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام ہونا یعنی ہندوستان میں تو "فری میسنری" کا بہت کم لوگوں کو پتہ تھا اور پھر قادیان جیسے گاؤں میں اچانک یہ الہام ہو جانا حیرت انگیز بات ہے۔ پس مجھے کامل یقین ہے کہ بالآخر یہ منصوبہ ضرور ناکام ہوگا مگر ناکام ہونے سے پہلے دنیا میں نہایت ہی خطرناک زہر پھیلا چکا ہوگا۔ بہت سے آتش فشاں پھٹ چکے ہوں گے اس کے نتیجے میں بہت سے زلازل واقعہ ہو چکے ہوں گے۔ بہت سی تباہیاں آئیں گی۔ بہت سی مصیبتوں میں قومیں مبتلا ہوں گی ۔ بہت بڑے خطرناک دن ہیں جن سے ہمیں گذرنا ہوگا کیونکہ اتنا بڑا منصوبہ اچانک خودبخود ناکام نہیں ہوا کرتا۔ پوری کوشش کے بعد یہ منصوبہ اپنے سارے پرپرزے نکالے گا اور اس کی ناکامی کے لئے خدا کی تقدیر جو مدافعانہ کوشش کرے گی وہ بہرحال غالب آئے گی لیکن اس دوران ہمیں ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار ہونا چاہئے کہ بنی نوع انسان بہت بڑے بڑے ابتلاؤں میں سے گذریں گے اور انسانوں کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا ہوگا اور ان میں سے کچھ حصہ لازماً احمدیوں کو بھی ملے گا کیونکہ یہ نہیں ہوسکتا کہ قومی عذابوں اور ابتلاؤں کے وقت سچوں کی جماعت کلیۃً بچ جائے۔ تکلیف میں کچھ نہ کچھ ضرور حصے دار ہوتی ہے لیکن یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد بالآخر **اسلام کی ترقی اور فتح اور احمدیت کے غلبے کے دن آئیں گے۔ یہ وہ آخری تقدیر ہے جو لازماً ظاہر ہوگی اور وہی دراصل دنیا کا "نظام نو" ہے وہ نظام نو نہیں جو صدر بش کے دماغ میں ہے جسے وہ New World Order کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔"**

(خطبہ جمعہ یکم فروری 1991ء از خلیج کا بحران صفحہ 193-192)

دنیا کی تعمیرِ نَو کا کام ہم نے کرنا ہے

" آج انسان بحیثیت انسان شرک میں مبتلا ہو چکا ہے۔ اور ان دنیاوی طاقتوں کی طرف رجوع کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ دنیا کی نئی تعمیر ہم کریں گے۔ حضور نے پُر جوش آواز میں فرمایا کہ میں خدا کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے دنیا کی تعمیرِ نَو کا کام ہم نے کرنا ہے......

اے احمدی جماعت! تم وہ جماعت ہو جس پر اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے جب تک خدائے واحد آپ کے ساتھ ہے دنیا کی کوئی طاقت آپ کو ہرگز گزند نہیں پہنچا سکتی۔"

(خلاصہ افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ لندن 31/جولائی 1992ء از الفضل 2/اگست 1992ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی عزت دن بدن دنیا میں پھیلتی چلی جائے گی

اس دور میں زمین و آسمان بھی تبدیل کر دیئے جائیں گے

" مخالفین کی طرف سے ذلتوں کی کوششیں تو چند سانس لے کر مر جائیں گی لیکن **حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عزت دن بدن دنیا میں پہلے سے بھی زیادہ پھیلتی چلی جائے گی اور زیادہ بلند مرتبہ ہوتی چلی جائے گی** حضور نے فرمایا یہ ہے خدا کی وہ تقدیر جو ظاہر ہوتی ہے تو عبرت کے عجیب سامان پیدا کرتی ہے مگر جن کو بصیرت نہ ہو ان کو نظر نہیں آیا کرتا............

جماعت احمدیہ کو اس دور سے گذرتے ہوئے ان اداؤں کو اختیار کرنا چاہیے جو اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ گروہ کی ادائیں ہیں، زیادہ استغفار سے کام لیں، زیادہ منکسر مزاجی سے کام لیں، زیادہ خدا کی طرف متوجہ ہوں اور ان ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ ہوں جو ایسے ادوار کے بعد الٰہی جماعتوں پر پڑا کرتی ہیں۔ چنانچہ ان آیات کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **اس دور میں زمین تبدیل کر دی جائے گی اور آسمان بھی تبدیل کر دیئے جائیں گے۔ اور جوق در جوق لوگ خدائے واحد و قہار کی طرف رُخ کریں گے۔**"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 25/اپریل 1986ء از ضمیمہ ماہنامہ خالد مئی 1986ء)

جماعت احمدیہ کا تمدّن ہے جو دنیا میں زندہ رہے گا اور اسی نے آئندہ تمدّنوں کی بنیاد ڈالنی ہے

"ہلاکت کے یہ سامان یہ قومیں خود تیار کر چکی ہیں۔ انہوں نے ایسے ایسے بم ایجاد کر لئے ہیں کہ اگر ان کا

سوواں حصہ بھی چل جائے تو اس زمین پر سے زندگی اٹھ جائے۔ پس باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ بظاہر غاروں کے معاشرہ سے تعلق رکھتی ہے۔ **لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہی وہ تمدّن ہے جو دنیا میں زندہ رہے گا اور اسی نے آئندہ تمدّنوں کی بنیاد ڈالنی ہے۔**

پس خدا کی طرف لوٹنا، خدا سے محبت میں لذت پانا ہی زندگی کا راز ہے۔ جو اس دنیا کی زندگی کی ضمانت بھی دیتا ہے اور دوسری دنیا کی زندگی کی بھی ضمانت دیتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ یکم ستمبر 1989ء از الفضل 23 ستمبر 1989ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں بہت بڑی عید سے نوازے گا

"ہم نے حال ہی میں روحانی احیائے نَو کا ایک مہینہ گزارا ہے اس مہینہ کی تکالیف برداشت کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عید کی خوشیوں سے نوازا ہے۔ اسی طرح **یقیناً اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بھی بہت بڑی عید سے نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر جو اذیتیں برداشت کی جارہی ہیں اس کے نتیجہ میں آج کے اس دور ابتلاء میں دنیا بھر کے احمدیوں نے زبردست اخلاص، وفا اور استقامت کا مظاہرہ کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ آخر کار حقیقی عید آپ ہی کو عطا ہوگی۔** (انشاء اللہ)"

(عید الفطر کے موقعہ پر اہل پاکستان کو پیغام 3 جولائی 1984ء از الفضل 5 جولائی 1984ء)

حقیقی عید جو بالآخر قربانیوں کے نتیجہ میں میسر آتی ہے وہ تمہارے لئے ہی مقدر ہے

"احمدیوں کے لئے تو یہ عید حوصلہ افزا بشارتوں کا ایک پیغام ہے۔ آج کوئی نہیں جو احمدیوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی پیش کرنے کی ہمہ گیر اہمیت کی حقیقی معرفت سے بہرہ ور ہو۔ **وہ حقیقی عید جو بالآخر قربانیوں کے نتیجہ میں میسر آتی ہے وہ تمہارے لئے ہی مقدر ہے۔** اس ایمان اور یقین پر قائم رہو اور ثباتِ قدم اور استقامت کا ثبوت دیتے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔"

(عید الاضحی کے موقعہ پر پیغام 6 ستمبر 1984ء از الفضل 9 ستمبر 1984ء)

جماعت کی فتح کی عید بھی آنے والی ہے

"**جماعت کی فتح کی ایسی عید بھی آنے والی ہے** کہ جس میں دوسرے شامل ہونے سے متردد ہوں گے۔ تکلیف محسوس کریں یا جو بھی صورت ہو مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بھی 1907ء کا الہام ہے۔

"عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو" (تذکرہ صفحہ 626)

خوشیوں کا دن تو آ گیا' اب مناؤ نہ مناؤ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ مراد نہیں ہے کہ چھٹی ہے تمہیں' عید ہے چاہو تو کرو۔ ایک محاورہ ہے' اب تمہارے نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے عید تو آ گئی' غلبہ تو ظاہر ہو گیا' اب شامل ہونا ہے تو ہو' نہیں تو نہ سہی۔ تمہارے نہ ہونے سے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا۔ تو اللہ کرے کہ یہ ساری عیدیں جن کا الہامات میں ذکر ہے اور ہمیں قریب آتی دکھائی دیتی ہیں ان کو جلد تر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ان عیدوں کے سانسوں میں سانس ملا کر سانس لیں۔ ان کی خوشیاں ہمارے رگ و پے میں پیوستہ ہوں۔ اللہ کرے کہ **وہ رونق کے دن جو آ رہے ہیں اور بڑھتے چلے جا رہے ہیں ایک بھرپور بہار میں تبدیل ہو جائیں۔** ایسی بہار کہ سوکھے ہوئے پودوں کو یہ کہہ سکیں کہ بہار تو ہے چاہے مناؤ یا نہ مناؤ۔"

(خطبہ عید الفطر 21/فروری 1996ء از خطبات عیدین صفحہ 268)

دن پلٹ رہے ہیں اور احمدیت کی ترقی پہلے سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ہو گی ہر سال اللہ ہمیں کئی عیدیں بھی دکھائے گا

"میں آج صرف آپ کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل کے ساتھ رمضان میں جو دعائیں ہوئی ہیں ان کی قبولیت کے آثار بعض مبشر رؤیا کی صورت میں دکھائے گئے ہیں اور رمضان کے آخر پر جب میں معتکفین میں جاتا ہوں ان سے پوچھتا ہوں تو بسا اوقات وہ ایسی رؤیا سناتے ہیں جن کا ان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ رؤیا کیا ہے اور درحقیقت وہی رؤیا ہے جو دراصل رحمانی پیغام ہوتا ہے۔ جس کا نفس کی سوچ سے تعلق نہ ہو تو بڑے تعجب سے بعض رؤیا مجھے خصوصاً خواتین کی طرف سے ایسی سنائی گئیں جن سے میں امید رکھتا ہوں **بلکہ یقین ہے کہ دن پلٹ رہے ہیں اور احمدیت کی ترقی اب پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے ہو گی اور یہ جو سفر ہے اس صدی کا بڑی شان کے ساتھ ہر سال آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا** تو دعائیں کریں کہ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے......

تو دعا اور محنت کے ساتھ اپنی رمضان کی دعاؤں کا پھل آپ دعوت الی اللہ کی صورت میں چکھیں اور اس کا لطف اٹھائیں اور دنیا کو یہ پیغام مل جائے کہ **اب یہ جماعت روکے سے رک نہیں سکتی۔ دن بدن آگے بڑھے گی۔ ہر سال کئی کئی عیدیں اللہ تعالیٰ ہمیں دکھائے گا۔** خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(خطبہ جمعہ 3/مارچ 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 14/اپریل 1995ء)

یہ خوشیوں کے دن بڑھنے والے ہیں پھیلنے والے ہیں جو راتوں کو بھی دن بنا دیں گے

"ہم اس سال میں داخل ہوئے ہیں جو آسمانی گواہیوں کا سال ہے۔ زمین کی گواہیاں تو یہ لوگ رد کر بیٹھے ہیں اب آسمان سے گواہیاں اتر رہی ہیں اور ٹیلی ویژن کے ذریعے سب دنیا کا جماعت احمدیہ کے پیغام کو سننا بھی ایک آسمانی گواہی ہے اور یہ عجیب اللہ کی شان ہے کہ اسی سال میں یہ دونوں باتیں اپنے درجہ کمال کو پہنچی ہیں...... پہلے زمینی ذرائع سے کام لے کر زمین میں ہونے والے نشانات کے منہ بند کرنے کی کوشش کی جاتی تھی اب آسمان سے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ بند کر کے دکھاؤ۔ ان کا رستہ روک کر دکھاؤ۔ تم میں طاقت نہیں ہے کہ اس رستے کو روک سکو۔ پھونکوں سے اللہ کے جلائے ہوئے چراغ بھی کہیں بجھائے جاتے ہیں!

تم نے ربوہ والوں کا چراغاں روک دیا مگر ربوہ کی طرف سے جو چراغاں ہم نے کل عالم کو دکھایا ہے اسے کس طرح روک سکو گے؟ یہ وہ چراغ نہیں ہیں جو تمہاری پھونکوں سے بجھ سکیں۔ تمہارے سینے کی آگ بھی ظاہر ہوتی ہے اور دنیا دیکھتی ہے مگر وہ روشنی کے چراغ جو اللہ نے احمدیوں کے سینوں میں روشن کر دئے ہیں اور تمام دنیا میں اس سے نور ہی نور پھیل رہا ہے ان کی راہ تم نہیں روک سکتے اور ان شمعوں کو تم نہیں بجھا سکتے۔ یہ آسمان سے نازل ہونے والے نور ہیں ان پر بندے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ پس اہل ربوہ کو اب خوش ہونا چاہئے کہ پہلے تو ان کی خوشیوں کی آواز دبا دی جاتی تھی اب وہ آواز نہیں دبے گی۔ ان کی خوشیاں منانے والے سارے عالم میں ان کی طرف سے خوشیاں منائیں گے۔ اور یہ خوشیوں کے دن بڑھنے والے ہیں۔ پھیلنے والے ہیں روشن سے روشن تر ہونے والے ہیں۔ یہ وہ دن ہیں جو راتوں کو بھی دن بنا دیں گے اس لئے جماعت احمدیہ کو ان تکلیفوں پر کسی غم اور دکھ کی ضرورت نہیں۔ یہ ہماری کامیابیوں کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ قرآن کو کیسے بدلا جا سکتا ہے۔ قرآن کی پیشگوئی ہے کہ تم جب جب آگے بڑھو گے تب تب دشمن کو تکلیف پہنچے گی۔ پس یہ تکلیف بھی ایک نشان ہے اور ہمارا آگے بڑھنا بھی ایک نشان ہے۔ اس راہ میں آگے سے آگے بڑھتے چلو۔ خدا کی تائید تمہارے ساتھ پہلے سے بڑھ کر قوت کے مظاہرے کر رہی ہے۔ پہلے سے زیادہ بڑھ کر روشن نشان دکھا رہی ہے اس قافلے کا رخ اب آگے کی طرف اور بلندی سے بلند تر منازل کی طرف ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جماعت پہلے سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور بڑھتی چلی جائے گی......

پس یہ تو ایک ایسا دور ہے جو لامتناہی روحانی لذتوں کا دور ہے اب تو نشے میں ڈوب کر آگے بڑھنے کا معاملہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ دن بدن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فیض

پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ اتریں گے اور آسمان کے رنگ، زمین کے رنگ بدل دیں گے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئی ہے۔ آپ کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ آراء تبدیل کی جائیں گی۔ یہ رنگ بدلے جائیں گے اور دیکھیں انشاء اللہ تعالیٰ دن بدن ایسا ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جو اس وقت زندہ ہیں اس خوشیوں کی زندگی میں آگے بڑھائے ہم اپنی آنکھوں سے یہ نشان پورے ہوتے دیکھیں اور ہماری آنکھیں ہمارے دل کے لئے مسرتوں کی بارش برساتی رہیں اور ہمارے دل اس سے سیراب ہوتے رہیں۔ قرآن کا محاورہ ہے آنکھیں ٹھنڈی کرنا۔ میں نے جب آنکھوں کی بات کی تو میرے ذہن میں وہ آنکھیں ٹھنڈی کرنے کی بات تھی۔ میں نے سوچا کہ دل کے ٹھنڈا ہونے کا ذکر نہیں، آنکھوں کے ٹھنڈا ہونے کا ذکر ہے۔ اس سے یہ مضمون میرے ذہن میں ابھرا (جسے میں نے بیان کرنے میں شروع میں دقت محسوس کی) کہ یہ آنکھوں کی ٹھنڈک ہے جو طراوت بن کر دل پر اترا کرتی ہے اور اس سے دل اپنی پاتال تک سیراب ہو جایا کرتا ہے۔ **پس قرآن کریم نے بہت ہی پیارا محاورہ استعمال فرمایا ہے کہ قرۃ عین نصیب ہونے کی دعا مانگا کرو۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے قرۃ عین کے سامان فرما دیئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ بڑھتے چلے جائیں گے......**

آپ کا منور ہونا جو ہے یہ دراصل وہی مضمون ہے جس سے میں نے بات کا آغاز کیا تھا۔ ظاہری چراغ آپ کو نہ بھی جلانے دے کوئی۔ تو کیا فرق پڑتا ہے؟ **اگر آپ کے دلوں میں خدا تنویر پیدا فرما دے آپ کے دلوں میں چراغ روشن کر دے تو خدا کی قسم تمام دنیا کی پھونکیں بھی ان چراغوں کو نہیں بجھا سکیں گی۔ یہ روشنی تو بڑھے گی اور پھیلے گی اور آگے آگے چلے گی اور باقی دنیا کو بھی روشن سے روشن تر کرتی چلی جائے گی۔** اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ 25/فروری 1994ء از الفضل انٹرنیشنل 18/مارچ 1994ء)

......عظیم روحانی انقلاب......

یہ ہوائیں ایک عظیم روحانی انقلاب کا پیش خیمہ ہیں

" میں آپ کے اور خدام احمدیت کے کام، نظم وضبط، حکمت اور صبر سے بہت خوش ہوں اور میرا دل حمد اور شکر سے لبریز ہے کہ میرے مولا نے ایسے پیارے بے مثل خدام دین مجھے عطا فرمائے۔ آپ سب کو یہ خیال ہوگا کہ آپ سب میری نسبت مجھ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں لیکن جو مجھے آپ سب سے پیار ہے اس کی کیفیت

خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ آپ سب کو ہمیشہ اپنے پیار اور رحمت اور فضلوں اور حفاظت کے سائے تلے رکھے۔ خوب خوب خدمت دین کی توفیق بخشے۔ بشاشت کے ساتھ ایثار اور حوصلہ اور صبر کی توفیق بڑھا دے۔ میری آہ وزاری اور گداز دعائیں آپ کے حق میں قبول فرمائے......

دیکھیں کتنی سرعت کے ساتھ ملائکۃ اللہ احمدیت کے حق میں تائید کی ٹھنڈی ہوائیں چلا رہے ہیں۔ **یقیناً یہ ہوائیں ایک عظیم روحانی انقلاب کا پیش خیمہ ہیں۔**"

(صدر خدام الاحمدیہ پاکستان کے نام حضورؒ کا خط 23رمئی 1984ء از ماہنامہ خالد جون 1984ء)

تم کمزور ہو مگر وہ خدا کمزور نہیں وہ تمہاری مدد نصرت فرمائے گا

"اے احمدیو! تمہارے لئے مایوسی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اگر تم مایوس ہوئے تو یہ اتنا بڑا گناہ ہوگا کہ اس سے پہلے کسی مذہبی جماعت نے اتنا بڑا گناہ نہیں کیا ہوگا۔ کیونکہ تم انسانیت کی آخری امید ہو۔ انسانیت کی پناہ کے لئے آخری آماجگاہ ہو۔ گو تم تھوڑے ہو اور کمزور ہو اور ویسے ہی مظالم کا نشانہ بنائے گئے ہو۔ مگر میں اس خدائے ذوالجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے کمزور عیسائیت کو دنیا پر غالب آنے کا حکم دیا اور غالب کر کے دکھا دیا......

پس اے مسیح موعود علیہ السلام کے غلامو! جو آج اتنے کمزور ہو کہ اپنے وطن سے بھی بے وطن کر دیئے گئے ہو۔ اتنے بے بس ہو کہ اپنے وطن کے شہری حقوق سے بھی کلیتاً محروم کر دیئے گئے ہو۔ جن کی عزت سے کھیلنے کا ہر کسی کو حق ہے اور جن کو یہ حق نہیں کہ ہر حملہ آور کے مقابل پر اُف بھی کر سکیں۔ کیونکہ اگر وہ اُف بھی کریں تو دشمن کو تکلیف پہنچتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کو مزید سزا دی جاتی ہے حضور نے فرمایا وہ زمانے گئے جب کسی قوم کے سردار کو گالیاں دینے کے نتیجے میں ایسے ظلم کئے جاتے تھے مگر اے کمزورو! کہ جن سے بڑھ کر آج دنیا میں کوئی کمزور نہیں تمہیں تو اس جرم کی بھی سزائیں دی جاتی ہیں کہ تم محمد ﷺ کی تعریف کیوں کرتے ہو۔ ان پر درود کیوں بھیجتے ہو۔ تمہارے ساتھ انسانیت کا ادنیٰ سلوک بھی روا نہیں رکھا جا رہا۔ **تمہیں خدا نے دنیا کے نقشے بدلنے کے لئے پیدا اور کھڑا کیا ہے۔ تمہیں خدا اجازت دیتا ہے کہ اسلام کے حقیقی جہاد کے لئے اٹھو اور تمام دنیا کو اسلام کے لئے فتح کرو۔ یہ یاد رکھنا کہ گو تم کمزور ہو مگر وہ خدا کمزور نہیں جس نے تمہیں کھڑا کیا ہے خدا تعالیٰ تمہاری نصرت فرمائے گا اور لازماً تمہیں ساری دنیا میں غالب کر کے دکھائے گا۔ مگر یہ یاد رکھو تمہارے ہتھیار محبت کے ہتھیار ہیں۔ دلائل کے ہتھیار ہیں۔ تم قوموں کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو مارنے کے لئے نہیں۔**"

(خلاصہ اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن 29رجولائی 1990ء از الفضل 22راگست 1990ء)

محبت کے جادو جگانے سے روحانی مُردے زندہ ہوں گے

"جہاں تک جبل کا لفظ ہے، قرآن کریم سے ثابت ہے کہ جبل سے مراد عظیم الشان طاقتیں ہیں جو دنیاوی طاقتیں ہیں چنانچہ سورۃ طٰہٰ میں اس مضمون کو یوں بیان فرمایا۔ **وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا۔ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا۔** (طٰہٰ:106-107)

اے محمدؐ! تجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ یہ جو چاروں طرف تیرے بڑی بڑی حکومتیں دنیا میں قائم ہیں، یہ انسانی پہاڑ بنے ہوئے ہیں، ان کا کیا بنے گا؟ ان پر تجھے کیسے غلبہ نصیب ہوگا؟ تُو تو دنیا کے لحاظ سے کوئی طاقت نہیں رکھتا۔ تو ان سے کہہ دے، ان پوچھنے والوں سے **يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا** میرا رب ان کو پارہ پارہ کر دے، ریزہ ریزہ کر دے گا۔ **فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا** اور ان کو ایک چٹیل میدان میں تبدیل کرے گا۔ **لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا** (طٰہٰ:108) پھر تو ان کو بڑی بڑی عظیم الشان قوموں کو ایسے برابر اور سدھری ہوئی حالت میں پائے گا کہ ان کے اندر نہ کوئی کجی باقی رہے گی، نہ کوئی تکبر باقی رہے گا کوئی اونچ نیچ باقی نہیں رہے گی۔ **يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ** (طٰہٰ:109) وہ دن ہوگا اور وہ زمانہ ہوگا جب کہ اس داعی یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کے لئے یہ ذہنی اور قلبی طور پر تیار ہوں گے جس میں کوئی عِوَج نہیں کوئی کجی نہیں۔ پس پہلے خدا ان کی کجیاں دور کرے گا، ان کے تکبر توڑے گا، ان کی Civilizations کو تبارہ کرے گا اور ملیا میٹ کر دے گا اور ان پہاڑوں کو پارہ پارہ کرے گا پھر ان میں سے زندگی کے نئے آثار پھوٹیں گے...........

پس آج جو چاروں طرف آپ کو دنیاوی عظمتوں کے پہاڑ بکھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، آج آپ کو شمال میں بھی عظیم الشان طاقتوں کے پہاڑ دکھائی دے رہے ہیں اور جنوب میں بھی دکھائی دے رہے ہیں اور مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی ان تمام طاقتوں کے فتح کرنے کا سہرا خدا نے آپ کے سر پر باندھا ہے اور مقدر میں یہ سہرا باندھا جا چکا ہے...........

پس جس مسیح کی خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ امت میں آئے گا اسے روحانی زندگی کی طاقتیں لے کر ہی آنا تھا اور آنحضرت ﷺ کی غلامی میں اس کو ظاہر کر کے یہ دکھا دیا گیا کہ زندہ کرنے والوں کے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اب دنیا کو کوئی زندگی نصیب نہیں ہوگی جب تک آپؐ کی غلامی میں وہ لوگ پیدا نہ ہوں جو آگے لوگوں کو زندہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ پس مسیحیت کے دور سے بھی آپ ہی کا تعلق ہے، آپ ہی نے اس مسیح کو پہچانا ہے جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں زندہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اور اس راز کو سمجھیں، اپنی محبت کے دائروں کو

وسیع کریں، آپ اگر رحمۃ للعٰلمین بنیں گے اور محمد مصطفیٰؐ کی غلامی میں اس کے سوا چارہ نہیں ہے۔ تب لازماً آپ دنیا پر فتح یاب ہوں گے، چاروں اَور آپ کے منتظر ہیں، شش جہات آپ کی راہ دیکھ رہی ہیں آگے بڑھیں اور محمد مصطفیٰ ﷺ سے رحمت اور محبت کے گر سیکھیں، اس رحمت کو اپنی زندگیوں میں اس طرح جذب کر لیں کہ آپ محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلق کے اپنے درجہ کے مطابق آئینہ دار بن جائیں۔ پھر دیکھیں کہ چاروں طرف جو بڑی بڑی حکومتوں کے پہاڑ ہیں، کہیں آپ کو مشرق میں روس دکھائی دیتا ہے اور کہیں مغرب میں آپ کو امریکہ دکھائی دیتا ہے، کہیں شمالی یورپ کی طاقتیں ہیں، کہیں جنوب مشرق میں جاپان اور دوسری بڑی بڑی طاقتیں پھیلی پڑی ہیں۔ **یہ ساری طاقتیں، یہ تمام پہاڑ آپ کے زیرنگیں کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں لیکن محبت کا جادو ہے جو ان پر چلے گا۔ اپنے ماحول میں محبت کے جادو جگانے لگیں کہ اس کے ذریعے ہی روحانی مردے زندہ ہوں گے۔** اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(خطبہ عیدالاضحیہ 3 / جولائی 1990ء از خطبات عیدین صفحہ 486-491)

آپ کے ساتھ انقلاب کے تار وابستہ ہیں اور آج آپ دنیا کا دل اور دماغ ہیں

" آپ کے ساتھ انقلاب کے تار وابستہ ہیں۔ آپ کے دلوں کی دھڑکنوں کے ساتھ آج قوموں کی تقدیر وابستہ ہو چکی ہے۔ آپ اٹھیں گے تو دنیا جاگ اٹھے گی۔ آپ سوئیں گے تو سارا عالم سو جائے گا۔ اس لئے آج آپ دنیا کا دل ہیں، آج آپ دنیا کا دماغ ہیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے وہ سیادت نصیب فرمائی ہے جس کے نتیجہ میں تمام دنیا کو سعادتیں نصیب ہوں گی۔ پس اس پہلو سے اپنے مقام اور مرتبے کو سمجھیں اور نئے عزم کے ساتھ نئے ولولوں کے ساتھ (دعوت الی اللہ) اپنے ماحول اپنے گردوپیش میں (۔) شروع کریں۔ بظاہر یہ ایک بہت ہی دور کی بات دکھائی دیتی ہے کہ اتنے تھوڑے سے احمدی جو اس وقت پاکستان میں بھی اپنی ظاہری طور پر معقول تعداد کے باوجود پاکستان کے باقی باشندوں کے مقابل پر اتنی حیثیت بھی نہیں رکھتے کہ اپنے بنیادی حقوق ان سے حاصل کر سکیں۔ ہندوستان کے احمدیوں کا حال مقابلۃً اس سے بھی زیادہ نازک ہے۔ اتنی معلوم تعداد ہے کہ اس تعداد کو دیکھتے ہوئے دنیا کے حساب سے اربع لگانے والا یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ اس قوم کو کبھی غلبہ نصیب ہو سکتا ہے لیکن قرآن کریم کا جو وعدہ ہے وہ بہر حال پورا ہوگا وہ صفات حسنہ آپ کو عطا ہو چکی ہیں۔ ان صفات سے کام لینا اور باشعور طور پر یہ یقین رکھنا کہ آپ ہی کے ذریعہ دنیا میں انقلاب ہوگا یہ سب سے پہلا قدم ہے جو انقلاب کی جانب آپ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ قدم آپ اٹھائیں تو خدا کی تقدیر دس قدم آپ کی طرف آئے گی۔

آپ چل کر خدا کی تقدیر کی طرف آگے بڑھیں تو خدا کی تقدیر دوڑ کر آپ کی طرف آئے گی۔ پس دنیا کا اربع اپنی جگہ درست لیکن روحانی انقلابات کے لئے جو اربع قرآن کریم نے پیش فرمایا ہے۔ وہ یہی بتاتا ہے کہ انسان کے ساتھ جب خدا تعالیٰ کی تقدیر شامل ہو جائے تو فاصلے بہت تیزی سے کٹنے لگتے ہیں اور انسانی کوششوں سے کئی گنا زیادہ ان محنتوں کو پھل عطا ہوتا ہے جو انسان خدا کی راہ میں صرف کرتا ہے۔ پس بظاہر ناممکن کام ہے لیکن ممکن ہوسکتا ہے۔ پہلے بارہا ہو چکا ہے۔ یہی ناممکن ممکن بنا دیا گیا تھا اور آج پھر اس ناممکن کو ممکن بنانا (آپ ......) کا کام ہے۔"

(خطبہ جمعہ 10رجنوری 1992ء بمقام از قادیان از الفضل 2رمئی 1992ء)

دنیا میں روحانی انقلابات کے آثار تیزی سے ظاہر ہو رہے ہیں خدا کی قسم آپ پہاڑوں کو بھی بلائیں گے تو وہ ضرور آپ کی طرف آئیں گے

"**انقلابات کے آثار بڑی تیزی سے ظاہر ہو رہے ہیں** عنقریب لاکھوں کی تعداد میں ہر سال نئے لوگ جماعت میں داخل ہونے والے ہیں ان کی تربیت کرنے ان کو سنبھالنے اور باخدا بنانے کا کام کیسے ہوگا۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو ذکر الٰہی کی صفات سے سجائیں۔ دنیا کے کئی ممالک میں جماعت کو جو ترقی حاصل ہو رہی ہے ان کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے دعائیں کر کے سلیقے سے کام کریں گے تو آپ کے درخت وجود کو بے انتہا برکات کے پھل لگیں گے۔ **خدا کی قسم! آپ اللہ پر توکّل رکھتے ہوئے ایمان کے ساتھ پہاڑوں کو بھی بلائیں گے۔ تو وہ ضرور آپ کی طرف آئیں گے۔ دنیا میں انقلاب ضرور برپا ہوگا۔ آپ کی صلاحیتوں نے ہی تعمیرِ نَو کرنی ہے۔**"

(خلاصہ افتتاحی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی بذریعہ خطبہ جمعہ 28رمئی 1993ء از الفضل 4رجولائی 1993ء)

وہ انقلاب جو میں فضا میں ظاہر ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں جو ہوا میں محسوس کر رہا ہوں تیزی کے ساتھ آئے گا اور خدا کے فضلوں کی نئی برساتیں لے کر آئے گا

"اللہ تعالیٰ ہمیں اس لائق بنائے کہ خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کے شکر گزار بن سکیں۔ ان سے پوری طرح استفادہ کر سکیں اور **وہ انقلاب جو میں فضا میں ظاہر ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ جو ہوا میں محسوس کر رہا ہوں۔ میری**

توقعات سے بھی بڑھ کر تیزی کے ساتھ آئے اور خدا کے فضلوں کی نئی برساتیں لے کر آئے۔ نئی بہاریں لے کر آئے، نئے نئے پھول گلشن احمد میں کھلتے ہوئے ہم دیکھیں۔ نئے نئے رنگوں اور خوبصورتیوں کے ساتھ تمام عالم میں ہم ان کو سجائیں اور ان کی خوشبو سے ساری دنیا مہک جائے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔"

(خطبہ جمعہ 31/دسمبر 1993ء از الفضل انٹرنیشنل 21/جنوری 1994ء)

اللہ تعالیٰ نے اس دور میں احمدیت کے لئے بڑی عظیم الشّان کامیابیاں مقدر کر رکھی ہیں

" آج عالمگیر جماعت احمدیہ زندگی کا پیغام لے کر نکلی ہے۔ جماعت احمدیہ آج لوگوں کو زندہ کرنے کے جہاد میں جھونک دی گئی ہے...... ہماری حیثیت کیا ہے؟ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ ہماری ذاتی کمزور حیثیت کے باوجود خدا کے فرشتوں کی فوجیں ہماری تائید میں کام کر رہی ہیں۔ اور ہماری طاقت اور استعداد سے بڑھ کر ہمارے کاموں میں برکت ڈال رہی ہیں۔ اس دور سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ دور ہر وقت قوموں کو عطا نہیں ہوا کرتے۔ یہ دور جب خدا کی طرف سے آتے ہیں تو غیر معمولی انقلابات کی خوشخبریاں لے کر آتے ہیں۔ لیکن یہ فتوحات ان کو عطا ہوتی ہیں جو خدا کی ہواؤں کے رخ پر چلنا شروع کریں۔ پس یہ سفر اختیار کریں اور بڑے زور اور شدت کے ساتھ اختیار کریں۔ رمضان میں یہ ہوائیں تیز ہونے والی ہیں۔ ان تیز ہواؤں کے ساتھ بلند تر آواز سے ذکر الٰہی بلند کرتے چلے جائیں۔

یاد رکھیں اللہ تعالیٰ نے اس دور میں احمدیت کے لئے بڑی عظیم الشان کامیابیاں مقدر رکھی ہیں...... اللہ کی تقدیر کھل کر ہمارے سامنے آ چکی ہے۔ جو اپنے حسن سے دن بدن پردے اٹھا رہی ہے۔ آپ کے لئے آپ پر خدا جلوہ گر ہوا ہے۔ اس حسن سے مسحور ہو جائیں اپنے آپ کو اس حسن پر فدا اور فریفتہ کر دیں۔ اب عاشقی کا دور ہے اب منطقوں کے دور ختم ہو چکے ہیں۔ اب تو یہ عشاق ہی ہیں جو دنیا میں انقلاب بپا کریں گے۔ **پس ذکر الٰہی بلند کرتے ہوئے، دندناتے ہوئے خدا کے زندہ شیروں کی طرح آگے بڑھو۔ یہ دنیا تمہارے لئے مسخر کر دی گئی ہے۔ تسخیر کرنے والے تم نہیں ہو۔ تسخیر کرنے والا اللہ ہے۔ اور سب سے عظیم تسخیر محبت کی تسخیر ہوا کرتی ہے۔** آپ سب بھی تو محبت الٰہی کے مارے ہوئے ہیں۔"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 4/فروری 1994ء از الفضل 14/فروری 1994ء)

اللہ تعالیٰ کی فوج آسمانی فوج ہے وہ فرشتوں کے ذریعے حیرت انگیز انقلاب برپا کرے گا

"اس سے پہلے کئی بار فوجی انقلابات آچکے ہیں اور احمدیوں نے اپنے بھولے پن میں یہ لکھا کہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوگئی اور یہ اللہ کی فوج ہے۔ وہ اللہ کی فوج کیسے ہوگئی جس پر مُلّاں حکومت کرتا ہے اور گردن پہ پیر تسمہ پا کی طرح سوار ہو اس کو اللہ کی فوج کب کہا جاتا ہے۔ اس لئے صبر کریں اور یقین رکھیں۔ **اللہ کی فوج آسمانی فوج ہے۔ وہ فرشتوں کو دلوں پر اتارے گا اور حیرت انگیز انقلاب برپا کرے گا۔**

پس اللہ، انشاء اللہ آپ کے ساتھ ہے، اللہ آپ کے ساتھ ہے اللہ آپ کے ساتھ ہی رہے گا یقین رکھیں، اسی پر توکّل کریں۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن 28/جولائی 2000ء از الفضل انٹرنیشنل 18/اگست 2000ء)

صدیوں کے مردے قبریں پھاڑ کر باہر نکلنے والے ہیں اور الٰہی رنگ اختیار کرنے والے ہیں

"اب حالات بدل چکے ہیں۔ انکار کے زمانے ماضی کا حصہ بن گئے ہیں۔ مستقبل ہمیں بلا رہا ہے حضرت بانی سلسلہ کا یہ شعر

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

میرے یوسف اسلام کی سچائی کا سورج طلوع ہو رہا ہے...... پاکستان میں بھی جوق در جوق احمدی ہو رہے ہیں اللہ کی نصرت کی ہوائیں اب جھکڑ بن رہی ہیں۔ ان ہواؤں کے رخ پر چلنے کی کوشش کریں۔ تو وہ انقلاب جو آپ کو دور نظر آرہا ہے بڑی تیزی سے آپ کی طرف آجائے گا نیک باتیں پھیلائیں اور خود نیک بنیں۔ بدیوں سے روکیں اور خود رکیں پھر آپ اس قابل ہوسکیں گے کہ ایمان کی طرف بلا سکیں اس کام کو فضیلت اور اولیت دیں۔ نومبائعین کو سینے سے لگا کر پیار دیں۔ سچی زندگی پانے والوں کو موت سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ دنیا کے قبرستان کو زندگی کی آماجگاہ بنا دیں۔ **صدیوں کے مردے قبریں پھاڑ کر باہر نکلنے والے ہیں۔ اور الٰہی رنگ اختیار کرنے والے ہیں۔"**

(خطبہ جمعہ 17/ستمبر 1993ء از الفضل 25/ستمبر 1993)

آپ اسلام کی مئے عرفان بانٹنے، مردہ دلوں کو حیات نَو بخشنے اور مردہ زمینوں کو دوبارہ زندہ کرنے والے ہیں

"**آپ دین حق کا زندگی بخش پیغام لے کر دنیا میں نکلنے والے اور اسلام کی مئے عرفان بانٹنے والے ہیں۔ آپ مردہ دلوں کو حیاتِ نو بخشنے والے اور مردہ زمینوں کو دوبارہ زندہ کرنے والے ہیں** کیونکہ آپ وہ بادل ہیں جو آج دنیا میں مردہ زمینوں کو زندہ کرنے کے لئے خدا کی پاک ہواؤں نے چلائے ہیں اس لئے بادلوں کی طرح رحمت بن کر دنیا پر برستے ہیں اور رحمت کا اس سے بہتر کوئی تعارف نہیں ہوسکتا کہ ہاتھوں میں قرآن ہو اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت آپ کی جان، آپ کی زندگی، آپ کے وجود اور آپ کے انگ انگ میں رچ بس گئی ہو۔ اس طرح عمل صالح کے ساتھ اپنے نیک پیغام اور نیک کلام کو رفعتیں عطا کرتے رہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(خطبہ جمعہ 8/اگست 1986ء از ضمیمہ ماہنامہ مصباح اگست 1986ء)

ہمارا جھنڈا ہر سعید فطرت کے لئے پناہ کا موجب بننے والا ہے

"جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے ہمیشہ ان باتوں کے الٹ نتائج ظاہر کئے ہیں جو ہمارے خلاف دشمنوں نے مکر اور تدبیریں کیں۔ احمدیت کی تاریخ میں ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جب کہ دشمن کے ارادوں کے وہ نتائج ظاہر ہوئے ہوں اور ان کی تدابیر کے وہ نتائج برآمد ہوئے ہوں جو مقصد تھا انکا کہ ہم یہ کریں گے تو یہ نتیجہ نکلے گا۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں جب بھی انہوں نے جب بھی جماعت احمدیہ کے مال لوٹے ہیں جماعت کے اموال میں برکت ہوئی، جب مسجدوں کو منہدم کیا ہماری مسجدوں میں برکت ہوئی، ہمارے نفوس ذبح کئے ہمارے نفوس میں برکت ہوئی، جب قرآن کریم جلائے احمدیوں کے پکڑ کر حالانکہ وہ ہی قرآن تھا جو محمد مصطفیٰ ﷺ کا قرآن تھا تو قرآن کی اشاعت میں بے شمار برکت ہوئی، جب انہوں نے تبلیغ پر پابندیاں لگائیں تو تبلیغ میں برکت ہوئی تو آپ دیکھ لیں کہ جب 1974ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ غیر مسلم ہے تو اس سے پہلے یہ علما اس بات کو کھول چکے تھے کہ واقعہ یہ ہے کہ لوگ بھولے پن میں دھوکے میں آ کر احمدی ہو رہے ہیں جب تک ان پر مسلمان کا لیبل لگا ہوا ہے وہ ہوتے رہیں گے۔ جب مسلمان کا لیبل ہٹا دیں گے تو پھر دیکھنا کہ کس طرح لوگ رک جاتے ہیں، کسی کو جرأت نہیں ہوگی کسی کو ہمت نہیں ہوگی کہ غیر مسلم کا بورڈ آگے لگا ہوا ہو اور پھر حد کراس کر کے پار

اتر کروہ غیر مسلموں میں شامل ہو جائیں لیکن ان کی ہر تدبیر کا خدا نے ہمیشہ الٹ نتیجہ نکالا اور 74ء کے بعد اتنی تیز رفتاری پیدا ہوگئی تبلیغ میں کہ ان کی عقلیں گم ہوگئیں سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ جتنی بڑی دیوار بناتے ہیں اتنی بڑی بڑی چھلانگیں لگا کر لوگ پار اترنے شروع ہو جاتے ہیں، جتنا کریہہ المنظر بورڈ آویزاں کرتے ہیں اتنا ہی ذوق اور شوق اور محبت کے ساتھ لوگ ان کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ یہی واقعہ تھا یہ گواہی ہے آج جو کچھ ہو رہا ہے اس حق میں کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ سو فیصد ہی درست بات ہے، ان کو سمجھ آگئی کہ ہماری ہر تدبیر الٹ ہوگئی ہے ہر تدبیر ناکام ہوگئی ہے اس لئے اب آگے بڑھو اور روکیں کھڑی کرو لیکن یہ نہیں جانتے کہ ہمارا خدا ہر روک کو توڑنا جانتا ہے **جتنی روکیں تم کھڑی کرو گے اتنی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ اور لوگ احمدیت میں داخل ہوں گے اور یہی ہو کر رہے گا۔**

اب نمازوں سے روکنے کی طرف انہوں نے توجہ کی تو اس قدر ایک طوفان آگیا ہے روحانیت کا کہ آپ تصور نہیں کر سکتے، چھوٹے چھوٹے بچے خط لکھتے ہیں اور رو رو کر وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے آنسوؤں سے یہ خط لکھ رہے ہیں کہ خدا کی قسم ہمیں ایک نئی روحانیت عطا ہوگئی، ہم تہجدوں میں اٹھنے لگے، ہماری عبادتوں کی کیفیت بدل گئی ہے۔ اس جماعت کو کون مار سکتا ہے جس کے مقابل پر ہر تدبیر خدا نے الٹا دی ہو؟ عبادتوں پر حملہ کیا تو جن بچوں کے متعلق آپ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے وہ پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھا کرتے تھے آج وہ تہجد میں اٹھ کر روتے ہیں اور خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہیں اور نمازوں کا لطف حاصل ہوگیا ہے ان کو۔ **تو یہ تو بہر حال خدا کی ایک ایسی تقدیر ہے جو نہیں بدل سکتی، ساری کائنات مل کر زور لگالے اس تقدیر کو کوئی نہیں بدل سکے گی، جتنی یہ مخالفتوں میں زیادہ بڑھیں گے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر اس سمت میں برکت دے گا جس سمت میں یہ روکنے کی کوشش کریں گے۔**

اس لئے مبارک ہو آپ کو کہ ان کے ارادے بہت بد ہیں کیونکہ خدا کے ارادے بہت ہی نیک ہیں ہمارے حق میں ہر بد ارادے کو توڑ دیا جائے گا اور الٹ نتیجے پیدا کئے جائیں گے......

ہم نے تو وہی کرنا ہے جس کی خاطر خدا نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ اور ہمیشہ یہی کرتے چلے آئے ہیں۔ ہمارے کام تو رکنے نہیں ہیں۔ اور جتنی بڑی روکیں دشمن ڈالتا چلا جاتا ہے ہم نے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ خدا کا فضل اتنا ہی زیادہ قوت پیدا کرتا چلا جا رہا ہے ہماری روش میں۔ اور پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ہم آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اس لئے ان بادلوں سے ڈریں نہیں۔ حضرت مصلح موعود نے بہت ہی خوب فرمایا تھا کہ

؎ تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطرات محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

(کلام محمود صفحہ:154)

اس لئے بجلیاں ہیں تو کسی اور کے لئے ہوں گی ہمارے لئے تو رحمت کی بارشیں ہی ہیں اس لئے ہرگز کوئی خوف نہیں کرنا اور پہلے سے زیادہ ہمت اور توکل کے ساتھ خدا کی راہ میں آگے قدم بڑھانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر ہمیشہ پورا ہوتا رہے گا اور ایک دن ایسا نہیں آئے گا اس شعر کی راہ میں کوئی دن کھڑا ہو سکے۔ ایک رات ایسی نہیں آسکتی جو اس شعر کے مضمون پر اندھیرا ڈال سکے۔

؎ لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں نشان ما باشد

(درثمین فارسی صفحہ:195)

کہ یہ ہمارا جھنڈا ہوگا جو ہر سعید فطرت کے لئے پناہ کا موجب بننے والا ہے اور کوئی جھنڈا نہیں ہے دنیا میں نہ امریکہ کا جھنڈا، نہ روس کا جھنڈا، نہ چین کا جھنڈا، نہ جاپان کا جھنڈا، اگر سعید فطرتوں کو کسی جھنڈے کے نیچے پناہ ملنی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے کے نیچے پناہ ملنی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا ہے" آپؐ "ہی کی غلامی میں دوبارہ کھڑا کیا گیا ہے۔

؎ لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایاں نشان ما باشد

ہمارا نمایاں نشان تو یہ ہے کہ فتح نمایاں کی آواز جب اٹھے گی ہماری سمت سے اٹھے گی۔ جب یہ اعلان بلند ہوگا یہ نعرہ بلند ہوگا کہ نمایاں فتح نصیب ہوئی تو یاد رکھنا ہمیشہ ہماری سمت سے یہ آواز اٹھے گی۔ کسی اور سمت سے کسی کو یہ آواز اٹھانے کی توفیق نہیں ملے گی۔"

(خطبہ جمعہ 18 رمئی 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 259-258)

آئندہ چند سالوں میں عظیم انقلاب کی بدولت ملکوں کے ملک اور قوموں کی قومیں احمدیت میں داخل ہوں گی

"امر واقعہ یہ ہے کہ اس دور میں ہم داخل ہو چکے ہیں۔ جو آج تک آپ لوگ دیکھ چکے ہیں یا آپ خواتین دیکھتی رہی ہیں، ہر سال دیکھیں کتنے بڑے سے بڑے فضل لے کر آ رہا ہے۔ **میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آئندہ چند سالوں میں عظیم انقلاب رونما ہونے شروع ہو جائیں گے اور ملکوں کے ملک اور قوموں کی قومیں انشاء اللہ احمدیت میں داخل ہوں گی۔** لیکن آپ یاد رکھیں کہ یہ ساری باتیں ان احمدی مظلوموں کی آہوں کا ثمرہ ہیں، ان مار کھانے والے بچوں کی بلکتی ہوئی دعاؤں کا ثمرہ ہیں، ان سسکیوں کا ثمرہ ہیں جو ماؤں نے لیں۔ جو اپنے بچوں اور بچیوں کے زخمی ہاتھ دیکھ کر کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔ ہم بھول سکتے ہیں ان باتوں کو اور بسا اوقات قومیں اپنی ایسی دردناک تاریخ کو بھلا بھی دیا کرتی ہیں مگر خدا نہیں بھولتا۔ اس کی قربانی کرنے والے کی ایک ایک ادا پر نظر ہوتی ہے اس کی ایک ایک سانس کی قیمت ادا کرتا ہے۔ ہر دکھ کے بدلے احسانات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دیتا ہے............

پس یہ ایک عظیم دور ہے جس سے قطعی طور پر یقینی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو فتح مند ہونے کے لئے بنایا ہے اور فتح مندی کے راستے پر تیزی کے ساتھ جماعت کے قدم آگے بڑھ رہے ہیں۔ خدا کی تائید کی ہوائیں ہمارے حق میں چل رہی ہیں۔ پس آگے بڑھتی رہیں۔ درود سلام بھیجتی ہوئی آگے بڑھتی رہیں۔ اور یہ عہد کریں کہ اگر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے بھی آپ کو بلایا گیا تو ہنستے ہوئے خدا کا نام لیتے ہوئے محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے آپ خدا کی راہ میں جانیں دیں گی اور ہر قربانی پیش کریں گی۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔"

(خواتین سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 26/اگست 1994ء از الفضل انٹرنیشنل 10/نومبر 1994ء)

......اقلیتوں کا اکثریت میں تبدیل ہونا......

اقلیتیں، اکثریتوں میں تبدیل کر دی جائیں گی

"ایسے لوگ جو خدا کی خاطر تعداد کی کثرت پر ٹھوکر مار کر ایسی اقلیت میں داخل ہو جائیں جسے دنیا حقارت

اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہو ان کے متعلق خدا نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے کہ وہ ان کی تعداد کو بڑھاتا ہے اور غلبہ بخشتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پس یہ تھوڑے سے لوگ جن کو آپ قادیان میں دیکھ رہے ہیں وہ چند محصور لوگ جو پاکستان میں محصور ہیں اور ربوہ شہر میں بس رہے ہیں ان کی بے بسیوں اور بیچارگیوں کو نہ دیکھیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اے دنیا والو! کہ یہی ہیں جو غالب آنے والے ہیں وہ دن دور نہیں کہ **یہ اقلیتیں اکثریتوں میں تبدیل کر دی جائیں گی اور تمہاری اکثریتیں معمولی اقلیتوں میں تبدیل کر دی جائیں گی۔ یہ دور شروع ہو چکا ہے۔ اس کے آثار دن بدن اور نمایاں طور پر ظاہر ہو رہے ہیں جو بس چلتا ہے کر دیکھو' جو زور لگا سکتے ہو لگا لو خدا کی اس تقدیر کو تم بدل نہیں سکتے کہ خدا اور اس کے بھیجے ہوؤں نے ضرور غالب آنا ہے۔**

حضور نے دعوت الی اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دور وہ دور ہے جس میں ایک بزرگ شجر نے بہت کونپلیں نکالنی ہیں۔ بہت بڑھنا ہے، بہت نشوونما پانی ہے، دنیا پر اس کے سائے وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جائیں گے......

حضور نے بڑے جلال سے فرمایا کہ آنے والا تو آ چکا ہے اور کوئی نہیں آئے گا۔ تم نے جتنے جتن کرنے ہیں کر دیکھو مگر اگر تمہیں وہم ہے کہ آئے گا تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم انکار میں سب سے پہلے ہو گے اور محرومی کی حالت میں مر جاؤ گے۔ پس اب یہ دلیلوں کے وقت نہیں رہے اب تو ایسے آسمانی نشانات کے وقت ہیں جو بزرگوں اور متقیوں پر آسمان سے وحی والہام اور کشوف کی صورت میں اتریں گے۔

حضور نے اس چیلنج کو پاکستان کے مولویوں پر اور ان بڑے بڑے دعویداروں پر جو مسیح کے مردے کو زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں عام کرتے ہوئے فرمایا کہ شوق سے جو زور لگتا ہے لگاؤ' آسمان سے اسے اتار کر دکھاؤ۔ جماعت احمدیہ کے خزانے ختم نہیں ہوں گے مگر تمہارے نصیب میں آسمان سے ایک کوڑی کا فیض بھی نہیں۔ ہم اربوں بھی دے سکتے ہوں تو یہ پاک پیسے میں سے ایک پیسہ بھی تمہارے مقدر میں نہیں۔ تم تکذیب کی کمائی کھانے والے اور قرآن فرماتا ہے کہ تم نے اپنا رزق تکذیب کو بنا رکھا ہے۔ اب ہمارا جھگڑا آسمان پر ہے **اب آسمان پر یہ فیصلے ہوں گے اور ہونے شروع ہو گئے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب خدا کے آسمان کے فیصلے زمین پر جاری وساری تقدیروں کے طور پر ظاہر ہوں گے اور سب دنیا کو دکھائی دینے لگیں گے۔"**

(خلاصہ اختتامی خطاب برائے جلسہ سالانہ قادیان 26؍دسمبر 1994ء بمقام لندن الفضل انٹرنیشنل 13؍جنوری 1995ء)

دشمنان احمدیت کی ان اکثریتوں کو اقلیتوں میں تبدیل کر دیا جائے گا

" آج ہی کی ڈاک میں ایک خط میں نے دیکھا جس میں ایک بچی نے لکھا ہے کہ پاکستان میں میری ایک سہیلی تھی میں اس کو بہت تبلیغ کرنے کی کوشش کرتی تھی وہ سنتی ہی نہیں تھی لیکن جو پچھلے دنوں میں باسی کڑھی کو ابال آیا ہے اور جماعت کے خلاف پروپیگنڈہ شروع ہوا۔ کہتی ہیں وہی پروپیگنڈہ پڑھ کر اس کو خیال آیا کہ چلو میں تحقیق کرلوں اور تحقیق کی تو آج میں یہ خوش خبری دے رہی ہوں کہ وہ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکی ہے۔ **تو ان کے مقدر میں شکست ہی شکست ہے۔ ہارنا ان کا ایسا اٹل مقدر ہے جس سے یہ کسی قیمت بچ سکتے ہی نہیں ہیں۔ پس جوابی کاروائی اس کی یہی ہے کہ ان اکثریتوں کو اقلیتوں میں تبدیل کر دیا جائے اور یہی ہوگا۔ کوئی نہیں جو اس بات کو بدل سکے۔** پس اہل ہمت بنیں، بیٹھ کر رونے سے یا ٹسوے بہانے سے یا اپیلیں کرنے سے بھی کچھ نہیں بننا آپ کا۔ بڑی سے بڑی عدالتیں وہ ہیں جن تک آپ پہنچ چکے۔ انہوں نے کیا کیا ہے آپ کے ساتھ...... آخر اپیل خدا کے حضور کرنی ہوگی وہاں سے جو جواب آئے گا اس کا بھی ہمیں علم ہے اور اسی جواب کی میں باتیں کر رہا ہوں۔ ایک جواب ہے جو آ چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ **اٹھو اور آگے بڑھو اور غالب آؤ اور ان پر فتح حاصل کرو اور ان کی اکثریتوں کو اقلیتوں میں تبدیل کر دو** کیونکہ تمہیں اسی لئے بنایا گیا ہے۔ "**لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ**" محمد رسول اللہ ﷺ کے غلام ہو اور اس زمانے میں محمد رسول اللہ کے حق میں جو میں نے پیش گوئی کی تھی یعنی خدا یہ کہتا ہے کہ وہ تمہارے ذریعے پوری کی جانی ہے۔ پس اگر تم پھیلو گے نہیں تو کیسے یہ پیش گوئی پوری ہوگی۔

پس راولپنڈی کی جماعت ہو یا کوئی اور مظلوم پاکستان کی جماعت یا پاکستان کی جماعت بحیثیت عمومی ایک ہی علاج ہے جتنی بدبختی اور بے حیائی کے ساتھ یہ تم پر حملہ کرتے ہیں آج اسی کے مقابل پر، بہت بہادری کے ساتھ مگر خدا کے حضور عاجزی کے ساتھ، کامل انکسار کے ساتھ، پورا توکّل رکھتے ہوئے تبلیغ کا جوابی حملہ کریں۔ پھر اس راہ میں جو مشکلات ہیں اگر حکمتوں کے تقاضے پورے کرنے کے باوجود آئیں تو یہ شہادت ہے یہ قربانیاں ہیں جن پر قوموں کے سر فخر سے بلند ہو جایا کرتے ہیں...... تو یقین جانو کہ خدا کی وہ ساری خوشخبریاں جو محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے ساتھ آخری زمانے میں وابستہ ہیں وہ تمہارے ذریعہ پوری ہوں گی اور خدا تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔"

(خطبہ جمعہ 16؍ستمبر 1994ء از الفضل انٹرنیشنل 21؍اکتوبر 1994ء)

آسمانوں پر تحریک احمدیت کی فتح کے نقارے بج رہے ہیں فتح مبین کا تاج انہیں کے سر پر رکھا جائے گا جن کو آج کمزور سمجھا جاتا ہے

" آسمانوں پر تحریک احمدیت کی فتح کے نقارے بج رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب کہ خدا کی بات کمال آب و تاب سے پوری ہوگی اور خدا تعالیٰ اپنی قدرتوں کی ایسی عجیب رنگ میں تجلّی فرمائے گا کہ چھوٹے بڑے کئے جائیں گے اور تھوڑے بہتوں میں بدل جائیں گے اور فتح مبین کا تاج انہیں کے سر پر رکھا جائے گا جن کو آج کمزور سمجھا جاتا ہے۔

پھر فرمایا" میں ایسے آثار دیکھ رہا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد لوگ فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے والے ہیں مشرق بعید میں اللہ تعالیٰ نے فتح کے دروازے کھول دئے ہیں............امر واقعہ یہ ہے کہ آج یورپ اور امریکہ اور مغربی دنیا اور ان کے زیر اثر ملکوں کا یہی حال ہے آج مغربیت کی لَے پر شیطان بنسی بجا رہا ہے اور خدا کے بندے دھوکہ کھا کر لاعلمی میں اس بنسی کی سُر اور دُھن میں مسحور ہو کر ہلاکتوں کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہیں ایک ایک ملک میں وہ بنسی بجانے والا مغربیت کے نام پر ظاہر ہوتا ہے اور قوموں کی قوموں کو تباہ کرتا چلا جا رہا ہے ۔انسانیت کے ٹکڑے اڑا رہا ہے اور وہ آنکھیں کھول کر دیکھ رہے ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں لیکن بے بس اور بے اختیار ہیں ۔ وہ شیطان ہلاکت کی چٹانوں کی طرف اس بنسی کی سُر میں انہیں مسحور کر کے اور پاگل بنا کر لے جاتا ہے اور انہیں ہلاک کر کے پھر واپس لوٹتا ہے پھر اور نسلوں کو ہلاک کرنے کے لئے آتا ہے۔

آپ اس کا مقابلہ کیسے کریں گے؟ آپ کے پاس وہ کون سا جادو ہے جو اس بنسی کے اثر کو توڑ دے۔ وہ میں آپکو بتاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً بتا دیا ہے کہ وہ کون سا جادو ہے ۔ایک نبی ایسا تھا جو بنسی بجانے والا نبی تھا اس کا نام کرشن تھا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دور کے غلام کو بھی کرشن کا نام عطا کیا گیا ہے وہ خدا کی محبت کی سُر یں الاپا کرتا تھا اور اسی وجہ سے اسے بنسی بجانے والا کرشن کنہیا کہا جاتا ہے۔ **پس اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس زمانہ کے امام کو کہ میں وہ راگ عطا کرنے والا ہوں ۔ایسے سُر عطا کروں گا کہ ساری دنیا کے دل خدا کے لئے جیت لئے جائیں گے اور یہ بنسی جیتے گی اور شیطان کی بنسی اس کے مقابل پر ہار جائے گی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔**

پس اے احمدی نو جوانو! اٹھو! اور دنیا میں پھیل جاؤ اور خدا کی محبت کی وہ بنسیاں بجاؤ جو اس دور کے

کرشن نے تمہیں عطا کی ہیں وہ بنسیاں جو دنیا کی بنسیاں ہیں ان کے دن لکھے جا چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

؎ راگ وہ گاتے ہیں جن کو آسمان گاتا نہیں

وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں بر خلاف شہر یار

تو اس یقین کے ساتھ آپ اٹھیں کہ ان کی بنسیوں کے دن گنے جا چکے ہیں یہ ماضی کا قصہ بننے والے راگ ہیں یہ وہ راگ الاپ رہے ہیں جو خدا نہیں گاتا' خدا نہیں سکھاتا اور شہر یار خدا کے ارادوں کے بَرخلاف راگ الاپ رہے ہیں۔ آپ کون سے گیت گائیں گے؟ آپ کو کونسی بنسی عطا ہوئی ہے جو ایسے سُر الاپے جو خدا کی مرضی کے تابع ہوں۔ اس کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

؎ آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام

مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

پس یہ مسیح موعود علیہ السلام کے عشق خدا اور عشق رسول کے گیت لے کر دنیا میں نکل جائیں اور پھر آپ کی لَے پر فرشتے بھی آپ کے پیچھے یہ گیت گائیں گے اور ساری دنیا کو محبت اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق سے بھر دیں گے۔ آپ ہیں جن کی بنسیاں جیتیں گی آپ ہی ہیں جن کے پیچھے دنیا کے دل موڑے جائیں گے اور وہ آپ کے پیچھے ہجوم در ہجوم اور جوق در جوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کی محبت کی جنت میں داخل ہونے کے لئے آجائیں گے۔ مگر آج اس بنسی کی آواز مدھم ہے آپ کو اس آواز کو بلند کرنا پڑے گا۔ آپ کو جگہ جگہ پیار اور محبت کے گیت اتنے بلند سُروں میں گانے پڑیں گے کہ دنیا کی بنسیوں کی آوازیں اس کے نیچے دبتی چلی جائیں۔

پس اے احمدی نوجوانو! اٹھو کہ تم سے آج دنیا کی تقدیر وابستہ ہے تم نے حیات بخش نغمے گانے ہیں۔ تم نے خدا کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت عطا کر کے زندہ کرنا ہے۔ جاؤ اور پھیل جاؤ دنیا میں' جاؤ فتح و نصرت تمہارے قدم چومے گی۔ کیونکہ خدا کی یہ تقدیر ہے جو بہر حال پوری ہوگی۔ دنیا میں کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے............ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے نظر آ رہا ہے کہ احمدیت کی فتح کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں اور میں اس کی چاپ سن رہا ہوں۔ خدا کی قسم! اس لئے آپ اپنے دل بدلیں۔

خدا کی تقدیر فیصلہ کر چکی ہے کہ آپ کو غالب کرے۔"

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ 23/ اکتوبر 1983ء از الفضل 1983ء جلسہ سالانہ نمبر)

ہم ایسے دور میں داخل ہو رہے ہیں جہاں ہمیں دنیا کی طاقتیں ملنے والی ہیں

"جو پہلی نصیحت ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایسے دور میں داخل ہو رہے ہیں جہاں ہمیں دنیا کی طاقتیں ملنے والی ہیں مگر ان طاقتوں سے میں خوف کھا رہا ہوں ان کو اس طرح حرص کی نظر سے نہیں دیکھ رہا جیسے آپ کے ذہن میں خیال ہو گا کہ ہم بعض ملکوں میں طاقت حاصل کر لیں گے۔ مجھے ان طاقتوں سے ڈر ہے کہ کہیں ان طاقتوں کے سہارے نہ ڈھونڈنے لگیں۔ کہیں آپ کے دماغ میں یہ کیڑا نہ داخل ہو جائے کہ اب تو ہم اتنے طاقتور ہو گئے ہیں حکومتیں ہمارے ساتھ ہیں اب ہمیں کیا پرواہ ہے۔ تو وہ وقت ہے سر جھکانے کا' وہ وقت ہے خدا کی توحید کے گانے گانے کا۔ وہ وقت ہے کہ خدا کے حضور ہم سجدہ کریں اور انکار کر دیں ان طاقتوں کا جو بظاہر آپ کے لئے ہی قائم کی گئی ہیں ان معنوں میں انکار کر دیں کہ اے خدا ہمیں ان پر کوئی بھروسہ نہیں۔ جب یہ نہیں تھیں اس وقت تو نے ہمیں یہاں پہنچایا ہے تو نے ہمیں بڑھایا ہے اب یہ ہیں تو ان کے ہونے سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا' ہم تیرے بندے ہیں تیرے ہی رہیں گے۔ پس ان طاقتوں کو اور جھکا اپنی توحید کے سامنے' یہ تیری شان ہے۔ مگر ہمارے دماغ میں ایک ذرّہ بھی اس تکبر اور غرور کا کیڑا نہ گھسنے دے کہ ہم سمجھیں کہ اب تو فلاں ملک بھی احمدی ہو گیا ہے اور فلاں ملک بھی احمدی ہو گیا ہے اب ہم دیکھیں گے کوئی ہماری مخالفت کیسے کرتا ہے۔ یہی ملک جو احمدی ہوں گے ان سے خطرات درپیش ہوں گے۔ یہاں سیاست اور مذہب کے آپس کے توازن میں کئی مسائل اٹھ کھڑے ہوں گے۔ خلافت سے ان علاقوں کے تعلق کے سلسلے میں کئی مسائل درپیش ہوں گے اور بہت الجھنیں ہیں ان سے ہمیں گزرنا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 30/ مئی 1997ء از الفضل انٹرنیشنل 18/ جولائی 1997ء)

تم تھوڑے ہو مگر وہ تھوڑے جن کے اندر قومیں بننے کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں

"ہمیں تو خدا اپنا فضل عطا کر رہا ہے۔ حیرت انگیز انقلاب آ رہے ہیں۔ پرسوں ہی مجھے افریقہ کے ایک ملک کی بڑی معروف تجارتی شخصیت نے اچانک فون کیا۔ میں نے حیرت سے فون کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ آپ کے دورے کا ہمارے ملک میں ایسا ہی Impact ہے کہ میں نے کہا کہ آج ضرور آپ کو اس کی مبارک باد دوں......

دوسروں کی ناروا حرکات کو نہ دیکھیں انہوں نے دنیا میں کیا کرنا ہے جو کچھ کرنا ہے آپ نے کرنا ہے **تم تھوڑے ہو مگر وہ تھوڑے کہ جن کے اندر قومیں بننے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔**

آپ ان لوگوں کے غلام اور ورثاء ہیں جن میں سے ایک ایک کو اللہ تعالیٰ نے امّت قرار دیا ہے۔ اس لئے ہرگز دل میلا نہ کریں۔ **خدا نے ترقیات کے لئے عظمتوں کے لئے اور فتح وظفر کے نشان کے لئے آپ کو پیدا** کیا ہے۔ آپ اپنی ان صلاحیتوں کو زندہ رکھیں جو فیض پہنچانے والی صلاحیتیں ہیں۔ اسی میں آپ کی زندگی ہے اسی میں آپ کی بقاء ہے اور اسی میں آپ کے غلبے کی ضمانت ہے۔"

(خطبہ جمعہ 8/اپریل 1988ء از ضمیمہ ماہنامہ مصباح اپریل 1988ء)

فتح و کامیابی

خدا کی قسم آپ نے لازماً فتح یاب ہونا ہے

" کامل یقین کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ **خدا کی قسم! آپ نے لازماً فتح یاب ہونا ہے۔ کسی قیمت پر بھی آپ کو خدا تعالیٰ نے ناکام نہیں کرنا۔** یقیناً ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے ہم سب کا خدا ہمارے ساتھ ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا خدا ہمارے ساتھ ہے جس طرح وہ پہلوں کے ساتھ تھا۔"

(خطبہ جمعہ 9/اگست 1985ء از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید اگست 1985ء)

اسلام کے لئے تمام دنیا کو فتح کرنے کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں

" دشمن کی تمام تر مخالفت کے باوجود آج احمدیت ہی واحد جماعت ہے جس پر دنیا میں کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ ہم اس بھرپور کوشش کے قائل ہیں جو مُردوں کو زندہ کرنے والی ہے اور ہم دل وجان کے ساتھ اس بھرپور کوشش میں مصروف ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو ساری دنیا مل کر بھی فضل کے اس ہاتھ کو روک نہیں سکتی۔ **اسلام کے لئے تمام دنیا کو فتح کرنے کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں اور جماعت احمدیہ ہی وہ سعید بخت جماعت ہے جس کو 1400 سال کے بعد یہ فتح عظیم حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔**"

(خطاب جلسہ سالانہ لندن 28/جولائی 1990ء از الفضل 21/اگست 1990ء)

خدا کی قسم آج احمدیت کے سفر پر سورج غروب نہیں ہوتا

"خدا کی قسم آج احمدیت کے سفر پر سورج غروب نہیں ہوتا اور مسلسل حسن سے حسن میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ 148 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور پھول پھل رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیت کا یہ سفر جو سو سال سے جاری ہے اب ایک ایسے دور میں داخل ہو گیا ہے جو تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے خدا کی تقدیر ہے کہ دنیا کی حقیقی عالمی فتح خدا نے پنجاب کے اس امام کے ساتھ وابستہ کی ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں تمام دنیا کو دندناتا ہوا فتح کرے گا۔"

(خلاصہ خطاب جلسہ سالانہ لندن 29/ جولائی 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 25/ اگست 1995ء)

احمدیت ہر قدم پر ترقی کی منازل طے کرتی رہے گی۔ انشاء اللہ

"یہ ہے وہ جماعت جو اپنا چہرہ قرآن کے آئینے میں دیکھ رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش پہلوں پر برسی تھی ہم پر بھی برس رہی ہے اور دشمن کے لئے اب سوائے اپنے غیظ و غضب اور حسد کی آگ میں جلنے کے اور کوئی بھی چارہ نہیں اور کوئی آنکھ ایسی نہیں جو احمدیت کو ناکام ہوتا دیکھ سکے گی بلکہ احمدیت ہر قدم پر ترقی کی منازل طے کرتی رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔"

(خطبہ جمعہ 12/ جولائی 1985ء از ضمیمہ ماہنامہ مصباح جولائی 1985ء)

خدا تعالیٰ نے ساری دنیا کو ہمارا مفتوح بنانا ہے

"جو کچھ میں نے پڑھا ہے جو کچھ میں قرآن کے مطالعہ سے اخذ کر سکا ہوں جو کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے میں نے نتیجہ نکالا ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ناممکن ہے کہ آپ پر کوئی فتح یاب ہو سکے۔ آپ کے لئے ضروری ہے اپنے دلوں پر فتح یاب ہوں، اپنے کردار پر فتح یاب ہوں، اپنی نیتوں پر فتح یاب ہوں، اپنے اعمال پر فتح یاب ہوں۔ یہ فتح آپ نے کرنی ہے اللہ کی مدد سے اور پھر ساری دنیا کو آپ کا مفتوح ہمارے خدا نے بنانا ہے۔ یہ وہ تقدیر ہے جو اٹل ہے، جو لکھی جا چکی ہے۔ زمین و آسمان کی حرکتیں بدل سکتی ہیں، کائنات ریزہ ریزہ ہو سکتی ہے لیکن اللہ کی تقدیر نہیں بدل سکتی۔ نہیں بدل سکتی۔ نہیں بدل سکتی۔ اس ایمان کے ساتھ آپ نے زندہ رہنا ہے، اس ایمان کے ساتھ مرنا ہے۔ یہی سب سے بڑا قیمتی ہمارا

سرمایہ ہے............

دنیاوی معاملات میں جہاں تک اُولِی الْاَمْر اپنے دائرہ اختیارات میں رہتا ہے اور ان سے تجاوز نہیں کرتا اور خدا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے احکامات میں دخل اندازی نہیں کرتا لازماً ہم اس کی اطاعت کریں گے اور جہاں وہ دخل اندازی کرے گا اور قرآن اور رسول سے ہمیں الگ کرنے کی کوشش کرے گا لازماً ہم اس کی اطاعت نہیں کریں گے خواہ اس کے لئے جانیں دینی پڑیں۔ کوئی پرواہ نہیں جتنے سر کٹتے ہیں کٹیں گے لیکن قرآن اور محمد مصطفیٰ ﷺ سے جماعت کو کوئی دنیا کی طاقت جدا نہیں کرسکتی۔ اب میں یہ بھی آپ کو بتا دیتا ہوں کہ اگر کسی کو یہ وہم ہو کہ جماعت احمدیہ کو مٹا سکتا ہے تو یہ وہم اس کو دل سے نکال دینا چاہیئے۔ بڑے بڑے دعوے دار آئے ہیں۔ ان کے نشان خدا نے مٹا دیئے۔ پارہ پارہ کر دیا ان کی طاقتوں کو۔"

(خطبہ جمعہ 4رمئی 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 334-233)

آئندہ زمانے میں جماعت کی نصرت کا خیال قوموں میں لہر در لہر، موج در موج اٹھے گا (جماعتی ترقی بارے دو رؤیا)

"اللہ تعالیٰ نے رات رؤیا میں ایک خوشخبری دی اور وہ خوشخبری میں چاہتا ہوں جماعت کو آج بتا دوں کیونکہ وہ دراصل جماعت کی ہی خوشخبری ہے۔

میں نے دیکھا کہ کثرت کے ساتھ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ دنیا میں دوسری جگہوں پر بھی لوگوں میں جماعت کی نصرت کی توجہ پیدا ہو رہی ہے اور جس طرح طوفان میں موج در موج لہریں اٹھتی ہیں، اس طرح لکھوکھہا آدمی جن کا جماعت سے تعلق نہیں ہے وہ جماعت کی امداد کے لئے دوڑے چلے آرہے ہیں۔ یہ نظارہ مسلسل اسی طرح رؤیا میں دکھائی دیتا رہا اور بعض دفعہ بعض ملکوں کی بھی نشاندہی ہوئی اور اس وقت مجھے تعجب بھی ہوا کہ بظاہر تو ان کے ساتھ ان باتوں کا کوئی تعلق نہیں مثلاً امریکہ کے مغرب سے بھی جو سان فرانسسکو اور لاس انجلیز وغیرہ کا علاقہ ہے۔ مغربی ساحل کیلیفورنیا سٹیٹ ہے جو زیادہ تر مغرب میں شمالاً جنوباً چلتی ہے۔ اس طرف سے بھی لاکھوں آدمی جماعت کی مدد کے لئے دوڑے آرہے ہیں اور باہر کی دنیا سے بھی مشرق میں بھی یہی نظر آرہا ہے اور پاکستان میں بھی یہ لہریں اٹھ رہی ہیں۔ اس نظارے کے بعد جو بالعموم ایک تموج کی شکل میں تھا یعنی انسان دکھائی نہیں دے رہے تھے لیکن یوں معلوم ہوتا تھا کہ موج در موج مخلوق خدا جماعت کی مدد کے لئے متوجہ ہو رہی ہے بلکہ ایک دفعہ تو

یوں لگا کہ جیسے میں کہوں کہ بس۔ کافی ہوگئی۔ بس کرو۔ اتنی ضرورت نہیں لیکن لہریں پھر اٹھتی ہوئی دوبارہ ساحل سے ٹکرا کر، جس طرح چھلک کر باہر آ پڑتی ہیں۔ اس طرح میں نے ان کو دیکھا تو بیک وقت یہ احساس ہونے کے باوجود کہ یہ انسانی مدد ہے۔ نظارہ وہ موجوں کا سا رہا۔ جب رؤیا سے آنکھ کھلی تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام تعبیر کے طور پر میری زبان پہ جاری تھا کہ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ تیری نصرت خدا کے ایسے مرد میدان بندے کریں گے جن کو اللہ تعالیٰ خود وحی کے ذریعے اس بات پر آمادہ فرمائے گا۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ اس نئی صدی کے پہلے سال میں اس رؤیا کا دکھایا جانا محض کسی عارضی مفاد سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ **یہ آئندہ زمانے میں جماعت کی نصرت کا خیال قوموں میں لہر در لہر، موج در موج اٹھے گا** اور مختلف ملکوں میں خدا تعالیٰ غیروں کے دل میں بھی جماعت کی تائید میں اٹھ کھڑے ہونے کے لئے ایک حرکت پیدا کرے گا، ایک توجہ پیدا فرمائے گا اور کثرت کے ساتھ ...... جماعت کو ایسے انصار ملیں گے جو جماعت سے نہ بھی تعلق رکھتے ہوں تو اللہ تعالیٰ کی وحی کے تابع یعنی وحی بعض دفعہ خفی بھی ہوتی ہے، ضروری نہیں کہ الہام کی شکل میں لفظوں میں وہ ظاہر ہو مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے چلنے والی تحریکات کی روشنی میں ان کے دل جماعت کی مدد کے لئے متوجہ ہوں گے۔

ایک رؤیا میں میں نے دیکھا کہ جیسے سیاحوں کی بس ہوتی ہے ویسی ہی کسی بس میں میں اور میرے کچھ ساتھی سفر کرتے ہوئے ایک دریا کو عبور کرنے والے ہیں۔ اب یہ جو بس کی حالت کا سفر ہے یہ مجھے یاد نہیں لیکن یوں معلوم ہے جیسے وہ بس پل کے پاس آ کر نیچے اس کے دامن میں رک گئی ہے اور کوئی وجہ ہے کہ وہ بس خود آگے نہیں بڑھ سکتی تو جیسے ایسے موقع پر مسافر اتر کر چہل قدمی شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح اس بس سے میں اترا ہوں اور کچھ اور بھی مسافر اترے ہیں لیکن میرے ذہن میں اس وقت اور کوئی نہیں آ رہا مگر یہ یاد ہے اچھی طرح کہ مبارک مصلح الدین صاحب جو ہمارے واقف زندگی، تحریک جدید کے کارکن ہیں، وہ ساتھ ہیں اور جیسے انتظار میں اور کوئی شغل نہ ہو تو انسان کہتا ہے کہ چلیں اب نہا ہی لیتے ہیں۔ مَیں اور وہ ہم دونوں دریا میں چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ میرے ذہن میں اس وقت یہ خیال ہے کہ ہم تھوڑا سا تیر کے واپس آ جائیں گے لیکن مبارک مصلح الدین مجھ سے تھوڑے سے دو ہاتھ آگے ہیں اور وہ مجھے کہتے ہیں کہ چلیں اب اسی طرح ہی دریا پار کرتے ہیں تو میرے ذہن میں یہ خیال ہے کہ دریا تو بھرپور بہہ رہا ہے جیسے دریائے سندھ طغیانی کے وقت بہا کرتا ہے اگرچہ کناروں سے چھلکا نہیں لیکن لبالب ہے اور بہت ہی بھرپور اور قوت کے ساتھ بہہ رہا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پتہ نہیں ہم یہ کر بھی سکیں گے کہ نہیں تو مبارک مصلح الدین کہتے ہیں کہ نہیں ہم کر سکتے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں۔ لیکن مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اگرچہ میں کوئی ایسا تیراک نہیں مگر اس وقت تیراکی کی غیر معمولی طاقت پیدا ہوتی ہے

اور چند ہاتھوں میں بڑے بڑے فاصلے طے ہونے لگتے ہیں یہاں تک کہ جب میں مڑ کے دیکھتا ہوں تو وہ پچھلا کنارہ بہت دور رہ جاتا ہے اور پھر دو چار ہاتھ لگانے سے ہی وہ باقی دریا بھی عبور ہو جاتا ہے اور دوسری طرف ہم کنارے لگتے ہیں اور تعجب کی بات یہ ہے کہ اگرچہ مبارک مصلح الدین مجھے رؤیا میں اپنے آگے دکھائی دیتے ہیں مگر جب کنارے لگتا ہوں تو پہلے میں لگتا ہوں پھر وہ لگتے ہیں اور اس طرح ہم دوسری طرف پہنچ جاتے ہیں اور پھر یہ جائزہ لے رہے ہیں کہ کس طرح یہاں سے باہر نکل کر دوسری طرف کنارے سے باہر کی عام دنیا میں اُبھریں۔

یہ رؤیا یہاں ختم ہوگئی اور چونکہ یہ ایک ایسی رؤیا تھی جو عام طور پر دستور کے مطابق انسان کے ذہن میں آتی نہیں۔ اس لئے رؤیا ختم ہونے کے بعد میرے ذہن پر بڑا بھاری اثر تھا کہ یہ ایک واضح پیغام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کسی نئی منزل کو فتح کرنے کی خوشخبری دے رہا ہے اور اگرچہ ایک حصہ اس کا ابھی تک مجھ پر واضح نہیں ہوا کہ وہ ساتھی جو ہیں ان کو ہم کیوں پیچھے چھوڑ گئے ہیں اور ہم دو کیوں آگے نکل جاتے ہیں لیکن بہرحال ذہن پہ یہ تاثر ضرور ہے کہ اس میں کوئی انذار نہیں تھا بلکہ خوشخبری تھی کہ دریا کی موجوں نے اگرچہ بس کو روک دیا ہے لیکن ہمارے سفر کی راہ میں وہ حائل نہیں ہوسکیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس رؤیا کو بھی جہاں تک میرا تاثر ہے اور یقین ہے کہ مبشر ہے، توقع سے بڑھ کر مبشر بنائے اور جماعت کے حق میں اس کی اچھی تعبیر ظاہر فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ 12؍جنوری 1990ء از الفضل 15؍فروری 1990ء)

مزید کئی خیبر خدا نے مقدر رکھے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ فتح ہوتے رہیں گے

(ایک دوست کا سوال اور اس کا جواب)

"اسلامی اصول کی فلاسفی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت سارے الہام اور کشوف کے ذریعہ اس کی فضیلت اور برتری کے بارہ میں بتایا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ السلام کو کشفی حالت میں دکھایا گیا کہ کوئی حضور کے پاس کھڑا ہے اور وہ کہتا ہے کہ "اَللّٰہُ اَکْبَر خَرِبَتْ خَیْبَر" اس میں ایک بہت بڑی فتح کی خوشخبری دی گئی ہے۔ کیا اس کشف میں کوئی اور بھی پہلو ہے۔ کہ مختلف ملکوں میں تبلیغ کے راستے کھلیں گے؟

حضور نے فرمایا۔ جو پہلو ایک قسم کی خوش آئند توقعات سے تعلق رکھتے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ رہتی ہیں۔ اور ایک الہام بار بار اپنی خاص علامتوں کے ساتھ خوشخبریاں لے کر آتا ہے۔ یہ پہلو تو جاری و ساری ہے......

پس خَـرِبَتْ خَیْبَر کا الہام تو اس وقت بڑی شان سے پورا ہو چکا ہے۔ مزید کئی خیبر خدا نے مقدر رکھے ہوئے ہیں، انشاء اللہ فتح ہوتے رہیں گے۔"

(مجلس عرفان 13 ردسمبر 1996ء از الفضل انٹرنیشنل 7 رنومبر 1997ء)

آخری فتح کا سہرا صرف جماعت احمدیہ کے نام لکھا جائے گا

"میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادبار اور تنزل کا دور اور یہ بار بار کے مصائب حقیقت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار کا نتیجہ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے اور آخری پیغام میرا یہی ہے کہ وقت کے امام کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو۔ خدا نے جس کو بھیجا ہے اس کو قبول کرو۔ وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے اس کے بغیر، اس سے علیحدہ ہو کر تم ایک ایسے جسم کی طرح ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو۔ بظاہر جان ہو اور عضو پھڑک رہے ہوں بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہوں لیکن وہ سر موجود نہ ہو جس کو خدا نے اس جسم کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے پیدا فرمایا ہے پس واپس لوٹو اور خدا کی قائم کردہ اس سیادت سے اپنے تعلق باندھو۔ خدا کی قائم کردہ قیادت کے انکار کے بعد تمہارے لئے کوئی امن اور فلاح کی راہ باقی نہیں ہے۔ اس لئے دکھوں کا زمانہ لمبا ہو گیا۔ واپس آؤ اور توبہ اور استغفار سے کام لو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ خواہ معاملات کتنے بھی بگڑ چکے ہوں اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لو تو نہ صرف یہ کہ دنیا کے لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبۂ نَو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی اور وہ بات جو صدیوں تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی ہے وہ دہاکوں کی بات بن جائے گی، وہ سالوں کی بات بن جائے گی۔ تم اگر شامل ہو یا نہ ہو۔ جماعت احمدیہ بہرحال تن من دھن کی بازی لگاتے ہوئے جس طرح پہلے اس راہ میں قربانیاں پیش کرتی ہے۔ کرتی رہے۔ آج بھی کر رہی ہے۔ کل بھی کرتی چلی جائے گی **اور اس آخری فتح کا سہرا پھر صرف جماعت احمدیہ کے نام لکھا جائے گا۔** پس آؤ اور اس مبارک تاریخی سعادت میں تم بھی شامل ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں تمہاری خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ 3 راگست 1990ء از خلیج کا بحران طبع اوّل صفحہ 12-11)

مرادوں والی راتیں آرہی ہیں۔ دن بھی ترقی ہوگی اور رات بھی ترقی ہوگی

"اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ جب سے دعوت الی اللہ کے کام میں بیدار ہو کر مصروف ہو گئی ہے مولویوں کے کیمپ میں تو گویا کھلبلی مچ گئی ہے۔ پہلے یہ کہا کرتے تھے کہ یہ بہت آگے بڑھ رہے ہیں بہت تیزی

سے ترقی کر رہے ہیں کچھ فکر کرو اور کچھ پیسے دو کچھ ہم بھی کام کریں مقابل پر ہمیں بھی کچھ نہ کچھ کر کے دکھانا ہوگا۔ اور اب کہہ رہے ہیں کہ سب گپیں مار رہے ہیں بالکل ترقی نہیں کر رہے صرف ہماری ترقی سے حسد کرتے ہوئے اب انہوں نے بوکھلا کے یہ باتیں شروع کر دیں کہ ہم بہت ترقی کر رہے ہیں۔ یہ جو اچانک پلٹا کھایا ہے انہوں نے یہ اس بات کا غماز ہے کہ بہت گہری چوٹ پڑی ہے بھنّا گئے ہیں، ابھی تک ان کو ہوش نہیں آرہی کہ ہم کریں تو کیا کریں کس طرح احمدیت کے رستے روکیں لیکن **جتنا یہ رستے روکنے کی کوشش کریں گے یہ قطعی یقینی بات ہے اٹل ہے کہ اتنا ہی تیزی سے جماعت اور زیادہ ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اب تو ان کی حسرتوں کے دن آرہے ہیں جو بڑھتے چلے جائیں گے اب تو ہماری مرادیں پانے کے دن آرہے ہیں اور مرادوں والی راتیں آرہی ہیں۔ دن بھی ترقی ہوگی اور رات بھی ترقی ہوگی اور ہوتی چلی جائے گی کوئی دنیا کی طاقت نہیں جو اس تقدیر کو اب بدل سکے۔** وہ آثار ہم دیکھ رہے ہیں کس رفتار سے اللہ تعالیٰ ہمیں آگے بڑھا رہا ہے اور آگے بڑھاتا چلا جائے گا۔ اب تو لاکھوں پر خوشی ہو رہی ہے وہ دن دیکھ رہا ہوں جب اس صدی سے پہلے کروڑوں کی تعداد میں ایک ایک سال میں احمدی ہوں گے۔ اب فکر ہے تو سنبھالنے کا فکر ہے مجھے تو بس یہ ایک فکر لگا رہتا ہے کہ ان آنے والے مہمانوں کو سنبھالیں کیسے۔"

(خطبہ جمعہ 22/ستمبر 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 10/نومبر 1995ء)

ایسے دن آنے والے ہیں جب ہر سال کروڑوں انسان جماعت میں داخل ہوں گے

"اب جو زمانہ آ گیا ہے اس میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کروڑوں سے بہت آگے بڑھ چکی ہے **اور ایسے دن یا سال آنے والے ہیں جبکہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں انسان جماعت میں داخل ہوں گے۔**"

(خطبہ جمعہ 8/مئی 1998ء از الفضل انٹرنیشنل 26/جون 1998ء)

جماعت احمدیہ کے شیر بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ بھی غالب آکر رہیں گے

"یہ حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ کی حفاظت خدا تعالیٰ فرمائے گا اس میں کوئی بھی شک نہیں لیکن جماعت احمدیہ بہر حال ایک تکلیف کے دور میں سے پھر بھی گزرے گی............

جماعت احمدیہ کے لئے جو خطرات ہیں یہ تو ہمیں خواہ کتنے سنگین دکھائی دیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ہر خطرہ

کے بعد جماعت احمدیہ کے اوپر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں نازل ہوئی ہیں۔ کوئی بھی ایسا وقت نہیں آیا جماعت پر جسے ہم کڑا وقت کہہ سکتے ہیں جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بے انتہا فضل نہ فرمائے ہوں۔ **تو ہمارا تو ایک ضامن موجود ہے۔ ہمارا تو ایک مقتدر موجود ہے جس کے ہاتھ میں ہمارا ہاتھ ہے وہ کبھی ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اس کامل یقین کے ساتھ ہم ہمیشہ زندہ رہے ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے لیکن وہ** بدنصیب جو اس مقتدر سے غافل ہیں جو اس کی تقدیر کے خلاف ترکیبیں سوچ رہے ہیں۔

ع وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں بر خلاف شہر یار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 132)

اللہ تعالیٰ کے ارادوں کے خلاف، اس کی تقدیر سے ٹکرانے والی تدبیریں سوچ رہے ہیں ان کا تو کوئی ضامن، کوئی محافظ نہیں کوئی ولی نہیں ہے ان کا............ لیکن بہرحال اس وقت دشمن کا ارادہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو کلیتہً نہتا کردے، جماعت احمدیہ کے ہاتھ بھی جکڑ دے، جماعت احمدیہ کے پاؤں بھی جکڑ دے اور پاکستان سے جماعت احمدیہ کی مرکزیت کی ساری علامتیں مٹا دے۔ چنانچہ ہرگز بعید نہیں کہ اس سمت میں یہ آگے قدم بڑھائیں مرکزی انجمنوں کے خلاف بھی سازش کریں ہر قسم کی اور جماعت کے وجود جماعت کی تنظیم کے خلاف سازش کریں۔ جہاں تک ان کا بس چلے گا انہوں نے کسی انصاف کے تقاضے کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کے ساتھ کوئی رحم کا سلوک نہیں کرنا............ **لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے ہاتھ باندھ بھی دیں، جماعت احمدیہ کو کلیتہً نہتا بھی کر دیں تب بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی جیتے گی کیونکہ خدا کے شیروں کے ہاتھ کبھی کوئی دنیا میں باندھ نہیں سکا۔ یہ زنجیریں لازماً ٹوٹیں گی اور لازماً یہ زنجیریں باندھنے والے خود گرفتار کئے جائیں گے۔ یہ ایک ایسی تقدیر ہے جسے دنیا میں کوئی بدل نہیں سکتا،** کبھی خدا کے ہاتھ بھی کسی نے باندھے ہیں؟ اس لئے خدا والوں کے جب ہاتھ باندھے جاتے ہیں تو عملاً یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ ہم خدا کے ہاتھ باندھ سکتے ہیں۔ اس لئے خدا کے ہاتھ تو کھلے ہیں قرآن کریم اعلان فرما رہا ہے بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ (المائدہ: 65) اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں اس کا دایاں ہاتھ بھی کھلا ہے اور اس کا بایاں ہاتھ بھی کھلا ہے اور کوئی دنیا کی **طاقت خدا کے ہاتھوں کو نہیں باندھ سکتی۔ اس لئے آگے بڑھیں گے یہ ظلموں میں اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے شیر خدا کے فضل سے بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ بھی ان پر غالب آ کر رہیں گے۔ کوئی دنیا میں ان کے ایمان کا سر جھکا نہیں سکتا،** کوئی دنیا میں جماعت احمدیہ کے عزم کا سر جھکا نہیں

سکتا، کوئی دنیا میں جماعت احمدیہ کے صبر کا حوصلہ توڑ نہیں سکتا۔ بڑھتے رہیں جس حد تک یہ آگے بڑھتے ہیں ہم بھی انتظار میں ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ خدا کی تدبیر بھی حرکت میں ہے خدا کی تقدیر بھی حرکت میں ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جیسا کہ فرماتا ہے:۔

اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّاَکِیْدُ کَیْدًا (الطّارق:17-16)

یہ بھی کچھ تدبیریں کر رہے ہیں اور میں غافل نہیں ہوں میں بھی تدبیر کر رہا ہوں اور بالآخر یقیناً خدا ہی کی تدبیر غالب آئے گی۔ کب آئے گی کتنی دیر میں آئے گی یہ میں ابھی آپ کو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن اتنا میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ جب زیادہ تشویش کے دن آتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلسل مجھے خوشخبریاں عطا فرماتا ہے............اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ ادھر غم بڑھ رہے ہوتے ہیں ادھر بظاہر تاریکی چھا رہی ہوتی ہے اور کوئی رستہ نہیں دکھائی دیتا انسان کو نکلنے کا، ادھر اللہ تعالیٰ بشارتوں پر بشارتیں دیتا چلا جاتا ہے۔

ابھی چند دن پہلے دو تین دن پہلے کی بات ہے کہ شدید بے چینی اور بے قراری تھی بعض اطلاعات کے نتیجہ میں اور ظہر کے بعد میں ستانے کے لئے لیٹا ہوں تو میرے منہ سے جمعہ جمعہ کے الفاظ نکلے اور ساتھ ہی ایک گھڑی کے ڈائل کے اوپر جہاں دس کا ہندسہ ہے وہاں نہایت ہی روشن حروف میں دس چمکنے لگا اور خواب نہیں تھی بلکہ جاگتے ہوئے ایک کشفی نظارہ تھا اور وہ جو دس دکھائی دے رہا تھا باوجود اس کے کہ وہ دس کے ہندسے پر دس تھا جو گھڑی کے دس ہوتے ہیں لیکن میرے ذہن میں وہ دس تاریخ آ رہی تھی کہ Friday the 10th یہ انگریزی میں، میں یہ کہہ رہا تھا۔ Friday the 10th اور ویسے وہ گھڑی تھی اور گھڑی کے اوپر دس کا ہندسہ تھا۔ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون سا جمعہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے یہ روشن نشان عطا فرمانا ہے مگر ایک دفعہ یہ واقعہ نہیں ہوا ہر دفعہ یہ ہوا کہ جب بھی شدت کی پریشانی ہوئی ہے جماعت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مسلسل خوشخبریاں عطا فرمائیں۔

اس سے چند دن پہلے رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے بار بار خوشخبریاں دکھائیں اور چار خوشخبریاں اکٹھی دکھائیں۔ جب میں اٹھا تو اس وقت زبان پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر تھا۔

؎ غموں کا ایک دن اور چار شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الاَعَادِی

(درثمین صفحہ:46)

یعنی چار خوشخبریوں کی حکمت یہ ہے چار دکھانے کی کہ ایک غم پہنچے گا تو خدا تعالیٰ چار خوشخبریاں دکھائے گا اور

دشمنوں کو بہر حال ذلیل کرے گا کیونکہ اس وقت جماعت کی حالت سب سے زیادہ دنیا کی نظر میں گری ہوئی ہے کلیتہً بیچارگی کا عالم ہے اور کامل بے اختیاری ہے۔ یہ وقت ہے خدا کی طرف سے خوشخبریاں دکھانے کا اور یہ وقت ہے ان خوشخبریوں پر یقین کرنے کا۔ آج جو اپنے خدا کے دیئے ہوئے وعدوں پر یقین رکھتا ہے، آج جس کے ایمان میں کوئی تزلزل نہیں ہے وہی ہے جو خدا کے نزدیک معزز ہے، وہی ہے جس کو دنیا میں غالب کیا جائے گا اور اسے خدا کبھی نہیں چھوڑے گا کیونکہ جو تنزل کے وقت اپنے خدا کی باتوں پر ایمان اور یقین رکھتا ہے اس کے ایمان میں کوئی تزلزل نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس کے لئے ایسے کام دکھاتی ہے کہ دنیا ان کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔

پس آج وقت ہے اپنے رب کے ساتھ گہرا تعلق قائم کرنے کا، اپنے رب کے ساتھ پیار کرنے کا، محبت کا رشتہ مضبوط کرنے کا۔ **آج آپ یقین رکھیں کہ ہمارا خدا ہم سے سچے وعدے کرتا رہا ہے، آج بھی سچا وعدہ کر رہا ہے کل بھی سچے وعدے کرتا رہے گا اور بظاہر دنیا کے نزدیک ہم ذلت کی کسی بھی انتہا تک پہنچ چکے ہوں لیکن تمام عزتوں کا مالک خدا ہمارے ساتھ ہے اور ہمارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔"**

(خطبہ جمعہ 28 / دسمبر 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 778-758)

اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کے کام کو رکنے نہیں دے گا بلکہ جاری رکھے گا

"اسی طرح رؤیا کے ذریعے کثرت سے بیعتوں کی مختلف اطلاعیں ملتی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ **آسمان پر احمدیت کی تائید میں ایک ایسی ہوا چل پڑی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر آپ اور میں یعنی ہم اپنے کام میں سستی بھی دکھائیں گے تو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کو رکنے نہیں دے گا بلکہ جاری رکھے گا۔"**

(خطاب جلسہ سالانہ یو۔ کے 23 / جولائی 1988ء دوسرا روز از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید اگست 1988ء)

مجھے نظر آ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ جلد جلد اپنے فضل کے ساتھ جماعت کو غیر معمولی تائیدی نشان دکھائے گا

"پرسوں رات اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے تین مبشر رؤیا دکھائے جو جماعت کے حق میں بہت ہی مبشر اور مبارک ہیں۔ مختصر نظارے تھے لیکن یکے بعد دیگرے ایک ہی رات میں یہ تین نظارے دیکھے اور اس مضمون کو زیادہ قوت

دینے کے لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر جماعت کے لئے خوش خبری ہے یہ ایک عجیب واقعہ ہوا کہ میرے ساتھ کے کمرے میں عزیزم مرزا لقمان احمد سوتے ہیں، وہ جب صبح اٹھے نماز کے لئے تو ان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے القا کیا بڑے زور سے کہ آج رات خدا تعالیٰ نے مجھے کچھ خوشخبری دی ہے۔ تو ان کے دل میں یہ ڈالا گیا کہ میں پوچھوں کہ رات کیا بات ہوئی ہے جو خدا تعالیٰ نے خاص طور پر آپ کو خوشخبری عطا فرمائی ہے۔ تو بیک وقت یہ دونوں باتیں مزید اس بات کو اس امید بلکہ یقین کو طاقت دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے ساتھ خاص نصرت اور حفاظت کا معاملہ فرمائے گا۔

پہلی رؤیا میں میں نے دیکھا کہ ایک برآمدہ میں ایک مجلس لگی ہوئی ہے جس (میں) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ساتھ کرسیوں پر دوسرے احمدی بیٹھے آپ کی بات سن رہے ہیں۔ میں جاتا ہوں تو خواب میں مجھے تعجب نہیں ہوتا بلکہ یہ علم ہے کہ اس وقت میں خلیفہ ہوں اور یہ بھی علم ہے کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور کوئی اس بات میں آپس میں ٹکراؤ نہیں ہے یعنی ذہن میں معلوم ہونے کے باوجود کہ آپ فوت شدہ ہیں اس نظارے سے طبیعت میں کسی قسم کا کوئی تردد نہیں پیدا ہوتا۔ آپ کی جب مجھ پر نظر پڑتی ہے تو ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص کو جن کا چہرہ میں پہچانتا نہیں بہت سے آدمی ہیں لیکن بے نام چہرے ہیں تو اس کو فوراً اشارہ سے کہتے ہیں کرسی خالی کرو اور مجھے پاس بٹھا کر مصافحہ کرتے ہیں اور ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں جس طرح کوئی خلیفۂ وقت کے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہے اور مجھے اس سے شرمندگی ہوتی ہے مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ تم خلیفہ ہو۔ لیکن طبیعت میں سخت شرم محسوس ہوتی ہے اور انکسار پیدا ہوتا ہے۔ تو میں فوراً آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہوں تو آپ یہ بتانے کے لئے کہ نہیں میرا بوسہ باقی رہے گا تمہارے بوسے سے، یہ (Cancel) نہیں ہوتا، دوبارہ میرے ہاتھ کو پھر بوسہ دیتے ہیں کھینچ کر اور پھر میں محسوس کرتا ہوں کہ اب تو اگر میں نے یہ سلسلہ شروع کر دیا تو ختم نہیں ہوگا اس لئے اس بحث کا کوئی فائدہ نہیں۔ چنانچہ میں اصرار بند کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد مجھے فرماتے ہیں کہ اب تو تم پوری طرح خلافت کا چارج لے لو، اب مجھے رخصت کرو یعنی میرے ساتھ رہنے کی ضرورت کیا ہے اب..........

ایک اور بات آپ نے مجھے خواب میں کہی جو مبارک ہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ایک بات میں نے کہی ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے حق میں اچھی ہوگی۔ اس کے بعد یہ نظارہ ختم ہوا تو کچھ دیر کے بعد اسی رات خواب میں صرف یہ چھوٹا سا نظارہ دیکھا ہے کہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی اور ہماری پھوپھی ہیں وہ میرے گھر میں داخل ہو رہی ہیں اور اس کے سوا اور کوئی

نظارہ نہیں ہے۔ صرف ان کو میں گھر میں داخل ہوتے دیکھتا ہوں اور خواب ختم ہو جاتی ہے۔

تیسری خواب میں دیکھا کہ ایک میز چنی ہوئی ہے اور اس پر ہم کھانا کھا رہے ہیں اور میرے دائیں جانب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم بیٹھی ہوئی ہیں اور بڑے خاص پیار اور محبت کے ساتھ میرے ساتھ کھانے میں شریک ہیں۔ تو یہ تینوں خوابیں اوپر تلے نظر آنی اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کی طرف دلالت کر رہی ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جماعت کو غیر معمولی نصرت بھی عطا فرمائے گا اور اگر کچھ حالات مخدوش پیدا ہوئے تو خدا خود حفاظت بھی فرمائے گا اور ہمیں کسی غیر کی حفاظت کی ضرورت نہیں ہے اور پھر انجام میں خدا تعالیٰ ایک دعوت دکھاتا ہے اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جن کے متعلق الہاماً خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ "مینوں کوئی نہیں کہہ سکدا ایسی آئی جنیں ایہہ مصیبت پائی۔" (تذکرہ صفحہ: 277) یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پنجابی میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق ہوا تھا جس کا مطلب یہ ہے کہ نام بھی مبارک ہے اور ان کی معیت بھی مبارک ہے اور کبھی یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ آئیں اور کوئی مصیبت ساتھ باقی رہے ان کے آنے سے مصیبتیں ٹل تو جائیں گی آ نہیں سکتیں ساتھ اکٹھی نہیں رہ سکتی۔

تو معنوی لحاظ سے بھی اور الہامات کی روشنی میں ہر لحاظ سے یہ خوابیں اور جو ایک ترتیب میں آئی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے لئے بہت ہی مبارک ہیں۔ اور مجھے اندازہ ہے نظر آ رہا ہے...... **کہ خدا تعالیٰ جلد جلد انشاء اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کو غیر معمولی تائیدی نشان دکھائے گا۔"**

(خطبہ جمعہ 17 رفروری 1984ء بمقام ناصر آباد سندھ از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 99-97)

...... مخالفین کی ناکامی اور ان کا انجام ......

یقیناً مسیح موعود کے غلام جیتیں گے اور اس کے مقابل پر تمام کبر کی طاقتیں پارہ پارہ ہو جائیں گی

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے **یقیناً اور یقیناً اور یقیناً مسیح موعود کے غلام جیتیں گے اور اس کے مقابل پر تمام کبر کی طاقتیں پارہ پارہ ہو جائیں گی۔"**

(خطبہ جمعہ 11 رمئی 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 252)

دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو احمدیت کو مٹا سکے

"مذہب کے نام پر پاکستان میں جو واقعات ہو رہے ہیں ان میں سے حضور نے علی پور چٹھہ میں ہونے والے واقعہ کا ذکر فرمایا اسی طرح مردان کے ایک نہایت ہی معزز خاندان کے ایک فرد قاضی محمد اکبر صاحب کا ذکر فرمایا جن کو احمدیت کی بناء پر شدید زخمی کر دیا گیا اور پھر الٹا انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ حضور نے فرمایا ان کریہہ اعمال کو دین حق سے عشق کا مظاہرہ قرار دیا جا رہا ہے اور ان کو جنت کی ضمانت کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑی ہمت اور استقلال کے ساتھ شدید مظالم کے سامنے سینہ سپر ہے مخالف یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جماعت کو مٹا دیں گے لیکن احمدیت کو مٹانا' ان کے بس کی بات کہاں۔ ان سے زیادہ طاقتور جوان کے آباء و اجداد تھے وہ احمدیت کو نہ مٹا سکے۔ ہر **مخالفت کے دور کے بعد جماعت احمدیہ بڑی ہو کر نکلی ہے اللہ کے فضل کے ساتھ۔ اس لئے نہیں کہ ہم طاقتور ہیں اس لئے کہ ہمارا خدا طاقتور ہے۔ وہ ہماری پشت پر کھڑا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو احمدیت کو مٹا سکے۔ یہ سبق آج نہیں تو کل ان کو ضرور سمجھنا پڑے گا۔**"

(خلاصہ خطبہ جمعہ 19/جون 1987ء از ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ جون 1987ء)

جتنا خطرناک مقابلہ ہے اتنا ہی شاندار انجام بھی آپ ہی کا ہے

"جس جماعت نے قرآن کی گواہی کے ایک حصے کو بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا ہے اور اس کے بعد کے حصے کو بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا ہے اور بارہا ایسے واقعات گزر چکے ہیں اس کو دنیا کی کون سی آگ ڈرا سکتی ہے۔ خواہ وہ ظاہری آگ ہو تب بھی وہ آگ مسیح موعود علیہ السلام کی غلام اور آپؑ کے غلاموں کی غلام بن کر رہے گی۔ خواہ وہ باطنی آگ ہو اور لفظ آگ معنوی طور پر استعمال کیا گیا ہو تب بھی میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ آگ مسیح موعود علیہ السلام کی غلام اور آپؑ کے غلاموں کی غلام بن کر رہے گی اور جس طرح پہلے ابراہیمؑ پر آگ ٹھنڈی کی گئی تھی اِس ابراہیمؑ پر بھی ٹھنڈی کی جائے گی۔ یہ ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کو دنیا کی کوئی قوم بدل نہیں سکتی، کوئی حکومت تبدیل نہیں کر سکتی۔ تمام دنیا کی طاقتیں مل کر بھی اس کو تبدیل نہیں کر سکتیں۔ دراصل یہ ایک جاری و ساری حقیقت ہے۔ کوئی نئی چیز یں نہیں ہے۔ جب سے آدمؑ آئے اور جب تک اللہ کی طرف سے آنے والوں کا سلسلہ جاری رہے ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے اور یہی ہوتا رہے گا۔ وہ لوگ جو خدا کے نام پر کوئی

اعلان حق کرتے ہیں ان کے لئے لازماً آگ جلائی جاتی ہے اور لازماً ان کے لئے اس آگ کو ٹھنڈا کیا جاتا ہے اور گلزار میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہ دو لفظوں میں سچائی اور جھوٹ کے مقابلے کی کہانی ہے جسے قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ پر آخر پر نتیجہ نکال کر ہمارے سامنے پیش کیا............

آج ہمارا مختلف زمانوں سے مقابلہ ہے، کسی ایک زمانے سے مقابلہ نہیں ہے۔ ایسی قومیں بھی آج دنیا میں آباد ہیں جن کے عقائد ان لوگوں جیسے ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مقابلہ کیا تھا، ایسی قومیں بھی آباد ہیں جن کے عقائد ان لوگوں جیسے ہیں جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام سے مقابلہ کیا تھا، ایسی قومیں بھی ہیں جن کے اعمال حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے اعمال کی طرح ہوگئے ہیں اور ایسی قومیں بھی ہیں جن کے اعمال لوطؑ کی قوم کے اعمال کی طرح ہوگئے ہیں۔ پس وقت آگیا ہے کہ قرآن کریم کی یہ پیشگوئی پوری ہو "وَاِذَاالرُّسُلُ اُقِّتَتْ "(المرسلٰت :12) کیونکہ آج سب نبیوں کی قومیں ہمیں مختلف خطہ ہائے ارض پر پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ عقائد کے لحاظ سے بھی وہ سارے باطل عقائد آج دنیا میں موجود ہیں جو مختلف انبیاء کے زمانے میں پیدا ہوتے رہے اور اعمال کے لحاظ سے بھی وہ سارے بداعمال آج دنیا میں موجود ہیں جو مختلف انبیاء کے زمانے میں قوموں کو گندگی سے بھر دیتے رہے۔

پس جماعت احمدیہ کا مقابلہ نہ کسی ایک قوم سے ہے نہ کسی ایک زمانے سے، ہم وہ ہیں جن کے اس زمانے کے امام کے متعلق فرمایا گیا۔

جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ (تذکرہ صفحہ 63)

کہ خدا کا پہلوان مختلف نبیوں کے لبادے اوڑھ کر آیا ہے اس کو کبھی ایک بدی کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور کبھی دوسری بدی کا۔ اس وقت جتنی بھیانک بدیاں اور تصورات ہمارے سامنے منہ کھولے کھڑے ہیں ان میں ہر قوم کے بدتصوّرات موجود ہیں اور ہر قوم کی بدیاں موجود ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر دہریت کا اعلان کرنے والے بھی آج موجود ہیں اس لئے جہاں آپ کو ان سب بدیوں سے نبرد آزما ہونا ہے وہاں یہ یقین کامل بھی ہمیشہ رکھنا ہے کہ ان سب قوموں کا خدا آپ کے ساتھ ہے۔ اس خدا سے تعلق جوڑیں کہ وہ سارے معجزات آپ کے حق میں رونما ہوں گے جو مختلف نبیوں کے حق میں کبھی رونما ہو چکے ہیں۔ **جتنا خطرناک مقابلہ ہے اتنا ہی شاندار انجام بھی آپ ہی کا ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 27 مئی 1983ء از خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 303-301)

جماعت کو مٹانے کی حکومتی سازشیں بھی ناکام ہوں گی اور جماعت نے بہرحال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے

"آئندہ بھی مخالفت ضرور ہوگی اس سے کوئی انکار نہیں ہے کیونکہ جماعت کی تقدیر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ مشکل راستوں سے گزرے اور ترقیات کے بعد نئی ترقیات کی منازل میں داخل ہو۔ یہ مشکلات ہی ہیں جو جماعت کی زندگی کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ اس مخالفت کے بعد جو وسیع پیمانے پر اگلی مخالفت مجھے نظر آ رہی ہے وہ **ایک دو حکومتوں کا قبضہ نہیں اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازش کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی ہی بڑی ناکامی ان کے مقدر میں بھی لکھ دی جائے گی۔**

مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکّل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا۔ **میں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا او رمیری طرح ہمت وصبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشانات مٹا دے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی۔**"

(خطاب یورپین اجتماع خدام الاحمدیہ 29؍جولائی 1984ء از الفضل انٹرنیشنل 23؍مئی 2003ء)

خدا کی تقدیر حرکت میں آ چکی ہے اور اپنے غلبہ کی طرف بڑھ رہی ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ دنیا کی طاقتیں ہمیں مغلوب کر دیں

"آپ پہلے سے بڑھ کر اس قوم کے لئے دعائیں کریں۔ یہ بات سمجھنے کے بعد کہ خدا تعالیٰ آپ کے حال سے غافل نہیں ہے **یہ بات سمجھ لینے کے بعد کہ خدا کی تقدیر حرکت میں آ چکی ہے اور روز بروز وہ تقدیر اپنے غلبے کی طرف بڑھ رہی ہے اور بالآخر خدا کا یہ قانون لازماً جاری ہوگا کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ دنیا کی طاقتیں ہمیں مغلوب کر دیں۔** پس جب میں نے کہا کہ خدا کی تقدیر غلبے کی طرف بڑھ رہی ہے تو مراد میری اسی آیت کی طرف اشارہ کرنا تھا کہ خدا کی تقدیر ہمیشہ غلبے کی طرف بڑھا کرتی ہے۔ لیکن اس کے غلبے کی طرف بڑھنے کے دو معانی ہوا

کرتے ہیں ایک یہ کہ قوم بالآخر اس پیغام سے مغلوب ہو جاتی ہے اس کو سمجھ لیتی ہے اس کی عزت اور توقیر کرتی ہے اور اپنے پچھلے عمل پر پچھتاتی اور پشیمان ہوتی ہے اور بالآخر حق کو قبول کر لیتی ہے۔ ایک غلبہ کا یہ معنی ہے اور ایک غلبہ کا یہ معنی ہے کہ وہ قوم دن بدن خدا کی تقدیر کے نیچے پستی چلی جاتی ہے اور اس دوران اگر وہ پھر بھی عقل اور ہوش کے ناخن نہ لے تو صفحۂ ہستی سے مٹا دی جاتی ہے ان دو غلبوں کے سوا ہمیں مذہب کی تاریخ میں اور کوئی شکل دکھائی نہیں دیتی۔ تمام انبیائے گزشتہ کی تاریخ کا مطالعہ کر لیں۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہو کر رہی ہے یا ان قوموں کے تکبر مٹ گئے اور انہوں نے عاجزانہ طور پر اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا یا ان قوموں کے وجود صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے اور پھر ان کا نام ونشان صرف تاریخ کے صفحات میں ملتا ہے اور وہ بھی حسرت کے ساتھ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا۔ دیکھو ان بندوں پر کیسی حسرت ہے۔ اگر وہ قومیں غالب آتیں تو وہاں حسرت کا مضمون اطلاق نہیں پا سکتا تھا۔ مراد یہ ہے کہ یہ استہزاء کرنے والے ہمیشہ مغلوب ہوئے ہیں۔ اس لئے یا تو پھر بعد میں دیر میں آتے ہیں اور شرمندہ ہوتے ہیں اور پچھتاتے ہیں اور روتے ہیں اور گریہ وزاری کرتے ہیں اور استغفار سے کام لیتے ہیں اور یا پھر خود ان کی عظمتیں مٹا دی جاتی ہیں۔ پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا ہمیں وہ نشان دکھائے جو دلوں کے غلبے کا نشان ہے اور ہماری اس قوم کو ایمان لانے والوں میں شامل کرے۔"

(خطبہ جمعہ 13/اکتوبر 1989ء از الفضل 28/اکتوبر 1989ء)

جماعت کو جتنا چھوٹا کرنے کی کوشش ہوگی اتنا ہی بڑا ہو کر ابھرے گی

"جو بھی تقدیر ہوگی ایک بات بہر حال قطعی ہے کہ جماعت کو جتنا چھوٹا کرنے کی کوشش کی جائے گی جماعت اتنا ہی بڑا ہو کر ابھرے گی۔ جتنا کمزور کرنے کی کوشش کی جائے گی جماعت اتنی ہی مضبوط ہو کر ابھرے گی۔ جتنا اس کا نام دبایا جائے گا اتنا ہی نام پھیلے گا۔ یہ اللہ کی سنت ہے۔ یہ خدائی تقدیر ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔"

(خطبہ جمعہ 17/دسمبر 1993ء از الفضل 21/دسمبر 1993ء)

خدا نے جو آواز پھیلانے کے لئے قائم کی ہے کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی

" کل ہند مجلس ختم نبوت دیوبند نے امت مسلمہ سے قادیانیوں کے خلاف صف آراء ہونے کی اپیل کی ہے یہ اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ

"قادیانی اب تک یوپی، راجھستان، بہار، بنگال، کرناٹک، آندھرا پردیش کے علاقوں میں پانچ کروڑ سے زائد مسلمانوں کو قادیانی بنا چکے ہیں۔ مسلمان بھائیو! اٹھو اور مسلم قوم کے ایمان کو بچاؤ...... یہ جہاد کا وقت ہے"

روزنامہ "عوام" نیو دہلی، 13/جون 2001ء کے شمارہ میں مجلس ائمہ مساجد کے سیکرٹری کی طرف سے ایک پریس ریلیز جاری ہوا ہے جس میں انہوں نے علمائے کرام دیوبند اور دہلی سے درخواست کی ہے کہ قادیانیوں کے خلاف ایک متحدہ جہاد چلایا جائے تاکہ ان کی...... چالوں سے ہندوستانی مسلمانوں کو محفوظ رکھا جاسکے۔

فرمایا۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ ناممکن ہے۔ **خدا نے جو آواز پھیلانے کے لئے قائم کی ہے کوئی دنیا کی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔"**

(خلاصہ خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 25/اگست 2001ء دوسرا روز از الفضل انٹرنیشنل 19/اکتوبر 2001ء)

تبلیغ اسلام کی جوت کو خدا کبھی بجھنے نہیں دے گا

"پس اے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے دروازے سے راہ سلوک میں داخل ہونے والو! تمہاری زندگی کے سفر میں لازماً صالحیت سے بالاتر مقام بھی آئیں گے۔ خوب یاد رکھو! کہ یہ خوف و ہراس اور نقصان و زیاں کا راستہ نہیں بلکہ لامتناہی انعامات کا ایک پہاڑی راستہ ہے جس کے انعام کی ہر منزل پہلی سے بلند تر ہے۔ پس خوشی اور مسرّت اور عزم اور یقین کے ساتھ آگے بڑھو۔

تبلیغ اسلام کی جو جوت میرے مولیٰ نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزار ہا احمدی سینوں میں یہ لَو جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا، اس کو بجھنے نہیں دینا، تمہیں خدائے واحد و یگانہ کی قسم اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اس شمع نور کے امین بنے رہو گے تو خدا اسے کبھی بجھنے نہیں دے گا۔ یہ لَو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام روئے زمین کو گھیر لے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی۔

اے احمدیت کے بدخواہو! تمہارے نام بھی میرا ایک پیغام ہے۔ اے نگاہ بد سے اس لَو کو دیکھنے والو سنو! کہ تم ہرگز اسے بجھانے میں کامیاب نہیں ہوسکو گے۔ یہ ارفع چراغ وہ نہیں جو تمہاری سفلی پھونکوں سے بجھایا جاسکے جبر کی کوئی طاقت اس نور کے شعلہ کو دبا نہیں سکتی......

مذہبی آزادی کا قرآنی تصور تو ایک بہت پاک اور اعلیٰ اور ارفع اور وسیع تصور ہے اسے جبر و اکراہ کے مکروہ اور مجذوم تصور میں بدلنے والو اور اے مذہب کے پاک سرچشمہ سے پھوٹنے والی لازوال محبت کو نفرت اور عناد

میں تبدیل کرنے والو! اے ہر نور کو نار میں اور ہر رحمت کو زحمت میں بدلنے کے خواہاں بدقسمت لوگو! جو انسان کہلاتے ہو۔ یاد رکھو کہ تمہاری ہر سفلی تدبیر خدائے برتر کی غالب تقدیر سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو جائے گی۔ تمہارے سب ناپاک ارادے خاک میں ملا دیئے جائیں گے اور رب اعلیٰ کے مقدر کی چٹان سے ٹکرا ٹکرا کر اپنا سر ہی پھوڑو گے۔ تمہاری مخالفت کی ہر جھاگ اٹھاتی ہوئی لہر ساحل اسلام سے ٹکرا کر ناکام لوٹے گی اور بکھر جائے گی اور اسے پیش قدمی کی اجازت نہیں ملے گی۔ اے اسلام کے مقابل پر اٹھنے والی ظاہری اور مخفی عیاں اور باطنی طاقتو! سنو کہ تمہارے مقدر میں ناکامی اور پھر ناکامی اور پھر ناکامی کے سوا کچھ نہیں اور دیکھو کہ اسلام کے جاں نثار اور فدائی ہم وہ مردان حق ہیں جن کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔

اللہ تعالیٰ دکھائے گا' وہ دن دور نہیں کہ ہر وہ لفظ جو آج میں نے آپ سے بیان کیا ہے سچا ثابت ہو گا کیونکہ یہ میرے منہ کی بات نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا ایسا اٹل فیصلہ ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوا اور کبھی تبدیل نہیں ہو گا احمدیت نے کبھی ناکام نہیں ہونا' کسی منزل پر ناکام نہیں ہونا آگے سے آگے بڑھنا ہے۔

پس اے دوستو! جو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہوتے ہوئے تم اللہ کی راہ میں جتنی زیادہ شہادتیں پیش کرنے کی توفیق پاؤ گے اتنی ہی زیادہ کامیابیاں تمہارے مقدر میں لکھی جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور جلد اسلام کی فتح کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین"

(خطبہ جمعہ 12/ اگست 1983ء از خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 423-422)

خدا کی تقدیر جب مخالفین کے ٹکڑے ٹکڑے کرے گی تو ان کے نام ونشان مٹا دیئے جائیں گے اور دنیا انہیں ذلّت ورسوائی سے یاد کرے گی

"جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک والی رکھتی ہے' ایک ولی رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک مولا ہے اور زمین وآسمان کا خدا ہمارا مولا ہے لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارا کوئی مولا نہیں۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولا ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔ خدا کی تقدیر جب تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرے گی تو تمہارے نام ونشان مٹا دیئے جائیں گے اور ہمیشہ دنیا تمہیں ذلت اور رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عاشق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہمیشہ روز بروز زیادہ سے زیادہ عزت اور محبت اور عشق کے ساتھ یاد کیا جایا کرے گا۔"

(خطبہ جمعہ 14/ دسمبر 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 733)

مولوی اب اپنی ذلّت ورسوائی کو پہنچنے والا ہے

"دشمن مولوی منظور چنیوٹی نے اپنی ایک تقریر مطبوعہ جنگ لاہور 17/اکتوبر 1988ء اور جنگ لندن 21/اکتوبر 1988ء یہ اعلان کیا کہ

"میں اس سٹیج سے اعلان کرتا ہوں کہ...... قادیانی جماعت (15/ستمبر 1989ء) تک زندہ نہیں رہے گی۔"

اس پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے 25/نومبر 1988ء کو خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

"اب خدا کی تقدیر نے ان کو گھیر کر ایک ایسی جگہ کھڑا کر دیا ہے جہاں سے کسی قیمت پر اب یہ نکل نہیں سکتے ان سے ایک ایسا اعلان کروا دیا ہے جیسا اعلان لیکھرام نے اپنے زمانہ میں کیا تھا...... وہ اعلان انہوں نے یہ کیا ہے کہ اگلے سال پندرہ ستمبر تک میں تو ہوں گا قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی۔"

یہ مجھے یقین ہے اور یہ آپ سب کو یقین ہے اس میں کوئی احمدی بھی اس یقین سے باہر نہیں کہ یہ مولوی اب لازماً اپنی ذلّت ورسوائی کو پہنچنے والا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اب اس کو ذلت اور رسوائی سے بچا نہیں سکتی۔ جو خدا تعالیٰ مباہلہ میں جھوٹ بولنے والے باغیوں کے لئے مقدر کر چکا ہے اور لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ کے اثر سے اور اس کی پکڑ سے اب دنیا کی کوئی طاقت اسے بچا نہیں سکتی۔ پس انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیت نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے۔ ہر زندگی کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر زندہ ہو چکی ہے۔ منظور چنیوٹی اگر زندہ رہا تو اس کو ایک ملک ایسا دکھائی نہیں دے گا جس میں احمدیت مرگئی ہو اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں احمدیت از سرِ نو زندہ ہوئی ہے یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے اور کثرت سے مُردوں کو زندہ کر رہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 25/نومبر 1988ء از الفضل 17/ستمبر 1989ء)

بڑی بڑی طاقتوں کے پکڑ کے دن لازماً آئیں گے۔ اے طاقتو! تم مقابر تک جا پہنچو گی ہر برّ اعظم میں دشمنوں کے مقابر بننے والے ہیں

"مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک احمدی رسالے میں ایک نوجوان احمدی شاعر کا ایک شعر پڑھا تھا۔ عبدالکریم قدسی صاحب ان کا نام ہے۔ ان کا جو مقطع تھا وہ مجھے بہت پسند آیا وہ شعر یہ تھا۔

ع آ تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گیا
آ قدسی کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

تو اب یہ ایک قدسی کے دل کی آواز تو نہیں رہی۔ اب تو لاکھوں دلوں سے یہی آواز اٹھ رہی ہے کہ

ع آ تیرے بعد گلے ملنا ہی بھول گئے
آ ہم سب کو سینے سے لگا پہلے کی طرح

تو دعا کریں کہ واقعۃً سینے لگنے اور سینے سے لگانے کے سامان ہوں اور روحانی لحاظ سے تو جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ (انشاء اللہ) تمام احمدیوں کے دل ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ تمام احمدیوں کے سینے ایک دوسرے سے مل جائیں گے۔ مگر آج سینے سے لگانے کی باتوں کے ساتھ بعض بہت ہی دردانگیز باتیں بھی ذہن میں آجاتی ہیں۔

وہ رات جبکہ امریکہ میں پھلجڑیوں کی رات تھی جب کہ ہر طرف خوشیوں کی پھلجڑیاں چلائی جارہی تھیں۔ عراق پر آگ برسائی جارہی تھی۔ اور وہ عراق پر نہیں بلکہ ایک ارب مسلمانوں کے دل پر برس رہی تھی۔ مسلمانوں کی دردانگیز کیفیت کی طرف دھیان جاتا ہے کہ ایک ارب مسلمانوں میں سے ہر ایک کو سینے سے لگا کر ڈھارس دوں اور تسلیاں دوں اور ان کو بتاؤں کہ آپ کمزور ہو چکے ہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ کا دین کمزور نہیں ہوا۔ آپ بکھر گئے۔ آپ نے اپنے نفاق کی وجہ سے ایک دوسرے سے دور ہو کر اپنی خودغرضیوں میں پڑ کر' جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا تھا' اپنی ہوا نکال دی ہے۔ رعب جاتا رہا ہے لیکن دین محمد مصطفیٰ ﷺ کا رعب نہ مٹا ہے نہ مٹ سکتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث قدسی میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی جو خاص اعزاز مجھے بخشے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ (نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ) رعب کے ذریعے میری نصرت کی جائے گی۔ **اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رعب فرمایا گیا تھا وہ رعب ختم نہیں ہو گیا۔ بلکہ اس دور میں آپ ﷺ کے غلاموں کے ذریعے وہ رعب پھیلتا چلا جائے گا۔ اور ہر برّ اعظم پر وہ رعب ظاہر ہو گا۔ پس یہ خدا کے منہ کی باتیں ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خدا کے منہ کی باتیں ہیں جو کبھی غلط نہیں ہو سکتیں کوئی دنیا کی طاقت ان باتوں کو تبدیل نہیں کر سکتی۔**

پس مسلمانوں کو میں یہ خوشخبری دیتا ہوں۔ اور ان کے دل بڑھانے کے لئے ان کی ڈھارس بندھانے کے لئے ان کو مطلع کرتا ہوں کہ قرآن کریم میں ان سب بگڑے ہوئے' دکھے ہوئے ایام کی پیشگوئیاں پہلے سے موجود

ہیں۔ اوران قوموں کا بھی ذکر ہے جو اپنے تکبّر میں دنیا میں خدا بن کر ظاہر ہونے پر خدا کے بندوں کو اپنے بندے سمجھنے لگی تھیں۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ ان قوموں کا ذکر ہے جن کو تکبّر نے مصنوعی خدا بنا دیتا تھا اور پھر خدا کے بندوں کو انہوں نے اپنا بندہ سمجھ لینا تھا۔ اور پھر ان کے انجام کا بھی ذکر ہے۔ پس یہ خیال نہ کریں کہ آج دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں مسلمانوں کو رگیدنے اور ان کو اپنے پاؤں تلے مسلنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں اور ہمارا کوئی سہارا نہیں۔ اسلام کا سہارا خدا ہے اور وہ خدا ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نہ کبھی بے سہارا چھوڑا نہ آئندہ کبھی بے سہار چھوڑے گا۔ اس لئے ہرگز کسی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ وہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی تھی وہ یہی مضمون پیش فرما رہی ہے اَلْھٰـکُمُ التَّکَاثُرُ کہ اے دنیا کی بڑی بڑی طاقتو! تمہیں تکاثر نے اپنی حقیقت سے غافل کر دیا ہے۔ اپنی حیثیت کو بھلا بیٹھے ہو اپنے انجام کو دیکھنے کی استطاعت تم میں نہیں ایسی غفلت جس میں انسان اپنے مفاد سے بے خبر ہوجاتا ہے اپنی حیثیت سے بے خبر ہوجاتا ہے۔ اپنے آغاز سے بے خبر ہوجاتا ہے اپنے انجام سے بے خبر ہوجاتا ہے۔ فرمایا تم ایسی غفلتوں کے ذریعے ہلاک کئے جاتے ہو تمہیں مال بڑھانے اور طاقتیں بڑھانے اور دنیا کی لذات بڑھانے کے جنون نے اور ایک دوسرے سے ان ساری دنیاوی نعمتوں اور طاقتوں میں آگے بڑھنے کے شوق نے حقیقت سے غافل کر دیا ہے۔ اور نتیجہ کیا ہے کہ فرمایا حَتّٰی زُرْ تُمُ الْمَقَابِرُ یہاں تک کہ تم مقبروں تک پہنچ گئے ہو۔

......پس اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب اس آیت پر میری نظر پڑی تو میں سمجھا بلکہ یقین ہوا کہ آج ہی کل کے حالات پر یہ آیت خوب چسپاں ہو رہی ہے یہ نہیں فرمایا کہ اے انسان تو قبر تک جا پہنچے گا **فرمایا اے طاقتو تم مقابر تک جا پہنچو گی۔ یعنی ایک ملک میں ایک قبر یا قبرستان تک کی بات نہیں یہ تو ہر برّ اعظم میں بعض مقابر بننے والے ہیں۔ اور ان بڑی بڑی طاقتوں کو جب خدا کی سزا زمین کے ساتھ ہموار کر دے گی اور ان کے تکبر کو توڑ کر پارہ پارہ کر دے گی تو ان کے مقابر بھی تمام عالم میں بکھرے ہوئے دکھائی دیں گے۔ کیونکہ جہاں جہاں خدا کے بندوں کو یہ غلام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ غلام بنا کر اس وقت تعلّی کی خاص کیفیت میں مبتلا ہیں۔ ہر ایسے ملک میں ان کا بد انجام دیکھا جائے گا۔ اور تمام ایسے ممالک میں تکبّرات کے مقابر بننے والے ہیں۔** یہ ایک ایسی پیشگوئی ہے جس کا تعلق کسی مسلمان کے انتقامی جذبے سے نہیں۔ کسی نفرت سے نہیں بلکہ مسلمان نے تو ان تمام مظالم کے باوجود اگر وہ حضرت محمد ﷺ کا سچا غلام ہے تو تمام عالم کے لئے رحمت ہی بننا ہے اور رحمت کے جذبات لے کر ہی دنیا میں نکلنا ہے۔ لیکن جب رحمتوں کو دھتکار دیا جائے۔ جب محبت کا جواب نفرت سے دیا جائے تو یہ آسمان سے خدا کے فیصلے ہیں کہ وہ نفرتوں کا سر توڑتا ہے۔ ورنہ یہ دنیا رہنے کے لائق نہ رہے۔ یہ سارے سمندر ایسے کڑوے ہو جائیں کہ ان میں زندگی کی کوئی صورت بھی پنپنا ممکن نہ رہے۔ پس یہ تقدیر الٰہی کی باتیں ہیں وہ ضرور تکبّر کے سر توڑا کرتا ہے تا کہ اس کے بندے اسی کے بندے بن کر رہیں۔

پس کسی جذبہ انتقام کی رُو سے میں یہ بات نہیں کر رہا۔ ایک ایسی حقیقت ہے جو دائمی سچائی ہے۔ جس حقیقت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ بڑی بڑی قومیں پہلے بھی آئی ہیں۔ پہلے بھی ان کے دماغ حقیقت میں تو نہیں مگر اپنے وہم اور اپنے خیال میں آسمانوں سے باتیں کیا کرتے تھے۔ پہلے بھی تو فرعون پیدا ہوئے۔ انہوں نے بھی تو خدائی کے دعوے کئے تھے لیکن ذاتی استطاعت یہ تھی کہ ایک مینار کی حد تک ان کی ذہنی بلندی جا سکی اور یہ حکم دیا کہ ایک اونچا سا مینار بنا دو تا کہ اس پر چڑھ کر میں دیکھوں کہ موسیٰ کا خدا کہاں ہے۔ پس ایسے ہی فراعین پہلے بھی پیدا ہوئے اب بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ آئندہ بھی شاید ہوں لیکن خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں متفرق جگہوں پر بڑے کھلے الفاظ میں ان حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور ان فراعین کے تکبّر کے پارہ پارہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ پس یہ تعلیاں یہ خوش فہمیاں یہ دنیا کے سامنے اپنی انا کے قصے، اپنی بڑائی کے تذکرے۔ یہ سب آنی فانی چند دنوں کی باتیں ہیں۔ یہ ضرور **لازماً آسمان کی پکڑ کے نیچے آئیں گے اور خدا کا کلام ضرور پورا ہوگا۔** "

(خطبہ جمعہ 22/جنوری 1993ء از الفضل 25/جنوری 1993ء)

دشمن جو بھی دیوار کھڑی کرے گا احمدیت اس دیوار کو پھلانگتے ہوئے آگے نکل جائے گی

"اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریک کی متابعت، اس کی غلامی میں بڑے بڑے قناعت شعار احمدی مبلّغین پہلے بھی پیدا ہوئے تھے، اب بھی ہوئے ہیں۔ انہوں نے سوکھی روٹی اور مرچوں سے گزارا کیا لیکن تبلیغ کی راہ میں کوئی روک نہیں آنے دی۔ بہت عظیم الشان خدمتیں کی گئی ہیں۔ جس کا سارا افریقہ گواہ ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ تبلیغ کا سلسلہ تو اب پھیلے گا ہی روکا نہیں جا سکتا، ناممکن ہے۔ **دشمن جو بھی دیوار کھڑی کرے گا احمدیت اس دیوار کو پھلانگتے ہوئے آگے نکل جائے گی** اور انشاء اللہ دن بدن جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قانع خدام کے ذریعہ، عاشقان دین کے ذریعہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں درختوں کے پتوں پر گزارہ کرتے ہوئے بھی اسلام کے پیغام کو آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اللہ کرے کہ وہ دن جلد آئیں اور ہم اس سال دگنا ہونے کا نظارہ پھر دیکھ لیں کہ جہاں ایک کروڑ احمدی پچھلے سال ہوئے تھے وہاں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو کروڑ احمدی عطا ہوں انشاء اللہ۔"

(خطبہ جمعہ 14/جنوری 2000ء از الفضل انٹرنیشنل 25/فروری 2000ء)

ہر سال احمدیت کے حق میں ایک نئی شان لے کر آئے گا۔ ہر سال احمدیت کا سال ہوگا

"ہمیں بسا اوقات ایسے خطرات سے آگاہ فرما دیتا ہے جن کے متعلق ہمارا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اور تفصیل بتائے بغیر دعاؤں کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ اور دل میں ایک بات گاڑ دیتا ہے جو میخ کی طرح گڑ جاتی ہے کہ کچھ ہونے والا ضرور ہے اور اس کے مطابق جب مومن دعائیں کرتا ہے اور گریہ وزاری کرتا ہے تو پھر خود ہی غیب سے آسمان سے فرشتوں کی فوجیں اتارتا ہے اور وہی عاجز، بے بس اور دفاع کی طاقت سے عاری مومنوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔ پس یہ جو سلسلہ نشانات کا شروع ہوا ہے یہ ابھی اور آگے بڑھے گا۔ اور جہاں تک دشمن کی اس دھمکی کا تعلق ہے کہ ہم دوبارہ آئیں گے میں آج کھل کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ وہ لاکھ سال زندہ رہیں گے وہ چیز نہیں دیکھ سکتے جس کی امید لئے بیٹھے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ آنے والا سال ملّاں کا سال ہوگا اور احمدیت کے معاندین کا سال ہوگا۔ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ یہ اعلان کر بیٹھے تھے اس سے پہلے بھی جلسہ سالانہ میں میں ان کو جواب دے چکا تھا کہ **تم لاکھ دفعہ مرو لاکھ دفعہ جیو وہ سال کبھی طلوع نہیں ہوگا کہ احمدیت کا سال نہ ہو اور تمہارا سال ہو۔ یہ ناممکن ہے۔ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ خدا کی تقدیر یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہر سال احمدیت کے حق میں ایک نئی شان لے کر آئے گا ہر سال احمدیت کا سال ہوگا۔** پس وہ جس کے انتظار میں ہم بیٹھے تھے وہ بات تو ہماری توقع سے بھی پہلے پوری ہوگئی لیکن ابھی سال کے دن باقی ہیں۔ اس لئے آپ کو دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ تائیدی نشان دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو دشمن کے شر سے بچانے والا ہے وہ تو بڑی شان کے ساتھ بڑی آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہو چکا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 29 دسمبر 1995ء از الفضل انٹرنیشنل 16 فروری 1996ء)

امریکہ کے مقدر میں ذلّت و رسوائی ہے احمدیت کی نسلیں اس کا بدانجام دیکھیں گی

آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر ناپاک الزام لگانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"سب سے گندا حملہ کرنے والے امریکن ہیں۔ ان کے سرغنوں میں سارے امریکی ہیں۔ امریکہ کے بدبخت پادریوں میں کوئی نیک نظر نہیں آتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دجّال کا جھنڈا امریکہ نے اٹھانا تھا۔ امریکہ کی تائید میں کوئی دعا نہیں ملتی۔ **صاف نظر آ رہا ہے کہ امریکہ کے مقدر میں ذلت و رسوائی کے سوا اور کچھ نہیں۔ شیطان مرید جس کا ذکر قرآن میں ہے وہ امریکہ ہے۔ احمدیت کی نسلیں امریکہ کا بدانجام ضرور دیکھیں گی۔ خدا کی**

قدرت ہے کہ وہ ہم کو زندہ رکھے یا نہ رکھے یہ انجام لازماً امریکہ کو ملے گا۔ حضرت مصلح موعود نے اسی لئے فرمایا تھا۔

ع آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے

اسی انگلستان سے ہم نے اس بنیادی کام کا آغاز کیا ہے وقت بتائے گا، ہم ہوں یا نہ ہوں۔ یہ واقعہ ہو کر رہنے والا ہے۔ لازماً ہو کر رہے گا۔"

(خلاصہ عالمی درس القرآن 4/جنوری 1999ء از الفضل 15/جنوری 1999ء)

……مباہلے کی برکات کا لامتناہی سلسلہ……

مباہلے کی رحمتیں، برکتیں اور اس کے پھل اگلی صدی میں آنے والی مخلوق کو عطا ہوتے چلے جائیں گے

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جتنی لعنتیں یہ ہم پر ڈالیں گے یہ ساری لعنتیں الٹ کر ان پر پڑیں گی اور جتنی لعنتیں یہ ہم پر ڈالیں گے وہ ساری رحمتوں کے پھول بن کر جماعت پر برسیں گی…………

اور میں امید رکھتا ہوں کہ جس طرح پہلے چھ ماہ میں خدا تعالیٰ نے عظیم الشان تاریخی نوعیت کے نشان دکھائے ہیں۔ اسی طرح اللہ نے چاہا تو یہ باقی چھ ماہ بھی بلکہ اس کے بعد اگلا سال اور اگلی ساری پوری کی پوری صدی اس مباہلے کی برکتوں کا پھل کھاتی رہے گی۔ **مجھے یقین ہے کہ یہ مباہلہ ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا مباہلہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ ایسے موقع پر بنایا ہے کہ اس کی رحمتیں اور اس کی برکتیں اور اس کے پھل، اگلی صدی میں آنے والی مخلوق کو عطا ہوتے چلے جائیں گے** جو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ صداقت کو قبول کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعا کو قبول فرمائے اور ان کی ہر لعنت ہم پر خدا کی رحمتوں اور برکتوں کے پھول بن کر آج بھی برسے، کل بھی برسے اور آئندہ ہمیشہ برستی رہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین"

(خطبہ جمعہ 23/دسمبر 1988ء از الفضل 29/دسمبر 1988ء)

مباہلہ کی وجہ سے الٰہی نشانات کا جو سلسلہ جاری ہوا وہ اب رکنے والا نہیں

"یہ مباہلے کا مقابلہ ہے جو جاری ہو چکا ہے ہر احمدی کو اس میں تماش بین کی طرح نہیں بلکہ حصہ لینے والوں کی طرح شامل ہونا چاہئے۔ آپ میں سے جتنے اس میں شامل ہوں گے اتنے ہی زیادہ برکتیں اور نشانات ظاہر ہوں گے۔ اس مباہلہ کے نتیجہ میں جب کہ خدا نے نصرت کے نشان دکھائے ہیں دنیا بھر سے بکثرت بیعتوں کے خطوط ملنے لگے ہیں ان کا تعلق صرف پاکستان ہندوستان سے نہیں بلکہ فجی، امریکہ، یورپ اور افریقہ سے بھی ہے............

نشانات کا سلسلہ جو جاری ہو چکا ہے وہ رکنے والا نہیں۔ کیونکہ جب خدا کی طرف سے یہ سلسلہ جاری ہو تو اس کا کوئی منتہا بھی ہوا کرتا ہے۔ مباہلوں اور روحانی مقابلوں کے نتیجہ میں فیصلہ خدا کی ان دو انگلیوں کے درمیان ہوا کرتا ہے جن کے درمیان دل بے اختیار ہوا کرتے ہیں کہ جس طرف چاہے جب چاہے خدا کی تقدیر ان کا رخ پلٹ سکتی ہے۔"

(خطاب سالانہ یورپین اجتماع خدام الاحمدیہ لندن 9/اکتوبر 1988ء از ماہنامہ خالد نومبر 1988ء)

احمدیوں سے ٹکرا کرا ے دشمنو! بکھر جاؤ گے احمدیت کا کوئی نقصان نہ کرسکو گے

"چیلنج یہ تو نہیں تھا کہ تم شرارت اور حسد کے ذریعہ ہمیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاؤ گے۔ چیلنج تو یہ تھا کہ جو خدا کا ہے اس کی تائید میں خدا تعالیٰ حیرت انگیز نشانات دکھائے گا اور تمام دنیا میں اسے غالب کرتا چلا جائے گا......

حضور انور نے حیدر قریشی کے کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ کس طرح وہ کبھی احمدیت چھوڑتا اور کبھی ایمان اختیار کرتا رہا۔ حضور نے فرمایا ایسے لوگوں کو میرا یہی جواب ہے کہ **تمہارے پیچھے جو بھی طاقت ہو تم جو کچھ کر سکتے ہو کر گزرو۔ تمہارے تمام انسانی منصوبے ناکام جائیں گے۔ جس طرح عظیم چٹانوں سے سمندر کی لہریں سر ٹکرا ٹکرا کر ناکام ہو جایا کرتی ہیں اسی طرح تم بھی احمدیوں کے ایمان کے پہاڑ سے ٹکراؤ گے اور بکھر جاؤ گے احمدیت کا کوئی بھی نقصان نہیں کر سکو گے۔** یہ چند گندے اور منافق ہیں وہ ہمارے ہیں ہی نہیں۔ وہ تم سنبھالو ان کو پکڑو اور جس بھٹی میں چاہو جلا دو۔ لیکن خدا کے بندوں پر تمہاری آگ حرام کر دی گئی ہے۔ اہل ربوہ کو غریب نہ سمجھو۔ انہیں پہلے بھی بے شمار لالچیں دی گئیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ جماعت جس نے اپنی آنکھوں کے سامنے گھر جلوائے ہوں اور ایمان سے نہ پھری ہو وہ تمہارے گھر عطا کر دینے سے یا تمہارے

ڈراوے دینے پر کیسے اپنے دین سے بہک جائیں گے۔ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ لیکن یہ سودا تمہارے لئے شدید نقصان کا سودا ہے۔

تمہارے اس حملے پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق مجھے خدا کا وہ کلام یاد آ گیا جس میں کہا گیا تھا کہ یہ کونے کا پتھر ہے وہ جس پر گرے گا اسے پاش پاش کر دے گا اور جو اس پر گرے گا وہ بھی پاش پاش ہو جائے گا پس مجھے خیال آیا کہ مسیح اوّل کی یہ شان ہے تو حضرت مسیح موعود کی یہ شان نہیں ہوگی۔ پس تم ہمیں چکنا چور کرنے کے لئے نہیں گرے بلکہ اس لئے گرے ہو کہ تم چکنا چور کر دیئے جاؤ گے پس انتظار کرو اور دیکھو کہ ہم تم پر اس قوت سے گریں گے کہ تمہیں چکنا چور کر دیں گے۔ **پس اے شیطان اور شیطانی طاقتو! جو کچھ تم سے ہوسکتا ہے کر گزرو، دغا اور فریب سے کام لو، جھوٹے وعدے کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی بھاری اکثریت خدا کے ان بندوں پر مشتمل ہے جن کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے وہ بندے ہیں جن پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔"**

(خطبہ جمعہ 19 مئی 1989ء از الفضل 4 جون 1989ء)

مباہلہ کے نتیجہ میں خدا کی تقدیر دشمنوں کو پیس ڈالے گی

"پس جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ ترقی کر رہی ہے اور رفتار میں تیزیاں آ رہی ہیں، ایسی ایسی تیزیاں جو ہمارے خواب و خیال میں بھی نہیں تھیں۔ اسی حد تک اسی نسبت سے مخالفت میں ایک نیا جنون اٹھا ہے، نیا ابال اٹھا ہے اور ہمارا دشمن بے انتہا تکلیف کی حالت میں ہے۔ ان کے سینوں پر روز دال دلی جاتی ہے اور ان کے دلوں میں غیظ و غضب کی آگ پہلے سے بڑھ کر بھڑک اٹھی ہے لیکن بے اختیاری ہے کچھ کر نہیں سکتے نہ کچھ کر سکیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی ہواؤں کے خلاف کسی کو مجال نہیں ہے کہ وہ واقعات کا رخ پھیر سکے۔ واقعات اسی رخ پر چلیں گے جس رخ پر خدا کی تقدیر کی ہوائیں چلیں گی اور خدا کی قسم خدا کی تقدیر کی ہوائیں آج اسی رخ پر جا رہی ہیں جس رخ پر ہم چل رہے ہیں اور یہ ہوائیں ہمیں اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھاتی جا رہی ہیں۔ یہ بات کسی ایک قوم تک محدود نہیں کسی ایک ملک کا قصہ نہیں، تمام دنیا میں یہی ایک نظام ہے جو جاری ہو چکا ہے کہ احمدیت کے حق میں قوموں کے دل مائل ہو رہے ہیں۔ نئے نئے مذاہب سے تعلق رکھنے والے احمدیت کی طرف رجوع کر رہے ہیں اور بڑے جوش کے ساتھ اور بڑی محبت کے ساتھ جوق در جوق، فوج در فوج احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور ان ملانوں کی کچھ پیش نہیں جا رہی۔ یہ ہکا بکا حسرتوں کے ساتھ دیکھتے ہوئے

گالیاں دیتے ہوئے اس خدا کی تقدیر کو دیکھ رہے ہیں اور کچھ کر نہیں سکتے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ بھی ایک مقدر کی بات تھی کہ جوں جوں جماعت احمدیہ نے نشو ونما پانی تھی اسی نسبت سے ان لوگوں کو ایک غضب اور حسد کی آگ میں جلنا تھا جیسا کہ قرآن کریم نے پیش گوئی فرمائی تھی " لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّار " کہ یہ اس لئے ہے یہ نشو ونما تا کہ جو منکرین ہیں وہ غیظ وغضب میں جلتے بھڑکتے رہیں اور یہی تقدیر ہے ان کی۔ یہی ان کی جزاء ہے یہی ان کی سزا ہے۔ پس وہ آخرت کی سزا اسی سزا کی ایک بڑھی ہوئی شکل ہے۔ اس دنیا میں جس غضب نے ان کو آن لیا ہے، جس آگ میں یہ جل رہے ہیں قیامت کے بعد نئی دنیا میں یہ آگ بہت زیادہ شدت کے ساتھ ان کے لئے متمثل ہونے والی ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا ان کا غیظ وغضب قطعاً آپ کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتا یہ خدا کا فیصلہ ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت تبدیل نہیں کرسکتی......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال بھی بار بار نماز پڑھنے کی کوشش میں ہوا ہے۔ اس پر اگر تم ہنستے ہو، مذاق اڑاتے ہو تو تمہاری اپنی بدبختی ہے ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتے مگر خدا کی تقدیر سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بسا اوقات تم میں سے، تم لوگوں کو ایسی عبرتناک سزا دیتا ہے کہ خدا کی تقدیر گواہ بن جاتی ہے کہ تم لوگ جھوٹے ہو اور مفتری ہو۔ چنانچہ ایک مولوی جو اس مسئلے پر اپنی طرف سے سب سے زیادہ شہرت پانے والا تھا۔ کہ مسیح موعود کے خلاف گند اچھالے، چنیوٹ آیا، وہاں اس نے تقریر کی اور اس ناپاک بات کو بار بار فخر سے دہرایا کہ مرزا غلام احمد کی وفات نعوذ باللہ من ذالک ٹٹی میں ہوئی اور ہنستا رہا اور لوگوں کو ہنساتا رہا۔ رات گئے تک وہ مجلس جاری رہی جب وہاں سے الگ ہو کر گھر جا رہا تھا تو رستے میں مین ہول کا ڈھکنا اترا ہوا تھا وہ گندے نالے میں گر گیا اور اس گندے نالے میں ڈوب کر جس میں چنیوٹیوں کی ٹٹیاں بہہ رہی تھیں اس حالت میں اس نے جان دی ہے۔ خدا کی تقدیر جب پکڑنے پر آئے تو حیرت انگیز عبرتناک کام دکھاتی ہے۔ پس ان مولویوں کو میں سمجھاتا ہوں کہ اب بدزبانی سے باز آجائیں کیونکہ میں نے بھی اب اپنے شیروں کو چھٹی دے دی ہے کہ بے شک تم لوگوں پر بددعا کریں۔ کل تک میں نے ان کو اجازت نہیں دی تھی تم بڑے فخر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمیں کچھ نہیں ہوگا آج میں ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کو اجازت دے چکا ہوں کہ مسلمانوں کے خلاف کچھ نہیں کہنا ان کے حق میں دعائیں کرنی ہیں لیکن ان بدبخت مولویوں کے حق میں بددعائیں کریں کہ

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے خدا ان کو پارہ پارہ کردے اور ان کی خاک اڑا دے ان کو ریزہ ریزہ کردے۔ پس دیکھنا آپ یہ دعا اب جبکہ احمدی دبے ہوئے صبر کے مارے ہوئے مدتوں سے اپنے غم سینوں میں دبائے ہوئے جب یہ

بددعا کریں گے تو دیکھنا ان مولویوں کا حشر کیا ہوتا ہے۔ اس لئے جس نے توبہ کرنی ہے کر لے۔ میں نے جیسے ضیاء الحق کو وارننگ دی تھی آپ کو بھی وارننگ دے رہا ہوں۔ آپ توبہ کریں اور استغفار سے کام لیں اور اپنی دنیا بھی بچائیں اور اپنی عاقبت کی بھی فکر کریں ورنہ خدا کی تقدیر آپ کو ضرور پیس ڈالے گی اور ساری دنیا اس کا نظارہ دیکھے گی............

ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ایسے ایسے عظیم نمونے ظاہر ہو رہے ہیں اور دشمن کی مخالفتوں کے آثار بھی بہت کھلے کھلے اور واضح ہو چکے ہیں **اور اب ہر جگہ ساری دنیا میں حکومتیں مخالفتوں کی پشت پناہی کر رہی ہیں بالکل ننگی ہو کے بات سامنے آ گئی ہے۔ مگر جتنی بڑی طاقتیں آپ کو مٹانے کی کوشش کریں گی اتنی ہی بڑی آسمان سے تائید آپ کے حق میں نازل ہو گی اور ہو رہی ہے اس لئے ہرگز نہ گھبرانا ہے نہ ناشکری کرنی ہے یہ حمد و شکر کے دن ہیں ہم ایسے زمانے میں داخل ہو گئے ہیں کہ صبح اور شام تسبیح و تحمید کرتے ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے نئی فتوحات کے میدانوں اور نئی دنیاؤں میں آپ نے داخل ہونا ہے یہ آپ کا مقدر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی..............**

اور اب وہ دور آ گیا ہے جبکہ بڑی قوت کے ساتھ دنیا احمدیت کی طرف کھینچی جانے والی ہے خدا گواہ ہے اور آسمان گواہ ہے کہ میں جو کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں آنے والے دن بتائیں گے کہ ایسا ہی ہو گا۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 28؍ اگست 1994ء از الفضل انٹرنیشنل 4؍ نومبر 1994ء)

......حج بیت اللہ اور خانہ کعبہ کے بارے میں پیشگوئیاں......

آسمان پر ہمارے لئے انشاء اللہ بیت اللہ کی راہیں کھولی جا رہی ہیں

"میں نے رؤیا میں پھر حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم کو دیکھا اور مختصر سی خواب ہے لیکن اتنی گہری لذت میرے لئے چھوڑ گئی کہ وہ بقیہ ساری رات بھی سوتے بھی اور جاگتے بھی اس لذت کو سارا جسم اور روح کا ذرّہ ذرّہ محسوس کر رہا تھا۔ حضرت اماں جان تشریف لائی ہوئی ہیں کہیں اور میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں، السلام علیکم کہتا ہوں......

تو مجھے دیکھتے ہی کہتی ہیں کہ میرے لئے یہ انتظام کرو کہ لفظ انتظام کا تو نہیں بولا لیکن مطلب ہے کہ مجھے ساتھ لے کر ہیلی کاپٹر پر بیت اللہ کے طواف کروا دو۔ تو میں کہتا ہوں ہاں اماں جان میں ابھی کروا دیتا ہوں۔ اس

وقت میرے ذہن میں یہ نہیں ہے کہ ابا جان زندہ ہیں یا فوت ہو چکے ہیں؟ میں بالکل یوں محسوس کرتا ہوں جیسے اماں جان ابا جان سے مخاطب ہوتی تھیں اور وہ محسوس کرتے ہوں گے یعنی میرا تصور ہے درمیان میں کوئی رشتہ نہیں آتا تھا۔ بس میں ہی ہوں جسے مخاطب ہونا تھا۔ آپ نے۔ آپ فرماتی ہیں کوئی انتظام کرو نا! ہیلی کاپٹر کا انتظام کرو اور مجھے بیت اللہ کے طواف کروا دو تو میں کہتا ہوں اچھا اماں جان کل ہی انتظام ہو جائے گا اور ذہن میں کوئی روک نہیں ہے کہ کیسے ہوگا؟ ان مشکل حالات میں؟ ان دشمنیوں میں جب کہ احمدیوں کا حج بھی بند ہے ہیلی کاپٹر پر بیت اللہ کا طواف کیسے؟ لیکن کوئی ذہن میں روک نہیں ہے۔ ایسا ہے جیسے آپ نے فرمایا اور ہو گیا۔ تو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمارے لئے کئی خوش خبریوں کا پیغام ہے۔ **آسمان پر ہمارے لئے انشاء اللہ بیت اللہ کی راہیں کھولی جا رہی ہیں۔** ہیلی کاپٹر پر طواف کا یہ مطلب ہے کہ خدا کی نصرت احمدیوں کو لے کر خانہ کعبہ کے گرد منڈلانے لگی ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کا وہ شعر قبولیت کے مقام کو پہنچا ہے۔

يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ: 594)

کہ اے اللہ! میرا بدن تو اڑتا ہوا خانہ کعبہ کی طرف جا رہا ہے کاش مجھے واقعۃً اڑنے کی طاقت ہوتی۔ پس اس رؤیا کے بعد سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کا یہ مصرعہ میرے ذہن میں آیا۔

يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

اس کا اس رؤیا سے گہرا تعلق ہے، پس حضرت اماں جان کا یہ فرمانا کہ بیت اللہ کا طواف تو کروا دو ہیلی کاپٹر میں، بہت گہرا پیغام ہے۔ اس میں آپ جتنا غور کریں آپ کو نئے مضمون سمجھ میں آئیں گے۔ اس میں درد بھی ہے کہ زمین کی راہیں تو زمین والوں نے بند کر دی ہیں مگر ہم اپنے دکھوں کا کیا کریں کہ جو حضرت محمد مصطفی ﷺ اور ان مقاصد کے عاشق ہیں، جن کی خاطر خانہ کعبہ تعمیر ہوا تھا، ہماری روحیں اس مبارک خانہ کا طواف کرتی رہتی ہیں۔ پس اماں جان کا یہ فرمانا کہ ہیلی کاپٹر پر اس کے طواف تو کروا دو اس حسرت کا بھی اظہار اس میں ہے اگرچہ خوشخبری بھی ہے لیکن اس کے پیچھے ایک دکھ ہے اور اس دکھ سے یہ خوش خبری پھوٹی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی خاطر جو بھی دکھ اٹھائے جاتے ہیں انہی سے پھر روشنی اور خوشخبری کی شعاعیں بھی پھوٹا کرتی ہیں۔ خدا کرے کہ جلد تر اس خوش خبری کے پورے ہونے کے دن بھی آئیں اور ہماری روحیں جس طرح بیت اللہ کا طواف کرتی ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ زمین کی راہیں بھی کھولے اور ہمارے جسم بھی خانہ کعبہ کا طواف کرنے لگیں۔"

(خطبہ عید الفطر 17 رمئی 1988ء از خطبات عیدین صفحہ 99-88)

تمام دنیا کے احمدیوں کو خانہ کعبہ کے حضور حاضر ہوکر بیت الحرام کے طواف کی توفیق ملے گی۔ انشاءاللہ

"پس اے عُشّاقِ محمد مصطفیٰ ﷺ اور اے عُشّاقِ توحیدِ الٰہی جنہوں نے توحیدِ الٰہی کے راز محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیکھے ہیں، جنہوں نے لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ کی تفسیر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے پائی ہے۔ جنہوں نے عرفان الٰہی کے تمام راز خُم خانۂ توحیدِ محمد مصطفیٰ ﷺ سے جام بھر بھر کے پیئے ہیں، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جب تک تم خدا کی رضا کی خاطر اس حج سے رکے رہو گے جس کی راہ میں تمہارے لئے خطرات درپیش ہیں اور جھوٹی عزتوں کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرو گے، خدا کی قسم آسمان پر محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت کے ظل کے طور پر تمہارا حج ضرور قبول کیا جائے گا اور ضرور قبول کیا جائے گا اور ضرور قبول کیا جائے گا۔ پس اے وہ حاجیو! جو بظاہر حج سے محروم ہو! تمہیں مقبول حج کی مبارک ہو اور یہ عید آج کے لئے بھی مبارک ہو کل کے لئے بھی اور آئندہ ہمیشہ تمام احمدیوں کی نسلوں کے لئے مبارک ہو۔

اس ضمن میں میں اپنی مبشر رؤیا کا ذکر کر دیتا ہوں مجھے نظر آ رہا ہے کہ آسمان پہ ایسے فیصلے ہوئے ہیں کہ دنیا کی تقدیریں خدا کی تقدیر کے تابع بدل دی جائیں گی۔ رؤیا میں مَیں نے حضرت اماں جان نصرت جہاں (نوّر اللہ مرقدھا) کو دیکھا تھا اور اس کا ذکر پہلے بھی میں کر چکا ہوں۔ عید سے پہلے، گزشتہ عید سے پہلے میں نے رؤیا میں آپ کو دیکھا، بالکل مختصر سی رؤیا تھی لیکن بالکل ایسے جیسے ایک زندہ نظارہ دیکھا جا رہا ہو اور بہت ہی عجیب کیفیت پیچھے چھوڑ جانے والی تھی۔ آپ تشریف لائیں مجھے کہا کہ میاں ہیلی کاپٹر کا انتظام کرو اور مجھے ہیلی کاپٹر پر بٹھا کر خانہ کعبہ کا طواف تو کروا دو۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں اماں جان میں کرتا ہوں اور یہ رؤیا ختم ہو گئی۔ اتنی مختصر رؤیا اتنا گہرا اثر میرے دل پر چھوڑ گئی کہ ساری رات اس کی کیفیت میں میں کھویا گیا، سارے بدن کو یوں جیسے کسی نے سہلا دیا ہو۔ ایک عجیب کیفیت تھی درد کی، عجیب کیفیت تھی تسکین کی اور طمانیت کی۔ خدا تعالیٰ نے اس چھوٹی سی رؤیا کے ذریعہ مجھے خوش خبری عطا فرمائی۔ ہیلی کاپٹر میں یہ مضمون بھی ہے کہ گو دنیا میں تمہارے لئے ابھی وہ راہیں کھلی نہیں جن پر چل کر تم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہو۔ **لیکن میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ آسمان پر ان راہوں کو کھولنے کا فیصلہ کیا جا رہا ہے اور یقیناً وہ وقت آئے گا جب کہ آسمان کی تقدیر دنیا کی تقدیر پر غالب آ جائے گی اور تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنے دلوں کو عشق کی مے سے بھر بھر کے خانہ کعبہ کے حضور حاضر ہو کر عشق اور محبت**

اور والہیت کے ساتھ بیت الحرام کے طواف کی توفیق ملے گی۔ انشاءاللہ و باللہ التوفیق۔"

(خطبہ عیدالاضحیہ 24/جولائی 1988ء از خطبات عیدین صفحہ 456-457)

خدا کی قسم وہ دن ضرور آئے گا جب آسمان سے یہ طواف پھر زمین پر اتارا جائے گا خانہ کعبہ بھی آپ کا ہوگا

"پس خدا کرے کہ ہمارا یہ حج قبول ہو کہ ہمارے جسم اگر اس پاک مقدّس گھر تک پہنچنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو اے کاش ہماری روحیں ہمیشہ خدا کی محبت میں، خدا کے تصور میں اس کے گرد طواف کرتی رہیں اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے زمین کی آنکھیں یہ نظارہ دیکھنے سے محروم رہیں گی۔ زمین کے کان ان آوازوں کو نہیں سن سکیں گے جو آپ کی روحوں سے ملاًئے اعلیٰ میں بلند ہو رہی ہوں گی مگر خدا اس نظارے کو دیکھے گا، خدا ان آوازوں کو سنے گا اور محبت اور پیار کی آنکھ سے ان نظاروں کو دیکھے گا محبت اور پیار کے کانوں سے ان آوازوں کو سنے گا۔ اگر یہ ہو تو ہمارا حج ہمیشہ کے لئے قبول ہے۔ ہمیں پھر کوئی پرواہ نہیں کہ ظاہری طور پر دشمن نے ہمیں کن نعمتوں سے محروم کر رکھا ہے؟ مگر اگر یہ حج نہ ہو تو پھر سب کچھ ہاتھ سے گیا پھر نہ دنیا رہی نہ آخرت رہی اور یہ حج تم کرتے رہو گے تو خدا کی قسم آسمان سے زمین کی تقدیر بھی تبدیل کر دی جائے گی۔ خدا گواہ ہے کہ آج اگر بیس لاکھ مسلمان جو مسلمان تو ہیں مگر احمدیت سے تعلق نہیں رکھتے طواف بیت اللہ کر رہے ہیں اور آواز دے رہے ہیں اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اللہ بہتر جانتا ہے ان کی آوازوں میں کیسی صداقت ہے مگر جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے حقیقت حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پیش کی ہے اگر آپ اس حقیقت کو سمجھتے رہیں اور ہمیشہ کے لئے آپ اور آپ کی نسلیں اور ان کی روحیں ملاًئے اعلیٰ جس پر ہمیشہ اللہ کی محبت اور اس کے عشق میں طواف کرتی رہیں **تو خدا کی قسم ہے کہ وہ دن ضرور آئے گا جب کہ آسمان سے یہ طواف پھر زمین پر بھی اتارا جائے گا خانہ کعبہ بھی آپ کا ہوگا اور اوپر خانہ کعبہ کا اصل وہ جس کے گرد خانہ کعبہ کی تعمیر ہوئی ہے وہ بھی آپ ہی کا ہو جائے گا۔** پھر بعید نہیں کہ اگلی صدی بیس لاکھ کی بجائے ایک کروڑ عشاق محمد مصطفیٰ ﷺ کو یہ طواف کرتے ہوئے دیکھے۔ ان کے دلوں کی ہر وہ آواز ہو کہ ان کا ایک ثانی ان کا ایک مماثل آسمان پر اللہ کے وجود کے گرد بھی طواف کر رہا ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

(خطبہ عیدالاضحیہ 8/اپریل 1996ء از خطبات عیدین صفحہ 205-206)

......متعدد جامعات کھولے جانے کی پیشگوئی......

اب ایک جامعہ نہیں رہے گا بلکہ متعدد جامعہ ساری دنیا میں پھیل جائیں گے

"مربیان کی تعداد میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت 43 ملکوں میں 208 مربیان کام کر رہے ہیں جبکہ گزشتہ سال 41 ممالک میں 182 تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سال میں 26 مرکزی مربیان کا اضافہ ہوا۔ لیکن چونکہ آئندہ یہ خطرہ تھا کہ مرکزی مربیان کی تعداد میں کمی آ جائے گی کیونکہ حکومت پاکستان نے باہر سے آنے والے واقفین کا راستہ بند کر دیا اور جو تعلیم حاصل بھی کر رہے تھے افریقہ کے بعض ممالک کے طالب ان کو تعلیم مکمل کئے بغیر واپس بھجوانا شروع کر دیا۔ چنانچہ اس کا بھی وہی جواب دیا جانا تھا جو قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے۔ چنانچہ ہم نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ افریقہ کے کئی ممالک میں اور انشاء اللہ جب توفیق ملے گی تو یورپ میں بھی نئے جامعہ احمدیہ کھولے جائیں گے۔ دو ممالک میں اس کی داغ بیل ڈالی جا چکی ہے۔ ایک تیسرے ملک میں بھی کام شروع ہو چکا ہے۔ ابھی تو آغاز ہے اتنے زیادہ عملے کی بھی ضرورت نہیں لیکن عملہ بھی اللہ تعالیٰ مہیا فرما دے گا۔ تو امید ہے کہ **اب انشاء اللہ تعالیٰ ایک جامعہ نہیں رہے گا بلکہ متعدد جامعہ ساری دنیا میں پھیل جائیں گے اور سینکڑوں کی بجائے ہزاروں طالب علم پیدا ہوں گے**۔ آپ دیکھئے کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی سکیم تو نہیں ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو سارا انتظام کر رہے ہیں۔ اس کی تقدیر ہے جو دکھوں میں سے آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہی ہے۔ کھلتی چلی جا رہی ہے۔"

(خطاب جلسہ سالانہ یو۔ کے یکم اگست 1987ء دوسرا روز از ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ اکتوبر 1987ء)

......جگہ جگہ جلسے اور لنگر کی پیشگوئی......

ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر جاری ہوگا

"چونکہ اب جلسے کا یہ نظام دنیا کے 20 سے زائد ممالک میں خدا کے فضل سے جاری ہو چکا ہے اور رفتہ رفتہ پھیلتا جا رہا ہے اور امید ہے کہ چند سال کے اندر اندر انشاء اللہ ایک قادیان کا جلسہ اپنے ہم شکل اتنے جلسے پیدا کر دے گا کہ 100 ممالک سے زائد میں ویسے ہی جلسے ہوا کریں گے اور **ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر جاری ہوگا**۔"

(خطبہ جمعہ 20/ جولائی 1990ء از الفضل 10/ اکتوبر 1990ء)

عالمی بیعت دراصل بہت بڑے عالمی جلسے کی تیاری ہے جس کی دنیا میں کوئی نظیر نہ ہوگی

"ایک شخص نے بہت حکمت کی بات کی ہے۔ اس نے کہا کہ **عالمی بیعت دراصل بہت بڑے عالمی جلسے کی تیاری ہے اور مجھے تو اس سے یہ پیغام ملا ہے کہ اب ہمیں بہت وسیع عالمی جلسے کی تیاری کرنی چاہئے جس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ہوگی**۔ بات سچی ہے۔ میں بھی یہی سمجھتا ہوں تو دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی تیاری اس رنگ میں کرنے کی توفیق بخشے۔ (انتظامی تربیت تو اللہ کے فضل سے ہو ہی رہی ہے۔ خدا سے ہم یہی امیدیں لگائے بیٹھیں گے۔ یہی دعا ہوتی ہے) کہ جماعت کے انتظام بہتر سے بہتر ہوتے چلے جائیں مگر آنے والوں کی روحانی مہمان نوازی، ان کی دینی تربیت کی صلاحیت پیدا کرنا اور ان اجتماعات کو ایک عظیم روحانی اجتماع میں تبدیل کرنا یہ ہمارا اوّل مقصد ہے اور اسی مقصد پر نگاہ مرکوز رہنی چاہئے۔ اس مقصد کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھتے ہوئے دعائیں کریں کہ خدا ہمیں اسی طرح کے عالمی جلسوں کی توفیق بخشے جو دنیا کے لحاظ سے بھی نظیر نہ رکھتے ہوں۔ اور دین کے لحاظ سے بھی نظیر نہ رکھتے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ 13ر اگست 1993ء از الفضل 19ر دسمبر 1993ء)

...... وَسِّعْ مَكَانَكَ ......

وَسِّعْ مَكَانَكَ کے الہام کے تحت آپ کے گھروں، مشنوں اور بیوت الذکر کو بھی برکت دی جائے گی اور وہ وسیع کیے جائیں گے

"میں نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا تھا کہ 1982ء کو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے یہ اہمیت اس پہلو سے بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وَسِّعْ مَكَانَكَ کا الہام 1882ء میں ہوا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس الہام کے ایک سو سال کے بعد وَسِّعْ مَكَانَكَ کا ایک نیا دور جماعت کے سامنے آنے والا ہے۔ اس لئے کمر ہمت کس لیں اور تیار ہو جائیں۔ **میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے گھروں کو بھی برکت دی جائے گی اور وہ وسیع کیے جائیں گے۔ اسی طرح آپ کے**

مشنوں کو بھی برکت دی جائے گی اور وہ وسیع کئے جائیں گے آپ کی بیوت الذکر کو بھی برکت دی جائے گی اور وسیع کی جائیں گی۔ الغرض یہ الہام ایک نئی شان کے ساتھ اس صدی میں پورا ہونے والا ہے۔

پس یہ ساری اسلام کی برکتیں ہیں۔ اسلام ایک ایسی عظیم الشان صداقت ہے کہ جو غالب آنے کے لئے قائم کی گئی ہے اور لازماً غالب آ کر رہے گی۔ ہم نے تو صرف لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا ہے اس وقت دنیا کی ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں اور تقاضے بھی پھیل رہے ہیں۔ اس لئے آپ تیاری کریں۔ آپ میں سے ہر ایک کو مبلغ بننا پڑے گا۔ اب دس، بیس یا تیس یا چار سو یا پانچ سو یا ہزار مبلغ کا بھی کام نہیں رہا۔ اب تو یہ تقاضے بہت پھیل چکے ہیں............

آج یہ وقت نہیں رہا کہ دس بیس یا سو یا ہزار مبلّغ کام کریں۔ آج ساری جماعت کو اسلام کی خاطر ہمیں جھونکنا پڑے گا۔ اس کے بغیر اسلام زندہ نہیں رہ سکتا............ غرضیکہ آج اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سب کچھ اپنے خدائے واحد و لاشریک کے حضور پیش کر دیں۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات میخ کی طرح گاڑ دی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جماعت سارے تقاضوں کو پورا کرے گی۔ اور فتح کے وہ دن جو خواب کی طرح دور نظر آ رہے تھے۔ وہ ہمیں بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے دکھائی دیں گے۔ یہاں تک کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دیکھ لیں گے۔"

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 27؍دسمبر 1982ء دوسرا روز از الفضل 3؍مئی 1983ء)

اتنی عظیم وسعتیں عطا ہوں گی کہ ان کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو فضل ہم پر نازل ہوئے ہیں ہماری وسعت کے مطابق ہیں یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ یہ نعمتیں ہمیں عطا فرماتا اگر اس کے نزدیک ہماری وسعت کے اندر ان کو سنبھالنا نہ ہوتا اپنی وسعتوں کے اس حصے کو بڑھا دیں جو ابھی تک آپ سے کھوئے ہوئے ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک عبادت کے اس مضمون پر چل کر جو میں نے بیان کیا ہے اپنی وسعتوں کو بہت بڑھا سکتا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ ساری (**مخلصاً له الدين**) بنے یعنی بننے کی کوشش شروع کر دے **تو اتنی عظیم وسعتیں عطا ہوں گی کہ ان کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے** ایک سال میں تیس لاکھ کیا کروڑ بھی ہو جائیں گے تو آپ کی وسعت کے اندر رہیں گے۔ پس آئندہ کی ترقیات اگر خدا سے مانگنی ہیں تو جو عطا ہوئی ہیں ان کا شکر ادا کریں ان کے شکر کا حق ادا کریں ان کو سنبھالنے کا حق ادا کریں۔"

(خطبہ جمعہ یکم اگست 1997ء از الفضل انٹرنیشنل 19؍ستمبر 1997ء)

ہر جہت سے تمہاری زمین پھیلتی چلی جائے گی اور اسے نئی وسعتیں عطا ہوں گی

"خدا کی انگلی آسمان سے اشارے کر رہی ہے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے صبر کیا، میں تمہیں بے حساب اجر دوں گا، اور ہر جہت سے **تمہاری زمین پھیلتی چلی جائے گی اور نئی وسعتیں اسے عطا ہوتی چلی جائیں گی** اور اپنے مخالفین کی وہ دنیا دیکھ کر ایک لمحہ کے لئے بھی مایوس نہ ہونا کہ ان کی عمر ذرا لمبی ہوگئی کیونکہ خدا کہتا ہے کہ وہ خود جانتے ہیں کہ ان کا زمانہ تیزی سے گذرتا چلا جا رہا ہے اور ان کی زمینیں تنگ ہوتی چلی جا رہی ہیں، خدا کی تقدیر کا گھیرا روز بروز ان پر زیادہ تنگ ہوتا جا رہا ہے۔ جہاں یہ باتیں ہمارے لئے نئے حوصلے عطا کرتی ہیں، کبھی نئے اطمینان بخشتی ہیں وہاں شکر کی طرف بھی تو توجہ دلاتی ہیں۔ اس لئے کثرت سے خدا تعالیٰ کا شکر کریں، دن رات خدا کا شکر کریں کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ بھی وعدہ ہے کہ شکر کرو گے تو پھر میں زیادہ بڑھا دوں گا یہ بھی ایک جہت ہے وسعت کی تو شکر کریں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اس شکر کے نتیجے میں بھی آپ کو نئی وسعتیں عطا فرمائے گا۔ انشاءاللہ"

(خطبہ جمعہ 30/اگست 1985ء از ضمیمہ ماہنامہ انصاراللہ ستمبر 1985ء)

آسمان سے خدا کی طرف سے ایسے فرشتے اتریں گے
جو آپ کی زمینیں بڑھاتے چلے جائیں گے

"اور اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ کا مطلب ان معنوں میں یہ بنتا ہے کہ اگر تم ایک تھے تو تمہیں پھیلا دیا جائے گا اور زیادہ زمینیں تمہارے سپرد کر دی جائیں گی خدا کی زمینیں بہت ہیں اس لئے فکر نہ کرنا تمہارے پاؤں تلے سے زمین نہیں نکالی جائے گی بلکہ تمہاری زمین بڑھائی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہی ہوا۔ ہندوستان میں جب سے جماعت احمدیہ شروع ہوئی ہے آج تک اتنی بیعتیں نہیں ہوئیں جتنی اس سال ہوئی ہیں جبکہ مولویوں نے اپنا پورا زور مار دیا تھا۔ ہر طرح کے ہتھیار استعمال کئے، ہر طرح کے حربے اختیار کئے یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بے انتہا بکواس اور گندگی اچھالی گئی اور علاوہ ازیں نو احمدیوں پر بدنی ظلم کئے گئے۔ بعض علاقوں میں گاؤں کے گاؤں ان پہ چڑھ آئے اور اب خدا کے فضل سے اسی ظلم کے سائے تلے جماعت احمدیہ آگے بڑھی ہے اور بعض علاقوں میں جہاں یہ ظلم ہو رہا تھا میں نے ان کو تاکید کی تھی کہ تم نے رکنا نہیں

یہ تم عہد کرو اور یہ صبر کا حصہ ہے۔ جو مرضی ہو تم صبر کے ساتھ ذکر الٰہی کرتے ہوئے آگے بڑھو اور ضرور تم کامیاب ہوگے..........

پس انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو نئی تحریک وہاں چلی ہے یہ بھی خود ان کے منہ پر ہی پڑے گی اور ان کے لئے کوئی بھی چارہ نہیں اب جماعت احمدیہ کے مقابلے کا۔ یہ تحریر بتا رہی ہے کہ دل میں یقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ جیت چکی ہے۔ جب بھی غیر مسلم بنانے کے لئے حکومتوں سے درخواستیں کی جائیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ عوام کی نظر میں احمدیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اگر یہ مولوی ہندوستان کے عوام کی نظر میں احمدیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو اس کثرت سے جماعت احمدیہ وہاں نہ پھیلتی اس لئے اب ان مشرکوں سے مدد مانگ رہے ہیں وہ جو خدائے واحد کے قائل ہی نہیں ہیں ان کو درخواستیں دے رہے ہیں کہ خدا کے واسطے ہماری مدد کو آؤ ورنہ احمدی ہم سب کو کھا جائیں گے یہ ہے خلاصہ ان کی تحریک کا۔

پس جماعت احمدیہ جب تک صبر پر قائم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کا کوئی بھی بال بیکا نہیں کر سکتا کوئی بگاڑ نہیں سکتا لیکن توکّل ساتھ رکھیں یقین رکھیں خدا پر اور ناجائز حربے استعمال نہ کریں یہ دو شرطیں ہیں جو لازم ہیں۔ اگر یہ شرطیں آپ پکڑے رکھیں گے **تو خدا کے فضل کے ساتھ ضرور پھیلتے چلے جائیں گے**..........

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم حسن عمل دکھاؤ ان معنوں میں نہیں کہ نتیجے کے لئے تمہیں مرنے کے بعد تک صبر کرنا پڑے گا۔ حسن عمل دکھاؤ اور صبر کرو تو اسی دنیا میں تمہاری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے صبر کے نیک نتیجے نکلیں گے۔ تمہارے حسن عمل کے بہت خوبصورت نتائج تمہاری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہونگے اور ان نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ "**اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ**" اللہ کی زمین کو وہ کھلا اور پھیلا ہوا دیکھیں گے "**اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ**" کا مضمون اس آیت کے معاً بعد رکھا گیا ہے حالانکہ بظاہر اس کو صبر کے ساتھ جوڑا جاتا ہے اب خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں صبر سے پہلے "**اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ**" رکھا ہے۔ جس کا اس وعدے سے تعلق ہے **فی ھذاالدنیا حسنۃ**۔

ایک تو صبر کرنے والوں کے لئے یہ خیال کہ خدا کی زمین وسیع ہے یہ ان کی تقویت کا موجب بنتا ہے مگر یہاں حسن عمل دکھانے والوں کو وسعت ارضی کا وعدہ دیا گیا ہے اس دنیا میں ان کو کیا خوبصورت نتائج دکھائے جائیں گے۔ ایک یہ ہے "**اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ**" کہ خدا کی زمین بڑی وسیع ہے اور نئی نئی زمینیں تمہیں دکھائی جائیں گی، نئی نئی قومیں تمہارے سامنے لائی جائیں گی۔ جیسے کہ مسیح نے پیشگوئی کی تھی کہ کنواریاں اس کا انتظار کر رہی ہیں مسیح کے متعلق کہا گیا ہے بائبل میں مراد یہ تھی کہ کنواری قومیں ایسی قومیں جن پہ پہلے خدا تعالیٰ کے پیغام کی کاٹھی نہیں ڈالی گئی۔

پس جماعت احمدیہ کو "اَرْضُ اللّٰـهِ وَاسِعَةٌ" کہنے میں ایک پیشگوئی ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری زمین کو پھیلائے گا اور وسیع کردے گا جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ فرمایا "اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا" کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ ان سب کی زمینیں کاٹی جارہی ہیں اور محمد رسول اللہ کی زمینیں بڑھ رہی ہیں اور جتنی ان کی زمینیں کم ہوتی ہیں آنحضرت ﷺ کی زمینیں بڑھتی چلی جارہی ہیں تو ایک تو یہ معنی ہے "اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ" کا کہ تمہاری زمین ضرور پھیلے گی اور دوسرا یہ معنی ہے کہ اور قوموں کی طرف بھی توجہ کرو۔ جن جگھوں پہ خدا تعالیٰ تمہیں کامیابی عطا کرتا ہے وہاں تک نہ ٹھہرے رہو اگر تم تلاش کرو گے تو خدا کی زمین بہت پڑی ہوئی ہے کام والی۔ پس ایک بنیادی فرض کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے جو عام طور پر لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا اور یہ دکھائی نہ دینے کی وجہ سے تبلیغ کرنے والوں کو بعض دفعہ بہت بڑا نقصان پہنچ جاتا ہے......

اکثر ظلم کا نشانہ جماعت احمدیہ ہی بنائی گئی ہے لیکن مظلومیت کا پھل بھی آپ چکھ رہے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ بہتر ہے‘ **یہ خوبصورت پھل ہے‘ یہ طیبہ رزق ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آسمان سے باتیں کرنے والے درخت ہیں جو پھیلیں گے اور ساری زمین پر غالب آسکتے ہیں اگر خدا چاہے......**

اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سے ملکوں میں جماعت اس تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے کہ جہاں پہنچ کر پھر الٹ جایا کرتی ہے دوسری طرف رفتار ایک حد تک تو ان معنوں میں بے حساب بھی ہوتی ہے اور حساب بھی رکھتی ہے‘ بے حساب یہ کہ ہماری توقع سے بہت زیادہ مل رہا ہے‘ حساب یہ کہ دگنا ہو رہا ہے اور پھر دگنا اور پھر دگنا مگر آخر پہ جا کر عموماً دیکھا گیا ہے کہ پھر ساری جماعت باقی سارے ملک پر اثر انداز ہوگی اور وہ تھوڑی تھوڑی تعداد میں آنے کی بجائے ایک دم سارے کا سارا ملک ٹوٹ جاتا ہے اس کو پنجابی میں کہتے ہیں ڈھایا پڑ گیا۔ ایک دریا جب سیلاب میں طغیانی دکھاتا ہے تو ایک موقع پر آکر پہلے کناروں کو erode کرتا چلا جاتا ہے اسکے بعد پھر جب ڈھایا پڑتا ہے تو سارے کے سارے کنارے ٹوٹ ٹوٹ کے نیچے جاگرتے ہیں اور پھر وہ دریا کی حدود میں نہیں رہتا پانی بلکہ باہر نکل کر سارے ملک میں پھیل جاتا ہے۔

اس پہلو سے مجھے بعض ملکوں میں ڈھایا پڑنے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر آپ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اگلے دو سال میں ہمیں ضرور خدا تعالیٰ ایسے حیرت انگیز نظارے دکھائے گا جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن ساری جماعت کے لئے ان سب کے لئے دعا کرنا ضروری ہے............ یہ بھی جماعت کا صبر تھا کہ کوششیں نہیں چھوڑیں اور اب جو آسمان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی آواز اتر رہی ہے اور تصویروں کے ساتھ اتر رہی ہے۔ یہ بھی دراصل صبر ہی کا پھل ہے اور زمین کی وسعتوں کا ایک یہ بھی

نشان ہے "اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ" کا یہ آخری معنی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے جو وسائل عطا کئے ہیں ان میں وہ ساری زمینیں بھی جو ہم جہاں تک پہنچ نہیں سکتے تھے مثلاً عربوں کی زمینیں، اب آسمان سے خدا تعالیٰ کی آواز ان تک اتر رہی ہے اور وہ زمینیں جماعت احمدیہ کے قبضے میں آرہی ہیں اگر آپ اسی طرح ہر پہلو سے جو جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اپنے سامنے رکھتے ہوئے کوششیں کریں گے زمین پر پھیلیں گے آسمان سے بھی اتریں گے تو امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ کام جو آپ کو مشکل دکھائی دے رہا ہے آئندہ چند سالوں میں اگلی صدی شروع ہونے سے پہلے پہلے ممکن ہو جائے گا۔

میں اسی پہلو پر غور کر رہا تھا تو خدا تعالیٰ کے احسانات کے نیچے میرا سارا وجود ٹوٹ گیا۔ پھر مجھے ایک دم خیال آیا کہ اے اللہ کئی لوگوں کو تو خوابیں دکھاتا ہے اور وہ ان کی تعبیروں کے انتظار میں اپنی عمریں گنوا بیٹھتے ہیں تو مجھے ہر سال نئی خوابیں دکھاتا ہے اور ہر سال ان نئی خوابوں کی تعبیریں پوری کر دیتا ہے اس احسان کا بدلہ تو ہو ہی نہیں سکتا مگر اس احسان کے نتیجے میں جو شکر کا حق آتا ہے وہ بھی انسان ادا نہیں کر سکتا۔ شکر کے میدان میں بھی آگے بڑھیں **آسمان سے لازماً خدا کی طرف سے ایسے فرشتے اتریں گے جو آپ کی مدد کریں گے اور آپ کی زمینیں بڑھاتے چلے جائیں گے کیوں کہ وہ خدا کی زمینیں بننے والی ہیں۔** اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ 11/جولائی 1997ء از الفضل انٹرنیشنل 29/اگست 1997ء)

...... جماعت کے اموال ونفوس میں برکت ......

ساری دنیا کی طاقتیں مل جائیں ان کے خزانے اربوں ارب سے ضرب کھائیں تب بھی ہمارا روپیہ جیتے گا اور ضرور جیتے گا

"پس دنیا کی آنکھ تو اس روپے کو ایک غریب اور نادار جماعت کا تھوڑا سا سرمایہ دیکھتی ہے۔ ایسا تھوڑا سرمایہ کہ دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی حکومت بھی اس سرمایہ کے مقابل پر سینکڑوں گنا زیادہ طاقتیں رکھتی ہے لیکن اللہ کی رضا کی آنکھ اس میں غریبوں کے آنسوؤں کے موتی دیکھ رہی ہے۔ اللہ کی رضا کی آنکھ ان روپوں میں مومنوں کے قلب وجگر کے ٹکڑے دیکھ رہی ہے۔ ان امیروں کے اخلاص اور پاکیزگی کے جواہر دیکھ رہی ہے جنہوں نے فتنہ و فساد میں مبتلا ہونے کی خواہشوں کے باوجود اور گندگی میں مبتلا ہونے کی خواہشوں کے باوجود اللہ کی پاک رضا کی چادر اوڑھ لی۔ یہ وہ ساری چیزیں ہیں جن کو اللہ کی نظر محبت اور پیار سے دیکھتی ہے اور ان کو قبول فرماتی ہے۔

پس اس روپے کی حیثیت عام دنیا کے روپے کی حیثیت سے بالکل مختلف اور جداگانہ ہے۔ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ کوئی مقابلہ نہیں۔ پیمانہ ہی مختلف ہے۔ پھر دنیا کی آنکھ اس روپے کو روبلز (Roubles) کی شکل میں دیکھ رہی ہے۔ اور روپے کی شکل میں اور ٹکوں (Takka) کی شکل میں اور پونڈوں کی شکل میں اور ڈالروں کی شکل میں اور ینز (Yens) کی شکل میں اور کروناز (Kronas) کی شکل میں اور پسیتاز (Pasetas) کی شکل میں دیکھ رہی ہے اور ان پر مختلف تصویریں دیکھتی ہے۔ کہیں اشتراکیت کے نشان اس میں نظر آتے ہیں۔ کہیں درانتی۔ کہیں ہتھوڑے کہیں بادشاہوں کی تصویریں۔ کہیں جارج واشنگٹن کی شبیہ ان کو دکھائی دیتی ہے۔ کہیں قائداعظم کی تصویر بھی وہ اس پر دیکھتے ہیں۔ مگر ایک عارف باللہ اس روپے میں سوائے اپنے رب کے اور کوئی تصویر نہیں دیکھتا۔ اللہ کی تصویر ہے اس کا چہرہ ہے جس کو قرآن کریم مالی اصطلاح میں لوَجہ اللہ کہتا ہے یعنی اللہ کی وجہ کی خاطر جیسے اردو میں ہم کہتے ہیں اس کے منہ کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

ع تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 225)

یہ اردو کا محاورہ ہے۔ عربی میں بھی یہی محاورہ ہے وجہُ اللہ یعنی اللہ کا چہرہ اس کی رضا۔ تو جس چہرہ کی خاطر جس منہ کی خاطر یہ قربانیاں کی جاتی ہیں۔ وہ اسی منہ کی تصویر بنی ہوئی اس پر دیکھتے ہیں۔ دنیا کے ممالک کے اپنے ملکی قوانین نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں۔ ان کے Tarrif (ٹیرف) کے قوانین نظروں سے اٹھ جاتے ہیں۔ صرف وجہُ اللہ ان کو نظر آتا ہے ہر اس روپے پر۔ ہر اس پیسے پر اور ہر اس دھیلے پر جو جماعت احمدیہ قربانی کے طور پر اپنے رب کے حضور پیش کر رہی ہے۔

پس ساری دنیا کی طاقتیں مل جائیں اور ان کے خزانے اربوں ارب سے ضرب کھا جائیں تب بھی یہی ہمارا روپیہ جیتے گا اور ضرور جیتے گا کیونکہ اس کے مقدر میں شکست نہیں لکھی ہوئی۔ یہ اللہ کی رضا کی خاطر پیش کیا جا رہا ہے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس روپیہ کو پاک اور صاف رکھے اور اس ایمان میں برکت دیتا چلا جائے جس سے یہ روپیہ پھوٹا کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 9/جولائی 1982ء از خطبات طاہر جلد 1 صفحہ 45-44)

وہ دن بھی آئیں گے کہ آپ قیصر و کسریٰ جیسے شہنشاہوں کے رومالوں میں تھوکیں گے

"یہ تو درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے کوئی کمی نہیں آنے دی ہر طرف سے دولتوں کی ریل پیل تھی مگر خدا کی قسم آپ آخر وقت تک دنیا کی دولتوں کے منہ پر تھوکتے ہی چلے گئے اور کبھی ان سے پیار نہیں کیا۔ ایک وقت ایسا تھا کہ آپ دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑے کھایا کرتے تھے اس سے ہمیں انکار نہیں لیکن غربت کی وجہ سے نہیں سرمایہ کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے کہ آپ کو دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اور پھر وہ وقت بھی آیا جب کہ لاکھوں انسان آپ کے دسترخوان سے کھانا کھانے لگے۔ پس یہ تھی وہ دولت کی ریل پیل جو آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی اور وقت کے ہر نبی اور اس کے ماننے والوں سے یہی سلوک ہوا کرتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی یہی سلوک ہو رہا ہے اور کل آپ کی اولادوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوتا چلا جائے گا۔ معاندین جلتے رہیں گے اور جل کر خاکستر ہوتے چلے جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ آپ کی جانوں میں بھی برکت دیتا چلا جائے گا' آپ کے اموال میں بھی برکت دیتا چلا جائے گا اور خدا کی قسم وہ دن بھی آئیں گے کہ آپ قیصر و کسریٰ جیسے شہنشاہوں کے رومالوں میں تھوکیں گے اور کہیں گے بخ بخ ابو ہریرہ! اے مسیح موعود کے غلامو! تمہاری کیا شان ہے کہ آج خدا نے تمہیں وہ مقام عطا فرمایا کہ بادشاہوں کے کپڑوں پر تھوکتے ہو جب کہ بادشاہوں کا یہ حال ہوگا کہ مسیح موعود کے کپڑوں کے لیے ترسا کریں گے اور ان سے برکت ڈھونڈیں گے۔ وہ کپڑے جو بظاہر بوسیدہ ہوں گے۔ جن کو وقت نے دھندلا دیا ہوگا جن کو احتیاط سے ہاتھ لگایا جائے گا کہ کہیں ہاتھ لگانے کی وجہ سے پھٹ نہ جائیں۔ خدا کی قسم وہ وقت ضرور آئے گا کہ بادشاہ مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور رحمتیں بھیجیں گے اور آپ پر سلام بھیجیں گے۔ "

(خطبہ جمعہ 29/ مارچ 1985ء از زھق الباطل صفحہ 296)

......اعلیٰ وارفع مقام کی خوشخبری......

ہر گھڑی اللہ تعالیٰ جماعت کو کامیاب سے کامیاب تر اور ایک مقام محمود سے دوسرے مقام محمود کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا

"جماعت احمدیہ عالمگیر کو اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے ہمارے لئے طرح طرح کی آزمائشیں بھی ہیں اور

بعض دفعہ وہ آزمائشیں لوگوں کے دلوں پر بڑی بھاری گزرتی ہیں اور بلّا اٹھے ہیں خواہ مخواہ۔ اب مثلاً ربوہ کا نام بدلنے کا واقعہ آپ کے سامنے آیا ہے۔ میرے دل میں ذرا بھی اضطراب نہیں ہوا۔ وہ گھبرا گھبرا کے جو مجھے وہاں سے لوگ لکھتے ہیں ہمارے بزرگ ذمہ دار افراد اور بڑے بڑے وکلاء وغیرہ کہ اب کیا کریں' اب کیا ہو جائے گا۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ ہوا کیا ہے جب انہوں نے آپ کا اپنا نام بدلا دیا تھا تو کیا ہو گیا تھا؟ اس سے زیادہ کسی اور نام کی تبدیلی میں کیا اہمیت ہے۔ آپ کو تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ان کے دلوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ کوشش کہ نام بدلا کے دل کی آگ ٹھنڈا کریں' یہ کوشش ظاہر کر رہی ہے کہ بھڑکن کم نہیں ہو رہی جو مرضی کر لیں آگ بھڑکتی چلی جا رہی ہے اور یہ جھوٹا دھوکہ دے رہے ہیں دنیا کو کہ الحمدللہ بہت بڑا واقعہ ہو گیا آج ہم نے فتح حاصل کی ہے احمدیت پر کہ ربوہ کے شہر کا نام بدل دیا ہے۔ یہ بھی کوئی فتح ہے جب ان کا نام بدل دیا تھا تمہیں کیا نصیب ہوا تھا ۔ یہی کہ پچھلے سال تم نے سنا تھا کہ ایک سال میں پچاس لاکھ سے زائد احمدی ہو گئے۔ نام بدلنے کا یہ نتیجہ نکلا تھا یا کچھ اور تھا۔ اب بھی نام بدل کر دیکھ لو پچاس کو اللہ چاہے تو کروڑ کر دے گا پھر تم کیا کرو گے' پھر کہاں جاؤ گے۔

تو جماعت احمدیہ تو مٹنے والی جماعت نہیں' تمہارے بس کی بات نہیں ہے پاؤں تلے تم ہی روندے جاؤ گے اور تمہاری امیدیں ہی روندی جائیں گی۔ **ہر گھڑی اللہ تعالیٰ جماعت کو کامیاب سے کامیاب تر کرتا چلا جائے گا اور ایک مقام محمود سے دوسرے مقام محمود کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا۔"**

(خطبہ جمعہ 27/نومبر 1998ء از الفضل انٹرنیشنل 15/جنوری 1995ء)

وہ وقت دور نہیں جب عزّت اور حُرمت کا تاج تمہارے سروں پر رکھا جائے گا

"پس اے پاکستان کے مظلوم احمدیو! تمہیں مبارک ہو کہ بلند ہمت اور شجاعت ذاتی اور اولوالعزمی کے وہ آثار تم سے ظاہر ہو رہے ہیں کہ **وہ وقت دور نہیں جب اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر تم ان ابتلاؤں سے نکلو گے اور عزّت اور حُرمت کا تاج تمہارے سروں پر رکھا جائے گا**۔ وہ دن لازماً آئیں گے کہ مسیح دوراں کو کانٹوں کا تاج پہنانے والے خود کانٹوں میں گھسیٹے جائیں گے اور ذلّت اور رسوائی کا تاج ان کے سروں پر رکھا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ 24/اگست 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 471)

آپ قوّتوں اور عزّتوں کے مقام پر فائز کئے جائیں گے

"پس آج جماعت جس دور سے گزر رہی ہے بکثرت بلکہ ہر طرف سے پاکستان کے کونے کونے سے یہی

اطلاعیں آ رہی ہیں کہ خدا کے وہ مظلوم بندے خدا کے آستانے پر نئی روحیں لے کر حاضر ہو چکے ہیں ان کے اندر عظیم تبدیلیاں واقعہ ہوگئیں ہیں ایک بھی دیکھنے والا ایسا نہیں، ایک بھی صاحب حال ایسا نہیں جس کی رپورٹ، جس کی اطلاع اس کے برعکس ہو، بچے کیا اور عورتیں کیا، جوان کیا اور بوڑھے کیا، سندھی کیا اور پنجابی کیا، پٹھان کیا اور بلوچی کیا، تمام احمدی ایک عظیم تبدیلی کی حالت سے گزر کر نئی روحیں لے کر اپنے رب کے آستانے پر حاضر ہو چکے ہیں اور وہ پاک تبدیلیاں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں ذکر فرمایا ہے وہ ظاہر ہوگئیں ہیں۔

پس ان سب کو میں خوش خبری دیتا ہوں کہ اے خدا کے بندو! تم پر جو خدا ظاہر ہوگا وہ عام انسانوں کی طرح کا خدا نہیں ہوگا۔ وہ عزیز اور قوی خدا ہے جو تم پر ظاہر ہونے والا ہے اور تم پر جلوہ دکھانے والا ہے اور کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔ آپ عزت و شرف کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں اور عزت و شرف کے مقام پر فائز کئے جائیں گے، آپ قوّتوں اور عزّتوں کی خاطر بنائے گئے ہیں اور قوّتوں اور عزّتوں کے مقام پر فائز کئے جائیں گے یہ ہو کر رہے گا اور کوئی نہیں جو اس خدا کی تقدیر کو بدل سکے۔"

(خطبہ جمعہ 6 ؍جولائی 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 361)

خدا کی نظر میں آپ کی قیمت ہے اور خدا کی نظر آپ کو قیمتی بنا کر دکھائے گی آپ قیمتیں ڈالنے والے بنیں گے

"اس وقت آنحضرت ﷺ نے بڑی محبت سے اس کی مزید دلجوئی کے لیے فرمایا کہ ایک میرا غلام ہے میں جسے بیچتا ہوں۔ ہے کوئی لینے والا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! کون مجھے خریدے گا۔ میری تو کوئی قیمت نہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں یہ نہ کہو میرے خدا کی نظر میں تمہاری بہت قیمت ہے اُس کی تو اُسی وقت قیمت پڑ گئی تھی جب رسول اللہ ﷺ کی محبت کی نظر اس پر پڑی۔ تو وہ لوگ جن کی قیمتیں نہیں ڈالی جاتیں، یہ قدر کی رات اس طرح اس شان کے ساتھ ان پر ظہور کیا کرتی ہے کہ وہ آگے قیمتیں ڈالنے والے بن جایا کرتے ہیں۔ بے سہارا اور کمزور اور بے قیمت لوگ ان کے فیض سے پھر قیمتیں پایا کرتے ہیں۔ اس دور میں سے بھی ہم گزر رہے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ بعض ممالک میں اتنی ذلیل اور بے قیمت اور ایسی بے سہارا ہے کہ ہر سفلہ انسان اٹھتا ہے اور جماعت کے اوپر زبان طعن دراز کرنے لگتا ہے۔ اور ان کی عزتوں پر ہاتھ ڈالتا ہے اور فخر کیا جا رہا ہے اس بات پر۔ بڑے سے

بڑے صاحب اقتدار خوش ہوتے ہیں ان کے ساتھ شامل ہونے میں۔ اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ ان کے ہم جولی بتانے میں، ان کا ساتھی بتانے میں آپ کی کوئی قیمت نہیں ہے لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ لازماً خدا کی نظر میں آپ کی قیمت ہے اور خدا کی نظر آپ کو قیمتی بنا کر دکھائے گی اور جھوٹی قیمتیں مٹائی جائیں گی۔ آپ قیمتیں ڈالنے والے بنیں گے، خدا کی قسم آپ قیمتیں ڈالنے والے بنیں گے، آپ قیمتیں ڈالنے والے بنیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 22/جون 1984ء از خطبات طاہر جلد 3 صفحہ 332)

ہمارا خدا جماعت کو ضرور اس کی منزل تک پہنچائے گا

"بہت بڑے بڑے کام جماعت احمدیہ نے کرنے ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ اس کے لئے پیدا کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ آپ کو نہیں چھوڑے گا جب تک ان کاموں کا اہل نہیں بنا دیتا ہماری خاطر نہ سہی اپنے انبیاء کے ان پیارے مونہوں کی خاطر جن سے خدا نے یہ وعدے کئے ہیں کہ وہ ضرور جماعت کو اس منزل تک پہنچائے گا۔"

(خطبہ جمعہ 9/دسمبر 1988ء از الفضل 21/دسمبر 1988ء)

......پیشگوئیوں پر مشتمل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بعض انتباہات...

1984ء کے بعض انتباہات

حضورؒ نے فرمایا۔

(1) "خطرہ یہ ہے کہ اس وقت جو حالات ہیں اس کے نتیجہ میں اگر سابقہ تقدیر خدا کی چلے تو قوم پر بڑے ہی عذاب کے دن آنے والے ہیں۔ بہت ہی دکھ کے دن مقدر معلوم ہوتے ہیں۔ سابقہ اللہ کی تقدیر تو یہی ہے کہ جو مخالفت کی گئی، جو بد ارادے لے کر لوگ اٹھے وہ ان پر الٹائے گئے۔ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَاب. اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ (الفجر:15-14) . فَصَبَّ عَلَيْهِمْ میں جو الٹانے کا نقشہ ہے وہ ہم نے اپنی آنکھوں سے بارہا پورا ہوتے دیکھا ہے۔ ہر وہ کوشش جو جماعت کے خلاف کی گئی ہے بعینہٖ برعکس نتیجہ لے کر مخالفین کے خلاف ظاہر ہوئی۔ اس لئے اب جو کوششیں ہیں وہ بہت ہی زیادہ گندی اور ناپاک ہیں۔ حالت یہ ہے کہ وہ لوگ جو وطن بنانے والے تھے، جو صف اوّل کے شہری تھے ان کو اپنے ہی وطن میں بے وطن کر دیا گیا ہے۔

اگر یہ حالت تبدیل نہ ہوئی تو ناممکن ہے کہ یہ سزا اس قوم کو نہ ملے جو مظلوموں اور معصوموں کو یہ سزا دے رہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 25؍مئی 1984ء)

3؍اگست 1984ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

(2) " مَیں بڑی شدت سے کہتا ہوں کہ ہم لازماً جیتیں گے۔ کیوں کہتا ہوں؟ اس لئے کہ اب یہ محمد مصطفیٰؐ پر حملہ کر رہے ہیں۔ یہ قرآن پر حملہ کر رہے ہیں۔ جس تعلیم سے ہمیں روکتے ہیں وہ قرآن کی تعلیم ہے۔ جس سنت سے ہمیں باز رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ محمد مصطفیٰؐ کی سنّت ہے۔ ان دونوں چیزوں کی خدا سب سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔ ناممکن ہے کہ قرآن پر حملہ کرنے سے ان کو خالی چھوڑ دے اور سنّت محمد مصطفیٰؐ پر حملہ کرنے سے ان کی باز پُرس نہ فرمائے۔ **اس لئے ان کا معاملہ تو خدا سے براہ راست ٹکر کا معاملہ بن چکا ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 3؍اگست 1984ء)

7؍ستمبر 1984ء کے خطبہ جمعہ میں شرعی عدالت کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے فرمایا۔

(3) "شرعی عدالت نے یہ جو فیصلہ دیا ہے اس کے لئے وہ خدا کے سامنے تو جوابدہ ہے ہی۔ اس فیصلہ کی بنا پر اب قیامت تک شرعی عدالتوں کا اعتبار کسی کو نہیں ہوگا اور شرعی عدالت کی جو بیان کردہ حکومتیں ہیں ان سے بھی دنیا متنفر ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اسلام سے لوگوں کو متنفّر کرنے کی سازش ہے اور یہ سازش باہر کے ملکوں میں عیسائی دنیا کی تیار کردہ ہے۔ تمام دنیا میں اسلام کو بدنام اور ذلیل اور رسوا کرنے کے لئے یہ قصّے چلائے جا رہے ہیں کہ اسلام کے نام پر نہائت غیر اسلامی حکومتیں قائم کی جائیں جو ظلم کی راہ سے اسلام کی دھجیاں اڑا دیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور اس کے متعلق ایک عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے جو شرعی کہلاتی ہے کہ یہ فیصلہ شریعت کے عین مطابق ہے .... جب ایک حکومت مظالم میں حد سے بڑھ جاتی ہے تو ایک وقت مقرر ہوتا ہے جس کے بعد خدا کی پکڑ لازماً آ جاتی ہے۔ اگر اس ظلم کا نشانہ خدا والے لوگ ہوں تو پھر لازماً اس کی پکڑ آ جاتی ہے۔ اگر اس کا نشانہ عام دنیا والے ہوں تو پھر کوئی ضروری نہیں ہے۔ " جیسی روح ویسے فرشتے" جس قسم کی دنیا ویسی ہی ان کی حکومتیں، خدا کو کیا ضرورت ہے کہ ہر جگہ ظلموں پر ظالم حکومتوں کو پکڑتا رہے۔ **لیکن یہ ایک قانون قدرت ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی ساری شریعت کی تاریخ بتا رہی ہے کہ جب بھی کسی سلطان نے خدا کے بندوں پر ہاتھ ڈالا تو اس حکومت کو خدا نے یقیناً تباہ کیا۔** آج کیا ہو یا کل کیا ہو لیکن بالآخر جب خدا کی پکڑ آئی تو وَلَاتَ

حِیْنَ مَنَاصٍ (سورۃ صٓ:4) پھر ان کے بچنے کی کوئی راہ کبھی نظر نہیں آئی۔ لیکن بعض دفعہ اس پکڑ کے ساتھ جس طرح آٹے کے ساتھ گھُن پس جاتا ہے بعض سادہ اور صاف نفس لوگ بھی مارے جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 07/ستمبر 1984ء)

(4) "جس حالت تک پاکستان پہنچ چکا ہے اور آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے وہ حالت ایسے عذاب کی خبر دے رہی ہے جس میں قومی طور پر عذاب آجایا کرتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ نیک و بد میں وہ تمیز نہیں رہا کرتی جو عام حالات میں پیدا کر دی جاتی ہے......تم نے بہت ظلم کر لئے اب تمہارے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں اس لئے خدا کا خوف کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ لیکن افسوس ہے کہ پاکستان سے جو اطلاعات آرہی ہیں وہ ایسی اطلاعات نہیں ہیں جن سے انسان اطمینان حاصل کر سکے۔ ظالمانہ راہیں جو اختیار کی گئی ہیں ان سے واپسی کی بجائے بعض معاملات میں مزید آگے بڑھ رہے ہیں ......اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اگر یہ باز نہیں آئیں گے تو آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ پھر یہ قوم اپنے ملک کے ظالموں کے تحت نہیں بلکہ غیر ملک کے ظالموں کے سپرد کی جائے گی کیونکہ قرآن کریم یہ بتاتا ہے کہ جب ظلم حد سے بڑھ جایا کرتا ہے تو ایسے لوگوں پر جلّاد اور سفّاک مقرر کئے جاتے ہیں۔ اس لئے بہت خوف اور خطرے کا مقام ہے۔"

(خطبہ جمعہ 19/اکتوبر 1984ء)

(5) "مَیں اپنے مخالفین کو متنبہ کرتا ہوں کہ احمدیت کی مخالفت سے باز آجاؤ اور اپنی ان حرکتوں سے توبہ کرو ......انہوں نے براہ راست کلمہ طیّبہ پر ہاتھ ڈالنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے اور چونکہ وہ قوم کی نمائندگی کر رہے ہیں اور قوم ان کے ہاتھ روک نہیں رہی۔ اس لئے اب اس قوم کو مَیں مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اپنے بڑوں کے ہاتھ اس ظلم سے روک لو جو لازماً تمہیں ہلاک کر دے گا............اگر ساری دنیا بھی کلمہ طیّبہ کو مٹانے کی کوشش کرے گی تو لازماً کلمہ اس دنیا کو ہلاک کر دے گا......اگر تم کلمے مٹاؤ گے تو خدا کی قسم خدا کی غیرت کا ہاتھ تمہیں لازماً مٹا دے گا اور پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہیں بچا نہیں سکے گی۔"

(خطبہ جمعہ 30/نومبر 1984ء)

(6) "پاکستان پر بہت ہی خوفناک اور دردناک دن آنے والے ہیں اس لئے مَیں پاکستان کے عوام سے یہ اپیل کرتا ہوں خواہ وہ بریلوی ہوں یا دیوبندی، خواہ شیعہ ہوں یا کسی اور فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں............کہ اٹھو اور بیدار ہو جاؤ اور ہر اس تحریک کی مخالفت کرو جو کلمہ مٹانے کی تحریک آپ کے پاک وطن سے اٹھتی ہے............اگر تم وقت پر حرکت میں نہیں آؤ گے تو خدا کی قسم خدا کی تقدیر تمہارے خلاف حرکت میں آجائے گی اور اس ملک کو

مٹا کر رکھ دے گی جو آج کلمہ کے نام کو مٹانے کے درپے ہو رہا ہے۔

جس ملک کو کلمہ نے بنایا تھا کلمہ میں اتنی طاقت ہے کہ اگر اس کلمہ کو مٹانے کے لئے وہ سارا ملک بھی اکٹھا ہو جائے تو وہ کلمہ پھر بھی غالب آئے گا اور وہ ملک اس کلمہ کے ہاتھوں سے توڑا جائے گا جس کو کسی زمانہ میں اسی کلمہ نے بنایا تھا۔"

(خطبہ جمعہ 07/دسمبر 1984ء)

(7) "جماعت احمدیہ کو کلیۃً نہتہ بھی کر دیں تب بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ہی جیتے گی کیونکہ خدا کے شیروں کے ہاتھ دنیا میں کوئی نہیں باندھ سکتا۔ یہ زنجیریں لازماً ٹوٹیں گی اور لازماً یہ زنجیریں باندھنے والے خود گرفتار کئے جائیں گے۔ یہ ایک ایسی تقدیر ہے جسے دنیا میں کوئی نہیں بدل سکتا۔"

(خطبہ جمعہ 28/دسمبر 1984ء)

1985ء کے بعض انتباہات

(1) "اے اہل پاکستان! مَیں تمہیں خبردار اور متنبہ کرتا ہوں کہ اگر تم میں کوئی غیرت اور حیا باقی ہے تو آؤ اور اس پاک تحریک میں ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ کلمہ‘ اس کی عزت اور اس کی حُرمت کو قائم کرو اور دنیا کے کسی آمر اور کسی آمر کی پولیس اور فوج سے خوف نہ کھاؤ۔ یہ وقت ہے اپنی جان کو خدائے جان آفرین کے سپرد کرنے کا۔ یہ وقت ہے خدا کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں پیش کرنے کا۔ یہ وقت ہے یہ ثابت کرنے کا کہ ہم محمد مصطفیٰ ﷺ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آپؐ کی عزت اور ناموس پر کسی کو حملہ نہیں کرنے دیں گے۔

پس اے اہل پاکستان! اگر تم اپنی بقا چاہتے ہو تو اپنی جان‘ اپنی روح‘ اپنے کلمہ کی حفاظت کرو۔ مَیں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ اس کلمہ میں جس طرح بنانے کی طاقت ہے اسی طرح مٹانے کی بھی طاقت موجود ہے۔ یہ جوڑنے والا کلمہ بھی ہے اور توڑنے والا بھی۔ مگر ان ہاتھوں کو توڑنے والا ہے جو اُس کی طرف توڑنے کے لئے اٹھیں۔ اللہ تمہیں عقل دے اور تمہیں ہدایت نصیب ہو۔"

(خطبہ جمعہ یکم مارچ 1985ء)

(2) "اب معاملہ وہاں تک جا پہنچا ہے کہ جہاں قومی عذابوں کے ذریعہ اور بار بار سزاؤں کے ذریعہ پکڑے جاؤ گے۔ اگر تم توبہ اور استغفار سے کام نہیں لو گے اور تکبّر میں اسی طرح مبتلا رہو گے اور خدا تعالیٰ کے پاک بندوں سے تمسخر اور استہزا کرنے سے باز نہیں آؤ گے تو پھر یہ ایک معمولی سا نمونہ ہے جو تمہیں دکھا دیا

گیا ہے۔ پھر آئندہ تمہارے لئے اسی قسم کا خدا کا سلوک ظاہر ہونے والا ہے۔ لیکن جب وہ ایک دفعہ ظاہر ہو جاتا ہے تو پھر اس کے بعد کوئی روک نہیں، کوئی ہاتھ نہیں جو اسے چلنے سے روک رکھے۔ خدا کی چکی ہے جب چل پڑتی ہے تو پھر کوئی اسے روک نہیں سکتا۔"

(خطبہ جمعہ 31 مئی 1985ء)

(3) "ملک کے تمام دانشور میرے مخاطب ہیں۔ صرف احمدی مخاطب نہیں ہیں۔ **تمام اہل فکر و دانش، تمام سیاستدان ان باتوں پر غور کریں اور جو کچھ مَیں کہہ رہا ہوں** اس کے متعلق معلوم کریں کہ یہ سچائی ہے یا نہیں .... تم انسانی اقدار کو زندہ کرو، انسانی شرافت کو زندہ کرو، حق کو حق کہنا سیکھو۔ باطل کو باطل کہنے کی جرأت اختیار کرو، اس کے بغیر یہ ملک بچتا نظر نہیں آتا۔ **یاد رکھیں ایک ہی خطرہ ہے اس ملک کو اور وہ مُلّائیت کا خطرہ ہے جو حدِّ اعتدال سے تجاوز کر کے نہایت ہی بھیانک شکل اختیار کر چکا ہے اور سارے عالم اسلام کو لاحق ہو چکا ہے۔** تم لوگ اس کا ایک حصّہ ہو............ ایک ہی نقصان ہے جو ہوگا وہ تمہارا نقصان ہے، ہوتا رہا ہے اور مسلسل ہو رہا ہے، تمہاری آنکھیں بند پڑی ہیں اور مسلسل ہوتا چلا جائے گا۔ تمہاری کوئی ضمانت نہیں ہے کیونکہ تاریخ بتا رہی ہے کہ جب قوموں نے اپنے آپ کو برباد کرنے کا فیصلہ کر لیا تو خدا کی تقدیر یہ اعلان کیا کرتی ہے کہ ہاں تم ہلاک کئے جاؤ گے اور اس میں اسلام اور غیر اسلام کے ساتھ کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ بغداد کے وہ مقتول بھی تو مسلمان ہی تھے جو قرآن کو سروں پر لے کر گلیوں میں باہر نکلے تھے اور خدا کے نام پر یہ گواہیاں دے رہے تھے لیکن خدا کی غالب تقدیر نے ان کی ایک نہ سنی۔ کیونکہ اللہ جانتا تھا کہ ظالم قوم نے خود اپنی ہلاکت کے بیج بوئے ہیں اس لئے تمہاری تو یہ تاریخ ہے کوئی نام تمہیں بچا نہیں سکتا۔ جن قوموں پر خدا کے نام پر خدا کی خاطر ظلم ہوتے ہیں اور وہ استقامت دکھاتے ہیں ان کو دنیا میں کوئی نہیں مٹا سکتا۔ اس لئے تم ہماری فکر نہ کرو ربّ کعبہ کی قسم وہ خود ہماری حفاظت کرے گا۔ تم اس پیارے وطن کی فکر کرو جو ہمیں بھی عزیز ہے اور تم سے زیادہ اس کے نقصان کا دکھ ہمیں پہنچے گا لیکن ہم اس معاملہ میں بے اختیار ہیں سوائے اس کے کہ ایک حرف ناصحانہ کہہ سکیں۔"

(خطبہ جمعہ 7 جون 1985ء)

1988ء کے بعض انتباہات

پاکستان کے صدر جنرل ضیاء الحق سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔

"سارے پاکستان میں علماء کی طرف سے بار بار یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس مباہلے کو ابتہال کی بجائے اشتعال کا ذریعہ بنایا جائے ...... مجھے کامل یقین ہے کہ ان لوگوں کا یہ مقابلہ خدا سے ہے اور اس میں جماعت احمدیہ

نہ کچھ کر سکتی ہے، نہ اس کے کرنے کا کوئی محل اور مقام ہے۔ صرف انتظار ہے۔ خدا کی تقدیر لازماً ان کو پکڑے گی اور لازماً ان کو سزا دے گی جو ان شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے۔ کیونکہ وہ معصوم احمدی جن کو اب سزا دی جارہی ہے ان کو صرف اس جُرم کی سزا دی جارہی ہے کہ ہم خدا کی طرف اپنے مقدمے کو لے جاتے ہیں۔ یہ اعلان انہوں نے کیا ہے۔ اس لئے دنیا کا کوئی قانون اس پر ٹوٹتا ہی نہیں۔ پہلے تو ان کے پاس قانون توڑنے کے بہانے تھے اس موقع پر تو کوئی بھی بہانہ نہیں رہا۔ کھلم کھلا خدا تعالیٰ سے ٹکر ہے اور یہ بتایا جارہا ہے کہ تمہیں یہ بھی اجازت نہیں کہ تم خدا کی عدالت تک پہنچو، اگر ایسا کرو گے تو ہم تمہیں سزا دیں گے...... **اللہ تعالیٰ اس قوم کے مجرمین اور ان کا ساتھ دینے والوں کو سخت سزا دے گا لیکن رات کی رؤیا نے میرا دل ہلا دیا ہے کیونکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سزا ایک قسم کا مقدر بن گئی ہے اور لازماً ان میں سے ایک طبقہ عبرت کا نشان بنے گا۔**"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اگست 1988)

1989ء کے بعض انتباہات

(1) "احمدیت کے مخالف علماء کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ وہ خوف دلا کر اور دھمکیاں دے کر سیاستدانوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں...... پہلے بھی تو تم نے غلط قدم اٹھائے تھے۔ پہلے بھی تو ان کے غلط نتیجے دیکھ چکے ہو۔ اگر تمہاری یادداشت جھوٹی ہے، اگر تمہاری نظر کوتاہ ہے تو ہم تمہیں بتا رہے ہیں، ہم تمہیں دکھا رہے ہیں کہ **ایسے واقعات پہلے گزر چکے ہیں اور آئندہ بھی اگر تم وہ غلطیاں کرو گے جو پہلے کر چکے ہو تو ویسے ہی نتیجے دیکھو گے جو پہلے دیکھ چکے ہو اور اس قانون قدرت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ یہ بات ہے جو سمجھانے والی ہے**............**ہم جانتے ہیں کہ اس قربانی کے بعد تمہاری قربانی کا وقت بھی آنے والا ہے۔ اس لئے ہم تمہیں متنبہ کرتے ہیں کہ جس چُھری کو تم آج ہماری گردن پر چلنے کی اجازت دو گے، خدا کی قسم! وہ چھری ضرور تمہاری گردن پر چلائی جائے گی۔ یہ وہ تقدیر ہے جس کو تم تبدیل نہیں کر سکتے اور کبھی اس میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن ہماری گردن کی حفاظت کی خدا نے ضمانت دی ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 20/جنوری 1989ء)

(2) "بار بار موجودہ قومی سیادت کو سمجھانے کی کوشش کی کہ بعض وہ بیوقوفیاں دوبارہ نہ کرنا جو پہلے سرزد ہو چکی ہیں کیونکہ ان کے نتائج نہ صرف یہ کہ وہی نکلیں گے بلکہ اس دفعہ زیادہ بھیانک نکلیں گے............ پہلے پنجاب کی حکومت نے مُلّاں کو اٹھانا شروع کیا اور بڑے زور کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ ہماری سیاست مُلّاں کی سیاست ہے

اور مُلّاں ہمارے ساتھ ہیں اور مُلّاں نے بھی خوب خوب ان کی تائید کی اور اسلام کو جیسا کہ وہ ہمیشہ ظلم کا نشانہ بناتے رہے ہیں اب بھی ظلم کا نشانہ بنایا اور یہ آواز اسلام کے نام پر اٹھائی کہ عورت سربراہ نہیں ہوسکتی............ تمہیں کامل یقین ہے کہ قرآن کریم کی یہی تعلیم ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسی پر زور دیا کہ عورت سربراہ نہیں ہوسکتی اور تم یہ کہتے ہو کہ ایسا ملک ہلاک ہو جایا کرتا ہے جس کی سربراہ عورت ہوتی ہے۔ لیکن آؤ ہم سودا کرتے ہیں۔ تم اس چیز سے باز آجاؤ اور مقابل پر جتنا احمدی خون چاہئے، جتنی احمدی عزتیں چاہئیں، جتنے احمدی سر چاہئیں وہ سب تمہارے حضور ہیں...... ہمارا تو Birth Mark آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور خدا کی محبت ہے اسے کس طرح مٹاؤ گے۔ ہمارے گھروں کو جلا دو، ہمارے جسموں کو جلا دو، ہمارے اموال لوٹ لو، ہماری عورتوں، بچوں اور مردوں کو فنا کر دو مگر خدا کی قسم! محمد مصطفیٰ ؐ کے خدا کی قسم!! اور کائنات کے خدا کی قسم!!! کہ احمدیت کے دل میں محمد مصطفیٰ ؐ اور اللہ کی محبت کا جو Birth Mark ہے اس کو تم نہیں مٹا سکتے۔ تمہیں طاقت کیا، استطاعت کیا ہے کہ ان دلوں تک پہنچ سکو؟ تمہاری آگیں جسموں تک جا کر ختم ہو جائیں گی۔ ہاں دلوں تک پہنچنے والی ایک آگ ہے جو خدا جلاتا ہے اور جب وہ فیصلہ کرے گا تمہارے دل پر بھڑکائی جائے گی تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں اس آگ کے اثرات سے بچا نہیں سکتی۔"

(خطبہ جمعہ 14/اپریل 1989ء)

1990ء کے بعض انتباہات

(1) "ان مولویوں کو مَیں کہتا ہوں کہ جو زور تم سے لگتا ہے لگاتے چلے جاؤ۔ دعائیں کرو، گریہ وزاری کرو اور اس کی توفیق نہیں تو گالیاں بکتے چلے جاؤ۔ ہر قسم کی سازشیں کرو مگر میرے خدا نے یہ فیصلہ کر لیا ہے اور **جماعت احمدیہ کے خدا نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کی تقدیر تمہارے ڈنگ نکال دے گی اور جماعت کو بالآخر تمہارے آزاروں سے نجات بخشی جائے گی۔**"

(خطبہ جمعہ 18/مئی 1990ء)

9/نومبر 1990ء کے خطبہ جمعہ میں حضور رحمہ اللہ نے ہندوستان میں بعض انتہا پسند ہندو تنظیموں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف ظالمانہ کارروائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

(2) "جو بدبختی ہندوستان میں ہو رہی ہے اور مسلمانوں پر جو عظیم مظالم توڑے جا رہے ہیں اس کی داغ بیل پاکستان کے مُلّاں نے ڈالی ہے۔ **یہ وہ مجرم ہے جو خدا کے حضور جوابدہ ہوگا۔ اس دنیا میں بھی آپ دیکھیں گے کہ ایک دن آئے گا جب یہ مُلّاں اپنے ظلم اور تعدّی کی وجہ سے پکڑا جائے گا اور آخرت میں تو بہرحال اُن**

کو رسوا اور ذلیل ہونا مقدّر ہو چکا ہے سوائے اس کے کہ یہ توبہ کریں۔"

(خطبہ جمعہ 9 رنومبر 1990ء)

1992ء کے بعض انتباہات

"جب خدا کے گھر کا تقدس لوٹنے والوں سے ایک جگہ تم محبت اور پیار کا سلوک کرتے ہو ان کو اپنی تائید مہیا کرتے ہو ان کی پشت پناہی کرتے ہو تو کل جب تمہارے ساتھ یہ ہو گا تو کس طرح خدا سے توقع رکھتے ہو کہ خدا کی تقدیر تمہاری پشت پر آ کر کھڑی ہو گی۔

یہ تقدیریں وہی ہیں جو ہمیشہ سے اسی طرح چلی آ رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار متنبہ کیا کہ دیکھو تم جو حرکتیں کر رہے ہو یہ ضائع نہیں جائیں گی۔ خدا کی تقدیر ضرور تمہیں پکڑے گی۔

ع قرض ہے واپس ملے گا تم کو یہ سارا ادھار

تم اپنی مستقبل کی تقدیر بنا رہے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کا خائن عالم ہے جو کل کے مسلمانوں کی بربادی کا ذمہ دار ہے اور کل کا خائن عالم تھا جو آج کے مسلمانوں کی بربادی کا ذمہ دار ہے۔ اس خائن کو پکڑو اس سے حساب لو۔ اگر تم اس خائن سے حساب لو گے تو خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہاری تائید میں اٹھ کھڑی ہو گی اور تمہارے مخالفوں سے حساب لیا جائے گا۔ ورنہ تم تو خود حساب دینے کے مقام پر آ کھڑے ہو گئے ہو۔ ایک واقعہ نہیں، دو واقعہ نہیں، بار بار مساجد کی بے حرمتی کی گئی، ان کو ظلموں کا نشانہ بنایا گیا۔ عبادت کرنے والوں کو رستوں میں گھسیٹا گیا، ان کو مارا گیا، ان کو اس بات کی سزا دی گئی کہ کیوں تم خدا کی عبادت کر رہے تھے۔ اور اب جب یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو اچانک غیرت دینی اٹھ کھڑی ہوئی ہے...... پاکستان میں ایک انگلی نہیں اٹھی جس نے اتنی مسجدوں کی شہادت کے وقت ان ظالموں اور بدکرداروں کو روکنے کی کوشش کی ہو............ **اگر تم باز نہیں آؤ گے، اپنی اصلاح نہیں کرو گے اور خدا کے تعلق کی بنا پر اپنی سوچ کی، اپنی قدروں کی اصلاح نہیں کرو گے، اگر اپنے قبلے درست نہیں کرو گے تو اسی طرح بھٹکتے رہو گے۔ اسی طرح ظلم کا شکار رہو گے۔"**

(خطبہ جمعہ 11 ردسمبر 1992ء)

1994ء کے بعض انتباہات

" مَیں تمہیں خدا کے غضب سے ڈراتا ہوں اور خدا کی قسم مَیں تمہیں خدا کے غضب سے پھر ڈراتا ہوں۔ اگر تم خدا کے سامنے ایسے باغیانہ رویّے سے باز نہیں آئے تو وہ ضرور تم سے نپٹے گا۔ اور ہماری ہمدردی کی دعائیں

بھی تمہارے کسی کام نہیں آئیں گی۔ مگر مَیں جماعت کو تلقین کرتا ہوں کہ ان لوگوں کی بقا کی خاطر ان لوگوں کو عذاب سے اور عذاب الیم سے بچانے کے لئے دعائیں ضرور کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے اور ہوش دے اور ظالمانہ رویّے تبدیل کئے جائیں۔ آراء میں تبدیلیاں پیدا ہوں اور جو ظلم مسلّط ہے وہ ظلم اللہ تعالیٰ کاٹ کر الگ پھینک دے۔ اب تو یہی چل رہا ہے کہ بظاہر مُلّاں کا نام لیا جاتا ہے۔

مگر ہمیشہ سیاست ہے جو احمدی خون اور احمدی عزت کو مُلّاں کے ہاتھوں میں فروخت کرتی ہے۔ مَیں نے ہمیشہ دیکھا ہے۔ جب بھی ایسی خبر آتی ہے کوئی کہ دیکھو آٹھویں ترمیم کو مٹانے کا فیصلہ کر لیا گیا اور پوری کی پوری جائے گی تو مجھے فوراً سمجھ آجاتی ہے کہ بڑا خطرہ درپیش ہے۔ بعض احمدی بھولے پن میں مجھے لکھتے ہیں کہ الحمدللہ وہ وقت آگیا کہ جب جماعت کے اوپر لٹکی ہوئی آٹھویں ترمیم کی تلوار جو ہے وہ کاٹ کر الگ پھینک دی جائے گی۔ مَیں ان کو سمجھاتا ہوں بھولے بچو! خدا کا خوف کرو یہ سودا کیا جارہا ہے مارکیٹ میں۔ اعلان کیا جارہا ہے، مُلّاں کو مخاطب کر کے بتایا جارہا ہے۔ یہ ایک چیز ہمارے ہاتھ میں ہے اگر تم باز نہ آئے اور ہم سے تعاون نہ کیا تو پھر ہم یہ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ جو وہ اعلان کرتے ہیں اس کی مثال تو سوؔدا کے اس فقرے کی یاد دلاتی ہے کہ "لانا بے غنچے میرا قلمدان۔"

تو یہ سیاستدان قلمدان مانگتے ہیں۔ اگر تم نے ہم سے تعاون نہ کیا تو ہمارے ہاتھ میں قلم ہے اور نوشتۂ تقدیر ہمارے ہاتھ میں آج تھمایا گیا ہے۔ ہم نے اس قلم سے اگر تمہاری امیدوں پر سیاہی پھیر دی تو پھر نہ کہنا ہمیں خبردار نہیں کیا تھا۔ چنانچہ ہمیشہ بلا استثناء اس "لانا بے غنچے میرا قلمدان" کی آواز سن کر مولوی دوڑا چلا جاتا ہے ان کی چوکھٹوں پر سجدے کرتا ہے۔ کہتا ہے جو مرضی کر لو ہم حاضر ہیں تعاون کریں گے۔ حکومتیں الٹانے میں تمہارے ساتھ ہوں گے لیکن احمدیوں کے متعلق یہ جو تحریر لکھی گئی ہے اس کو منسوخ نہ کریں۔ ایک تو یہ قلم ہے جس کی بات کرتے ہیں۔ ایک صاحب لوح و قلم بھی تو ہے جس کے ہاتھ میں لوح بھی ہے اور قلم بھی ہے، جس کی لکھی ہوئی تقدیر کو کوئی کاٹ نہیں سکتا اور کوئی باطل نہیں کر سکتا۔ **مَیں اس خدائے لوح و قلم سے تمہیں ڈراتا ہوں۔ خدا کی قسم! اگر تم نے اپنے قلم کا غلط استعمال بند نہ کیا تو خدا کا قلم تمہاری قوموں پر تمہاری ذات پر تنسیخ کا نقش پھیر دے گا۔ تم تاریخ کا حصہ بن جاؤ گے اور دردناک حصہ بن جاؤ گے، عبرتناک وجود بن جاؤ گے۔"**

(خطبہ عید الفطر 14/ مارچ 1994ء)

1997ء کے بعض انتباہات

(1) "پس اب دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ اگر تو انہوں نے عقل حاصل کی، نصیحت پکڑی اور آئندہ جو قانون

بنائے جائیں ان میں قائداعظم کے تصور کی طرف واپس لوٹ گئے تو چونکہ وہ تصور انصاف کا تصور تھا اس لئے میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی صورت ہے جو اس ملک کو آئندہ ہلاکتوں سے بچالے گی۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو اللہ کی تقدیر تو بہرحال غالب آنی ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ ضرور اپنے کرشمے دکھائے گی اور جو بھی کرشمہ دکھائے گی وہ لازماً جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا۔ یہ وہ تقدیر ہے جس کو مُلّاں بدل نہیں سکتا۔"

(خطبہ جمعہ 28/نومبر 1997ء)

پھر 5/دسمبر 1997ء کے خطبہ جمعہ میں پاکستان کے آئینی بحران کے سلسلہ میں مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

(2) "یہ میرے ایمان کا حصہ ہے کہ پاکستان میں جو فسق و فجور اور فساد کا سیلاب بڑھتا چلا جارہا ہے، اونچا ہو رہا ہے بالآخر اس نے عدالت عظمیٰ کو بھی ڈبو دینا ہے اور ڈبو رہا ہے۔ عدالت عظمیٰ کہنا چاہئے یا عدالت علیاء یعنی سپریم کورٹ۔ اس سلسلے میں مَیں نے یہ اندازہ پیش کیا تھا کہ ممکن ہے کہ اس سیلاب کے نتیجے میں وہ کانسٹی ٹیوشن ہی بَہہ جائے جس کانسٹی ٹیوشن نے ظلم و تعدی کا ایک سلسلہ جاری کیا ہوا ہے......

خیال یہ تھا کہ عدالت علیاء یعنی سپریم کورٹ جس آئینی بحران کا شکار ہوچکی ہے اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ آئین جس نے عدالت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے وہ آئین بھی اس دور میں ہم سے رخصت ہو اور نیا آئین بنے جس میں انصاف اور تقویٰ پر بنا ہو۔ یہ توقع تھی اور اس توقع کی وجہ ملک کی خیر خواہی ہی تھی **کیونکہ مَیں اب بھی یقین رکھتا ہوں کہ اگر یہ آئین جس کا مَیں ذکر کر رہا ہوں یہ اسی طرح رہنے دیا گیا اور کوئی اور تبدیلی کا دور ایسا نہ آیا کہ اس آئین کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دے تو یہ آئین ملک کو برباد کر دے گا اور اگر یہ آئین توڑا گیا تو بہتر ہے ورنہ یہ آئین ملک کو توڑ دے گا۔** اس لئے آخری بھلائی اور خیر سگالی ملک کی ہے۔ یہ بات ایسی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ یا آئین رہے گا ورنہ اس آئین کو ملک کے توڑنے کی کھلی چھٹی دے دی جائے گی۔ یہ کیسے اور کب ہوگا اللہ بہتر جانتا ہے۔ مگر میرا یہ اندازہ تھا کہ شاید ابھی ارباب حل وعقد کو اتنی ہوش آچکی ہو کہ وہ دیکھ لیں کہ یہ آئین اب ملک کے کسی کام نہیں آسکتا۔ ردی کا پرزہ ہے جسے پھاڑ دینا ضروری ہے۔ اور اس آئین کے ساتھ اس ظلم کا بھی پھاڑا جانا ضروری تھا جو جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ اس آئین میں جتنی دفعہ بھی تبدیلیوں کی کوشش ہوئی ہے ہر تبدیلی کے وقت انصاف کے اس تقاضے کو بھلا دیا گیا کہ بنیادی طور پر یہ آئین نہ وہ آئین ہے جو قائداعظم چاہتے تھے، نہ وہ آئین ہے جو انصاف اور تقویٰ کا تقاضا چاہتا ہے اور خصوصاً اس آئین میں بار بار جماعت احمدیہ کے بنیادی حقوق کو نظرانداز کیا گیا ہے۔

یہ وجہ ہے جو مَیں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر یہ قانون یا یہ بنیادی ملک کا قانون جماعتی حقوق کو اسی طرح نظر انداز کرتا رہا اور اس میں مناسب تبدیلیاں نہ لائی گئیں تو پھر یہ قانون خود اس ملک کو چاٹ جائے گا جس ملک نے ہمارے حقوق چاٹے ہوئے ہیں۔ اس میں کسی انسانی کوشش کا کوئی دخل نہیں‘ کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اس ملک کے قانون بنانے والوں کا خود اب آئندہ اس میں امتحان ہے کہ وہ ناجائز‘ غیر منصفانہ قانون کو ملک پر ٹھونسے رکھیں گے یا اسے تبدیل کریں گے......

جس ملک میں اس قسم کا فساد ہو آخر کچھ نہ کچھ اس فساد کے نتیجے میں انقلاب آنا چاہئے۔ وہ انقلاب اگر قانون یعنی موجودہ آئین کو بہا نہ لے گیا تو پھر وہی بات ہوگی کہ آئین اس ملک کو بہا لے جائے گا۔ یہ فکر ہے جس کے لئے مَیں جماعت کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ دعاؤں میں اس ملک کو یاد رکھیں۔"

(خطبہ جمعہ 5؍دسمبر 1997ء)

12؍دسمبر 1997ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان فرمودہ مضمون کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے پاکستان کے دردناک حالات کا ذکر کرتے ہوئے کھلا کھلا انذار فرمایا
تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الانعام کی آیات 66 تا 68 کی تلاوت کی اور فرمایا۔

(3) "ان آیات کا ترجمہ یہ ہے‘ تو ان سے کہہ دے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے بھی عذاب نازل کرے اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی یا تمہیں ایک دوسرے کے خلاف آپس میں مختلف گروہوں کی صورت میں لڑا دے اور تم میں سے بعض کی طرف سے بعض کو تکلیف پہنچائے۔ دیکھ ہم دلیلوں کو کس طرح بار بار بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھیں۔ اور تیری قوم نے اس امر یعنی پیغام محمد رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ سچا ہے۔ تو ان سے کہہ دے کہ مَیں تمہارا ذمہ دار نہیں۔ ہر ایک پیشگوئی کی ایک حد مقرر ہوتی ہے اور تم جلد ہی حقیقت کو جان لو گے۔

یہ سورۃ الانعام کی وہ آیات ہیں جن کا آج کل ہمارے ملک پر بعینہٖ اطلاق ہو رہا ہے۔ اور اس قوم نے جو اپنے وقت کے امام کو جھٹلایا ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا سچا نمائندہ تھا تو عملاً انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کا انکار کر کے آپؐ ہی کی تکذیب کی ہے خواہ یہ منہ سے مانیں یا نہ مانیں‘ اس حقیقت سے کوئی انکار ممکن نہیں۔ اگر حضرت مسیح موعودؑ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوئے تھے‘ جیسا کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی ظاہر ہوئے‘ تو پھر آپؑ کا انکار آنحضرت ﷺ کے فرمودات کا انکار ہے اور اس انکار کے نتیجہ میں جو کچھ خدا تعالیٰ ایسی قوم سے سلوک فرمایا کرتا ہے ان آیات

میں اسی کا ذکر ہے……

ان کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے سر کے اوپر سے بھی عذاب لے آئے اور پاؤں کے نیچے سے بھی عذاب نکال دے یا تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے، گروہ در گروہ بانٹ دے **یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّ یُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ** اور تم میں سے ایک گروہ کی طرف سے دوسرے کو تکلیف پہنچے اور آپس میں لڑائی پیدا ہو **اُنْظُرْ کَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّھُمْ یَفْقَھُوْن** ۔ دیکھ ہم کس طرح کھول کھول کر اپنے نشانات کو بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔ **وَکَذَّبَ بِہٖ قَوْمُکَ وَھُوَ الْحَق** اور تیری قوم نے تجھے جھٹلا دیا حالانکہ جو بات تو لے کر آیا وہ حق تھی۔ **قُلْ لَّسْتُ عَلَیْکُمْ بِوَکِیْل** ان سے کہہ دے کہ میں تم پر نگران نہیں ہوں۔ اللہ کی تقدیر جو فیصلہ کرنا چاہے گی وہ کرے گی اور میں اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ تمہیں اللہ کی تقدیر سے نہ میں بچا سکتا ہوں نہ کوئی اور بچا سکتا ہے۔ یہ مفہوم ہے **قُلْ لَّسْتُ عَلَیْکُمْ بِوَکِیْل** کا…………

گزشتہ خطبہ جمعہ میں مَیں نے اس بات کا خوب کھول کر اعلان کیا تھا کہ توقع تھی کہ یہ ملک اس آئین کو جو عملاً ردّی ہو چکا ہے خود پھاڑ کر پھینک دے گا اور یہ بڑھتا ہوا سیلاب اگر آئین کو غرق نہ کر سکا تو یہ آئین ایسا غلط آئین ہے کہ یہ اس ملک کو غرق کر سکتا ہے۔ یہ ایک تنبیہ تھی اور بالکل صحیح تنبیہ تھی۔ اس میں ایک ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ بعینہٖ یہی بات قوم کی آواز تھی۔ لیکن جیسا کہ مُلّانوں کی عادت ہے انہوں نے وہ شور وغوغا مچایا سارے ملک میں کہ مرزا طاہر احمد نے اس بحران میں اپنا ملوث ہونا تسلیم کر لیا ہے اور یہ سارا بحران قادیانیوں کی کارروائی ہے۔ ایسے احمق لوگ ہیں کہ سوچ ہی نہیں رہے کہ یہ بات کیا کر رہے ہیں۔ اس بحران میں ملوث کون لوگ ہیں؟ ایک نواز شریف صاحب، ایک صدر مملکت، ایک سجاد صاحب جو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس تھے اور کہتے ہیں کہ اب بھی ہوں اور دوسرے تمام چیف کورٹس کے جسٹس صاحبان اور مختلف صوبوں کی صوبائی عدالت انصاف کے نمائندے بھی۔ یہ سارے لوگ اس بحران میں ملوث ہیں…………

دراصل مولویوں کو یہ احساس ہوا ہے کہ یہ آئین تو ٹوٹنے والا ہی ہے اور اگر یہ آئین ٹوٹ گیا تو احمدیوں والی دفعہ بھی ساتھ ہی نکل جائے گی۔ اچانک گھبرا کر وہ بیدار ہوئے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے…………

اب جو میرے الفاظ تھے وہ یہ تھے ان میں سے ایک تو مَیں بیان کر چکا ہوں۔ "اگر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا آئین نہ ٹوٹا تو ملک ٹوٹ جائے گا یعنی وہ آئین ملک کو لے ڈوبے گا" یہ اعلان تھا۔ اس کے مقابل پر یہ ایک اعلان سن لیجئے۔ سردار ابراہیم صاحب کہتے ہیں "جسٹس سجادؔ فاروق لغاری کو بھی لے ڈوبے" بعینہٖ وہی

بات جو مَیں کہہ رہا ہوں یہ خود مانتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں۔ پھر اور بھی (اخبار) جنگ میں اسی طرح لے ڈوبے کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور جو شور مچانے والے ہیں وہ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ "بات کھل گئی' عدلیہ' پارلیمنٹ کا لڑانا قادیانیوں کی سازش تھی" عدلیہ' پارلیمنٹ اور صدر یعنی سارے اتنے احمق لوگ ہیں کہ قادیانیوں کی باتوں میں آ کر ایک دوسرے سے لڑ پڑے۔ تو جو لڑے ہیں ان کو پکڑو' ان کے خلاف مقدمے چلاؤ۔ غدار تو وہ ہیں جو ہمارے کہنے پر لڑ پڑے' میں لندن میں بیٹھا کیسے غدار ہو گیا۔ جو پاکستان میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور ملک سے غدّاری کر رہے ہیں ان کو پکڑو۔ مولانا امجد صاحب " آئین توڑنے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور مرزا طاہر احمد کے خلاف غدّاری کا مقدمہ درج کر کے واپس یہاں لایا جائے " مجھے تو جب لائیں گے آپ' دیکھی جائے گی۔ جو ہیں وہاں ان کو تو پکڑ لو پہلے۔ ان کے خلاف تو غداری کے مقدمے قائم کرو......

مَیں قوم کو دوبارہ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو مخاطب کر کے قرآن کریم نے جو کچھ فرمایا ہے یہ آپ کے ساتھ ہو رہا ہے اور مزید ہو گا۔ اگر آپ کو کوئی چیز بچا سکتی ہے تو آپ کی ایک دوسرے سے منافقت اور مناقشت نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی متحدہ دعائیں ہی آپ کو بچا سکتی ہیں۔ جو بچانے والے ہیں ان کو تو آپ نے اپنا دشمن سمجھ لیا ہے۔ جن کی دعائیں خدا کے حضور' خدا کی بارگاہ میں قبولیت کے ساتھ دیکھی جاتی ہیں ان کو آپ نے اپنا دشمن بنا رکھا ہے۔ اور آپ تو دعا کے مضمون سے ہی ناواقف ہیں۔ صرف چیخ و پکار اور ایک دوسرے کو گالیاں دینا' ایک دوسرے کے گریبان چاک کرنا یہ آپ کا شیوہ بن گیا ہے۔ اس لئے **اس ملک سے بد بخت ملّاں کو نکالو' یہ آپ کی گردنوں پر سوار ہے یہی بحران لاتا ہے اور اگر آئندہ کوئی بحران مزید آیا تو یہی مُلّاں لانے کا سبب بنے گا۔ اس لئے اپنے دشمن کو پہچانو اور عقل کرو۔ اگر پاکستان سے ملّائیت کا خاتمہ کر دیا جائے تو یہ ملک دنیا کے عظیم ترین ممالک میں شمار ہونے لگے گا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کر سکتا' یہ ایک ایسا بیان ہے جسے قلم زد نہیں کیا جا سکتا۔ آپ چیخیں چلّائیں جو مرضی اس کے خلاف کہیں لیکن اس بات کو اپنے دلوں پر' اپنے سینوں پر لکھ لیں کہ اس ملک سے اگر مُلّاں کا فساد دُور کر دیا جائے اور اسے اس ملک کے امور سلطنت میں دخل اندازی سے کلیۃً الگ کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ بہت بڑا عظیم ملک بن کر ابھر سکتا ہے**.......... ہمیں یقین ہے کہ اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمارے دل کی آہوں کو سنتا ہے۔ اور تمہاری یاوہ گوئی جو سنتا ہے تو تمہارے خلاف ردّ عمل کے لئے سنتا ہے' تمہاری یاوہ گوئی کو خود تمہارے خلاف استعمال کرنے کے لئے تمہاری

باتیں سنتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی تائید میں ہمیشہ ہماری پشت پناہی پہ ہمارا خدا کھڑا ہے اور ہمیشہ کھڑا رہے گا آپ اس حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/دسمبر 1997ء)

(نوٹ: اوپر دیئے گئے اقتباسات الفضل انٹرنیشنل 12 اور 19/اکتوبر 2007ء سے لئے گئے ہیں)

……پیشگوئیاں بر مشتمل منظوم کلام……

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں صدا

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفت ظلمت و جَور ٹل جائے گی
آہ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رخ پلٹ جائے گا ' رت بدل جائے گی
تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی' جس نے توڑا تھا سر کبر نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت' آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی
یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا' ساحروں کے مقابل بنا اژدھا
آج بھی دیکھنا مرد حق کی دعا' سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی
خوں شہیدانِ امت کا اے کم نظر' رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے ' پھول پھل لائے گی' پھول پھل جائے گی
ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا۔ ساتھ میرے ہے تائیدِ ربُّ الوریٰ
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دعا ' آج بھی ' اذن ہو گا تو چل جائے گی
دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں' قول اُمْلِی لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن
سنت اللہ ہے۔ لاجرم بالیقیں' بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی
یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا ' پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بدنوا' دو قدم دور دو تین پل جائے گی

عصرِ بیمار کا ہے مرض لا دوا' کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلام مسیحُ الزّمان ہاتھ اٹھا ' موت بھی آگئی ہو تو ٹل جائے گی

(کلام برموقع جلسہ سالانہ یو۔کے 1983ء)

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا

کی تشریح میں حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ "ایک صاحب نے یہ لکھا کہ جب ہم یہ سن رہے تھے تو مجھے آپ کا وہ شعر یاد آیا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ

؎ یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں صدا
تیری آواز اے دشمن بدنوا دو قدم دور دو تین پل جائے گی

اس نے لکھا کہ اب میں دیکھ رہا ہوں یہ آواز ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اس پر خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بظاہر اتفاقی باتیں ہوتی ہیں خدا تعالیٰ جب ان میں اپنی تقدیر ڈالتا ہے تو الفاظ درست ہو جایا کرتے ہیں۔ عام طور پر چہار دانگ عالم میں' ساری دنیا میں چاروں طرف کے محاورے استعمال کئے جاتے ہیں آواز کے شش جہت میں پھیلنے کا محاورہ میرے علم میں نہیں آیا کہ پہلے کبھی استعمال ہوا ہو۔ لیکن اس وقت میں نے بغیر سوچے ہوئے یعنی بغیر کوشش کے کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں یا کیا کہہ رہا ہوں شش جہت کا لفظ مجھے اچھا لگا اور وہی محاورہ میرے منہ سے نکلا اور اب ٹیلی ویژن کے ذریعے شش جہات ہیں جو استعمال ہو رہی ہیں کیونکہ چاروں طرف کا سوال نہیں ہے آواز اور تصویر پہلے اوپر آسمان کی طرف جاتی ہے۔ پھر آسمان سے زمین کی طرف اڑتی ہے پھر چاروں طرف پھیلتی ہے تو خدا تعالیٰ نے شش جہات کے لفظ بھی پورے فرما دیئے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ بعض دفعہ تصرفات کے تابع بعض الفاظ انسان کے منہ سے نکلے ہیں۔ خود کہنے والے کو ان کی کنہ کا علم ہی نہیں ہوتا کہ میں کیوں کہہ رہا ہوں اور بعد میں یہ بات کیا بن کر نکلے گی تو یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 8/جنوری 1993ء الفضل 12/جنوری 1993ء)

نشانِ فتح وظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک ان کی، کرے گا رسوائے عام کہنا
خدا کے شیرو! تمہیں نہیں زیب خوف جنگل کے باسیوں کا
گرجتے آگے بڑھو کہ زیرِ نگیں کرو ہر مقام کہنا
بساط دنیا الٹ رہی ہے حسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نَو کے ابھر رہے ہیں ۔ بدل رہا ہے نظام، کہنا
کلید فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشان فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا
بڑھے چلو شاہراہ دین متیں پہ دَرّانا، سائباں ہے
تمہارے سر پر خدا کی رحمت قدم قدم گام گام کہنا

(کلام برموقع جلسہ سالانہ یو۔کے 1986ء)

سن رہا ہوں قدمِ مالکِ تقدیر کی چاپ

ہو اجازت تو ترے پاؤں پہ سر رکھ کے کہوں
کیا ہوئے دن تیری غیرت کے دکھانے والے
یہ نہ ہو روتے ہی رہ جائیں تِرے در کے فقیر
اور ہنس ہنس کے روانہ ہوں رُلانے والے
ہم نہ ہوں گے تو ہمیں کیا؟ کوئی کل کیا دیکھے
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے
وقت ہے وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
کون ہیں یہ تری تحریر مٹانے والے
چھین لے ان سے زمانے کی عناں، مالکِ وقت
بنے پھرتے ہیں، کم اوقات۔ زمانے والے
چشم گردوں نے کبھی پھر نہیں دیکھے وہ لوگ
آئے پہلے بھی تو تھے آ کے نہ جانے والے
سن رہا ہوں قدم مالک تقدیر کی چاپ
آ رہے ہیں مری بگڑی کے بنانے والے
کرو تیاری بس اب آئی تمہاری باری
یوں ہی ایّام پھرا کرتے ہیں باری باری

ہم نے تو صبر و توکّل سے گزاری باری
ہاں مگر تم پہ بہت ہو گی یہ بھاری باری

نوٹ۔ دو سال بعد 1988ء میں جنرل ضیاء الحق پر یہ الفاظ صادق آئے۔

ع کرو تیاری بس اب آئی تمہاری باری

نیز

ع ہاں مگر تم پہ بہت ہو گی یہ بھاری باری

بالآخر میرے مولا کی تقدیر ہی غالب آئے گی

ظالم مت بھولیں بالآخر مظلوم کی باری آئے گی
مکّاروں پر مکر کی ہر بازی الٹائی جائے گی
پتھر کی لکیر ہے یہ تقدیر مٹا دیکھو گر ہمت ہے
یا ظلم مٹے گا دھرتی سے یا دھرتی خود مٹ جائے گی
ہر مکر انہی پر الٹے گا۔ ہر بات مخالف جائے گی
بالآخر میرے مولا کی تقدیر ہی غالب آئے گی
جیتیں گے ملائک ۔ خائب و خاسر ہو گا ہر شیطان وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یاران وطن
اک روز تمہارے سینوں پر بھی وقت چلائے گا آرا
ٹوٹیں گے مان تکبر کے بکھریں گے بدن پارہ پارہ
مظلوموں کی آہوں کا دھواں ظالم کے افق کجلا دے گا
نمرود جلائے جائیں گے دیکھے گا فلک یہ نظارہ
کیا حال تمہارا ہوگا جب شدّاد ملائک آئیں گے
سب ٹھاٹھ دھرے رہ جائیں گے جب لاد چلے گا بنجارا
ظالم ہوں گے رسوائے جہاں۔ مظلوم بنیں گے آن وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یاران وطن

(کلام برموقع جلسہ سالانہ یو۔کے 1989ء)

موسم بدلیں گے۔ رُت آئے گی ساجن پیار کے درسوں کی

ہم آن ملیں گے متوالو۔ بس دیر ہے کل یا پرسوں کی
تم دیکھو گے تو آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ دید کے ترسوں کی
ہم آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ تو فرط طرب سے دونوں کی
آنکھیں ساون برسائیں گی اور پیاس بجھے گی برسوں کی
تم دور دور کے دیسوں سے۔ جب قافلہ قافلہ آؤ گے
تو میرے دل کے کھیتوں میں پھولیں گی فصلیں سرسوں کی
یہ عشق و وفا کے کھیت رضا کے خوشوں سے لد جائیں گے
موسم بدلیں گے۔ رُت آئے گی ساجن پیار کے درسوں کی
میرے بھولے بھالے حبیب مجھے لکھ لکھ کر کیا سمجھاتے ہیں
کیا ایک انہی کو دکھ دیتی ہے جدائی لمبے عرصوں کی
یہ بات نہیں وعدوں کے لمبے لیکھوں کی۔ تم دیکھو گے
ہم آئیں گے۔ جھوٹی نکلے گی ۔ لاف خدا ناترسوں کی
دور ہو گی کلفت عرصوں کی
اور پیاس بُجھے گی برسوں کی
ہم گیت ملن کے گائیں گے
پھولیں گی فصلیں سرسوں کی

نوٹ: 1989ء کی یہ نظم جو الفضل کے صد سالہ جشن تشکر کے لئے حضور رحمہ اللہ نے بھیجی۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ ایک رنگ میں پوری ہوئی۔ ہم بارہ گاہ الٰہی میں خلافت خامسہ میں بھی اپنی ظاہری شکل میں بھی پوری ہونے کی توقع رکھتے ہیں۔ اے اللہ قبول فرما۔ آمین

ہو تمہی کل کے قافلہ سالار

منزلیں دے رہی ہیں آوازیں
صبح محو سفر ہو شام چلو
ہو تمہی کل کے قافلہ سالار
آج بھی ہو تمہی امام۔ چلو
تم سے وابستہ ہے جہان نو
تمہیں سونپی گئی زمام۔ چلو
آگے بڑھ کر قدم تو لو دیکھو
عہد نَو ہے تمہارے نام۔ چلو
پیشوائی کرو۔ تمہاری طرف
آ رہا ہے نیا نظام۔ چلو

(کلام بر موقع جلسہ سالانہ یو۔کے 1991ء)

خدا کی بات ٹلے گی نہیں۔ تم ہو کیا چیز

ضرور مہدی دوراں کا ہو چکا ہے ظہور
ذرا سا نور فراست نکھار کر دیکھو
خزانے تم پہ لٹائے گا لاجرم لیکن
بس ایک نذر عقیدت گزار کر دیکھو
اگر ہے ضد کہ نہ مانو گے۔ پر نہ مانو گے
تو ہو سکے جو کرو۔ بار بار کر دیکھو
بدل سکو تو بدل دو۔ نظام شمس و قمر
خلاف گردش لیل و نہار کر دیکھو
پلٹ سکو تو پلٹ دو۔ خرام شام و سحر
حساب چرخ کو بے اعتبار کر دیکھو
جو ہو سکے تو ستاروں کے راستے کاٹو
کوئی تو چارہ کرو کچھ تو کار کر دیکھو
سوار لاؤ۔ پیادے بڑھاؤ۔ چڑھ دوڑو
جو بن سکے وہ بپئے کارزار کر دیکھو
خدا کی بات ٹلے گی نہیں۔ تم ہو کیا چیز
اٹل چٹان ہے۔ سر مار مار کر دیکھو

اتر رہی ہے فلک سے گواہیاں۔ روکو
وہ غل غپاڑہ کرو۔ حالِ زار کر دیکھو
گواہ دو ہیں' دو ہاتھوں سے چھاتیاں پیٹو
خسوف شمس و قمر۔ ہار ہار کر دیکھو
جلن بہت ہے تو ہوتی پھرے نہ نکلے گی
بھڑاس سینے کی بک بک ہزار کر دیکھو
قفس کے شیروں سے کرتے ہو روز دو دو ہاتھ
دو آنکھیں بن کے بَبَر سے بھی چار کر دیکھو
مری سنو تو پہاڑوں سے سر نہ ٹکراؤ
جو میری مانو تو عجز اختیار کر دیکھو

(کلام برموقع جلسہ سالانہ یو۔کے 31/ جولائی 1994ء)

پیشگوئیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ہر الہام اور پیشگوئی اپنے وقت پر پوری بھی ہوئی ہے جن سے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان دیکھے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوں گی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے اور بہرحال اس نے غالب آنا ہے"

(خطبہ جمعہ 25/جولائی 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 206)

عالمگیر غلبۂ اسلام

۞......غلبۂ لوائے اسلام......۞

ہر مخالفت کے باوجود فتح وظفر کا جھنڈا اکناف عالم میں گاڑ دیا جائے گا

"خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ اِنِّی مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ اور اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ کہ آپ نبی پاک ﷺ کے غلام اور خادم اسلام اُمّتی رسول ہیں اور آپ سے بھی خدا تعالیٰ رسولوں کی طرح سلوک فرمائے گا اور **ہر مخالفت کے باوجود فتح وظفر کا جھنڈا آپ کے ذریعہ اکناف عالم میں گاڑ دیا جائے گا۔**"

(خطاب جلسہ سالانہ لندن 30/جولائی 2005ء دوسرا روز از الفضل انٹرنیشنل 19/اگست 2005ء)

اسلام اور آنحضرت ﷺ کا جھنڈا پوری شان وشوکت
کے ساتھ دنیا میں لہرائے گا اور لہراتا چلا جائے گا

"پس آج احیاء دین کے لئے اسلام کی کھوئی ہوئی شان وشوکت واپس لانے کے لئے، آنحضرت ﷺ کے دفاع میں کھڑا ہونے کے لئے، اللہ تعالیٰ نے جس جری اللہ کو کھڑا کیا ہے اس کے پیچھے چلنے سے اور اس کے دیئے ہوئے براہین اور دلائل سے جو اللہ تعالیٰ نے اسے بتائے ہیں اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے **اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا پوری آب وتاب اور پوری شان وشوکت کے ساتھ دنیا میں لہرائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور لہراتا چلا جائے گا۔**"

(خطبہ جمعہ 24/فروری 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 17/مارچ 2006ء)

۞ ...... قیام خلافت اور غلبۂ اسلام ...... ۞

انشاء اللہ یہی لوگ فتح یاب ہوں گے جن میں خلافت قائم ہے

"اور اس زمانہ میں اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے یہ ہے احمدی ماؤں اور باپوں کا عمل، خوبصورت عمل، جو اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ جہاد میں حصہ لے رہے ہیں لیکن علمی اور قلمی جہاد میں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فوج میں داخل ہو کر۔ **اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی لوگ فتح یاب ہوں گے جن میں خلافت اور نظام قائم ہے** اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا طریق کامیاب ہونے والا نہیں۔"

(خطبہ جمعہ 27/جون 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 142)

وہ سچے وعدوں والا خدا ہے وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور آئندہ بھی اپنی رحمتوں، فضلوں سے نوازتا رہے گا

"اب بھی بعض مخالفین شور مچاتے ہیں، منافقین بھی بعض باتیں کر جاتے ہیں۔ وہ چاہے جتنا مرضی شور مچالیں، جتنا مرضی زور لگالیں، خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی اور جب چاہے گا مجھے اٹھالے گا اور کوئی نیا خلیفہ آ جائے گا۔ لیکن حضرت خلیفہ اوّلؓ کے الفاظ میں میں کہتا ہوں کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ ہٹا سکے یا فتنہ پیدا کر سکے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط ہے اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہے......

چند لوگ اگر مرتد ہوتے ہیں یا منافقانہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک بدفطرت اگر جاتا ہے تو جائے، اچھا ہے خس کم جہاں پاک۔ وہ اپنے بدانجام کی طرف قدم بڑھا رہا ہے وہی اس کا انجام مقدر تھا جس کی طرف جا رہا ہے۔ لیکن جب اس کے مقابل پر ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں سعید روحوں کو احمدیت میں داخل کرتا ہے۔

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ

آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاءاللہ نوازتا رہے گا۔"

(خطبہ جمعہ 21 رمئی 2004ء از خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 354-353)

ایک دن تمام دنیا پر اسلام اور احمدیت کا غلبہ ہوگا لیکن یہ سب نظام خلافت سے وابستگی اور خلافت کے ہر حکم پر لبیّک کہنے سے ہوگا

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ منصب دیا تو باوجود اس خوف کے جو میرے دل میں تھا کہ جماعت کس طرح چلے گی، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز اپنے ہاتھ میں لی اور جو ترقی کا قدم جس رفتار سے بڑھ رہا تھا اسی طرح بڑھتا چلا گیا اور چلتا چلا جا رہا ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں تیری جماعت کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمین کے کناروں تک پہنچ رہی ہے اور لوگ جوق در جوق اس میں شامل بھی ہو رہے ہیں......

انشاءاللہ تعالیٰ الٰہی وعدے جو ہیں وہ ضرور پورے ہو کر رہیں گے **اور ایک دن تمام دنیا پر احمدیت کا اور اسلام کا غلبہ ہوگا۔ لیکن یہ سب کچھ تبھی ہوگا جب ہم خلافت کے نظام سے وابستہ رہیں گے اور خلافت کے ہر حکم پر لبیک کہنے کو اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دیں گے۔"**

(دورہ مغربی افریقہ سے واپسی پر لجنہ کی استقبالیہ تقریب سے خطاب یکم مئی 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 30 رجولائی 2004ء)

خلافت احمدیہ دائمی ہے اور یہ الٰہی تقدیر ہے اور الٰہی تقدیر کو بدلنے پر کوئی شخص قدرت نہیں رکھتا

"خلافت جماعت احمدیہ میں ہمیشہ قائم رہنی ہے۔

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذاء رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ اس کے بعد پھر

خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اور یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب الرقاق باب التحذیر من الفتن۔ الفصل الثالث)

اور یہ جو دوبارہ قائم ہونی تھی یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی تھی۔ پس یہ خاموش ہونا بتاتا ہے کہ **حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو سلسلہ خلافت شروع ہونا ہے یا ہونا تھا۔ یہ دائمی ہے۔ اور یہ الٰہی تقدیر ہے۔ اور الٰہی تقدیر کو بدلنے پر کوئی فتنہ پرداز بلکہ کوئی شخص بھی قدرت نہیں رکھتا۔**

یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔ اور اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ تیس سال تھی تو وہ تیس سالہ دور آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ اور یہ دائمی دور بھی آپؐ ہی کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ قیامت کے وقت تک کیا ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ **لیکن یہ بتا دوں کہ یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ**، بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے۔ اسی لئے اس پر قائم رکھنے کے لئے میں پہلے دن سے ہی مسلسل تربیتی مضامین پر اپنے خطبات وغیرہ دے رہا ہوں۔

پس اس کے بعد کوئی وجہ نہیں رہ جاتی کہ ہم ان بحثوں میں پڑیں کہ خلافت کب تک رہنی ہے اور کب ملوکیت میں بدل جانی ہے۔ **انشاء اللہ تعالیٰ نیک اعمال کرنے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے اور خلافت کا سلسلہ ہمیشہ چلتا چلا جائے گا۔**"

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء از خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 311-316)

یہ دور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے خدا تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ

"اے دشمنان احمدیت! مَیں تمہیں دوٹوک الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر تم خلافت کے قیام میں نیک نیّت ہو تو آؤ اور مسیح محمدی کی غلامی قبول کرتے ہوئے اس کی خلافت کے جاری و دائمی نظام کا حصہ بن جاؤ۔ ورنہ تم کوششیں کرتے کرتے مر جاؤ گے اور خلافت قائم نہیں کر سکو گے، تمہاری نسلیں بھی اگر تمہاری ڈگر پر چلتی رہیں تو وہ بھی کسی خلافت کو قائم نہیں کر سکیں گی۔ قیامت تک تمہاری نسل در نسل یہ کوشش جاری رکھے تب بھی کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ خدا کا خوف کرو اور خدا سے ٹکّر نہ لو اور اپنی اور اپنی نسلوں کی بقا کے سامان کرنے کی کوشش کرو............

یہ دور جس میں خلافت خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دور ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔ مَیں تو جب اپنا جائزہ لیتا ہوں تو شرمسار ہوتا ہوں۔ مَیں تو ایک عاجز، ناکارہ، نااہل، پُر معصیت انسان ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ کی مجھے اس مقام پر فائز کرنے کی کیا حکمت تھی۔ لیکن یہ مَیں **علیٰ وجہ البصیرت** کہتا ہوں کہ **خدا تعالیٰ اس دور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اس دَور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رکنے والی ہے۔ خلفاء کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتا رہے گا۔**"

(خطاب برموقع جلسہ یوم خلافت 27؍ مئی 2008ء بمقام Excel سینٹر لندن از الفضل انٹرنیشنل 25؍ جولائی 2008ء)

......دعا اور غلبۂ اسلام......

ہمارا زندہ خدا آج بھی اپنی خدائی کے جلوے دکھا رہا ہے اور انشاء اللہ دکھاتا چلا جائے گا ہاں ایک شرط ہے کہ خالص ہو کر اس کی طرف جھکیں اور اس سے مدد مانگیں

"احمدیت کی سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف لوگوں اور مذاہب کے ماننے والوں کو جو چیلنج دئے ان کے سامنے مقابلہ کی نیت سے جو بھی کھڑا ہوا اس کے ٹکڑے اڑتے ہم نے دیکھے ہیں۔ خدا خود ہمارے بدلے لیتا ہے اور لیتا چلا جا رہا ہے پھر آپ کو کس بات کا خوف اور فکر ہے......

ہمارا خدا زندہ خدا آج بھی ہمیں اپنی خدائی کے جلوے دکھا رہا ہے اور انشاء اللہ دکھاتا چلا جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہاں ایک شرط ہے کہ خالص ہو کر اس کی طرف جھکیں اور اس سے مدد مانگیں۔ وہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ اس کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کریں۔ جو مخالفین مباہلے کا اتنا ہی شوق رکھتے ہیں وہ اپنا شوق پورا کریں۔ خدا کو جتنا مرضی پکاریں وہ، اپنی ناکیں رگڑیں، اپنے ماتھے رگڑیں۔ کبھی ان کی یہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی جو وہ جماعت کے خلاف کریں گے۔ اور **انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ احمدیت یعنی حقیقی**

اسلام کا ہی ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فقرہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ میں مامور ہوں اور فتح کی مجھے بشارت دی گئی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 11؍جولائی 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 182)

احمدی ہمیشہ یاد رکھیں ان کا مددگار غالب اور رحیم خدا ہے پس اسی کے آگے جھکیں اور دعا مانگیں کہ ظالموں سے اس دنیا کو محفوظ رکھے

"اب انڈونیشیا میں بھی گزشتہ کچھ عرصہ سے یہ ظلم ہو رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم طاقت والے ہیں کہ جس طرح چاہے احمدیوں کے ساتھ سلوک کریں۔ اُن کو سزائیں دیں، اُن کی عورتوں بچوں پر ظلم کریں، اُن کی جائیدادوں کو جلا دیں اور یہ صرف اس لئے ہے کہ وہاں کی حکومت میں اِس وقت مُلّاں شامل ہے اور حکومتی یا جو حکومت چلانے والے ممبران ہیں یا حکومت ہے وہ سیاست چمکانے کے لئے مجبور ہیں اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس وجہ سے کہ اس مُلّاں کی بات نہ ماننے پر کہیں ہماری حکومت نہ ٹوٹ جائے۔ جس نے ہمیشہ دین کے نام پر فساد پھیلایا ہے۔ اپنے آپ کو جابر سمجھتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ان کا یہ فعل انہیں ان متکبروں میں شامل کر رہا ہے جو بندوں کا بھی حق تسلیم نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو بھی توڑ رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ جب ایسے ظالموں اور سرکشوں کا ذکر کرتا ہے جو اللہ کے رسول کی دشمنی کی وجہ سے اسے یا اس کی قوم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو اس قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ **اِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ** (الشعراء:10) کہ تیرا رب یقیناً غالب اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس ہمیں تو پتہ ہے کہ آخری غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا ہے۔ کیونکہ ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے وہ خدا ہمارے ساتھ ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ مَیں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ وہ خدا ہمارے ساتھ ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس یہ تو ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آخری غلبہ ہمارا ہے اور یہ لوگ جو اپنے زُعم میں جابر بننے والے ہیں، ہمیں یقین ہے کہ یہ بھی اپنے انجام کو پہنچنے والے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یوں احمدیوں کی مخالفت سے یہ اپنے مقام اونچے کر رہے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ ان کے پاؤں سے زمین جلد نکلنے والی ہے اور وہ بلندیوں کی بجائے گہرے زمینی اندھیروں میں دھنسنے والے ہیں اور اس طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

پس احمدی جہاں کہیں بھی بسنے والے ہوں، چاہے وہ انڈونیشیا ہو یا پاکستان ہو یا اور کوئی ملک ہو جہاں جہاں بھی ظلم کا شکار ہو رہے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ ان کا مددگار غالب اور رحیم خدا ہے۔ پس اس کے آگے جھکیں، اس سے رحم مانگیں۔ وہ خدا جو عالم الغیب بھی ہے اس کی نظر میں اگر یہ لوگ اصلاح کے قابل نہیں ہیں تو ہمیں بھی ان سے نجات دلوائے اور ان بےوقوفوں کو بھی یا ان کمزوروں کو بھی جو ان کی باتوں میں آ کر اپنی دنیا بھی برباد کر رہے ہیں اور اپنی آخرت بھی برباد کر رہے ہیں۔ پس ایسے لوگوں پر رحم کے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے رحیم خدا سے دعا مانگیں کہ ظالموں سے اس دنیا کو محفوظ رکھے۔ اگر خدا تعالیٰ ان ظالموں کو اس زمرہ میں شمار کر چکا ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ** (المومن:36) کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور جابر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے، تو پھر باقی دنیا کی بقا کے لئے بھی احمدیوں کو بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے اور پیغام پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

انڈونیشیا کے احمدیوں کو بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ پہلے تو قرآنی پیشگوئی کے مطابق اس کے مصداق صرف پاکستان کے احمدی بن رہے تھے کہ آگیں لگائی جاتی تھیں اور پولیس اور انتظامیہ بیٹھ کر تماشے دیکھا کرتی تھی۔ اب انڈونیشیا میں بھی پےدرپے ایسے واقعات ہو رہے ہیں جو ہمارے سامنے یہ نظارے رکھتے ہیں۔ پس یہ اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آگیں لگائیں گے اور دیکھیں گے۔ پس اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں کے یہ ظلم انہی پر پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دعاؤں کی بھی توفیق دے اور صبر اور ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ 16؍مئی 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 6؍جون 2008ء)

......دعوت الی اللہ اور غلبۂ اسلام......

حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام نے دنیا میں پھیلنا ہے اور ضرور پھیلنا ہے
لیکن ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے کوشش میں لگ جائے

"اللہ تعالیٰ کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ آپ کے پیغام نے دنیا میں پھیلنا ہے اور ضرور پھیلنا ہے انشاء اللہ اور کوئی طاقت اس کو پھیلنے سے نہیں روک سکتی......

پس حضرت مسیح موعود کی فتح تو مقدر ہے۔ آپ کی تعلیم نے تو دنیا میں پھیلنا ہے۔ **لیکن ہر احمدی کا بھی یہ**

فرض ہے کہ اس پیغام کو پہنچانے کے لئے کوشش میں لگ جائے۔"

(خطبہ جمعہ 28/جنوری 2005ء از خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 41-40)

……ابتلاء اور غلبۂ اسلام ……

الٰہی جماعتوں کو مخالفتوں سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس کے فضلوں کے نظارے نظر آئیں گے

"الٰہی جماعتوں کو مخالفتوں کے سمندروں سے گزرنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے جب آپ دعائیں کرتے ہوئے، ایمان پر قائم رہتے ہوئے بغیر گھبرائے اپنا سفر جاری رکھیں گے تو ہر منزل پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے انشاء اللہ آپ کو نظر آئیں گے اور کوئی روک آپ کی ترقی کی رفتار کو کم نہیں کر سکے گی……

پس ہر تکلیف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے برداشت کریں۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب تمام مخالفین ہوا میں اڑ جائیں گے اور مخالفت کرنے والے آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوں گے۔"

(اختتامی خطاب برائے جلسہ سالانہ قادیان 28/دسمبر 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 26/جنوری 2007ء)

یہ ظلم جو احمدیوں پر ہو رہا ہے زیادہ دیر نہیں چلے گا فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے فتح مکہ کے حالات اور بلالؓ کا جھنڈا کھڑا کرنے کی حکمتیں بیان کر کے جماعت کو یہ خوشخبری سنائی کہ

"آج احمدی بھی یاد رکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ نظارہ دہرایا جانے والا ہے اور ہم نے کسی سے دشمنی کا بدلہ ظلم اور انتقام سے نہیں لینا بلکہ وہ راستہ اختیار کرنا ہے جو ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اُسوہ سے پیش فرمایا۔ مخالفین احمدیت بھی یاد رکھیں کہ تم جو احمدیوں کو عقل سے عاری سمجھتے ہو کہ انہوں نے مسیح موعود کو مان کر یہ بڑا غلط فیصلہ کیا ہے۔ یہ وقت بتائے گا کہ عقل سے عاری کون ہے اور عقل والا کون ہے۔ غلط فیصلہ کرنے والا کون ہے اور صحیح فیصلہ کرنے والا کون ہے۔ پس مخالفتیں بند کرو اور عزیز خدا کے سامنے جھکو اور اس سے حکمت مانگو۔ **یہ ظلم جو احمدیوں پر ہو رہا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ زیادہ دیر نہیں چلے گا۔ فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے** اور آج ہر ایک کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب یہ نظارے قریب ہونے والے ہیں۔ ظلم احمدیوں پر ہوتے ہیں

مختلف ملکوں میں جہاں مسلمان حکومتیں ہیں یا علماء کا زور ہے زیادہ ہوتے ہیں۔ آج بھی ایک افسوسناک اطلاع ہے شہادت کی یہ شیخوپورہ کے ایک نوجوان ہمایوں وقار ابن سعید احمد صاحب ناصر ہیں ان کو 7 ردسمبر کو شیخوپورہ میں نامعلوم افراد نے شہید کر دیا۔ اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ آئے اور فائر کر کے شہید کر دیا۔ ان کی عمر 32 سال تھی۔ بڑے شریف النفس تھے اور خدام الاحمدیہ شیخوپورہ کے فعال رکن تھے۔ ناظم تربیت نومبائعین تھے انشاء اللہ تعالیٰ ان شہیدوں کا خون ضرور رنگ لائے گا اور لانے والا ہے۔ اس کی تو ہمیں کوئی فکر نہیں ہے لیکن مخالفین کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور یہ جو پہلے واقعات ہیں ان سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ اس حد تک نہ بڑھو کہ بعد میں تم لوگوں کو شرمندگی ہو۔"

(خطبہ جمعہ 14 ردسمبر 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 4 رجنوری 2008ء)

آج انہی کی جیت ہے جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ مسیح ومہدی ہیں

"وہ مسیح اور مہدی جس نے آنحضرت ﷺ کی غلامی میں اسلام کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہے اور پہنچایا۔ جس کو خدا نے بڑے واضح الفاظ میں فرمایا تھا کہ ان سب مخالفتوں کے باوجود مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ آج اس وعدے کو صرف وہی لوگ پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں جو آپ کو نبی مانتے ہوئے آپؑ کے بعد خلافت سے منسلک ہیں۔ یہ پیغام آج ہواؤں کے دوش پر دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔ پس آج انہی کی جیت ہے جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپؑ مسیح ومہدی اور نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ خود اپنے نبی کی تائید فرماتے ہوئے پیغام پہنچانے کے معجزات دکھا رہا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو اس کو روک سکے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا' اس میں ہمارے لئے ایک یہ پیغام بھی ہے کہ راستے کی روکیں بھی آئیں گی' مخالفتوں کی آندھیاں بھی چلیں گی۔ دائیں بائیں سے آگ کے شعلے بھی بلند ہوں گے' حکومتیں بھی روکیں ڈالنے کی کوشش کریں گی لیکن میں جو عزیز' غالب اور تمام قدرتوں کا مالک خدا ہوں' تمہیں تسلی دیتا ہوں کہ اے مسیح ومہدی! تجھے بھی تسلی دیتا ہوں اور تیرے ماننے والوں کو بھی تسلی دیتا ہوں کہ تو مجھ سے ہے اور میرے پیغام کو پھیلانے کے لئے کوشاں ہے اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میری تائیدات ہمیشہ تیرے ساتھ رہیں گی اور میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا..........

پس جس کو خدا نے ہر خوف سے تسلی دلائی۔ اپنی تائیدات کی یقین دہانی کروائی ہے۔ ان کی بھی مدد کرنے کا اعلان فرمایا جو مدد کریں گے اور اہانت کرنے والوں اور روکیں ڈالنے والوں کو ذلیل ورسوا کرنے کا اعلان فرمایا۔

جس کو خدا نے اپنے خاص برگزیدوں میں شمار کر لیا اس کے ماننے والوں کے لئے بھی کوئی خوف کا مقام نہیں۔ عارضی تکلیفوں سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اُحد کی جنگ میں باوجود مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے کے اور جانی اور مالی نقصان ہونے کے دشمن فتح یاب نہیں کہلا سکا تھا۔ آخر کو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَل کا نعرہ ہی غالب آیا تھا۔ پس آج بھی جب اس اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَل نے تائید و نصرت کا اعلان اپنے محبوب کے عاشق کے لئے کیا ہے تو پھر ہم جو اس پر ایمان لانے والے ہیں انہیں ان عارضی روکوں اور تکلیفوں پر پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟"

(خطبہ جمعہ 8/فروری 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 29/فروری 2008ء)

یہ دنیاوی لوگ نہ ہمارے رزق بند کر سکتے ہیں نہ ہمارے ایمانوں کو ہلا سکتے ہیں
وہ وقت دور نہیں جب ان کے مکران پر ہی الٹ کر پڑیں گے

"پس آج جو احمدیوں کے خلاف پاکستان میں بھی مخالفت کا بازار گرم ہے اور انڈونیشیا سے بھی خبریں آ رہی ہیں، دونوں جگہ مُلاّں اور سیاستدانوں کے جوڑ کی وجہ سے یہ مخالفت ہے۔ عوام الناس کو بیوقوف بنایا جاتا ہے کہ تمہاری دینی غیرت کا سوال ہے اٹھو اور احمدیوں کو ختم کر دو۔ حالانکہ یہ تکذیب اس لئے ہے کہ ان لوگوں کو یہ خوف ہے کہ ہمارے رزق بند نہ ہو جائیں۔ ہم جو لوٹ مار کر رہے ہیں وہ بند نہ ہو جائے۔

پس احمدیوں کو مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ صبر اور حوصلے سے اور دعا سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کے مسیح کو مانا ہے تو یقیناً اس پیغام کے ماننے کی وجہ سے آپ اللہ کے مقرب ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کے لئے نعمتوں سے پُر جنتوں کی بشارت دیتا ہے۔

گزشتہ 120 سال سے انہوں نے اپنی ہر طرح کی مخالفت کر کے دیکھ لی ہے۔ بے شک ہمیں عارضی تکلیفیں تو برداشت کرنی پڑیں لیکن ان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوئیں کہ جماعت کو ختم کر دیں۔ ایک آمر نے اعلان کیا کہ مَیں ان کے ہاتھ میں کشکول پکڑاؤں گا تو خود اس کا جو انجام ہوا وہ ظاہر و باہر ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی مالی وسعت اختیار کرتی چلی گئی۔ دوسرے نے جب جماعت کو کچلنا چاہا، ہر لحاظ سے معذور کرنا چاہا تو اس کا انجام بھی ہم نے دیکھ لیا۔ اور جماعت کے لئے ترقی کی نئی سے نئی راہیں کھلتی چلی گئیں۔ اس رازق خدا نے رزق کے نئے سے نئے راستے، نئے سے نئے باب جماعت کے لئے کھول دیئے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے ہمارے لئے اپنا رزّاق ہونا اور تمام قوتوں اور طاقتوں کا مالک ہونا ظاہر فرمایا جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ (الذٰریٰت:59) یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت رزق دینے والا ہے اور صاحب قوت اور مضبوط صفات والا ہے۔ پس ہم تو اس خدا کی عبادت کرنے والے اور اس سے رزق مانگنے والے ہیں اور اس سے ڈرنے والے ہیں۔ یہ دنیاوی لوگ نہ ہمارے رزق بند کر سکتے ہیں، نہ ہمارے ایمانوں کو ہلا سکتے ہیں، نہ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے روک سکتے ہیں۔

گزشتہ دنوں میں 27 مئی کے بعد، پاکستان کے مختلف شہروں میں، کوٹری شہر ہے ایک، حیدرآباد کے قریب، لاڑکانہ میں، آزاد کشمیر میں کوٹلی ہے، اسی طرح پنجاب کے بعض شہر ہیں، احمدیوں پہ ظلم کا بازار دوبارہ گرم ہو چکا ہے۔ فیصل آباد میں پنجاب میڈیکل کالج کے طلباء کو کالج سے نکالا گیا۔ اُن کے خیال میں اس طرح انہوں نے احمدیوں کے رزق بند کرنے کی کوشش کی ہے کہ احمدی طلباء ڈاکٹر بن رہے ہیں۔ فائنل ایئر کے سٹوڈنٹ ہیں۔ وہ گھبرا کے کہیں گے اچھا ٹھیک ہے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں نکالتے ہیں لیکن ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ ان کی ایمانی حالت کیا ہے، کیونکہ اُن کے اپنے ایمان نہیں ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ یہ خوفزدہ ہو کر احمدیت چھوڑ دیں گے۔ کوٹری میں گھیراؤ جلاؤ کی صورتحال ہے، بلکہ ایک گھر سے کل خط ملا ہے ان کا سامان نکال کے جلایا بھی گیا، گھروں کو گھیرا ہوا ہے۔ لیکن یہ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ڈرنے والی قوم ہیں یا اپنے ایمانوں کا سودا کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم تو اس ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن خدا کے ماننے والے ہیں جو اپنے بندوں کے لئے غیرت دکھاتا ہے اور جب دشمنوں کو پکڑتا ہے تو ان کی خاک اڑا دیتا ہے۔ یہی ہم دیکھتے آئے ہیں۔ پس سب احمدی صبر اور حوصلے سے کام لیں۔

اسی طرح انڈونیشیا کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں وہاں پر تبلیغ پر پابندی لگائی ہے اور اسی طرح بعض باتوں پر حکومت نے پابندی لگائی ہے۔ گو بَین (Ban) تو اس طرح مکمل طور پر نہیں کیا لیکن مختلف ذریعوں سے ایسی صورت حال پیدا کی گئی ہے جو بَین کے برابر ہی ہے۔ تو یہ لوگ بھی دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ پاکستان میں جو پابندیاں لگیں یا قانون پاس ہوئے اس سے کون سا انہوں نے جماعت کو پھیلنے سے روک دیا۔ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش پہلے سے بڑھ کر جماعت پر ہوئی اور انڈونیشیا پر بھی جو پابندیاں حکومت نے لگائی ہیں پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقی کا باعث بنیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس دعاؤں پر زور دیں۔ **انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ وقت دُور نہیں کہ ان کے مکر ان پر ہی اُلٹ کر پڑیں گے۔**"

(خطبہ جمعہ 13/جون 2008 از الفضل انٹرنیشنل 4/جولائی 2008ء)

......قربانی اور غلبۂ اسلام......

وہ دن دور نہیں جب راستے کی ہر روک خس وخاشاک کی طرح اُڑ جائے گی

"مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح تمام دنیا میں ہر احمدی کو خواہ کسی بھی ملک یا نسل کا ہے خلافت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ لیکن میں پاکستانی احمدیوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جو یہ اعزاز حاصل کر چکے ہیں اور گزشتہ کئی سالوں سے کرتے آرہے ہیں حتی المقدور کوشش کریں گے کہ یہ ان کے پاس ہی رہے۔ آپ کی قربانیوں کی تاریخ جماعت احمدیہ کی بنیاد کے دن سے ہے جبکہ باقی دنیا کی تاریخ احمدیت اتنی پرانی نہیں اور اسی طرح قربانیوں کی تاریخ اتنی پرانی نہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ آپ کی ہر قربانی کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ پھل پھول بخشا ہے اور آئندہ قربانیاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر پھل پھول لائیں گی۔ آج سب سے زیادہ جان کی قربانیاں پیش کیں تو پاکستانی احمدیوں نے کیں۔ مسلسل ذہنی ٹارچر اور تکلیفیں برداشت کی ہیں تو پاکستانی احمدیوں نے کی ہیں۔ باوجود نامساعد حالات کے مالی قربانیوں میں بڑھنے کے معیار کو پاکستانی احمدیوں نے قائم رکھا ہے۔ **اللہ تعالیٰ کبھی یہ قربانیاں ضائع نہیں کرے گا۔ انشاء اللہ۔ بلکہ کامیابیوں کے آثار بڑے واضح طور پر نظر آنے لگ گئے ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ جب راستے کی ہر روک خس وخاشاک کی طرح اڑ جائے گی۔** لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو دعاؤں میں سجا کر پیش کریں اور پیش کرتے رہیں اور رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا کی آواز ہر دل سے نکلتی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ 3 ؍نومبر 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 24 ؍نومبر 2006ء)

قربانیوں کو پیش کرتے ہوئے ہم انشاء اللہ ایک دن ساری دنیا پر غلبۂ اسلام کو دیکھیں گے

"حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی ان دعاؤں میں آنحضرت ﷺ کی بعثت کے لئے بھی دعا شامل تھی۔ چنانچہ آپؐ کی بعثت ہوئی اور قرآن کریم اور تاریخ گواہ ہے کہ کس طرح آپ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ نے خدا تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے قربانیاں دیں۔

ان قربانیوں کے بعد حضور ﷺ نے اپنے عہد مبارک میں ہی اسلام کا غلبہ دیکھا اور پھر آخری زمانہ میں

امّت کی ہدایت کے لئے آپؐ نے ایک امّتی نبی کی بعثت کی بشارت دی۔ آج ہم بھی اپنے آقا کے اسوہ کی پیروی میں قربانیاں پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں اور اسلام کے غلبہ کے دنوں کو نزدیک سے نزدیک تر آتا دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ ایک دن ساری دنیا پر اسلام کے غلبہ کو دیکھیں گے۔"

(خطاب بر موقع افتتاح مسجد ناصر برخولٹ جرمنی 3؍جنوری 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 16؍فروری 2007ء)

یہ قربانیاں جماعت احمدیہ کا مقام اونچا کرنے والی ہیں اور دشمن کی تدبیریں ضرور اکارت جانے والی ہیں

"آج دنیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی انہی باتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ لیکن دشمن پہلے بھی انبیاء کی جماعتوں کو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں لگے رہے اور آج بھی لگے ہوئے ہیں اور جہاں بھی موقع ملتا ہے احمدیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مختلف جگہوں سے کبھی مار دھاڑ، کبھی دوسرے ظلموں کی اور کبھی اِکّا دُکّا احمدیوں کی شہادتوں کی خبریں بھی آتی ہیں۔ لیکن آج تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچی پیروی کرنے والوں کے ایمانوں کو یہ دھمکیاں اور یہ ظلم کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے۔ ان کے ایمانوں کے پایۂ ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئے گی۔ پس ہمارا کام یہ ہے کہ جہاں اپنے ایمان کی مضبوطی اور ثبات قدم کے لئے اس خدا کے حضور جھکیں وہاں ان ظلموں سے بچنے اور فتح کے نظارے دیکھنے کے لئے بھی اُس قوی اور عزیز خدا کو ہی پکاریں جو اپنے انبیاء سے کئے گئے وعدے ہمیشہ سچے کرتا آیا ہے اور سچے مومنوں سے بھی اس کا یہی وعدہ ہے کہ ان کو بھی غلبہ عطا فرمائے گا۔ وہ آج بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی غلبہ کو سچ کر کے دکھائے گا، بلکہ دکھا رہا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری کامیابی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جڑے رہنے سے ہی مقدر ہے۔ تمام عزتیں اب زمانے کے امام کے ساتھ رہنے سے ہی ملنی ہیں۔ کیونکہ یہی ہے جو آنحضرت ﷺ کا غلام صادق ہے اور اس کے ساتھ جڑنا آنحضرت ﷺ کے ساتھ تعلق جوڑنا ہی ہے۔ پس اس مسیح و مہدی کے ساتھ حقیقی تعلق ہی اعمال کی بلندیوں پر بھی لے جانے والا ہوگا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج بعض جگہ احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں، ان کو بعض جگہ بڑی بے دردی سے ظلم کی چکی میں پیسا جا رہا ہے یا شہید کیا جاتا ہے۔ انہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ **یہ قربانیاں ان کا مقام اونچا کرنے والی ہیں اور دشمن کی تدبیریں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اکارت جانے والی ہیں۔ آخر کار اس دنیا میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے مسیح کے غلبہ کو دیکھیں گے اور ذلت کا سامنا کریں گے** اور اللہ کہتا ہے کہ بعد میں بھی، اگلی زندگی میں بھی،

اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے اندر آئیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 19/اکتوبر 2007ءاز الفضل انٹرنیشنل 9/نومبر 2007ء)

......شہادتیں اور غلبۂ اسلام......

شہیدوں کے خون رائیگاں نہیں جائیں گے بلکہ ضرور رنگ لائیں گے

پس ہر تکلیف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے برداشت کریں

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور افغانستان، ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا، انڈونیشیا اور دیگر ممالک میں جماعت کی مخالفت اور احمدیوں کی شہادتوں خصوصاً ہندوستان میں معلم صاحب کی شہادت کا ذکر کر کے مخالفین کو ان کے برے انجام سے ڈراتے ہوئے فرمایا کہ

"مجھے یقین ہے کہ دشمن کی اس حرکت سے خدا کے فضل اور زیادہ نازل ہوں گے اور اس علاقہ میں احمدیت پھیلے گی، پھولے گی اور بڑھے گی، لیکن وہاں کی حکومتی انتظامیہ سے میں کہتا ہوں کہ آپ لوگ ظالم کے ہاتھ نہ روک کر اس ظلم میں کہیں شریک نہ ہو جائیں۔ یاد رکھیں مظلوم کی آہ عرش کے پائے ہلا دیتی ہے۔ ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے لے کر قانون کو ہاتھ میں نہیں لیتے لیکن ہم اللہ کے حضور جھکتے ہیں جو سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے اور اپنے وعدے پورے کرنے والا ہے۔

ہم اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ چند ایک جانوں کی قربانی قوموں کی زندگی میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور قربانیاں کرنے والے اور ظلموں میں پسنے والے خوب جانتے ہیں کہ ان کی قربانی اللہ کے حضور اجر پانے والی ہے۔ پس ہماری نظر ہمیشہ آخری منزل کی طرف رہتی ہے۔

مخالف سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان کی ترقی کے سامنے بند باندھ دیئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کے لئے ترقی کے نئے نئے راستے کھول رہا ہے۔ یہ بے وقوف سمجھتے ہیں کہ ریت کے بند باندھ کر طوفانی پانیوں کو روک دیں گے، طوفانی پانیوں کے سامنے تو سیسہ پلائی ہوئی دیواریں بھی ٹکا نہیں کرتیں۔ یہ ہمارے مخالفین بیوقوفوں کی کس جنت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کی مخالفت سے احمدی اپنے ایمان میں پہلے سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

پس فتح انشاءاللہ ہمارا مقدر ہے اور گزشتہ سو سال سے زائد کی جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ

جماعت کا ہر قدم ترقی کی منازل کی طرف اٹھ رہا ہے' اس لئے مایوسی اور پریشانی کی کوئی وجہ نہیں ....

جب اللہ کی مدد اور نصرت شامل حال ہو تو دشمن کچھ نہیں بگاڑ سکتا' یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ **شہیدوں کے خون رائیگاں نہیں جائیں گے بلکہ ضرور رنگ لائیں گے۔** احمدی کا صرف خون ہی رنگ نہیں لاتا بلکہ میں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ احمدی کو پہنچنے والی معمولی سی تکلیف کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ ایک مسجد بند ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ دس مساجد عطا کر دیتا ہے' ایک جماعت پر پابندی لگائی جاتی ہے تو دس جماعتیں آزادی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے والی مل جاتی ہیں۔ **پس ہر تکلیف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے برداشت کریں۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب تمام مخالفین ہوا میں اڑ جائیں گے اور مخالفت کرنے والے آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوں گے۔"**

(اختتامی خطاب برائے جلسہ سالانہ قادیان 28؍دسمبر 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 26؍جنوری 2007ء)

احمدیت زمین کے کناروں تک

......عرب میں غلبۂ اسلام......

ایک وقت آئے گا جب تمام عرب امّت واحدہ بن کر حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ یک زبان ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود و سلام بھیجنے والی ہوگی

"ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب ممالک کے لئے جو ایک نیا اجراء ہوا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ساتھ ہو رہا ہے اور اسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مبارک سومبارک دی ہے اس کے لئے تمام عرب دنیا کے احمدی اور تمام وہ لوگ جو ایم ٹی اے پر اپنا وقت دیتے ہیں اور اس خدمت پر مامور ہیں ان کے لئے بھی مبارکباد ہے اور یہ خوشخبری بھی ہے کہ یہ جو تمہاری کوششیں ہیں انشاءاللہ تعالیٰ رائیگاں نہیں جائیں گی۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک ہو کہ یہ کامیابی کی طرف جو قدم چلے ہیں **اور جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کی یہ پروازیں جو چل پڑی ہیں یہ بہت جلد انشاءاللہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گی**......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے کہ میں تیرے محبوں کا گروہ پیدا کروں گا وہ انقلاب شروع ہو چکا ہے اور اب عرب دنیا میں بھی ان محبوں کی تعداد بڑھتی چلی جا رہی ہے اور انشاءاللہ بڑھتی چلی جائے گی **اور ایک وقت آئے گا جب تمام عرب اُمّت واحدہ بن کر ایک ہاتھ پر اکٹھی ہو جائے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یک زبان ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود وسلام بھیجنے والی ہوگی۔**"

(MTA-3 العربیہ کے اجراء کی تقریب عشائیہ میں خطاب 6 مئی 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 25 مئی 2007ء)

اے عرب کے رہنے والو! خدا کے لئے اس درد بھری آواز پر کان دھرو
تم نہیں تو تمہاری نسلیں اس برکت سے فیض پائیں گی

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پیغام عربوں کے نام سنانے کے بعد فرمایا۔

"پس اے سرزمین عرب کے باسیو! آج مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمائندے کی حیثیت سے خدائے ربّ العالمین کے نام پر تم سے درخواست کرتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس روحانی فرزند کی آواز پر لبیک کہو جس کی تعلیم اور اس کے رسول ﷺ سے عشق کی چند باتیں یا مثالیں مَیں نے پیش کی ہیں اگر اس مسیح و مہدی کے کلام میں ڈوب کر دیکھو تو خدائے واحد و یگانہ سے تعلق اور پیار اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق اور آپؐ کے لئے غیرت کے جذبات کے علاوہ اس میں اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔ صاف دل ہو کر اگر دیکھو گے تو جماعت احمدیہ کی 100 سال سے زائد کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جماعت کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتا رہا ہے۔ آج اس سیٹلائٹ کے ذریعہ سے آپ تک وسیع پیمانے پر یہ پیغام پہنچنا بھی اس تائید و نصرت کی ایک کڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آج یہ انتظام فرما دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والی ایک چھوٹی سی غریب جماعت، پیسہ پیسہ جوڑ کر، صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس زمانے کے امام کا پیغام تمہیں سیٹلائٹ کے ذریعہ سے پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ پس بدظنی سے بچتے ہوئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں، حسن ظن سے کام لیتے ہوئے اس جری اللہ کی تائید و نصرت کے لئے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور مخالفت پر کمربستہ ہونے کی بجائے اس مسیح و مہدی کی آواز پر کان دھرو جسے خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اپنے وعدے کے مطابق جو اس نے آنحضرت ﷺ سے کیا تھا مبعوث فرمایا ہے۔ پس آؤ اور اس مسیح و مہدی کے منکرین میں شامل ہونے کی بجائے اس کے دست راست بن جاؤ کہ آج امّت مسلمہ بلکہ تمام دنیا کی نجات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس عاشق صادق کا ہاتھ بٹانے میں ہی ہے۔

اے عرب کے رہنے والو! دلوں میں خوف خدا پیدا کرتے ہوئے، خدا کے لئے اس درد بھری آواز پر کان دھرو اور اس درد کو محسوس کرو جس کے ساتھ یہ مسیح و مہدی تمہیں پکار رہا ہے۔ آؤ اور اس کے سلطانِ نصیر بن جاؤ۔ یاد رکھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اُس سے وعدہ ہے کہ اُسے دنیا پر غالب کرے گا۔ تم نہیں تو تمہاری نسلیں اس برکت سے فیض پائیں گی اور پھر وہ یقیناً اس بات پر تأسّف اور افسوس کریں گی کہ کاش ہمارے بزرگ بھی

آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو سمجھتے ہوئے اس عاشق رسول اللہ ﷺ اور مسیح و مہدیؑ کے معین و مددگار بن جاتے اور اس کی جماعت میں شامل ہو جاتے۔ اللہ کرے کہ تم لوگ آج اس حقیقت کو سمجھ لو۔"

(خطبہ جمعہ 23/مارچ 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 13/اپریل 2007ء)

...... سپین میں غلبۂ اسلام ......

سپین میں اسلام کا نور پھیلے گا

"آپ کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آپ نے ہمیشہ کے لئے غالب آنا ہے اور یہ غلبہ ہم نے دلوں کو جیت کر حاصل کرنا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور پیغام حق پہنچانے کے لئے مستعد ہو جائیں............

(حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے مسجد بشارت سپین کے سنگ بنیاد کے موقع پر ایک ارشاد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ) حضور رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ اس جگہ کا انتخاب نہ میں نے کیا ہے نہ کرم الٰہی ظفر صاحب نے بلکہ اس جگہ کا انتخاب خدا تعالیٰ نے کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کے لئے اس جگہ کو چنا ہے۔

پس اب یہ جگہ اور یہ مسجد بہت اہم ہے اور اب **انشاء اللہ اسی جگہ سے سپین میں اسلام کا نور پھیلے گا۔ اسی جگہ کو اب ہمیشہ کے لئے ایک مرکزی حیثیت حاصل رہے گی۔**"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ سپین 8/جنوری 2005ء از الفضل انٹرنیشنل 25/فروری 2005ء)

...... ہالینڈ میں غلبۂ اسلام ......

انشاء اللہ ہم نے وہ نظارے دیکھنے ہیں جب یہ (سفید) پرندے ڈاروں کی شکل میں غول کے غول حضرت مسیح موعودؑ کی آغوش میں آنے ہیں

"اور تیسری قسم ایسے لوگوں کی ہے جو یہاں کے اصلی باشندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے نور فراست عطا فرمایا اور انہیں مسیح محمدیؑ کے ماننے کی توفیق ہوئی اور یہ لوگ بھی چند ایک ہیں جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رؤیا کی تعبیر بنتے ہوئے ان سفید پرندوں میں شامل ہوئے جنہیں آپؑ نے پکڑا تھا۔ یہ تو ابھی ابتدا ہے، **ابھی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے وہ نظارے دیکھنے ہیں جب یہ پرندے ڈاروں کی شکل میں غولوں کے غول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آغوش میں آنے ہیں۔**"

(خطبہ جمعہ 5/جنوری 2007ء بمقام ہالینڈ از الفضل انٹرنیشنل 26/جنوری 2007ء)

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

...... پیشگوئیوں کا پورا ہونا ......

ہر الہام اور پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوئی ہے اور آئندہ بھی انشاءاللہ ہوں گی

"اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں ترقیات کے نظارے دکھا بھی رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی دکھائے گا۔ **ہر الہام اور پیشگوئی اپنے وقت پر پوری بھی ہوئی ہے جن سے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان دیکھے ہیں اور آئندہ بھی انشاءاللہ ہوں گی۔ یہ الٰہی تقدیر ہے اور بہرحال اس نے غالب آنا ہے** اور انشاءاللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ سے ہی اسلام کا غلبہ تمام دنیا میں ہونا ہے......

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بے انتہا رؤیا، الہامات، پیش خبریاں ہیں جنہیں ہم نے نہ صرف پورا ہوتے دیکھا ہے بلکہ کئی کئی مرتبہ پورا ہوتے دیکھا ہے۔ مثلاً **سَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا** کا نشان ہی ہے جس کی وجہ سے ہم نے کئی دفعہ دشمن کو پستے دیکھا ہے، اس کی خاک اڑتے دیکھی، اس کی نسلوں پر بھی وبال آتے دیکھے۔ تو کئی ایسے نشانات ہیں جن سے ہمارے ایمانوں کو ہمیشہ تقویت ملی ہے اور آپ کی پیشگوئیوں پر ایمان اور یقین بڑھتا ہی چلا گیا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ پوری ہوں گی اور پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جلد بازی سے کام نہ لو۔ **یہ نشان اپنے وقت پر پورا ہوتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ میں آؤں گا اور ضرور آؤں گا۔ یہ سچے وعدوں والا خدا ہے** اور جب اس نے کہہ دیا کہ میں دشمن کو گھیروں گا تو وہ ضرور گھیرے گا اور ضرور گھیرے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے وعدوں کو ٹال نہیں سکتی۔"

(خطبہ جمعہ 25/جولائی 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 206 و 212-213)

۞……ملک عظیم یعنی روحانی باشادہت کا قیام……۞

روحانی بادشاہت کے قیام کے لئے یہ تمام دنیا مسیح موعودؑ کو دی جائے گی

وہ سچے وعدوں والا خدا ہر روز ہمیں اس عظیم ملک کی فتح کی طرف لے جا رہا ہے

"اس زمانے میں آپؐ کے عاشق صادق کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے وعدے فرمائے ہوئے ہیں جن میں سے کئی ہم نے پورے ہوتے دیکھے بلکہ بار بار پورے ہوتے دیکھے اور دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی دیکھیں گے۔ وہ مالک الملک ہے۔ وہ آج آنحضرت ﷺ کے فیض کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں پھیلا رہا ہے اور یہ انشاء اللہ تعالیٰ پھیلے گا اور پھلے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی غالب فرمائے گا۔ آپؑ کو الہام ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ عنقریب اسے ایک ملکِ عظیم دیا جائے گا..... اور خزائن اس پر کھولے جائیں گے۔" (تذکرہ صفحہ 148 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس یہ خدا کا وعدہ ہے۔ یہ ملکِ عظیم دنیا کی حکومتیں نہیں ہیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ضرورت تھی بلکہ روحانی بادشاہت ہے۔ روحانی بادشاہت کے قیام کے لئے یہ تمام دنیا آپ کو دی جائے گی۔ وہ ملک دیا جائے گا جس کی حدیں کسی ملک کی جغرافیائی حدود تک نہیں بلکہ کل دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور وہ روحانی خزائن جو آپ کو دیئے گئے وہ تقسیم ہو رہے ہیں، آج دنیا میں ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔ **پس یہ سچے وعدوں والا خدا ہے جو ہر روز ہمیں اس عظیم ملک کی فتح کی طرف لے جا رہا ہے اور اس کے نشان دکھا رہا ہے۔"**

(خطبہ جمعہ 6/اپریل 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 27/اپریل 2007ء)

۞……امت واحدہ کا قیام……۞

آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے آنے کا انقلاب تو اب آنا ہے انشاء اللہ

"**آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے آنے کا انقلاب تو اب آنا ہے۔ تمام دنیا نے آپؐ کے جھنڈے تلے آنا ہے' انشاء اللہ' کہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔** ہمیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت

کرتے ہوئے، شعائر اللہ کی حفاظت کرتے ہوئے اس انقلاب کا حصّہ بننا ہے تبھی ہم اس زمانے اور ان جمعوں کی برکات سے فیضیاب ہونے والے کہلا سکیں گے......

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی زمانہ ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں تمام دین میدان میں نکلے ہوئے ہیں بلکہ وہ بھی جو خدا کو نہیں مانتے ان اشاعت کے سامانوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک دنیا کو ورغلانے میں لگے ہوئے ہیں، ہدایت سے دُور لے جانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس وقت تمام دوسرے فرقے اور مذاہب بشمول عیسائیت اور دوسرے بھی احمدیت کو چیلنج کر رہے ہیں لیکن **انشاء اللہ تعالیٰ غلبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی مقدّر ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 12/ اکتوبر 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 2/ نومبر 2007ء)

❁ ......فتح و کامیابی...... ❁

یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ پھیلے گا، پھولے گا اور بڑھے گا

"بہرحال یہ تو تھے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے کہ غیروں کو بھی نظر آ رہے تھے بلکہ ان کو جو مذہب سے اتنی دلچسپی نہیں رکھتے۔ لیکن اگر نظر نہیں آتے تھے تو ہمارے ان نام نہاد پاکستانی علماء کو نظر نہیں آتے جو اور تو کچھ نہیں کہہ سکتے ہر دوسرے چوتھے دن یہ بیان ضرور اخباروں میں چھپا دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ختم ہوئی کہ اب ختم ہوئی اور ان میں پھوٹ پڑ گئی ہے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے والے ہیں۔ اصل میں تو ان لوگوں پر شیطان کا قبضہ ہو چکا ہے، ان کی دین کی آنکھ تو رہی نہیں اس لئے اس کے علاوہ اور کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔ بہرحال یہ لوگ جتنی مرضی چاہیں افواہیں پھیلا لیں **یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ پھیلے گا، پھولے گا اور بڑھے گا اور بڑھ رہا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اب دنیا کی کوئی طاقت نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے اس سلسلے کو بڑھنے سے روک سکے۔** اگر ٹکڑے ٹکڑے ہونا مقدّر ہے اور یقیناً ہے تو ان علماء کا جو مسلم امّہ کو غلط راستے پر چلا رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 19/ مئی 2004ء از خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 480)

یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ احمدیت نے بڑھنا ہے پھولنا ہے اور پھلنا ہے

"یاد رکھیں آج یہاں پاکستانی احمدی زیادہ ہیں۔ یہ صورتحال مستقل نہیں رہنی۔ **یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ**

احمدیت نے بڑھنا ہے۔ پھولنا اور پھلنا ہے انشاء اللہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے آج جوان ملکوں میں غیر پاکستانی احمدی ہیں' مختلف قومیتوں کے احمدی ہیں یہ آئندہ فوج درفوج احمدیت میں داخل ہونے والوں کے لئے نمونہ بننے والے ہیں اس لئے ان کی نیک تربیت کریں ان سے تعلق بڑھائیں۔ ان سے پیار و محبت کا سلوک کریں۔"

(فرانس اور قادیان کے جلسہ سالانہ پر مشترکہ افتتاحی خطاب 26؍دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 21؍جنوری 2005ء)

ہمارے مقدر میں تو خدا تعالیٰ نے ترقی اور فتح وظفر لکھ چھوڑی ہے

"مَیں پھر مسلمانوں کو درد کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بدنصیب مولویوں کے پیچھے نہ چلیں جن کا کام صرف فساد پھیلانا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تو مسلمانوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ حسد نہ کریں' بغض نہ کریں' بھائی بھائی بن جائیں۔ کیا ان مولویوں کا نمونہ اس کے مطابق ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ جماعت احمدیہ سے حسد نہ کریں۔ جماعت احمدیہ نے وقت کے سچے امام کو مانا ہے لہٰذا **ہمارے مقدر میں تو خدا تعالیٰ نے ترقی اور فتح وظفر لکھ چھوڑی ہے۔**

مَیں درخواست کرتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کے پیغام کو سنیں اور برکتیں حاصل کریں کیونکہ اس کے خلاف جو بھی کوشش کریں گے ناکام و نامراد ہوں گے۔ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس بری حالت میں چھوڑا ہوا ہے۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ آپ نبی پاک ﷺ کے غلام صادق امام مہدی اور مسیح موعود اور ان کی جماعت سے کینہ رکھتے اور حسد کرتے ہیں۔ آپ اس جماعت کو کافر کہتے ہیں جس کا کام ہی تمام دنیا کو امّتِ واحدہ بنانا اور توحید کا قیام کرنا ہے۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ لندن 31؍جولائی 2005ء از الفضل انٹرنیشنل 19؍اگست 2005ء)

ایک دن ہم لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے

"مذاہب میں Diversity سب لوگوں نے بنائی ہوئی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہم لگاتار ساری دنیا میں اسلام کا امن کا پیغام پہنچائیں۔ **انشاء اللہ ایک دن ہم لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔**

سکینڈے نیوین ممالک کے وزٹ کے دوران مَیں نے انہیں بتایا تھا کہ ہم انشاء اللہ ایک دن آپ سب لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ خدا جانتا ہے کہ یہ کب ہوگا۔ لیکن انشاء اللہ ہم آپ کے دل جیتنے میں کامیاب ضرور ہوں گے۔"

(پریس کانفرنس بھارت 14؍دسمبر 2005ء از الفضل انٹرنیشنل 13؍جنوری 2005ء)

احمدیت کے عظیم الشان غلبہ کا وقت تیزی سے قریب آ رہا ہے

اس کے لئے ہمیں اسوۂ رسول ﷺ کا طریق اپنانا ہوگا

"اب وقت بڑی تیزی سے اس منزل کے قریب آ رہا ہے۔ جہاں پہنچ کر ہم نے اسلام اور احمدیت کا عظیم الشّان غلبہ دنیا میں دیکھنا ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں وہی اسلوب اور طریقے اختیار کرنے ہوں گے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمارے سامنے اپنا اسوۂ حسنہ قائم فرماتے ہوئے رکھے۔"

(مجلس مشاورت پاکستان پر حضور کا پیغام 21/مارچ 2007ء از الفضل 2/اپریل 2007ء)

آخری فتح مسیح موعودؑ کی جماعت کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جو ہوائیں جماعت کی کامیابی کے لئے چلا رہا ہے اسے اب کوئی نہیں روک سکتا

"انشاء اللہ تعالیٰ آخری فتح آپؑ کی جماعت کی ہوگی۔ آپؑ کی زندگی میں بھی انتہائی مشکل حالات آئے، ان کا سامنا آپؑ کو کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر آپؑ کو کامیاب فرمایا۔ آپؑ کی حفاظت فرمائی، آپؑ کی مدد فرمائی۔ آپؑ کے بعد مومنین کی جماعت پر بھی بڑے بڑے شدید حالات آئے اور ہم نے ہر آن اللہ تعالیٰ کی مدد کے نظارے دیکھے۔ پس یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کا سلوک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ہر فرد کو اس یقین پر قائم رہنا چاہئے کہ **یقیناً خدا تعالیٰ کی تائیدات آپؑ کے ساتھ اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ جو ہوائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی کامیابی کے لئے چلا رہا ہے اسے اب کوئی نہیں روک سکتا۔** اگر اللہ تعالیٰ پہلے مومنین کو فتوحات نصیب کرتا آیا ہے اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہا ہے تو آج بھی وہ سچے وعدوں والا خدا مومنین کے ساتھ ہے اور **احمدیت کے غلبہ کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔** لیکن اس بات کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فتح دکھائی اور آئندہ بھی دکھائے گا اور وہ مومنوں کے ساتھ ہے اور کافر ذلیل و خوار ہوں گے۔ اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی کامل اطاعت کرو اور کسی کے حکم سے منہ نہ پھیرو۔ یہ بات پھر ایمان میں مضبوطی پیدا کرے گی اور تم خدا تعالیٰ کے نشانات دیکھتے چلے جاؤ گے۔ یہ فتح کے وعدے مومنین کے ساتھ ہیں، کامل اطاعت گزاروں کے ساتھ ہیں، جماعت کی لڑی میں پروئے جانے والوں اور خلافت

کے ساتھ وابستہ رہنے والوں کے ساتھ ہیں۔ پس اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں کے جو آپؑ نے جماعت کے حق میں کی ہیں حصہ دار بنیں گے، ان دعاؤں کے وارث بنیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اور تائید اور حفاظت کے وعدے ان سب کے حق میں پورے ہوں گے جو حقیقی مومن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر موقع پر جب بھی ضرورت ہوگی مومنین کی مدد کو آئے گا جیسا کہ ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور ان کے دشمن کو جو جماعت کو نقصان پہنچانا چاہیں گے ہمیشہ خائب و خاسر کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک جگہ حدیث میں آتا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسا جھپٹ کر آتا ہے جیسا ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔

پس رسوائی اور ناکامی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفین کا مقدر ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ خدا آپؑ کی جماعت کے ساتھ ہے۔ اگر ہم تقویٰ اور ایمان کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں گے تو اپنی زندگی میں یہ فتوحات اور غلبہ کے نظارے دیکھیں گے۔"

(خطبہ جمعہ 17/ اگست 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 7/ ستمبر 2007ء)

اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور ضرور آئے گی آخری فتح

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کی ہے

"اللہ تعالیٰ ان کے تمام مکروں کو توڑنے والا ہے اور انشاء اللہ توڑے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کا یہ خیال کہ ہم اس طرح احمدیت کا خاتمہ کریں گے کبھی بھی صحیح ثابت نہیں ہوسکتا۔ یہ ان لوگوں کی بڑی خام خیالی ہے پچھلے سو سال سے زائد عرصہ سے یہ کوشش ہو رہی ہے لیکن جہاں بھی کوشش ہوئی ہمیشہ ناکام ہوئے ہیں۔ اگر کسی انسان کا کام ہوتا تو کب کی جماعت احمدیہ ختم ہو چکی ہوتی لیکن یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ بڑھے گا اور پھولے اور پھلے گا انشاء اللہ۔ کوئی نہیں جو اس کو ختم کر سکے۔ پس اس بات کی تو کوئی فکر نہیں کہ یہ لوگ احمدیت کو ختم کر سکیں یا انڈونیشیا سے ختم کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی بڑے مضبوط ایمان کے اور قربانیاں کرنے والے احمدی ہیں۔ اگر کہیں کوئی اِکّا دُکّا خوفزدہ ہو کر کچھ عرصہ کے لئے کوئی کمزوریٔ ایمان دکھاتا ہے یا یہ کسی کو خوفزدہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مضبوط ایمان کے احمدی عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ یہی سلوک رہا ہے۔ پاکستان میں غیر مسلم قرار دے کر اس زُعم میں کہ احمدیوں کے

ہاتھ میں کشکول پکڑا دوں گا کیا نتیجہ نکلا؟ احمدیت کو تو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بڑھ کر وسعت عطا کی۔ دوسرے نے اور بھی سخت قانون بنایا کہ اب تو کوئی راہ فرار نہیں ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ تیزی سے احمدیت پھیلی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کے وہ وسائل بھی مہیا فرما دیئے جو اگر انسانی منصوبہ بندی ہوتی تو شاید اس پر عمل کرنے کے لئے ہمیں مزید کئی سال درکار ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدہ ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا یہ ہر روز نئی شان سے پورا ہوتا ہے اس لئے اس کی تو کوئی فکر نہیں کہ یہ احمدیت کو ختم کر سکیں گے یا احمدی کے ایمان کو متزلزل کر سکیں گے...... **انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی آئے گی ہمیشہ** آتی ہے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی قدرت کے نظارے اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے............

پس یہ آیات تسلّی دلا رہی ہیں کہ نہایت عاجزی سے خدا کے حضور جھکے رہو۔ یہ ظلم جو مخالفین کی طرف سے ہو رہے ہیں یہ امتحان ہیں۔ صبر یہی ہے کہ ثابت قدم رہو۔ یہ سختیاں اور تنگیاں تم پر وارد کی جا رہی ہیں ان کے خلاف کسی بھی دنیاوی مدد کی بجائے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر اور جو تعلیم اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے اس پر عمل کرو اور برائیوں سے بچو۔ **انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی اور ضرور آئے گی اور آخری فتح انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے کہ انشاء اللہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام نے غلبہ پانا ہے، آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت نے دنیا پر غالب آنا ہے۔**"

(خطبہ جمعہ 23/نومبر 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 14/دسمبر 2007ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کا غلبہ ہوگا اور انشاء اللہ ضرور ہوگا

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی وعدہ ہے کہ آپ کی جماعت کا غلبہ ہوگا اور انشاء اللہ ضرور ہوگا۔ بعض احمدی بعض الہامات پر خوش فہمی میں وقت کا تعین شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ وہ وقت نہیں بتاؤں گا۔ پس اگر حضرت مسیح موعود کو وقت نہیں بتایا گیا تو میں آپ کون ہیں جن کو وقت پتہ لگ جائے؟ اگر وقت کا پتہ لگ جائے تو بَــغْتَةً کیا ہوا؟ تو ہمارا کام دعائیں کئے جانا ہے اور وقت کا انتظار کرنا ہے۔ قوموں کی زندگی میں چند سال کوئی لمبا عرصہ نہیں ہوا کرتا۔ تمام مخالفتوں کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی جو ترقی ہے وہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ چاہے **کسی کی ظاہری دشمنی کی کوششیں ہوں یا چھپی ہوئی دشمنی کی کوششیں ہوں اللہ تعالیٰ**

کے فضل سے جماعت کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں اور نہ کبھی بگاڑ سکیں اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے سے آگے ہی بڑھ رہی ہے اور انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ 14/مارچ 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 4/اپریل 2008ء)

ربوہ کی رونقیں قائم ہوں گی

"پاکستان میں تو لاکھوں کا جلسہ ہوتا تھا۔ ربوہ کے چھوٹے سے شہر میں جب جلسے کے دنوں میں اتنا رش ہوتا تھا تو سڑکوں پر چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ وہ بھی عجیب رونقیں تھیں اور عجیب بہاریں ہوتی تھیں۔ ایک عجیب روحانی ماحول ہوتا تھا۔ یہاں کے جلسے ربوہ کے جلسوں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ **انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن بھی ضرور آئیں گے جب ربوہ کی رونقیں دوبارہ قائم ہوں گی اور پاکستانی احمدی بھی ایک شان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔** وہ اُسوہ ان کے سامنے ہوگا جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فتح مکّہ کے موقع پر اونٹ کے کجاوے پر سجدہ ریز ہوتے ہوئے قائم فرمایا تھا۔"

(خطبہ جمعہ یکم اگست 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 22/اگست 2008ء)

......مخالفین کی ناکامی اور ان کا انجام......

مخالفین کے ٹکڑے ہوا میں بکھرتے ہوئے ہم نے دیکھے ہیں اور آئندہ بھی دیکھیں گے۔ انشاء اللہ

"پاکستانی احمدیوں کو زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ان کے گند اور لغویات سن کر صبر دکھاتے ہوئے، حوصلہ دکھاتے ہوئے، منہ پھیر کر گزر جایا کریں۔ ان کے گند کے مقابلے میں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی ہم اپنی ہار مانتے ہیں۔ ہم ان کے گند کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے۔ لیکن ایک بات بتا دوں، واضح کر دوں کہ **جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے اور جب خدا بولتا ہے تو مخالفین کے ٹکڑے ہوا میں بکھرتے ہوئے ہم نے دیکھے ہیں اور آئندہ بھی دیکھیں گے انشاء اللہ۔** پس احمدی مسیح موعود سے سچا تعلق قائم رکھیں اور دعاؤں پر زور دیں، ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔"

(خطبہ جمعہ 19/ستمبر 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 331)

مخالفین جتنی مرضی روکیں ڈال لیں جماعت احمدیہ کی ترقیات کو نہیں روک سکتے

"ابھی جب میں جمعہ کے لئے آ رہا تھا تو خبر آئی کہ پاکستان میں دشمنی کا یہ حال ہے کہ ربوہ میں ہمارے جو دو پریس ہیں نصرت آرٹ پریس اور ضیاء الاسلام پریس، پولیس ان کو سیل کرنے کے لئے آئی ہوئی تھی اور شاید الفضل کو بھی بند کر دیں۔ ایک طرف تو دنیا یہ سمجھتی ہے کہ جماعت احمدیہ اسلام کا صحیح نقشہ پیش کر رہی ہے۔ دوسری طرف یہ لوگ جو اسلام کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں، روکیں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ **یہ چاہے جتنی مرضی روکیں ڈال لیں ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اپنے اوپر بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ یہ ایک دو پریس بند کرنے سے جماعت احمدیہ کی ترقیات کو تو نہیں روک سکتے۔ ہاں یہ خطرہ ضرور ہے کہ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور اس کے عذاب کے نیچے نہ آ جائیں۔**"

(خطبہ جمعہ 5/اگست 2005ء از خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 475-474)

یہ گاڑی جواب چل چکی ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے غلاموں کی گاڑی ہے اب جو بھی اس کے رستہ میں آئے گا اس کو یہ روندتی چلی جائے گی

قادیان کے جلسہ سالانہ کے ذکر پر حضور انور نے فرمایا کہ

"ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سے جب قافلے جلسہ پر جانے لگے تو مخالفین نے جلسہ پر جانے سے ان کو روکنے کی کوشش کی۔ ہمارے مبلّغ اور معلم کو اغواء بھی کر لیا۔ جو سفر کر رہے تھے ان کے ٹکٹ ایک جگہ پر تھے وہ ٹکٹ بھی چھین لئے جس کی وجہ سے وہ سفر نہیں کر سکے۔ یہ دنیا دار لوگ ایمان کو بھی دنیا کے ترازو میں تولتے ہیں۔ ان اوچھے ہتھکنڈوں سے ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں تو یاد رکھو تمہاری یہ گیدڑ بھبکیاں، یہ ڈراوے ایمان کی حرارت والوں کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ **تم ایک ٹرین کیا ہزار ٹرینوں پر حملے کرو۔ ان کو روکو لیکن یاد رکھو کہ یہ گاڑی جواب چل چکی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے غلاموں کی گاڑی ہے جس کے مسافروں کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے یہ اب تم لوگوں سے ٹھہرنے والی نہیں ہے۔ اب جو بھی اس کے رستہ میں آئے گا اس کو یہ روندتی چلی جائے گی یہ الٰہی تقدیر ہے یہ اٹل تقدیر ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ ہے اس نے غالب آنا ہے۔ پس اے ایمان کی حرارت والو! نیک مقصد کے لئے سفر کرنے والوان**

مخالفتوں کی وجہ سے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو، دعاؤں پر زور دو، اپنی عبادتوں کو مزید سجاؤ اور ان دنوں میں قادیان کی فضا کو ذکر الٰہی سے معطر کر دو، بھر دو، ہر طرف ذکر الٰہی کی خوشبوئیں پھیلا دو۔"

(فرانس اور قادیان کے جلسہ سالانہ پر مشترکہ افتتاحی خطاب 26/دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 21/جنوری 2005ء)

مخالفین جتنا مرضی زور لگالیں لیکن ان کا انجام بھی بہت بھیانک ہونے والا ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا وعدہ ہے۔ یہ لوگ جتنا مرضی دوسروں کو ڈرانے کی کوشش کریں یا ہمیں ڈرانے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ اپنے کام کرتا چلا جاتا ہے۔ اس کو ان لوگوں کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے منصوبے ہیں اُن میں کوئی انسانی کوشش روک نہیں ڈال سکتی۔ اور اپنے وقت پر انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نتیجے بھی ظاہر ہوتے چلے جائیں گے......

جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار۔ اس نے تو انشاء اللہ آنا ہی آنا ہے چاہے مولوی جتنا مرضی زور لگالیں۔ **لیکن ان بدفطرتوں کا انجام بھی بہت بھیانک ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ**"

(خطبہ جمعہ 20/جنوری 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 10/فروری 2006ء)

چھوٹے جزیرے ہوں یا بڑے، چھوٹے ملک ہوں یا بڑے ملک، ان کی اکثریت نے انشاء اللہ احمدیت کی آغوش میں آنا ہی آنا ہے

"ماریشس کے ساتھ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے، روڈرگس............ وہاں جا کر شدید خواہش پیدا ہوئی اور دعا بھی ہوئی کہ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے، اس پورے جزیرے کو جلد سے جلد احمدیت کی آغوش میں لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ **بہرحال چھوٹے جزیرے ہوں یا بڑے ہوں، چھوٹے ملک ہوں یا بڑے ملک ہوں ان کی اکثریت نے انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت اور حقیقی اسلام کی آغوش میں آنا ہی آنا ہے۔** اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں وہ نظارے دکھائے جب ہم احمدیت کا غلبہ دیکھیں۔

یاد رکھیں کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کی گئی دعائیں ہی ہیں جو ربوہ کے راستے بھی کھولیں گی اور قادیان کے راستے بھی کھولیں گی اور مدینہ اور مکہ کے راستے بھی کھولیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔"

(خطبہ جمعہ 20/جنوری 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 10/فروری 2006ء)

خدا جماعت کی حفاظت کے لئے کھڑا ہے احمدیت کے مقابل پر حکومتیں بکھر جائیں گی تنظیمیں پارہ پارہ ہو جائیں گی

"1974ء میں ان لوگوں نے پاکستان میں جماعت کے خلاف کیا کچھ کرنے کی کوششیں نہیں کیں لیکن کیا جماعت کی ترقی رک گئی؟ پھر اس فرعون سے بھی بڑا فرعون آیا اس نے کہا پہلا تو بے وقوف تھا، صحیح داؤ استعمال کر کے نہیں گیا۔ کچھ کمیاں، خامیاں، سقم چھوڑ گیا ہے، میں اس طرح انہیں پکڑوں گا کہ احمدیوں کے خلیفہ سمیت تمام جماعت توبہ کرتے ہوئے میرے قدموں میں گر پڑے گی، اس کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں رہے گا۔ تو کیا اس کی خواہش پوری ہوگئی؟ خواہش پوری ہونے کا کیا سوال ہے، احمدیوں نے عشق رسول عربی ﷺ میں سرشار ہوتے ہوئے اس کلمہ کی حفاظت میں جس کو دشمن نے ہم سے چھیننا چاہا تھا پاکستانی جیلوں کو بھر دیا مگر کلمہ اپنے سینے سے نہیں اتارا۔ کیا اس نظارے نے غیروں کے دل نرم کرتے ہوئے غیروں کو احمدیت کی طرف مائل نہیں کیا؟ کئی سعید فطرت مائل ہوئے اور کئی سعید روحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آ گئیں اور ان فرعونوں کا کیا حال ہوا؟ ایک فرعون کو اس کے اپنے ہی پروردہ نے پھانسی پر چڑھا دیا اور دوسرے کو اللہ تعالیٰ نے خدا کے بندے اور اس کی جماعت کی دعاؤں کو سنتے ہوئے ہوا میں اڑا دیا۔ یہ ہے احمدیت کا خدا جس کا ادراک ہمیں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق نے آج کروایا ہے جس کے اس وعدے کو ہم نے ہر آن پورے ہوتے دیکھا ہے کہ میں اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہوں۔ آج بھی وہی خدا جماعت احمدیہ کی حفاظت کے لئے کھڑا ہے۔ آج بھی وہ اپنے بندے اور مسیح کی جماعت کی دعاؤں کو سنتا ہے آج بھی تم ایسے نظارے دیکھو گے کہ جو دشمن ان دعاؤں کی لپیٹ میں آئے گا اس کے ٹکڑے ہوا میں بکھرتے چلے جائیں گے اگر حکومتیں کھڑی ہوں گی تو وہ بکھر جائیں گی، اگر تنظیمیں کھڑی ہوں گی تو وہ پارہ پارہ ہو جائیں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ بعض دفعہ الٰہی جماعتوں کو امتحانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہر احمدی کا کام ہے کہ دعائیں کرتے ہوئے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ ان امتحانوں سے گزر جائے۔ آخری فتح ہماری ہے اور یقیناً ہماری ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس فتح کو روک نہیں سکتی۔ یہ خدا کی باتیں ہیں جن کا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے یہ پوری ہوں گی اور ضرور پوری ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔"

(خطبہ جمعہ 27/ اکتوبر 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 17/ نومبر 2006ء)

احمدیت نے دنیا پر غلبہ پانا ہے فتح وکامرانی جماعت کا مقدّر ہیں کوئی طاقت اب اسلام کے غلبہ کو نہیں روک سکتی

"احمدیت نے دنیا پر غلبہ پانا ہے۔ اس لئے نشانات کا سلسلہ بھی چلنا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ ہر احمدی بھی ایمان میں مضبوط ہو۔ ایمان لانے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے وعدے اس شرط کے ساتھ ہیں کہ ایمان کی حقیقت کو سمجھیں۔ جماعت کی تاریخ بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر لحہ اور ہر موڑ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی حفاظت فرمائی ہے اور اس کی تائیدات میں نشان ظاہر فرمائے ہیں۔ **فتح اور کامرانی جماعت کا مقدر ہیں اور مخالفین کی ہر سازش ناکام و نامراد ہوگی۔** دشمن آج ایک ملک میں جماعت کو تنگ کر کے خوش ہے۔ مکہ اور مدینہ اور حج کے راستے ہم پر بند کئے ہوئے ہیں۔ جو سربراہ اور بادشاہ ہیں یاد رکھیں انہیں اللہ کی مرضی کے تابع اپنی گردنیں جھکانی ہوں گی۔ **دشمن جتنا چاہے زور لگالے کوئی طاقت اب اسلام کے غلبہ کو نہیں روک سکتی۔** پس ملامتیں پہلے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین پر پڑتی رہی ہیں اور آئندہ بھی مخالفین پر ہی پڑتی رہیں گی۔ بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ اے وہ تمام لوگو جو مخالفت میں حدیں پھلانگ رہے ہو، زمینی اور آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کو چھوڑ دو۔"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 2 ستمبر 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 5 اکتوبر 2007ء)

جو چراغ اللہ نے روشن کیا ہے وہ کسی مخالف کی پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکتا

"اگر غور کریں تو حالات بد سے بدتر ہوئے ہیں اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی یہ حالت باوجود ظاہراً حکومتیں قائم ہو جانے اور آزادی کے نعروں کے مزید خراب ہی ہو رہی ہے۔ روحانی طور پر مرتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ کہیں کوئی کمی ہے اور کمی یہی ہے کہ جس کو نبی کریم ﷺ نے سلام بھیجا تھا اس کے خلاف آہستہ آہستہ پہلے تو اِکّا دُکّا مولوی مخالفت کرتے تھے، پھر مخالفت کے کچھ گروہ بنے، اب اسلامی حکومتیں بھی اکٹھی ہو کر منصوبے بنا رہی ہیں۔ **لیکن جو چراغ اللہ تعالیٰ نے روشن کیا ہے وہ کسی مخالف کی پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکتا۔**"

(خطبہ جمعہ 5 اکتوبر 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

انشاء اللہ آخری غلبہ ہمارا ہے۔ اپنے زعم میں جابر بننے والے اپنے انجام کو پہنچنے والے ہیں ان کے پاؤں سے زمین جلد نکلنے والی ہے

"آخری غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا ہے۔ کیونکہ ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے وہ خدا ہمارے ساتھ ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ مَیں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ وہ خدا ہمارے ساتھ ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ پس یہ تو ہمیں یقین ہے کہ **انشاء اللہ تعالیٰ آخری غلبہ ہمارا ہے اور یہ لوگ جو اپنے زُعم میں جابر بننے والے ہیں، ہمیں یقین ہے کہ یہ بھی اپنے انجام کو پہنچنے والے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یوں احمدیوں کی مخالفت سے یہ اپنے مقام اونچے کر رہے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ ان کے پاؤں سے زمین جلد نکلنے والی ہے اور وہ بلندیوں کی بجائے گہرے زمینی اندھیروں میں دھنسنے والے ہیں اور اس طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔**

انڈونیشیا کے احمدیوں کو بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ پہلے تو قرآنی پیشگوئی کے مطابق اس کے مصداق صرف پاکستان کے احمدی بن رہے تھے کہ آگیں لگائی جاتی تھیں اور پولیس اور انتظامیہ بیٹھ کر تماشے دیکھا کرتی تھی۔ اب انڈونیشیا میں بھی پےَ درپےَ ایسے واقعات ہو رہے ہیں جو ہمارے سامنے یہ نظارے رکھتے ہیں۔ پس یہ اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آگیں لگائیں گے اور دیکھیں گے۔ پس اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کریں۔ **انشاء اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں کے یہ ظلم انہی پر پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دعاؤں کی بھی توفیق دے اور صبر اور ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔"**

(خطبہ جمعہ 16؍مئی 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 6؍جون 2008ء)

کسر صلیب

وقت آنے والا ہے جب تثلیث کو اہل دانش الوداع کہیں گے

"وہ وقت آنے والا ہے جب اللہ کے فضل سے تثلیث کو اہل دانش الوداع کہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا اور ہم اللہ کے فضل سے اس کی خوشبو سونگھ رہے ہیں۔"

(درس القرآن 30؍رمضان المبارک بمطابق 3؍نومبر 2005ء از الفضل انٹرنیشنل 18؍نومبر 2005ء)

......دنیا بھر میں جامعہ احمدیہ کا قیام......

انشاء اللہ ایک دن آئے گا کہ ہر ملک میں جامعہ احمدیہ کھولنا پڑے گا

"حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جب وقفِ نَو کی تحریک فرمائی تھی تو فرمایا تھا کہ ہمیں لاکھوں واقفینِ نَو چاہئیں۔ **اب تک تو واقفینِ نَو کی تعداد ہزاروں میں ہے لیکن جس طرح جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے اور جس طرح والدین کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ لاکھوں کی تعداد ہو جائے گی۔ اور پھر ظاہر ہے کہ ہر ملک میں جامعہ احمدیہ کھولنا پڑے گا۔ اور یہ انشا اللہ تعالیٰ ایک دن ہو گا۔**"

(طلباء جامعہ احمدیہ لندن سے خطاب یکم اکتوبر 2005ء از الفضل انٹرنیشنل 28/اکتوبر 2005ء)

......عددی اکثریت......

انشاء اللہ تعالیٰ اُمّت محمدیہؐ مسیح محمدی کے جھنڈے تلے جمع ہو گی

"اللہ تعالیٰ نے ایک یہ دعا بھی الہاماً آپؑ کو سکھائی رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍؐ کہ اے میرے رب اُمّت محمدیہ کی اصلاح کر۔ (تذکرہ صفحہ 37 ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ جو آپؑ سے کیا، یہ دعا جو آپؑ کو سکھائی وہ اس لئے سکھائی کہ اس کی قبولیت ہو اور **انشاء اللہ تعالیٰ ہم مایوس نہیں کہ امت محمدیہ بھی تمام کی تمام یا اکثریت اس مسیح محمدی کے جھنڈے تلے جمع ہو** گی۔ قرائن بتا رہے ہیں کہ اب وہ وقت قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہونے والا ہے۔ لیکن وہ علماء اور راہنما جو عوام الناس کی غلط راہنمائی کر رہے ہیں اُن کو فکر کرنی چاہئے کہ اگر وہ لوگ اپنی اصلاح نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آ سکتے ہیں۔ ایک طرف تو خود کہتے ہیں کہ زمانہ مسیح کی آمد کا منتظر ہے بلکہ بے چین ہے۔ لیکن جس کا دعویٰ ہے اسے نہ صرف خود قبول نہیں کر رہے بلکہ دوسروں کی غلط راہنمائی کر رہے ہیں، ان کو بھی ورغلاتے اور ڈراتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 23/مئی 2008ء از الفضل انٹرنیشنل 13/جون 2008ء)

......امن و آشتی کا قیام ......

پوری دنیا امن، محبت اور آشتی کا گہوارہ بن جائے گی

"ہم نفرتیں کرنے والوں سے بھی محبت کرتے ہیں، سختیاں کرنے والوں کو نرمی سے جواب دیتے ہیں اور جماعت احمدیہ کی تاریخ اس سے بھری پڑی ہے، کبھی ہم نے بدلے نہیں لئے، کبھی ہم نے قانون ہاتھ میں نہیں لیا بلکہ......کبھی ہم نے قانون کے آگے بھیک مانگنے کے لئے ہاتھ نہیں پھیلائے کہ ہمارے لئے نفرتوں کے بدلے لئے جائیں۔ پس ہم تو ہر صورت میں برداشت کرنے والے ہیں، کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جیسا کہ میں نے کہا جب مسجد انشاء اللہ بن جائے گی تو اس علاقہ کے لوگ خود دیکھیں گے کہ کس طرح پیار اور محبت پھیلانے والے، کس طرح اللہ تعالیٰ کی مزید محبت میں فنا ہونے والے اس مسجد کے ذریعہ سے پیدا ہوں گے......

ہمیں کسی ملک کی زمین سے کوئی تعلق نہیں، ہمیں کسی ملک کی سیاست سے کوئی تعلق نہیں، ہمیں تو صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو پاک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس مخلوق کو پیدا کرنے والے اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے دلوں کی تلاش ہے۔ پس یہ ہمارا نعرہ ہے جو ہم لے کے اٹھے ہیں، یہ ہمارا کام ہے جو ہم لے کے اٹھے ہیں اور انشاء اللہ اس کو سرانجام دیتے چلے جانا ہے، چاہے جتنی مرضی مخالفت کی آندھیاں چلیں۔ اس مسجد کی مخالفت کرنے والے تو یہ چند لوگ ہیں، ان کو بھی جب پتہ لگے گا (مجھے امید ہے ان میں کئی عقلمند ہوں گے) تو ان کو انشاء اللہ سمجھ آجائے گی کہ جو ہم کر رہے تھے غلط تھا۔ لیکن ہمارا تو ایسے لوگوں سے بھی واسطہ پڑا ہے جو اتنے ڈھیٹ ہیں کہ آنکھیں کھلی ہونے کے باوجود بھی بند رکھنا چاہتے ہیں، جو ظلم کر کے اس کا پیار سے جواب لے کر بھی اس سے بڑھ کر ظلم کرتے ہیں۔ **تو یہ جو ہماری تاریخ ہے جب یہ تاریخ اس قوم کو بتائیں گے، ان لوگوں کو بتائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ سب مخالفتیں دھواں ہو جائیں گی۔**

مجھے امید ہے جس طرح اس قوم نے، اس شہر کے لوگوں نے جو پہلے دو تھے آپس میں ایک ہو کر دیوار برلن گرا کر متحد ہو گئے۔ اسی طرح جن لوگوں کے دلوں میں کسی وجہ سے ابھی مخالفت کی دیواریں کھڑی ہو گئی ہیں ہمارے رویہ سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی گر جائیں گی اور صرف یہ برلن شہر نہیں، جرمنی نہیں بلکہ **پوری دنیا امن، محبت اور آشتی اور صلح کا گہوارہ بن جائے گی اور یہی ہمارا مقصد ہے جس کو لے کر ہم کھڑے ہوئے ہیں اور دنیا میں یہ کام پھیلا رہے ہیں۔** اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطاب بر موقع سنگ بنیاد مسجد خدیجہ برلن جرمنی 2؍ جنوری 2007ء از الفضل انٹرنیشنل 9؍ فروری 2007ء)

...... کتابیات ......

حضرت مسیح موعودؑ

(1) روحانی خزائن جلد 1 تا 23
(2) ملفوظات۔ جدید ایڈیشن 1 تا 5
(3) مجموعہ اشتہارات جلد 1 تا 3
(4) مکتوبات جلد 1 تا 5
(5) تذکرہ جدید ایڈیشن
(6) رجسٹر روایات

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

(1) خطبات نور
(2) فصل الخطاب
(3) حقائق الفرقان جلد 1 تا 4

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

(1) انوار العلوم جلد 1 تا 17
(2) خطبات محمود۔ خطبات عیدین جلد نمبر 1-2
(3) خطبات محمود جلد 3 (خطبات نکاح)
(4) تفسیر کبیر جلد نمبر 1 تا 10
(5) مشعل راہ جلد 1
(6) خطبات جمعہ (خطبات محمود) جلد 1 تا 18
(7) رؤیا وکشوف سیدنا محمودؓ

(8) دیباچہ تفسیر القرآن
(9) الفضل 1935ء تا 1965ء
(10) الحکم 1913ء تا 1915ء
(11) البدر 1913ء تا 1916ء
(12) رپورٹ مجلس مشاورت 1922ء تا 1965ء
(13) ماہنامہ خالد 1954ء تا 1965ء
(14) ماہنامہ انصاراللہ 1960ء تا 1965ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

(1) روزنامہ الفضل 1965ء تا 1982ء
(2) ماہنامہ انصاراللہ 1965ء تا 1982ء
(3) ماہنامہ خالد 1965ء تا 1982ء
(4) خطبات ناصر جلد 1 تا 4
(5) ماہنامہ مصباح 1965ء تا 1982ء
(6) دورۂ مغرب
(7) قرآنی انوار
(8) مشعل راہ جلد 2
(9) رپورٹس مجلس مشاورت 1966ء تا 1982ء
(10) تین اہم امور
(11) المصابیح (مشتمل بر خطابات لجنہ۔ جلسہ سالانہ۔ اجتماعات پاکستان و بیرون پاکستان دورہ جات کے بعد استقبالیہ خطابات)
(12) رجسٹر غیر مطبوعہ خطبات
(13) اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ
(14) احمدی ڈاکٹروں سے بصیرت افروز خطاب

(15) تنظیم لجنہ اماء اللہ کے پچاس سال پورے ہونے کی تقریب پر خطاب

(16) عظیم روحانی تجلیات

(17) ایک سچے اور حقیقی خادم کے بارہ اوصاف

(18) مقام ختم نبوت یعنی مقام محمدیت کی تفسیر

(19) آزاد کشمیر کی اسمبلی کی قرارداد پر تبصرہ

(20) جلسہ سالانہ کی دعائیں

(21) اسلام کو ترک کرنے والے کا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں

(22) امن کا پیغام اور اک حرف انتباہ

(23) تعمیر بیت اللہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

(1) خلیج کا بحران

(2) خطبات طاہر جلد 1 تا 3

(3) زھق الباطل

(4) مشعل راہ جلد 3

(5) ذوق عبادت اور آداب دعا

(6) الفضل 1982ء تا 2003ء

(7) الفضل انٹرنیشنل 1994ء تا 2003ء

(8) ضمیمہ جات ماہنامہ خالد، ماہنامہ انصار اللہ، ماہنامہ مصباح 1985ء تا 1988ء (مشتمل بر خطبات)

(9) ماہنامہ خالد 1982ء تا 2003ء

(10) ماہنامہ انصار اللہ 1982ء تا 2003ء

(11) خطبات عیدین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ

(1) خطبات مسرور جلد 1 تا 4

(2) مشعل راہ جلد ہر چہار حصص

(3) روزنامہ الفضل 2003ء تا 2008ء

(4) الفضل انٹرنیشنل 2003ء تا 2008ء

(5) ماہنامہ خالد 2003ء تا 2008ء

(6) ماہنامہ انصاراللہ 2003ء تا 2008ء

(7) ماہنامہ مصباح 2003ء تا 2008ء